سلسلہ 10
اشاعت حدیث

# مشکوٰۃ المصابیح

للشیخ الامام ولی الدین ابی عبداللہ محمد بن عبداللہ الخطیب العمری التبریزی رحمہ اللہ

www.KitaboSunnat.com

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

نضر اللہ امرأ سمع منا حدیثا فحفظہ حتی یبلغہ غیرہ

"اللہ تعالیٰ اس شخص کو خوش وخرم رکھے جس نے ہم سے حدیث سنی، پھر اسے یاد کر کے دوسروں تک پہنچایا"

(جامع الترمذی، حدیث: 2656)



ترجمہ و فوائد الحدیث
مولانا سید محمد عبدالاول الغزنوی رحمہ اللہ

حکم الحدیث
الشیخ علامہ محمد ناصر الدین البانی رحمہ اللہ

مکتبہ محمدیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی زیر اہتمام

# محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

## معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

## تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com



# رحمۃ للعلمین ﷺ

تالیف لطیف

قاضی محمد سلیمان سلمان منصورپوری رحمہ اللہ

سیرۃ النبی ﷺ ایک سدا بہار موضوع ہے۔قرآن مجید نے "ورفعنا لك ذكرك" کی جو صدا بلند کی اس کا فیضان ہر اعتبار سے قیامت تک جاری رہے گا۔آیات قرآنیہ میں آپ ﷺ کی سیرت کے متنوع پہلوؤں کو آشکارا کیا گیا ہے۔صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی پاکیزہ زندگیاں بھی آپ ﷺ کی سیرت کا انعکاس ہیں۔اس طرح کائنات میں یہ واحد سیرت ہے کہ جس کا تسلسل ایک معجزہ نما اثر رکھتا ہے۔آپ ﷺ کی سیرت کے موضوعات کا تنوع بھی سیرت کا ایک روشن باب ہے۔

قاضی محمد سلیمان سلمان منصور پوری رحمہ اللہ ریاست پٹیالہ کے ایک قصبہ منصور پور میں پیدا ہوئے آپ اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ صلاحیتوں کے باعث اس ریاست میں جج اور قاضی کے منصب پر فائز ہوئے۔وسعت مطالعہ اور تقویٰ وطہارت نے ان کی شخصیت کو ایک عجیب جاذبیت عطا کی تھی۔ان کی یہ علمی تمنا تھی کہ وہ سیرت النبی ﷺ کے موضوع پر مختصر، متوسط اور مطول تین کتب تحریر کریں۔ان کی مختصر سیرت کا نمونہ "مہر نبوت" ہے جس میں آپ ﷺ کی نبوی زندگی کی تفصیلات کو اجمالاً پیش کیا گیا ہے۔متوسط کتاب سیرت "رحمۃ للعالمین ﷺ" کی صورت میں سامنے آئی جو برصغیر میں گلستان سیرت کا گل سرسبد ہے۔اس کی پہلی جلد ۱۹۱۲ء میں دوسری ۱۹۲۱ء میں اور تیسری مصنف کی وفات کے بعد ۱۹۳۳ء میں شائع ہوئی، جس کا دیباچہ ان کے ہم نام سید سلیمان ندوی رحمہ اللہ کے قلم سے لکھا گیا۔

"رحمۃ للعالمین ﷺ" ایک طرف مستند معلومات سیرت کا انسائیکلو پیڈیا ہے تو دوسری طرف تقابل ادیان کا مطالعہ ہے، جس سے صراط مستقیم کا تعین ہوتا ہے۔عقیدہ وعمل کی درستی اور اسوۂ حسنہ ﷺ کا حقیقی شعور حاصل کرنے کے لیے اس کتاب سیرت سے نمایاں مدد ملتی ہے۔اس کی مقبولیت کا یہ عالم ہے کہ برصغیر پاک وہند کے متعدد ناشرین نے اس کی طباعت کی سعادت حاصل کی ہے۔

اس عظیم شاہکار کی ایک اور مستند اشاعت "مکتبہ محمدیہ لاہور" نے شائع کی ہے۔

اللہ تعالیٰ ناشر کی اس کوشش کو مقبول اور قارئین کے لیے نافع بنائے آمین یارب العالمین۔

پروفیسر عبدالجبار شاکر رحمہ اللہ
ڈائریکٹر دعوۃ اکیڈمی انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی، اسلام آباد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ نور السموات والارض مثل نورہ کمشکوٰۃ فیہا مصباح

# مشکوٰۃ المصابیح

للشیخ الامام ولی الدین ابی عبداللہ محمد بن عبداللہ الخطیب العمری التبریزی رحمہ اللہ

جلد دوم

ترجمہ وفوائد الحدیث

مولانا سید محمد عبدالاول الغزنوی رحمۃ اللہ علیہ

مع حکم الحدیث
الشیخ علامہ محمد ناصر الدین البانی رحمہ اللہ

تخریج الحدیث
الشیخ جمال عیتانی حفظہ اللہ

تسہیل ترجمہ وحواشی

حافظ عبدالخبیر اویسی حفظہ اللہ

پروفیسر ابو انس محمد سرور گوہر حفظہ اللہ

ناشر
مکتبہ محمدیہ
قذافی سٹریٹ الفضل مارکیٹ
اردو بازار لاہور
0300-4826023

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جملہ حقوق تسہیل ترجمہ وحواشی وکتابت بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب

# مشکوٰۃ المصابیح مترجم

| | |
|---|---|
| طابع | عبدالرحمان عابد |
| طبع اول | اپریل 2009ء |
| طبع دوم | فروری 2011ء |
| طبع سوم | اپریل 2012ء |
| تعداد | 1100 |

اسٹاکسٹ

مکتبہ اہل حدیث امین پور بازار فیصل آباد
Ph: 041-2629292,2624007

اسلامی کتب خانہ ڈاکخانہ بازار، چیچہ وطنی ضلع ساہیوال
0346-7467125,0301-4085081

مکتبہ محمدیہ تذافی سٹریٹ افضل مارکیٹ اردو بازار لاہور
Mob.: 0300-4826023
E-mail:maktabah_muhammadia@yahoo.com & maktabah_m@hotmail.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



# فہرست مضامین ﴿جلد دوم﴾

## کِتَابُ الْجَنَائِزِ


| | |
|---|---|
| جنازہ کا بیان | 5 |
| عیادت مریض اور ثواب مرض کا بیان | 5 |
| موت کی خواہش کرنے اور اس کو یاد کرنے کا بیان | 31 |
| قریب المرگ شخص کو تلقین کرنے کا بیان | 39 |
| میت کو غسل اور کفن دینے کا بیان | 52 |
| جنازہ کے ساتھ چلنے اور نماز جنازہ پڑھنے کا بیان | 57 |
| میت کو دفن کرنے کا بیان | 74 |
| میت پر رونے کا بیان | 84 |
| قبروں کی زیارت کا بیان | 102 |


## کتاب الزکوٰۃ


| | |
|---|---|
| کتاب زکوٰۃ کے بیان میں | 107 |
| جن چیزوں میں زکوٰۃ واجب ہے ان کا بیان | 119 |
| صدقہ فطر کا بیان | 130 |
| اس شخص کے بیان میں کہ جس کو زکوٰۃ لینا حلال نہیں | 133 |
| بنی ہاشم کے غلاموں کو بھی صدقہ کا مال لینا حلال نہیں | 136 |
| جن لوگوں کو سوال کرنا جائز ہے اور جن کو جائز نہیں ان کا بیان | 139 |
| مال خرچ کرنے کی فضیلت اور بخل کی کراہیت کا بیان | 149 |
| صدقہ کی فضیلت کا بیان | 164 |
| باب بہترین صدقہ کا بیان | 179 |
| باب ہے (یعنی پہلے ابواب کے تتمہ اور لواحق میں) | 186 |
| اس شخص کے بیان میں جو صدقہ دے کر واپس نہ لے | 189 |


## کتاب الصوم


| | |
|---|---|
| کتاب روزے کے بیان میں | 191 |
| چاند کے دیکھنے کے بیان میں | 197 |
| روزہ کے پاک کرنے کے بیان میں | 208 |
| مسافر کے روزہ کے بیان میں | 215 |
| قضا روزہ کے بیان میں | 219 |
| باب نفل روزے کے بیان میں | 221 |
| لیلۃ القدر کے بیان میں | 238 |
| اعتکاف کا بیان | 244 |


## کتاب فضائل القرآن


| | |
|---|---|
| قرآن کریم کی فضیلت کے بیان میں | 249 |
| متعلقات پہلے باب کے بیان میں | 281 |
| باب | 290 |


## کتاب الدعوات


| | |
|---|---|
| کتاب دعاؤں کے بیان میں | 300 |
| اللہ عزوجل کے ذکر اور اس کی نزدیکی حاصل کرنے کا بیان | 310 |


## کتاب اسمآء اللہ تعالٰی


| | |
|---|---|
| اللہ تعالٰی کے ناموں کے بیان میں | 324 |
| سبحان اللہ' الحمد للہ' لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر کے ثواب کے بیان میں | 329 |
| استغفار و توبہ کے بیان میں | 341 |
| باب متعلق سابق بیان میں | 358 |


محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com




| | |
|---|---|
| صبح وشام اور سونے کے وقت کی دعائیں | 366 |
| مختلف اوقات کی دعائیں | 389 |
| پناہ مانگنے کے بیان میں | 401 |
| جامع دعاؤں کے بیان میں | 411 |


## کتاب المناسك


| | |
|---|---|
| افعال حج کے بیان میں | 424 |
| احرام باندھنے اور لبیک کہنے کے بیان میں | 436 |
| حجۃ الوداع کے قصہ کے بیان میں | 442 |
| مکہ میں داخل ہونے اور طواف کرنے کا بیان | 454 |
| میدان عرفات میں ٹھہرنے کا بیان | 464 |
| عرفات اور مزدلفہ سے واپس آنے کا بیان | 470 |
| جمرات کو کنکریاں مارنے کا بیان | 475 |
| قربانی کے جانور کا بیان | 478 |
| سر منڈانے کا بیان | 484 |
| پہلے باب کے متعلقات کے بیان میں | 487 |
| نحر کے دن خطبہ دینے' ایام تشریق میں کنکریاں مارنے اور طواف وداع کا بیان | 489 |
| ان چیزوں کا بیان جن سے محرم بچے | 498 |
| احرام والا شکار سے اجتناب کرے | 504 |
| محرم کے روکے جانے اور حج فوت ہو جانے کا بیان | 509 |
| حرم مکہ کا بیان اللہ تعالیٰ اس کی حفاظت فرمائے | 512 |
| مدینہ کے حرم کا بیان اللہ تعالیٰ اس کو محفوظ رکھے | 517 |


## کتاب البيوع


| | |
|---|---|
| خرید وفروخت کے مسائل | 529 |
| کسب اور طلب حلال کا بیان | 529 |
| معاملات میں نرمی کرنے کا بیان | 541 |
| خرید وفروخت میں اختیار کا بیان | 544 |
| سود کا بیان | 547 |
| ممنوعہ بیوع کا بیان | 556 |
| باب | 572 |
| باب بیع سلم اور گروی کے بیان میں | 576 |
| سٹاک (ذخیرہ اندوزی) کرنے کا بیان | 579 |
| مفلسی اور مہلت دینے کا بیان | 582 |
| شرکت اور وکالت کا بیان | 595 |
| غصب اور عاریۃً لینے کا بیان | 598 |
| شفعہ کا بیان | 607 |
| مساقات اور مزارعت کا بیان | 610 |
| اجارہ کا بیان | 614 |
| بنجر زمین آباد کرنے اور پانی کی باری کا بیان | 619 |
| عطیات کا بیان | 626 |
| پہلے باب کے متعلق | 629 |
| لقطہ کا بیان | 636 |
| فرائض کا بیان | 640 |
| وصیتوں کا بیان | 652 |


❁❁❁

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



# كِتَابُ الْجَنَائِزِ

# جنازہ کا بیان

## بَابُ عِيَادَةِ الْمَرِيْضِ وَ ثَوَابُ الْمَرَضِ

## عیادت مریض اور ثواب مرض کا بیان

### الفصل الاول (پہلی فصل)

١٥٢٣ (١) عَنْ اَبِي مُوْسٰى قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اَطْعِمُوا الْجَائِعَ وَعُوْدُوا الْمَرِيْضَ وَفُكُّوا الْعَانِيَ۔)) (رواه البخاری) (البخاری حدیث رقم ٥٦٤٩ والدارمی حدیث رقم ٢٤٦٥ واحمد فی المسند ٤/ ٣٩٤)

سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بھوکے کو کھلاؤ ❶ مریض کی عیادت کرو اور قیدی کو چھڑا دو۔'' (بخاری)

**فوائد الحدیث:** ❶ یعنی مسکین، فقیر اور بھوکے کو کھانا کھلاؤ۔ اس حدیث میں جن امور کا ذکر ہوا ہے، وہ وجوب کفایہ ہیں یعنی اگر ایک شخص بجا لائے تو دوسروں کے ذمہ سے اتر جائیں گے اور اگر کوئی بھی نہ کرے تو سب گناہ گار ہوں گے۔ (مرقاۃ)

١٥٢٤ (٢) عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ خَمْسٌ رَدُّ السَّلَامِ وَ عِيَادَةُ الْمَرِيْضِ وَاتِّبَاعُ الْجَنَائِزِ وَاِجَابَةُ الدَّعْوَةِ وَ تَشْمِيْتُ الْعَاطِسِ۔)) (متفق علیه) (البخاری حدیث رقم ١٢٤٠ ومسلم حدیث رقم ٤-٢١٦٢ وابوداؤد حدیث رقم ٥٠٣٠ وابن ماجه حدیث رقم ١٤٣٥)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مسلمان کے مسلمان پر پانچ حق ہیں، سلام کا جواب دینا، بیمار کو پوچھنا، جنازہ کے ساتھ جانا، دعوت کا قبول کرنا اور چھینک والے کا جواب دینا۔ ❶ (بخاری، مسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ جواب دینا یعنی اگر وہ ''الحمدللہ'' کہے تو سننے والا کہے ''يَرْحَمُكَ اللّٰهُ'' کہے پھر چھینک لینے والا کہے يَهْدِيْكُمُ اللّٰهُ وَ يُصْلِحُ بَالَكُمْ۔ اللہ ہمیں ہدایت دے اور ہمارے حالات درست کرے۔ (نیل)

١٥٢٥ (٣) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ سِتٌّ)) قِيْلَ مَا هُنَّ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ ((اِذَا لَقِيْتَهُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ وَاِذَا دَعَاكَ فَاَجِبْهُ

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مسلمان کے مسلمان پر چھ حق ہیں، عرض کیا گیا، اے اللہ کے رسول! وہ کیا ہیں؟ فرمایا: ''جس وقت ملاقات کرے تو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



وَإِذَا اسْتَنْصَحَكَ فَانْصَحْ لَهُ وَإِذَا عَطِسَ فَحَمِدَ اللّٰهَ فَشَمِّتْهُ وَإِذَا مَرِضَ فَعُدْهُ وَإِذَا مَاتَ فَاتَّبِعْهُ۔)) (رواہ مسلم) (مسلم حدیث رقم (٥۔ ٢١٦٢ والنسائی حدیث رقم ١٩٣٨ وابن ماجه حدیث رقم ١٤٣٣)

مسلمان سے تو سلام کر اس پر اور جس وقت بلائے وہ تجھ کو تو قبول کر اور جب وہ خیر خواہی چاہے ❶ تجھ سے تو تو اس کے لیے خیر خواہی کر اور جب چھینک آنے پر وہ الحمدللہ کہے تو، تو (یرحمک اللہ کہہ کر) جواب دے اس کو اور جب وہ بیمار ہو تو پوچھ اس کو اور جب مر جائے تو اس کے جنازہ کے ساتھ جا۔'' ❷ (مسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ یعنی جب مشورہ چاہے تو اس کو نیک صلاح دے۔ ❷ یعنی اس کے جنازہ کے ساتھ' مسلمان کے مسلمان پر بہت حقوق ہیں ہر مقام پر مناسب حال میں فرمائے ہیں اور ممکن ہے کہ یہ احکام تدریجاً بذریعہ وحی اسی طرح نازل ہوئے ہوں' پہلے چار' پھر پانچ' پھر چھ اور بعد ازاں سات نیز اس تعداد سے حصر نہیں بلکہ کثرت مراد ہے۔ (مرقاۃ)

١٥٢٦ (٤) عَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ اَمَرَنَا النَّبِيُّ ﷺ بِسَبْعٍ وَنَهَانَا عَنْ سَبْعٍ اَمَرَنَا بِعِيَادَةِ الْمَرِيْضِ وَاتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ وَتَشْمِيْتِ الْعَاطِسِ وَرَدِّ السَّلَامِ وَاِجَابَةِ الدَّاعِيْ وَاِبْرَارِ الْمُقْسِمِ وَنَصْرِ الْمَظْلُوْمِ وَنَهَانَا عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ وَعَنِ الْحَرِيْرِ وَالْاِسْتَبْرَقِ وَالدِّيْبَاجِ وَالْمِيْثَرَةِ الْحَمْرَآءِ وَالْقَسِّيِّ وَاٰنِيَةِ الْفِضَّةِ وَفِيْ رِوَايَةٍ وَعَنِ الشُّرْبِ فِي الْفِضَّةِ فَاِنَّهُ مَنْ شَرِبَ فِيْهَا فِي الدُّنْيَا لَمْ يَشْرَبْ فِيْهَا فِي الْاٰخِرَةِ۔ (متفق علیه) (البخاری حدیث رقم ١٢٣٩ ومسلم حدیث رقم ٣/ ٢٠٦٦ والترمذی حدیث رقم ٢٨٠٩ والنسائی حدیث رقم ١٩٣٩)

سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حکم کیا ہم کو نبی ﷺ نے سات چیزوں کا اور منع فرمایا سات چیزوں سے' حکم کیا ہم کو (١) مریض کی عیادت کرنے (٢) جنازہ کے ساتھ جانے (٣) چھینکنے والے کا جواب دینے (٤) سلام کا جواب دینے' (٥) دعوت قبول کرنے' (٦) قسم کھانے والے کو سچا جاننے ❶ اور (٧) مظلوم کی مدد کرنے کا اور منع فرمایا ہم کو (١) سونے کی انگوٹھی پہننے' (٢) ریشم' (٣) اطلس (٤) لاھے کے پہننے سے' (٥) سرخ زین پوش سے' (٦) قسی کے کپڑے ❷ پہننے سے اور (٧) چاندی کے برتن استعمال کرنے سے۔ اور ایک روایت میں ہے چاندی کے برتن میں پینے سے' اس لیے کہ جو شخص دنیا میں اس میں پیئے گا وہ اس میں آخرت میں نہ پئے گا۔'' (بخاری' مسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ یعنی اگر کوئی مومن نیک کام کرنے یا کسی ممنوع چیز سے پرہیز کرنے کی قسم اٹھائے تو اس کے پورا کرنے میں اللہ تعالیٰ کے نام کی بزرگی اور مومن کے حقوق کی خاطر اس سے تعاون کرنا چاہیے۔

❷ قَسِيّ۔ مصر میں قَس نامی ایک شہر ہے وہاں کے بنے ہوئے ریشمی کپڑے کو قسی کہتے ہیں۔

١٥٢٧ (٥) عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اِنَّ الْمُسْلِمَ اِذَا عَادَ اَخَاهُ الْمُسْلِمَ لَمْ يَزَلْ فِيْ خُرْفَةِ الْجَنَّةِ حَتّٰى يَرْجِعَ۔)) (رواہ مسلم) (مسلم

سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مسلمان جس وقت اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کرتا ہے تو وہ واپس آنے تک جنت کے میوے کھاتا رہتا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



حدیث رقم ٤١-٢٥٦٨ والترمذی حدیث رقم ٩٦٧ وابن ماجه حدیث رقم ١٤٤٢ واحمد فی المسند ٥/٢٧٩)

ہے۔" (مسلم)

١٥٢٨ (٦) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی یَقُوْلُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ یَا ابْنَ اٰدَمَ مَرِضْتُ فَلَمْ تَعُدْنِیْ قَالَ یَا رَبِّ کَیْفَ اَعُوْدُكَ وَاَنْتَ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ قَالَ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّ عَبْدِیْ فُلَانًا مَرِضَ فَلَمْ تَعُدْهُ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّكَ لَوْ عُدْتَّهٗ لَوَجَدْتَّنِیْ عِنْدَهٗ یَا ابْنَ اٰدَمَ اِسْتَطْعَمْتُكَ فَلَمْ تُطْعِمْنِیْ قَالَ یَا رَبِّ کَیْفَ اُطْعِمُكَ وَاَنْتَ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ قَالَ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّهٗ اِسْتَطْعَمَكَ عَبْدِیْ فُلَانٌ فَلَمْ تُطْعِمْهُ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّكَ لَوْ اَطْعَمْتَهٗ لَوَجَدْتَّ ذٰلِكَ عِنْدِیْ یَا ابْنَ اٰدَمَ اِسْتَسْقَیْتُكَ فَلَمْ تَسْقِنِیْ قَالَ یَا رَبِّ کَیْفَ اَسْقِیْكَ وَاَنْتَ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ قَالَ اِسْتَسْقَاكَ عَبْدِیْ فُلَانٌ فَلَمْ تَسْقِهٖ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّكَ لَوْ سَقَیْتَهٗ وَجَدْتَّ ذٰلِكَ عِنْدِیْ۔)) (رواه مسلم) (مسلم حدیث رقم ٤٣-٥٥٦٩)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمائے گا: اے آدم کے بیٹے! میں بیمار ہوا' تو تو نے میری عیادت نہ کی، بندہ کہے گا' اے میرے رب! کس طرح پوچھتا میں تجھ کو اور تو پالنے والا ہے عالموں کا' اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ میرا فلاں بندہ بیمار ہوا تو تو نے اس کی عیادت نہیں کی، کیا تو نہیں جانتا کہ اگر تو اس کی عیادت کرتا تو مجھے وہاں پاتا، اے آدم کے بیٹے! میں نے تجھ سے کھانا مانگا، تو تو نے مجھ کو نہ کھلایا' بندہ کہے گا، اے میرے رب! میں تجھ کو کس طرح کھلاتا جبکہ تو جہان والوں کا پالنے والا ہے' اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیا تو نہیں جانتا کہ تجھ سے میرے فلاں بندہ نے کھانا مانگا تھا، تو تو نے اس کو نہ کھلایا' کیا تو نہیں جانتا کہ اگر تو اس کو کھلاتا تو اس کو پاتا (اس کا اجر) میرے پاس اے آدم کے بیٹے! میں نے تجھ سے پانی مانگا پس نہ پلایا تو نے مجھ کو' بندہ کہے گا' اے میرے رب کس طرح پلاتا میں تجھ کو اور تو عالموں کو پلانے والا ہے اللہ تعالیٰ فرمائے گا تجھ سے میرے فلاں بندہ نے پانی مانگا تھا پس تو نے اس کو نہ پلایا' کیا تجھے معلوم نہ تھا کہ اگر پلاتا تو اس کو تو اس ❶ کو میرے نزدیک پاتا۔" (مسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ کھلانے اور پلانے کے حق میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا' اس کا ثواب میرے پاس پاتا اور بیمار پرسی میں فرمایا' اگر تو بیمار پرسی کرتا تو مجھ کو اس کے نزدیک پاتا' یعنی میری رحمت' اس سے معلوم ہوا کہ بیمار پرسی' کھلانے اور پلانے سے افضل ہے۔ (مرقاۃ)

١٥٢٩ (٧) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ دَخَلَ عَلٰی اَعْرَابِیٍّ یَعُوْدُهٗ وَکَانَ اِذَا دَخَلَ عَلٰی مَرِیْضٍ یَعُوْدُهٗ قَالَ ((لَا بَاْسَ طَهُوْرٌ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ)) فَقَالَ لَهٗ ((لَا بَاْسَ طَهُوْرٌ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ)) قَالَ کَلَّا بَلْ حُمّٰی

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ ایک اعرابی کی عیادت کے لیے تشریف لے ❶ گئے اور جب بھی آپ کسی مریض کی عیادت کے لیے تشریف لے جاتے تو فرماتے: "کچھ ڈر نہیں ❷ اس لیے کہ پاک کرنے والی ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



تَفُوْرُ عَلٰى شَيْخٍ كَبِيْرٍ تُزِيْرُهُ الْقُبُوْرَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((فَنَعَمْ إِذَنْ۔)) (رواه البخاری) (البخاری حدیث رقم ٥٦٦٢ واحمد فی المسند ٣/ ٢٥٠)

(بیماری) اگر چاہے اللہ تعالیٰ تو آپ نے اعرابی سے فرمایا: ''نہیں کچھ ڈر' پاک کرنے والی ہے (یہ بیماری) اگر چاہے اللہ'' اعرابی نے کہا' ہرگز نہیں بلکہ بخار ہے کہ بوڑھے پر جوش مارتا ہے، ملائے گا اس کو یہ بخار قبروں سے' نبی ﷺ نے فرمایا: ''اسی طرح ہوگا۔'' ❸ (بخاری)

**فوائد الحدیث:** ❶ سبحان اللہ! نبی ﷺ کس قدر شفیق اور متواضع تھے کہ ایک دیہاتی کی بیمار پرسی کے لیے تشریف لے گئے۔ اس سے معلوم ہوا کہ ادنیٰ سے ادنیٰ کی بھی طبع پرسی کرنی چاہیے۔ ❷ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بیمار کے پاس ایسی گفتگو کرنا چاہیے کہ جس سے اس کی طبیعت خوش ہو جائے۔ ترمذی وابن ماجہ میں ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً مروی ہے کہ آپ نے فرمایا جب تم کسی بیمار کے پاس جاؤ تو اچھی باتیں کر کے اس کی زندگی میں حوصلہ افزائی کرو' ایسی باتوں سے تقدیر تو ٹل نہیں سکتی لیکن بیمار کا دل خوش ہو جاتا ہے۔
❸ اسی طرح ہوگا' ہاں' جب نبی ﷺ نے بیماری کا ثواب اور صبر وشکر کی تلقین فرمائی اور اس بوڑھے نے نعمت سے انکار کیا تو آپ نے فرمایا اچھا تو اب ایسا ہی ہوگا جیسے تیرا خیال ہے۔

١٥٣٠ (٨) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا اشْتَكٰى مِنَّا إِنْسَانٌ مَسَحَهُ بِيَمِيْنِهِ ثُمَّ قَالَ ((أَذْهِبِ الْبَاسَ رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ أَنْتَ الشَّافِيْ لَا شِفَآءَ إِلَّا شِفَآءُكَ شِفَآءً لَّا يُغَادِرُ سَقَمًا۔)) (متفق عليه) (البخاری حدیث رقم ٥٦٦٥ ومسلم حدیث رقم (٤٦۔ ١٢٩١) وابوداؤد حدیث رقم ٣٨٩٠ والترمذی حدیث رقم ٩٧٣ وابن ماجه حدیث رقم ١٦١٩ واحمد فی المسند ١/ ٧٦)

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جس وقت بیمار ہوتا ہم میں سے کوئی تو رسول اللہ ﷺ پھیرتے اس پر اپنا دایاں ہاتھ، پھر فرماتے: ''دور کر بیماری کو' اے پروردگار انسانوں کے' اور شفا دے تو ہے شفا دینے والا' نہیں شفا مگر شفا تیری، وہ شفا جو نہ چھوڑے کسی بیماری کو۔'' (بخاری' مسلم)

١٥٣١ (٩) وَعَنْهَا قَالَتْ إِذَا اشْتَكَى الْإِنْسَانُ الشَّيْءَ مِنْهُ أَوْ كَانَتْ بِهِ قَرْحَةٌ أَوْ جُرْحٌ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ بِإِصْبَعِهِ ((بِسْمِ اللّٰهِ تُرْبَةُ أَرْضِنَا بِرِيْقَةِ بَعْضِنَا لِيُشْفٰى سَقِيْمُنَا بِإِذْنِ رَبِّنَا۔)) (متفق عليه) (البخاری حدیث رقم ٥٧٤٥ ومسلم حدیث رقم (٥٤۔ ٢١٩٤) وابوداؤد حدیث رقم ٣٨٩٥ وابن ماجه حدیث رقم ٣٥٢١ واحمد فی المسند ٦/ ٩٣)

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جس وقت شکایت کرتا آدمی کسی چیز کی اپنے سے بدن یا ہوتا پھوڑا یا زخم ❶ تو نبی ﷺ اپنی انگلی کے ساتھ اشارہ کر کے فرماتے: ''برکت حاصل کرتا ہوں میں ساتھ نام اللہ تعالیٰ کے' یہ ہے مٹی زمین ہماری کی ملی ہوئی ساتھ لعاب بعض ہمارے کے کہتے ہیں ہم یہ کہ شفا دیا جائے بیمار ہمارا ساتھ حکم پروردگار ہمارے کے۔'' (بخاری' مسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ یعنی نبی ﷺ دعا پڑھ کر شہادت کی انگلی پر تھوکتے اور اس کو مٹی لگا کر بیمار کے بدن پر ملتے اور یہ دعا پڑھتے تھے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



۱۰۳۲ (۱۰) وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا شْتَكٰى نَفَثَ عَلٰى نَفْسِهٖ بِالْمُعَوِّذَاتِ وَمَسَحَ عَنْهُ بِيَدِهٖ فَلَمَّا اشْتَكٰى وَجْعَهُ الَّذِيْ تُوُفِّيَ فِيْهِ، كُنْتُ أَنْفُثُ عَلَيْهِ بِالْمُعَوِّذَاتِ الَّتِيْ كَانَ يَنْفُثُ وَ أَمْسَحُ بِيَدِ النَّبِيِّ ﷺ (متفق عليه) وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ قَالَتْ كَانَ إِذَا مَرِضَ أَحَدٌ مِّنْ أَهْلِ بَيْتِهٖ نَفَثَ عَلَيْهِ بِالْمُعَوِّذَاتِ۔ (البخاری حديث رقم ٥٧٤٥ ومسلم حديث رقم (٥٤۔ ٢١٩٤) وابوداوٗد حديث رقم ٣٨٩٥ وابن ماجه حديث رقم ٣٥٢١ واحمد في المسند ٦/ ٩٣)

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ جب بیمار ہوتے' تو دم کرتے اپنے آپ پر معوذات کے ساتھ اور اپنے (جسم) پر اپنا ہاتھ پھیرتے اور جب اس بیماری میں بیمار ہوئے کہ آپ نے اس میں وفات پائی تو دم کرتی تھی میں آپ پر معوذات کے ساتھ وہ معوذات کہ آپ دم کرتے تھے' اور میں پھیرتی ❶ تھی ہاتھ نبی ﷺ کا۔ (بخاری' مسلم) اور مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: ''جب گھر والوں میں سے کوئی بیمار ہوتا تو آپ اس پر معوذات کے ساتھ دم کرتے۔'' ❷

**فوائد الحدیث:** ❶ یعنی آپ ہی کا ہاتھ آپ کے بدن پر پھیرتی' اس سے معلوم ہوا کہ بیمار خود اپنے لیے دم کر سکتا ہے۔ ❷ اس سے قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس دونوں سورتیں مراد ہیں۔

۱۰۳۳ (۱۱) عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ أَنَّهٗ شَكٰى إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَجْعًا يَجِدُهٗ فِيْ جَسَدِهٖ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((ضَعْ يَدَكَ عَلَى الَّذِيْ يَأْلَمُ مِنْ جَسَدِكَ وَقُلْ بِسْمِ اللّٰهِ ثَلٰثًا وَقُلْ سَبْعَ مَرَّاتٍ أَعُوْذُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَ قُدْرَتِهٖ مِنْ شَرِّ مَا أَجِدُ وَأُحَاذِرُ)) فَقَالَ فَفَعَلْتُ فَأَذْهَبَ اللّٰهُ مَا كَانَ بِيْ۔ (رواه مسلم) (مسلم حديث رقم ٦٧۔ ٢٢٠٢ وابوداوٗد حديث رقم ٣٨٩١ والترمذي حديث رقم ٢٠٨٠ وابن ماجه حديث رقم ٣٥٢٢)

سیدنا عثمان بن ابوالعاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے شکایت کی کہ میرے بدن (پیٹ) میں ایک درد ❶ ہے تو رسول اللہ ﷺ نے اسے فرمایا: ''ہاتھ رکھ اپنا اس جگہ پر کہ جہاں تیرے بدن میں درد ہے اور کہہ بسم اللہ تین بار اور سات بار کہہ پناہ مانگتا ہوں میں اللہ کی عزت اور اس کی قدرت کے ساتھ اس چیز کی برائی سے جو پاتا ہوں میں اب اور ڈرتا ہوں میں، عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا پس کیا میں نے تو دور ❷ کی اللہ تعالیٰ نے وہ بیماری کہ تھی مجھے۔'' (مسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ مسلم کی ایک دوسری روایت میں ہے کہ عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا اے اللہ کے رسول! جب سے میں مسلمان ہوا ہوں میرے بدن میں درد سا رہتا ہے۔ آپ نے فرمایا درد کی جگہ انگلی رکھ الخ۔ ❷ سنن نسائی میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے میرے درد کو دور کیا اور میں ہمیشہ اہل وعیال اور دوسرے لوگوں کو یہی دم کرنا سکھاتا تھا۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بدن میں جس جگہ درد ہو وہاں بسم اللہ کہتا ہوا ہاتھ رکھے اور یہ دعا پڑھے اور اگر کئی جگہ میں درد ہو تو ہر ایک جگہ پر اسی طرح پڑھے۔

۱۰۳٤ (۱۲) عَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ أَنَّ جِبْرَئِيْلَ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اِشْتَكَيْتَ

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جبرائیل علیہ السلام نبی ﷺ کے پاس آئے، ❶ کہا اے محمد (ﷺ)! کیا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



فَقَالَ ((نَعَمْ)) قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيْكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يُّؤْذِيْكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ نَفْسٍ اَوْ عَيْنِ حَاسِدٍ اَللّٰهُ يَشْفِيْكَ بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيْكَ۔ (رواه مسلم) (مسلم حدیث رقم ٤٠/ ٢١٨٦ وابن ماجه حدیث رقم ٣٥٢٧ واحمد فی المسند ٦/ ١٦٠)

آپ بیمار ہیں؟ آپ نے کہا ہاں' جبرائیل علیہ السلام نے کہا: اللہ کے نام کے ساتھ افسوں پڑھتا ہوں آپ پر' ہر چیز سے کہ ایذا دے آپ کو' برائی ہر شخص کی سے یا آنکھ حسد کرنے والی سے' شفاء دے آپ کو' ساتھ نام اللہ کے دم کرتا ہوں آپ پر۔ (مسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ جبرائیل علیہ السلام آئے۔ یہ جبرائیل علیہ السلام کا دم تھا' اور ایک حدیث میں ہے کہ جنت میں بے حساب ایسے لوگ جائیں گے جو دم جھاڑ اور علاج معالجہ نہیں کراتے۔ یہ دونوں احادیث باہم مخالف نہیں کیونکہ دم جھاڑ نہ کرانے والوں کی تعریف میں وہ دم جھاڑ مراد ہے جو جادو' ٹونہ اور شرکیہ منتر پڑھتے ہیں یا ایسا کلام جس کے معنی معلوم نہ ہوں' لیکن قرآن وحدیث کی دعاؤں سے دم جھاڑ کرنا جائز ہے' بعض نے کہا کہ دم' جھاڑ' علاج معالجہ اگرچہ جائز ہے لیکن اللہ تعالیٰ پر توکل کرتے ہوئے چھوڑ نا افضل ہے واللہ اعلم۔

١٥٣٥ (١٣) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُعَوِّذُ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ ((اُعِيْذُكُمَا بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّآمَّةِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَّهَآمَّةٍ وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَّآمَّةٍ)) وَيَقُوْلُ ((اِنَّ اَبَاكُمَا كَانَ يُعَوِّذُ بِهَا اِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ)) (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ) وَفِيْ اَكْثَرِ نُسَخِ الْمَصَابِيْحِ ((بِهِمَا)) عَلٰى لَفْظِ التَّثْنِيَةِ۔ (البخاری حدیث رقم ٣٣٧١ والترمذی حدیث رقم ٢٠٦٠ وابن ماجه حدیث رقم ٣٥٢٥ واحمد فی المسند ١/ ٢٧٠)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سیدنا حسن اور سیدنا حسین رضی اللہ عنہما کو ساتھ اس دعا کے پناہ میں دیتے تھے: پناہ میں دیتا ہوں میں تم کو اللہ تعالیٰ کے کلمات کے ساتھ جو کہ پورے ہیں' ہر شیطان کی برائی سے اور ہر زہریلے جانور مار ڈالنے والے سے اور ہر آنکھ نظر لگانے والی سے'' اور فرماتے: باپ تمہارے پناہ میں دیتے تھے ساتھ ان کلمات کے اسمٰعیل واسحٰق علیہما السلام کو۔'' (بخاری) او مصابیح کے اکثر نسخوں میں لفظ بھما کا ساتھ ضمیر تثنیہ کے ہے۔

١٥٣٦ (١٤) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((مَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ بِهٖ خَيْرًا يُّصَبْ مِنْهُ۔)) (رواه البخاری) (البخاری حدیث رقم ٥٦٤٥)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص کے ساتھ اللہ تعالیٰ بھلائی کا ارادہ کرتا ہے' تو وہ مصیبت زدہ کے لیے بھلائی کے حصول کا سبب بن جاتی ہے۔'' ❶ (بخاری)

**فوائد الحدیث:** ❶ بن جاتی ہے مصیبت زدہ الخ اس سے ثابت ہوا کہ مصیبت ہمیشہ قہر الٰہی نہیں ہوا کرتی بلکہ بعض اوقات مومن صابر' شاکر کے لیے بہت بڑی رحمت کا سبب ہوتی ہے جس سے گناہ جھڑتے اور جنت میں درجات بلند ہوتے ہیں۔

١٥٣٧ (١٥) وَعَنْهُ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((مَا يُصِيْبُ الْمُسْلِمَ مِنْ نَصَبٍ وَّلَا وَصَبٍ وَّلَا هَمٍّ وَّلَا حَزَنٍ وَّلَا اَذًى وَّلَا غَمٍّ حَتَّى الشَّوْكَةُ يُشَاكُهَا اِلَّا كَفَّرَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ خَطَايَاهُ۔)) (متفق

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''نہیں پہنچتا کسی مسلمان کو کوئی رنج اور نہ کوئی دکھ اور نہ کوئی فکر اور نہ غم اور نہ ایذا اور نہ غم، یہاں تک کہ کانٹا پہنچایا جاتا ہے مگر اللہ تعالیٰ اس کی وجہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



علیه) (البخاری حدیث رقم ٥٦٤١ ومسلم حدیث رقم (٥٢ـ ٢٥٧٣) والترمذی حدیث رقم ٩٦٦)

سے اس کے گناہ مٹاتا ہے۔(بخاری، مسلم)

١٥٣٨ (١٦) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ يُوْعَكُ فَمَسَسْتُهُ بِيَدِيْ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّكَ لَتُوْعَكُ وَعْكًا شَدِيْدًا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((اَجَلْ اِنِّيْ اُوْعَكُ كَمَا يُوْعَكُ رَجُلَانِ مِنْكُمْ)) قَالَ فَقُلْتُ ذَالِكَ لِاَنَّ لَكَ اَجْرَيْنِ فَقَالَ ((اَجَلْ)) ثُمَّ قَالَ ((مَا مِنْ مُّسْلِمٍ يُّصِيْبُهٗ اَذًى مِّنْ مَّرَضٍ فَمَا سِوَاهُ اِلَّا حَطَّ اللّٰهُ تَعَالٰى بِهٖ سَيِّئَاتِهٖ كَمَا تَحُطُّ الشَّجَرَةُ وَرَقَهَا۔)) (متفق علیه) (البخاری حدیث رقم ٥٦٤٨ ومسلم حدیث رقم ٤٥-٢٥٧١ والدارمی حدیث رقم ٢٧٧١ واحمد فی المسند ١/ ٣٨١)

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نبی ﷺ کے پاس گیا اور آپ ﷺ بخار میں مبتلا تھے، میں نے آپ کو ہاتھ اپنا لگایا، پھر میں نے کہا، اے اللہ کے رسول! آپ کو بخار سخت ہوتا ہے، نبی ﷺ نے فرمایا: ''ہاں مجھے تم میں سے دو آدمیوں جتنا بخار ہوتا ہے'' ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا، یہ اس لیے کہ آپ کو دوگنا ثواب ہو؟ فرمایا: ''ہاں'' پھر فرمایا: ''نہیں کوئی مسلمان کہ پہنچے اس کو ایذا مرض سے، اور وہ چیز جو کہ اس کے سوا ہے، مگر اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کے گناہ دور کرتا ہے جیسے کہ درخت پتے اپنے جھاڑتا ہے۔'' (بخاری، مسلم)

١٥٣٩ (١٧) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا رَاَيْتُ اَحَدًا اَلْوَجَعُ عَلَيْهِ اَشَدُّ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ۔ (متفق علیه) (البخاری حدیث رقم ٥٦٤٦ ومسلم حدیث رقم (٤٤ـ ٢٥٧٠) وابن ماجه حدیث رقم ١٦٢٢ واحمد فی المسند ٦/ ١٧٣)

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نہیں دیکھا میں نے کسی کو کہ بیماری اس پر سخت تر ہو رسول اللہ ﷺ کی بیماری سے۔(بخاری و مسلم)

١٥٤٠ (١٨) وَعَنْهَا قَالَتْ مَاتَ النَّبِيُّ ﷺ بَيْنَ حَاقِنَتِيْ وَذَاقِنَتِيْ فَلَا اَكْرَهُ شِدَّةَ الْمَوْتِ لِاَحَدٍ اَبَدًا بَعْدَ النَّبِيِّ ﷺ۔ (رواه البخاری) (البخاری حدیث رقم ٥٦٤٣ ومسلم حدیث رقم ٥٩-٢٨١٠ و الدارمی حدیث رقم ٢٧٤٩ واحمد فی المسند ٣/ ٤٥٤)

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کی میری ہنسلی اور میری ٹھوڑی کے درمیان وفات ہوئی، تو (اس لیے) میں نبی ﷺ کے بعد کسی کے لیے موت کی سختی کو مکروہ نہیں سمجھتی۔ ❶ (بخاری)

**فوائد الحدیث:** ❶ اس سے معلوم ہوا کہ مومن کے لئے موت کی سختی کوئی بری چیز نہیں ہے، اس سے گناہ معاف اور آخرت میں درجات کی بلندی ہوتی ہے، موت کے موقعہ پر نبی ﷺ اس تکلیف سے دوچار ہوئے تھے آپ بار بار پانی پیتے اور سینے پر لگاتے اور فرماتے موت میں سختیاں ہیں۔

١٥٤١ (١٩) وَعَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ

سیدنا کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اللّٰهِ ﷺ ((مَثَلُ الْمُؤْمِنِ كَمَثَلِ الْخَامَةِ مِنَ الزَّرْعِ تُفَيِّئُهَا الرِّيْحُ تَصْرَعُهَا مَرَّةً وَتَعْدِلُهَا اُخْرٰى حَتّٰى يَاْتِيَهُ اَجَلُهُ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ كَمَثَلِ الْاَرْزَةِ الْمُجْذِيَةِ الَّتِي لَا يُصِيْبُهَا شَيْءٌ حَتّٰى يَكُوْنَ اِنْجِعَافُهَا مَرَّةً وَّاحِدَةً۔)) (متفق علیه)

نے فرمایا: ''مومن کی مثال ❶ تر و تازہ کھیتی کی کونپل کی طرح ہے جھکاتی رہیں اس کو ہوائیں کبھی اس کو گرا دیتی ہیں اور کبھی اس کو سیدھا کر دیتی ہیں یہاں تک کہ اس کو موت آ جاتی ہے اور مثال منافق کی مثال صنوبر کے درخت کی ہے کہ جو محکم اور ثابت ہوتا ہے اس کو کوئی چیز نہیں پہنچتی یہاں تک کہ ہوتا اس کا ایک دفعہ اکھڑنا ہے۔'' (بخاری و مسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ یعنی صنوبر کا درخت سخت ہوتا ہے ہوا میں جھکتا نہیں اور اگر سخت ہوا چلے تو جڑ سے اکھڑ جاتا ہے مقصد یہ ہے کہ مومن ہمیشہ مصائب اور تکالیف میں مبتلا رہتا ہے اور پھر وہ مصائب میں ثابت قدم صابر شاکر رہتا ہے اور گھبراتا نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کا احسان سمجھتا ہے ان مصائب سے اس کے گناہوں میں تخفیف ہوتی رہتی ہے بخلاف کافر اور منافق کے ان کو دنیا میں تکلیف کم ہوتی ہیں اور وہ ثواب سے محروم رہتے ہیں اور آخرت میں سخت عذاب میں گرفتار رہتے ہیں۔

۱۵۴۲ (۲۰) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ كَمَثَلِ الزَّرْعِ لَا تَزَالُ الرِّيْحُ تُمِيْلُهُ وَلَا يَزَالُ الْمُؤْمِنُ يُصِيْبُهُ الْبَلَاءُ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ كَمَثَلِ شَجَرَةِ الْاَرْزَةِ لَا تَهْتَزُّ حَتّٰى تُسْتَحْصَدَ۔ (متفق علیه) (البخاری حدیث رقم ۵۶۴۴ ومسلم حدیث رقم (۵۸۔ ۲۸۰۹) والترمذی حدیث رقم ۲۸۶۶)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مومن کی مثال کھیتی کی طرح ہے کہ جس کو ہمیشہ ہوائیں جھکاتی رہتی ہیں اور مومن ہمیشہ رہتا ہے اس کو تکلیف پہنچتی ہے اور منافق کی مثال صنوبر کے درخت کی ہے کہ جو نہیں ہلتا یہاں تک کہ اکھاڑا جاتا ہے۔'' (بخاری و مسلم)

۱۵۴۳ (۲۱) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى اُمِّ السَّائِبِ فَقَالَ ((مَالَكِ تُزَفْزِفِيْنَ)) قَالَتِ الْحُمّٰى لَا بَارَكَ اللّٰهُ فِيْهَا فَقَالَ ((لَا تَسُبِّي الْحُمّٰى فَاِنَّهَا تُذْهِبُ خَطَايَا بَنِيْ اٰدَمَ كَمَا يُذْهِبُ الْكِيْرُ خَبَثَ الْحَدِيْدِ۔)) (رواہ مسلم) (مسلم حدیث رقم ۵۳۔ ۴۵۷۵)

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ام سائب کے پاس تشریف لائے پھر فرمایا: ''تجھے کیا ہے کہ تو کانپتی ہے؟'' انہوں نے کہا کہ بخار ہے اللہ تعالیٰ اس میں برکت نہ دے، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''بخار کو برا مت ❶ کہو اس لیے کہ بخار بنی آدم کے گناہ دور کرتا ہے جیسے بھٹی لوہے کا میل دور کرتی ہے۔'' (مسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ بخار کو برا مت کہو اس حدیث سے ثابت ہوا کہ بخار کو برا کہنا منع ہے ایک روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ ایک رات کے بخار سے سارے گناہ معاف فرما دیتا ہے اور ابودرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک رات کے بخار سے ایک سال کے گناہ جھڑ جاتے ہیں۔

۱۵۴۴ (۲۲) وَعَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اِذَا مَرِضَ الْعَبْدُ اَوْ سَافَرَ كُتِبَ لَهٗ بِمِثْلِ مَا

سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس وقت کوئی بندہ بیمار ہوتا ہے یا سفر کرتا ہے تو لکھا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



كَانَ يَعْمَلُ مُقِيْمًا صَحِيْحًا۔)) (رواه البخاری)

(البخاری حدیث رقم ٢٩٩٦)

جاتا ہے اس کا ثواب مانند اس چیز کے کہ جو عمل کرتا تھا وہ گھر میں تندرستی کی حالت میں۔'' (بخاری)

١٠٤٥ (٢٣) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اَلطَّاعُوْنُ شَهَادَةٌ كُلِّ مُسْلِمٍ)) (متفق علیه)

(البخاری حدیث رقم ٥٧٣٢ ومسلم حدیث رقم (١٦٦۔ ١٩١٦)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہر مسلمان کی طاعون ❶ شہادت ہے۔'' (بخاری)

**فوائد الحدیث:** ❶ طاعون' یہ ایک عام مرض اور وباء ہے جس سے فضا کی ساری ہوا خراب ہو جاتی ہے' اس کی مختلف صورتیں ہیں اور عموماً یہ قے اور دست سے ہوتی ہے' یعنی جو شخص طاعون میں صبر کرتا ہے بھاگتا نہیں اور اسی میں فوت ہو جاتا ہے تو اسے شہید کے برابر ثواب ملے گا۔

١٠٤٦ (٢٤) وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اَلشُّهَدَآءُ خَمْسَةٌ اَلْمَطْعُوْنُ وَالْمَبْطُوْنُ وَالْغَرِيْقُ وَصَاحِبُ الْهَدْمِ وَالشَّهِيْدُ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ۔)) (متفق علیه) (البخاری حدیث رقم ٢٨٢٩ و مسلم حدیث رقم (١٦٤۔ ١٩١٤) والنسائی حدیث رقم ٢٠٥٤ والدارمی حدیث رقم ١٤١٣ واحمد فی المسند ٣/ ٤٨٩)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''شہید پانچ ہیں' طاعون زدہ' جو پیٹ کی بیماری سے مرے' ڈوبنے والا' دبنے والا ❶ اور اللہ کی راہ میں شہید۔'' (بخاری و مسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ دبنے والا یعنی دیوار یا چھت کے نیچے آ کر مرنے والا۔ دوسری احادیث میں ان کے علاوہ بھی مذکور ہیں یعنی ذات الجنب سے مرنے والا جل کر مرنے والا اور جو عورت زچگی میں مرے اور جو شخص اپنے مال اور عزت بچاتے ہوئے مرے وہ بھی شہید ہے' شہادت سے مراد یہ ہے کہ جنت میں ان کے درجات اس تکلیف کی وجہ سے بلند ہو جائیں گے اور گناہوں کا کفارہ بنیں گے ان حوادث میں مرنے والا وہ شہید ہے جو مومن ہے اور فاسق' فاجر' کافر اور بے نماز لوگوں کے لئے اس قسم کی موت شہادت نہیں اور پھر شہادت سے مراد آخرت میں درجات کی بلندی اور گناہوں کا کفارہ ہے یعنی مومن کے لئے ایسی موت گناہوں میں تخفیف اور جنت میں درجات کی بلندی کا باعث ہوتی ہے اور شہید فی سبیل کے علاوہ ان تمام کو تکفین اور غسل بھی دیا جائے گا اور ان پر نماز جنازہ بھی پڑھی جائے گی۔

١٠٤٧ (٢٥) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الطَّاعُوْنِ فَاَخْبَرَنِیْ ((اَنَّهٗ عَذَابٌ يَبْعَثُهُ اللّٰهُ عَلٰی مَنْ يَّشَآءُ وَاَنَّ اللّٰهَ جَعَلَهٗ رَحْمَةً لِّلْمُؤْمِنِيْنَ لَيْسَ مِنْ اَحَدٍ يَقَعُ الطَّاعُوْنَ فَيَمْكُثُ فِیْ بَلَدِهٖ صَابِرًا مُّحْتَسِبًا يَعْلَمُ اَنَّهٗ لَا يُصِيْبُهٗ اِلَّا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ اِلَّا كَانَ لَهٗ مِثْلُ اَجْرِ شَهِيْدٍ۔)) (رواه البخاری)

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے طاعون کی حقیقت کے بارہ میں پوچھا تو آپ نے مجھے خبر دی کہ ''یہ عذاب ہے اللہ تعالیٰ اسے اپنے بندوں میں سے جس پر چاہے بھیجتا ہے اور تحقیق اللہ تعالیٰ نے اس کو مومنوں کے لیے رحمت بنایا ہے نہیں کوئی کہ طاعون میں ٹھہرا ❶ رہے اپنے شہر میں صبر کرنے والا اور ثواب کا طلب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



(البخاری حدیث رقم ٥٧٣٤)

کرنے والا یہ جانتا ہے کہ نہیں پہنچے گی اس کو مگر وہ چیز کہ جو لکھی ہے اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے' مگر ہوتا ہے واسطے اس کے مانند ثواب شہید کے۔'' (بخاری)

**فوائد الحدیث:** ❶ ٹھہرا رہے۔ بعض لوگوں نے طاعون کے ملک سے نکلنا اور وہاں جانا' جائز کہا ہے' یہ حدیث ان کا رد ہے' صحیح مذہب یہ ہے کہ طاعون کے ملک میں جانا اور وہاں سے نکلنا دونوں منع ہیں' یہ حدیث اس امر میں صاف ہے۔ البتہ کسی ضرورت کے لئے جانا اور نکلنا درست ہے۔ (نووی)

١٥٤٨ (٢٦) وَعَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اَلطَّاعُوْنُ رِجْزٌ أُرْسِلَ عَلٰى طَآئِفَةٍ مِّنْ بَنِيْ إِسْرَآئِيْلَ اَوْ عَلٰى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَإِذَا سَمِعْتُمْ بِهٖ بِاَرْضٍ فَلَا تَقْدِمُوْا عَلَيْهِ وَإِذَا وَقَعَ بِاَرْضٍ وَّاَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوْا فِرَارًا مِّنْهُ۔)) (متفق علیه) (البخاری حدیث رقم ٦٩٧٤ ومسلم حدیث رقم (٩٢۔ ٢٢١٨) واحمد فی المسند ١/ ١٨٢)

سیدنا اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''طاعون عذاب ہے' جو بنی اسرائیل میں سے ایک جماعت پر بھیجا گیا تھا یا ان لوگوں پر جو تم سے پہلے تھے' پس جس وقت تم کسی ملک میں طاعون کے متعلق سنو تو وہاں نہ جاؤ' اور اگر تم کسی ایسی جگہ ہو کہ وہاں طاعون ہو تو تم وہاں سے راہ فرار اختیار نہ کرو۔'' (بخاری' مسلم)

١٥٤٩ (٢٧) وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ ((قَالَ اللّٰهُ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰى إِذَا ابْتَلَيْتُ عَبْدِيْ بِحَبِيْبَتَيْهِ ثُمَّ صَبَرَ عَوَّضْتُهٗ مِنْهُمَا الْجَنَّةَ)) يُرِيْدُ عَيْنَيْهِ۔ (رواه البخاری) (البخاری حدیث رقم ٥٦٥٣ واحمد فی المسند ٣/ ١٤٤)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا آپ فرماتے تھے: ''اللہ تعالیٰ جو پاک اور بلند ہے وہ فرماتا ہے کہ جس وقت مبتلا کرتا ہوں میں اپنے بندے کو اس کی دو محبوب چیزوں میں پھر وہ صبر کرتا ہے' تو دیتا ہوں میں اس کو عوض ان دونوں کے بہشت''۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان دو محبوب چیزوں سے اس کی دو آنکھیں مراد لیتے تھے۔'' (بخاری)

## الفصل الثانی (دوسری فصل)

١٥٥٠ (٢٨) عَنْ عَلِيٍّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ ((مَا مِنْ مُّسْلِمٍ يَّعُوْدُ مُسْلِمًا غُدْوَةً إِلَّا صَلّٰى عَلَيْهِ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَكٍ حَتّٰى يُمْسِيَ وَإِنْ عَادَهٗ عَشِيَّةً إِلَّا صَلّٰى عَلَيْهِ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَكٍ حَتّٰى يُصْبِحَ وَكَانَ لَهٗ خَرِيْفٌ فِي الْجَنَّةِ)) (رواه الترمذی و ابوداوٗد) (ابوداوٗد حدیث رقم ٣٠٩٨ والترمذی

سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ: ''نہیں کوئی مسلمان کہ عیادت کرے مسلمان کی شروع دن میں، مگر دعا کرتے ہیں اس کے لیے ستر ہزار فرشتے یہاں تک کہ شام کرے اور نہیں عیادت کرتا اس کی رات میں مگر دعا کرتے ہیں اس کے لیے ستر ہزار فرشتے یہاں تک کہ صبح ہو اور ہوتا ہے واسطے اس کے باغ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



حدیث رقم ۹۶۹ وابن ماجه حدیث رقم ۱۴۴۲ واحمد فی المسند ۱/ ۹۱)

بہشت میں۔'' (ترمذی ابوداؤد)

**حکم الحدیث:** اس کی سند ضعیف ہے۔

۱۵۵۱ (۳۰) وَعَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ عَادَنِي النَّبِيُّ ﷺ مِنْ وَّجَعٍ كَانَ بِعَيْنَيَّ. (رواه احمد و ابوداؤد) (ابوداؤد حديث رقم ۱۳۰۲ واحمد فی المسند ۴/ ۳۷۵)

سیدنا زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میری آنکھوں میں تکلیف تھی تو نبی ﷺ نے میری عیادت کی۔ (احمد ابوداؤد)

**حکم الحدیث:** یہ حدیث صحیح ہے۔

۱۵۵۲ (۳۰) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَنْ تَوَضَّأَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ وَ عَادَ اَخَاهُ الْمُسْلِمَ مُحْتَسِبًا بُوْعِدَ مِنْ جَهَنَّمَ مَسِيْرَةَ سِتِّيْنَ خَرِيْفًا.)) (رواه ابوداؤد) (ابوداؤد حديث رقم ۳۰۹۷)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص وضو کرے پس اچھا وضو کرے ❶ اور ثواب کے ارادہ سے اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کرے، تو وہ دوزخ سے ساٹھ برس کی مسافت کے برابر دور کیا جاتا ہے۔'' (ابوداؤد)

**حکم الحدیث:** اس کی سند ضعیف ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ پس اچھا وضو کرے۔ اس سے معلوم ہوا کہ بیمار پرسی کے لئے وضو کرنا سنت ہے اس لئے کہ بیمار کے لئے دعا اور دم جھاڑ وغیرہ کرنے کی ضرورت پیش آ جاتی ہے دم جھاڑ بھی عبادت اور ذکر ہے عبادت اور ذکر کے لئے وضو مسنون ہے۔ (مرقاۃ)

۱۵۵۳ (۳۱) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَامِنْ مُسْلِمٍ يَعُوْدُ مُسْلِمًا فَيَقُوْلُ سَبْعَ مَرَّاتٍ اَسْاَلُ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ اَنْ يَشْفِيَكَ اِلَّا شُفِيَ اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ قَدْ حَضَرَ اَجَلُهُ.)) (رواه ابو داود والترمذی) (ابوداؤد حديث رقم ۳۱۰۶ والترمذی حديث رقم ۲۰۸۰ واحمد فی المسند ۱/ ۲۳۹)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''نہیں کوئی مسلمان جو کسی بیمار مسلمان کی عیادت کرے، پھر کہے سات بار سوال کرتا ہوں میں اللہ بزرگ پروردگار عرش بڑے کے سے کہ وہ شفاء دے تجھ کو اگر اس کی اجل ❶ نہ آئی ہو تو اسے شفا مل جاتی ہے۔'' (ابوداؤد ترمذی)

**حکم الحدیث:** اس کی سند صحیح ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ حاضر ہوا اجل اس کی۔ یعنی یہ دعا موت کے علاوہ ہر مرض کی دواء ہے اور موت لاعلاج ہے۔ نبی ﷺ اس دعا کو ہر مریض کے سرہانے (تکیہ کی جانب) بیٹھ کر پڑھا کرتے تھے اس حدیث کو ترمذی نسائی ابن حبان اور امام حاکم نے بھی روایت کیا ہے۔ ترمذی نے حسن اور امام حاکم نے اسے صحیح کہا ہے۔

۱۵۵۴ (۳۲) وَعَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُعَلِّمُهُمْ مِنَ

انہی (سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما) سے روایت ہے کہ نبی ﷺ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



الْحُمّٰى وَمِنَ الْاَوْجَاعِ كُلِّهَا اَنْ يَّقُوْلُوْا ((بِسْمِ اللّٰهِ الْكَبِيْرِ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ مِنْ شَرِّ كُلِّ عِرْقٍ نَّعَّارٍ وَّمِنْ شَرِّ حَرِّ النَّارِ.)) (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ اِسْمَاعِيْلَ وَهُوَ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيْثِ. (الترمذی حدیث رقم ٢٠٧٥ وابن ماجه حدیث رقم ٣٥٢٦ واحمد فی المسند ١/ ٣٠٠)

صحابہ رضی اللہ عنہم کو بخار کے لیے بلکہ سب دردوں کے لیے سکھلاتے تھے کہ یہ کہیں: ''ساتھ نام اللہ بڑے کے پناہ مانگتا ہوں میں ساتھ اللہ بڑے کے ہر جوش مارنے والی رگ کی برائی سے اور آگ کی گرمی کی برائی سے'(ترمذی) اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے پہچانی نہیں جاتی مگر حدیث ابراہیم بن اسمٰعیل سے اور وہ حدیث میں ضعیف شمار کیا جاتا ہے۔)

**حکم الحدیث**: اس کی سند ضعیف ہے۔

١٠٥٥ (٣٣) وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ ((مَنِ اشْتَكٰى مِنْكُمْ شَيْئًا اَوِ اشْتَكَاهُ اَخٌ لَّهٗ فَلْيَقُلْ رَبُّنَا اللّٰهُ الَّذِيْ فِي السَّمَآءِ تَقَدَّسَ اسْمُكَ اَمْرُكَ فِي السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ كَمَا رَحْمَتُكَ فِي السَّمَآءِ فَاجْعَلْ رَحْمَتَكَ فِي الْاَرْضِ اِغْفِرْ لَنَا حُوْبَنَا وَخَطَايَانَا اَنْتَ رَبُّ الطَّيِّبِيْنَ اَنْزِلْ رَحْمَةً مِّنْ رَّحْمَتِكَ وَشِفَآءً مِّنْ شِفَآئِكَ عَلٰى هٰذَا الْوَجَعِ فَيَبْرَأُ.)) (رواه ابو داؤد) (ابو داؤد حدیث رقم ٣٨٩٢ واحمد فی المسند ٦/ ٢١)

سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ سنا ❶ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے: ''جو کوئی بیمار ہو تم میں سے کچھ یا بیمار ہو بھائی اس کا تو چاہیے کہ وہ کہے' رب ہمارا اللہ ہے ایسا اللہ کہ جو آسمان میں ہے' پاک ہے نام تیرا' حکم تیرا مانا گیا ہے آسمان میں اور زمین میں' جیسے کہ رحمت تیری آسمان میں ہے' پس کر رحمت اپنی زمین میں' بخش ہمارے لیے گناہ ہمارے بڑے اور چھوٹے' تو پروردگار ہے پاکیزوں کا نازل کر رحمت اپنی رحمت میں سے اور شفا اپنی شفا میں سے' اس بیماری پر پس وہ اچھا ہو جائے۔''(ابوداؤد)

**حکم الحدیث**: اس کی سند ضعیف ہے۔

**فوائد الحدیث**: ❶ سنا میں نے' ایک شخص نے ابودرداء رضی اللہ عنہ سے کہا میرے باپ کا پیشاب بند ہو گیا ہے اور اس کو پتھری ہو گئی۔ سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ نے اس کو یہی دم سکھایا جو اس حدیث میں ہے' الداء والدواء۔

١٠٥٦ (٣٤) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((اِذَا جَآءَ الرَّجُلُ يَعُوْدُ مَرِيْضًا فَلْيَقُلْ اَللّٰهُمَّ اشْفِ عَبْدَكَ يَنْكَأُ لَكَ عَدُوًّا اَوْ يَمْشِيْ لَكَ اِلٰى جَنَازَةٍ.)) (رواه ابو داؤد) (ابو داؤد حدیث رقم ٣١٠٧ واحمد فی المسند ٢/ ١٧٢)

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس وقت کوئی آدمی مریض کی عیادت کے لیے آئے تو اسے چاہیے کہ وہ کہے' یاالٰہی! شفا دے اپنے بندے کو' جو ایذا پہنچائے دشمن کو یا وہ تیری رضامندی کے لیے جنازہ کی طرف چلے۔(ابوداؤد)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



**حکم الحدیث**: اس کی سند حسن ہے۔

١٥٥٧ (٣٥) وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ اُمَيَّةَ اَنَّهَا سَأَلَتْ عَائِشَةَ عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ ((اِنْ تُبْدُوْا مَافِيْ اَنْفُسِكُمْ اَوْتُخْفُوْهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ)) وَعَنْ قَوْلِهِ (وَمَنْ يَّعْمَلْ سُوْءً يُّجْزَبِهِ) فَقَالَتْ مَاسَأَلَنِيْ عَنْهَا اَحَدٌ مُّنْذُ سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ ((هٰذِهٖ مُعَاتَبَةُ اللّٰهِ الْعَبْدَ بِمَا يُصِيْبُهٗ مِنَ الْحُمّٰى وَالنَّكْبَةِ حَتّٰى الْبِضَاعَةِ يَضَعُهَا فِيْ يَدِقَمِيْصِهٖ فَيَفْقِدُهَا فَيَفْزَعُ لَهَا حَتّٰى اِنَّ الْعَبْدَ لَيَخْرُجُ مِنْ ذُنُوْبِهٖ كَمَا يَخْرُجُ التِّبْرُالْاَحْمَرُ مِنَ الْكِيْرِ۔)) (رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ)

(الترمذی حدیث ٢٩٩١ واحمد فی المسند ٦/ ٢١٨)

علی بن زید امیہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے اللہ عزوجل کے فرمان: ''اگر ظاہر کرو تم وہ چیز کہ تمہارے دلوں میں ہے یا چھپاؤ اس کو حساب کرے گا تم سے ساتھ اس کے اللہ تعالیٰ'' اور اس فرمان ''جو شخص کہ عمل کرے گا برا بدلہ دیا جائے گا ساتھ اس کے'' کے متعلق عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا' تو انہوں نے فرمایا نہیں پوچھا مجھ سے اس مسئلہ کو کسی نے جب سے پوچھا تھا میں نے نبی ﷺ سے' تو آپ نے فرمایا ❶ ''یہ بندہ پر ساتھ اس چیز کے کہ جو پہنچتی ہے اس کو بخار اور رنج سے' یہاں تک کہ مال میں سے کوئی چیز رکھتا ہے اپنی جیب میں' تو نہیں پاتا اس کو پھر غمگین ہوتا ہے' یہاں تک کہ بندہ نکل جاتا ہے اپنے گناہوں سے جیسا کہ نکل جاتا ہے سونا بھٹی سے۔'' (ترمذی)

**حکم الحدیث**: اس کی سند ضعیف ہے۔

**فوائد الحدیث**: ❶ پس فرمایا الخ۔ مقصد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ مومن سے دل کی تمام باتوں کا حساب اور ان پر عذاب نہیں کرے گا۔ بلکہ اس محاسبہ اور جزاء سے مراد یہ ہے کہ ان کے سبب دنیا ہی میں از قسم عتاب مواخذہ کرتا ہے یعنی بخار وغیرہ بیماریوں اور مصائب میں مبتلا کر کے گناہوں سے پاک کرتا ہے۔ واللہ اعلم

١٥٥٨ (٣٦) وَعَنْ اَبِيْ مُوْسٰى اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((لَا يُصِيْبُ عَبْدًا نَّكْبَةٌ فَمَا فَوْقَهَا اَوْدُوْنَهَا اِلَّا بِذَنْبٍ وَمَا يَعْفُو اللّٰهُ عَنْهُ اَكْثَرُ وَ قَرَأَ وَمَا اَصَابَكُمْ مِنْ مُّصِيْبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ اَيْدِيْكُمْ وَيَعْفُوْ عَنْ كَثِيْرٍ۔)) (رواہ الترمذی) (الترمذی حدیث رقم ٣٢٥٢ واحمد فی المسند ٦/ ١٦٧)

سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''نہیں پہنچتی بندہ کو کوئی مصیبت تھوڑی یا زیادہ مگر بسبب گناہ کے اور وہ گناہ کہ جو بخشتا ہے ❶ اللہ تعالیٰ ان سے زیادہ ہیں ان گناہوں سے کہ سزا دیتا ہے ان پر' اور آپ نے یہ آیت پڑھی: ''اور جو چیز کہ پہنچتی ہے مصیبت ❷ سے' پس بسبب اس چیز کے کہ کمایا تمہارے ہاتھوں نے اور معاف کرتا ہے ❸ اکثر سے۔'' (ترمذی)

**حکم الحدیث**: اس کی سند ضعیف ہے۔

**فوائد الحدیث**: ❶ بخشتا ہے۔ یعنی دنیا و آخرت میں سزا دینے کے بغیر بخشتا ہے۔ ❷ مصیبت سے۔ یعنی دنیا میں جو سختی اور بیماری وغیرہ پہنچتی ہے وہ سب تمہارے برے اعمال کی وجہ سے ہے۔ ❸ معاف کرتا ہے الخ۔ یعنی بہت سے گناہوں سے درگزر فرما دیتا ہے۔ ایک دفعہ علی رضی اللہ عنہ نے اپنے ساتھیوں سے فرمایا کہ میں تمہیں ایک عظیم ترین آیت بتلاتا ہوں جو نبی ﷺ نے ہمیں بتلائی تھی۔ وہ یہ ہے: ومـــــا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اصابکم من مصیبة الایة آپ نے فرمایا دنیا میں جو تمہیں کوئی بیماری یا مصیبت پہنچتی ہے تو وہ سب تمہارے برے اعمال کا بدلہ ہے اور اللہ تعالیٰ دوبارہ ان پر آخرت میں عذاب نہیں کرے گا روایت کیا اس کو احمد نے۔

١٥٥٩ (٣٧) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا كَانَ عَلٰى طَرِيْقَةٍ حَسَنَةٍ مِنَ الْعِبَادَةِ ثُمَّ مَرِضَ قِيْلَ لِلْمَلَكِ الْمُوَكَّلِ بِهٖ اُكْتُبْ لَهٗ مِثْلَ عَمَلِهٖ اِذَا كَانَ طَلِيْقًا حَتّٰى اُطْلِقَهٗ اَوْ اُكْفِتَهٗ اِلَيَّ۔)) (الدارمی حدیث رقم ٢٧٧٠ واحمد فی المسند ٢/ ٢٠٣)

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بندہ جس وقت ہوتا ہے راہ ٹھیک پر عبادت سے پھر وہ بیمار ہوتا ہے' (تو) کہا جاتا ہے واسطے فرشتہ کے کہ جو متعین ہے ساتھ اس کے' لکھ واسطے اس کے مانند عمل اس کے جس وقت کہ تھا تندرست' یہاں تک کہ تندرست کروں میں اس کو یا بلالوں اس کو طرف اپنی۔''

**حکم الحدیث**: اس کی سند صحیح ہے۔

١٥٦٠ (٣٨) وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((اِذَا ابْتُلِيَ الْمُسْلِمُ بِبَلَاءٍ فِيْ جَسَدِهٖ قِيْلَ لِلْمَلَكِ اُكْتُبْ لَهٗ صَالِحَ عَمَلِهِ الَّذِيْ كَانَ يَعْمَلُ فَاِنْ شَفَاهُ غَسَّلَهٗ وَطَهَّرَهٗ وَاِنْ قَبَضَهٗ غَفَرَلَهٗ وَرَحِمَهٗ۔)) (رَوَاهُمَا فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ) (احمد فی المسند ٣/ ١٤٨)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس وقت مبتلا کیا جاتا ہے مسلمان اپنی جسمانی بیماری کے ساتھ' کہا جاتا ہے' واسطے فرشتہ کے لکھ واسطے اس کے عمل اچھا جو یہ کرتا تھا' پس اگر شفا دی اس کو اللہ تعالیٰ نے (تو) دھوتا ہے اس کو اور پاک کرتا ہے اس کو اور اگر مارتا ہے اس کو (تو) بخشتا ہے واسطے اس کے اور رحم کرتا ہے۔'' (شرح السنہ)

١٥٦١ (٣٩) وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَتِيْكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((اَلشَّهَادَةُ سَبْعٌ سِوَى الْقَتْلِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَلْمَطْعُوْنُ شَهِيْدٌ وَ الْغَرِيْقُ شَهِيْدٌ وَصَاحِبُ ذَاتِ الْجَنْبِ شَهِيْدٌ وَ الْمَبْطُوْنُ شَهِيْدٌ وَصَاحِبُ الْحَرِيْقِ شَهِيْدٌ وَالَّذِيْ يَمُوْتُ تَحْتَ الْهَدَمِ شَهِيْدٌ وَالْمَرْاَةُ تَمُوْتُ بِجُمْعٍ شَهِيْدٌ۔)) (رواه مالك و ابو داؤد والنسائی) (ابو داؤد حدیث رقم ٣١١١ والنسائی ٤/ ١٣ من کتاب الجنائز)

سیدنا جابر بن عتیک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ کی راہ میں شہید ہو جانے کے علاوہ شہادتیں سات ہیں جو طاعون سے مرے شہید ہے' جو ڈوب کر مرے شہید ہے اور ذات الجنب ❶ والا شہید ہے اور جو پیٹ کی بیماری سے مرے شہید ہے' اور جو جل کر مرے شہید ہے اور وہ شخص جو دب کر مرے وہ شہید ہے اور وہ عورت جو زچگی میں مرے وہ شہید ہے۔'' (مالک' ابوداؤد' نسائی)

**حکم الحدیث**: یہ حدیث صحیح ہے۔

**فوائد الحدیث**: ❶ ذات الجنب۔ یہ مشہور بیماری ہے جس سے پسلی میں درد ہوتا ہے۔

١٥٦٢ (٤٠) وَعَنْ سَعْدٍ قَالَ سُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ اَيُّ النَّاسِ اَشَدُّ بَلَاءً قَالَ ((اَلْاَنْبِيَاءُ ثُمَّ الْاَمْثَلُ فَالْاَمْثَلُ

سیدنا سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا: از روئے آزمائش کے کس کی زیادہ آزمائش کی جاتی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



يُبْتَلَى الرَّجُلُ عَلٰى حَسْبِ دِيْنِهٖ فَاِنْ كَانَ فِيْ دِيْنِهٖ صُلْبًا اِشْتَدَّ بَلَاؤُهٗ وَ اِنْ كَانَ فِيْ دِيْنِهٖ رِقَّةٌ هُوِّنَ عَلَيْهِ فَمَا زَالَ كَذٰلِكَ حَتّٰى يَمْشِيَ عَلَى الْاَرْضِ مَالَهٗ ذَنْبٌ۔)) (رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ) وَقَالَ التِّرْمَذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔ (الترمذی حدیث رقم ٢٣٩٨ وابن ماجه حدیث رقم ٤٠٢٣ والدارمی حدیث رقم ٢٧٨٣ واحمد فی المسند ١/ ١٧٢)

ہے؟ آپ نے فرمایا: ''انبیاء ﷺ پھر جو بہت مشابہ ہو انبیاء ﷺ کے پھر وہ کہ بہت مشابہ ہو انبیاء ﷺ کے مبتلا کیا جاتا ہے آدمی موافق دین اپنے کے پس اگر ہوتا ہے اپنے دین میں سخت (تو) سخت ہوتی ہے آزمائش اس کی اور اگر پڑتی ہے اس کے دین میں نرمی (تو) ہلکی اور کم کی جاتی ہے اس کی آزمائش تو وہ ہمیشہ رہتا ہے اسی طرح یہاں تک کہ چلتا ہے زمین پر نہیں ہوتا واسطے ❶ اس کے کوئی گناہ؟'' (ترمذی ابن ماجہ دارمی) اور ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن ہے۔

**حکم الحدیث**: اس کی سند حسن ہے۔

**فوائد الحدیث**: ❶ نہیں ہوتا واسطے ان کے کوئی گناہ۔ یعنی اس کے تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں اور مصائب و آلام اس کے گناہوں کا کفارہ بن جاتی ہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ نیک لوگ اکثر مصائب و آلام اور آزمائش میں مبتلا رہتے ہیں نیز معلوم ہوا کہ مصائب اور بیماریوں کو اللہ تعالیٰ کا غضب نہیں سمجھنا چاہیے بلکہ وہ گناہوں کا کفارہ ہیں۔

١٥٦٣ (٤١) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا اَغْبِطُ اَحَدًا بِهَوْنِ مَوْتٍ بَعْدَ الَّذِيْ رَاَيْتُ مِنْ شِدَّةِ مَوْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ۔ (رواه الترمذی و النسائی) (الترمذی حدیث رقم ٩٧٩)

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نہیں آرزو ❶ کرتی تھی کسی کو موت کی آسانی کے متعلق بعد اس کے کہ دیکھی میں نے رسول اللہ ﷺ کی وفات کی سختی۔ (ترمذی)

**حکم الحدیث**: اس کی سند ضعیف ہے۔

**فوائد الحدیث**: ❶ نہیں آرزو کرتی تھی میں۔ یعنی میں پہلے آرزو کیا کرتی تھی کہ موت میں آسانی ہو لیکن جب نبی ﷺ کی موت میں سختی دیکھی تو میں نے سمجھا کہ موت میں سختی بری چیز نہیں بلکہ بہتر ہے اس لئے بعد میں یہ آرزو نہ رہی۔ (مرقاۃ)

١٥٦٤ (٤٢) وَعَنْهَا قَالَتْ رَاَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ بِالْمَوْتِ وَعِنْدَهٗ قَدَحٌ فِيْهِ مَاءٌ وَهُوَ يُدْخِلُ يَدَهٗ فِي الْقَدَحِ ثُمَّ يَمْسَحُ وَجْهَهٗ ثُمَّ يَقُوْلُ ((اَللّٰهُمَّ اَعِنِّيْ عَلٰى مُنْكَرَاتِ الْمَوْتِ اَوْسَكَرَاتِ الْمَوْتِ۔)) (رواه الترمذی و ابن ماجة) (الترمذی حدیث رقم ٩٧٨ و ابن ماجه حدیث رقم ٩٧٨ واحمد فی المسند ٦/ ٦٤)

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو دیکھا جبکہ آپ حالت وفات میں تھے اور نزدیک آپ کے پیالہ تھا جس میں پانی تھا اور آپ ڈالتے تھے اپنا ہاتھ پیالے میں پھر پھیرتے اپنے چہرے پر پھر فرماتے: ''یاالٰہی! موت کی سختی دور کرنے میں تو میری مدد فرما یا فرمایا: ''موت کی شدت سے۔'' (ترمذی ابن ماجہ)

**حکم الحدیث**: اس کی سند کمزور ہے۔

١٥٦٥ (٤٣) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ((اِذَا اَرَادَ اللّٰہُ بِعَبْدِہِ الْخَیْرَ عَجَّلَ لَہُ الْعُقُوْبَۃَ فِی الدُّنْیَا وَاِذَا اَرَادَ اللّٰہُ بِعَبْدِہِ الشَّرَّ اَمْسَکَ عَنْہُ بِذَنْبِہٖ حَتّٰی یُوَافِیَہٗ بِہٖ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ۔)) (رواہ الترمذی) (الترمذی حدیث رقم ۲۳۹۶ واحمد فی المسند ۴/ ۸۷)

''جس وقت ارادہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ اپنے بندہ کے ساتھ بھلائی کا' جلدی ❶ دیتا ہے واسطے اس کے سزا گناہوں کی دنیا میں' اور جس وقت ارادہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ اپنے بندہ کے ساتھ برائی کا' بند ❷ رکھتا ہے اس سے بسبب گناہ اس کے یہاں تک پوری سزا دے گا اس کو سبب گناہ کے قیامت کے دن۔'' (ترمذی)

**حکم الحدیث**: اس کی سند حسن ہے۔

**فوائد الحدیث**: ❶ یعنی دنیا ہی میں سزا دیتا ہے' کیونکہ دنیا میں سزا' آخرت کی سزا سے آسان ہے۔
❷ یعنی دنیا کے بجائے آخرت میں سزا دے گا کیونکہ وہاں سخت عذاب ہے۔

۱۵۶۶ (۴۴) وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ((اِنَّ عِظَمَ الْجَزَآءِ مَعَ عِظَمِ الْبَلَآءِ وَاِنَّ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ اِذَا اَحَبَّ قَوْمًا ابْتَلَاھُمْ فَمَنْ رَّضِیَ فَلَہُ الرِّضَآءُ وَمَنْ سَخِطَ فَلَہُ السَّخَطُ (رواہ الترمذی و ابن ماجۃ) (ابن ماجہ حدیث رقم ۴۰۳۱)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بڑی جزا بڑی آزمائش کے ساتھ ہے اور اللہ عزوجل جس وقت دوست رکھتا ہے ایک قوم کو تو مبتلا کرتا ہے ان کو' پس جو شخص کہ راضی ہو تو اس کے لیے رضا ❶ ہے اور جو شخص ناراض ہوا تو اس کے لیے غصہ ہے (اللہ تعالیٰ کی طرف سے)۔'' (ترمذی' ابن ماجہ)

**حکم الحدیث**: اس کی سند حسن ہے۔

**فوائد الحدیث**: ❶ پس واسطے اس کے رضا ہے۔ مقصد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فیصلہ پر راضی اور خوش رہنا چاہیے' بندہ کی یہی رضا' اللہ تعالیٰ کی رضا کی نشانی ہے۔ اگر بندہ اللہ تعالیٰ کے فیصلہ پر ناراض ہے تو سمجھنا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ بھی اس پر ناراض ہے۔

۱۵۶۷ (۴۵) وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ((لَا یَزَالُ الْبَلَآءُ بِالْمُؤْمِنِ اَوِ الْمُؤْمِنَۃِ فِیْ نَفْسِہٖ وَمَالِہٖ وَوَلَدِہٖ حَتّٰی یَلْقَی اللّٰہَ وَمَا عَلَیْہِ مِنْ خَطِیْئَۃٍ))۔ (رَوَاہُ التِّرْمَذِیُّ وَرَوٰی مَالِكٌ نَحْوَہٗ وَقَالَ التِّرْمَذِیُّ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ) (الترمذی حدیث رقم ۲۳۹۹ واحمد فی المسند ۲/ ۲۸۷)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مسلمان مرد یا مسلمان عورت کو اس کی ذات' اس کے مال اور اس کی اولاد کے متعلق آزمائش آتی رہتی ہے یہاں تک کہ ملاقات کرتا ہے وہ اللہ تعالیٰ سے اور نہیں ہوتی اس پر کوئی خطا۔'' (ترمذی' مالک) اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

**حکم الحدیث**: اس کی سند حسن ہے۔

۱۵۶۸ (۴۶) وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدِ السُّلَمِیِّ عَنْ

محمد بن خالد سلمی نے اپنے باپ سے اور اس نے اس کے دادا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا سَبَقَتْ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ مَنْزِلَةٌ لَمْ يَبْلُغْهَا بِعَمَلِهٖ اِبْتَلَاهُ اللّٰهُ فِيْ جَسَدِهٖ أَوْفِيْ مَالِهٖ أَوْفِيْ وَلَدِهٖ ثُمَّ صَبَّرَهٗ عَلٰى ذٰلِكَ حَتّٰى يُبَلِّغَهُ الْمَنْزِلَةَ الَّتِيْ سَبَقَتْ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ۔)) (رواه احمد و ابوداؤد) (ابوداؤد حديث رقم ٣٠٩٠ واحمد في المسند ٥/ ٢٧٢)

(رضی اللہ عنہ) سے روایت کیا' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بندہ' جس وقت مقدر ہوتا ہے واسطے اس کے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک مرتبہ ❶ نہیں پہنچ سکتا اس مرتبہ کو وہ اپنے عمل سے' مبتلا کرتا ہے اس کو اللہ تعالیٰ اس کے بدن میں یا اس کے مال میں یا اس کی اولاد میں' پھر عطا کرتا ہے اس کو صبر اس پر یہاں تک کہ پہنچا تا ہے اس کو اس مرتبہ پر جو مقدر تھا واسطے اس کے اللہ تعالیٰ کی طرف سے۔'' (احمد' ابوداؤد)

**حکم الحدیث:** اس کی سند ضعیف ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مومن مصیبت پر صبر کرنے کی وجہ سے جنت میں اس مرتبہ اور مقام کو پہنچتا ہے کہ اطاعت اور عبادت کے ذریعہ بھی نہیں پہنچ سکتا۔

١٥٦٩ (٤٧) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شِخِّيْرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مُثِّلَ ابْنُ اٰدَمَ وَإِلٰى جَنْبِهٖ تِسْعٌ وَّتِسْعُوْنَ مَنِيَّةً إِنْ أَخْطَأَتْهُ الْمَنَايَا وَقَعَ فِي الْهَرَمِ حَتّٰى يَمُوْتَ)) (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ۔ (الترمذی حديث رقم ٢١٥٠)

سیدنا عبداللہ بن شخیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ابن آدم کو اس حال میں پیدا کیا گیا کہ اس کے پہلو میں ننانویں مہلک بلائیں ہیں اگر وہ چوک گئیں ❶ اس سے (تو) واقع ہوتا ہے بڑھاپہ میں یہاں تک کہ مر جاتا ہے۔'' (ترمذی) حدیث غریب ہے۔

**حکم الحدیث:** اس کی سند حسن ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ یعنی آدمی بے شمار مختلف مصائب و آلام میں گھرا ہوا ہے اگر بالفرض ان سے خلاصی پالے تو بڑھاپہ میں مبتلا ہو جاتا ہے جو کہ درد بے دوا اور بلا بے انتہا ہے' غرض دنیا مومن کے لئے قید خانہ ہے اور کافر کے لئے جنت تو اس لیے مومن کو چاہیے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی تقدیر پر راضی اور صابر رہے۔

١٥٧٠ (٤٨) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((يَوَدُّ أَهْلُ الْعَافِيَةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حِيْنَ يُعْطٰى أَهْلُ الْبَلَاءِ الثَّوَابَ لَوْ أَنَّ جُلُوْدَهُمْ كَانَتْ قُرِضَتْ فِي الدُّنْيَا بِالْمَقَارِيْضِ)) (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ) (الترمذی حديث رقم ٢٤٠٢)

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اہل عافیت قیامت کے دن آرزو کریں گے (جس وقت) آزمائش میں ڈالے گئے لوگوں کو ثواب دیا جائے گا' کاش! ان کے چمڑے دنیا میں قینچیوں کے ساتھ کاٹے جاتے۔'' (ترمذی) کہا حدیث غریب ہے۔

**حکم الحدیث:** یہ حدیث حسن ہے اس لئے کہ اس کے شواہد موجود ہیں۔

١٥٧١ (٤٩) وَعَنْ عَامِرِ الرَّامِ قَالَ ذَكَرَ رَسُوْلُ

عامر رامی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیماریوں کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اللّٰـهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاَسْقَامَ فَقَالَ ((اِنَّ الْمُؤْمِنَ اِذَا اَصَابَهُ السَّقَمُ ثُمَّ عَافَاهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ مِنْهُ كَانَ كَفَّارَةً لِّمَا مَضٰى مِنْ ذُنُوْبِهٖ وَ مَوْعِظَةً لَّهٗ فِيْمَا يَسْتَقْبِلُ وَاِنَّ الْمُنَافِقَ اِذَا مَرِضَ ثُمَّ اُعْفِيَ كَانَ كَالْبَعِيْرِ عَقَلَهٗ اَهْلُهٗ ثُمَّ اَرْسَلُوْهُ فَلَمْ يَدْرِلِمَ عَقَلُوْهُ وَلَمَ اَرْسَلُوْهُ)) فَقَالَ رَجُلٌ يَّا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا الْاَسْقَامُ وَاللّٰهِ مَامَرِضْتُ قَطُّ فَقَالَ ((قُمْ عَنَّا فَلَسْتَ مِنَّا))۔ (رواه ابو داوٗد) (ابو داوٗد حديث رقم ٣٠٨٩)

ذکر کیا تو فرمایا: ''مومن کو جس وقت بیماری پہنچتی ہے پھر عافیت دیتا ہے اس کو اللہ عزوجل اس بیماری سے (تو) وہ بیماری اس کے گزرے ہوئے گناہوں کا کفارہ ہوتی ہے اور نصیحت ❶ ہوتی ہے اس کے لیے زمانہ آئندہ میں اور منافق جس وقت بیمار ہوتا ہے پھر عافیت دیا جاتا ہے (تو وہ) مانند اونٹ کے ہے اس کے مالک نے اس کو باندھا پھر چھوڑ دیا اس کو تو نہ جانا اونٹ نے کہ کس لیے باندھا اس کو اور کیوں چھوڑا اس کو' ایک شخص نے کہا اے اللہ کے رسول! بیماری کیا چیز ہے؟ اللہ کی قسم! میں (تو) کبھی بیمار نہیں ہوا' تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''اٹھ کھڑا ہو تو ہم میں سے نہیں۔'' (ابوداؤد)

**حکم الحدیث:** اس کی سند ضعیف ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ یعنی مومن جب صحت یاب ہو جاتا ہے تو سمجھتا ہے کہ بیماری گناہوں کی وجہ سے آئی تھی۔ نادم اور پشیمان ہوتا ہے اور آئندہ گناہوں سے پرہیز کرتا ہے' لیکن منافق نہ اسے تنبیہ ہوتی ہے نہ وہ نصیحت پکڑتا ہے اور نہ ہی توبہ کرتا ہے۔ لہٰذا منافق کے لئے بیماری مفید نہیں ہوتی۔

١٥٧٢ (٥٠) وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((اِذَا دَخَلْتُمْ عَلَى الْمَرِيْضِ فَنَفِّسُوْا لَهٗ فِيْ اَجَلِهٖ فَاِنَّ ذٰلِكَ لَايَرُدُّ شَيْئًا وَيَطِيْبُ بِنَفْسِهٖ۔)) (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ) وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ۔ (الترمذي حديث رقم ٢٠٨٧ وابن ماجه حديث رقم ١٤٣٨)

سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس وقت داخل ہو تم بیمار پر' تو ❶ تم اس کی زندگی میں دور کرو غم اس کا' اس لیے کہ یہ نہیں پھیرتا کسی چیز کو کہ مقدر ہے جبکہ خوش ہو جاتا ہے دل اس کا۔'' (ترمذی' ابن ماجہ) ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے۔

**حکم الحدیث:** اس کی سند ضعیف ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ یعنی اس طرح کہو کہ ابھی آپ کی عمر بہت باقی ہے' یہ بیماری کیا ہے' کچھ بھی نہیں' ان شاء اللہ آپ جلدی شفا یاب ہو جائیں گے اور اس کے لئے صحت کی دعا کرو تو ایسی باتوں سے اس کا دل خوش ہو جاتا ہے اور خوشی سے بیماری میں بھی تخفیف ہوتی ہے لہٰذا ہر آدمی کے لئے ضروری ہے کہ وہ ایسی باتوں کا خیال رکھے بعض لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ جب کسی سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں آپ تو بہت دبلے اور کمزور ہیں' آپ کے چہرہ پر بیماری کے نشانات معلوم ہوتے ہیں ایسی باتوں سے اسے فکر لاحق ہوتا اور وہ وہم میں پڑ جاتا ہے' اس قسم کی باتوں کو بلاضرورت نہیں کہنا چاہیے۔

١٥٧٣ (٥١) وَعَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَنْ قَتَلَهٗ بَطْنُهٗ لَمْ

سیدنا سلیمان بن صرد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس کو اس کے پیٹ ❶ نے مارا اسے اس کی قبر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



يُعَذَّبُ فِيْ قَبْرِهِ))۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمَذِيُّ) وَ قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ۔ (الترمذی حدیث رقم ١٠٦٤ واحمد فی المسند ٤/ ٢٦٢)

میں عذاب نہیں دیا جائے گا۔" (احمد' ترمذی) ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے۔

**حکم الحدیث:** اس کی سند ضعیف ہے۔لیکن دوسری ایک سند صحیح ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ یعنی دستوں سے یا مرض استقاء سے مرگیا تو اس کے درجات بلند ہوں گے اور یہ مرض گناہوں کا کفارہ ثابت ہوگی۔

## الفصل الثالث (تیسری فصل)

١٥٧٤ (٥٢) عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ غُلَامٌ يَهُوْدِيٌّ يَخْدِمُ النَّبِيَّ ﷺ فَمَرِضَ فَاَتَاهُ النَّبِيُّ ﷺ يَعُوْدُهُ فَقَعَدَ عِنْدَ رَاْسِهِ فَقَالَ لَهُ ((اَسْلِمْ)) فَنَظَرَ اِلٰى اَبِيْهِ وَهُوَ عِنْدَهُ فَقَالَ اَطِعْ اَبَا الْقَاسِمِ فَاَسْلَمَ فَخَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ وَهُوَ يَقُوْلُ ((اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَنْقَذَهُ مِنَ النَّارِ۔)) (رواه البخاری) (البخاری حدیث رقم ١٣٥٦ وابوداؤد حدیث رقم ٣٠٩٥ واحمد فی المسند ٣/ ٢٢٧)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک یہودی لڑکا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کیا کرتا تھا' تو وہ بیمار ہوا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس کی عیادت کے لیے تشریف لے گئے' آپ اس کے سر کے پاس بیٹھ گئے' پھر اس سے کہا کہ "تو مسلمان ہو جا" تو لڑکے نے اپنے باپ کی طرف دیکھا جو کہ اس کے نزدیک تھا' اس کے باپ نے کہا ابوالقاسم ❶ کی اطاعت کر' پس وہ اسلام لایا' پھر نکلے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کہہ رہے تھے: "ہر قسم کی تعریف اللہ تعالیٰ کے لیے ہے جس نے اس کو آگ سے نجات دی۔" (بخاری)

**فوائد الحدیث:** ❶ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کنیت ابوالقاسم تھی۔

١٥٧٥ (٥٣) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَنْ عَادَ مَرِيْضًا نَادٰى مُنَادٍ مِّنَ السَّمَآءِ طِبْتَ وَطَابَ مَمْشَاكَ وَتَبَوَّءْتَ مِنَ الْجَنَّةِ مَنْزِلًا۔)) (رواه ابن ماجة) (الترمذی حدیث رقم ٢٠٠٨ وابن ماجه حدیث رقم ١٤٤٣ واحمد فی المسند ٢/ ٣٥٤)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو شخص (کسی) بیمار کی عیادت کرے (تو) پکارتا ہے' پکارنے والا آسمان سے' خوش ہو تجھ کو دنیا میں اور آخرت میں اور اچھا ہو چلنا تیرا اور بنائے تو بہشت میں ایک منزل۔" (ابن ماجہ)

**حکم الحدیث:** اس کی سند ضعیف ہے۔

١٥٧٦ (٥٤) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنَّ عَلِيًّا خَرَجَ مِنْ عِنْدِ النَّبِيِّ ﷺ فِيْ وَجَعِهِ الَّذِيْ تُوُفِّيَ فِيْهِ فَقَالَ النَّاسُ يَا اَبَاالْحَسَنِ كَيْفَ اَصْبَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اَصْبَحَ بِحَمْدِاللّٰهِ بَارِئًا۔ (رواه البخاری)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے اس بیماری میں نکلے کہ جس میں آپ نے وفات پائی تو کہا لوگوں نے ابوالحسن! ❶ کس طرح صبح کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے؟ انہوں نے کہا' الحمد للہ صبح کی ❷ اچھے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



(البخاری حدیث رقم ٦٢٦٦ واحمد فی المسند ١/ ٣٢٥)

ہونے والے بیماری سے۔ (بخاری)

**فوائد الحدیث:** ❶ یہ علی رضی اللہ عنہ کی کنیت ہے۔ ❷ اس سے معلوم ہوا کہ جو شخص کسی بیمار کا حال پوچھے تو ایسا ہی جواب دینا چاہیے۔

١٥٧٧ (٥٥) عَنْ عَطَآءِ بْنِ اَبِیْ رَبَاحٍ قَالَ قَالَ لِیْ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَلَا اُرِیْكَ اِمْرَاَةً مِّنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ قُلْتُ بَلٰی قَالَ هٰذِهِ الْمَرْاَةُ السَّوْدَآءُ اَتَتِ النَّبِیَّ ﷺ فَقَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ اُصْرَعُ وَاِنِّیْ اَتَكَشَّفُ فَادْعُ اللّٰهَ فَقَالَ ((اِنْ شِئْتِ صَبَرْتِ وَلَكِ الْجَنَّةُ وَاِنْ شِئْتِ دَعَوْتُ اللّٰهَ اَنْ یُّعَافِیَكِ)) فَقَالَتْ اَصْبِرُ فَقَالَتْ اِنِّیْ اَتَكَشَّفُ فَادْعُ اللّٰهَ اَنْ لَّا اَتَكَشَّفَ فَدَعَالَهَا۔ (متفق علیه) (البخاری حدیث رقم ٥٦٥٢ ومسلم حدیث رقم ٥٤۔ ٢٥٧٦) واحمد فی المسند ١/ ٣٤٦)

عطاء بن ابی رباح رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ مجھے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا' کیا نہ دکھاؤں میں تجھ کو ایک عورت اہل جنت میں سے؟ میں نے کہا ہاں' کہا یہ سیاہ فام عورت ❶ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی' اور عرض کیا' اے اللہ رسول! میں مرگی کی بیماری میں بتلا ہوتی ہوں اور میرا ستر کھل جاتا ہے' میرے لیے دعا کرو اللہ سے تو آپ نے فرمایا: ''اگر چاہے ❷ تو صبر کر اور تیرے لیے ہو بہشت اور اگر چاہے تو دعا کروں میں اللہ سے یہ کہ شفا دے تجھ کو'' تو عورت نے کہا صبر کروں گی میں' پھر عورت نے کہا میں ڈرتی ہوں ستر کھل جانے سے' پس دعا کیجئے اللہ سے کہ میرا ستر نہ کھلے پس آپ نے اس کے لیے دعا کی۔ (بخاری ومسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ ایک اور روایت میں ہے کہ دکھائی مجھے ایک حبشہ کے علاقہ کی عورت جس کا رنگ زرد اور بڑا جسم تھا اور فرمایا یہ ہے ''سعیرہ اسدیہ'' (فتح جلد ۱۲ صفحہ ۲۱۸) ❷ اس حدیث سے درج ذیل باتیں ثابت ہوتی ہیں (۱) جس شخص کو مرگی آتی ہو اور وہ مومن' مواحد متبع سنت اور شکر گزار ہو تو اس کی بہت فضیلت ہے۔ (۲) دنیا کے مصائب پر صبر کرنا جنت کا سبب ہے۔ (۳) عزیمت پر عمل کرنا افضل اور بہتر ہے رخصت پر عمل کرنے سے (۴) دوا ترک کرنا جائز ہے۔ (۵) دعا تمام بیماریوں کا علاج ہے۔ (۶) دعا کی تاثیر سے ادویہ کی تاثیر کی بنسبت بدن زیادہ متاثر ہوتا ہے (۷) ان فوائد کا حصول ان چیزوں پر منحصر ہے کہ ارادہ پختہ' توجہ قوی اور دل تقویٰ اور توکل سے لبریز ہو۔ واللہ اعلم (فتح ج ۲ ص ۲۱۹)

١٥٧٨ (٥٦) وَعَنْ یَحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ قَالَ اِنَّ رَجُلًا جَآءَهُ الْمَوْتُ فِیْ زَمَنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ رَجُلٌ هَنِیْئًا لَّهُ مَاتَ وَلَمْ یُبْتَلَ بِمَرَضٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((وَیْحَكَ مَایُدْرِیْكَ لَوْ اَنَّ اللّٰهَ ابْتَلَاهُ بِمَرَضٍ فَكَفَّرَ عَنْهُ مِنْ سَیِّئَاتِهٖ))۔ (رَوَاهُ مَالِكٌ مُرْسَلًا)

(الموطا حدیث رقم ٨ من کتاب العین)

یحییٰ بن سعید سے روایت ہے کہ ایک شخص کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں موت آئی تو ایک اور شخص نے کہا' مبارک ہو واسطے اس کے کہ مرا اور نہیں گرفتار ہوا ساتھ کسی مرض کے' تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''افسوس ❶ تجھے کس چیز نے معلوم کرایا' اگر تجھے اللہ اس کو بیماری میں بتلا کرتا تو وہ اس کی غلطیاں دور کرتا۔'' (مالک مرسلا)

**حکم الحدیث:** یہ حدیث مرسل ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



**فوائد الحدیث:** ❶ یعنی بیمار نہ ہونے پر اس کی تعریف مت کر۔

۱۵۷۹ (۵۷) وَعَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ وَالصُّنَابِحِيِّ اَنَّهُمَا دَخَلَا عَلٰى رَجُلٍ مَّرِيْضٍ يَعُوْدَانِهِ فَقَالَا لَهٗ كَيْفَ اَصْبَحْتَ قَالَ: اَصْبَحْتُ بِنِعْمَةٍ قَالَ شَدَّادٌ اَبْشِرْ بِكَفَّارَاتِ السَّيِّئَاتِ وَ حَطِّ الْخَطَايَا فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ يَقُوْلُ اِذَا اَنَا اِبْتَلَيْتُ عَبْدًا مِّنْ عِبَادِيْ مُؤْمِنًا فَحَمِدَنِيْ عَلٰى مَا ابْتَلَيْتُهٗ فَاِنَّهٗ يَقُوْمُ مِنْ مَضْجَعِهٖ ذٰلِكَ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ اُمُّهٗ مِنَ الْخَطَايَا وَيَقُوْلُ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اَنَا قَيَّدْتُّ عَبْدِيْ وَابْتَلَيْتُهٗ فَاَجْرُوْا لَهٗ مَا كُنْتُمْ تَجْرُوْنَ لَهٗ وَهُوَ صَحِيْحٌ (رواه احمد) (احمد فی المسند ٤ / ١٢٣)

سیدنا شداد بن اوس رضی اللہ عنہ اور سیدنا صنابحی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم دونوں ایک بیمار کی عیادت کے لیے گئے تو ہم نے اس کو کہا کس طرح صبح کی تو نے؟ اس نے کہا صبح کی میں نے ساتھ نعمت کے' کہا شداد رضی اللہ عنہ نے خوش ہو ساتھ جھڑنے گناہوں کے اور دور ہونے خطاؤں کے' اس لیے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''تحقیق اللہ عزوجل فرماتا ہے کہ: جس وقت میں مبتلا کرتا ہوں مومن بندہ کو اپنے بندوں میں سے' پس وہ تعریف کرتا ہے میری میرے آزمانے پر تو وہ کھڑا ہوتا ہے اس خواب گاہ اپنی سے جہاں بیمار پڑا تھا پاک ہو کر گناہوں سے مانند اس دن کے کہ جنا تھا اس کو اس کی ماں نے پاک گناہوں سے' اور فرماتا ہے پروردگار برکت والا اور بلند' قید کیا میں نے اپنے بندہ کو اور آزمایا اس کو' پس جاری رکھو واسطے اس کے وہ عمل کہ تم جاری رکھتے تھے اس کے لیے جبکہ وہ تندرست تھا۔ (احمد)

**حکم الحدیث:** اس کی سند حسن ہے۔

۱۵۸۰ (۵۸) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اِذَا كَثُرَتْ ذُنُوْبُ الْعَبْدِ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ مَا يُكَفِّرُهَا مِنَ الْعَمَلِ اِبْتَلَاهُ اللّٰهُ بِالْحُزْنِ لِيُكَفِّرَهَا عَنْهُ۔)) (رواه احمد) (احمد فی المسند ٦)

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس وقت بندہ کے گناہ بہت ہوتے ہیں اور نہیں ہوتی اس کے لیے کوئی چیز نیک اعمال سے کہ جھاڑے ان کو (تو) مبتلا کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو ساتھ غم کے ❶ تاکہ جھاڑے گناہ اس بندہ کے۔'' (احمد)

**حکم الحدیث:** اس کی سند ضعیف ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ طبرانی اور حاکم کی روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر غمگین دل کو پسند کرتا ہے۔

۱۵۸۱ (۵۹) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَنْ عَادَ مَرِيْضًا لَمْ يَزَلْ يَخُوْضُ الرَّحْمَةَ حَتّٰى يَجْلِسَ فَاِذَا جَلَسَ اِغْتَمَسَ فِيْهَا۔)) (رواه مالك و احمد) (الموطا حديث رقم ١٧ من

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص عیادت کرتا ہے بیمار کی' (تو وہ) ہمیشہ رہتا ہے دریائے رحمت میں' یہاں تک کہ بیٹھے پاس بیمار کے' پس جب وہ بیٹھتا ہے' ڈوب جاتا ہے اس (دریائے رحمت) میں۔''

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



 (احمد)

**حکم الحدیث:** یہ حدیث صحیح ہے۔

١٥٨٢ (٦٠) وَعَنْ ثَوْبَانَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((اِذَا اَصَابَ اَحَدُكُمُ الْحُمّٰى فَاِنَّ الْحُمّٰى مِنَ النَّارِ فَلْيُطْفِئْهَا عَنْهُ بِالْمَآءِ فَلْيَسْتَنْقِعْ فِيْ نَهْرٍ جَارٍ وَلْيَسْتَقْبِلْ جِرْيَتَهٗ فَيَقُوْلُ بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اشْفِ عَبْدَكَ وَ صَدِّقْ رَسُوْلَكَ بَعْدَ صَلٰوةِ الصُّبْحِ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَلْيَنْغَمِسْ فِيْهِ ثَلَاثَ غَمَسَاتٍ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ فَاِنْ لَّمْ يَبْرَاْ فِيْ ثَلَاثٍ فَخَمْسٌ فَاِنْ لَّمْ يَبْرَاْ فِيْ خَمْسٍ فَسَبْعٌ فَاِنْ لَّمْ يَبْرَاْ فِيْ سَبْعٍ فَاِنَّهَا لَا تَكَادُ تُجَاوِزُ تِسْعًا بِاِذْنِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ))۔ (رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ) وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ۔ (الترمذی حدیث رقم ٢٠٨٤ واحمد فی المسند ٥/ ٢٨١)

سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب پہنچے ایک تمہارے کو بخار کیونکہ بخار جو ہے آگ سے ہے تو اسے چاہیے کہ بجھائے ❶ اس کو ساتھ پانی کے، پس وہ داخل ہو نہر جاری میں اور کھڑا رہے سامنے بہاؤ پانی کے اور کہے: شفاعت طلب کرتا ہوں اللہ کے نام کے ساتھ، یاالٰہی! شفا دے اپنے بندہ کو اور سچا ❷ کر اپنے رسول کو، یہ نماز صبح کے بعد آفتاب نکلنے سے پہلے اس میں تین غوطے لگائے تین دن (یہ کام کرے) پس اگر اچھا نہ ہو تین دن میں، پھر پانچ دن، تو اگر اچھا نہ ہو پانچ دن میں، تو سات دن اگر اچھا نہ ہو سات دن میں تو نو دن، نویں دن سے ساتھ اللہ عزوجل کے حکم سے نو دن سے تجاوز نہیں کرے گا۔“ (ترمذی) یہ حدیث غریب ہے۔

**حکم الحدیث:** یہ حدیث ضعیف ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ بخار میں غسل سب کے نزدیک مفید ہے، البتہ بعض بخاروں میں ٹھنڈے پانی سے اور بعض میں گرم پانی سے، ڈاکٹر یا کسی طبی حکیم سے تشخیص اور مشورہ کر کے غسل کر لینا چاہیے ویسے حدیث میں سرد اور گرم پانی کی کوئی قید نہیں ہے اب موجودہ ڈاکٹری کتب میں کئی قسم کے بخاروں میں سرد پانی سے غسل کرنا مفید قرار دیا ہے۔ خصوصاً انٹری منٹ میں تمام ڈاکٹر لکھتے ہیں کہ مریض کے سر پر برف رکھنی اور اس کو برف کے ٹکڑے کھلانے چاہئیں چونکہ عرب ملک بہت گرم ہے، وہاں اکثر صفراوی بخار آتا ہے اس لئے اس میں سرد پانی سے غسل بہت مفید ہوتا ہے، تجربہ سے یہ بات ثابت ہو چکی ہے۔ زاد المعاد میں امام ابن قیم فرماتے ہیں کہ بعض ناواقف اطباء نے اعتراض کیا ہے کہ بخار میں نہانا فائدہ کے بجائے نقصان ہے، ایسی ہی باتوں کو دیکھ کر ملحد، منکرین سنت نے اس حدیث کو غلط قرار دیا ہے، العیاذ باللہ! امام صاحب فرماتے ہیں اس خطاب میں دو قسم کے لوگ مخاطب ہیں۔ ایک حکم تو تمام ممالک کے لئے ہے جیسا کہ آپ کے عام احکام ہیں اور دوسرا حکم خاص اور ایک ملک کے لئے ہے اور یہ حدیث ملک حجاز اور ان کے قرب وجوار والوں کے لئے ہے۔ کیونکہ انہیں سخت گرمی کی وجہ سے بخار یومیہ عارض ہوتے ہیں اور ایسے بخاروں میں پانی ہر طرح مفید ہوتا ہے خواہ اس کو پیئے یا اس سے نہائے (زاد المعاد ص ١٧ ج ٣)

❷ یعنی مجھے شفا دے کر اپنے رسول کے فرمان کو سچا کر۔

١٥٨٣ (٦١) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ ذُكِرَتِ الْحُمّٰى عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَسَبَّهَا رَجُلٌ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((لَا تَسُبَّهَا فَاِنَّهَا تَنْفِي الذُّنُوْبَ كَمَا تَنْفِي النَّارُ خَبَثَ الْحَدِيْدِ۔)) (رواه ابن ماجة) (ابن

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بخار کا ذکر کیا گیا تو بخار اس کو ایک شخص نے برا کہا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”بخار کو برا مت کہو اس لیے ❶ کہ بخار دور کرتا ہے گناہوں کو جیسے آگ لوہے کا میل دور کرتی ہے۔“

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ماجه حديث رقم ٣٤٦٩) (ابن ماجہ)

**حکم الحدیث**: اس کی سند ضعیف ہے۔

**فوائد الحدیث**: ❶ بخار میں ردی غذاؤں سے پرہیز اور مفید غذاؤں کا استعمال ہوتا ہے اس سے بدن کا تنقیہ ہوتا ہے اور اس کی پلیدی ردی مادے اور فضلات خارج ہوتے ہیں گویا بخار بدن کے لئے وہی کام کرتا ہے جو لوہے کے لئے آگ کام کرتی ہے اس قدر تو بدن کے طبیب بھی جانتے ہیں باقی رہی یہ بات کہ بخار دل کی میل کچیل اور اس کی پلیدی کو نکال دیتا ہے تو اس امر کو دل کے حکیم ہی جانتے ہیں الغرض بخار بدن اور دل دونوں کے لئے مفید ہے ایسی مفید چیز کو برا کہنا بے انصافی ہے۔ (زاد المعاد ج ۳ ص ۷۲)

١٥٨٤ (٦٢) وَعَنْهُ قَالَ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَادَ مَرِيْضًا فَقَالَ ((أَبْشِرْ فَإِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَقُوْلُ هِيَ نَارِيْ أُسَلِّطُهَا عَلٰى عَبْدِي الْمُؤْمِنِ فِي الدُّنْيَا لِتَكُوْنَ حَظَّهُ مِنَ النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔)) (رواه احمد و ابن ماجة والبيهقي في شعب الايمان) (الترمذي حديث رقم ٢٠٨٨ مع اختلاف وابن ماجه حديث رقم ٣٤٧٠ واحمد في المسند ٢/ ٤٤٠)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک بیمار کی عیادت کی تو فرمایا: ''خوش ہو اس لیے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے بخار میری آگ ہے میں غالب کرتا ہوں اس کو اپنے مومن بندے پر دنیا میں تاکہ دوزخ کی آگ سے اس کا بدلہ ہو قیامت کے دن۔'' (احمد ابن ماجہ بیہقی شعب الایمان)

**حکم الحدیث**: اس کی سند صحیح ہے۔

١٥٨٥ (٦٣) وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((إِنَّ الرَّبَّ سُبْحَانَهُ وَتَعَالٰى يَقُوْلُ وَعِزَّتِيْ وَجَلَالِيْ لَا أُخْرِجُ أَحَدًا مِّنَ الدُّنْيَا أُرِيْدُ أَغْفِرُلَهُ حَتّٰى أَسْتَوْفِيَ كُلَّ خَطِيْئَةٍ فِيْ عُنُقِهٖ بِسُقْمٍ فِيْ بَدَنِهٖ وَ إِقْتَارٍ فِيْ رِزْقِهٖ۔ (رواه رزين)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''رب پاک و برتر فرماتا ہے قسم ہے مجھے اپنی عزت اور اپنی بزرگی کی نہیں نکالوں گا میں کسی کو دنیا میں سے جس کو میرا بخشنے کا ارادہ ہوتا ہے یہاں تک کہ پورا دوں میں بدلہ ہر گناہ کا جو اس کی گردن پر ہے اس کی جسمانی بیماری اور اس کے رزق میں تنگی کی وجہ سے۔'' (رزین)

١٥٨٦ (٦٤) وَعَنْ شَقِيْقٍ قَالَ مَرِضَ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ مَسْعُوْدٍ فَعُدْنَاهُ فَجَعَلَ يَبْكِيْ فَعُوْتِبَ فَقَالَ إِنِّيْ لَا أَبْكِيْ لِأَجْلِ الْمَرَضِ لِأَنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ ((اَلْمَرَضُ كَفَّارَةٌ)) وَ إِنَّمَا أَبْكِيْ أَنَّهُ أَصَابَنِيْ عَلٰى حَالِ فَتْرَةٍ وَ لَمْ يُصِبْنِيْ فِيْ حَالِ اجْتِهَادٍ لِأَنَّهُ يُكْتَبُ لِلْعَبْدِ مِنَ الْأَجْرِ إِذَا مَرِضَ مَا كَانَ يُكْتَبُ لَهُ قَبْلَ أَنْ يَّمْرَضَ فَمَنَعَهُ مِنْهُ الْمَرَضُ (رواه رزين)

سیدنا شقیق سے روایت ہے کہ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیمار ہوئے پس عیادت کی ہم نے ان کی تو انہوں نے رونا شروع کیا تو غصہ کیا لوگوں ❶ نے ان پر تو انہوں نے کہا میں بیماری کی وجہ سے نہیں روتا کیونکہ میں نے سنا ہے رسول اللہ ﷺ سے فرماتے تھے: ''بیماری کفارہ ہے'' (بلکہ) میں تو اس لیے روتا ہوں کہ پہنچی مجھ کو بیماری بیچ حالت سستی ❷ کے اور نہیں پہنچی مجھ کو قوت ❸ کی حالت میں کیونکہ لکھا جاتا ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



واسطے بندہ کے ثواب جب بیمار ہوتا ہے جیسا کہ لکھا جاتا ہے اس کے لیے پہلے بیمار ہونے کے پس باز رکھا اس بندہ کو اس عمل سے اس بیماری نے (رزین)

**فوائد الحدیث:** ❶ یعنی اس خیال سے کہ بیماری کو برا سمجھتا ہے اور دنیاوی زندگی کو پسند کرتا ہے۔ ❷ یعنی بڑھاپہ میں۔
❸ یعنی جوانی میں' مقصد یہ ہے کہ جوانی میں قوت اور صحت کی وجہ سے نیک عمل بہت ہوتے ہیں اس وقت اگر بندہ بیمار ہو تو بیماری میں بھی عمل لکھے جاتے ہیں اور بڑھاپہ اور کمزوری میں عمل تھوڑے ہوتے ہیں اس لئے بیماری بڑھاپہ کی میں بھی کم لکھے جاتے ہیں۔ میرے رونے کی یہی وجہ ہے کہ کاش میں جوانی میں بیمار ہوتا تا کہ بیماری میں بھی میرے عمل بہت لکھے جاتے۔

۱۵۸۷ (٦٥) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ لَا يَعُوْدُ مَرِيْضًا اِلَّا بَعْدَ ثَلَاثٍ۔ (رواه ابن ماجة والبيهقى فى شعب الايمان) (ابن ماجه حديث رقم ۱٤۳۷ والبيهقى فى شعب الايمان حديث رقم ۹۲۱٦)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کسی مریض کی عیادت ❶ نہیں کرتے تھے مگر تین دن کے بعد۔ (ابن ماجہ)

**حکم الحدیث:** اس کی سند سخت ضعیف ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ یہ حدیث سخت ضعیف بلکہ موضوع اور باطل ہے' اس کی سند میں مسلمہ بن علی نامی راوی واقع ہے جو کہ تمام محدثین کے نزدیک متروک الحدیث ہے (میزان الاعتدال ۴/۱۰۹) صحیح مسئلہ یہی ہے کہ شروع بیماری میں ہی' طبع پرسی کرنی چاہیے۔

۱۵۸۸ (٦٦) وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اِذَا دَخَلْتَ عَلٰى مَرِيْضٍ فَمُرْهُ يَدْعُوْلَكَ فَاِنَّ دُعَآءَهٗ كَدُعَآءِ الْمَلَآئِكَةِ۔)) (رواه ابن ماجة) (ابن ماجه حديث رقم ۱٤٤۱)

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب داخل ہو تو بیمار کے پاس تو اس کو کہہ کہ دعا کرے تیرے لیے' کیونکہ اس کی دعا فرشتوں کی دعا کی طرح ہے۔ ❶ (ابن ماجہ)

**حکم الحدیث:** اس کی سند ضعیف ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ یعنی جلدی قبول ہوتی ہے' بلکہ بیماری کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اس کے گناہ معاف فرما دیتا ہے اور وہ پاک وصاف ہو جاتا ہے۔

۱۵۸۹ (٦٧) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مِنَ السُّنَّةِ تَخْفِيْفُ الْجُلُوْسِ وَقِلَّةُ الصَّخَبِ فِى الْعِيَادَةِ عِنْدَ الْمَرِيْضِ قَالَ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَمَّا كَثُرَ لَغَطُهُمْ وَ اخْتِلَافُهُمْ ((قُوْمُوْا عَنِّىْ))۔ (رواه رزين)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ عیادت میں بیمار کے نزدیک کم بیٹھنا اور کم شور کرنا مسنون ہے' ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ جب بہت شور ہوا ❶ اور صحابہ میں اختلاف ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''میرے پاس سے اٹھ کھڑے ہو (چلے جاؤ)۔'' (رزین)

**حکم الحدیث:** اسے شیخین اور امام احمد نے روایت کیا ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ یہ صحیحین کی ایک لمبی حدیث کا ٹکڑا ہے۔ شیعہ لوگ اس مقام پر سیدنا امیر المومنین عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ پر طعن کرتے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ہیں کہ انہوں نے نبی ﷺ کو کاغذ پر کچھ لکھنے نہیں دیا اور نافرمانی کی اور کہا ہم کو کتاب اللہ کافی ہے "حاشا الله عن ذالك" دراصل ان کا قصور نہیں بلکہ طعن کرنے والوں کی عقل پر پردہ پڑا ہوا ہے اس لئے کہ اگر یہ حکم تعبدی اور من جانب اللہ ضروری ہوتا' تو آپ کے پاس دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم موجود تھے' جن میں علی رضی اللہ عنہ بھی شامل تھے اور عمر رضی اللہ عنہ کاغذ نہیں لائے تھے تو کیا علی رضی اللہ عنہ اور دیگر صحابہ رضی اللہ عنہم کا انہوں نے ہاتھ پکڑ رکھا تھا؟ اصل حقیقت یہ ہے کہ اس وقت قرآن مجید کے علاوہ کسی اور چیز کے لکھنے کا عام رواج نہ تھا' قرآن مجید مکمل ہو چکا تھا صحابہ کو تامل ہوا اس لئے صحابہ نے گفتگو کے بعد آپ سے پوچھا لیکن آپ خاموش رہے اور کچھ نہ فرمایا اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ یہ حکم ضروری نہ تھا اگر ضروری تھا تو نعوذ باللہ نبی ﷺ نے احکام الٰہی کی تبلیغ میں عمر رضی اللہ عنہ کے انکار سے کوتاہی کی حالانکہ احکام الٰہی کی تبلیغ آپ پر فرض تھی اور پھر آپ اس گفتگو کے بعد پانچ دن تک زندہ رہے ہیں اگر لکھنا واجب ہوتا تو دوسرے کسی وقت میں لکھوا دیتے۔ معلوم ہوتا ہے کہ یہ حکم از قسم امتحان تھا کہ آیا صحابہ رضی اللہ عنہم کا اسلام مکمل ہونے کے بعد پختہ یقین ہیں یا مذبذب' سو بحمد اللہ صحابہ امتحان میں کامیاب ہوئے رضی اللہ عنہم اجمعین۔ (تحفۃ الاخیار)

١٥٩٠ (٦٨) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((اَلْعِيَادَةُ فَوَاقُ نَاقَةٍ))۔ (البيهقي في شعب الايمان حديث رقم ٩٢٢٢)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”عیادت کی مقدار اس قدر ہے کہ اونٹنی کے دودھ دوہنے درمیانی وقفہ کے برابر ہے۔“

**حکم الحدیث**: اس کی سند ضعیف ہے۔

١٥٩١ (٦٩) وَفِي رِوَايَةِ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ مُرْسَلًا ((اَفْضَلُ الْعِيَادَةِ سُرْعَةُ الْقِيَامِ))۔ (رواه البيهقي في شعب الايمان) (البيهقي في شعب الايمان حديث رقم ٩٢٢١)

سعید بن مسیب رحمہ اللہ کے بطریق ارسال روایت میں ہے کہ ”بہترین ❶ عیادت وہ عیادت ہے کہ جلدی اٹھ کھڑا ہو۔“ (بیہقی شعب الایمان)

**فوائد الحدیث**: ❶ مطلب یہ ہے کہ بیمار کی طبع پرسی کے بعد تھوڑا سا بیٹھ کر جلدی واپس آ جانا چاہیے۔

١٥٩٢ (٧٠) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ عَادَ رَجُلًا فَقَالَ لَهُ ((مَا تَشْتَهِيْ)) قَالَ اَشْتَهِيْ خُبْزَ بُرٍّ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((مَنْ كَانَ عِنْدَهُ خُبْزُ بُرٍّ فَلْيَبْعَثْ اِلٰى اَخِيْهِ)) ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((اِذَا اشْتَهٰى مَرِيْضُ اَحَدِكُمْ شَيْئًا فَلْيُطْعِمْهُ))۔ (رواه ابن ماجة) (ابن ماجه حديث رقم ١٤٣٩)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ایک شخص کی عیادت کی تو اس سے پوچھا کہ: ”تیرا کس چیز کے کھانے کو دل چاہتا ہے؟“ اس نے کہا میرا دل گیہوں کی روٹی کھانے کو چاہتا ہے' نبی ﷺ نے فرمایا: ”جس کے پاس گیہوں کی روٹی ہو' تو اسے چاہیے کہ بھیج دے اپنے بھائی کی طرف“ پھر نبی ﷺ نے فرمایا: ”جب تم میں سے کوئی بیمار کسی چیز کی خواہش کرے تو اسے کھلا ❶ دو۔“ (ابن ماجہ)

**حکم الحدیث**: اس کی سند ضعیف ہے۔

**فوائد الحدیث**: ❶ بشرطیکہ وہ چیز علانیہ مضر نہ ہو جیسا کہ دوسری حدیث سے معلوم ہوتا ہے' یہی صحیح اور درست ہے کہ مریض کی خواہش اور اس کی طاقت کا ہمیشہ خیال رکھنا چاہیے۔ اس سے معلوم ہوا کہ مریض کو سخت پرہیز کرانا اور اس کی خواہش کے مطابق بالکل غذا نہ دینا یا کسی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



غذا کھلانے کے لئے اس پر جبر کرنا جیسے بعض نام نہاد حکیم کرتے ہیں' نری جہالت ہے' محقق حکیم اور حاذق ڈاکٹروں کا ہمیشہ اسی حدیث کے مطابق عمل ہے اور حقیقت بھی یہی ہے کہ نبی ﷺ نے جو فرمایا ہے وہی حق ہے کیونکہ حکیم مطلق اور حکیم الحکماء پروردگار ہے اور اس کا ارشاد کبھی بھی غلط نہیں ہو سکتا لہٰذا نام نہاد حکماء کی باتیں صریحاً جھوٹے ہیں۔

١٥٩٣ (٧١) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَمْرٍو قَالَ تُوُفِّيَ رَجُلٌ بِالْمَدِيْنَةِ مِمَّنْ وُلِدَبِهَا فَصَلّٰى عَلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ ((يَا لَيْتَهُ مَاتَ بِغَيْرِ مَوْلِدِهٖ)) قَالُوْا وَلِمَ ذَاكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ ((اِنَّ الرَّجُلَ اِذَامَاتَ بِغَيْرِ مَوْلِدِهٖ قِيْسَ لَهٗ مِنْ مَّوْلِدِهٖ اِلٰى مُنْقَطَعِ اَثَرِهٖ فِي الْجَنَّةِ))۔ (رواه النسائي و ابن ماجة) (النسائي حديث رقم ١٨٣٢ وابن ماجه حديث رقم ١٦١٤)

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مدینہ میں ایک آدمی کی وفات ہوئی جو مدینہ میں پیدا ہوا تھا' نبی ﷺ نے اس پر نماز جنازہ پڑھی' آپ نے فرمایا: ''کاش! کے مرا ہوتا بغیر جگہ اپنی پیدائش کی'' صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! کس لیے؟ آپ نے فرمایا: ''آدمی جب غیر وطن میں مرتا ہے' پیائش کی جاتی ہے اس کے لیے اس کے وطن سے تا منقطع ہونے نقش قدم اس کے جنت میں۔'' (نسائی' ابن ماجہ)

**حکم الحدیث**: اس کی سند حسن ہے۔

١٥٩٤ (٧٢) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَوْتُ غُرْبَةٍ شَهَادَةٌ)) (رواه ابن ماجة) (ابن ماجه حديث رقم ١٦١٣)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''دیار غیر میں مرنا شہادت ہے۔'' (ابن ماجہ)

**حکم الحدیث**: اس کی سند ضعیف ہے۔

١٥٩٥ (٧٣) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَنْ مَّاتَ مَرِيْضًا مَاتَ شَهِيْدًا وَّوُقِيَ فِتْنَةَ الْقَبْرِ وَغُدِيَ وَرِيْحَ عَلَيْهِ بِرِزْقِهٖ مِنَ الْجَنَّةِ))۔ (رواه ابن ماجة و البيهقي في شعب الايمان) (ابن ماجه حديث رقم ١٦١٥ والبيهقي حديث رقم ٩٨٩٧)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص بیمار ہو کر مرے تو وہ شہید مرتا ہے اور اسے بچایا جاتا ہے قبر کے فتنہ سے اور دیا جاتا ہے صبح اور شام کے وقت روزی اپنی بہشت سے۔'' (ابن ماجہ' بیہقی' شعب الایمان)

**حکم الحدیث**: اس کی سند سخت کمزور ہے۔

١٥٩٦ (٧٤) وَعَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((يَخْتَصِمُ الشُّهَدَآءُ وَالْمُتَوَفَّوْنَ عَلٰى فُرُشِهِمْ اِلٰى رَبِّنَا عَزَّوَجَلَّ فِي الَّذِيْنَ يَتَوَفَّوْنَ مِنَ الطَّاعُوْنِ فَيَقُوْلُ الشُّهَدَآءُ اِخْوَانُنَا قُتِلُوْا كَمَا قُتِلْنَا

سیدنا عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جھگڑیں گے شہید اور وہ لوگ کہ جو مرے ہیں اپنے بچھونوں پر' طرف اپنے پروردگار عزوجل کے' ان لوگوں کے حق میں کہ جو مرے ہیں وہ طاعون سے' پس شہید

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



وَيَقُولُ الْمُتَوَفَّوْنَ اِخْوَانُنَا مَاتُوْا عَلٰى فُرُشِهِمْ كَمَامُتْنَا فَيَقُوْلُ رَبُّنَا انْظُرُوْا اِلٰى جِرَاحَتِهِمْ فَاِنْ اَشْبَهَتْ جِرَاحُهُمْ جِرَاحَ الْمَقْتُوْلِيْنَ فَاِنَّهُمْ مِّنْهُمْ وَمَعَهُمْ فَاِذَا جِرَاحُهُمْ قَدْ اَشْبَهَتْ جِرَاحَهُمْ))۔ (رواه احمد و النسائی) (النسائی حدیث رقم ۳۱٦٤ واحمد فی المسند ٤/ ۱۲۸)

کہیں گے کہ ہمارے یہ بھائی قتل کیے گئے ہیں جیسے قتل کیے گئے ہم اور وفات پانے والے کہیں گے وہ بھائی ہمارے ہیں مرے اپنے بچھونوں پر جیسے ہم مرے' تو ہمارا پروردگار فرمائے گا کہ دیکھو ان کے زخموں کی طرف' اگر مشابہ ہوں زخم ان کے شہداء کے زخموں کے تو وہ ان میں سے ہیں اور ان کے ساتھ ہیں پس جب دیکھیں گے تو ناگہاں ان کے زخم مشابہ ہوں گے ان کے زخموں کے۔'' (احمد' نسائی)

**حکم الحدیث**: اس کی سند صحیح ہے۔

۱۵۹۷ (۷۵) وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((اَلْفَآرُّ مِنَ الطَّاعُوْنِ كَالْفَآرِّ مِنَ الزَّحْفِ وَ الصَّابِرُ فِيْهِ لَهٗ اَجْرُ شَهِيْدٍ))۔ (رواه احمد) (احمد فی المسند ۳/ ۳۲٤)

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بھاگنے والا طاعون سے' میدان جہاد سے بھاگنے والے ❶ کی مانند ہے اور اس میں صبر کرنے والے کے لیے شہید کا ثواب ہے۔'' (احمد)

**حکم الحدیث**: اس کی سند ضعیف ہے۔

**فوائد الحدیث**: ❶ یعنی لڑائی سے یہ گمان کر کے بھاگنا کہ اگر نہ بھاگا تو مر جاؤں گا اور اگر بھاگ نکلا تو بچ جاؤں گا یہ کفر ہے۔

# بَابُ تَمَنِّى الْمَوْتِ وَذِكْرِهٖ

## موت کی خواہش کرنے اور اس کو یاد کرنے کا بیان

## الفصل الاول

۱۵۹۸ (۱) عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((لَا يَتَمَنّٰى اَحَدُكُمُ الْمَوْتَ اِمَّا مُحْسِنًا فَلَعَلَّهٗ اَنْ يَّزْدَادَ خَيْرًا وَّاِمَّا مُسِيْئًا فَلَعَلَّهٗ اَنْ يَّسْتَعْتِبَ۔)) (رواه البخاری) (البخاری حدیث رقم ۵٦۷۳ والنسائی حدیث رقم ۱۸۱۸ والدارمی حدیث رقم ۲۷۵۸ واحمد فی المسند ۲/ ۲٦۳)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ❶ ''تم میں سے کوئی ایک بھی مرنے کی آرزو نہ کرے ❷ اگر وہ نیک ہے تو شاید کہ وہ زیادہ کرے نیکی اور اگر بدکار ہے تو شاید کہ وہ توبہ کر لے۔'' (بخاری)

**فوائد الحدیث**: ❶ اس سے ثابت ہوا کہ طاعون میں صبر کرنے والے کو اگرچہ وہ زندہ رہے شہید فی سبیل اللہ کے برابر اجر ملتا ہے۔
❷ یعنی دل اور زبان سے۔

۱۵۹۹ (۲) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((لَا

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



يَتَمَنّٰى اَحَدُكُمُ الْمَوْتَ وَلَا يَدْعُ بِهٖ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَهٗ اِنَّهٗ اِذَا مَاتَ انْقَطَعَ اَمَلُهٗ وَاِنَّهٗ لَا يَزِيْدُ الْمُؤْمِنَ عُمْرُهٗ اِلَّا خَيْرًا۔)) (رواہ مسلم) (مسلم حدیث رقم ۱۳-۲٦۸۲)

فرمایا: ''تم میں سے کوئی ایک بھی موت کی آرزو نہ کرے اور نہ ہی موت آنے سے پہلے موت کی دعا کرے کیونکہ جب وہ مرتا ہے تو اس کی امید منقطع ہو جاتی ہے اور نہیں ❶ زیادہ کرتی مومن کو عمر کی لمبائی مگر بھلائی میں۔'' (مسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ یعنی اگر مومن کی عمر تکلیف میں گزرے گی تو صبر کی وجہ سے اجر عظیم پائے گا اور اگر خوشی سے گزارے تو شکر کی وجہ سے ثواب حاصل کرے گا' اس لیے مومن کی زندگی میں ہر طرح سے بہتری ہے۔

۱٦۰۰ (۳) عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((لَا يَتَمَنَّيَنَّ اَحَدُكُمُ الْمَوْتَ مِنْ ضُرٍّ اَصَابَهٗ فَاِنْ كَانَ لَا بُدَّ فَاعِلًا فَلْيَقُلْ اَللّٰهُمَّ اَحْيِنِيْ مَا كَانَتِ الْحَيٰوةُ خَيْرًا لِّيْ وَتَوَفَّنِيْ اِذَا كَانَتِ الْوَفَاةُ خَيْرًا لِّيْ))۔ (متفق علیه) (البخاری حدیث رقم ٥٦٧١ ومسلم حدیث رقم ۱۰-۲٦۸۰ وابو داؤد حدیث رقم ۳۱۰۸ و الترمذی حدیث رقم ۹۷۱ والنسائی حدیث رقم ۱۸۲۱ وابن ماجه حدیث رقم ٤٢٦٥ واحمد فی المسند ۳/ ۱۰۱)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی ایک بھی اس نقصان کی وجہ سے جو اس کو پہنچا ہے' مرنے کی آرزو نہ کرے ❶ پس اگر ہے ضرور آرزو کرنے والا موت کی تو چاہیے کہ کہے: یا الٰہی! زندہ رکھ مجھ کو جب تک کہ ہو زندگی بہتر میرے لیے اور موت دے مجھے جس وقت کہ ہو مرنا بہتر میرے لیے۔'' (بخاری و مسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ یعنی دنیاوی رنج و غم سے موت کی آرزو کرنا اس لئے منع ہے کہ اس میں بے صبری اور نا امیدی ہے' البتہ دین میں فتنہ پڑنے کا ڈر ہو تو موت کی آرزو کرنا جائز ہے جیسا کہ بعض سلف نے ایسے کیا ہے' لیکن افضل یہی ہے کہ صبر کرے اور قضاء الٰہی پر راضی رہے۔

۱٦۰۱ (٤) عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((مَنْ اَحَبَّ لِقَآءَ اللّٰهِ اَحَبَّ اللّٰهُ لِقَآءَهٗ وَمَنْ كَرِهَ لِقَآءَ اللّٰهِ كَرِهَ اللّٰهُ لِقَآءَهٗ)) فَقَالَتْ عَائِشَةُ اَوْ بَعْضُ اَزْوَاجِهٖ اِنَّا لَنَكْرَهُ الْمَوْتَ قَالَ ((لَيْسَ ذَالِكَ وَلٰكِنَّ الْمُؤْمِنَ اِذَا حَضَرَهُ الْمَوْتُ بُشِّرَ بِرِضْوَانِ اللّٰهِ وَكَرَامَتِهٖ فَلَيْسَ شَيْءٌ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِمَّا اَمَامَهٗ فَاَحَبَّ لِقَآءَ اللّٰهِ وَاَحَبَّ اللّٰهُ لِقَآئَهٗ وَاِنَّ الْكَافِرَ اِذَا حُضِرَ بُشِّرَ بِعَذَابِ اللّٰهِ وَعُقُوْبَتِهٖ فَلَيْسَ شَيْءٌ اَكْرَهَ اِلَيْهِ مِمَّا اَمَامَهٗ فَكَرِهَ لِقَآءَ اللّٰهِ وَ كَرِهَ اللّٰهُ لِقَآئَهٗ))۔ (متفق علیه) (البخاری حدیث ٦٥٠٧ ومسلم حدیث رقم

سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص پسند کرے اللہ تعالیٰ کی ملاقات کو تو اللہ تعالیٰ (بھی) پسند کرتا ہے اس کی ملاقات کو اور جو نا پسند کرتا اللہ تعالیٰ کی ملاقات کو تو نا پسند کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی ملاقات کو' عائشہ رضی اللہ عنہا یا آپ کی کسی اور زوجہ محترمہ نے عرض کیا: ہم نا پسند کرتی ہیں مرنے کو آپ نے فرمایا: ''ایسی بات نہیں ہے' لیکن مومن کو جب موت آتی ہے' خوشخبری دیا جاتا ہے ساتھ راضی ہونے اللہ تعالیٰ کے اس سے اور بزرگ رکھنے اللہ تعالیٰ کے اس کو' پس نہیں کوئی زیادہ پسندیدہ چیز اس کے نزدیک اس چیز سے کہ جو آگے اس کے ہے' پس ❶ پسند کرتا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



(۱۵/ ۲۶۸۴) والترمذی حدیث رقم ۲۳۰۹ والنسائی حدیث رقم ۱۸۳۸ والدارمی حدیث رقم ۲۷۵۶ والموطا حدیث رقم ۵۰ من کتاب الجنائز واحمد فی المسند ۳/ ۱۰۷)

ہے مومن ملاقات اللہ تعالیٰ کی اور پسند کرتا ہے اللہ تعالیٰ ملاقات اس کی' اور کافر کو جب موت حاضر ہوتی ہے' خبر دیا جاتا ہے اللہ تعالیٰ کے سخت عذاب اور اس کی سخت سزا کی' پس نہیں کوئی چیز بہت ناپسند اسے اس چیز سے جو اس کے آگے ہے تو وہ ناپسند کرتا ہے اللہ تعالیٰ کی ملاقات کو اور اللہ تعالیٰ ناپسند کرتا ہے اس کی ملاقات کو۔" (بخاری' مسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ یعنی زندگی میں جو موت بری اور مکروہ معلوم ہوتی ہے' تو اس کا کوئی مضائقہ نہیں' اس کا اصل اعتبار موت کے وقت ہے تو اس وقت مومن مشتاق ہوتا ہے اور کافر و منافق گھبراتا ہے۔

۱۶۰۲ (۵) وَفِیْ رِوَایَةِ عَائِشَةَ ((وَالْمَوْتُ قَبْلَ لِقَاءِ اللّٰهِ۔)) (مسلم حدیث رقم ۱۶۔ ۲۶۸۴)

اور ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت میں یہ کلمہ زیادہ ہے' "اور موت کو پسند کرتا ہے اللہ تعالیٰ کی ملاقات سے پہلے۔"

۱۶۰۳ (۶) عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ اَنَّهٗ كَانَ یُحَدِّثُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مُرَّ عَلَیْهِ بِجَنَازَةٍ فَقَالَ ((مُسْتَرِیْحٌ اَوْ مُسْتَرَاحٌ مِنْهُ)) فَقَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَاالْمُسْتَرِیْحُ وَالْمُسْتَرَاحُ مِنْهُ فَقَالَ ((اَلْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ یَسْتَرِیْحُ مِنْ نَّصَبِ الدُّنْیَا وَاَذَاهَا اِلٰی رَحْمَةِ اللّٰهِ وَالْعَبْدُ الْفَاجِرُ یَسْتَرِیْحُ مِنْهُ الْعِبَادُ وَالْبِلَادُ وَالشَّجَرُ وَالدَّوَآبُّ۔)) (**متفق علیه**) (البخاری حدیث رقم ۶۵۱۲ ومسلم حدیث رقم (۶۱۔ ۹۵۰) والنسائی حدیث رقم ۱۹۳۰ والموطا حدیث رقم ۵۴ من کتاب الجنائز واحمد فی المسند ۵/ ۲۹۶)

سیدنا ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ حدیث بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس جنازہ لایا گیا تو آپ نے فرمایا: "یہ راحت پانے والا ہے یا اس سے اوروں کو راحت ہوئی' صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! کون ہے راحت پانے والا اور کون ہے جس سے اوروں کو راحت ہوتی ہے؟ آپ نے فرمایا: ❶ "مومن بندہ مرنے کی وجہ سے دنیا کے رنج اور اس کی ایذا سے راحت حاصل کرتا ہے اور جاتا ہے اللہ تعالیٰ کی رحمت کی طرف اور فاجر بندہ کے مرنے کی وجہ سے لوگ راحت پاتے ہیں اس بندہ سے شہر' درخت اور جانور اس کے شر سے راحت حاصل کرتے ہیں۔" (بخاری و مسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ فرمایا بندہ۔ یعنی مومن' متقی کے لئے دنیا قید خانہ ہے' جب بھی فوت ہوا' دنیاوی تکالیف سے چھوٹا اور قبر ہی میں جنت کا لطف اٹھائے گا اور ظالم اور فاسق چونکہ بے لگام ہوئے ہیں' اپنے فسق و فجور سے تمام مخلوق کو ستاتے ہیں اس لئے ان کی موت سے تمام جہان کو آرام نصیب ہوتا ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ گناہ سے صرف آدمی خود ہی خراب نہیں ہوتا بلکہ تمام مخلوقات بھی اس کے گناہ سے ایذا پاتی ہے۔ اعاذنا اللہ

۱۶۰۴ (۷) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ اَخَذَ رَسُوْلُ

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اللّٰهِ ﷺ بِمَنْكِبِيْ فَقَالَ ((كُنْ فِي الدُّنْيَا كَأَنَّكَ غَرِيْبٌ اَوْ عَابِرُ سَبِيْلٍ)) وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقُوْلُ اِذَا اَمْسَيْتَ فَلَا تَنْتَظِرِ الصَّبَاحَ وَاِذَا اَصْبَحْتَ فَلَا تَنْتَظِرِ الْمَسَآءَ وَخُذْ مِنْ صِحَّتِكَ لِمَرَضِكَ وَمِنْ حَيَاتِكَ لِمَوْتِكَ۔ (رواه البخاری) (البخاری حدیث رقم ٦٤١٤ والترمذی حدیث رقم ٢٣٣٣ وابن ماجه حدیث رقم ٤١١٤ واحمد فی المسند ٢/ ٢٤)

نے میرا کندھا پکڑ کر فرمایا: ''ہو ❶ تو دنیا میں گویا کہ تو مسافر ہے یا راہ گزرنے والا ❷ اور تھے سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے جب شام کرے تو نہ انتظار کر صبح کا اور جس وقت کہ صبح کرے تو تو نہ انتظار کر شام کا اور غنیمت جان اپنی تندرستی کو اپنی بیماری سے اور اپنی زندگی کو اپنی موت کے لیے۔'' (بخاری)

**فوائد الحدیث:** ❶ یعنی مسافر اور راہ چلنے والے کی طرح زندگی گزار۔ جیسے مسافر سفر میں زیادہ سروسامان نہیں کرتا اور ہر وقت اپنا وطن یاد کر کے زادراہ کی فکر میں رہتا ہے اسی طرح مومن کو چاہیے کہ دنیا کو سرائے جان کر بے فائدہ حرص کو مار کر اپنے اصلی وطن سے غافل نہ ہو اور ہر وقت وہاں کا سامان کرتا رہے۔ ❷ یعنی دنیا میں پریشانی اور دلوں کی بے رونقی کا سبب موت کی غفلت ہے جب موت یاد رہے تو سب مشکلات آسان ہو جاتی ہیں یہ حدیث زہد اور درویشی کی جڑ ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں عمل کرنے کی توفیق بخشے۔

١٦٠٥ (٨) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَبْلَ مَوْتِهٖ بِثَلٰثَةِ اَيَّامٍ يَقُوْلُ ((لَا يَمُوْتَنَّ اَحَدُكُمْ اِلَّا وَهُوَ يُحْسِنُ الظَّنَّ بِاللّٰهِ))۔ (رواه مسلم) (مسلم حدیث رقم (٨١۔ ٢٨٧٧) وابوداوٗد حدیث رقم ٣١١٣ وابن ماجه حدیث رقم ٤١٦٧ واحمد فی المسند ٣/ ٢٩٣)

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے آپ کی وفات سے تین دن پہلے یہ فرماتے ہوئے سنا: ''نہ مرے کوئی تمہارا مگر یہ کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ نیک گمان ❶ رکھتا ہو۔'' (مسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ ایمان کے دو پہلو ہیں خوف اور امید حالت صحت اور زندگی میں خوف الٰہی پیش نظر رکھے تاکہ گناہوں سے بچے اور موت کے قریب خوف کا خیال نہ کرے کیونکہ گناہوں کا وقت نہیں ہے بلکہ اس وقت اللہ تعالیٰ کو رحیم کریم ستار اور غفار جان کر اس کی بخشش کی امید رکھے تاکہ خوشی اور شوق سے دربار الٰہی میں حاضر ہو اور موت سے نفرت نہ کرے۔

## الفصل الثانی

١٦٠٦ (٩) عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((اِنْ شِئْتُمْ اَنْبَاْتُكُمْ مَّا اَوَّلُ مَا يَقُوْلُ اللّٰهُ لِلْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَ مَا اَوَّلُ مَا يَقُوْلُوْنَ لَهٗ)) قُلْنَا نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ (ﷺ) قَالَ ((اِنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ لِلْمُؤْمِنِيْنَ هَلْ اَحْبَبْتُمْ لِقَائِيْ فَيَقُوْلُوْنَ نَعَمْ يَا رَبَّنَا فَيَقُوْلُ لِمَ فَيَقُوْلُوْنَ رَجَوْنَا عَفْوَكَ وَمَغْفِرَتَكَ

سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر چاہو تم خبر دوں میں تم کو اس چیز کی کہ اول فرمائے گا اللہ تعالیٰ واسطے مومنوں کے قیامت کے دن اور اس چیز کی کہ جو پہلے کہیں گے مومن واسطے اللہ تعالیٰ کے'' ہم نے عرض کیا ہاں اے اللہ کے رسول! آپ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ مومنوں کو فرمائے گا کیا تم محبوب رکھتے تھے ملاقات میری کو وہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



فَيَقُوْلُ قَدْ وَ جَبَتْ لَكُمْ مَغْفِرَتِي۔)) (رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ وَ اَبُوْ نُعَيْمٍ فِي الْحِلْيَةِ) (احمد فی المسند ٥/ ٣٢٨)

کہیں گے ہاں اے رب ہمارے! اللہ تعالیٰ فرمائے گا ❶ کیوں؟ تو وہ کہیں گے ہم تیرے درگذر کرنے اور تیری بخشش کی امید رکھتے تھے تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ: ''تمہارے لیے میری بخشش ثابت ہوئی۔'' (شرح السنہ اور ابونعیم)

**حکم الحدیث**: اس کی سند ضعیف ہے۔

**فوائد الحدیث**: ❶ یعنی تم نے میری ملاقات کو کیوں پسند کیا۔ (مرقاۃ)

١٦٠٧ (١٠) وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((اَكْثِرُوْا ذِكْرَهَاذِمِ اللَّذَّاتِ الْمَوْتَ)) (رواه الترمذی والنسائی و ابن ماجة) (الترمذی حدیث رقم ٢٣٠٧ والنسائی حدیث رقم ١٨٢٤ وابن ماجه حدیث رقم ٤٢٥٨ واحمد فی المسند ٢/ ٢٩٣)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''لذتوں کو کھو دینے (توڑنے بھلانے) والی ❶ یعنی موت کو بہت یاد کرو۔'' (ترمذی' نسائی' ابن ماجہ)

**حکم الحدیث**: یہ حدیث صحیح ہے۔

**فوائد الحدیث**: ❶ موت کی یاد سے' دنیا کی بے ثباتی ذہن میں پختہ ہوتی ہے اور آخرت کا خیال پیدا ہوتا ہے' قبروں کی زیارت سے بھی یہی فائدہ حاصل ہوتا ہے' موت کو لذتوں کی کھو دینے والی اس لئے فرمایا کہ دنیا کی جسمانی لذتیں مٹا دیتی ہے مثلاً مال و دولت کی لذت' عہدہ و حکومت کی لذت' اہل و اولاد کی لذت' یہ سب لذتیں ختم ہو جاتی ہیں۔ اور یہ معنی نہیں کہ موت سے بالکل لذتیں مٹ جاتی ہیں کیونکہ مومن کے لئے موت کے بعد ایسی لذتیں حاصل ہوتی ہیں کہ دنیا کی نعمتیں ان کے مقابلہ میں کوئی حیثیت ہی نہیں رکھتیں۔ حدیث میں ہے کہ مومنوں کی ارواح جنت کے میوے کھاتی پھرتی ہیں لیکن یہ لذتیں اور قسم کی ہیں جو دنیاوی لذتوں سے مختلف ہیں۔ جنت اور دنیا کے میووں کے نام اگرچہ ایک ہی طرح کے ہیں لیکن حقیقت میں وہ علیحدہ علیحدہ ہیں۔

١٦٠٨ (١١) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ذَاتَ يَوْمٍ لِّاَصْحَابِهٖ ((اِسْتَحْيُوْا مِنَ اللّٰهِ حَقَّ الْحَيَاءِ)) قَالُوْا اِنَّا نَسْتَحْيِي مِنَ اللّٰهِ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ قَالَ ((لَيْسَ ذٰلِكَ وَلٰكِنْ مَنِ اسْتَحْيٰى مِنَ اللّٰهِ حَقَّ الْحَيَاءِ فَلْيَحْفَظِ الرَّاْسَ وَمَا وَعٰى وَلْيَحْفَظِ الْبَطْنَ وَمَا حَوٰى وَلْيَذْكُرِ الْمَوْتَ وَالْبِلٰى وَمَنْ اَرَادَ الْاٰخِرَةَ تَرَكَ زِيْنَةَ الدُّنْيَا فَمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ فَقَدِ اسْتَحْيٰى مِنَ اللّٰهِ حَقَّ الْحَيَاءِ))۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَ التِّرْمِذِيُّ) وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ۔ (الترمذی

سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کو فرمایا: ''حیا کرو اللہ تعالیٰ سے حق حیا کا'' انہوں نے عرض کیا: ''اے اللہ کے نبی ہم اللہ تعالیٰ سے حیا کرتے ❶ ہیں اور تعریف ہے واسطے اللہ کے' آپ نے فرمایا: نہیں حیا کا یہ حق لیکن جو کوئی حیا کرے اللہ تعالیٰ سے حق حیا کا تو ❷ اسے چاہیے کہ محافظت کرے سر کی اور اس چیز کی کہ جو سر میں ❸ ہے اور چاہیے کہ حفاظت کرے پیٹ کی اور اس چیز کی ❹ کہ جو جمع کیا ہے پیٹ نے اور چاہیے کہ یاد رکھے موت کو اور ہڈیوں کے بوسیدہ ہونے کو اور جو شخص کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



حدیث رقم ۲٤٥۷ واحمد فی المسند ۱/ ۳۸۷)

ارادہ کرتا ہے آخرت کا' تو وہ چھوڑتا ہے دنیا کی زینت کو' جس نے کیا یہ تو حیا کی اللہ سے حق حیا کا۔'' (احمد' ترمذی) اور کہا یہ حدیث غریب ہے۔

**حکم الحدیث:** اس کی سند ضعیف ہے اور مجھے اس کے کچھ شواہد ملے ہیں مجھے امید ہے کہ یہ حسن درجہ تک ہوگی۔

**فوائد الحدیث:** ❶ یعنی ہم با لجملہ اللہ تعالیٰ کے احکام کی پابندی کرتے ہیں۔ ❷ یعنی غیر کی خدمت میں اس کو استعمال نہ کرے اور نہ اس کے سوا کسی کو سجدہ کرے اور نہ ریا کاری سے نماز پڑھے اور نہ بلند کرے سر کو فخر سے۔ ❸ یعنی زبان' کان اور آنکھ کو گناہ سے بچائے۔ زبان کو غیبت اور جھوٹ سے' آنکھ کو نامحرم کے دیکھنے سے اور کان کو غیبت اور خلاف شرع باتوں کے سننے سے بچائے۔
❹ یعنی وہ چیزیں جو پیٹ سے متصل ہیں مثلاً ستر' ہاتھ پاؤں اور دل وغیرہ ان کو بھی گناہوں سے بچائے۔

۱٦۰۹ (۱۲) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((تُحْفَةُ الْمُؤْمِنِ اَلْمَوْتُ))۔ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ)

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''موت مومن کا تحفہ ہے۔'' (بیہقی شعب الایمان)

(البیهقی فی شعب الایمان حدیث رقم ۹۸۸٤)

**حکم الحدیث:** یہ حدیث ضعیف ہے۔

۱٦۱۰ (۱۳) وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اَلْمُؤْمِنُ يَمُوْتُ بِعَرَقِ الْجَبِيْنِ))۔ (رواه الترمذی و النسائی و ابن ماجة) (الترمذی حدیث رقم ۹۸۲ والنسائی حدیث رقم ۱۸۲۹ وابن ماجه حدیث رقم ۱٤٥۲ واحمد فی المسند ٥/ ۳٥۷)

سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مومن پیشانی کے پسینے کے ساتھ فوت ہوتا ہے۔'' ❶ (ترمذی' نسائی' ابن ماجہ)

**حکم الحدیث:** اس کی سند صحیح ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ مومن فوت ہوتا ہے۔ اس کے کئی معنی ہیں (۱) یہ کہ مومن پر موت کی سختی ہوتی ہے یہاں تک کہ پیشانی پر پسینہ آجاتا ہے۔ (۲) یہ کہ مومن مرنے تک عبادت اور ریاضت کرتا ہے اور تیسرا یہ ہے کہ مومن کی موت کی یہ نشانی ہے کہ پیشانی پر پسینہ آجائے۔

۱٦۱۱ (۱٤) وَعَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَوْتُ الْفُجَاءَةِ اَخْذَةُ الْاَسَفِ))۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ) وَ زَادَ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ وَ رَزِيْنٌ فِيْ كِتَابِهٖ ((اَخْذَةُ الْاَسَفِ لِلْكَافِرِ وَ رَحْمَةٌ لِلْمُؤْمِنِ))۔ (ابوداوٗد حدیث رقم ۳۱۱۰ واحمد فی المسند ۳/ ٤۲٤)

سیدنا عبیداللہ بن خالد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اچانک آنے والی موت غضب کی پکڑ ہے۔'' (ابوداؤد) اور زیادہ کیا بیہقی نے شعب الایمان میں اور رزین نے اپنی کتاب میں ''اور پکڑ غضب کا فر کے لیے ہے اور مومن کے لیے رحمت ہے۔''

**حکم الحدیث:** اس کی سند صحیح ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



١٦١٢ (١٥) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ عَلٰى شَابٍّ وَهُوَ فِي الْمَوْتِ فَقَالَ ((كَيْفَ تَجِدُكَ)) قَالَ اَرْجُو اللّٰهَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاِنِّيْ اَخَافُ ذُنُوْبِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَا يَجْتَمِعَانِ فِيْ قَلْبِ عَبْدٍ فِيْ مِثْلِ هٰذَا الْمَوْطِنِ اِلَّا اَعْطَاهُ اللّٰهُ مَا يَرْجُوْ وَ اٰمَنَهُ مِمَّا يَخَافُ))۔ ((رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ وَ ابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمَذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ) (الترمذی حدیث رقم ٩٨٣ وابن ماجه حدیث رقم ٤٢٦١)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک نوجوان کے پاس' جو کہ حالت جان کنی میں تھا تشریف لے گئے' تو آپ نے فرمایا: ''کس طرح ❶ پاتا ہے تو اپنے آپ کو؟'' اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! میں امید ❷ رکھتا ہوں اللہ تعالیٰ سے اور میں اپنے گناہوں سے ڈرتا ہوں' تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''نہیں جمع ہوتے خوف وامید بندے کے دل میں بیچ مانند اس وقت کے' مگر دیتا ہے اس کو ❸ اللہ تعالیٰ وہ چیز جو امید رکھتا ہے اور امن دیتا ہے اس کو اس چیز سے کہ جس سے ڈرتا ہے۔'' (ترمذی' ابن ماجہ) ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے۔

**حکم الحدیث:** اس کی سند حسن ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ یعنی تو اس وقت اپنے دل کو کس طرح پاتا ہے' کیا اللہ تعالیٰ کی رحمت سے امیدوار یا اس کے غضب سے ڈرنے والا۔ ❷ یعنی میں اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کی رحمت کا امیدوار پاتا ہوں۔ ❸ یعنی اللہ تعالیٰ اسے اپنی رحمت میں رکھتا ہے اور عذاب سے بچاتا ہے' مقصد یہ ہے کہ خاتمہ کے وقت اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ناامید نہیں ہونا چاہیے۔ بلکہ اپنے مالک کے فضل وکرم کی امید رکھے اور اپنی نجات اور کامیابی کا گمان رکھے۔

## الفصل الثالث

١٦١٣ (١٦) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَا تَمَنَّوُا الْمَوْتَ فَاِنَّ هَوْلَ الْمُطَّلَعِ شَدِيْدٌ وَاِنَّ مِنَ السَّعَادَةِ اَنْ يَطُوْلَ عُمُرُ الْعَبْدِ وَيَرْزُقَهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ الْاِنَابَةَ))۔ (رواه احمد) (احمد في المسند ٣ / ٣٣٢)

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''نہ آرزو کرو موت کی اس لیے کہ ہول جان کنی کا سخت ہے اور نیک بختی یہ ہے کہ عمر بندے کی دراز ہو اور نصیب کرے اس کو اللہ عزوجل رجوع کرنا طرف طاعت اپنی کے۔'' (احمد)

**حکم الحدیث:** اس کی سند ضعیف ہے۔

١٦١٤ (١٧) وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ قَالَ جَلَسْنَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَّرَنَا وَرَقَّقَنَا فَبَكٰى سَعْدُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ فَاَكْثَرَ الْبُكَاءَ فَقَالَ يَا لَيْتَنِيْ مُتُّ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((يَا سَعْدُ اَعِنْدِيْ تَتَمَنَّى الْمَوْتَ)) فَرَدَّدَ ذٰلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَالَ ((يَا سَعْدُ اِنْ كُنْتَ خُلِقْتَ

سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم متوجہ ہو کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو نصیحت کی اور نرم کئے دل ہمارے' پس روئے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ اور بہت روئے' پھر کہا اے کاش! میں ❶ مر جاتا' تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اے سعد! کیا تو ❷ نزدیک میرے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



لِلْجَنَّةِ فَمَاطَالَ عُمُرُكَ وَحَسُنَ مِنْ عَمَلِكَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكَ))۔ (رواه احمد) (احمد فی المسند ٥/ ٢٦٧)

آرزو کرتا ہے مرنے کی؟" پس مکرر فرمایا اس کلمہ کو تین بار، پھر فرمایا "اے سعد! اگر تو پیدا کیا گیا ہے جنت کے لیے تو جس قدر لمبی ہوگی عمر تیری اور اچھا ہوگا عمل تیرا تو وہ تیرے لیے بہتر ہے۔" (احمد)

**حکم الحدیث:** اس کی سند ضعیف ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ یعنی میں بچپن ہی میں مرجاتا تو گناہ گار نہ ہوتا اور آخرت میں عذاب سے نجات پاتا۔
❷ یعنی میرے ہوتے ہوئے موت کی آرزو کرنے میں کیا فائدہ؟ کیونکہ میری صحبت کا شرف ہر نعمت سے بہتر ہے۔

١٦١٥ (١٨) وَعَنْ حَارِثَةَ بْنِ مُضَرِّبٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى خَبَّابٍ وَقَدِ اكْتَوٰى سَبْعًا فَقَالَ لَوْلَا اَنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ ((لَا يَتَمَنَّ اَحَدُكُمُ الْمَوْتَ)) لَتَمَنَّيْتُهُ وَلَقَدْ رَاَيْتُنِيْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَمْلِكُ دِرْهَمًا وَ اِنَّ فِيْ جَانِبِ بَيْتِي الْاٰنَ لَاَرْبَعِيْنَ اَلْفَ دِرْهَمٍ قَالَ ثُمَّ اُتِيَ بِكَفَنِهِ فَلَمَّا رَاٰهُ بَكٰى وَقَالَ لٰكِنْ حَمْزَةُ لَمْ يُوْجَدْ لَهٗ كَفَنٌ اِلَّا بُرْدَةٌ مَلْحَاءُ اِذَا جُعِلَتْ عَلٰى رَاْسِهِ قَلَصَتْ عَنْ قَدَمَيْهِ وَاِذَا جُعِلَتْ عَلٰى قَدَمَيْهِ قَلَصَتْ عَنْ رَاْسِهِ حَتّٰى مُدَّتْ عَلٰى رَاْسِهِ وَجُعِلَ عَلٰى قَدَمَيْهِ الْاِذْخَرُ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَ التِّرْمَذِيُّ اِلَّا اَنَّهٗ لَمْ يَذْكُرْ ثُمَّ اُتِيَ بِكَفَنِهٖ اِلٰى اٰخِرِهٖ) (احمد فی المسند ٥/ ١١١)

سیدنا حارثہ بن مضرب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں سیدنا خباب رضی اللہ عنہ کے پاس اس حال میں گیا کہ داغ لیے تھے ❶ انہوں نے سات جگہ بدن پر، پس کہا اگر نہ سنا ہوتا میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے: "نہ خواہش کرے ایک تمہارا مرنے کی" البتہ خواہش کرتا میں اور تحقیق دیکھا میں نے اپنے آپ کو ساتھ رسول اللہ ﷺ کے کہ نہیں مالک تھا میں ایک درہم کا، جبکہ اب میری گھر کے کونے میں چالیس ہزار درہم ہیں، کہا حارث نے پھر پایا گیا خباب رضی اللہ عنہ کے پاس کفن ❷ ان کا پس دیکھا اس کو تو روئے اور کہا، لیکن سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ نہیں پایا گیا واسطے ان کے کفن مگر چادر سفید و سیاہ دھاری دار، جب ڈالی جاتی سر پر تو کھل جاتی قدموں سے اور جس وقت ڈالی جاتی قدموں پر کھل تو جاتی سر ان کے سے، یہاں تک کہ کھینچی گئی ان کے سر پر اور رکھی گئی ان کے پاؤں پر ❸ اذخر۔ (احمد، ترمذی) لیکن ترمذی نے نہیں نقل کیا ثم اتی بکفنہ آخر تک۔

**حکم الحدیث:** یہ حدیث صحیح ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ آخری دوا داغ ہے اور داغ دینے سے منع بھی فرمایا ہے تو ان میں تطبیق اس طرح ہے کہ جب کسی علاج سے بھی فائدہ نہ ہو تو آخر میں داغ دینا بھی درست ہے۔ ❷ شاید قیمتی ہوگا اس لئے حمزہ رضی اللہ عنہ کے کفن کو یاد کر کے رو دیئے۔ ❸ یہ ایک قسم کا خوشبودار گھاس ہے جسے پنجابی میں کھوی کہتے ہیں ہمارے ملک میں جہاں ہوتا ہے اسے مساجد میں صفوں کے بجائے ڈال لیتے ہیں، عرب میں لوہار اور زرگر استعمال کرتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



# بَابُ مَا يُقَالُ عِنْدَ مَنْ حَضَرَهُ الْمَوْتُ

## قریب المرگ شخص کو تلقین کرنے کا بیان

### الفصل الاول

١٦١٦ (١) عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ وَ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((لَقِّنُوْا مَوْتَاكُمْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ۔)) (رواه مسلم) (مسلم حديث رقم (١/ ٩١٦) وابوداؤد حديث رقم ٣١١٧ والترمذى حديث رقم ٩٨٦ والنسائى حديث رقم ١٨٢٦ وابن ماجه حديث رقم ١٤٤٥ واحمد فى المسند ٣/ ٣)

سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ اور سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنے قریب المرگ لوگوں کو لا الہ الا اللہ کی تلقین کرو۔“ ❶ (مسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ یعنی مرنے کے وقت کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ اس کے پاس بیٹھ کر آواز بلند کہو تا کہ وہ سنے اور اسے یہ کلمہ یاد آ جائے اور وہ اسے ادا کرے تلقین ٹھہر ٹھہر کر اطمینان سے کرنی چاہیے لگا تار اور دیر تک نہ ہونی چاہیے اور نہ ہی شور وغل اور چلا کر‘ کیونکہ مریض پر جانکنی کا وقت نہایت نازک ہوتا ہے ایسا نہ ہو کہ وہ آزردہ خاطر ہو کر کہیں زبان سے کوئی نامناسب بات نکالے یا اس کے دل کو اس سے نفرت ہو۔ مریض جب ایک بار کلمہ کہے تو پھر تلقین کی ضرورت نہیں‘ ہاں اس کلمہ کے بعد کوئی دوسری بات بولے تو پھر تلقین کرنا چاہیے تا کہ وہ اس کلمہ کو پھر کہے اور اس کا آخری کلام یہی کلمہ ہو۔ امام عبداللہ بن مبارک جب قریب الموت ہوئے تو ایک شخص ان کو کلمہ کی تلقین کرنے لگا اور اس کو بار بار کہنے لگا‘ امام صاحب نے فرمایا جب میں اس کلمہ کو ایک بار کہہ لوں تو میں اسی پر ہوں جب تک میں کوئی اور بات نہ بولوں‘ امام ترمذی فرماتے ہیں ابن مبارک کی مراد وہ معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث ہے کہ آپ نے فرمایا جس شخص کا آخری کلام لا الہ الا اللہ ہو وہ جنت میں داخل ہوگا۔ (ترمذی ص ۱۶۱) ف: تلقین کی اس حدیث سے ظاہر یہی ہوتا ہے کہ تلقین کے وقت فقط لا الہ الا اللہ کہنا چاہیے لیکن امام ابن حجر وغیرہ نے لکھا ہے کہ اس میں کلمہ سے مراد شہادت کے دونوں کلمات ہیں یعنی لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔ دونوں کلمات کی تلقین کرنا چاہیے واللہ تعالیٰ اعلم‘ جنازہ کے تفصیلی اور مکمل مسائل کے لئے‘ مولانا محمد عبدالرحمٰن صاحب محدث مبارک پوری کی کتاب‘ کتاب الجنائز کا مطالعہ نہایت مفید ہے پاکستان میں طبع ہو چکی ہے۔

١٦١٧ (٢) عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اِذَا حَضَرْتُمُ الْمَرِيْضَ اَوِ الْمَيِّتَ فَقُوْلُوْا خَيْرًا فَاِنَّ الْمَلٰٓئِكَةَ يُؤَمِّنُوْنَ عَلٰى مَا تَقُوْلُوْنَ۔)) (رواه مسلم) (مسلم حديث رقم ٦۔ ٩١٩) وابوداؤد حديث رقم ٤١١٥ والترمذى حديث رقم ٩٧٧ والنسائى حديث رقم ١٨٢٥ وابن ماجه حديث رقم

ام المؤمنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس وقت تم مریض یا قریب المرگ کے پاس حاضر ہو تو کہو بھلائی کی بات کیونکہ فرشتے کہتے ہیں آمین اس چیز پر جو تم کہتے ہو۔“ (مسلم)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



١٤٤٧ واحمد فی المسند ٦/ ٣٠٦)

١٦١٨ (٣) وَعَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((مَا مِنْ مُّسْلِمٍ تُصِيْبُهٗ مُصِيْبَةٌ فَيَقُوْلُ مَا اَمَرَهُ اللّٰهُ بِهٖ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّـا اِلَيْـهِ رَاجِعُوْنَ اَللّٰهُـمَّ اَجُـرْنِـىْ فِـىْ مُصِيْبَتِـىْ وَاَخْلِفْ لِىْ خَيْرًا مِّنْهَا)) فَلَمَّا مَاتَ اَبُوْ سَلَمَةَ قُلْتُ اَىُّ الْمُسْلِمِيْنَ خَيْرٌ مِّنْ اَبِىْ سَلَمَةَ اَوَّلُ بَيْتٍ هَاجَرَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ اِنِّىْ قُلْتُهَا فَاَخْلَفَ اللّٰهُ لِىْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ۔ (رواه مسلم) (مسلم حديث رقم (٣/ ٩١٨) وابو داؤد حديث رقم ٣١١٩)

ام المومنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''نہیں کوئی مسلمان کہ پہنچے اس کو ❶ مصیبت پس کہے وہ چیز کہ حکم کیا اس کو اللہ تعالیٰ نے ساتھ اس کے 'انا للہ وانا الیہ راجعون' یاالٰہی! دے ثواب مجھ کو بسبب میری مصیبت کے اور بدلہ دے واسطے میرے بہتر اس سے' مگر دیتا ہے اللہ تعالیٰ بدلہ واسطے اس کے بہتر اس سے'' پس جب سیدنا ابوسلمہ رضی اللہ عنہ فوت ہوئے تو میں نے کہا کون مسلمان بہتر ہوگا ابوسلمہ سے' اول صاحب خانہ کہ ہجرت ❷ کی طرف رسول اللہ ﷺ کے' پھر میں نے کہے یہ کلمات' تو اللہ تعالیٰ نے ابوسلمہ کے عوض میں مجھے رسول اللہ ﷺ عطا فرمائے۔ (مسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب کوئی مصیبت پہنچے خصوصاً موت کے صدمہ کے وقت صبر کرنا چاہیے اور یہ دعا پڑھنا مسنون ہے ''اناللہ وانا الیہ راجعون'' الخ ایک دفعہ چراغ گل ہوگیا تو آپ نے اناللہ پڑھا صحابہ نے عرض کیا چراغ گل ہونا کون سی بڑی مصیبت ہے جس پر آپ نے انا للہ پڑھا آپ نے فرمایا مسلمان کو جس چیز سے تکلیف ہو وہی مصیبت ہے۔ (مراسیل ابی داؤد بحوالہ جلالین معہ الجمل جلد ا صفحہ ۱۲۴) ❷ یعنی مکہ مکرمہ سے جو لوگ ہجرت کر کے مدینہ منورہ گئے تھے ان میں سب سے پہلے ابوسلمہ رضی اللہ عنہ مع اہل وعیال ہجرت کر کے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے' ام المومنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی غرض یہ ہے کہ میں باوجود ایسے تردد اور فکر میں تھی لیکن آپ کے فرمان کے مطابق جب میں نے اس دعا کو پڑھا تو اللہ تعالیٰ نے ان کے بدلہ میں ان سے بہتر شخص یعنی نبی ﷺ مجھے عطا فرمائے۔ ذلك فضل الله يوتيه من يشاء۔

١٦١٩ (٤) وَعَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى اَبِىْ سَلَمَةَ وَقَدْ شَقَّ بَصَرُهٗ فَاَغْمَضَهٗ ثُمَّ قَالَ ((اِنَّ الرُّوْحَ اِذَا قُبِضَ تَبِعَهُ الْبَصَرُ)) فَضَجَّ نَاسٌ مِّنْ اَهْلِهٖ فَقَالَ ((لَا تَدْعُوْا عَلٰى اَنْفُسِكُمْ اِلَّا بِخَيْرٍ فَاِنَّ الْمَلٰٓئِكَةَ يُؤَمِّنُوْنَ عَلٰى مَا تَقُوْلُوْنَ)) ثُمَّ قَالَ ((اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِاَبِىْ سَلَمَةَ وَارْفَعْ دَرَجَتَهٗ فِى الْمَهْدِيِّيْنَ وَاخْلُفْهُ فِىْ عَقِبِهٖ فِى الْغَابِرِيْنَ وَاغْفِرْ لَنَا وَلَهٗ يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ وَافْسَحْ لَهٗ فِىْ قَبْرِهٖ وَنَوِّرْ لَهٗ فِيْهِ)) (رواه

ام المومنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کے پاس اس وقت تشریف لائے تو ان کی آنکھیں کھلی ہوئی تھیں پس آپ نے بند کیا ان کی آنکھوں کو' پھر فرمایا: ''روح جب ❶ قبض کی جاتی ہے' تو پیچھا کرتی ہیں اس کا آنکھیں'' پس اس کے اہل خانہ چلائے' آپ نے فرمایا: ''اپنے لیے دعائے خیر کیا کرو' کیونکہ فرشتے آمین کہتے ہیں اس چیز پر کہ کہتے ہو تم'' پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''یاالٰہی! بخش واسطے ابوسلمہ کے اور بلند کر درجہ ان کا بیچ ان کے کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



مسلم) (مسلم حدیث رقم (۷۔ ۹۲۰) وابوداؤد حدیث رقم ۳۱۱۸)

سیدھی راہ دکھائے گئے ہیں اور جانشین ہو ان کا بیچ ان کے پسماندگان کے اور بخش واسطے ہمارے اور واسطے ان کے اے پروردگار عالموں کے اور کشادگی کر قبر ان کی بیں اور روشنی کر اس میں ان کے لیے۔" (مسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ یعنی روح قبض ہو جائے تو آنکھیں بند کر دی جائیں اور ہاتھ پاؤں سیدھے کر دیے جائیں اور تمام بدن کپڑے سے ڈھانپ دیا جائے اور میت کے لئے اور اپنے لئے دعا اور استغفار کریں اور کوئی برا کلمہ زبان سے نہ نکالیں کیونکہ اس وقت جو کچھ کہا جاتا ہے فرشتے اس پر آمین کہتے ہیں۔

۱۶۲۰ (۵) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ حِيْنَ تُوُفِّيَ سُجِّيَ بِبُرْدٍ حِبَرَةٍ۔ (متفق عليه) (البخاری حدیث رقم ۱۲٤۱ ومسلم حدیث رقم ٤٨-٩٤٢ وابوداؤد حدیث رقم ۳۱۲۰ واحمد فی المسند ٦/ ١٥٣)

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی تو آپ کو یمنی چادر کے ساتھ ڈھانپ دیا گیا۔" (بخاری ومسلم)

## الفصل الثانی

۱۶۲۱ (٦) عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَنْ كَانَ اٰخِرُ كَلَامِهٖ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ۔)) (رواه ابو داؤد) (ابوداؤد حدیث رقم ۳۱۱٦)

سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جس کا آخری کلام لا الہ الا اللہ ہو وہ جنت میں داخل ہوگا۔" (ابوداؤد)

**حکم الحدیث:** اس کی سند صحیح ہے۔

۱۶۲۲ (۷) وَعَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((اِقْرَءُوْا سُوْرَةَ يٰسٓ عَلٰى مَوْتَاكُمْ۔)) (رواه احمد و ابو داؤد و ابن ماجة) (ابوداؤد حدیث رقم ۳۱۲۱ وابن ماجه حدیث رقم ١٤٢٨ واحمد فی المسند ٥/ ٢٦)

سیدنا معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اپنے مردوں پر سورۂ یٰسین پڑھو۔" ❶ (احمد ابوداؤد ابن ماجہ)

**حکم الحدیث:** اس کی سند ضعیف ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ یعنی قریب الموت آدمی کے پاس سورۂ یٰسین پڑھنی چاہیے کیونکہ یہ سورت قرآن مجید کا دل ہے اور اس کے پڑھنے اور سننے سے مومن کا دل بھی مطمئن ہوتا ہے ایک اور حدیث میں اس طرح ہے کہ آپ نے فرمایا: قریب الموت آدمی کے سر کے پاس اگر سورۂ یٰسین پڑھی جائے گی تو اللہ تعالیٰ اس پر موت آسان کر دیتا ہے (ابن حبان ابن ابی الدنیا ابن مردویہ)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



١٦٢٣ (٨) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَبَّلَ عُثْمَانَ بْنَ مَظْعُوْنٍ وَهُوَ مَيِّتٌ وَهُوَ يَبْكِيْ حَتّٰى سَالَ دُمُوْعُ النَّبِيِّ ﷺ عَلٰى وَجْهِ عُثْمَانَ (رواه ابوداؤد و الترمذی و ابن ماجة) (ابوداؤد حدیث رقم ٣١٦٣ والترمذی حدیث رقم ٩٨٩ وابن ماجه حدیث رقم ١٤٥٦ واحمد فی المسند ٦/ ٤٣)

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جب سیدنا عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ فوت ہوئے تو انہیں بوسہ دیا اور آپ ﷺ ❶ روتے تھے یہاں تک کہ بہے آنسو نبی ﷺ کے عثمان رضی اللہ عنہ کے چہرے پر۔ (ترمذی' ابوداؤد' ابن ماجہ)

**حکم الحدیث**: یہ حدیث ضعیف ہے۔

**فوائد الحدیث**: ❶ کیونکہ عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ آپ کے رضاعی بھائی تھے۔ ہجرت حبشہ اور ہجرت مدینہ منورہ میں' مہاجرین میں سب سے پہلے عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ ہی فوت ہوئے' آپ کی وفات ماہ شعبان ہجرت سے اڑھائی سال بعد واقع ہوئی تھی اور جب وہ دفن ہوئے تو نبی ﷺ نے فرمایا کہ ہمارا پیش رو بہت اچھا ہے۔

١٦٢٤ (٩) وَعَنْهَا قَالَتْ اِنَّ اَبَابَكْرٍ قَبَّلَ النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ مَيِّتٌ (رواه الترمذی وابن ماجة) (البخاری حدیث رقم ١٢٤٢ والترمذی حدیث رقم ٩٨٩ والنسائی حدیث رقم ١٨٤٠ وابن ماجه حدیث رقم ١٤٥٧ واحمد فی المسند ٦/ ٥٥)

انہی (ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا) سے روایت ہے کہ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بوسہ لیا نبی ﷺ کا جب کہ آپ نے وفات ❶ پائی۔ (ترمذی' ابن ماجہ)

**فوائد الحدیث**: ❶ اس سے معلوم ہوا کہ میت کا بوسہ لینا جائز ہے اور اس کا کوئی بھی منکر نہیں بلکہ یہ مسئلہ بالاتفاق جائز ہے۔ (نیل)

١٦٢٥ (١٠) وَعَنْ حُصَيْنِ بْنِ وَحْوَحٍ اَنَّ طَلْحَةَ بْنَ الْبَرَاءِ مَرِضَ فَاَتَاهُ النَّبِيُّ ﷺ يَعُوْدُهُ فَقَالَ ((اِنِّيْ لَاُرٰى طَلْحَةَ اِلَّاقَدْ حَدَثَ بِهِ الْمَوْتُ فَاٰذِنُوْنِيْ بِهٖ وَعَجِّلُوْا فَاِنَّهٗ لَا يَنْبَغِيْ لِجِيْفَةِ مُسْلِمٍ اَنْ تُحْبَسَ بَيْنَ ظَهْرَانَيْ اَهْلِهٖ۔)) (رواه ابو داؤد) (ابوداؤد حدیث رقم ٣١٥٩)

حصین بن وحوح سے روایت ہے کہ طلحہ بن براء رضی اللہ عنہ بیمار ہوئے تو آئے ان کے پاس نبی ﷺ عیادت کرتے تھے ان کی' پس فرمایا: ''میں گمان کرتا ہوں کہ طلحہ پر موت طاری ہو چکی ہے پس خبر دینا مجھ کو ان کے متعلق اور جلدی ❶ کرو کیونکہ نہیں لائق واسطے مسلمان میت کے کہ روک رکھا جائے اسے درمیان اس کے اہل کے۔'' (ابوداؤد)

**حکم الحدیث**: اس کی سند ضعیف ہے۔

**فوائد الحدیث**: ❶ یعنی جب روح قبض ہو جائے تو فوراً تجہیز و تکفین کا سامان کرنا چاہیے' اگر کوئی رات کو فوت ہوا اور رات ہی میں تجہیز و تکفین اور نماز جنازہ ہو سکے تو رات ہی میں دفن کر دیں' دن کا انتظار نہ کریں۔ رات میں میت کو دفن کرنا صحیح حدیث سے ثابت ہے' ابوبکر رضی اللہ عنہ اور فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا رات ہی میں دفن کیے گئے ہیں۔ البتہ رات کے وقت تجہیز و تکفین اور نماز جنازہ نہ ہو سکے تو دن کا انتظار کرنا چاہیے اور جمعہ کے دن اگر نماز جمعہ سے پہلے تجہیز و تکفین اور نماز جنازہ سے فراغت ہو سکے تو پہلے ہی فارغ ہو جانا چاہیے نماز جنازہ میں زیادہ لوگوں کے شریک ہونے کے خیال سے نماز جمعہ کا انتظار نہیں کرنا چاہیے۔ (کتاب الجنائز ص ١٧)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



## الفصل الثالث

١٦٢٦ (١١) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَقِّنُوْا مَوْتَاكُمْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ)) قَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ لِلْاَحْيَاءِ قَالَ ((اَجْوَدُ وَ اَجْوَدُ))۔

(رواه ابن ماجة) (ابن ماجه حديث رقم ١٤٤٦)

سیدنا عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تلقین کرو تم اپنے قریب المرگ لوگوں کو کلمہ کی' نہیں کوئی معبود مگر اللہ' حوصلہ والا' عزت والا' پاک ہے اللہ پروردگار عرش بڑے کا' سب تعریف واسطے اللہ کے ہے جو پروردگار عالموں کا'' صحابہ نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! کیسا ہے سکھانا اس کا تندرستوں کو؟ فرمایا: ''بہتر اور بہتر۔'' ❶ (ابن ماجہ)

**حکم الحدیث**: اس کی سند ضعیف ہے۔

**فوائد الحدیث**: ❶ یعنی اگر زندہ لوگ بھی اس دعا کو پڑھیں تو کوئی نقصان نہیں بلکہ بہتر ہے۔

١٦٢٧ (١٢) وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((اَلْمَيِّتُ تَحْضُرُهُ الْمَلَائِكَةُ فَاِذَا كَانَ الرَّجُلُ صَالِحًا قَالُوْا اُخْرُجِىْ اَيَّتُهَا النَّفْسُ الطَّيِّبَةُ كَانَتْ فِى الْجَسَدِ الطَّيِّبِ اُخْرُجِىْ حَمِيْدَةً وَّاَبْشِرِىْ بِرَوْحٍ وَّ رَيْحَانٍ وَّ رَبٍّ غَيْرِ غَضْبَانَ فَلَا تَزَالُ يُقَالُ لَهَا ذٰلِكَ حَتّٰى تَخْرُجَ ثُمَّ يُعْرَجُ بِهَا اِلَى السَّمَآءِ فَيُفْتَحُ لَهَا فَيُقَالُ مَنْ هٰذَا فَيَقُوْلُوْنَ فُلَانٌ فَيُقَالُ مَرْحَبًا بِالنَّفْسِ الطَّيِّبَةِ كَانَتْ فِى الْجَسَدِ الطَّيِّبِ اُدْخُلِىْ حَمِيْدَةً وَّاَبْشِرِىْ بِرَوْحٍ وَّ رَيْحَانٍ وَّ رَبٍّ غَيْرِ غَضْبَانَ فَلَا تَزَالُ يُقَالُ لَهَا ذٰلِكَ حَتّٰى تَنْتَهِىَ اِلَى السَّمَآءِ الَّتِىْ فِيْهَا اللّٰهُ فَاِذَا كَانَ الرَّجُلُ السُّوْءَ قَالَ اُخْرُجِىْ اَيَّتُهَا النَّفْسُ الْخَبِيْثَةُ كَانَتْ فِى الْجَسَدِ الْخَبِيْثِ اُخْرُجِىْ ذَمِيْمَةً وَّاَبْشِرِىْ بِحَمِيْمٍ وَّغَسَّاقٍ وَّاٰخَرَ مِنْ شَكْلِهِ اَزْوَاجٌ فَمَا تَزَالُ يُقَالُ لَهَا ذٰلِكَ حَتّٰى تَخْرُجَ ثُمَّ يُعْرَجُ اِلَى السَّمَآءِ فَيُفْتَحُ لَهَا فَيُقَالُ مَنْ هٰذَا فَيُقَالُ فُلَانٌ فَيُقَالُ لَامَرْحَبًا بِالنَّفْسِ

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو (انسان) مرنے کے قریب ہوتا ہے' آتے ہیں اس کے پاس فرشتے' ❶ تو جو ہوتا ہے مرد نیک' کہتے ہیں نکل اے جان! پاک تھی بدن پاک میں' نکل اس حالت میں کہ تعریف کی ❷ گئی ہے اور خوش ہو ساتھ راحت کے اور رزق پاک کے بہشت میں اور ساتھ ملاقات ❸ رب غیر غضبناک کے' پس ہمیشہ رہتی ہے وہ جان کہ کہا جاتا ہے اس کو یہ یہاں تک کہ وہ باہر نکلتی ہے' پھر لے جاتے ہیں اس کو آسمان کی طرف' پھر کھولا جاتا ہے دروازہ آسمان کا واسطے اس کے' پس کہا جاتا ہے کون ہے؟ تو فرشتے کہتے ہیں کہ فلاں شخص ہے' پس کہا جاتا ہے خوشی ہو جان پاک کو کہ تھی پاک بدن میں' داخل ہو اس حال میں کہ تعریف کی گئی ہے اور خوش ہو ساتھ راحت اور رزق پاک کے اور ساتھ ملاقات پروردگار کے کہ نہیں وہ ناراض پس ہمیشہ رہتی ہے جان کہ کہا جاتا ہے واسطے اس کے یہ یہاں تک ❹ کہ پہنچتی ہے اس آسمان تک کہ اس میں ہے اللہ تعالیٰ' پس جو آدمی برا ہوتا ہے تو ملک الموت کہتا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



الْخَبِیْثَةِ كَانَتْ فِی الْجَسَدِ الْخَبِیْثِ اِرْجِعِیْ ذَمِیْمَةً فَاِنَّهَا لَا تُفْتَحُ لَكِ اَبْوَابُ السَّمَآءِ فَتُرْسَلُ مِنَ السَّمَآءِ ثُمَّ تَصِیْرُ اِلَی الْقَبْرِ))۔ (رواه ابن ماجة)

(ابن ماجه حديث رقم ٤٢٦٢ واحمد في المسند ٢/ ٣٦٤)

ہے نکل تو اے ناپاک جان کہ تھی ناپاک بدن میں نکل تو درحالیکہ مذمت کی گئی ہے اور خوش ہو ساتھ پانی گرم اور پیپ کے اس جیسے طرح طرح کے عذابات کے پس ہمیشہ رہتی ہے جان کہا جاتا ہے اس کے لیے یہ یہاں تک کہ نکلتی ہے' پھر لے جاتے ہیں اس کو طرف آسمان کی' پس کھلوائے جاتے ہیں آسمان کے دروازے اس کے لیے' کہا جاتا ہے کون ہے یہ؟ کہا جاتا ہے کہ فلاں شخص' پھر کہا جاتا ہے نہ خوشی ہو جان ناپاک کی کہ تھی بدن ناپاک میں' لوٹ جا مذمت کی گئی ہے تو تحقیق نہیں کھولے جائیں گے تیرے لیے دروازے آسمان کے' پھر ڈالی (گرائی) جاتی ہے آسمان سے' پھر واپس آتی ہے ❺ طرف قبر کی۔'' (ابن ماجہ)

**حکم الحدیث:** اس کی سند حسن ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ یعنی رحمت کے فرشتے۔ ❷ یعنی اللہ تعالیٰ اور مخلوق کے نزدیک۔ ❸ بلکہ مہربان کے' سبحان اللہ' روح صدائے ربانی پر عاشق ہے' یہ نغمہ سنتے ہی بدن کو چھوڑ کر نکل آتی ہے۔ ❹ اس حدیث سے اللہ تعالیٰ کا آسمان پر ہونا ثابت ہوتا ہے' جو لوگ انکار کرتے ہیں اور اہل حدیث کو مشبہ اور مجسمہ کہتے ہیں ان کی ارواح بھی اللہ تعالیٰ تک نہ جا سکیں گی اور پہلے آسمان سے ہی واپس زمین پر پٹخ دی جائیں گی' اعاذنا اللہ منہم۔ ❺ اور وہاں عذاب میں مبتلا رہتی ہے' اللھم قنا عذاب القبر و عذاب النار۔

١٦٢٨ - (١٣) وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((اِذَا خَرَجَتْ رُوْحُ الْمُؤْمِنِ تَلَقَّاهَا مَلَكَانِ يُصْعِدَانِهَا)) قَالَ حَمَّادٌ فَذَكَرَ مِنْ طِيْبِ رِيْحِهَا وَذَكَرَ الْمِسْكَ قَالَ ((وَيَقُوْلُ اَهْلُ السَّمَآءِ رُوْحٌ طَيِّبَةٌ جَآءَتْ مِنْ قِبَلِ الْاَرْضِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكِ وَعَلٰى جَسَدٍ كُنْتِ تَعْمُرِيْنَهٗ فَيُنْطَلَقُ بِهٖ اِلٰى رَبِّهٖ ثُمَّ يَقُوْلُ اِنْطَلِقُوْا بِهٖ اِلٰى اٰخِرِ الْاَجَلِ)) قَالَ ((وَاِنَّ الْكَافِرَ اِذَا خَرَجَتْ رُوْحُهٗ)) قَالَ حَمَّادٌ وَذَكَرَ مِنْ نَّتْنِهَا وَذَكَرَ لَعْنًا ((وَيَقُوْلُ اَهْلُ السَّمَآءِ رُوْحٌ خَبِيْثَةٌ جَآءَتْ مِنْ قِبَلِ الْاَرْضِ فَيُقَالُ اِنْطَلِقُوْا بِهٖ اِلٰى اٰخِرِ الْاَجَلِ)) قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ فَرَدَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ رَيْطَةً

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس وقت نکلتی ہے روح مومن کی لیتے ہیں اس کو دو فرشتے لے کر چڑھتے ہیں اس کو'' کہا حماد ❶ نے' پس ذکر کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس روح کی خوشبو کا اور ذکر کیا مشک کا' آپ نے فرمایا: ''کہتے ہیں اہل آسمان روح پاک آئی زمین کی طرف سے' رحمت بھیجے اللہ تجھ پر اور تیرے بدن پر کہ آباد رکھتی تھی تو اس کو' پس لے جاتے ہیں اس کو طرف اس کے پروردگار کی' پھر فرماتا ہے پروردگار لے جاؤ ❷ اس کو مہلت دی جائے قیامت تک'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب کافر کی روح نکلتی ہے' کہا حماد نے اور ذکر کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی بدبو کا اور ذکر فرمایا لعنت کا؟'' کہتے ہیں اہل آسمان' روح ناپاک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



كَانَتْ عَلَيْهِ عَلٰى اَنْفِهِ هٰكَذَا (رواه مسلم) (مسلم حديث رقم (۷۵- ۲۸۷۲)

آئی زمین کی طرف سے' پس کہا جاتا ہے کہ لے جاؤ اس کو مہلت ❸ دی جائے قیامت تک" سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: "پس رسول اللہ ﷺ نے اپنی چادر ❹ جو کہ آپ پر تھی' اپنی ناک پر اس طرح رکھی۔" (مسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ اس حدیث کے ایک راوی کا نام ہے۔ ❷ یعنی علیین میں جہاں مومنوں کی روحیں ہیں۔ ❸ یعنی قیامت تک وہیں علیین میں رہے۔ ❹ جب آپ نے کافر کی روح کا ذکر کیا اور اس کی بدبو بیان فرمائی تو آپ نے اپنی چادر سے اپنا ناک ڈھانپ لیا۔

۱۶۲۹ (۱٤) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((اِذَا حُضِرَ الْمُؤْمِنُ اَتَتْ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ بِحَرِيْرَةٍ بَيْضَآءَ فَيَقُوْلُوْنَ اُخْرُجِيْ رَاضِيَةً مَّرْضِيًّا عَنْكِ اِلٰى رَوْحِ اللّٰهِ وَ رَيْحَانٍ وَّ رَبٍّ غَيْرِ غَضْبَانَ فَتَخْرُجُ كَاَطْيَبِ رِيْحِ الْمِسْكِ حَتّٰى اَنَّهٗ لَيُنَاوِلُهٗ بَعْضُهُمْ بَعْضًا حَتّٰى يَاْتُوْا بِهٖ اَبْوَابَ السَّمَآءِ فَيَقُوْلُوْنَ مَا اَطْيَبَ هٰذِهِ الرِّيْحُ الَّتِيْ جَآءَتْكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ فَيَاْتُوْنَ بِهٖ اَرْوَاحَ الْمُؤْمِنِيْنَ فَلَهُمْ اَشَدُّ فَرْحًا بِهٖ مِنْ اَحَدِكُمْ بِغَائِبِهٖ يَقْدُمُ عَلَيْهِ فَيَسْاَلُوْنَهٗ مَاذَا فَعَلَ فُلَانٌ مَاذَا فَعَلَ فُلَانٌ فَيَقُوْلُوْنَ دَعُوْهُ فَاِنَّهٗ كَانَ فِيْ غَمِّ الدُّنْيَا فَيَقُوْلُ قَدْ مَاتَ اَمَا اَتَاكُمْ فَيَقُوْلُوْنَ قَدْ ذُهِبَ بِهٖ اِلٰى اُمِّهِ الْهَاوِيَةِ وَاِنَّ الْكَافِرَ اِذَا احْتُضِرَ اَتَتْهُ مَلَائِكَةُ الْعَذَابِ بِمِسْحٍ فَيَقُوْلُوْنَ اُخْرُجِيْ سَاخِطَةً مَّسْخُوْطًا عَلَيْكِ اِلٰى عَذَابِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ فَتَخْرُجُ كَاَنْتَنِ رِيْحِ جِيْفَةٍ حَتّٰى يَاْتُوْنَ بِهٖ اِلٰى بَابِ الْاَرْضِ فَيَقُوْلُوْنَ مَا اَنْتَنَ هٰذِهِ الرِّيْحُ حَتّٰى يَاْتُوْنَ بِهٖ اَرْوَاحَ الْكُفَّارِ.)) (رواه احمد و النسائي) (النسائي حديث رقم ۱۸۳۳)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جس وقت آتی ہے مومن کو موت' لاتے ہیں فرشتے رحمت کے سفید ریشمی ❶ کپڑا' پھر کہتے ہیں روح کو نکل تو اس حال میں کہ راضی ہے تو اللہ تعالیٰ سے' اللہ تعالیٰ راضی ہے تجھ سے' طرف رحمت الٰہی کے اور رزق خوب کے اور طرف پروردگار کی' کہ نہیں غضبناک' پس نکلتی ہے روح مانند بہترین خوشبو مشک کے' یہاں تک کہ لیتے ہیں ❷ اس روح کو بعض فرشتے بعض سے یہاں تک کہ لاتے ہیں اس کو آسمان کے دروازوں پر' پس کہتے ہیں فرشتے آپس میں کیا خوب ہے یہ خوشبو کہ آئی تم کو زمین کی طرف سے ❸ پھر لاتے ہیں اس کو مومنوں کی ارواح کی تو وہ بہت خوش ہوتے ہیں بسبب آنے اس روح کے' ایک تمہارے ❹ سے ساتھ غائب اپنے کے کہ آتا ہے اس کے پاس' پھر پوچھتی ہیں مومنوں کی ارواح اس روح سے' کیا کیا فلاں نے؟ کیا کیا فلاں نے؟ تو ارواح آپس میں کہتی ہیں چھوڑ دو اس کو اس لیے کہ یہ تھی غم دنیا میں' تو کہتی ہے یہ روح کہ تحقیق مر گیا فلاں کیا نہیں آیا تمہارے پاس وہ ارواح کہتی ہیں کہ تحقیق لے گئے اس کو طرف اس کی ماں کی جو آگ دوزخ کی ہے اور کافر کو جس وقت موت آتی ہے لاتے ہیں اس کے پاس فرشتے عذاب کے ٹاٹ' پھر کہتے ہیں روح کافر کو کہ نکل طرف عذاب اللہ عزوجل کے تو ناخوش اور ناخوشی کی گئی تجھ پر پس نکلتی ہے روح بدبودار مانند نہایت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



بدبو مردار کے‘ یہاں تک کہ لاتے ہیں اس کو زمین کے دروازہ کی طرف‘ پس کہتے ہیں فرشتے کیا بری ہے یہ بدبو‘ یہاں تک کہ لاتے ہیں اس کو طرف ارواح کفار کے ❺ (احمد‘ نسائی)

**حکم الحدیث:** پہلی روایت صحیح ہے اور دوسری ضعیف ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ یہ کپڑا مومن کی روح کے لئے لاتے ہیں اور اس میں لپیٹ کر لے جاتے ہیں۔ ❷ یعنی تعظیم وتکریم کے لئے۔ اسے ہاتھوں ہاتھ لے جاتے ہیں۔ ❸ پ یعنی جہاں مومنوں کی ارواح رہتی ہیں علیین میں یا جنت میں یا عرش کے نیچے تو اس کو وہیں لاتے ہیں۔ ❹ یعنی جیسے کوئی سفر سے آتا ہے اور اس کے اہل وعیال اس کی آمد پر بہت خوش ہوتے ہیں‘ اسی طرح سے اس مومن کی روح سے وہاں موجود ارواح خوش ہوتی ہیں۔ ❺ یعنی مومنوں کی ارواح علیین میں رکھتے ہیں اور کفار کی سجین میں۔

١٦٣٠ (١٤) وَعَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِيْ جَنَازَةِ رَجُلٍ مِّنَ الْأَنْصَارِ فَانْتَهَيْنَا اِلَى الْقَبْرِ وَلَمَّا يُلْحَدْ فَجَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَجَلَسْنَا حَوْلَهٗ كَاَنَّ عَلٰى رُءُوْسِنَا الطَّيْرَ وَ فِيْ يَدِهٖ عُوْدٌ يَنْكُتُ بِهٖ فِي الْاَرْضِ فَرَفَعَ رَأْسَهٗ فَقَالَ ((اِسْتَعِيْذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ)) مَرَّتَيْنِ اَوْثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ ((اِنَّ الْعَبْدَ الْمُؤْمِنَ اِذَا كَانَ فِيْ اِنْقِطَاعٍ مِنَ الدُّنْيَا وَ اِقْبَالٍ مِّنَ الْاٰخِرَةِ نَزَلَ اِلَيْهِ مَلَآئِكَةٌ مِّنَ السَّمَآءِ بِيْضُ الْوُجُوْهِ كَاَنَّ وُجُوْهَهُمُ الشَّمْسُ مَعَهُمْ كَفَنٌ مِّنْ اَكْفَانِ الْجَنَّةِ وَحَنُوْطٌ الْجَنَّةِ حَتّٰى يَجْلِسُوْا مِنْهُ مَدَّالْبَصَرِ ثُمَّ يَجِيْءُ مَلَكُ الْمَوْتِ عَلَيْهِ السَّلَامُ حَتّٰى يَجْلِسَ عِنْدَ رَأْسِهٖ فَيَقُوْلُ اَيَّتُهَا النَّفْسُ الطَّيِّبَةُ اُخْرُجِيْ اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَ رِضْوَانٍ)) قَالَ ((فَتَخْرُجُ تَسِيْلُ كَمَا تَسِيْلُ الْقَطْرَةُ مِنَ السِّقَآءِ فَيَأْخُذُهَا فَاِذَا اَخَذَهَا لَمْ يَدَعُوْهَا فِيْ يَدِهٖ طَرْفَةَ عَيْنٍ حَتّٰى يَاْخُذُوْهَا فَيَجْعَلُوْهَا فِيْ ذٰلِكَ الْكَفَنِ وَفِيْ ذٰلِكَ الْحَنُوْطِ وَيَخْرُجُ مِنْهَا كَاَطْيَبِ نَفْحَةِ

سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نکلے ہم نبی ﷺ کے ساتھ انصار کے ایک شخص کے جنازہ میں پس پہنچے ہم طرف قبر کی اور ابھی وہ قبر تیار نہیں کی گئی تھی تو رسول اللہ ﷺ بیٹھ گئے اور ہم بھی نبی ﷺ کے گرد بیٹھ گئے گویا کہ ہمارے ❶ سروں پر پرندے تھے‘ اور آپ کے ہاتھ میں ایک لکڑی تھی آپ اس کے ساتھ زمین کریدتے تھے پھر آپ نے اپنا سر اٹھایا اور فرمایا: ”پناہ مانگو ساتھ اللہ تعالیٰ کے عذاب قبر ❷ سے‘ دو بار فرمایا یا تین بار‘ پھر فرمایا: ”بندہ مومن جب ہوتا ہے بیچ منقطع ہونے کے دنیا سے (مرنے کے قریب) اور متوجہ ہونے کے طرف آخرت کے تو اترتے ہیں فرشتے اس کی طرف آسمان سے نہایت روشن ہوتے ہیں ان کے چہرے مانند سورج کے‘ ساتھ ان کے کفن ہوتا ہے جنت کے کفن سے اور خوشبو ہوتی ہے جنت کی خوشبو سے‘ یہاں تک کہ بیٹھتے ❸ ہیں سامنے اس کے جہاں تک کہ پہنچے نگاہ‘ پھر آتے ہیں ملک الموت علیہ السلام یہاں تک کہ بیٹھتے ہیں نزدیک اس کے سر کے‘ کہتے ہیں‘ اے جان پاک! نکل اللہ تعالیٰ کی طرف بخشش کی طرف اور اس کی خوشنودی کی طرف‘ فرمایا: ”پس نکلتی ہے وہ‘ بہتی ہوئی جیسے بہتا ہے ❹ قطرہ پانی کا مشک میں سے‘ تو لیتے ہیں اس کو ملک الموت اور جب لیتے ہیں اس کو تو نہیں چھوڑتے پلک جھپکنے کے برابر یہاں تک کہ لیتے ہیں اس کو وہ فرشتے اور رکھتے ہیں اس کو اس کفن میں اور اس خوشبو میں اور نکلتی ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



مِسْكٍ وُّجِدَتْ عَلٰى وَجْهِ الْاَرْضِ)) قَالَ ((فَيَصْعَدُوْنَ بِهَا فَلَا يَمُرُّوْنَ يَعْنِيْ بِهَا عَلٰى مَلَإٍ مِّنَ الْمَلَآئِكَةِ اِلَّا قَالُوْا مَاهٰذَا الرُّوْحُ الطَّيِّبُ فَيَقُوْلُوْنَ فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ بِاَحْسَنِ اَسْمَآئِهِ الَّتِيْ كَانُوْا يُسَمُّوْنَهٗ بِهَا فِي الدُّنْيَا حَتّٰى يَنْتَهُوْا بِهَا اِلَى السَّمَآءِ الدُّنْيَا فَيَسْتَفْتِحُوْنَ لَهٗ فَيُفْتَحُ لَهُمْ فَيُشَيِّعُهٗ مِنْ كُلِّ سَمَآءٍ مُقَرَّبُوْهَا اِلَى السَّمَآءِ الَّتِيْ تَلِيْهَا حَتّٰى يُنْتَهٰى بِهٖ اِلَى السَّمَآءِ السَّابِعَةِ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اُكْتُبُوْا كِتَابَ عَبْدِيْ فِيْ عِلِّيِّيْنَ وَ اَعِيْدُوْهُ اِلَى الْاَرْضِ فَاِنِّيْ مِنْهَا خَلَقْتُهُمْ وَ فِيْهَا اُعِيْدُهُمْ وَ مِنْهَا اُخْرِجُهُمْ تَارَةً اُخْرٰى)) قَالَ ((فَتُعَادُ رُوْحُهٗ فِيْ جَسَدِهٖ فَيَاْتِيْهِ مَلَكَانِ فَيُجْلِسَانِهٖ فَيَقُوْلَانِ لَهٗ مَنْ رَّبُّكَ فَيَقُوْلُ رَبِّيَ اللّٰهُ فَيَقُوْلَانِ لَهٗ مَادِيْنُكَ فَيَقُوْلُ دِيْنِيَ الْاِسْلَامُ فَيَقُوْلَانِ لَهٗ مَاهٰذَا الرَّجُلُ الَّذِيْ بُعِثَ فِيْكُمْ فَيَقُوْلُ هُوَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَيَقُوْلَانِ لَهٗ وَمَا عِلْمُكَ فَيَقُوْلُ قَرَأْتُ كِتَابَ اللّٰهِ فَاٰمَنْتُ بِهٖ وَصَدَّقْتُ فَيُنَادِيْ مُنَادٍ مِّنَ السَّمَآءِ اَنْ صَدَقَ عَبْدِيْ فَافْرِشُوْهُ مِنَ الْجَنَّةِ وَاَلْبِسُوْهُ مِنَ الْجَنَّةِ وَافْتَحُوْا لَهٗ بَابًا اِلَى الْجَنَّةِ قَالَ فَيَاْتِيْهِ مِنْ رَّوْحِهَا وَطِيْبِهَا فَيُفْسَحُ لَهٗ فِيْ قَبْرِهٖ مَدَّ بَصَرِهٖ)) قَالَ ((وَيَاْتِيْهِ رَجُلٌ حَسَنُ الْوَجْهِ حَسَنُ الثِّيَابِ طَيِّبُ الرِّيْحِ فَيَقُوْلُ اَبْشِرْ بِالَّذِيْ يَسُرُّكَ هٰذَا يَوْمُكَ الَّذِيْ كُنْتَ تُوْعَدُ فَيَقُوْلُ لَهٗ مَنْ اَنْتَ فَوَجْهُكَ الْوَجْهُ يَجِيْئُ بِالْخَيْرِ فَيَقُوْلُ اَنَا عَمَلُكَ الصَّالِحُ فَيَقُوْلُ رَبِّ اَقِمِ السَّاعَةَ رَبِّ اَقِمِ السَّاعَةَ حَتّٰى اَرْجِعَ اِلٰى

اس روح سے خوشبو بہترین مشک کی خوشبو کی طرح کی کہ پائی جائے روئے زمین پر' آپ نے فرمایا: ''لے کر چڑھتے ہیں اس جان کو پس نہیں گزرتے ❺ فرشتے یعنی ساتھ اس جان کے کسی جماعت پر فرشتوں سے مگر کہتے ہیں کون ہے یہ روح پاک' تو فرشتے لانے والے کو کہتے ہیں فلاں بیٹا فلاں کا' ساتھ بہترین ناموں اس کے کہ تھے اہل دنیا ذکر کرتے اس کو ساتھ ان کے دنیا میں' یہاں تک کہ پہنچتے ہیں اس کے ساتھ آسمان دنیا تک' پھر کھلواتے ہیں دروازہ اس کے لیے' پس کھولا جاتا ہے آسمان ان کے لیے' پس ساتھ ہوتے ہیں اس کے ہر آسمان سے مقرب الٰہی کے' کہ اس آسمان میں اس آسمان تک کہ متصل ہے اس کے یہاں تک کہ پہنچایا جاتا ہے اس کو ساتویں آسمان تک' تو اللہ عزوجل فرماتا ہے لکھو نامہ اعمال میرے بندہ کا علیین میں اور پھر لے جاؤ ❻ اس کو طرف زمین کے' اس لیے کہ میں نے زمین ہی سے پیدا کیا ان کو' اور اسی میں پھر بھیجتا ہوں ان کو اور اسی سے نکالوں گا ان کو'' آپ نے فرمایا: ''پھر داخل کی جاتی ہے روح اس کی اس کے بدن میں' پھر آتے ہیں اس کے پاس دو فرشتے' ❼ پس بٹھاتے ہیں اس کو پھر کہتے ہیں اس کو' کون ہے رب تیرا؟ پس کہتا ہے' میرا رب اللہ ہے' پھر اس کو کہتے ہیں تیرا دین کیا ہے؟ تو وہ کہتا ہے میرا دین اسلام ہے' پھر وہ اس کو کہتے ہیں کہ کون ہے یہ ❽ آدمی جو بھیجا گیا تم میں؟ وہ کہتا ہے' وہ اللہ کے رسول ہیں (ﷺ)' پھر اس کو کہتے ہیں کہ یہ تجھے کیسے پتہ چلا؟ وہ کہتا ہے میں نے کتاب اللہ پڑھی اور میں اس پر ایمان لایا اور میں نے سچ جانا پھر پکارتا ہے پکارنے والا آسمان سے یہ سچا ہے بندہ میرا' پس بچھاؤ اس کے لیے جنت کے بچھونے اور پہناؤ اس کو بہشت کے لباس اور کھولو اس کے لیے دروازہ بہشت کی طرف' نبی ﷺ نے فرمایا: ''پس آتی ہے اس کو ہوا اس کی اور خوشبو اس کی پھر اس کی نظر کی حد تک کشادہ کی جاتی ہے اس کی قبر اس کے لیے' آپ نے فرمایا: ''آتا ہے اس کے پاس ایک شخص خوب رو اچھے خوشبو دار کپڑے پہنے ہوئے تو یہ کہتا ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اَهْلِي وَمَالِي)) قَالَ ((وَاِنَّ الْعَبْدَ الْكَافِرَ اِذَا كَانَ فِي اِنْقِطَاعٍ مِّنَ الدُّنْيَا وَ اِقْبَالٍ مِّنَ الْاٰخِرَةِ نَزَلَ اِلَيْهِ مِنَ السَّمَآءِ مَلَائِكَةٌ سُوْدُ الْوُجُوْهِ مَعَهُمُ الْمُسُوْحُ فَيَجْلِسُوْنَ مِنْهُ مَدَّ الْبَصَرِ ثُمَّ يَجِيْءُ مَلَكُ الْمَوْتِ حَتّٰى يَجْلِسَ عِنْدَ رَأْسِهِ فَيَقُوْلُ اَيَّتُهَا النَّفْسُ الْخَبِيْثَةُ اُخْرُجِيْ اِلٰى سَخَطٍ مِّنَ اللّٰهِ)) قَالَ ((فَتَفَرَّقُ فِيْ جَسَدِهٖ فَيَنْتَزِعُهَا كَمَا يُنْزَعُ السَّفُّوْدُ مِنَ الصُّوْفِ الْمَبْلُوْلِ فَيَأْخُذُهَا فَاِذَا اَخَذَهَا لَمْ يَدَعُوْهَا فِيْ يَدِهٖ طَرْفَةَ عَيْنٍ حَتّٰى يَجْعَلُوْهَا فِيْ تِلْكَ الْمُسُوْحِ وَتَخْرُجُ مِنْهَا كَاَنْتَنِ رِيْحِ جِيْفَةٍ وُجِدَتْ عَلٰى وَجْهِ الْاَرْضِ فَيَصْعَدُوْنَ بِهَا فَلَا يَمُرُّوْنَ بِهَا عَلٰى مَلَاٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ اِلَّا قَالُوْا مَا هٰذَا الرُّوْحُ الْخَبِيْثُ فَيَقُوْلُوْنَ فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ بِاَقْبَحِ اَسْمَآئِهِ الَّتِيْ كَانَ يُسَمّٰى بِهَا فِي الدُّنْيَا حَتّٰى يُنْتَهٰى بِهٖ اِلَى السَّمَآءِ الدُّنْيَا فَيُسْتَفْتَحُ لَهٗ فَلَا يُفْتَحُ لَهٗ ثُمَّ قَرَاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تُفَتَّحُ لَهُمْ اَبْوَابُ السَّمَآءِ وَلَا يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ حَتّٰى يَلِجَ الْجَمَلُ فِيْ سَمِّ الْخِيَاطِ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اُكْتُبُوْا كِتَابَهٗ فِيْ سِجِّيْنٍ فِي الْاَرْضِ السُّفْلٰى فَتُطْرَحُ رُوْحُهٗ طَرْحًا ثُمَّ قَرَاَ ((وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَكَاَنَّمَا خَرَّ مِنَ السَّمَآءِ فَتَخْطَفُهُ الطَّيْرُ اَوْ تَهْوِيْ بِهِ الرِّيْحُ فِيْ مَكَانٍ سَحِيْقٍ)) فَتُعَادُ رُوْحُهٗ فِيْ جَسَدِهٖ وَيَاْتِيْهِ مَلَكَانِ فَيُجْلِسَانِهٖ فَيَقُوْلَانِ لَهٗ مَنْ رَّبُّكَ فَيَقُوْلُ هَاهْ هَاهْ لَا اَدْرِيْ فَيَقُوْلَانِ لَهٗ مَا دِيْنُكَ فَيَقُوْلُ هَاهْ هَاهْ لَا اَدْرِيْ فَيَقُوْلَانِ لَهٗ مَا هٰذَا الرَّجُلُ

خوش وقت ہو ساتھ اس چیز کے جو خوش کرے تجھ کو یہ وہ دن ہے کہ وعدہ دیا جاتا ہے تو' وہ کہتا ہے اس میت کو کون ہے تو' پس چہرہ تیرا لاتا ہے بھلائی کو اور خوشخبری دیتا ہے اس کی تو وہ کہتا ہے شخص کہ میں ہوں تیرا نیک عمل پس کہتا ہے میت' اے پروردگار میرے قائم کر قیامت اے پروردگار میرے قائم کر قیامت تا کہ جاؤں میں طرف اہل اور مال اپنے کے' نبی ﷺ نے فرمایا اور بندہ کافر جس وقت ہوتا ہے بیچ منقطع ہونے کے دنیا سے (مرنے کے قریب) اور متوجہ ہونے کے طرف آخرت کی' اترتے ہیں اس کی طرف فرشتے آسمان سے سیاہ چہرے والے' ان کے ساتھ ٹاٹ ہوتے ہیں پس بیٹھتے ہیں وہ روبرو اس کے جہاں تک کہ نگاہ پہنچے پھر آتا ہے ملک الموت یہاں تک کہ اس کے سرہانے بیٹھتا ہے پس کہتا ہے' اے جان خبیث! اللہ کے عذاب کی طرف نکل' نبی ﷺ نے فرمایا: پس پراگندہ ہوتی ہے جان کافر کے بدن میں' پس کھینچتا ہے ملک الموت اس روح کو جیسے کھینچا جاتا ہے آنکڑہ صوف تر سے' اور لیتا ہے اس کو تو جب لیتا ہے اس کو تو نہیں چھوڑتے فرشتے روح کو اس کے ہاتھ میں قدر جھپکنے آنکھ کے' یہاں تک کہ رکھتے ہیں اس کو ان ٹاٹوں میں اور پھیلتی ہے اس روح سے نہایت بدبو مانند بو مردار کے کہ پائی جائے روئے زمین پر لے کر پھر چڑھتے ہیں تو نہیں گزرتے ساتھ اس کے کسی جماعت پر فرشتوں میں سے' مگر یہ کہ کہتے ہیں فرشتے کون ہے یہ روح ناپاک' وہ لانے والے فرشتے کہتے ہیں کہ یہ فلاں بیٹا فلاں کا ہے' ذکر کرتے ہیں ساتھ بدترین اس کے ناموں کے جو کہ تھا ذکر کیا جاتا ساتھ ان کے دنیا میں یہاں تک کہ پہنچایا جاتا ہے اس کو طرف آسمان دنیا کے' پس کھلوایا جاتا ہے اس کے لیے دروازہ آسمان کا تو نہیں کھولا جاتا اس کے لیے پھر پڑھی ⑨ رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت: ''نہیں کھولے جاتے واسطے کافروں کے دروازے آسمان کے اور ⑩ نہ داخل ہوں گے بہشت میں یہاں تک کہ داخل ہو اونٹ سوئی کے سوراخ میں' پھر اللہ عزوجل فرماتا ہے: لکھو نامہ اعمال اس کا سجین میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



الَّذِیْ بُعِثَ فِیْکُمْ فَیَقُوْلُ هَاهْ هَاهْ لَا اَدْرِیْ فَیُنَادِیْ مُنَادٍ مِّنَ السَّمَآءِ اَنْ کَذَبَ فَاَفْرِشُوْهُ مِنَ النَّارِ وَافْتَحُوْا لَهٗ بَابًا اِلَی النَّارِ فَیَاْتِیْهِ مِنْ حَرِّهَا وَسَمُوْمِهَا وَیُضَیَّقُ عَلَیْهِ قَبْرُهٗ حَتّٰی تَخْتَلِفَ فِیْهِ اَضْلَاعُهٗ وَیَاْتِیْهِ رَجُلٌ قَبِیْحُ الْوَجْهِ قَبِیْحُ الثِّیَابِ مُنْتِنُ الرِّیْحِ فَیَقُوْلُ اَبْشِرْ بِالَّذِیْ یَسُوْءُکَ هٰذَا یَوْمُکَ الَّذِیْ کُنْتَ تُوْعَدُ فَیَقُوْلُ مَنْ اَنْتَ فَوَجْهُکَ الْوَجْهُ یَجِیْءُ بِالشَّرِّ فَیَقُوْلُ اَنَا عَمَلُکَ الْخَبِیْثُ فَیَقُوْلُ رَبِّ لَا تُقِمِ السَّاعَةَ وَفِیْ رِوَایَةٍ نَحْوَهٗ وَزَادَ فِیْهِ اِذَا خَرَجَ رُوْحُهٗ صَلّٰی عَلَیْهِ کُلُّ مَلَکٍ بَیْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ وَکُلُّ مَلَکٍ فِی السَّمَآءِ وَفُتِحَتْ لَهٗ اَبْوَابُ السَّمَآءِ لَیْسَ مِنْ اَهْلِ بَابٍ اِلَّا وَهُمْ یَدْعُوْنَ اللّٰهَ اَنْ یُّعْرَجَ بِرُوْحِهٖ مِنْ قِبَلِهِمْ وَتُنْزَعُ نَفْسُهٗ یَعْنِی الْکَافِرَ مَعَ الْعُرُوْقِ فَیَلْعَنُهٗ کُلُّ مَلَکٍ بَیْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ وَکُلُّ مَلَکٍ فِی السَّمَآءِ وَتُغْلَقُ اَبْوَابُ السَّمَآءِ لَیْسَ مِنْ اَهْلِ بَابٍ اِلَّا وَهُمْ یَدْعُوْنَ اللّٰهَ اَنْ لَّا یُعْرَجَ رُوْحُهٗ مِنْ قِبَلِهِمْ)) (رواہ احمد) (ابوداؤد حدیث رقم ٤٧٥٣ واحمد فی المسند ٤/ ٢٨٧)

جو نیچے کی زمین میں ہے' پس پھینکی جاتی ہے روح اس کی پھینکنے کی جگہ میں' پھر نبی ﷺ نے یہ آیت پڑھی: ''اور جو شخص شرک کرتا ہے اللہ تعالیٰ کے ساتھ پس گویا گرا وہ آسمان سے چہرے کے بل' اچک لیتے ہیں اس کو پرندے ⑪ یا پھینک ⑫ دیتی ہے اس کو ہوا دور کے مکان میں'' پھر ڈالی جاتی ہے روح اس کے بدن میں اور آتے ہیں اس کے پاس دو فرشتے' جو اس کو بٹھاتے ہیں پھر اس کو کہتے ہیں' تیرا رب کون ہے؟ وہ کہتا ہے' ہاہا ⑬ میں نہیں جانتا' پھر کہتے ہیں اس کو کیا ہے دین تیرا؟ تو وہ کہتا ہے ہاہا میں نہیں جانتا پھر اس کو کہتے ہیں کون ہے یہ شخص کہ جو تم میں بھیجا گیا؟ وہ کہتا ہے ہاہا میں نہیں جانتا پھر پکارتا ہے پکارنے والا آسمان کی طرف سے' یہ جھوٹا ہے پس بچھاؤ بچھونا اس کے لیے آگ کا اور کھول دو اس کے لیے دروازہ طرف دوزخ کی' پس آتی ہے اس کو گرمی اس کی اور ہوا گرم اس کی اور تنگ کی جاتی ہے قبر اس پر اس کی یہاں تک کہ مل کر ادھر ادھر نکل آتی ہیں قبر میں پسلیاں اس کی اور آتا ہے اس کے پاس ایک شخص بدشکل بدبودار برے کپڑے پہنے ہوئے وہ کہتا ہے' خوش وقت ہو ساتھ اس چیز کے کہ ناخوش کرے تجھ کو اور وہ یہ دن ہے جو وعدہ دیا جاتا تھا تو' وہ مردہ کہتا ہے کون ہے تو؟ تیرا تو چہرہ نہایت برا ہے' لاتا ہے برائی' تو وہ کہتا ہے کہ میں ہوں تیرا بد عمل پھر کہتا ہے مردہ اے پروردگار میرے نہ قائم کر تو قیامت کو۔ ایک روایت میں اس کے علاوہ یہ بھی ہے کہ جس وقت نکلتی ہے روح مومن کی رحمت بھیجتا ہے اس پر ہر وہ فرشتہ جو درمیان آسمان اور زمین کے ہے اور ہر وہ فرشتہ جو آسمان میں ہے اور کھولے جاتے ہیں اس کے لیے دروازے آسمان کے اور نہیں کوئی دروازے والا مگر یہ کہ وہ دعا مانگتے ہیں اللہ تعالیٰ سے یہ کہ چڑھائی جائے روح اس کی ان کی طرف سے اور نکالی جاتی ہے ٤ جان اس کی یعنی کافر کی ساتھ رگوں کے تو لعنت کرتے ہیں اس کو تمام فرشتے درمیان آسمان و زمین کے اور ہر فرشتہ آسمان میں اور بند کئے جاتے ہیں دروازے آسمان کے نہیں کوئی دروازے والا مگر کہ دعا کرتا ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اللہ تعالیٰ سے یہ کہ نہ چڑھائی جائے روح اس کی ان کی ہماری طرف۔'' (احمد)

**فوائد الحدیث:** ❶ پرندے تھے۔ یہ سکون اور اطمینان سے کنایہ ہے۔ ❷ عذاب قبر سے الخ۔ اس حدیث سے عذاب قبر ثابت ہوتا ہے' کتاب وسنت میں اس کے بہت دلائل موجود ہیں اور عقل کے لحاظ سے بھی یہ ناممکن نہیں کہ اللہ تعالیٰ بدن کے کسی حصہ میں حیات پیدا کر دے اور اسے عذاب ہو' بخاری مسلم اور اصحاب سنن نے اس مسئلہ میں بہت احادیث نقل کی ہیں' اہلحدیث کا یہی مذہب ہے۔ ❸ بیٹھتے ہیں الخ۔ یعنی نہایت ادب' احترام سے بیٹھ کر روح نکلنے کی انتظار کرتے ہیں۔ ❹ جیسے بہتا ہے قطرہ۔ اس سے معلوم ہوا کہ مومن کی جان نہایت آسانی سے نکلتی ہے اور ایسی حدیثیں بھی آئی ہیں جن میں یہ بیان ہے کہ مومن پر بھی سختی ہوتی ہے مقصد یہ ہے کہ مومن پر جان نکلنے سے پہلے سختی ہوتی ہے اور نکلتے وقت بالکل سہولت ہوتی ہے' بخلاف کافر اور فاسق وفاجر کے کہ اس کی جان نہایت سختی سے نکلتی ہے۔ واللہ اعلم (م) ❺ نہیں گزرتے۔ یعنی اس کی جان لے کر۔ ❻ طرف زمین کے۔ یعنی اس کے بدن کی طرف لے جاؤ جو زمین میں مدفون ہے تاکہ اس کے ساتھ وابستہ ہو کر منکر ونکیر کے سوالات کا جواب دے۔ ❼ دو یعنی منکر ونکیر۔ ❽ کون ہے وہ شخص الخ۔ بعض روایات میں یوں ہے " **فی هذا الرجل لمحمد**'' اور بعض میں صرف "**فی هذا الرجل**'' آیا ہے مطلب یہ ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا قبر میں تین سوالات ہوں گے (۱) توحید باری تعالیٰ (۲) دین (۳) اور میری رسالت کے متعلق۔ اللہ تعالیٰ مومن کو ان تینوں سوالوں کے صحیح جواب یاد کرا دیتا ہے اور کافر ومنافق کو ان کے جواب بھول جاتے ہیں۔ **اللهم ثبتنا بالقول الثابت فی الحیوة الدنیا و فی الآخرة۔** یہاں ''ہذا الرجل'' سے بعض کم فہم لوگوں کو غلطی لگی ہے وہ سمجھتے ہیں کہ ہذا سے اشارہ نبی ﷺ کے جسم پاک کی طرف ہے' جو بذات خود یا مثالی طور پر قبر میں موجود ہوں گے بالفرض نبی ﷺ قبر میں موجود ہوں بھی تو ہر جگہ اور قبر میں کیسے موجود ہوئے؟ اگر مثالی جسم مراد ہو تو پھر آپ بذات خود موجود نہ رہے بلکہ ان کی مثال اور شبیہ موجود ہوئی اور پھر ہذا کے لئے یہ ضروری نہیں کہ جس کی طرف ہذا کا اشارہ ہو وہ پاس اور سامنے ہی موجود ہو بلکہ عقلی معنوی اور حاضر فی الذہن چیزوں کی طرف بھی لفظ ہذا سے اشارہ کیا جاتا ہے۔ قرآن مجید میں اس کی مثالیں اکثر ملتی ہیں فرشتے جب لوط علیہ السلام کی قوم کو ہلاک کرنے کے لئے آئے تھے تو پہلے ابراہیم علیہ السلام کے پاس حاضر ہوئے' انہوں نے آمد کا سبب پوچھا تو فرشتوں نے کہا: **انا مهلكوا اهل هذه القرية ان اهلها كانوا ظالمين۔** (العنکبوت: ۳۰) اب تو یہ معلوم ہوا کہ لوط علیہ السلام سدوم کی بستیوں میں رہتے تھے اور ابراہیم علیہ السلام فلسطین میں اور یہ بھی معلوم ہے کہ سدوم سامنے نہیں تھا بلکہ ابراہیم علیہ السلام اور فرشتوں کے ذہن میں تھا۔ اسی طرح "**الم ذلك الكتاب**" میں ذلک کا اشارہ قرآن مجید کی طرف ہے حالانکہ اس آیت کے نزول کے وقت سارا قرآن مجید نہیں نازل ہوا تھا۔ نیز جب نبی ﷺ مدینہ منورہ میں زندہ موجود تھے۔ اس وقت جو مسلمان یا غیر فوت ہوتے تھے تو ان سے یہ سوال کیسے کیا جاتا تھا' آپ تو کبھی عالم برزخ کی سیر کے لئے تشریف نہیں لے گئے' بلکہ زندگی میں ہمیشہ مدینہ منورہ میں اقامت فرما رہے۔ ❾ یہ آیت یعنی دلیل اور سند کے لئے۔ ❿ اور نہ داخل ہوں گے۔ یعنی جیسے یہ امر محال ہے ایسے ہی کافروں کا جنت میں داخل ہونا محال ہے۔ ⓫ پرندے یعنی ہلاک ہو جاتا ہے۔ ⓬ پھینک الخ یعنی ایسا ہلاک ہوتا ہے کہ پھر نجات کی کوئی امید باقی نہیں رہتی۔ ⓭ ہاہ ہاہ الخ ایک کلمہ ہے جو عرب حیرت اور دہشت کے وقت بولتے ہیں۔ مقصد یہ ہے کہ کافر اور منافق' منکر اور نکیر کے سوالات کے جواب میں کہتا ہے جو کچھ لوگ کہا کرتے تھے میں بھی وہی کہتا تھا لیکن آہ آہ اب مجھے یاد نہیں آ رہا' اس سے معلوم ہوا کہ بلا یقین ایمان' محض سن' سنا کر ماننا کوئی حیثیت نہیں رکھتا اور نہ اس سے نجات مل سکتی ہے لہٰذا آدمی کے لئے ضروری ہے کہ وہ سوچ' سمجھ کر یقین کے ساتھ ایمان لائے۔ **واللہ الموفق وهو المعين۔** ⓮ نکالی جاتی ہے الخ۔ اس سے معلوم ہوا کہ کافر ومنافق اور فاسق وفاجر کی جان بدن سے انتہائی ناخوشی سے نکلتی ہے اور فرشتے اسے کھینچ کر نکالتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



١٦٣١ (١٦) وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ لَمَّا حَضَرَتْ كَعْبًا الْوَفَاةُ اَتَتْهُ اُمُّ بِشْرٍ بِنْتُ الْبَرَآءِ بْنِ مَعْرُوْرٍ فَقَالَتْ يَا اَبَاعَبْدِ الرَّحْمٰنِ اِنْ لَقِيْتَ فُلَانًا فَاقْرَأْ عَلَيْهِ مِنِّى السَّلَامَ فَقَالَ غَفَرَاللّٰهُ لَكِ يَا اُمَّ بِشْرٍ نَّحْنُ اَشْغَلُ مِنْ ذٰلِكَ فَقَالَتْ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَمَا سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ ((اِنَّ اَرْوَاحَ الْمُؤْمِنِيْنَ فِىْ طَيْرٍ خُضْرٍ تَعْلُقُ بِشَجَرِ الْجَنَّةِ)) قَالَ بَلٰى قَالَتْ فَهُوَ ذَاكَ۔ (رواه ابن ماجة والبيهقى فى كتاب البعث و النشور) (ابن ماجه حديث رقم ١٤٤٩)

عبدالرحمٰن بن کعب رحمہ اللہ نے اپنے باپ سے روایت کیا کہ جب سیدنا کعب رضی اللہ عنہ کو موت آئی تو ان کے پاس ام بشر بنت براء بن معرور آئی اس نے کہا' اے ابا عبدالرحمٰن (کعب رضی اللہ عنہ کی کنیت ہے) اگر ملے تو ❶ فلاں سے' تو اس کو میری طرف سے سلام کہنا سیدنا کعب رضی اللہ عنہ نے کہا بخشے اللہ تجھ کو اے ام بشر! ہم زیادہ مشغول ❷ ہوں گے اس سے' ام بشر نے کہا اے اباعبدالرحمٰن! کیا نہیں سنا تو نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے: ''روحیں مومنوں کی سبز پرندوں میں ہوں گی' کھائیں گی میوے بہشت سے؟'' کہا' ہاں ام بشر! ام بشر نے کہا پس یہی اس کا مطلب ❸ ہے۔ (ابن ماجہ' بیہقی نے کتاب بعث و النشور میں روایت کیا)

**حکم الحدیث**: اس کی سند ضعیف ہے۔

**فوائد الحدیث**: ❶ اگر ملے تو یعنی فوت ہونے کے بعد عالم برزخ میں۔ ❷ مشغول ہوں گے الخ۔ یعنی حساب وغیرہ کے معاملہ میں خود مصروف ہوں گے' وہاں سلام پہنچانے کی کب فرصت مل سکتی ہے۔ ❸ یہ وہ ہے الخ۔ مطلب یہ ہے کہ براء رضی اللہ عنہ بھی چڑیا کی صورت میں ہوں گے اور آپ بھی اسی صورت میں ہوں گے تو تم ان سے ضرور ملو گے لہٰذا ایسے موقع پر سلام پہنچانا کوئی مشکل بات نہیں۔

١٦٣٢ (١٧) وَعَنْهُ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ كَانَ يُحَدِّثُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((اِنَّمَا نَسَمَةُ الْمُؤْمِنِ طَيْرٌ تَعْلُقُ فِىْ شَجَرِ الْجَنَّةِ حَتّٰى يُرْجِعَهُ اللّٰهُ فِىْ جَسَدِهٖ يَوْمَ يَبْعَثُهٗ)) (رَوَاهُ مَالِكٌ وَ النِّسَائِىُّ وَ الْبَيْهَقِىُّ فِىْ كِتَابِ الْبَعْثِ وَ النُّشُوْرِ) (النسائى حديث رقم ٢٠٧٣ وابن ماجه حديث رقم ٤٢٧١ والموطا حديث رقم ٤٩ من كتاب الجنائز واحمد فى المسند ٣/ ٤٥٥)

عبدالرحمٰن بن کعب رحمہ اللہ نے اپنے باپ سے روایت کیا کہ وہ حدیث بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک مومن کی روح ❶ پرندہ کی طرح ہوتی ہے' میوہ کھاتی ہے جنت میں یہاں تک کہ قیامت کے دن واپس لائے گا اس کو اللہ تعالیٰ اس کے بدن میں۔'' (مالک' نسائی' بیہقی کتاب بعث والنشور)

**حکم الحدیث**: اس کی سند صحیح ہے۔

**فوائد الحدیث**: ❶ روح مومن کی۔ بعض علماء نے کہا ہے کہ اس حدیث میں مومن سے وہ مومن مراد ہے جو شہید ہو کر فوت ہوئے اور بعض کہتے ہیں کہ مومن مراد ہے۔ (زرقانی)

١٦٣٣ (١٨) وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ وَهُوَ يَمُوْتُ فَقُلْتُ

محمد بن منکدر سے روایت ہے کہ میں سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کے پاس گیا' جبکہ وہ ❶ قریب المرگ تھے' میں نے کہا کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اِقْـرَأْ عَـلٰـی رَسُـوْلِ اللّٰهِ ﷺ السَّلَامَ۔ (رواہ ابن ماجة) (ابن ماجه حديث رقم ١٤٥٠)

رسول اللہ ﷺ سے میرا اسلام کہنا۔ (ابن ماجہ)

**حکم الحدیث**: اس کی سند ضعیف ہے۔

**فوائد الحدیث**: ❶ قریب فوت ہونے کے الخ۔ یعنی حالت سکرات میں تھے' ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ مومنوں کی ارواح عالم برزخ میں آپس میں ایک دوسرے سے ملتی' باتیں کرتیں' کھاتی پیتی اور خوش ہوتی ہیں (زرقانی ج ۲ ص ۸۵)

# بَابُ غُسْلِ الْمَيِّتِ وَ تَكْفِيْنِهٖ

## میت ❶ کو غسل اور کفن دینے کا بیان

## اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ (پہلی فصل)

١٦٣٤ - (١) عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَنَحْنُ نُغَسِّلُ اِبْنَتَهٗ فَقَالَ ((اِغْسِلْنَهَا ثَلٰثًا اَوْ خَمْسًا اَوْ اَكْثَرَ مِنْ ذَالِكَ اِنْ رَاَيْتُنَّ ذَالِكَ بِمَآءٍ وَسِدْرٍ وَاجْعَلْنَ فِي الْاٰخِرَةِ كَافُوْرًا اَوْ شَيْئًا مِنْ كَافُوْرٍ فَاِذَا فَرَغْتُنَّ فَاٰذِنَّنِيْ)) فَلَمَّا فَرَغْنَا اٰذَنَّاهُ فَاَلْقٰى اِلَيْنَا حِقْوَهٗ فَقَالَ ((اَشْعِرْنَهَا اِيَّاهُ)) (وَفِيْ رِوَايَةٍ) ((اِغْسِلْنَهَا وِتْرًا ثَلٰثًا اَوْ خَمْسًا اَوْ سَبْعًا وَابْدَاْنَ بِمَيَامِنِهَا وَمَوَاضِعِ الْوُضُوْءِ مِنْهَا)) قَالَتْ فَضَفَرْنَا شَعْرَهَا ثَلٰثَةَ قُرُوْنٍ فَاَلْقَيْنَاهَا خَلْفَهَا۔ (متفق عليه) (البخاري حديث رقم ١٢٥٤ ومسلم حديث رقم (٣٦ـ ٩٣٩) وابو داؤد حديث رقم ٣١٤٢ والترمذي حديث رقم ٩٩٠ والنسائي حديث رقم ١٨٨١ وابن ماجه حديث رقم ١٤٥٨ والمؤطا حديث رقم ٢ من كتاب الجنائز واحمد في المسند ٥/ ٨٤)

سیدہ ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ہمارے پاس رسول اللہ ﷺ آئے جبکہ ہم نہلا رہی تھیں آپ کی بیٹی کو ❷ آپ نے فرمایا: ''نہلاؤ اس کو تین بار ❸ یا پانچ بار یا زیادہ اس سے اگر دیکھو تم یہ مناسب ساتھ پانی کے اور پتے بیری کے اور ڈالو آخری بار میں کافور یا کچھ کافور سے تو جب تم فارغ ہو جاؤ تو مجھے بتا دینا'' ام عطیہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں جب ہم فارغ ہوئیں تو ہم نے آپ کو خبر دی تو آپ نے اپنا تہبند ڈال طرف ہماری' پس فرمایا: ''اس تہبند کو بدن سے لگا دو (یعنی اس میں لپیٹ دو)'' اور ایک روایت میں ہے: ''غسل دو اس کو طاق' تین بار یا پانچ یا سات بار اور شروع کرو اس کے دائیں طرف سے اور اعضاء وضو اس کے سے'' اور ام عطیہ رضی اللہ عنہا نے کہا اور بنائیں ہم نے ان کے بالوں کی تین چوٹیاں' پھر ڈالا ہم نے ان کو پیچھے ان کے۔ (بخاری و مسلم)

**فوائد الحدیث**: ❶ غسل میت بالاجماع زندہ مسلمانوں پر واجب ہے۔ شہید کے سوا ہر مسلمان میت کو غسل دینا ضروری ہے' شہید کو بغیر غسل اس کے کپڑوں میں خون سمیت دفن کرنے کا حکم ہے اور میت کو اس کے رشتہ دار غسل دیں جو رشتہ داری میں قریب ہوں' بشرطیکہ ان کو غسل دینے کا طریقہ معلوم ہو اگر ان میں سے کسی کو معلوم نہ ہو تو پھر وہ لوگ غسل دیں جو پرہیزگار اور امانت دار ہوں۔ (نیل ج ۴/ ۲۷) جب کوئی عورت مر جائے اور وہاں عورتیں موجود نہ ہوں جو اس کو غسل دیں اور نہ اس کا شوہر ہو جو غسل دے تو وہ عورت تیمم کرائی جائے' اس کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



منہ اور دونوں ہتھیلیاں پاک مٹی سے مل جائیں اور جب کوئی مرد مر جائے اور وہاں عورتوں کے سوا کوئی مرد نہیں تو عورتیں اس کو تیمم کرائیں۔ (سبل السلام ج ۲ ص ۱۲۶) شوہر کے لیے جائز ہے کہ وہ اپنی بیوی کو غسل دے' سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: "اے عائشہ! اگر تو مجھ سے پہلے مرتی تو میں تجھے غسل دیتا۔ (مسند احمد' ابن ماجہ' ابن حبان' بلوغ المرام' سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو غسل دیا تھا" (دارقطنی' شافعی' بیہقی اور اس کی اسناد حسن ہے۔ نیل الاوطار ص ۲۵۷ ج ۳) اور یہی مذہب ہے امام مالک' امام شافعی' امام احمد اور جمہور علماء کا اور بیوی کے لیے بھی جائز ہے کہ اپنے شوہر کو غسل دے' سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کو ان کی بیوی نے غسل دیا تھا۔ فقہائے حنفیہ کے نزدیک بھی جائز ہے کہ عورت اپنے شوہر کو غسل دے۔ (کتاب الجنائز ص ۲۲) مزید تفصیل کے لئے کتاب الجنائز امام مبارکپوری کی تالیف انیف کی طرف رجوع فرمائیں۔) ❷ یعنی آپ کی صاحبزادی ام کلثوم یا زینب رضی اللہ عنہا کو۔ ❸ میت کے غسل کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے اس کے کپڑے اتاریں لیکن بدن کا جتنا حصہ زندگی کی حالت میں چھپانا ضروری ہے اس کو بے پردہ نہ کریں' پھر بائیں ہاتھ میں کپڑا لپیٹ کر اس کا استنجا کرائیں اور بدن پر کہیں نجاست ہو تو اس کو بھی پاک کریں' پھر وضو کرائیں' سر اور داڑھی میں بال ہوں تو خطمی سے یا کسی اور صاف کرنے والی چیز (صابن وغیرہ) سے دھوئیں اور اگر میت عورت ہو تو اس کے سر کی چوٹیوں کو کھول کر اس کا سر دھوئیں' پھر تین بار پانی اور بیری کے پتوں سے غسل دیں اور آخری بار پانی میں کافور ملائیں اگر تین بار سے زیادہ غسل دینے کی ضرورت معلوم ہو تو پانچ بار غسل دیں' اگر پانچ بار سے بھی زیادہ ضرورت ہو تو طاق ہونا چاہیے غسل دینے میں دائیں طرف سے شروع کریں جیسا کہ اس حدیث میں آیا ہے۔ نرمی اور آہستگی سے غسل دیں اور میت سے کوئی مکروہ یا معیوب چیز معلوم ہو تو اس کو چھپائیں اور کسی سے ظاہر نہ کریں اور جس مقام میں غسل دیں وہاں پردہ کر لیں' نبی ﷺ نے فرمایا جو شخص کسی مسلمان کی پردہ پوشی فرمائے گا' اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی پردہ پوشی کرے گا۔ البتہ اگر غسل دینے والا میت کی کوئی اچھی چیز دیکھے مثلاً چہرہ کا چمکنا اور روشن ہونا یا اس سے خوشبو کا محسوس کرنا تو بہتر ہے کہ اس کو لوگوں سے بیان کرے اور مکروہ چیز دیکھے تو ظاہر کرنا جائز نہیں۔ (کتاب الجنائز ص ۲۵' ۲۶)

١٦٣٥ (٢) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كُفِّنَ فِيْ ثَلٰثَةِ اَثْوَابٍ يَمَانِيَةٍ بِيْضٍ سَحُوْلِيَّةٍ مِّنْ كُرْسُفٍ لَيْسَ فِيْهَا قَمِيْصٌ وَّلَا عِمَامَةٌ۔ (متفق عليه)

(البخاری حديث رقم ١٢٦٤ ومسلم حديث رقم (٤٥ ـ ٩٤١) وابوداوٗد حديث رقم ٣١٥١ والترمذی حديث رقم ٩٩٦ والنسائی حديث رقم ١٨٩٨ وابن ماجه حديث رقم ١٤٦٩ والمؤطا حديث رقم = من كتاب الجنائز واحمد فی المسند ٦/ ٩٣)

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو سحول ❶ کے بنے ہوئے روئی کے سفید یمنی تین کپڑوں میں کفن دیا گیا' ان میں کرتا تھا اور نہ ہی پگڑی۔ (بخاری و مسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ سحول۔ سحول ایک بستی ہے ملک یمن میں۔

١٦٣٦ (٣) عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اِذَا كَفَّنَ اَحَدُكُمْ اَخَاهُ فَلْيُحْسِنْ كَفَنَهٗ۔)) (رواه مسلم) (مسلم حديث رقم (٤٩ ـ ٩٤٣) وابوداوٗد

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جس وقت کفن دے ایک تمہارا اپنے بھائی کو تو چاہیے کہ وہ اس کو اچھا کفن دے۔" (مسلم)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



حدیث رقم ۳۱٤۸ والترمذی حدیث رقم ۹۹۵ وابن ماجه حدیث رقم ۱٤۷٤ والنسائی حدیث رقم ۱۸۹۵ واحمد فی المسند ۳/ ۲۹۵)

١٦٣٧ (٤) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنَّ رَجُلًا كَانَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَوَقَصَتْهُ نَاقَتُهُ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَمَاتَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اِغْسِلُوْهُ بِمَآءٍ وَّسِدْرٍ وَكَفِّنُوْهُ فِيْ ثَوْبَيْهِ وَلَا تَمَسُّوْهُ بِطِيْبٍ وَلَا تُخَمِّرُوْا رَأْسَهٗ فَاِنَّهٗ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مُلَبِّيًا))۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) (البخاری حدیث رقم ۱۲۵۷ ومسلم حدیث رقم (۹۳۔ ۱۲۰٦ والترمذی حدیث رقم ۹۵۱ والنسائی حدیث رقم ۱۹۰٤ وابن ماجه حدیث رقم ۳۰۸٤ والدارمی حدیث رقم ۱۸۵۲ واحمد فی المسند ۱/ ۲۱۵)

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا' پس اس کی اونٹنی نے اس کی گردن توڑ دی' اور وہ احرام پہنے ہوئے تھا تو وہ مرگیا' پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''غسل دو اس کو پانی اور بیری کے ساتھ اور کفناؤ اس کو اس کے دو کپڑوں میں اور اس کو خوشبو نہ لگاؤ اور نہ ڈھانپو اس کا سر' کیونکہ وہ اٹھایا جائے گا دن قیامت کے لبیک کہتا ہوا۔'' (بخاری ومسلم)

وَسَنَذْكُرُ حَدِيْثَ خَبَّابٍ قُتِلَ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ فِيْ ((بَابِ جَامِعِ الْمَنَاقِبِ)) اِنْ شَآءَ اللّٰهُ تَعَالٰى.

اور ہم سیدنا خباب رضی اللہ عنہ کی حدیث ''قتل کئے گئے سیدنا مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ'' باب جامع مناقب میں ذکر کریں گے اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا۔

## الفصل الثانی

١٦٣٨ (٥) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((اِلْبَسُوْا مِنْ ثِيَابِكُمُ الْبَيَاضَ فَاِنَّهَا مِنْ خَيْرِ ثِيَابِكُمْ وَكَفِّنُوْا فِيْهَا مَوْتَاكُمْ وَمِنْ خَيْرِ اَكْحَالِكُمُ الْاِثْمِدُ فَاِنَّهٗ يُنْبِتُ الشَّعْرَ وَيَجْلُوا الْبَصَرَ۔)) رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ وَالتِّرْمَذِيُّ وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ اِلٰى مَوْتَاكُمْ۔ (ابوداؤد حدیث رقم ٤۰٦۱ والترمذی حدیث رقم ۹۹٤ والنسائی حدیث رقم ۱۸۹٦ وابن ماجه حدیث رقم ۱٤۷۲ واحمد فی المسند ۱/ ۲٤۷)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''پہنو تم سفید کپڑے کیونکہ وہ بہتر ہیں تمہارے کپڑوں میں اور کفناؤ سفید کپڑوں میں اپنے مُردوں کو اور تمہارے سرموں میں سے بہترین سرمہ اثمد ❶ ہے اس لیے کہ وہ اگاتا ہے پلکوں کے بالوں کو اور روشن کرتا ہے بینائی کو۔'' (ابوداؤد' ترمذی' ابن ماجہ)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



**حکم الحدیث:** اس کی سند صحیح ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ اثمد وہی سرمہ ہے جس کو ہمارے ملک کے لوگ عام استعمال کرتے ہیں' افضل یہ ہے کہ سوتے وقت لگایا جائے اس لئے کہ نبی ﷺ سوتے وقت لگاتے تھے اور اس وقت کا لگایا ہوا اچھا اثر کرتا ہے۔

١٦٣٩ (٦) وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَا تَغَالَوْا فِي الْكَفَنِ فَإِنَّهُ يُسْلَبُ سَلْبًا سَرِيْعًا۔)) (رواہ ابو داؤد) (ابو داؤد حدیث رقم ٣١٥٤)

سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کفن میں بہت مہنگا ❶ کپڑا استعمال نہ کرو کیونکہ وہ چھینا جاتا ہے چھیننا جلد۔'' (ابوداؤد)

**حکم الحدیث:** اس کی سند ضعیف ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ میت نے اگر کچھ مال چھوڑا ہے تو اس سے پہلے اس کی تجہیز و تکفین کی جائے' اگر اس قدر مال چھوڑا ہے کہ اس سے کفن مسنون ہو سکتا ہے تو کفن مسنون ہی دینا چاہیے یعنی مرد ہو تو تین کپڑے اور عورت ہو تو پانچ کپڑے' کفن میں قیمتی کپڑا نہیں لگانا چاہیے کیونکہ یہ بہت جلدی گل' سڑ جائے گا اور بے فائدہ مال ضائع ہو گا' سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا مجھے میرے پرانے ان دونوں کپڑوں میں ہی کفنا دینا' نئے کپڑوں کے زندہ لوگ بنسبت مردوں کے زیادہ مستحق ہیں' یہ کفن کے دونوں کپڑے تو لہو پیپ کے لئے ہیں۔ (طبری ج۲ ص۵۱۳)

١٦٤٠ (٧) وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ اَنَّهُ لَمَّا حَضَرَهُ الْمَوْتُ دَعَا بِثِيَابٍ جُدُدٍ فَلَبِسَهَا ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ ((اَلْمَيِّتُ يُبْعَثُ فِيْ ثِيَابِهِ الَّتِيْ يَمُوْتُ فِيْهَا۔)) (رواہ ابو داؤد) (ابو داؤد حدیث رقم ٣١١٤)

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب ان کو موت آئی ❶ تو انہوں نے نئے کپڑے منگوائے پھر ان کو پہنا' پھر کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ: ''مردہ اٹھایا جاتا ہے ان کپڑوں میں جن میں وہ مرتا ہے۔'' (ابوداؤد)

**حکم الحدیث:** اس کی سند صحیح ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ ظاہراً اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ ابوسعید رضی اللہ عنہ نے نئے کپڑے پہننے کے لئے بطور دلیل یہ حدیث بیان کی حالانکہ اس حدیث میں کپڑوں سے مراد وہ عمل مراد ہیں جن کو کرتے ہوئے آدمی فوت ہوتا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ ابوسعید رضی اللہ عنہ نے صفائی اور نظافت کے لئے نئے کپڑے پہنے تھے' اتفاقاً ان کو یہ حدیث بھی یاد آ گئی تو بیان کر دی' نہ کہ نئے کپڑے پہننے کی دلیل کے لئے بیان کی۔

١٦٤١ (٨) وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((خَيْرُ الْكَفَنِ الْحُلَّةُ وَخَيْرُ الْاُضْحِيَّةِ الْكَبْشُ الْاَقْرَنُ۔)) (رواہ ابو داؤد) (ابو داؤد حدیث رقم ٣١٥٦)

سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بہترین کفن حلہ ❶ اور بہترین قربانی سینگوں والا دنبہ ہے۔'' (ابوداؤد)

**حکم الحدیث:** اس کی سند ضعیف ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ تہبند اور اوپر کی چادر کو حلہ کہتے ہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ اگر تین چادریں نہ مل سکیں تو دو ہی کافی ہیں بلکہ ضرورت کے وقت ایک ایسے کپڑے میں بھی کفنانا جائز ہے جو اس قدر لمبا نہ ہو کہ میت کے پورے قد کو چھپائے' ایسی صورت میں سر کی طرف

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



کفنانا چاہیے اور پاؤں کی طرف اذخر یا کسی اور گھاس سے چھپا دینا چاہیے جیسے شہداء احد کفنائے گئے تھے۔

١٦٤٢ (٩) وَ رَوَاهُ التِّرمَذِيُّ وَ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ اَبِي اُمَامَةَ (الترمذی حدیث رقم ١٥١٧ وابن ماجه حدیث رقم ١٤٧٣)

اور ترمذی' ابن ماجہ نے سیدنا ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

١٦٤٣ (١٠) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((بِقَتْلٰى اُحُدٍ اَنْ يُّنْزَعَ عَنْهُمُ الْحَدِيْدُ وَ الْجُلُوْدُ وَاَنْ يُّدْفَنُوْا بِدِمَآئِهِمْ وَثِيَابِهِمْ)) (رواه ابوداؤد و ابن ماجة) (ابوداؤد حدیث رقم ٣١٣٤ وابن ماجه حدیث رقم ١٥١٥)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے شہداء احد کے متعلق فرمایا: ''اتارا جائے ان سے لوہا اور چمڑے اور یہ کہ انہیں دفن کیا جائے ان کے خون اور ان کے کپڑوں سمیت۔'' (ابوداؤد' ابن ماجہ)

**حکم الحدیث**: اس کی سند ضعیف ہے۔

﴿ف﴾ مردوں کے لئے کفن مسنون تین کپڑے یعنی تین چادریں جو اس قدر لمبی اور چوڑی ہوں جن میں میت کو خوب اچھی طرح لپیٹ سکیں اور سر سے قدم تک بخوبی چھپ جائے۔ اکثر اہل علم صحابہ رضی اللہ عنہم کا اسی پر عمل ہے' مردہ دفن دینے کا طریقہ یہ ہے کہ تینوں چادروں کو ایک دوسرے پر بچھائیں' پھر میت کو چت لٹائیں' پھر اوپر کی چادر کی دائیں طرف کو پہلے لپیٹیں۔ تاکہ کفن کا لپیٹنا دائیں طرف سے شروع ہو' پھر بائیں طرف کو لپیٹیں' پھر اس طرح نیچے کی باقی چادروں کو لپیٹیں' پھر سر اور پاؤں کی طرف کفن کو گرہ دیں تاکہ کفن منتشر نہ ہونے پائے اور جب میت کو لحد میں رکھیں تو ان دونوں گرہوں کو کھول دیں' سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے اسی طرح مروی ہے۔ عورتوں کے لئے مسنون کفن پانچ کپڑے ہیں اور وہ یہ ہیں' تہ بند' کرتا' خمار جس کو دامنی کہتے ہیں یعنی سر بند اور دو چادریں' عورتوں کے تہ بند کی لمبائی بقدر تہبند شرعی کے ہونی چاہیے اور عورتوں کا کرتا کندھے سے قدم تک ہونا چاہیے جیسا کہ زندہ عورتوں کو لمبا کرتہ پہننا مشروع و درست ہے اور سر بند کی لمبائی اور چوڑائی اس قدر ہونی چاہیے کہ عورت کا سر بالوں سمیت اس میں چھپ جائے۔ (کتاب الجنائز)

## الفصل الثالث

١٦٤٤ (١١) عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرٰهِيْمَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ عَبْدَالرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ اُتِيَ بِطَعَامٍ وَكَانَ صَآئِمًا فَقَالَ قُتِلَ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ وَهُوَ خَيْرٌ مِّنِّيْ كُفِّنَ فِيْ بُرْدَةٍ اِنْ غُطِّيَ رَاْسُهٗ بَدَتْ رِجْلَاهُ وَاِنْ غُطِّيَ رِجْلَاهُ بَدَا رَاْسُهٗ وَاُرَاهُ قَالَ وَ قُتِلَ حَمْزَةُ وَهُوَ خَيْرٌ مِّنِّيْ ثُمَّ بُسِطَ لَنَا مِنَ الدُّنْيَا مَا بُسِطَ اَوْ قَالَ اُعْطِيْنَا مِنَ الدُّنْيَا مَا اُعْطِيْنَا وَلَقَدْ خَشِيْنَا اَنْ تَكُوْنَ حَسَنَاتُنَا عُجِّلَتْ لَنَا ثُمَّ جَعَلَ يَبْكِيْ حَتّٰى تَرَكَ الطَّعَامَ۔ (رواه

سعید بن ابراہیم رحمہ اللہ نے اپنے باپ سے روایت کی کہ سیدنا عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کے پاس کھانا لایا گیا اور وہ روزہ سے تھے' انہوں نے کہا' سیدنا مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ شہید کر دیئے گئے اور وہ مجھ سے بہتر تھے' وہ ایک چادر میں کفن دیئے گئے اگر ڈھانپا جاتا ان کا سر تو ان کے پاؤں کھل جاتے اور اگر ڈھانپے جاتے پاؤں تو ان کا سر کھل جاتا تھا اور میں گمان کرتا ہوں کہ عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے کہا کہ شہید کر دیئے گئے سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ وہ بہتر مجھ سے تھے پھر ہمارے لیے دنیا بہت زیادہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



**البخاری)** (البخاری حدیث رقم ٤٠٤٥)

کشادہ کی گئی کہ ڈرتے ہیں ہم کہ ہو ثواب ہماری نیکیوں کا جلدی دیا جانا ہمارے لیے پھر انہوں نے رونا شروع کیا یہاں تک کہ کھانا چھوڑ دیا۔ (بخاری)

١٦٤٥ (١٢) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ اَتٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ اُبَیٍّ بَعْدَ مَا اُدْخِلَ حُفْرَتَهٗ فَاَمَرَ بِهٖ فَاُخْرِجَ فَوَضَعَهٗ عَلٰی رُكْبَتَیْهِ فَنَفَثَ فِیْهِ مِنْ رِیْقِهٖ وَاَلْبَسَهٗ قَمِیْصَهٗ قَالَ وَكَانَ كَسَا عَبَّاسًا قَمِیْصًا۔ **(متفق علیه)** (البخاری حدیث رقم ٥٧٩٥ ومسلم حدیث رقم (٢۔ ٢٧٧٣) والنسائی حدیث رقم ١٩٠١ واحمد فی المسند ٣/ ٣٨١)

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ عبداللہ بن ابی کے پاس آئے جبکہ وہ اپنی قبر میں رکھا گیا پھر حکم فرمایا اس کے نکالنے کا تو وہ نکالا گیا' پھر رکھا اس کو نبی ﷺ نے اپنے گھٹنوں پر' اور ڈالا اس کے منہ میں لعاب اپنا اور پہنایا اس کو اپنا کرتہ' سیدنا جابر رضی اللہ عنہ نے کہا' اور عبداللہ بن ابی نے پہنایا تھا عباس رضی اللہ عنہ کو کرتہ۔ (بخاری ومسلم)

# بَابُ الْمَشْیِ بِالْجَنَازَةِ وَ الصَّلٰوةِ عَلَیْهَا

## جنازہ کے ساتھ چلنے ❶ اور نماز جنازہ پڑھنے کا بیان

### الفصل الاول

١٦٤٦ (١) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اَسْرِعُوْا بِالْجَنَازَةِ فَاِنْ تَكُ صَالِحَةً فَخَیْرٌ تُقَدِّمُوْنَهَا اِلَیْهِ وَاِنْ تَكُ سِوٰی ذٰلِكَ فَشَرٌّ تَضَعُوْنَهٗ عَنْ رِقَابِكُمْ۔)) **(متفق علیه)** (البخاری حدیث رقم ١٣١٥ ومسلم حدیث رقم (٥٠۔ ٩٤٤) والترمذی حدیث رقم ١٠١٥ وابن ماجه حدیث رقم ١٤٧٧ واحمد فی المسند ٢/ ٢٤٠)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جنازہ میں جلدی کرو کیونکہ اگر وہ نیک ہے تو بہتر ہے پہنچاؤ اس کو طرف اس کے اور اگر ہے اس کے علاوہ تو بد ہے اس کو اپنی گردنوں سے (جلدی) اتارو۔'' (بخاری ومسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ جنازہ کے ساتھ چلنے۔ جنازہ کے ساتھ چلنا ایک حق ہے' منجملہ ان حقوق کے جو مسلمانوں میں باہم ایک دوسرے پر واجب ہیں۔ علاوہ ازیں جنازہ کے ساتھ چلنے میں بہت بڑا ثواب ہے جیسا کہ اس باب میں احادیث آئی ہیں جنازہ کے اٹھانے میں کسی قسم کی کوئی ذلت نہیں ہے۔ خود نبی ﷺ اور بڑے بڑے جلیل القدر صحابہ کرام' تابعین اور ائمہ دین جنازہ اٹھایا کرتے تھے لہٰذا جو شخص جنازہ کے اٹھانے میں ذلت سمجھے تو وہ یقیناً ضعیف الایمان ہے۔

١٦٤٧ (٢) وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اِذَا وُضِعَتِ الْجَنَازَةُ فَاحْتَمَلَهَا الرِّجَالُ

سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس وقت جنازہ تیار کیا جاتا ہے اور اس کو لوگ اپنی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



عَلٰی اَعْنَاقِهِمْ فَاِنْ كَانَتْ صَالِحَةً قَالَتْ قَدِّمُوْنِیْ وَاِنْ كَانَتْ غَیْرَ صَالِحَةٍ قَالَتْ لِاَهْلِهَا یَا وَیْلَهَا اَیْنَ تَذْهَبُوْنَ بِهَا یَسْمَعُ صَوْتَهَا كُلُّ شَیْءٍ اِلَّا الْاِنْسَانُ وَلَوْ سَمِعَ الْاِنْسَانُ لَصَعِقَ۔)) (رواه البخاری) (البخاری حدیث رقم ١٣١٤ والنسائی حدیث رقم ١٩٠٩ واحمد فی المسند ٣/ ٤١)

گردنوں پر اٹھاتے ہیں تو اگر وہ نیک بخت ہوتا ہے تو کہتا ہے کہ مجھے جلدی لے چلو اور اگر وہ بد بخت ہوتا ہے تو کہتا ہے اپنے لوگوں کو اے مصیبت مجھے کہاں لے جاتے ہو؟ اس کی آواز ہر چیز سنتی ہے سوائے انسانوں کے اور اگر اسے انسان سنیں تو وہ بیہوش ہو جائیں۔'' (بخاری)

١٦٤٨ (٣) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اِذَا رَاَیْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُوْمُوْا فَمَنْ تَبِعَهَا فَلَا یَقْعُدْ حَتّٰی تُوْضَعَ۔)) (متفق علیه) (البخاری حدیث رقم ١٣١٠ ومسلم حدیث رقم (٧٧۔ ٩٦٩) وابوداوٗد حدیث رقم ٣١٧٣ والترمذی حدیث رقم ١٠٤٣ وابن ماجه حدیث رقم ١٥٧٢)

سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم جنازہ کو دیکھو تو کھڑے ہو جاؤ ❶ اور جو شخص ساتھ ہو اس کے تو نہ بیٹھے یہاں تک کہ رکھا جائے جنازہ۔'' (بخاری، مسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ کھڑے ہو جاؤ۔ جنازہ کو دیکھ کر کھڑے ہو جانے کا یہ حکم پہلے تھا، پھر یہ حکم منسوخ ہو گیا جیسا کہ صحیح مسلم میں سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث ہے جو آگے آ رہی ہے۔

١٦٤٩ (٤) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ مَرَّتْ جَنَازَةٌ فَقَامَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَقُمْنَا مَعَهٗ فَقُلْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اِنَّهَا یَهُوْدِیَّةٌ فَقَالَ ((اِنَّ الْمَوْتَ فَزَعٌ فَاِذَا رَاَیْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُوْمُوْا۔)) (متفق علیه) (البخاری حدیث رقم ١٣١١ ومسلم حدیث رقم (٧٨۔ ٩٦٠) وابوداوٗد حدیث رقم ٣١٧٤ والنسائی حدیث رقم ١٩٢٢ وابن ماجه حدیث رقم ١٥٤٣ واحمد فی المسند ٣/ ٣١٩)

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے گزرا ایک جنازہ تو کھڑے ہوئے اس کے لیے رسول اللہ ﷺ اور کھڑے ہوئے ہم ساتھ آپ کے، پس کہا ہم نے اے اللہ کے رسول! یہ جنازہ یہودیہ کا ہے پس نبی ﷺ نے فرمایا: ''موت گھبراہٹ اور ڈر ہے پس جب دیکھو جنازہ تو اٹھ کھڑے ہو۔'' (بخاری، مسلم)

١٦٥٠ (٥) وَعَنْ عَلِیٍّ قَالَ رَاَیْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَامَ فَقُمْنَا وَقَعَدَ فَقَعَدْنَا یَعْنِیْ فِی الْجَنَازَةِ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ) وَفِیْ رِوَایَةِ مَالِكٍ وَاَبِیْ دَاوٗدَ قَامَ فِی الْجَنَازَةِ ثُمَّ قَعَدَ بَعْدُ۔ (مسلم حدیث رقم (٨٤۔ ٩٦٢) و ابوداوٗد حدیث رقم ٣١٧٥ والترمذی حدیث رقم ١٠٤٤ وابن ماجه حدیث رقم ١٥٤٤ والمؤطا

سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے دیکھا ہم نے رسول اللہ ﷺ کو آپ کھڑے ہوئے تو ہم بھی کھڑے ہوئے اور آپ بیٹھے تو ہم بھی بیٹھ ❶ گئے یعنی جنازہ دیکھ کر۔ (مسلم) اور مالک اور ابوداوٗد کی روایت میں ہے کہ جنازہ کے لیے کھڑے ہوئے پھر بعد میں بیٹھ گئے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



حدیث رقم ۳۳ من کتاب الجنائز)

**فوائد الحدیث:** ❶ پس بیٹھے ہم۔ جنازہ میں کھڑے ہونے کے دو حکم تھے‘ ایک وہ شخص جو جنازہ کو دیکھے تو کھڑا ہو جائے جب تک جنازہ زمین پر نہ رکھا جائے‘ یہ دونوں حکم علی رضی اللہ عنہ کی حدیث سے منسوخ ہو گئے ہیں‘ اب جنازہ دیکھ کر اٹھنا سنت نہیں ہے۔ (زرقانی ج ص ۶۹)

۱۶۵۱ (۶) وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((مَنِ اتَّبَعَ جَنَازَةَ مُسْلِمٍ اِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا وَكَانَ مَعَهٗ حَتّٰى يُصَلّٰى عَلَيْهَا وَيُفْرَغَ مِنْ دَفْنِهَا فَاِنَّهٗ يَرْجِعُ مِنَ الْاَجْرِ بِقِيْرَاطَيْنِ كُلُّ قِيْرَاطٍ مِّثْلُ اُحُدٍ وَمَنْ صَلّٰى عَلَيْهَا ثُمَّ رَجَعَ قَبْلَ اَنْ تُدْفَنَ فَاِنَّهٗ يَرْجِعُ بِقِيْرَاطٍ۔)) (متفق علیه) (البخاری حدیث رقم ۱۳۲۵ ومسلم حدیث رقم (۵۲۔ ۹۴۵) وابوداؤد حدیث رقم ۳۱۶۸ والنسائی حدیث رقم ۱۹۴۰ واحمد فی المسند ۲/۲)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو شخص مسلمان کے جنازہ کے ساتھ جائے ثواب حاصل کرنے کے لیے اور رہے ساتھ اس کے یہاں تک کہ نماز پڑھے اس پر اور اس کے دفن سے فراغت پائے‘ تو وہ لوٹتا ہے دو قیراط کے برابر اجر لے کر ❶ ہر قیراط مانند احد کے ہے اور جو آدمی کہ نماز پڑھے جنازہ پر پھر واپس جائے دفن سے فراغت پائے تو وہ لوٹتا ہے ایک قیراط کے برابر ثواب لے کر۔“ (بخاری‘ مسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ قیراط۔ دانق کا آدھا حصہ ہوتا ہے اور دانق درہم کا چھٹا حصہ ہے‘ تو قیراط درہم کا بارہواں حصہ ہوا یعنی تقریباً دو رتی کے برابر‘ مقصد یہ ہے کہ قیراط اگرچہ معمولی وزن ہے لیکن اللہ تعالیٰ کے نزدیک احد پہاڑ سے بھی زیادہ وزن رکھتا ہے۔

۱۶۵۲ (۷) وَعَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَعٰى لِلنَّاسِ النَّجَاشِيَّ الْيَوْمَ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ وَخَرَجَ بِهِمْ اِلَى الْمُصَلّٰى فَصَفَّ بِهِمْ وَكَبَّرَ اَرْبَعَ تَكْبِيْرَاتٍ۔ (متفق علیه) (البخاری حدیث رقم ۳۲۰۴ ومسلم حدیث رقم ۶۲۔ ۹۵۱) وابوداؤد حدیث رقم ۳۲۰۴ والترمذی حدیث رقم ۱۰۲۲ والنسائی حدیث رقم ۱۹۸۰ وابن ماجه حدیث رقم ۱۵۳۴ والموطا حدیث رقم ۱۴ من کتاب الجنائز واحمد فی المسند ۲/ ۲۸۱)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو نجاشی کے مرنے کی خبر پہنچائی ❶ جس دن وہ مرا اور نکلے ساتھ صحابہ رضی اللہ عنہم کے عیدگاہ کی طرف پھر صف باندھی ساتھ ان کے اور تکبیرات کہیں چار۔ (بخاری‘ مسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ خبر نجاشی الخ۔ ملک حبشہ کے بادشاہ کا لقب نجاشی تھا اور اس بادشاہ کا نام اصحمہ تھا‘ جب مہاجرین ہجرت کر کے ملک حبش میں پہنچے تو اس بادشاہ نے ان کی خاطر خواہ عزت کی اور ان کو اپنے ملک میں نہایت امن و امان سے رکھا‘ اور صحابہ سے اسلامی تعلیمات معلوم کر کے دل میں مسلمان ہو گیا تھا۔ اس لئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی فوتگی کی خبر صحابہ کو دی جب وہ فوت ہوا تھا اور صحابہ کو لے کر آپ عیدگاہ میں پہنچے اور صفیں باندھیں اور آپ نے نماز جنازہ پڑھی اور چار تکبیرات کہیں‘ اس سے ثابت ہوا کہ میت غائب پر نماز جنازہ بھی جائز ہے۔ امام شافعی‘ امام احمد اور اکثر سلف کا یہی مذہب ہے‘ حنفیہ اور مالکیہ کے نزدیک میت غائب پر نماز جنازہ جائز نہیں‘ وہ کہتے ہیں کہ نجاشی کا جنازہ فرشتے اٹھا لائے تھے وہ آپ کے سامنے ظاہر ہو گیا تھا جیسے میت حاضر ہوتی ہے لیکن اس کی کیا دلیل ہے؟ ایسے ہی بلا دلیل باتیں بنا کر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



حدیث نبوی کو ٹھکرانا ایمان کے خلاف ہے اللہ تعالیٰ سے ڈرنا چاہیے' تعجب ہے کہ احناف قبر پر نماز جنازہ جائز کہتے ہیں حالانکہ قبر میں بھی میت نظر نہیں آتی' موت کے بعد قلیل اور کثیر فاصلہ سب برابر ہے اور پھر نماز جنازہ تو دعا ہے جو ہر مومن کے لئے درست ہے' غائب ہو یا حاضر بلکہ مومن غائب کے لئے دعا جلد قبول ہوتی ہے' احناف کی یہ باتیں اب صرف کتابوں تک رہ گئی ہیں اور ان کا عمل اس کے خلاف ہے' بانی پاکستان محمد علی جناح کا تمام احناف نے غائبانہ جنازہ پڑھا تھا حالانکہ اس کا مقامی طور پر بھی جنازہ پڑھا گیا تھا' فافھم انه نفیس۔

١٦٥٣ (٨) وَعَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ لَیْلٰی قَالَ كَانَ زَيْدُ بْنُ اَرْقَمَ يُكَبِّرُ عَلٰى جَنَائِزِنَا اَرْبَعًا وَّاِنَّهٗ كَبَّرَ عَلٰى جَنَازَةٍ خَمْسًا فَسَاَلْنَاهُ فَقَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُكَبِّرُهَا۔ (رواه مسلم) (مسلم حديث رقم (٧٢۔ ٩٥٧) وابوداؤد حديث رقم ٣١٩٧ والترمذى حديث رقم ١٠٢٣ والنسائى حديث رقم ١٩٨٢ وابن ماجه حديث رقم ١٥٠٥ واحمد فى المسند ٤ / ٣٦٧)

سیدنا عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا زید بن ارقم رضی اللہ عنہ ہمارے جنازوں پر چار تکبیرات کہتے اور انہوں نے ایک جنازہ پر پانچ تکبیرات کہیں' پس ہم نے ان سے پوچھا تو انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ پانچ تکبیرات کہتے تھے۔ ❶ (مسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ پانچ تکبیرات۔ نبی ﷺ سے نماز جنازہ میں احادیث صحیحہ سے چار تکبیرات ثابت ہیں اور پانچ بھی اور بعض صحابہ سے پانچ سے زیادہ بھی ثابت ہیں' مگر اکثر عمل چار تکبیرات پر ہے' چار تکبیرات میں رفع یدین کرنا کسی حدیث مرفوع صحیح سے ثابت نہیں ہے اور جو مرفوع ہیں تو وہ ضعیف ہیں' البتہ سیدنا ابن عمر اور سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہم سے رفع یدین کرنا بسند صحیح ثابت ہے' امام مالک' امام شافعی امام احمد بن حنبل اور اکثر اہل علم کا یہی مذہب ہے۔ (کتاب الجنائز)

١٦٥٤ (٩) وَعَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ ابْنِ عَبَّاسٍ عَلٰى جَنَازَةٍ فَقَرَءَ فَاتِحَةَ الْكِتٰبِ فَقَالَ لِتَعْلَمُوْا اَنَّهَا سُنَّةٌ۔ (رواه البخارى) (البخارى حديث رقم ١٣٣٥ وابوداؤد حديث رقم ٣١٩٨ والترمذى حديث رقم ١٠٢٦ والنسائى حديث رقم ١٩٨٨ وابن ماجه حديث رقم ١٤٩٥)

طلحہ بن عبداللہ بن عوف تابعی رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ ہم نے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ کے پیچھے ایک جنازہ کی نماز پڑھی تو انہوں نے اس میں سورہ فاتحہ پڑھی ❶ اور کہا کہ میں نے سورۂ فاتحہ اس لیے پڑھی تاکہ تمہیں معلوم ہو جائے کہ یہ سنت ہے۔ (بخاری)

**فوائد الحدیث:** ❶ سورۂ فاتحہ۔ نماز جنازہ میں پہلی تکبیر کے بعد دعا ثناء اور سورۂ فاتحہ پڑھے دوسری تکبیر کے بعد درود شریف' تیسری کے بعد میت کے لئے دعا اور چوتھی کے بعد سلام پھیر دے' پہلی تکبیر کے بعد سورۂ فاتحہ پڑھنے کی دلیل یہی حدیث ہے اور یہ حدیث بالکل صحیح ہے' اس سے معلوم ہوا کہ سورۂ فاتحہ نماز جنازہ میں پڑھنا سنت ہے' امام شافعی' امام احمد' امام اسحٰق اور جمہور محدثین رحمہم اللہ کا یہی مذہب ہے اور یہی حق ہے۔ امام شوکانی فرماتے ہیں کہ پہلی تکبیر کے بعد سورۂ فاتحہ اور ایک سورت پڑھنا چاہیے' اہل حدیث کا بھی یہی مسلک ہے' جبکہ علماء احناف نماز جنازہ میں سورۂ فاتحہ پڑھنا مکروہ جانتے ہیں' ہاں اگر سورۂ فاتحہ دعا کی نیت سے پڑھے تو پھر کوئی حرج نہیں لیکن حنفیہ کا یہ قول صحیح نہیں ہے کیونکہ خود محققین علماء احناف نے اس کی تردید کر دی ہے' علامہ شرنبلالی حنفی نے فقہائے احناف کے اس قول کی تردید میں ایک مستقل کتاب لکھی ہے' النظم المستطاب لحکم القراءۃ فی صلوٰۃ الجنازۃ بام کتاب'' علامہ ممدوح نے اس کتاب میں فقہائے احناف

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



کے اس قول کی اچھی طرح سے تردید کی ہے اور محکم دلائل سے ثابت کیا ہے کہ نماز جنازہ میں سورۂ فاتحہ کا پڑھنا افضل ہے اور کراہت کی کوئی دلیل نہیں ہے' مولانا عبدالحی لکھنوی نے بھی اپنی تصنیفات میں فقہائے احناف کے اس قول کی تردید لکھی ہے' الغرض نماز جنازہ میں سورۂ فاتحہ کا پڑھنا سنت ہے جبکہ احادیث صحیحہ سے ثابت ہے اور احناف کا قول صحیح نہیں ہے۔ (کتاب الجنائز ص ٦٥)

١٦٥٥ (١٠) وَعَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ صَلَّى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى جَنَازَةٍ فَحَفِظْتُ مِنْ دُعَائِهِ وَهُوَ يَقُوْلُ ((اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلَهُ وَارْحَمْهُ وَعَافِهِ وَاعْفُ عَنْهُ وَاَكْرِمْ نُزُلَهُ وَوَسِّعْ مُدْخَلَهُ وَاغْسِلْهُ بِالْمَآءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّهِ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْاَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَاَبْدِلْهُ دَارًا خَيْرًا مِّنْ دَارِهِ وَاَهْلًا خَيْرًا مِنْ اَهْلِهِ وَزَوْجًا خَيْرًا مِنْ زَوْجِهِ وَاَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ وَاَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ عَذَابِ النَّارِ)) وَفِیْ رِوَايَةٍ ((وَقِهِ فِتْنَةَ الْقَبْرِ وَعَذَابَ النَّارِ)) قَالَ حَتّٰى تَمَنَّيْتُ اَنْ اَكُوْنَ اَنَا ذٰلِكَ الْمَيِّتَ۔ (رواه مسلم) (مسلم حديث رقم (١٥- ٩٦٣) والنسائی حديث رقم ١٩٨٣ وابن ماجه حديث رقم ١٥٠٠)

سیدنا عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جنازہ پر نماز پڑھی' پس یاد کی میں نے آپ کی وہ دعا جو آپ نے پڑھی تھی آپ فرماتے تھے: ''یاالٰہی! بخش گناہ اس کے اور رحمت کر اس پر اور خلاص کر اس کو اور معاف کر اس سے' بہتر کر مہمانی اس کی' اور کشادہ کر قبر اس کی اور پاک کر اس کو ساتھ پانی کے' اور برف کے اور اولے کے' اور پاک کر اس کو گناہوں سے جیسے پاک کرتا ہے تو کپڑے سفید کو میل سے اور بدل دے اس کو گھر بہتر گھر اس کے سے اور اہل بہتر اہل اس کے سے' اور بیوی بہتر بیوی اس کی سے اور داخل کر اس کو جنت میں اور پناہ دے اس کو قبر کے عذاب سے' یا کہا: ''دوزخ کے عذاب سے'' اور ایک روایت میں ہے ''بچا اس کو فتنۂ قبر سے اور آگ کے عذاب سے'' کہا (عوف نے) یہاں تک کہ میں نے آرزو کی کہ یہ میت میں ہوتا۔ (مسلم)

١٦٥٦ (١١) وَعَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ اَنَّ عَائِشَةَ لَمَّا تُوُفِّیَ سَعْدُ بْنُ اَبِیْ وَقَّاصٍ قَالَتْ اُدْخُلُوْا بِهِ الْمَسْجِدَ حَتّٰى اُصَلِّیَ عَلَيْهِ فَاُنْكِرَ ذٰلِكَ عَلَيْهَا فَقَالَتْ وَاللّٰهِ لَقَدْ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلَى ابْنَیْ بَيْضَآءَ فِی الْمَسْجِدِ سُهَيْلٍ وَاَخِيْهِ۔ (رواه مسلم) (مسلم حديث رقم (١٠١- ٩٧٣) وابوداؤد حديث رقم ١٣٩٠)

سیدنا ابی سلمہ بن عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب وفات ہوئی سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کی تو ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا ان کو مسجد میں داخل کرو تاکہ میں ان پر نماز پڑھوں پس اس کا انکار کیا گیا تو عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا اللہ کی قسم! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیضاء کے دو بیٹوں سہیل اور اس کے بھائی کی نماز جنازہ مسجد میں پڑھی ہے۔ ❶ (مسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ مسجد میں۔ اس حدیث سے ثابت ہوا کہ مسجد میں نماز جنازہ درست ہے' امام شافعی اور اہل حدیث کا یہی مسلک ہے اس کے خلاف ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ابن ماجہ میں جو حدیث آئی ہے کہ ''جو شخص مسجد میں نماز جنازہ پڑھے' اس کے لئے کچھ نہیں۔'' یہ حدیث ضعیف ہے اس کو صرف ''صالح بن نبہان مولی التوامہ'' نے روایت کیا ہے' امام ابن حبان فرماتے ہیں یہ حدیث باطل ہے علاوہ ازیں ابوداؤد میں اس طرح ہے ''فلا شيء عليه'' یعنی اس پر کوئی گناہ نہیں ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



١٦٥٧ (١٢) وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ صَلَّيْتُ وَرَآءَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ عَلَى امْرَاَةٍ مَاتَتْ فِيْ نِفَاسِهَا فَقَامَ وَسْطَهَا۔(متفق عليه) (البخاری حدیث رقم ١٣٣١ ومسلم حديث رقم (٨٧۔ ٩٦٤) وابوداؤد حديث رقم ٣١٩٥ والترمذی حديث رقم ١٠٣٥ والنسائی حديث رقم ١٩٧٦ وابن ماجه حديث رقم ١٤٩٣ واحمد فی المسند ٥/ ١٤)

سیدنا سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے ایک عورت کی نماز جنازہ پڑھی جو کہ اپنے نفاس کے دوران مرگئی تھی' تو آپ اس کے وسط میں کھڑے ❶ ہوئے۔(بخاری' مسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ کھڑے۔میت اگر مرد ہوتو اس کے سر کے برابر اور عورت ہوتو اس کی کمر کے برابر امام کو کھڑا ہونا چاہیے' فقہ حنفیہ میں جو لکھا ہے کہ ''میت مرد ہو خواہ عورت دونوں کی نماز جنازہ میں امام کو اس کے سینہ کے برابر کھڑا ہونا چاہیے۔'' اس کا کوئی ثبوت صحیح حدیث سے نہیں ملتا۔ بلکہ امام ابوحنیفہؒ سے حدیث کے موافق ایک قول منقول ہے کہ میت اگر مرد ہوتو امام اس کے سر کے مقابل اور اگر عورت ہوتو اس کی کمر کے مقابل کھڑا ہو۔امام ابویوسف رحمہ اللہ کا بھی یہی مسلک ہے۔مزید تفصیل کتاب الجنائز ص ۵۱ میں دیکھیے۔

١٦٥٨ (١٣) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَرَّ بِقَبْرٍ دُفِنَ لَيْلًا فَقَالَ ((مَتٰى دُفِنَ هٰذَا)) قَالُوا الْبَارِحَةَ قَالَ ((اَفَلَا اٰذَنْتُمُوْنِيْ)) قَالُوْا دَفَنَّاهُ فِيْ ظُلْمَةِ اللَّيْلِ فَكَرِهْنَا اَنْ نُّوْقِظَكَ فَقَامَ فَصَفَفْنَا خَلْفَهُ فَصَلّٰى عَلَيْهِ۔(متفق عليه) (البخاری حديث رقم ١٢٤٧ ومسلم حديث رقم (٦٩۔ ٩٥٤) وابن ماجه حديث رقم ١٥٣٠)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک قبر کے پاس سے گزرے' مردہ اس میں رات کو دفن کیا گیا تھا' تو آپ نے فرمایا کہ یہ کب دفن کیا گیا ہے؟ صحابہ نے عرض کیا آج کی رات آپ نے فرمایا: ''تم نے مجھے کیوں نہ خبر دی؟'' عرض کیا دفن کیا ہم نے اس کو اندھیری رات میں پس ناپسند سمجھا ہم نے آپ کو جگانا پھر کھڑے ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پس صف باندھی ہم نے پیچھے آپ کے اور اس پر نماز پڑھی۔ (بخاری' مسلم)

١٦٥٩ (١٤) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ امْرَاَةً سَوْدَآءَ كَانَتْ تَقُمُّ الْمَسْجِدَ اَوْ شَآبٌّ فَفَقَدَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَسَاَلَ عَنْهَا اَوْعَنْهُ فَقَالُوْا مَاتَ قَالَ ((اَفَلَا كُنْتُمْ اٰذَنْتُمُوْنِيْ)) قَالَ فَكَاَنَّهُمْ صَغَّرُوْا اَمْرَهَا اَوْ اَمْرَهٗ فَقَالَ ((دُلُّوْنِيْ عَلٰى قَبْرِهٖ)) فَدَلُّوْهُ فَصَلّٰى عَلَيْهَا ثُمَّ قَالَ ((اِنَّ هٰذِهِ الْقُبُوْرَ مَمْلُوَّةٌ ظُلْمَةً عَلٰى اَهْلِهَا وَاِنَّ اللّٰهَ يُنَوِّرُهَا لَهُمْ بِصَلٰوتِيْ عَلَيْهِمْ۔)) (متفق عليه) ولفظه لمسلم. (البخاری حديث رقم ١٣٣٧

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک سیاہ رنگ کی عورت جو مسجد میں جھاڑو دیتی تھی یا تھا ایک جوان' پس نہ پایا اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے' تو پوچھا احوال اس عورت یا اس جوان کے متعلق' صحابہ نے عرض کیا' مرگیا یا مرگئی آپ نے فرمایا: ''تم نے مجھے کیوں نہ بتایا؟'' ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا' گویا کہ صحابہ نے حقیر جانا اس عورت کو یا اس آدمی کو' تو فرمایا ''مجھے اس کی قبر بتاؤ'' آپ کو بتایا گیا تو آپ نے اس پر نماز پڑھی ❶ پھر فرمایا ''یہ قبریں تاریکیوں سے مُردوں پر بھری

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ومسلم حديث رقم (٧١ـ ٩٥٦) وابن ماجه حديث رقم ١٥٣٣ واحمد في المسند ٢/ ٣٨٨)

ہوتی ہیں اور اللہ تعالیٰ روشن کرتا ہے میری نماز کی وجہ سے مُردوں کی قبروں کو۔'' (بخاری' مسلم) لفظ اس کے مسلم کے ہیں۔

**فوائد الحدیث:** ❶ نماز پڑھی۔ان احادیث سے ثابت ہوا کہ قبر پر نماز پڑھنا مسنون ہے۔امام شافعی' اصحاب امام مالک رحمہم اللہ اور محدثین رحمہم اللہ کا یہی مسلک ہے۔احناف نے یہاں بھی تاویلات باطلہ کرکے اس کو ناجائز کرنے کی سعی ناتمام کی ہے۔العیاذ باللہ

١٦٦٠ (١٥) وَعَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهُ مَاتَ لَهُ ابْنٌ بِقُدَيْدٍ اَوْ بِعُسْفَانَ فَقَالَ يَا كُرَيْبُ انْظُرْ مَا اجْتَمَعَ لَهُ مِنَ النَّاسِ قَالَ فَخَرَجْتُ فَإِذَا نَاسٌ قَدِ اجْتَمَعُوْا لَهُ فَاَخْبَرْتُهُ فَقَالَ تَقُوْلُ هُمْ اَرْبَعُوْنَ؟ قَالَ نَعَمْ قَالَ اَخْرِجُوْهُ فَإِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ ((مَا مِنْ رَجُلٍ مُسْلِمٍ يَمُوْتُ فَيَقُوْمُ عَلٰى جَنَازَتِهٖ اَرْبَعُوْنَ رَجُلًا لَا يُشْرِكُوْنَ بِاللّٰهِ شَيْئًا إِلَّا شَفَّعَهُمُ اللّٰهُ فِيْهِ))۔ (رواه مسلم) (مسلم حديث رقم (٥٩ـ ٩٤٨) وابن ماجه حديث رقم ١٤٨٩ واحمد في المسند ١/ ٢٧٧)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کے آزاد کردہ غلام کریب سے روایت ہے انہوں نے نقل کیا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ ان کا بیٹا قدید میں یا عسفان میں مرگیا' تو ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا' اے کریب! دیکھ اس کے لیے کس قدر لوگ جمع ہوئے' کریب نے کہا پھر نکلا میں تو اس کے لیے لوگ جمع ہو گئے تھے تو میں نے ان کو خبر دی انہوں نے کہا' کیا خیال ہے وہ چالیس ہوں گے؟ میں نے کہا ہاں' ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ جنازہ نکالو پس تحقیق میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے آپ فرماتے تھے ''نہیں کوئی مسلمان کہ فوت ہو اور اس کی نماز جنازہ میں چالیس مواحد آدمی ہوں جو کہ شرک کرنے والے نہ ہوں تو اللہ تعالیٰ ان کی شفاعت میت کے حق میں قبول فرماتا ہے۔'' (مسلم)

١٦٦١ (١٦) وَعَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((مَا مِنْ مَيِّتٍ تُصَلِّيْ عَلَيْهِ اُمَّةٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ يَبْلُغُوْنَ مِائَةً كُلُّهُمْ يَشْفَعُوْنَ لَهُ إِلَّا شُفِّعُوْا فِيْهِ۔)) (رواه مسلم) (البخاري حديث رقم ١٣٦٧ ومسلم حديث رقم ٦٠-٩٤٩ والترمذي حديث رقم ١٠٥٩ و النسائي حديث رقم ١٩٣٢ واحمد في المسند ٣/ ٢٨١)

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے نبی ﷺ سے روایت کیا' آپ نے فرمایا: ''نہیں کوئی میت کہ نماز پڑھے اس پر ایک جماعت مسلمانوں سے جو کہ پہنچیں ❶ ایک سو کو' سب شفاعت کریں واسطے اس کے' مگر قبول کی جاتی ہے شفاعت ان کی میت کے حق میں۔'' (مسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ سو کو۔یہ حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہ کی گزشتہ حدیث کے خلاف نہیں' بلکہ کثرت بیان کرنا مقصود ہے کہ نماز جنازہ میں مسلمانوں کا کثرت سے شریک ہونا میت کے حق میں قبولیت دعا کا سبب ہے' چالیس مواحد مسلمان شریک ہوں اور خلوص سے دعا کریں اور اس سے زیادہ شریک ہوں تو اور فائدہ ہے اور یہ اس میت کے لئے خوش نصیبی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



١٦٦٢ (١٧) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ مَرُّوْا بِجَنَازَةٍ فَاَثْنَوْا عَلَيْهَا خَيْرًا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((وَجَبَتْ)) ثُمَّ مَرُّوْا بِاُخْرٰى فَاَثْنَوْا عَلَيْهَا شَرًّا فَقَالَ ((وَجَبَتْ)) فَقَالَ عُمَرُ مَا وَجَبَتْ فَقَالَ ((هٰذَا اَثْنَيْتُمْ عَلَيْهِ خَيْرًا فَوَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ وَ هٰذَا اَثْنَيْتُمْ عَلَيْهِ شَرًّا فَوَجَبَتْ لَهُ النَّارُ اَنْتُمْ شُهَدَاءُ اللّٰهِ فِي الْاَرْضِ۔)) (متفق عليه) وَفِيْ رِوَايَةٍ ((اَلْمُؤْمِنُوْنَ شُهَدَآءُ اللّٰهِ فِي الْاَرْضِ))۔ (البخاری حديث رقم ١٣٦٧ ومسلم حديث رقم ٦٠ـ ٩٤٩)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ صحابہ رضی اللہ عنہم ایک جنازہ پر گذرے اس پر بھلائی کی تعریف کی تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''واجب ہوئی'' پھر گزرے ایک اور جنازہ پر' تو ذکر کیا اس پر برائی کا' آپ نے فرمایا: ''واجب ہوئی'' سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا' کیا واجب ہوئی؟ آپ نے فرمایا: ''وہ شخص کہ تعریف کی تم نے اس پر بھلائی کی تو واجب ہوئی اس کیلئے بہشت اور وہ شخص کہ جس پر ذکر کیا تم نے برائی کا تو واجب ہوئی اس کیلئے دوزخ تم گواہ ہو اللہ تعالیٰ کے زمین پر۔ (بخاری' مسلم) ایک اور روایت میں ہے: ''مومن گواہ ہیں ❶ اللہ تعالیٰ کے زمین پر۔''

**فوائد الحدیث:** ❶ گواہ ہیں۔ معلوم ہوا کہ صحابہ کرام اور دیگر مومنین اللہ تعالیٰ کے گواہ ہیں' ان کی تعریف اور ان کی مذمت بیان کرنے میں بڑا دخل ہے' اس حدیث سے یہ بھی ثابت ہوا کہ صحابہ کرام اور مجتہدین ائمہ حدیث کا اجماع اور اتفاق حجت ہے۔ مسند بزار میں عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جب کوئی بندہ فوت ہو جائے اور اللہ تعالیٰ اس کی بدی جانتا ہے اور مومن لوگ اس کی تعریف کریں تو اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتا ہے کہ میں نے اپنے بندوں کی گواہی قبول کی اور اس کے گناہ دیدہ دانستہ معاف کئے واللہ سبحانہ وتعالیٰ غفور رحیم۔

١٦٦٣ (١٨) وَعَنْ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اَيُّمَا مُسْلِمٍ شَهِدَ لَهُ اَرْبَعَةٌ بِخَيْرٍ اَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ)) قُلْنَا وَثَلَاثَةٌ قَالَ ((وَ ثَلَاثَةٌ)) قُلْنَا وَاثْنَانِ قَالَ ((وَاثْنَانِ)) ثُمَّ لَمْ نَسْاَلْهُ عَنِ الْوَاحِدِ۔ (رواه البخاری) (البخاری حديث رقم ١٣٦٨ والنسائی حديث رقم ١٩٣٤ واحمد فی المسند ١/ ٢٢)

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس مسلمان کے لیے چار آدمی بھلائی کی گواہی دیں تو داخل کرے گا اس کو اللہ تعالیٰ جنت میں'' ہم نے کہا اگر تین شخص گواہی دیں؟ آپ نے فرمایا: ''اگر تین بھی ❶ گواہی دیں تو بھی'' ہم نے کہا اگر دو گواہی دیں؟ فرمایا: ''اور دو بھی'' پھر ہم نے آپ سے ایک کے متعلق نہ پوچھا۔ (بخاری)

**فوائد الحدیث:** ❶ اگر تین۔ اس سے معلوم ہوا کہ تین خالص مسلمانوں کی گواہی بھی نجات کا سبب ہے۔

١٦٦٤ (١٩) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((لَا تَسُبُّوا الْاَمْوَاتَ فَاِنَّهُمْ قَدْ اَفْضَوْا اِلٰى مَا قَدَّمُوْا۔)) (البخاری) (البخاری حديث رقم ١٣٩٣' النسائی حديث رقم ١٩٣٦' الدارمی حديث رقم ٢٥١١ واحمد فی المسند ٦/ ١٨٠)

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مردوں کو برا نہ کہو ❶ کیونکہ جو انہوں نے آگے بھیجی ہے وہ اس چیز کی جزا کو پہنچ گئے۔'' (بخاری)

**فوائد الحدیث:** ❶ نہ برا کہو۔ یعنی وفات پانے والوں نے جو نیک یا بد کام کئے تھے وہ قبروں میں ان کے مطابق جزا یا سزا پا رہے ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ہوں گے اب ان کو برا کہنا بے فائدہ بلکہ ناحق اوران کے زندہ وارثوں کی دل آزاری ہے۔

١٦٦٥ (٢٠) وَعَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَجْمَعُ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ مِنْ قَتْلَى أُحُدٍ فِيْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ ثُمَّ يَقُوْلُ ((أَيُّهُمْ أَكْثَرُ أَخْذًا لِّلْقُرْاٰنِ)) فَإِذَا أُشِيْرَ لَهٗ إِلٰى أَحَدِهِمَا قَدَّمَهٗ فِي اللَّحْدِ وَقَالَ ((أَنَا شَهِيْدٌ عَلٰى هٰؤُلَآءِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ))۔ وَأَمَرَ بِدَفْنِهِمْ بِدِمَآئِهِمْ وَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِمْ وَلَمْ يُغَسَّلُوْا۔ (رواه البخاری)

(البخاری حدیث رقم ١٣٤٧ والترمذی حدیث رقم ١٠٣٦ والنسائی حدیث رقم ١٩٥٥ وابن ماجه حدیث رقم ١٠٣٦)

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ شہداء احد میں سے دو شخصوں کو ایک کپڑے میں جمع کرتے تھے پھر فرماتے ''ان میں سے قرآن کس کو زیادہ یاد ہے؟'' پس جب ان میں سے کسی ایک کے متعلق آپ کو اشارہ کیا جاتا تو آپ آگے کرتے ❶ اس کو قبر میں اور فرماتے: ''میں ان کے متعلق گواہی دوں گا دن قیامت کے'' ❷ اور حکم فرمایا ان کو خون سمیت دفن کرنے کا اور ان کی نماز ❸ جنازہ نہ پڑھی اور وہ غسل نہیں دیئے گئے۔'' (بخاری)

**فوائد الحدیث:** ❶ یعنی قبلہ کی جانب' گویا وہ قاری ہونے کی وجہ سے دوسروں کے لئے امام ہے۔
❷ یعنی کہ واقعی یہ لوگ تیری راہ میں شہید ہوئے تھے۔ ❸ ن اس سے معلوم ہوا کہ شہیدوں کے لئے غسل ہے اور نہ ہی نماز جنازہ۔

١٦٦٦ (٢١) وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ أُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِفَرَسٍ مَعْرُوْرٍ فَرَكِبَهٗ حِيْنَ انْصَرَفَ مِنْ جَنَازَةِ ابْنِ الدَّحْدَاحِ وَنَحْنُ نَمْشِيْ حَوْلَهٗ۔ (رواه مسلم)

(مسلم حدیث رقم (٨٩۔ ٩٦٥) وابوداؤد حدیث رقم ٣١٧٨ والترمذی حدیث رقم ١٠١٣)

سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی ﷺ کے پاس بغیر زین کے گھوڑا لایا گیا' پس آپ اس پر اس وقت سوار ہوئے جب آپ ابن دحداح کے جنازہ سے واپس آئے اور ہم نبی ﷺ کے اردگرد چلتے تھے۔ (مسلم)

## اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

١٦٦٧ (٢٢) وَعَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ((اَلرَّاكِبُ يَسِيْرُ خَلْفَ الْجَنَازَةِ وَالْمَاشِيْ يَمْشِيْ خَلْفَهَا وَأَمَامَهَا وَعَنْ يَّمِيْنِهَا وَعَنْ يَّسَارِهَا قَرِيْبًا مِّنْهَا وَالسِّقْطُ يُصَلّٰى عَلَيْهِ وَيُدْعٰى لِوَالِدَيْهِ بِالْمَغْفِرَةِ وَالرَّحْمَةِ))۔ (رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَفِيْ رِوَايَةِ أَحْمَدَ وَالتِّرْمِذِيِّ وَالنَّسَائِيِّ وَابْنِ مَاجَةَ) قَالَ ((اَلرَّاكِبُ خَلْفَ الْجَنَازَةِ وَالْمَاشِيْ حَيْثُ شَآءَ مِنْهَا وَالطِّفْلُ يُصَلّٰى عَلَيْهِ)) وَفِي الْمَصَابِيْحِ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ زِيَادٍ۔ (ابوداؤد حدیث رقم ٣١٨٠ والترمذی

سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ''سوار چلے ❶ پیچھے جنازہ کے اور پیادہ چلے پیچھے جنازہ کے اور آگے اس کے اور دائیں اور بائیں اس کے' پاس پاس اس کے اور نامکمل پیدا ہونے والے بچے کی نماز جنازہ پڑھی جائے اور اس کے ماں باپ کے لیے بخشش اور رحمت کی دعا کی جائے۔'' (ابوداؤد) اور احمد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ کی روایت میں اس طرح ہے کہ آپ نے فرمایا: ''سوار چلے پیچھے جنازہ کے اور پیادہ جنازہ کے جس طرف چاہے چلے' اور جو بچہ مرجائے اس کی نماز جنازہ پڑھی جائے۔'' اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



حديث رقم ١٠٣١ والنسائى حديث رقم ١٩٤٢ وابن ماجه حديث رقم ١٤٨١ واحمد فى المسند ٤/ ٢٤٧)

مصابیح میں یہ روایت مغیرہ بن زیاد سے ہے۔

**حكم الحديث:** اس کی سند صحیح ہے۔

**فوائد الحديث:** ❶ جنازہ کے ساتھ کسی سواری پر سوار ہو کر جانا جائز ہے مگر اولی اور افضل یہ ہے کہ بغیر کسی عذر کے سوار ہو کر نہ جائے اور جنازہ سے واپسی پر سوار ہونا بلا کراہت جائز ہے جنازہ کے ساتھ کسی عذر سے سوار ہو کر جانے کا اتفاق ہو تو جنازہ کے پیچھے چلنا چاہیے' جنازہ کے آگے یا دائیں یا بائیں نہیں چلنا چاہیے (کتاب الجنائز)

١٦٦٨ (٢٣) وَعَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَاَبَابَكْرٍ وَ عُمَرَ يَمْشُوْنَ اَمَامَ الْجَنَازَةِ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَ اَبُوْدَاوُدَ وَ التِّرْمَذِيّ وَالنَّسَائِيّ وَابْنُ مَاجَةَ وَ قَالَ التِّرْمَذِيُّ وَاَهْلُ الْحَدِيْثِ كَاَنَّهُمْ يَرَوْنَهُ مُرْسَلاً۔) (ابوداوٗد حديث رقم ٣١٧٩ والترمذى حديث رقم ١٠٠٧ والنسائى حديث رقم ١٩٤٤ وابن ماجه حديث رقم ١٤٨٢ واحمد فى المسند ٤/ ٢٤٧)

زہری نے سالم سے انہوں نے اپنے باپ (رضی اللہ عنہ) سے روایت کیا انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ کو جنازہ کے آگے چلتے ہوئے دیکھا تھا۔ (احمد' ابوداؤد' ترمذی' نسائی) اور ترمذی نے کہا کہ الحدیث گویا اس حدیث کو مرسل جانتے ہیں۔

**حكم الحديث:** اس کی سند صحیح ہے۔

١٦٦٩ (٢٤) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((اَلْجَنَازَةُ مَتْبُوْعَةٌ وَلَا تَتْبَعُ لَيْسَ مَعَهَا مَنْ تَقَدَّمَهَا))۔ (رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ وَ اَبُوْدَاوُدَ وَ ابْنُ مَاجَةَ وَ قَالَ التِّرْمَذِيُّ وَ اَبُوْمَاجِدٍ الرَّاوِيْ رَجُلٌ مَجْهُوْلٌ۔) (ابوداوٗد حديث رقم ٣١٨٤ والترمذى حديث رقم ١٠١١ وابن ماجه حديث رقم ١٤٨٤ واحمد فى المسند ١/ ٤١٥)

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جنازہ متبوع ❶ ہے اور نہیں ❷ وہ تابع' نہیں ہوتا ساتھ اس کے وہ شخص کہ جو اس سے آگے بڑھ گیا''۔ (ترمذی' ابوداؤد' ابن ماجہ) ترمذی نے کہا ابو ماجد راوی مجہول ہے۔

**حكم الحديث:** اس کی سند ضعیف ہے۔

**فوائد الحديث:** ❶ یعنی لوگوں کو جنازہ کے پیچھے چلنا چاہیے۔ ❷ یعنی ایسا نہیں ہونا چاہیے کہ جنازہ پیچھے رہ جائے اور لوگ آگے آگے ہوں۔ یہ حدیث ضعیف ہے اس کی سند میں ابو ماجد راوی ضعیف' منکر الحدیث' متروک الحدیث اور مجہول ہے۔ (میزان ج ۴ ص ۵۲۲)

١٦٧٠ (٢٥) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَنْ تَبِعَ جَنَازَةً وَ حَمَلَهَا

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص جنازہ کے ساتھ ہو اور اٹھائے اس کو تین بار تو اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ثَلَاثَ مِرَارٍ فَقَدْ قَضٰى مَا عَلَيْهِ مِنْ حَقِّهَا))۔ (رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ) (الترمذی حدیث رقم ۱۰۴۱)

نے ❶ ادا کیا حق اس کا جو کہ اس پر تھا۔'' ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے

**حکم الحدیث:** اس کی سند ضعیف ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ جنازہ اٹھانے کا طریقہ یہ ہے کہ جنازہ کی چارپائی کے چاروں کونوں کو چار شخص کندھے پر اٹھائیں' ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا جو شخص جنازہ کے ساتھ چلے تو اس کو چاہیے کہ چارپائی کے چاروں جانب کو اٹھائے کیونکہ یہ سنت ہے۔ مصنف عبدالرزاق میں اس طرح ہے کہ ''جس شخص نے جنازہ کو اس کے چاروں طرف سے اٹھایا تو اس نے پورا کیا جو حق میت کا اس کے ذمہ تھا' ان احادیث سے معلوم ہوا کہ جنازہ کے ساتھ چلنے والوں کو کم از کم ایک ایک مرتبہ چاروں طرف سے اٹھانا چاہیے' اور اس کو اٹھانے کی صورت یہ ہے کہ پہلے سر کی دائیں طرف پھر پائتانہ کی بائیں طرف کو اپنے بائیں کندھے پر اٹھائے اور کچھ دیر چلے۔ (کتاب الجنائز ص ۴۶)

۱۶۷۱ (۲۶) وَ قَدْ رُوِيَ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ حَمَلَ جَنَازَةَ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ بَيْنَ الْعَمُوْدَيْنِ۔

روایت کی گئی شرح السنہ میں روایت کیا گیا ہے کہ نبی ﷺ نے سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کا جنازہ درمیان دو لکڑیوں کے اٹھایا۔ ❶

**حکم الحدیث:** اس کی سند ضعیف ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ دو لکڑیوں الخ۔ شاہ ولی اللہ دہلوی رحمہ اللہ حجۃ اللہ البالغہ میں فرماتے ہیں ''جنازہ کے آگے یا پیچھے چلنا اور اس کو چار آدمی اٹھائیں یا دو اور قبر میں پاؤں کی طرف سے اتاریں یا قبلہ کی طرف سے تو ان میں سے ہر ایک کی گنجائش ہے اور ہر امر میں نبی ﷺ سے حدیث یا کوئی اثر مروی ہے۔ (حجۃ اللہ مترجم ج ۲ ص ۱۲۵)

۱۶۷۲ (۲۷) وَعَنْ ثَوْبَانَ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِيْ جَنَازَةٍ فَرَاٰى نَاسًا رُكْبَانًا فَقَالَ ((اَلَا تَسْتَحْيُوْنَ اَنَّ مَلٰٓئِكَةَ اللّٰهِ عَلٰى اَقْدَامِهِمْ وَاَنْتُمْ عَلٰى ظُهُوْرِ الدَّوَابِّ))۔ (رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَرَوٰى اَبُوْدَاوٗدَ نَحْوَهٗ وَقَالَ التِّرْمَذِيُّ وَ قَدْ رُوِيَ عَنْ ثَوْبَانَ مَوْقُوْفًا) (ابوداؤد حدیث رقم ۳۱۷۷ والترمذی حدیث رقم ۱۰۱۲ ابن ماجہ حدیث رقم ۱۴۸۰)

سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم نبی ﷺ کے ساتھ ایک جنازہ میں شریک تھے' آپ نے لوگوں کو سوار دیکھا تو فرمایا: ''کیا نہیں حیا کرتے تم کہ اللہ تعالیٰ کے فرشتے اپنے قدموں پر ہیں اور تم جانوروں کی پیٹھ پر ہو۔'' (ترمذی' ابن ماجہ) اور روایت کیا ابوداؤد نے اسی طرح ترمذی نے کہا اور یہ ثوبان رضی اللہ عنہ سے موقوف روایت کی گئی۔

**حکم الحدیث:** اس کی سند ضعیف ہے۔

۱۶۷۳ (۲۸) وَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَرَاَ عَلَى الْجَنَازَةِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ وَ اَبُوْدَاوٗدَ وَ ابْنُ مَاجَةَ) (الترمذی حدیث رقم ۱۰۲۶ وابن ماجہ حدیث رقم ۱۴۹۵)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے جنازہ پر سورۂ فاتحہ پڑھی ❶۔ (ترمذی' ابوداؤد' ابن ماجہ)

**حکم الحدیث:** یہ حدیث صحیح ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



**فوائد الحدیث:** ❶ پڑھی الخ اس کو نسائی نے بھی (ج ا ص ۲۲۸) ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے نماز جنازہ میں سورۂ فاتحہ اور ایک سورت پڑھی اور قراءت بآواز بلند کی اور جب آپ فارغ ہوئے تو آپ نے فرمایا: یہ سنت ہے اور حق ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ نماز جنازہ بآواز بلند پڑھنا بھی مسنون ہے۔ تفصیل مطولات میں ہے۔

١٦٧٤ (٢٩) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ((اِذَا صَلَّیْتُمْ عَلَى الْمَیِّتِ فَاَخْلِصُوْا لَهُ الدُّعَآءَ))۔ (رواہ ابو داوٗد و ابن ماجة)

(ابو داوٗد حدیث رقم ٣١٩٩ وابن ماجه حدیث رقم ١٤٩٧)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس وقت تم کسی میت پر نماز جنازہ پڑھو تو اس کے لیے دعا خالص ❶ کرو۔'' (ابوداوٗد' ابن ماجہ)

**فوائد الحدیث:** ❶ خالص الخ۔ اخلاص سے دعا کرنے کے یہ معنی ہیں کہ کسی کو دکھانے' سنانے کا خیال نہ ہو' صرف اللہ تعالیٰ ہی کی رضا اور خوشنودی مطلوب ہو۔

١٦٧٥ (٣٠) وَعَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰى عَلَى الْجَنَازَةِ قَالَ ((اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَیِّنَا وَ مَیِّتِنَا وَ شَاهِدِنَا وَغَآئِبِنَا وَ صَغِیْرِنَا وَكَبِیْرِنَا وَذَكَرِنَا وَ اُنْثَانَا اَللّٰهُمَّ مَنْ اَحْیَیْتَهٗ مِنَّا فَاَحْیِهٖ عَلَى الْاِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّیْتَهٗ مِنَّا فَتَوَفَّهٗ عَلَى الْاِیْمَانِ اَللّٰهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا اَجْرَهٗ وَلَا تَفْتِنَّا بَعْدَهٗ)) (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَ اَبُوْدَاوٗدَ وَ التِّرْمِذِیُّ وَ ابْنُ مَاجَةَ) (الترمذی حدیث رقم ١٠٢٤ وابن ماجه حدیث رقم ١٤٩٨ واحمد فی المسند ٢/ ٣٦٨)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب (کسی کی) نماز جنازہ پڑھتے تو فرماتے: ''یا الٰہی! بخشش کر ہمارے زندوں اور ہمارے مردوں کے لیے اور ہمارے حاضر اور ہمارے غائبوں کے لیے اور ہمارے چھوٹوں اور ہمارے بڑوں کے لیے اور ہمارے مردوں اور ہماری عورتوں کے لیے' یا الٰہی! جس کو زندہ رکھے تو ہم میں سے تو زندہ رکھ اس کو اسلام پر اور جس کو تو ہم میں سے موت دے تو اس کو ایمان پر موت دے یا الٰہی! نہ محروم ❶ رکھ ہم کو اس کے ثواب سے اور نہ فتنہ میں ڈال ہم کو اس کے بعد۔'' (احمد' ابوداوٗد' ترمذی' ابن ماجہ)

**حکم الحدیث:** یہ حدیث صحیح ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ یعنی اس مصیبت میں ہمیں صبر کی توفیق بخش اور اس صبر کے اجر سے کسی گھبراہٹ کی وجہ سے محروم نہ رکھ۔

١٦٧٦ (٣١) وَ رَوَاهُ النَّسَائِیُّ عَنْ اَبِیْ اِبْرَاهِیْمَ الْاَشْهَلِیِّ عَنْ اَبِیْهِ وَانْتَهَتْ رِوَایَتُهٗ عِنْدَ قَوْلِهٖ ((وَاُنْثَانَا)) وَ فِیْ رِوَایَةِ اَبِیْ دَاوٗدَ ((فَاَحْیِهٖ عَلَى الْاِیْمَانِ وَتَوَفَّهٗ عَلَى الْاِسْلَامِ)) وَ فِیْ اٰخِرِهٖ ((وَلَا تُضِلَّنَا بَعْدَهٗ))۔ (ابو داوٗد حدیث رقم ٤٢٠١ والترمذی حدیث رقم ١٩٨٦)

اور روایت کیا نسائی نے ابو ابراہیم اشہلی سے کہ اس نے نقل کیا اپنے باپ سے اور اس کی روایت ''وانثانا'' تک پوری ہوئی اور ابوداوٗد کی روایت میں ہے ''پس زندہ رکھ اس کو ایمان پر اور وفات دے اس کو اسلام پر'' اور اس حدیث کے آخر میں ہے: ''اور نہ گمراہ کر ہم کو اس کے بعد۔''

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



١٦٧٧ (٣٢) وَعَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ قَالَ صَلّٰی بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلٰی رَجُلٍ مِّنَ الْمُسْلِمِیْنَ فَسَمِعْتُهٗ یَقُوْلُ ((اَللّٰهُمَّ اِنَّ فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ فِیْ ذِمَّتِكَ وَ حَبْلِ جِوَارِكَ فَقِهٖ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ وَ عَذَابِ النَّارِ وَاَنْتَ اَهْلُ الْوَفَآءِ وَالْحَقِّ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلَهٗ وَ ارْحَمْهُ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ)) (رواه ابوداؤد و ابن ماجة)

(ابوداؤد حدیث رقم ٣٢٠٢ وابن ماجه حدیث رقم ١٣٩٩)

سیدنا واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نماز جنازہ پڑھائی ہم کو رسول اللہ ﷺ نے ایک مسلمان شخص کی پس سنا میں نے آپ کو فرماتے تھے: ''یاالٰہی! فلاں ❶ بیٹا فلاں کا تیری امان اور تیری پناہ میں ہے پس بچا تو اس کو فتنہ قبر اور آگ کے عذاب سے اور تو صاحب وفا اور صاحب حق کا ہے یاالٰہی! بخشش کر اس کے لیے اور رحم کر اس پر تحقیق تو بخشنے والا مہربان ہے۔'' (ابوداؤد ابن ماجہ)

**حکم الحدیث:** اس کی سند جید ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ فلاں بیٹا الخ یہاں میت کا نام اور اس کے باپ کا نام لینا چاہیے۔

١٦٧٨ (٣٣) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ((اُذْكُرُوْا مَحَاسِنَ مَوْتَاكُمْ وَ كُفُّوْا عَنْ مَسَاوِیْهِمْ۔)) (رواه ابوداؤد وا الترمذی)

(ابوداؤد حدیث رقم ٤٩٠٠ والترمذی حدیث رقم ١٠١٩)

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یاد کرو نیکیاں اپنے مُردوں کی اور بند (باز) رہو تم ان کی برائیوں کے بیان سے۔'' (ابوداؤد ترمذی)

**حکم الحدیث:** اس کی سند ضعیف ہے۔

١٦٧٩ (٣٤) وَعَنْ نَافِعٍ اَبِیْ غَالِبٍ قَالَ صَلَّیْتُ مَعَ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَلٰی جَنَازَةِ رَجُلٍ فَقَامَ حِیَالَ رَأْسِهٖ ثُمَّ جَآءُوْا بِجَنَازَةِ امْرَاَةٍ مِّنْ قُرَیْشٍ فَقَالُوْا یَا اَبَاحَمْزَةَ صَلِّ عَلَیْهَا فَقَامَ حِیَالَ وَسْطِ السَّرِیْرِ فَقَالَ لَهُ الْعَلَآءُ بْنُ زِیَادٍ هٰكَذَا رَاَیْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَامَ عَلَی الْجَنَازَةِ مَقَامَكَ مِنْهَا وَمِنَ الرَّجُلِ مَقَامَكَ مِنْهُ قَالَ نَعَمْ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَ ابْنُ مَاجَةَ وَ فِیْ رِوَایَةِ اَبِیْ دَاوٗدَ نَحْوَهٗ مَعَ زِیَادَةٍ) وَ فِیْهِ فَقَامَ عِنْدَ عَجِیْزَةِ الْمَرْاَةِ. (ابوداؤد حدیث رقم ٣١٩٤ والترمذی حدیث رقم ١٠٣٤ وابن ماجه حدیث رقم ١٤٩٤)

نافع ابوغالب رحمہ اللہ سے روایت ہے میں نے سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے ساتھ ایک شخص کی نماز جنازہ پڑھی تو کھڑے ہوئے آپ اس کے سر کے برابر پھر لائے لوگ جنازہ قریش کی ایک عورت کا انہوں نے کہا اے ابوحمزہ! ❶ اس جنازہ پر نماز پڑھ تو وہ چارپائی کے درمیان کھڑے ہوئے علاء بن زیاد نے ان سے کہا کہ کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ کو اسی طرح دیکھا تھا کہ آپ کھڑے ہوئے جنازہ پر جس جگہ آپ کھڑے ہوئے ہیں اس عورت کے جنازہ پر اور جس طرح کھڑے ہوئے آپ مرد کے جنازہ پر کہا ہاں (ترمذی ابن ماجہ) ابوداؤد کی روایت میں اتنی زیادتی ہے کہ عورت کے کولہے کے نزدیک کھڑے ہوئے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



**حکم الحدیث:** اس کی سند صحیح ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ سیدنا انس رضی اللہ عنہ کی کنیت ہے۔

## اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

١٦٨٠ (٣٥) عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ لَیْلٰی قَالَ کَانَ سَهْلُ ابْنُ حُنَیْفٍ وَقَیْسُ بْنُ سَعْدٍ قَاعِدَیْنِ بِالْقَادِسِیَّةِ فَمُرَّ عَلَیْهِمَا بِجَنَازَةٍ فَقَامَا فَقِیْلَ لَهُمَا اِنَّهَا مِنْ اَهْلِ الْاَرْضِ اَیْ مِنْ اَهْلِ الذِّمَّةِ فَقَالَا اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَرَّتْ بِهٖ جَنَازَةٌ فَقَامَ فَقِیْلَ لَهٗ اِنَّهَا جَنَازَةُ یَهُوْدِیٍّ فَقَالَ ((اَلَیْسَتْ نَفْسًا)) (متفق علیه) (البخاری حدیث رقم ١٣١٢ ومسلم حدیث رقم (٨١-٩٦١)

سیدنا عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے روایت ہے سیدنا سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ اور سیدنا قیس بن سعد رضی اللہ عنہ قادسیہ ❶ میں بیٹھے ہوئے تھے تو ان کے پاس سے ایک جنازہ گزرا' تو کھڑے ہوئے وہ دونوں' پھر کہا گیا ان کو یہ جنازہ یہاں کے باشندوں یعنی ذمیوں ❷ سے ہے' تو ان دونوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس سے ایک جنازہ گزرا تھا اور آپ کھڑے ہوئے تو کہا گیا آپ کو کہ یہ جنازہ یہودی کا ہے' آپ نے فرمایا: ''کیا یہ جاندار نہیں ❸ ہے۔'' (بخاری' مسلم)

**حکم الحدیث:** اس کی سند ضعیف ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ قادسیہ۔ یہ ایک جگہ کا نام ہے جو کوفہ سے پندرہ کوس کے فاصلہ پر واقع ہے۔ (لمعات) ❷ ذمیوں الخ یہاں ذمیوں سے مراد مزارعین ہیں جن کو مسلمانوں نے اسلامی زمینوں پر مقرر کر رکھا تھا اور ذمی ان کو اس لیے کہا کہ ان سے خراج وصول کرتے تھے۔ ❸ جاندار الخ یہ حدیث پہلے گذر چکی ہے کہ جنازہ کو دیکھ کر کھڑا ہونا منسوخ ہو گیا ہے۔ شاید ان کو منسوخ ہونے کا علم نہ ہو۔ واللہ اعلم

١٦٨١ (٣٦) وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا تَبِعَ جَنَازَةً لَّمْ یَقْعُدْ حَتّٰی تُوْضَعَ فِی اللَّحْدِ فَعَرَضَ لَهٗ حِبْرٌ مِّنَ الْیَهُوْدِ فَقَالَ لَهٗ اِنَّا هٰکَذَا نَصْنَعُ یَا مُحَمَّدُ قَالَ فَجَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَقَالَ ((خَالِفُوْهُمْ))۔ (رَوَاهُ التِّرْمَذِیُّ وَ اَبُوْدَاوٗدَ وَ ابْنُ مَاجَةَ وَ قَالَ التِّرْمَذِیُّ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ وَ بِشْرُبْنُ رَافِعٍ الرَّاوِیْ لَیْسَ بِالْقَوِیِّ) (ابوداؤد حدیث رقم ٣١٧٦ والترمذی حدیث رقم ١٠٢٠ وابن ماجه حدیث رقم ١٥٤٥)

سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جس وقت جنازہ کے ساتھ جاتے تو نہ بیٹھتے یہاں تک کہ مردہ قبر میں رکھا جاتا پس یہود کے علماء میں سے ایک عالم آپ کے سامنے آیا اس نے کہا اے محمد (ﷺ)! ہم ❶ اسی طرح کرتے ہیں' راوی نے کہا پس بیٹھے ❷ رسول اللہ ﷺ اور فرمایا: ''مخالفت کرو یہودیوں کی۔'' (ترمذی' ابوداؤد' ابن ماجہ) اور ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے۔

**حکم الحدیث:** اس کی سند ضعیف ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ کرتے ہیں۔ یعنی جب تک جنازہ نہ رکھا جائے ہم کھڑے رہتے ہیں۔ ❷ بیٹھے الخ۔ یعنی یہود کی مخالفت کی بنا پر اس کے بعد جنازہ دیکھ کر کھڑے نہیں ہوتے تھے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



١٦٨٢ (٣٧) وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَمَرَنَا بِالْقِيَامِ فِي الْجَنَازَةِ ثُمَّ جَلَسَ بَعْدَ ذٰلِكَ وَاَمَرَنَا بِالْجُلُوْسِ۔ (رواه احمد) (احمد فی المسند ١/ ٨٢)

سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم فرمایا جنازہ دیکھنے کے وقت کھڑا ہونے کا پھر اس کے بعد بیٹھے اور ہمیں بھی بیٹھنے کا حکم دیا۔ (احمد)

**حکم الحدیث**: اس کی سند حسن ہے۔

١٦٨٣ (٣٨) وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ اِنَّ جَنَازَةً مَرَّتْ بِالْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ وَ ابْنِ عَبَّاسٍ فَقَامَ الْحَسَنُ وَ لَمْ يَقُمْ اِبْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَ الْحَسَنُ اَلَيْسَ قَدْ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِجَنَازَةِ يَهُوْدِيٍّ قَالَ نَعَمْ ثُمَّ جَلَسَ (رواه النسائی) (النسائی حدیث رقم ١٩٢٤)

محمد بن سیرین رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ سیدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہما اور سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس سے ایک جنازہ گزرا پس کھڑے ہوئے حسن رضی اللہ عنہ اور نہ کھڑے ہوئے ابن عباس رضی اللہ عنہما حسن رضی اللہ عنہ نے کہا' کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واسطے یہودی کے جنازہ کھڑے نہیں ہوئے تھے؟ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا ہاں ❶ کھڑے ہوئے تھے اور پھر بیٹھ گئے تھے۔ (نسائی)

**حکم الحدیث**: اس کی سند صحیح ہے۔

**فوائد الحدیث**: ❶ ہاں کھڑے الخ۔ اس حدیث سے بھی معلوم ہوا کہ جنازہ دیکھ کر کھڑا ہونا منسوخ ہو گیا ہے' ممکن ہے حسن رضی اللہ عنہ کو منسوخ کا حکم نہ پہنچا ہو۔

١٦٨٤ (٣٩) وَعَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ كَانَ جَالِسًا فَمُرَّ عَلَيْهِ بِجَنَازَةٍ فَقَامَ النَّاسُ حَتّٰى جَاوَزَتِ الْجَنَازَةُ فَقَالَ الْحَسَنُ اِنَّمَا مُرَّ بِجَنَازَةِ يَهُوْدِيٍّ وَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى طَرِيْقِهَا جَالِسًا وَ كَرِهَ اَنْ تَعْلُوَا رَأْسَهُ جَنَازَةُ يَهُوْدِيٍّ فَقَامَ۔ (رواه النسائی) (النسائی حدیث رقم ١٩٢٧)۔

جعفر بن ❶ محمد نے اپنے باپ سے رویت کیا کہ سیدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہ بیٹھے ہوئے تھے کہ ان کے پاس سے جنازہ گزرا تو کھڑے ہوئے لوگ یہاں تک کہ جنازہ گزر گیا' پس حسن رضی اللہ عنہ نے کہا بے شک ایک یہودی کا جنازہ گزرا تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم راستہ میں بیٹھے ہوئے تھے اور آپ نے اس بات کو مکروہ ❷ جانا کہ یہودی کا جنازہ بلند ہو آپ کے سر سے پس آپ کھڑے ہو گئے۔ (نسائی)

**حکم الحدیث**: اس کی سند صحیح ہے۔

**فوائد الحدیث**: ❶ جعفر۔ یعنی جعفر صادق اور محمد سے مراد محمد باقر ہیں۔ ❷ مکروہ جانا الخ یہ حسن رضی اللہ عنہ کا اپنا خیال ہے ورنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہونے کی وجہ ملائکہ کی تعظیم بیان کی ہے۔

١٦٨٥ (٤٠) وَعَنْ اَبِيْ مُوْسٰى اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((اِذَا مَرَّتْ بِكَ جَنَازَةُ يَهُوْدِيٍّ اَوْ نَصْرَانِيٍّ اَوْ مُسْلِمٍ فَقُوْمُوْا لَهَا فَلَسْتُمْ لَهَا تَقُوْمُوْنَ اِنَّمَا تَقُوْمُوْنَ لِمَنْ مَعَهَا مِنَ الْمَلَائِكَةِ))۔ (رواه احمد) (احمد فی

سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس وقت تیرے پاس سے یہودی یا نصرانی یا مسلمان کا جنازہ گزرے تو تمہارا یہ کھڑا ہونا اس جنازہ کے لیے نہیں ہے۔ تم تو ان فرشتوں کے لیے کھڑے ہوتے ہو جو اس جنازہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



المسند ٤/٣٩١)

**حکم الحدیث:** اس کی سند ضعیف ہے۔

کے ساتھ ہیں' پس اس کے لیے کھڑا ہو جاؤ۔" (احمد)

١٦٨٦ (٤١) وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ جَنَازَةً مَرَّتْ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَامَ فَقِيْلَ اِنَّهَا جَنَازَةُ يَهُوْدِيٍّ فَقَالَ ((اِنَّمَا قُمْتُ لِلْمَلَائِكَةِ))۔ (رواه النسائی) (النسائی حدیث رقم ١٩٢٨)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے ایک جنازہ گزرا تو آپ کھڑے ہوئے تو کسی نے عرض کیا' یہ تو یہودی کا جنازہ ہے' آپ نے فرمایا: "میں صرف فرشتوں کے لیے کھڑا ہوا ہوں۔" (نسائی)

**حکم الحدیث:** یہ حدیث صحیح ہے۔

١٦٨٧ (٤٢) وَعَنْ مَالِكِ بْنِ هُبَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ ((مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَمُوْتُ فَيُصَلِّيْ عَلَيْهِ ثَلَاثَةُ صُفُوْفٍ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ اِلَّا اَوْجَبَ)) فَكَانَ مَالِكٌ اِذَا اسْتَقَلَّ اَهْلَ الْجَنَازَةِ جَزَّاهُمْ ثَلَاثَةَ صُفُوْفٍ لِّهٰذَا الْحَدِيْثِ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

سیدنا مالک بن ہبیرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: "جو کوئی مسلمان مرے اور اس کی نماز جنازہ مسلمانوں کی تین صفیں پڑھیں تو اللہ تعالیٰ بہشت اور مغفرت اس کے لیے واجب کرتا ہے" پس تھے مالک جس وقت کم جانتے آدمیوں کو تقسیم کرتے ان کو تین صفوں میں اس حدیث کی وجہ سے۔ (ابوداؤد)

وَفِيْ رِوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ قَالَ كَانَ مَالِكُ ابْنُ هُبَيْرَةَ اِذَا صَلّٰى عَلٰى جَنَازَةٍ فَتَقَالَّ النَّاسَ عَلَيْهَا جَزَّاهُمْ ثَلَاثَةَ اَجْزَاءٍ ثُمَّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((مَنْ صَلّٰى عَلَيْهِ ثَلَاثَةُ صُفُوْفٍ اَوْجَبَ)) وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ نَحْوَهٗ۔ (ابوداؤد حدیث رقم ٣١٦٦ والترمذی حدیث رقم ١٠٢٨ وابن ماجه حدیث رقم ١٤٩٠)

اور ترمذی کی روایت میں اس طرح ہے' راوی نے کہا کہ سیدنا مالک بن ہبیرہ رضی اللہ عنہ جس وقت نماز جنازہ پڑھتے تو اگر کم جانتے ❶ لوگوں کو تو کرتے لوگوں کو تین حصوں میں' پھر وہ کہتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جس پر نماز پڑھیں تین صفیں تو اللہ تعالیٰ بہشت کو واجب کرتا ہے۔" اور ابن ماجہ نے بھی اسی طرح روایت کیا ہے۔

**حکم الحدیث:** یہ حدیث صحیح ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ کہ جانتے الخ یعنی اگر جنازہ کے ساتھ اتنے لوگ ہوتے جو ایک ہی صف یا دو صفوں میں پورے آسکتے تو پھر بھی ان کی تین صفیں کرتے اور مستحب یہ ہے کہ تین صفیں بنائی جائیں اور ان کا طریقہ یہ ہونا چاہیے کہ پہلی صف میں بڑی عمر کے' دوسری میں درمیانی عمر کے اور تیسری میں جوان اور لڑکے اور بعض علماء نے کہا ہے کہ پہلی صف میں علماء' دوسری میں طالب علم اور تیسری میں عام لوگ ہونے چاہئیں۔

١٦٨٨ (٤٣) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الصَّلَاةِ عَلَى الْجَنَازَةِ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبُّهَا وَاَنْتَ خَلَقْتَهَا وَاَنْتَ هَدَيْتَهَا اِلَى الْاِسْلَامِ وَاَنْتَ قَبَضْتَ رُوْحَهَا وَاَنْتَ اَعْلَمُ بِسِرِّهَا وَعَلَانِيَتِهَا جِئْنَا شُفَعَاءَ

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا' آپ نماز جنازہ میں یہ دعا پڑھتے تھے: "یا الٰہی! تو پروردگار ہے اس کا' تو نے پیدا کیا اس کو اور تو نے ہدایت دی اس کو اسلام کی طرف اور تو نے قبض کی روح اس کی اور تو دانا تر ہے اس کے باطن

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



فَاغْفِرْ لَهُ۔ (رواه ابوداؤد) (ابوداؤد حديث رقم ٣٢٠٠ واحمد في المسند ٢/ ٤٥٨)

کے ساتھ اور اس کے ظاہر کے ساتھ آئے ہیں ہم شفاعت کرنے والے پس تو اس کو بخش دے۔'' (ابوداؤد)

**حکم الحدیث**: اس کی سند ضعیف ہے۔

١٦٨٩ (٤٤) وَعَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ صَلَّيْتُ وَرَآءَ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَلٰى صَبِيٍّ لَمْ يَعْمَلْ خَطِيئَةً قَطُّ فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ۔ (رواه مالك) (المؤطا حديث رقم ١٨ من كتاب الجنائز)

سعید بن مسیب رحمہ اللہ سے روایت ہے میں نے سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے پیچھے ایک لڑکے کی نماز جنازہ پڑھی کہ اس نے ہرگز کوئی گناہ نہ کیا تھا پس سنا میں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو وہ کہتے تھے یا الٰہی! اس کو عذاب قبر سے پناہ دے۔ (مالک)

**حکم الحدیث**: اس کی سند صحیح ہے۔

١٦٩٠ (٤٥) وَعَنِ الْبُخَارِيِّ تَعْلِيقًا قَالَ يَقْرَأُ الْحَسَنُ عَلَى الطِّفْلِ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ وَيَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا سَلَفًا وَّفَرَطًا وَّذُخْرًا وَّ اَجْرًا۔ (البخاري في صحيحه ٣/ ٢٠٣ تعليقا في باب قراءة الفاتحة من كتاب الجنائز)

اور امام بخاری رحمہ اللہ سے بطریق تعلیق ❶ روایت ہے حسن بصری لڑکے کے جنازہ پر سورۂ فاتحہ ❷ پڑھتے تھے اور کہتے تھے ❸ یا الٰہی! اس کو ہمارے لیے پیشوا ❹ اور پیش رو ❺ اور ذخیرہ اور (باعث) ثواب کر۔

**فوائد الحدیث**: ❶ تعلیق یعنی یہ حدیث ترجمۃ الباب میں بلاسند بیان کی ہے۔ ❷ فاتحہ اس اثر سے بھی معلوم ہوا کہ میت خواہ چھوٹا ہو یا بڑا' اس کی نماز جنازہ میں پہلی تکبیر کے بعد دعا وثناء کے بعد سورۂ فاتحہ پڑھنا مسنون ہے۔ ❸ اور کہتے۔ اس میں اگرچہ یہ ذکر نہیں کہ کس تکبیر کے بعد یہ دعا پڑھتے تھے لیکن مسنون طریقہ سے معلوم ہوتا ہے کہ تیسری تکبیر کے بعد کہتے تھے۔ ❹ سلف۔ اس کا معنی پیشوا ہے اور سلف اس مال کو کہتے ہیں جو آدمی اپنے آگے کسی شہر میں بغرض منفعت بھیجے۔ ❺ فرط جس کا معنی پیش رو ہے' اس سے مراد وہ شخص ہے جو فوج یا لشکر کے آگے جا کر ان کی رہائش اور آب وگیاہ کا انتظام کرے' مقصد یہ ہے کہ یہ بچہ ہمارے لیے فائدہ اور شفاعت کا سبب ثابت ہو۔

١٦٩١ (٤٦) وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ((اَلطِّفْلُ لَا يُصَلّٰى عَلَيْهِ وَلَا يَرِثُ وَلَا يُوْرَثُ حَتّٰى يَسْتَهِلَّ))۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ ابْنُ مَاجَةَ اِلَّا اَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ وَلَا يُوْرَثُ) (الترمذي حديث رقم ١٠٣٢ وابن ماجه حديث رقم ١٠٣٢)

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''نا تمام بچہ کی نماز جنازہ پڑھی جائے نہ وارث ہو کسی کا اور نہ وارث کیا جائے کوئی اس کا یہاں تک کہ (پیدائش کے وقت) آواز کرے۔'' ❶ (ترمذی' ابن ماجہ) مگر ابن ماجہ نے ((بـــــلا یورث)) کا لفظ ذکر نہیں کیا۔

**حکم الحدیث**: اس کی سند کمزور ہے۔

**فوائد الحدیث**: ❶ آواز یعنی پیدا ہونے کے وقت آواز نکالے اور ابن ماجہ میں اس طرح ہے: ''اور استہلال یہ ہے کہ رو دے یا چیخے یا چھینکے'' غرض کوئی ایسا کام کرے جس سے اس کی زندگی ثابت ہو' تو اس پر نماز جنازہ پڑھی جائے تو وہ وارث بھی ہوگا' ورنہ نہیں۔

١٦٩٢ (٤٧) وَعَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدِ نِ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ يَّقُوْمَ الْاِمَامُ فَوْقَ شَيْءٍ وَ

سیدنا ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ ﷺ نے اس بات سے کہ کھڑا ہو ❶ امام اوپر ایک چیز

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



النَّاسُ خَلْفَهٗ يَعْنِيْ اَسْفَلَ مِنْهُ۔ (رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ فِي الْمُجْتَبٰى فِيْ كِتَابِ الْجَنَائِزِ) (ابوداوٗد حديث رقم ٥٩٧ والدارقطني حديث رقم ١ من باب نهي رسول الله ان يقوم الامام فوق شئ)

کے اور لوگ اس کے پیچھے ❷ ہوں یعنی اس سے نیچے ہوں۔ (دارقطنی نے مجتبیٰ میں کتاب الجنائز میں روایت کیا ہے۔)

**حکم الحدیث:** اس کی سند صحیح ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ یعنی اکیلا۔ ❷ یعنی نیچے اس سے' اس سے معلوم ہوا کہ اگر صرف امام نیچے کھڑا ہو اور دوسرے لوگ اس سے اونچے ہوں تو بطریق اولیٰ منع ہوگا اور یہ حکم سب نمازوں میں ہے اس میں جنازہ کی کوئی خصوصیت نہیں اور حدیث میں بھی یہ الفاظ عام ہیں۔

# بَابُ دَفْنِ الْمَيِّتِ

## میت کو دفن کرنے کا بیان

## اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

١٦٩٣ (١) عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ اَنَّ سَعْدَ بْنَ اَبِيْ وَقَّاصٍ قَالَ فِيْ مَرَضِهِ الَّذِيْ هَلَكَ فِيْهِ اِلْحَدُوْا لِيْ لَحْدًا وَّانْصِبُوْا عَلَيَّ اللَّبِنَ نَصْبًا كَمَا صُنِعَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ۔ (رواه مسلم) (مسلم حديث رقم (٩٠۔ ٩٦٦) والنسائي حديث رقم ٢٠٠٧ وابن ماجه حديث رقم ١٥٥٦)

سیدنا عامر بن سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے اپنے مرض وفات میں فرمایا: ''میرے دفن کے لیے لحد ❶ بنانا اور مجھ پر کچی اینٹیں کھڑی کرنا جیسا کہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کیا گیا۔'' (مسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ لحد۔ اس سے معلوم ہوا کہ لحد بنانا افضل ہے' جس کو بغلی قبر کہتے ہیں اور نبی ﷺ کے لیے بالاتفاق ایسی ہی قبر بنی تھی اور اس میں نو کچی اینٹیں لگی تھیں۔

١٦٩٤ (٢) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جُعِلَ فِيْ قَبْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَطِيْفَةٌ حَمْرَآءُ۔ (رواه مسلم) (مسلم حديث رقم ٩١۔ ٩٦٧) والترمذي حديث رقم ١٠٤٨ والنسائي حديث رقم ٢٠١٢ واحمد في المسند ١/ ٣٥٥)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ کی قبر میں ایک سرخ چادر ڈالی گئی۔ ❶ (مسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ ڈالی گئی۔ نبی ﷺ کے آزاد کردہ غلام شقران رضی اللہ عنہ نامی نے دیگر صحابہ کرام کے مشورہ کے بغیر اس چادر کو رکھ دیا تھا تاکہ اس کو کوئی اور نہ استعمال کرے' امام ابن عبدالبر لکھتے ہیں کہ مٹی ڈالنے سے پہلے یہ چادر نکال لی گئی تھی۔ (الاستیعاب ج ا ص ٢٠)

١٦٩٥ (٣) وَعَنْ سُفْيَانَ التَّمَّارِ اَنَّهٗ رَاٰى قَبْرَ النَّبِيِّ

سیدنا سفیان تمار رضی اللہ عنہ (کھجور بیچنے والے) سے روایت ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ﷺ مُسَنَّمًا۔ (رواہ البخاری) (البخاری حدیث رقم ۱۳۹۰)

کہ انہوں نے نبی ﷺ کی قبر دیکھی جو کہ اونٹ کی کوہان کی طرح تھی۔ ❶ (بخاری)

**فوائد الحدیث:** ❶ کوہان۔امام مالک' امام احمد اور امام ابوحنیفہ رحمہم اللہ نے اسی حدیث کی بناء پر کہا ہے کہ قبر کو اونٹ کے کوہان کی طرح بنانا افضل ہے اور امام شافعی فرماتے ہیں قبر کو مربع صورت بنانا بہتر ہے اس کے متعلق آگے حدیث آ رہی ہے۔

۱۶۹۶ (٤) وَعَنْ اَبِی الْهَیَّاجِ الْاَسَدِیِّ قَالَ قَالَ لِیْ عَلِیٌّ اَلَا اَبْعَثُكَ عَلٰی مَا بَعَثَنِیْ عَلَیْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ لَّا تَدَعَ تِمْثَالًا اِلَّا طَمَسْتَهٗ وَلَا قَبْرًا مُشْرِفًا اِلَّا سَوَّیْتَهٗ۔ (رواہ مسلم) (مسلم حدیث رقم (۹۳۔ ۹۶۹) وابوداوٗد حدیث رقم ۳۲۱۸ والترمذی حدیث رقم ۱۰۴۹ واحمد فی المسند ۱/ ۹٦)

ابوالہیاج اسدی رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ مجھے سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا' کیا نہ بھیجوں میں تجھ کو اس کام کے لیے کہ بھیجا تھا مجھے اس کے لیے رسول اللہ ﷺ نے' وہ کام یہ ہے کہ نہ چھوڑ ❶ تو کسی تصویر کو مگر مٹا دے اس کو اور نہ کسی قبر بلند کو مگر اس کو برابر ❷ کر دے۔ (مسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ نہ چھوڑ الخ پورے حیوان کی مجسم تصویر بالاتفاق ممنوع اور حرام ہے' اگر عکسی یا نقشی ہو تو اس میں چار قول ہیں: (۱) مطلقاً جائز ہے (۲) مطلقاً ممنوع ہے (۳) اگر سر سے پاؤں تک پوری شکل ہو تو ممنوع ہے ورنہ درست (۴) اگر زمین پر پڑی ہو تو درست ہے اور اگر دیوار وغیرہ پر معلق ہو تو ممنوع ہے اور حدیث سے ہر قسم کی تصاویر کو مٹانا ثابت ہوتا ہے خواہ عکسی ہوں یا نقشی۔ (زرقانی ج ۴ ص ۳٦۷) ❷ برابر کر الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قبر زمین سے اونچی نہ بنائی جائے' زیادہ سے زیادہ ایک بالشت اونچی کی جائے' بالشت سے زیادہ اونچی قبریں بنانا' پختہ کرنا' ان پر گنبد تیار کرنا' ان پر عمارتوں کا بنانا اور قبروں پر مجاور بن کر بیٹھنا' یہ سب چیزیں ائمہ اربعہ اور باجماع امت حرام ہیں اور فقہاء نے وہ مٹی جو قبر سے نکلتی ہے اس سے زیادہ لگانا حرام کہا ہے۔

۱۶۹۷ (٥) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ یُّجَصَّصَ الْقَبْرُ وَاَنْ یُّبْنٰی عَلَیْهِ وَاَنْ یُّقْعَدَ عَلَیْهِ۔ (رواہ مسلم) (مسلم حدیث رقم (۹٤۔ ۹٦۹) والترمذی حدیث رقم ۱۰۵۲ والنسائی حدیث رقم ۲۰۲۷ وابن ماجہ حدیث رقم ۱۵٦۲ واحمد فی المسند ٦/ ۲۹۹)

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے قبر کو پختہ بنانے' اس پر عمارت بنانے اور اس پر بیٹھنے سے منع فرمایا۔ (مسلم)

۱۶۹۸ (٦) وَعَنْ اَبِیْ مَرْثَدٍ الْغَنَوِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((لَا تَجْلِسُوْا عَلَی الْقُبُوْرِ وَلَا تُصَلُّوْا اِلَیْهَا))۔ (رواہ مسلم) (مسلم حدیث رقم (۹۷۔ ۹۷۲) وابوداوٗد حدیث رقم ۳۲۲۹ والترمذی حدیث رقم ۱۰۵۰ والنسائی حدیث رقم ۷٦۰)

سیدنا ابومرثد غنوی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "قبروں پر نہ بیٹھو اور نہ ان کی طرف نماز پڑھو۔" ❶ (مسلم)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



**فوائد الحدیث:** ❶ نہ نماز الخ قبر کی تعظیم کے لیے نماز پڑھنا تو یہ صریحاً کفر ہے اور اگر ویسے کوئی قبروں میں نماز پڑھتا ہے تو یہ بھی حرام ہے۔ (مرقاۃ)

١٦٩٩ (٧) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((لَاَنْ یَّجْلِسَ اَحَدُكُمْ عَلٰی جَمْرَةٍ فَتُحْرِقَ ثِیَابَهٗ فَتَخْلُصَ اِلٰی جِلْدِهٖ خَیْرٌ لَّهٗ مِنْ اَنْ یَّجْلِسَ عَلٰی قَبْرٍ))۔ (رواه مسلم) (مسلم حدیث رقم (٩٦۔ ٩٧١) وابو داوٗد حدیث رقم ٣٢٢٨ والنسائی حدیث رقم ٢٠٤٤ وابن ماجه حدیث رقم ١٥٦٦)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''البتہ یہ کہ بیٹھے ایک تمہارا انگاری پر کہ جلا دے کپڑے اس کے پس پہنچے انگارا اس کے بدن تک' یہ بہتر ہے واسطے اس کے کہ بیٹھ جائے قبر پر۔'' (مسلم)

## اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

١٧٠٠ (٨) وَعَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَیْرِ قَالَ كَانَ بِالْمَدِیْنَةِ رَجُلَانِ اَحَدُهُمَا یَلْحَدُ وَ الْاٰخَرُ لَا یَلْحَدُ فَقَالُوْا اَیُّهُمَا جَآءَ اَوَّلًا عَمِلَ عَمَلَهٗ فَجَآءَ الَّذِیْ یَلْحَدُ فَلُحِدَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ۔ (رواه فی شرح السنة) (البغوی فی شرح السنة ٥/٣٨٨ وابن ماجه حدیث رقم ١٥١٠)

سیدنا عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے مدینہ میں دو شخص ❶ تھے ایک ❷ ان میں سے لحد (والی قبر) کھودتا تھا اور دوسرا لحد نہ کھودتا تھا' تو صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا ان میں سے جو آئے پہلے کرے کام اپنا' پس آیا وہ شخص کہ لحد کھودتا تھا' تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے لحد تیار کی گئی۔ (شرح السنہ)

**حکم الحدیث:** اس کی سند ضعیف ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ دو شخص الخ۔ یعنی ابوطلحہ انصاری اور ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہما' ابوطلحہ رضی اللہ عنہ لحد۔ یعنی بغلی قبر کھودتے تھے اور ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ شق یعنی صندوقچی قبر بناتے تھے۔ ❷ لحد الخ قبر دو قسم کی کھودی جاتی تھی' ایک بغلی اور دوسری صندوقچی' بغلی اس کو کہتے ہیں جس میں میت کے رکھنے کی جگہ قبلہ کی دیوار میں زمین سے لگا کر کھودی جاتی ہے اس کو عربی میں لحد کہتے ہیں اور صندوقچی وہ ہے جس میں میت کے رکھنے کی جگہ درمیان میں بنائی جاتی ہے اس کو عربی میں شق کہتے ہیں۔ بغلی اور صندوقچی دونوں قسم کی قبر بنانا جائز ہے۔ لیکن بغلی اولی اور افضل ہے کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر بغلی بنائی گئی تھی۔ اور سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے مرض الموت میں وصیت کی تھی کہ میرے لیے بغلی قبر بنانا جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر بغلی بنائی گئی تھی' مدینہ منورہ میں قبر کھودنے والے دو شخص تھے جیسا کہ بیان ہو چکا ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہوا تو صحابہ نے دونوں کے پاس آدمی بھیجا کہ جو پہلے آ جائے وہی آپ کے لیے قبر کھودے' چنانچہ پہلے سیدنا ابوطلحہ رضی اللہ عنہ پہنچے جو بغلی قبر کھودتے تھے اس لیے آپ کے لیے بغلی قبر کھودی گئی اور ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہم کے لیے بھی بغلی قبر کھودی گئی تھی۔ دونوں قسم کی قبر میں میت کے رکھنے کی جگہ خوب کشادہ ہونی چاہیے تاکہ اس میں میت بافراغت اور بلاتنگی رکھی جائے (کتاب الجنائز)

١٧٠١ (٩) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ((اَللَّحْدُ لَنَا وَ الشَّقُّ لِغَیْرِنَا))

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''لحد ہمارے لیے ہے اور شق ہمارے غیر کے لیے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



(رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ وَ اَبُوْدَاوُدَ وَ النَّسَائِيُّ وَ ابْنُ مَاجَةَ) (ابو داوٗد حدیث رقم ۳۲۰۸ والترمذی حدیث رقم ۱۰۴۵ والنسائی حدیث رقم ۲۰۰۹ وابن ماجه حدیث رقم ۱۵۵٤)

ہے۔" (ترمذی' ابوداوٗد' نسائی' ابن ماجہ)

**حکم الحدیث:** یہ حدیث حسن ہے۔

۱۷۰۲ (۱۰) وَرَوَاهُ اَحْمَدُ عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ۔ (ابن ماجه حدیث رقم ۱۵۵۵ واحمد فی المسند ٤/ ۳۵۷)

اور روایت کی احمد نے سیدنا جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے۔

۱۷۰۳ (۱۱) وَعَنْ هِشَامِ بْنِ عَامِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ يَوْمَ اُحُدٍ ((اِحْفِرُوْا وَ اَوْسِعُوْا وَاَعْمِقُوْا وَاَحْسِنُوْا وَ اَدْفِنُوا الْاِثْنَيْنِ وَالثَّلَاثَةَ فِيْ قَبْرٍ وَّاحِدٍ وَّ قَدِّمُوْا اَكْثَرَهُمْ قُرْاٰنًا))۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَ التِّرْمَذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَ النَّسَائِيُّ وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ اِلٰى قَوْلِهٖ ((وَاَحْسِنُوْا))۔ (ابوداوٗد حدیث رقم ۳۲۱۵ والترمذی حدیث رقم ۱۷۱۳)

سیدنا ہشام بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے احد کے دن فرمایا: "کھودو قبریں اور فراخ کرو اور گہرا کرو اور اچھا کرو قبروں کو اور دفن کرو دو کو ❶ اور تین کو ایک قبر میں اور آگے کرو ❷ اس کو کہ جوان میں سے قرآن بہت یاد رکھتا ہو۔" (احمد' ترمذی' ابوداوٗد' نسائی) اور روایت کی ابن ماجہ نے لفظ واحسنو تک۔

**حکم الحدیث:** اس کی سند صحیح ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ دو کو۔ بوقت ضرورت دو دو' تین تین بلکہ اس سے بھی زیادہ کو ایک ہی قبر میں دفن کرنا جائز ہے۔ ❷ آگے کرو الخ یعنی قبلہ کی جانب' اس سے معلوم ہوا کہ اہل علم کی تعظیم ان کی زندگی میں اور ان کے فوت ہونے کے بعد بھی کرنی چاہیے۔

۱۷۰٤ - (۱۲) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ اُحُدٍ جَآءَتْ عَمَّتِيْ بِاَبِيْ لِتَدْفِنَهٗ فِيْ مَقَابِرِنَا فَنَادٰى مُنَادِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ((رُدُّوا الْقَتْلٰى اِلٰى مَضَاجِعِهِمْ))۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَ التِّرْمَذِيُّ وَ اَبُوْدَاوُدَ وَ النَّسَائِيُّ وَ الدَّارَمِيُّ وَ لَفْظُهٗ لِلتِّرْمَذِيِّ) (ابوداوٗد حدیث رقم ۳۱٦۵ والترمذی حدیث رقم ۱۷۱۷ والنسائی حدیث رقم ۲۰۰٤ وابن ماجه حدیث رقم ۱۵۱٦ والدارمی حدیث رقم ٤۵ واحمد فی المسند ۳/ ۲۹۷)

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے غزوۂ احد کے معرکہ میں میری پھوپھی ❶ میرے باپ کو لائیں تاکہ دفن کریں ان کو ہمارے قبرستان میں' تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منادی نے ندا کی تم شہیدوں کو ان کی جائے شہادت کی طرف واپس لاؤ"۔ (احمد' ترمذی' ابوداوٗد' نسائی) اور دارمی نے اور لفظ اس کے ترمذی کے ہیں۔

**حکم الحدیث:** اس کی سند صحیح ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



**فوائد الحدیث:** ❶ لائیں الخ جابر رضی اللہ عنہ کے والد عبداللہ رضی اللہ عنہ اور بعض دیگر شہداء کو بقیع الغرقد میں دفن کرنے کے لیے لائے تو آپ نے واپس اسی جگہ کر دیا جہاں وہ شہید ہوئے تھے اس سے معلوم ہوا کہ میت کا بلا عذر ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جانا ممنوع ہے۔

١٧٠٥ - (١٣) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سُلَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ قِبَلِ رَأْسِهٖ۔ (رواه الشافعي) (البيهقي في السنن والشافعي في مسنده ص ٣٦٠)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نکالے ❶ گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے سر کی طرف سے۔ (شافعی)

**حکم الحدیث:** اس کی سند ضعیف ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ نکالے الخ۔ یعنی لیے گئے سر کی طرف سے' میت کو قبر میں قبر کے پاؤں کی طرف سے داخل کرنا سنت ہے (ابوداود) اور قبلہ کی طرف سے بھی داخل کرنا حدیث میں آیا ہے (ترمذی) غرض دونوں طرح جائز ہے لیکن قبر کے پاؤں کی طرف داخل کرنا افضل اور سنت ہے (کتاب الجنائز ص ٦٨)

١٧٠٦ (١٤) وَعَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ قَبْرًا لَيْلًا فَاُسْرِجَ لَهٗ بِسِرَاجٍ فَاَخَذَ مِنْ قِبَلِ الْقِبْلَةِ وَ قَالَ ((رَحِمَكَ اللّٰهُ اِنْ كُنْتَ لَاَوَّاهًا تَلَّاءً لِّلْقُرْاٰنِ))۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ اِسْنَادُهٗ ضَعِيْفٌ) (الترمذي حديث رقم ١٠٥٧ والبغوي في شرح السنة حديث رقم ١٥١٤)

انہی (سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما) سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم داخل ہوئے ایک قبر میں رات کو پس روشن کیا گیا آپ کے لیے چراغ' تو لیا آپ نے میت کو جانب قبلہ سے اور فرمایا: ''رحمت کرے اللہ تجھ پر تھا تو بہت رونے والا (بسبب خوف الٰہی کے) اور بہت تلاوت کرنے والا قرآن کا۔'' (ترمذی اور کہا شرح السنہ میں اسناد اس کی ضعیف ہے)

**حکم الحدیث:** اس کی سند ضعیف ہے۔

١٧٠٧ (١٥) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ اِذَا اُدْخِلَ الْمَيِّتُ الْقَبْرَ قَالَ ((بِسْمِ اللّٰهِ وَ بِاللّٰهِ وَ عَلٰى مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ)) وَ فِيْ رِوَايَةٍ ((وَ عَلٰى سُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ))۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَ التِّرْمِذِيُّ وَ ابْنُ مَاجَةَ وَ رَوٰى اَبُوْدَاوُدَ الثَّانِيَةَ)۔ (ابوداود حديث رقم ٣٢١٣ والترمذي حديث رقم ١٠٤٦ وابن ماجه حديث رقم ١٥٥٠ واحمد في المسند ٢/ ٢٧)

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت داخل کرتے تھے میت کو قبر میں تو فرماتے: ''رکھتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ اور اللہ تعالیٰ کے حکم کے ساتھ اور اوپر شریعت رسول اللہ کے'' اور ایک روایت میں ہے ''اوپر طریقہ رسول اللہ کے''۔ (احمد' ترمذی' ابن ماجہ' ابوداود)

**حکم الحدیث:** اس کی سند صحیح ہے۔

١٧٠٨ (١٦) وَعَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ مُرْسَلًا اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ حَثٰى عَلَى الْمَيِّتِ ثَلَاثَ حَثَيَاتٍ بِيَدَيْهِ جَمِيْعًا وَاَنَّهٗ رَشَّ عَلٰى قَبْرِ ابْنِهٖ اِبْرَاهِيْمَ

جعفر بن محمد اپنے باپ سے مرسلاً روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں ہاتھوں کو اکٹھا کر کے میت پر تین لپیں ڈالیں ❶ اور تحقیق آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بیٹے ابراہیم کی قبر پر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



وَ وَضَعَ عَلَيْهِ حَصْبَاءَ (رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ) وَ رَوَى الشَّافِعِيُّ مِنْ قَوْلِهِ ((رَشَّ))۔ (البغوی فی شرح السنۃ حدیث رقم ۱۵۱۵)

پانی چھڑکا اور قبر پر سنگریزے رکھے۔ (شرح السنۃ' شافعی نے لفظ ''رش'' سے۔)

**حکم الحدیث**: اس کی سند ضعیف ہے۔

**فوائد الحدیث**: ❶ ڈالیں الخ آپ نے پہلی لپ پر منھا خلقنا کم دوسری پر وفیھا نعید کم اور تیسری پر ومنھا نخرجکم تارۃ اخری پڑھا۔ رواہ احمد باسناد ضعیف۔

۱۷۰۹ (۱۷) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ يُّجَصَّصَ الْقُبُوْرُ وَ اَنْ يُّكْتَبَ عَلَيْهَا وَ اَنْ تُوْطَاَ. (رواه الترمذی) (الترمذی حدیث رقم ۱۰۵۲)

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے قبروں کو پختہ بنانے' ان پر لکھنے اور انہیں روندنے سے منع فرمایا۔ (ترمذی)

**حکم الحدیث**: یہ حدیث صحیح ہے۔

۱۷۱۰ (۱۸) وَعَنْهُ قَالَ رُشَّ قَبْرُ النَّبِيِّ ﷺ وَكَانَ الَّذِيْ رَشَّ الْمَآءَ عَلٰى قَبْرِهٖ بِلَالُ بْنُ رَبَاحٍ بِقِرْبَةٍ بَدَاَمِنْ قِبَلِ رَأْسِهٖ حَتّٰى انْتَهٰى اِلٰى رِجْلَيْهِ (رواه البیہقی فی دلائل النبوۃ)

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' نبی ﷺ کی قبر پر پانی چھڑکا گیا اور وہ شخص تھا جس نے آپ کی قبر پر مشکیزہ کے ساتھ پانی چھڑکا تھا بلال بن رباح رضی اللہ عنہ تھے' انہوں نے شروع کیا چھڑکنا سر کی طرف سے یہاں تک کہ پہنچے پاؤں تک۔ (بیہقی دلائل النبوۃ)

۱۷۱۱ (۱۹) وَعَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ اَبِيْ وَدَاعَةَ قَالَ لَمَّا مَاتَ عُثْمَانُ بْنُ مَظْعُوْنٍ اُخْرِجَ بِجَنَازَتِهٖ فَدُفِنَ اَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ رَجُلًا اَنْ يَّأْتِيَهٗ بِحَجَرٍ فَلَمْ يَسْتَطِعْ حَمْلَهَا فَقَامَ اِلَيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَ حَسَرَ عَنْ ذِرَاعَيْهِ قَالَ الْمُطَّلِبُ قَالَ الَّذِيْ يُخْبِرُنِيْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى بَيَاضِ ذِرَاعَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ حِيْنَ حَسَرَ عَنْهُمَا ثُمَّ حَمَلَهَا فَوَضَعَهَا عِنْدَ رَأْسِهٖ وَقَالَ ((اُعْلِمُ بِهَا قَبْرَاَخِيْ وَ اَدْفِنُ اِلَيْهِ مَنْ مَّاتَ مِنْ اَهْلِيْ))۔ (رواه ابوداوٗد) (ابوداوٗد حدیث رقم ۳۲۰۶)

مطلب بن ابی وداع سے روایت ہے کہ جب فوت ہوئے سیدنا عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ ❶ نکالا گیا جنازہ ان کا' پس دفن کئے گئے اور نبی ﷺ نے ایک شخص کو حکم کیا کہ وہ آپ کے پاس پتھر لائے تو وہ شخص اس پتھر کو نہ اٹھا سکا پھر کھڑے ہوئے طرف اس کی رسول اللہ ﷺ اور دونوں ہاتھوں کی آستینیں چڑھائیں راوی نے کہا' اس شخص نے مجھے رسول اللہ ﷺ کے بارہ میں بتایا کہ گویا میں دیکھتا ہوں طرف سفیدی رسول اللہ ﷺ کے ہاتھوں کی جبکہ کھولا ان دونوں کو' پھر اٹھایا اس کو پس رکھا اس کو ان کے سرہانے اور فرمایا: ''نشان کیا مَیں کیا❷ ساتھ اس کے اپنے بھائی کی قبر کا اور دفن کروں گا میں پاس ان کے اس شخص کو کہ مرے گا میرے اہل سے۔'' (ابوداوٗد)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



**حکم الحدیث:** یہ حدیث حسن ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ آپ کے رضاعی بھائی تھے۔ ❷ نشان الخ اس سے معلوم ہوا کہ قبر کے سرہانے نشانی کے لیے کوئی پتھر رکھا جائے تو درست ہے' تو یہی کافی ہے اس کے علاوہ قبر کو بلند کرنا' اس پر عمارت بنانا' یا اسے سیمنٹ اور چونے سے پختہ کرنا یا اس پر لکھنا خواہ آیات قرآنی ہوں یا میت کا نام اور اس کی تاریخ ولادت وفات جیسے آج کل عادت ہے' یا اس پر چراغ جلانا' چادر چڑھانا یا خوشبو دار تیل وغیرہ انڈیلنا یہ سب بدعت اور بُری رسومات ہیں۔ اعاذ نا اللہ منھا۔

١٧١٢ (٢٠) وَعَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى عَائِشَةَ فَقُلْتُ يَا اُمَّاهُ اِكْشِفِيْ لِيْ عَنْ قَبْرِ النَّبِيِّ ﷺ وَصَاحِبَيْهِ فَكَشَفَتْ لِيْ عَنْ ثَلَاثَةِ قُبُوْرٍ لَا مُشْرِفَةٍ وَلَا لَا طِئَةٍ مَبْطُوْحَةٍ بِبَطْحَاءِ الْعَرْصَةِ الْحَمْرَاءِ (رواه ابو داوٗد) (ابو داوٗد حديث رقم ٣٢٢٠)

قاسم بن محمد رحمہ اللہ سے روایت ہے میں ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا پس میں نے کہا اماں جان! میرے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے دونوں ساتھیوں کی قبر کھول دیں' تو کھول دیں میرے لیے تینوں قبریں' نہ تھیں وہ بہت بلند اور نہ متصل ❶ ساتھ زمین کے' بچھی ہوئی تھیں کنکریاں ❷ سرخ میدان کی۔ (ابوداؤد)

**حکم الحدیث:** اس کی سند ضعیف ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ نہ متصل۔ یعنی ایک بالشت بھر زمین سے بلند تھیں۔

❷ یعنی میدان کی سرخ کنکریاں تھیں جو مدینہ منورہ کے گرد تھا اور یہ قبریں ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ میں ہیں۔

١٧١٣ (٢١) وَعَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ جَنَازَةِ رَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَانْتَهَيْنَا اِلَى الْقَبْرِ وَلَمَّا يُلْحَدْ بَعْدُ فَجَلَسَ النَّبِيُّ ﷺ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ وَجَلَسْنَا مَعَهٗ. (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ) وَالنَّسَائِيُّ وَ ابْنُ مَاجَةَ وَ زَادَ فِيْ اٰخِرِهٖ كَاَنَّ عَلٰى رُؤُسِنَا الطَّيْرَ. (ابو داوٗد حديث رقم ٣٢١٢ والنسائي حديث رقم ٢٠٠١ وابن ماجه حديث رقم ١٥٤٩ واحمد في المسند ٤/ ٢٨٧)

سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم انصار میں سے ایک شخص کے جنازہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ روانہ ہوئے پس پہنچے ہم طرف قبر کی اور وہ ابھی تک دفن نہ کیا گیا تھا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے سامنے ❶ قبلہ کے اور ہم بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیٹھے۔ (ابوداؤد' نسائی' ابن ماجہ) اور زیادہ کیا ابن ماجہ نے اس کے آخر میں زیادہ کیا کہ گویا ہمارے سروں پر پرندے تھے۔ ❷

**حکم الحدیث:** اس کی سند صحیح ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ اس سے معلوم ہوا کہ قبروں کی زیارت کرنے والے کے لیے قبلہ رخ بیٹھنا مسنون ہے۔ (الروضۃ الندیہ)

❷ یعنی سر جھکا کر انتہائی اطمینان سے بیٹھے تھے۔

١٧١٤ (٢٢) وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((كَسْرُ عَظْمِ الْمَيِّتِ كَكَسْرِهٖ حَيًّا)). (رواه مالك و ابوداوٗد و ابن ماجة) (وابو داوٗد حديث رقم ٣٢٠٧

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مردے کی ہڈی کا توڑنا ❶ زندہ آدمی کی ہڈی توڑنے کی طرح ہے۔'' (مالک' ابوداؤد' ابن ماجہ)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



وابن ماجه حديث رقم ١٦١٦ والموطا حديث رقم ٤٠

من كتاب الجنائز واحمد في المسند ٦/ ١٦٨)

**حکم الحدیث:** یہ حدیث صحیح ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ توڑنا الخ قبر کھودنے میں بہت احتیاط کرنی چاہیے' مردہ کی کوئی ہڈی نکلے تو ٹوٹنے نہ پائے' جو ہڈی نکلے اس کو بحفاظت تمام پھر اسی قبر میں دفن کر دینا چاہیے۔ نبی ﷺ نے فرمایا مردہ کی ہڈی کا توڑنا ایسا ہی گناہ ہے جیسے زندہ کی ہڈی توڑنے میں گناہ ہے۔ مطلب یہ ہے کہ مسلمان میت کی توہین منع ہے جیسے زندہ کی توہین ممنوع ہے۔ (کتاب الجنائز)

## اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

١٧١٥ (٢٣) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ شَهِدْنَا بِنْتَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ تُدْفَنُ وَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ جَالِسٌ عَلَى الْقَبْرِ فَرَاَيْتُ عَيْنَيْهِ تَدْمَعَانِ فَقَالَ ((هَلْ فِيْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ لَّمْ يُقَارِفِ اللَّيْلَةَ)) فَقَالَ اَبُوْ طَلْحَةَ اَنَا قَالَ ((فَانْزِلْ فِيْ قَبْرِهَا)) فَنَزَلَ فِيْ قَبْرِهَا۔ (رواه البخاري) (البخاري حديث رقم ١٢٨٥ واحمد في المسند ٣/ ١٢٦)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب رسول اللہ ﷺ کی بیٹی دفن کی جا رہی تھیں ہم وہاں موجود تھے اور رسول اللہ ﷺ قبر کے پاس بیٹھے تھے پس دیکھیں ❶ میں نے آنکھیں آپ کی آنسو بہاتی تھیں' پھر آپ نے فرمایا: ''کیا ہے تم میں کوئی شخص کہ جس نے آج رات نہ صحبت کی ہو اپنی عورت سے؟'' پس سیدنا ابوطلحہ رضی اللہ عنہ ❷ نے کہا میں ہوں' آپ نے فرمایا: ''اتر ان کی قبر میں'' تو وہ قبر میں اترے۔ (بخاری)

**فوائد الحدیث:** ❶ دیکھیں الخ اس وقت نبی ﷺ کی بیٹی ام کلثوم رضی اللہ عنہا زوجہ عثمان رضی اللہ عنہ دفن کی جا رہی تھیں' اس سے معلوم ہوا کہ آنکھوں سے صرف آنسوؤں کا نکلنا اور غم کرنا صبر کے مخالف نہیں ہے بلکہ نرم دلی کی نشانی ہے۔ ❷ کہا ابوطلحہ الخ میت لحد میں رکھنے کے لیے بقدر ضرورت دو یا تین یا چار آدمی قبر میں داخل ہو سکتے ہیں' نبی ﷺ کی قبر میں چار آدمی اترے تھے' عورت کی قبر میں اس کے محرم لوگ داخل ہوں اور عورت کی قبر میں اس کا شوہر بھی داخل ہو سکتا ہے' اگر محرم یا شوہر موجود نہ ہوں پھر غیر محرم بھی داخل ہو سکتے ہیں لیکن غیر محرم بھی بڑی عمر کے ہوں' اگر وہ نہ ہوں تو نوجوانوں میں صالح' دین دار' متقی اور نیک خیال ہوں اس سے معلوم ہوا کہ عورت کی قبر میں غیر محرم اس شخص کا اترنا افضل ہے جس نے اس رات اپنی بیوی سے صحبت نہ کی ہو۔ (کتاب الجنائز)

١٧١٦ (٢٤) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ لِابْنِهٖ وَ هُوَ فِيْ سِيَاقِ الْمَوْتِ اِذَا اَنَامِتُّ فَلَا تَصْحَبْنِيْ نَائِحَةٌ وَلَا نَارٌ فَاِذَا دَفَنْتُمُوْنِيْ فَشُنُّوْا عَلَيَّ التُّرَابَ شَنًّا ثُمَّ اَقِيْمُوْا حَوْلَ قَبْرِيْ قَدْرَ مَا يُنْحَرُ جَزُوْرٌ وَّيُقْسَمُ لَحْمُهَا حَتّٰى اَسْتَاْنِسَ بِكُمْ وَ اَعْلَمَ مَاذَا اُرَاجِعُ بِهٖ رُسُلَ رَبِّيْ۔ (رواه مسلم) (مسلم حديث رقم ١٩٢ـ ١٢١)

سیدنا عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے اپنے بیٹے کو کہا اس حالت میں کہ وہ نزع میں تھے' جس وقت مروں میں پس نہ ہو ساتھ میرے کوئی ❶ نوحہ کرنے والی اور نہ آگ' پس جب ارادہ کرو میرے دفن کرنے کا' تو ڈالو مجھ پر مٹی ڈالنا بسہولت پھر اس قدر میری قبر کے گرد کھڑے رہو کہ ذبح کیا جائے اونٹ اور تقسیم کیا جائے گوشت اس کا' یہاں تک کہ آرام پکڑوں میں تمہاری وجہ سے ❷ اور میں جانوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



کہ میں کیا جواب دیتا ہوں پروردگار اپنے کے فرشتوں کو۔ (مسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ نوحہ کرنے والی الخ میت پر کپڑے پھاڑنا' بال نوچنا' واویلا کرنا اور بین کرنا بالاجماع حرام اور موجب لعنت ہے۔ ❷ ب تمہاری وجہ سے الخ یعنی تمہاری دعاؤں کے ذریعہ' ابوداؤد میں ہے کہ نبی ﷺ جب کسی کے دفن سے فارغ ہوتے تو آپ کچھ وقت ٹھہرتے اور فرماتے اپنے بھائی کے لیے ثابت قدمی کی دعاء مانگو کیونکہ اس کا اب حساب ہوگا۔ (مرقاۃ)

۱۷۱۷ (۲۵) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ ((اِذَا مَاتَ اَحَدُكُمْ فَلَا تَحْبِسُوْهُ وَاَسْرِعُوْا بِهٖ اِلٰى قَبْرِهٖ وَلْيُقْرَأْ عِنْدَ رَاْسِهٖ فَاتِحَةُ الْبَقَرَةِ وَعِنْدَ رِجْلَيْهِ بِخَاتِمَةِ الْبَقَرَةِ))۔ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ وَالصَّحِيْحُ اَنَّهٗ مَوْقُوْفٌ عَلَيْهِ۔

(البیهقی فی شعب الایمان حدیث رقم ۹۲۹٤)

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا آپ فرماتے تھے کہ: ''جس وقت مرے ❶ ایک تمہارا تو نہ روک رکھو اس کو اور جلدی پہنچاؤ اس کو اس کی قبر کی طرف اور چاہیے کہ پڑھی جائے نزدیک سر اس کے ابتداء سورۂ بقرہ ❷ اور نزدیک اس کے پاؤں کے خاتمہ سورۂ بقرہ کا۔ (بیہقی شعب الایمان اور کہا صحیح یہ ہے کہ یہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ پر موقوف ہے)

**حکم الحدیث:** اس کی سند سخت ضعیف ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ مرے الخ یعنی میت کی تجہیز وتکفین میں تاخیر نہیں کرنی چاہیے کیونکہ دیر کرنے سے میت کے سڑنے کا اندیشہ ہے جس سے لوگوں کو نفرت اور تکلیف ہوگی اور میت کی ذلت ہوگی۔ ❷ ابتداء سورہ بقرہ یعنی الم سے مفلحون تک اور خاتمہ سورہ بقرہ کا یعنی آمن الرسول سے آخر تک۔ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ فرماتے ہیں قبروں کی زیارت کے وقت سورہ فاتحہ' قل اعوذ برب الفلق' قل اعوذ برب الناس اور سورہ اخلاص پڑھنی چاہیے اور میت کو اس کا ثواب بخشنا چاہیے۔

۱۷۱۸ (۲٦) وَعَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ قَالَ لَمَّا تُوُفِّيَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ بِالْحُبْشِيِّ وَهُوَ مَوْضِعٌ فَحُمِلَ اِلٰى مَكَّةَ فَدُفِنَ بِهَا فَلَمَّا قَدِمَتْ عَائِشَةُ اَتَتْ قَبْرَ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ فَقَالَتْ:

وَكُنَّا كَنَدْمَانَيْ جَذِيْمَةَ حِقْبَةً
مِنَ الدَّهْرِ حَتّٰى قِيْلَ لَنْ يَتَصَدَّعَا
فَلَمَّا تَفَرَّقْنَا كَاَنِّيْ وَمَالِكًا
لِطُوْلِ اجْتِمَاعٍ لَمْ نَبِتْ لَيْلَةً مَعًا

ثُمَّ قَالَتْ وَاللّٰهِ لَوْحَضَرْتُكَ مَادُفِنْتَ اِلَّا حَيْثُ مُتَّ وَلَوْ شَهِدْتُكَ مَازُرْتُكَ (رواه الترمذی) (الترمذی

ابن ابی ملیکہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہ کی حبشی ❶ میں وفات ہوئی اور وہ ہے ایک جگہ' پھر وہ لائے گئے طرف مکہ کی' پھر دفن کیے گئے مکہ میں' پس جب عائشہ رضی اللہ عنہا مکہ میں آئیں (حج کے لیے) عبدالرحمٰن بن ابوبکر رضی اللہ عنہ کی قبر کے پاس آئیں پس کہا ❷ اور تھے ہم مانند دو ہمنشیوں جذیمہ کے' جدا نہ تھے آپس میں مدت مدید زمانہ سے' یہاں تک کہ کہا گیا ہرگز نہ جدا ہوں گے' پس جب جدا ہوئے ہم گویا میں اور مالک۔ باوجود بہت مدت تک ساتھ رہنے کے نہیں گزاری ایک رات اکٹھی۔ پھر ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: قسم ہے اللہ کی! اگر حاضر ہوتی میں تیرے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



حدیث رقم ۱۰۵۵)

پاس تیرے مرنے کے وقت تو نہ دفن کیا جاتا تو مگر اسی جگہ کہ (جہاں تو) مرا تھا تو اور اگر حاضر ہوتی میں تیرے پاس تیری وفات کے وقت تو نہ زیارت کرتی میں تیری۔ (ترمذی)

**حکم الحدیث:** یہ حدیث صحیح ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ حبشی بضم الحاء المہملۃ وسکون الباء الموحدۃ۔ مکہ معظمہ کے قریب ایک جگہ ہے۔ (مجمع البحار)

❷ ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اپنے بھائی کے فراق میں یہ شعر پڑھے دراصل یہ دو شعر تمیم بن نویرہ نے اپنے بھائی مالک بن نویرہ کے فراق میں کہے تھے جب اس کو خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خلافت میں قتل کیا تھا جذیمہ کسی وقت میں عراق اور عرب کا بادشاہ تھا اور اس کے دو وزیر مالک اور عقیل۔ چالیس سال تک اس کے پاس رہے اور باہم ہمنشین اور ایک دوسرے پر انتہائی گرویدہ رہے اور کبھی جدا نہ ہوئے تھے عرب میں ان کی محبت ضرب المثل تھی تمیم اپنے بھائی کے مرثیہ میں کہتا ہے ''کہ اے مالک! میں اور تو ہم نشینی اور محبت میں ایسے تھے جیسے جذیمہ کے دو وزیر باہم اخلاص سے مدت دراز تک جذیمہ کے پاس رہے اور کبھی جدا نہ ہوئے تھے اور اب جب ہم تیری موت کی وجہ سے جدا ہوئے تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ہم نے باہم ایک رات بھی اکٹھی نہیں گزاری۔''

۱۷۱۹ (۲۷) وَعَنْ اَبِیْ رَافِعٍ قَالَ سَلَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ سَعْدًا وَرَشَّ عَلٰی قَبْرِہٖ مَآءً (رواہ ابن ماجة) (ابن ماجه في السنن حديث رقم ۱۵۵۱)

سیدنا ابو رافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا سعد رضی اللہ عنہ کو جنازہ میں سے سر کی طرف ❶ سے نکالا اور چھڑکا ان کی قبر پر پانی۔ (ابن ماجہ)

**حکم الحدیث:** اس کی سند سخت ضعیف ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ سر کی طرف الخ اس سے معلوم ہوا کہ میت کو قبر میں اتارنے کے لیے قبر کے پاؤں کی طرف رکھ کر میت کو سر کی طرف سے قبر میں لانا چاہیے۔ محدثین اور امام شافعی رحمہ اللہ کا یہی مسلک ہے۔

۱۷۲۰ (۲۸) وَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ صَلّٰی عَلٰی جَنَازَةٍ ثُمَّ اَتَی الْقَبْرَ فَحَثٰی عَلَیْهِ مِنْ قِبَلِ رَأْسِهٖ ثَلَاثًا۔ (رواہ ابن ماجة) (ابن ماجه حديث رقم ۱۵٦۵)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی ایک جنازہ پر، پھر آئے نزدیک قبر کے، پس ڈالیں اس پر سر کی طرف سے تین لپیں مٹی کی۔ (ابن ماجہ)

**حکم الحدیث:** اس کی سند جید ہے۔

۱۷۲۱ (۲۹) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ قَالَ رَاٰنِی النَّبِیُّ ﷺ مُتَّكِئًا عَلٰی قَبْرٍ فَقَالَ ((لَا تُؤْذِ صَاحِبَ هٰذَا الْقَبْرِ اَوْلَا تُؤْذِهٖ))۔ (رواہ احمد) (لم نجده في مسند الامام احمد)

سیدنا عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ دیکھا مجھ کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قبر پر تکیہ لگائے ہوئے تو آپ نے فرمایا: ''نہ ایذا دے اس قبر والے کو'' یا فرمایا: ''نہ ایذا دے ❶ اس کو۔'' (احمد)

**حکم الحدیث:** یہ حدیث صحیح ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ نہ ایذا الخ ایذا سے صاحب قبر کی ذلت اور حقارت مراد ہے۔ واللہ اعلم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



# بَابُ الْبُكَاءِ عَلَى الْمَيِّتِ

## میت پر رونے کا بیان

## اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

١٧٢٢ (١) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ دَخَلْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى اَبِيْ سَيْفِ نِ الْقَيْنِ وَكَانَ ظِئْرًا لِّاِبْرَاهِيْمَ فَاَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِبْرَاهِيْمَ فَقَبَّلَهٗ وَشَمَّهٗ ثُمَّ دَخَلْنَا عَلَيْهِ بَعْدَ ذٰلِكَ وَاِبْرَاهِيْمُ يَجُوْدُ بِنَفْسِهٖ فَجَعَلَتْ عَيْنَا رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ تَذْرِفَانِ فَقَالَ لَهٗ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ وَاَنْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ ((يَاابْنَ عَوْفٍ اِنَّهَا رَحْمَةٌ)) ثُمَّ اَتْبَعَهَا بِاُخْرٰى فَقَالَ ((اِنَّ الْعَيْنَ تَدْمَعُ وَالْقَلْبَ يَحْزَنُ وَلَا نَقُوْلُ اِلَّا مَا يَرْضٰى رَبُّنَا وَاِنَّا بِفِرَاقِكَ يَا اِبْرَاهِيْمُ لَمَحْزُوْنُوْنَ))۔ (متفق عليه) (البخاری حديث رقم ١٣٠٣ ومسلم حديث رقم ٦٢-٢٣١٥ و ابوداؤد حديث رقم ٣١٢٦)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ابوسیف لوہار کے پاس گئے اور وہ ابراہیم کا رضاعی باپ تھا' پس لیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابراہیم کو پھر بوسہ لیا ان کا اور سونگھا ان کو' پھر گئے ہم ان کے پاس بعد اس کے اور ابراہیم حالت نزع میں تھے پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں سے آنسو نکلنے شروع ہوئے تو عرض کیا عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے اے اللہ کے رسول! ❶ (آپ روتے ہیں) تو آپ نے فرمایا: ''ابن عوف! ❷ ''یہ رحمت ہے'' پھر اس رونے کے بعد پھر روئے پھر فرمایا: ''آنکھیں آنسو بہاتی ہیں اور دل غمگین ہے اور نہیں کہتے ہم باوجود اس کے مگر وہ چیز کہ راضی ہو رب ہمارا اور تحقیق ہم سبب جدائی تیری کے اے ابراہیم البتہ غمگین ہیں۔'' (بخاری' مسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ آپ روتے۔ یعنی لوگ تو بے علمی اور جہالت کی وجہ سے روتے ہیں اور آپ کی شان تو اس سے بہت بالاتر ہے' آپ کیوں روتے ہیں' آپ کے صاحبزادے ابراہیم رضی اللہ عنہ کی عمر سترہ ماہ یا سولہ ماہ کی تھی جب ان کی وفات ہوئی۔ ❷ یہ رحمت ہے الخ یعنی آنکھ سے آنسو نکلنا اور دل کا غم کرنا صبر کے منافی نہیں' بلکہ یہ رحمت اور نرم دلی کی نشانی ہے' نوحہ اور شکوہ کرنا حرام اور صبر کے مخالف ہے۔

١٧٢٣ (٢) وَعَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ اَرْسَلَتِ ابْنَةُ النَّبِيِّ ﷺ اِلَيْهِ اَنَّ ابْنًا لِّيْ قُبِضَ فَاْتِنَا فَاَرْسَلَ يُقْرِئُ السَّلَامَ وَيَقُوْلُ ((اِنَّ لِلّٰهِ مَا اَخَذَ وَلَهٗ مَا اَعْطٰى وَكُلٌّ عِنْدَهٗ بِاَجَلٍ مُّسَمًّى فَلْتَصْبِرْ وَلْتَحْتَسِبْ)) فَاَرْسَلَتْ اِلَيْهِ تُقْسِمُ عَلَيْهِ لَيَاْتِيَنَّهَا فَقَامَ وَمَعَهٗ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ وَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَاُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَرِجَالٌ فَرُفِعَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ الصَّبِيُّ وَنَفْسُهٗ تَتَقَعْقَعُ

سیدنا اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ کی بیٹی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پیغام بھیجا ❶ کہ بیٹا میرا مر رہا ہے' آپ میرے پاس تشریف لائیں' تو آپ نے بیٹی کو سلام کہلا بھیجا اور فرمایا: ''اللہ ہی کیلئے ہے جو چیز کہ لی اور اسی کے لیے ہے جو چیز کہ دی اور ہر چیز نزدیک اس کے ساتھ مدت معین کے ہے' پس چاہیے کہ صبر کرے اور ثواب چاہے پھر پیغام بھیجا ❷ انہوں نے آپ کی طرف اور قسم دی تو آپ تشریف لائے اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ فَقَالَ سَعْدٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا هٰذَا فَقَالَ ((هٰذِهٖ رَحْمَةٌ جَعَلَهَا اللّٰهُ فِيْ قُلُوْبِ عِبَادِهٖ فَإِنَّمَا يَرْحَمُ اللّٰهُ مِنْ عِبَادِهِ الرُّحَمَآءَ))۔ (متفق عليه)

(البخاری حدیث رقم ۱۲۸٤ ومسلم حدیث رقم (۱۱۔ ۹۲۳) وابوداؤد حدیث رقم ۳۱۲۵ والنسائی حدیث رقم ۱۸٦۸ واحمد فی المسند ٥/ ۲۰٤)

آپ کے ساتھ سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ، معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ، ابی بن کعب رضی اللہ عنہ، زید بن ثابت رضی اللہ عنہ اور کچھ اور صحابہ رضی اللہ عنہم تھے پس اٹھایا ❸ گیا طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی لڑکا اور روح اس کی حرکت ❹ کرتی تھی، پس آپ کی دونوں آنکھیں بہنے لگیں تو سعد رضی اللہ عنہ نے کہا اے اللہ کے رسول! کیا ❺ ہے یہ؟ فرمایا: ''یہ رحمت ہے پیدا کیا اس کو اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے دلوں میں، پس رحمت نہیں کرتا اللہ تعالیٰ اپنے بندوں سے مگر رحمت ❻ کرنے والوں پر۔'' (بخاری و مسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ بھیجا الخ جس بیٹی نے یہ پیغام بھیجا تھا اس میں اختلاف ہے کہ یہ سیدہ زینب رضی اللہ عنہا تھیں یا سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا، بعض کہتے ہیں سیدہ زینب رضی اللہ عنہا تھیں اور بچے کا نام علی بن عاص تھا اور بعض نے کہا ہے کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا تھیں اور بچے کا نام محسن بن علی تھا، واللہ اعلم۔ ❷ پھر بھیجا یعنی دوبارہ بلا بھیجا۔ ❸ پس اٹھایا الخ یعنی بچے کو آپ کی گود میں دیا۔ ❹ حرکت کرتی الخ یعنی جان نکلنے کے قریب تھی۔ ❺ کیا ہے یہ۔ یعنی یہ رونا کیسا ہے۔ ❻ رحمت۔ آپ کی غرض یہ تھی کہ آنکھ سے بلا آواز آنسو نکلنا اور غم کرنا خلاف شرع نہیں ہے بلکہ رقت قلب اور مزاج کے اعتدال کی نشانی ہے، اور جس کو اس موقع پر بھی غم نہ ہو تو اس کا دل سخت اور مزاج اعتدال سے خالی ہے اور بیٹے کی موت پر ہنسنا یا اظہار غم نہ کرنا کوئی قابل تعریف بات نہیں ہے، عمدہ اور افضل طریقہ وہی ہے جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا تھا، اور وہ صرف آنکھوں سے آنسو بہانا ہے، البتہ چیخنا، چلانا، کپڑے پھاڑنا، بال نوچنا اور چھاتی پیٹنا وغیرہ یہ جاہلیت کی رسم ہے، اسلام میں اس کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔

۱۷۲٤ (۳) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ اشْتَكٰى سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ شَكْوٰى لَهٗ فَاَتَاهُ النَّبِيُّ ﷺ يَعُوْدُهٗ مَعَ عَبْدِالرَّحْمٰنِ ابْنِ عَوْفٍ وَسَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ وَعَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهِ وَجَدَهٗ فِيْ غَاشِيَةٍ فَقَالَ ((قَدْ قُضِيَ)) قَالُوْا لَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ فَبَكَى النَّبِيُّ ﷺ فَلَمَّا رَاَى الْقَوْمُ بُكَاءَ النَّبِيِّ ﷺ بَكَوْا فَقَالَ ((اَلَا تَسْمَعُوْنَ اَنَّ اللّٰهَ لَا يُعَذِّبُ بِدَمْعِ الْعَيْنِ وَلَا بِحُزْنِ الْقَلْبِ وَلٰكِنْ يُّعَذِّبُ بِهٰذَا)) وَاَشَارَ اِلٰى لِسَانِهٖ ((اَوْ يَرْحَمُ وَاِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَاءِ اَهْلِهٖ عَلَيْهِ))۔ (متفق عليه) (البخاری حدیث رقم ۱۳۰٤ ومسلم حدیث رقم (۱۲۔ ۹۲٤)

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا بیمار ہوئے سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ، تو ان کے پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان کی عیادت کرنے کے لیے عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ، سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ گئے پس جب گئے ان کے پاس تو پایا ان کو بیہوشی میں، آپ نے پوچھا: ''کیا فوت ہو گیا ہے ❶؟'' صحابہ نے کہا نہیں اے اللہ کے رسول! پس روئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم تو جب صحابہ رضی اللہ عنہم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو روتے ہوئے دیکھا تو وہ بھی رو پڑے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا نہیں سنتے ہو تم کہ اللہ تعالیٰ نہیں عذاب کرتا ساتھ آنسو آنکھوں کے اور نہ ساتھ غم کرنے دل کے لیکن عذاب کرتا ہے ساتھ اس کے'' اور اشارہ کیا طرف زبان اپنی کی ''یا آپ نے فرمایا رحم کرتا ہے اور تحقیق میت کو عذاب کیا جاتا ہے اس کے گھر والوں کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



رونے کی وجہ سے اس پر۔" (بخاری' مسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ فوت ہوا الخ اس سے معلوم ہوا کہ آپ کو اور دیگر انبیاء علیہم السلام کو علم غیب نہ تھا۔

۱۷۲۵ (۴) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((لَيْسَ مِنَّا مَنْ ضَرَبَ الْخُدُوْدَ وَشَقَّ الْجُيُوْبَ وَدَعَا بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ))۔ (متفق عليه) (البخاری حدیث رقم ۱۲۹۴ ومسلم حدیث رقم (۱۶۵۔ ۱۰۳) والترمذی حدیث رقم ۹۹۹ والنسائی حدیث رقم ۱۸۶۲ وابن ماجه حدیث رقم ۱۵۸٤ واحمد فی المسند ۱/ ٤۳۲)

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو شخص پیٹے رخسار اور پھاڑے گریبان اور پکارے ❶ پکارنا جاہلیت کا تو وہ ہم میں سے نہیں ہے۔" (بخاری' مسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ جاہلیت الخ یعنی کسی عزیز کی موت پر واویلا کرنا یا یہ کہنا کہ کیا غضب ہوا کیا ظلم ہوا وغیرہ' بے صبری کے الفاظ بولنا' سنت طریقہ یہ ہے کہ مصیبت میں اناللہ پڑھے اور رسومات بد سے پرہیز کرے۔

۱۷۲۶ (۵) وَعَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ قَالَ اُغْمِيَ عَلٰى اَبِيْ مُوْسٰى فَاَقْبَلَتِ امْرَاَتُهٗ اُمُّ عَبْدِاللّٰهِ تَصِيْحُ بِرَنَّةٍ ثُمَّ اَفَاقَ فَقَالَ اَلَمْ تَعْلَمِيْ وَكَانَ يُحَدِّثُهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((اَنَا بَرِيْءٌ مِّمَّنْ حَلَقَ وَصَلَقَ وَخَرَقَ))۔ (متفق عليه ولفظه لمسلم) (البخاری حدیث رقم ۱۲۹٦ ومسلم حدیث رقم (۱٦۷۔ ۱۰٤) والنسائی حدیث رقم ۱۸٦۳ وابن ماجه حدیث رقم ۱۵۸٦)

سیدنا ابو بردہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بیہوش ہوئے تو ان کی بیوی ام عبداللہ رضی اللہ عنہا نے چلا کر رونا شروع کیا پھر ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ ہوش میں آئے تو کہا کیا نہیں جانتی تو اور حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "میں بیزار ہوں اس سے جو منڈائے ❶ سر کے بال اور چلا کر روئے اور پھاڑے کپڑے اپنے۔" (بخاری' مسلم) لفظ مسلم کے ہیں۔

**فوائد الحدیث:** ❶ منڈائے بال جیسے بعض جاہلوں کی عادت ہوتی ہے بلکہ یہ عادت ہندوؤں کی ہے کہ جب ان کا کوئی مر جاتا ہے تو غم میں سر بلکہ داڑھی وغیرہ سب منڈوا ڈالتے ہیں۔

۱۷۲۷ (٦) وَعَنْ اَبِيْ مَالِكٍ الْاَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اَرْبَعٌ فِيْ اُمَّتِيْ مِنْ اَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ لَا يَتْرُكُوْنَهُنَّ اَلْفَخْرُ فِي الْاَحْسَابِ وَالطَّعْنُ فِي الْاَنْسَابِ وَالْاِسْتِسْقَاءُ بِالنُّجُوْمِ وَالنِّيَاحَةُ)) وَقَالَ ((اَلنَّائِحَةُ اِذَا لَمْ تَتُبْ قَبْلَ مَوْتِهَا تُقَامُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَعَلَيْهَا سِرْبَالٌ مِّنْ قَطِرَانٍ وَدِرْعٌ مِّنْ جَرَبٍ))۔ (رواه مسلم) (مسلم حدیث رقم (۲۹۔ ۹۳٤)

سیدنا ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "ایام جاہلیت کی چار چیزیں میری امت میں رہیں گی (جن کو یہ) نہیں چھوڑیں ❶ گے' فخر کرنا حسب میں اور طعن کرنا نسب میں اور بارش طلب کرنا ستاروں کے ذریعہ اور نوحہ کرنا' اور فرمایا: "نوحہ کرنے والی عورت اگر بغیر توبہ کئے مر جائے قیامت کے دن موقف میں کھڑی کی جائے گی اور اس پر کرتہ گندھک کا اور کرتہ خارش کا ہوگا۔" (مسلم)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



واحمد فی المسند ٥/ ٣٤٢)

**فوائد الحدیث:** ❶ بدقسمتی سے یہ تمام بدعی رسومات آج کے مسلمانوں میں بصورت اتم پائی جاتی ہیں اعاذ نا اللہ منہا

١٧٢٨ (٧) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ مَرَّا لنَّبِیُّ ﷺ بِامْرَاَةٍ تَبْکِیْ عِنْدَ قَبْرٍ فَقَالَ ((اتَّقِی اللّٰهَ وَاصْبِرِیْ)) قَالَتْ اِلَیْكَ عَنِّیْ فَاِنَّكَ لَمْ تُصَبْ بِمُصِیْبَتِیْ وَلَمْ تَعْرِفْهُ فَقِیْلَ لَهَا اِنَّهُ النَّبِیُّ ﷺ فَاَتَتْ بَابَ النَّبِیِّ ﷺ فَلَمْ تَجِدْ عِنْدَهٗ بَوَّابِیْنَ فَقَالَتْ لَمْ اَعْرِفْكَ فَقَالَ ((اِنَّمَا الصَّبْرُ عِنْدَالصَّدْمَةِ الْاُوْلٰی))۔ (متفق علیه) (البخاری حدیث رقم ١٢٨٣ ومسلم حدیث رقم (١٥۔ ٩٢٦) وابوداوٗد حدیث رقم ٣١٢٤ والنسائی حدیث رقم ١٨٦٩ والترمذی حدیث رقم ٩٨٧ وابن ماجه حدیث رقم ١٥٩٦ واحمد فی المسند ٣/ ١٣٠)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے گزرے نبی ﷺ ایک عورت کے پاس سے جو ایک قبر کے پاس (اونچی) آواز سے روتی تھی گزرے آپ نے فرمایا: ''ڈر عذاب الٰہی سے اور صبر کر'' اس عورت نے کہا ایک طرف ہو مجھ سے اس لیے کہ تو میری سی مصیبت میں گرفتار نہیں ہوا ہے وہ عورت آپ کو پہچانتی نہ تھی' تو بتایا گیا اس عورت کو یہ نبی ﷺ تھے پس آئی وہ عورت آپ کے دروازہ پر پس نہ پایا دروازہ پر دربانوں کو' اس نے کہا میں نے آپ کو پہچانا نہیں تھا تو آپ نے فرمایا: ''نہیں ❶ اعتبار صبر کا' مگر نزدیک صدمہ پہلے کے۔'' (بخاری ومسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ نہیں اعتبار الخ یعنی مصیبت کے شروع میں صبر کرنا باعث ثواب اور اس کا شروع میں اعتبار ہے' جب مدت گزر جائے تو آدمی کو خود بخود ہی صبر آ جاتا ہے خواہ مومن ہو یا کافر اس صبر کا شرع میں کوئی اعتبار نہیں ہے۔

١٧٢٩ (٨) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((لَا یَمُوْتُ لِمُسْلِمٍ ثَلٰثَةٌ مِّنَ الْوَلَدِ فَیَلِجُ النَّارَ اِلَّا تَحِلَّةَ الْقَسَمِ۔)) (متفق علیه) (البخاری حدیث رقم ٦٦٥٦ ومسلم حدیث رقم (١٥٠۔ ٢٦٣٢) والترمذی حدیث رقم ١٠٦٠ والنسائی حدیث رقم ١٨٧٥ وابن ماجه حدیث رقم ١٦٠٣ والمؤطا حدیث رقم ٣٨ من کتاب الجنائز واحمد فی المسند ٢/ ٢٣٩)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''نہیں مرتے تین فرزند کسی مسلمان کے پھر داخل ہو آگ میں مگر واسطے کھولنے ❶ قسم کے۔'' (بخاری' مسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ مگر واسطے کھولنے قسم کے الخ یہ اس آیت کی طرف اشارہ ہے ﴿وان منکم الا واردھا﴾ یعنی تم میں سے کوئی شخص بھی ایسا نہیں جو دوزخ میں داخل نہ ہو' اگرچہ تھوڑا ہی وقت جائے۔ اس سے دوزخ کی پل صراط پر چلنا مراد ہے' مومنوں کو کوئی عذاب نہ ہوگا۔ چونکہ لڑکے کی موت کا ماں باپ کو بے حد صدمہ ہوتا ہے' باوجود اتنے صدمہ کے اس نے رضاء الٰہی کے لیے صبر کیا تو اللہ تعالیٰ اس کو اس کے بدلہ میں دوزخ سے بچائے گا۔

١٧٣٠ (٩) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِنِسْوَةٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ ((لَا یَمُوْتُ لِاِحْدٰکُنَّ ثَلٰثَةٌ مِّنَ الْوَلَدِ

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے ❶ انصار کی عورتوں سے فرمایا: ''نہیں مرتے واسطے کسی کے تم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



فَتَحْتَسِبُهُ اِلَّا دَخَلَتِ الْجَنَّةَ)) فَقَالَتْ اِمْرَاَةٌ مِّنْهُنَّ اَوِ اثْنَانِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ ((اَوِ اثْنَانِ))۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ) وَفِيْ رِوَايَةٍ لَّهُمَا ((ثَلٰثَةٌ لَّمْ يَبْلُغُوا الْحِنْثَ۔)) (البخاری حدیث رقم ١٣٨١ ومسلم حدیث رقم ١٥١۔ ٢٦٣٢ والترمذی حدیث رقم ١٠٥٩ والنسائی حدیث رقم ١٨٧٣ وابن ماجه حدیث رقم ١٦٠٤ والموطا حدیث رقم ٣٩ من کتاب الجنائز واحمدفی المسند ٢/ ٥١٠)

سے تین فرزند پھر چاہے ثواب مگر داخل ہو گی جنت میں'' تو ایک عورت نے کہا ان میں سے یا دو فرزند اے اللہ کے رسول! نبی ﷺ نے فرمایا: ''یا دو'' (مسلم) اور بخاری مسلم کی ایک روایت میں ہے ''مر یں تین فرزند نہ پہنچے ہوں حد بلوغت کو۔''

**فوائد الحدیث**: ❶ فرمایا۔ عورتوں نے نبی ﷺ سے عرض کیا اے اللہ کے رسول! مرد آپ کی صحبت میں ہر وقت رہتے اور دین سیکھتے ہیں' ہمارے لیے بھی کوئی وقت مقرر فرما دیجئے آپ نے ان کے لیے بھی وقت مقرر کر دیا اور یہ حدیث اس وقت میں ارشاد فرمائی۔

١٧٣١ (١٠) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((يَقُوْلُ اللّٰهُ مَا لِعَبْدِى الْمُؤْمِنِ عِنْدِىْ جَزَآءٌ اِذَا قَبَضْتُ صَفِيَّهُ مِنْ اَهْلِ الدُّنْيَا ثُمَّ احْتَسَبَهُ اِلَّا الْجَنَّةَ))۔ (رواه البخاری) (البخاری حدیث رقم ٦٤٢٢ والنسائی حدیث رقم ١٨٧١ واحمد فی المسند ٢/ ٤١٧)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے مومن بندہ کے لیے اہل دنیا میں سے اس کے چہیتے کو قبض کرتا ہوں' پھر وہ ثواب کی امید رکھے تو میرے نزدیک اس کی جزا جنت ❶ ہے۔'' (بخاری)

**فوائد الحدیث**: ❶ جنت الخ یعنی مومن کا کوئی عزیز مثلاً بیٹا' ماں' باپ' بہن بھائی' یا بیوی یا استاذ یا کوئی اور دوست فوت ہو جائے اور اس نے صبر کیا تو اس کا بدلہ جنت ہے۔

## الفصل الثانی

١٧٣٢ (١١) وَعَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلنَّآئِحَةَ وَ الْمُسْتَمِعَةَ (رواه ابوداؤد) (ابوداؤد حدیث رقم ٣١٢٨ واحمد فی المسند ٣/ ١٦٥)

سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے لعنت کی رسول اللہ ﷺ نے نوحہ کرنے والی عورت کو اور نوحہ سننے والی عورت کو۔ (ابوداؤد)

**حکم الحدیث**: اس کی سند ضعیف ہے۔

١٧٣٣ (١٢) وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِىْ وَقَّاصٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَجَبٌ لِّلْمُؤْمِنِ اِنْ اَصَابَهُ خَيْرٌ حَمِدَ اللّٰهَ وَشَكَرَ وَاِنْ اَصَابَتْهُ مُصِيْبَةٌ

سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''عجب حال ہے مومن کے لیے اگر پہنچے اس کو بھلائی تو حمد کرتا ہے اللہ تعالیٰ کی اور شکر ادا کرتا ہے اور اگر پہنچے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



حَمِدَ اللّٰهَ وَصَبَرَ فَالْمُؤْمِنُ يُؤْجَرُ فِي كُلِّ اَمْرِهِ حَتّٰى فِي اللُّقْمَةِ يَرْفَعُهَا اِلٰى فِي امْرَأَتِهٖ۔ (رواه البيهقى فى شعب الايمان) (احمد والبيهقى فى شعب الايمان حديث رقم ٩٩٥١)

اس کو مصیبت تو حمد کرتا ہے اللہ تعالیٰ کی اور صبر کرتا ہے پس مومن کو اس کے ہر کام پر ثواب دیا جاتا ہے یہاں تک کہ وہ لقمہ کا جو اٹھا کر دے اپنی بیوی کے منہ میں۔ (بیہقی، شعب الایمان میں)

**حکم الحدیث:** اس کی سند صحیح ہے۔

١٧٣٤ (١٣) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَامِنْ مُّؤْمِنٍ اِلَّا وَلَهٗ بَابَانِ بَابٌ يَّصْعَدُ مِنْهُ عَمَلُهٗ وَ بَابٌ يَّنْزِلُ مِنْهُ رِزْقُهٗ فَاِذَامَاتَ بَكَيَا عَلَيْهِ فَذٰلِكَ قَوْلُهٗ تَعَالٰى ﴿فَمَا بَكَتْ عَلَيْهِمُ السَّمَآءُ وَ الْاَرْضُ﴾۔ (رواه الترمذى) (الترمذى حديث رقم ٣٢٥٥)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مومن کے لیے دو دروازے ہیں' ایک دروازہ ہے کہ چڑھتے ہیں اس سے اس کے عمل اور ایک دروازہ ہے کہ اترتی ہے اس سے اس کی روزی' تو جب وہ مرتا ہے تو روتے ہیں دونوں دروازے اس پر'' پس سمجھا جاتا ہے قول اللہ تعالیٰ سے: ''پس نہ رویا۔ ❶ ان (کافروں) پر آسمان اور نہ زمین۔'' (ترمذی)

**حکم الحدیث:** اس کی سند ضعیف ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ پس نہ رویا الخ اس سے معلوم ہوا کہ مسلمانوں کی موت پر زمین وآسمان روتے ہیں۔

١٧٣٥ (١٤) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَنْ كَانَ لَهٗ فَرَطَانِ مِنْ اُمَّتِيْ اَدْخَلَهُ اللّٰهُ بِهِمَا الْجَنَّةَ)) فَقَالَتْ عَائِشَةُ فَمَنْ كَانَ لَهٗ فَرَطٌ مِّنْ اُمَّتِكَ قَالَ ((وَمَنْ كَانَ لَهٗ فَرَطٌ يَّامُوَفَّقَةُ)) فَقَالَتْ فَمَنْ لَّمْ يَكُنْ لَهٗ فَرَطٌ مِّنْ اُمَّتِكَ قَالَ ((فَاَنَا فَرَطُ اُمَّتِيْ لَنْ يُّصَابُوْا بِمِثْلِيْ))۔ (رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ) (الترمذى حديث رقم ٣٢٥٥)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میری امت میں سے وہ آدمی کہ جس کے دو بچے مر گئے ہوں تو اس کو ان بچوں کی وجہ سے اللہ تعالیٰ بہشت میں داخل کرے گا'' تو ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ آپ کی امت میں سے جس شخص کا ایک بچہ مر گیا ہو (اس کا کیا حکم ہے؟) آپ نے فرمایا اس کا بھی یہی حکم ہے اور توفیق دی گئی' پس عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا اور وہ شخص کہ جس کا کوئی بچہ نہ مرا ہو آپ نے فرمایا: ''پس میں ہوں ❶ میر منزل امت اپنی کا' نہیں مصیبت پہنچائے گئے مانند مصیبت میری کی۔'' (ترمذی) یہ حدیث غریب ہے۔

**حکم الحدیث:** اس کی سند ضعیف ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ میں ہوں الخ یعنی میں ان کا میر سامان ہوں گا یعنی ان سے پہلے جا کر ان کی شفاعت کر کے ان کو جنت میں لے جاؤں گا کیونکہ ثواب تکلیف کے موافق ملتا ہے۔ پھر دنیا سے میرے انتقال سے بڑھ کر مسلمانوں پر کوئی بڑی مصیبت نہیں ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



١٧٣٦ (١٥) وَعَنْ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ((اِذَا مَاتَ وَلَدُ الْعَبْدِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی لِمَلَائِکَتِهٖ قَبَضْتُمْ وَلَدَ عَبْدِیْ فَیَقُوْلُوْنَ نَعَمْ فَیَقُوْلُ قَبَضْتُمْ ثَمَرَةَ فُؤَادِهٖ فَیَقُوْلُوْنَ نَعَمْ فَیَقُوْلُ مَاذَا قَالَ عَبْدِیْ فَیَقُوْلُوْنَ حَمِدَكَ وَ اسْتَرْجَعَ فَیَقُوْلُ اللّٰهُ اِبْنُوْا لِعَبْدِیْ بَیْتًا فِی الْجَنَّةِ وَ سَمُّوْهُ بَیْتَ الْحَمْدِ))۔ (رواہ احمد و الترمذی)

(الترمذی حدیث رقم ١٠٢١ واحمد فی المسند ٤/ ٤١٥)

سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس وقت مرتا ہے فرزند کسی بندے کا تو اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں کو ❶ فرماتا ہے' تم نے میرے بندے کے لخت جگر کی روح قبض کی' تو وہ کہتے ہیں کہ ہاں! پھر فرماتا ہے اللہ تعالیٰ: ''کیا قبض کیا تم نے اس کے دل کا میوہ؟ تو وہ کہتے ہیں ہاں! پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''کیا کہا بندے میرے نے؟ وہ کہتے ہیں کہ تعریف کی اس نے تیری اور انا للہ وانا الیہ راجعون کہا' تو فرماتا ہے اللہ تعالیٰ کہ بناؤ میرے بندے کے لیے ایک گھر جنت میں' اور نام ❷ رکھو اس کا بیت الحمد۔'' (احمد' ترمذی)

**حکم الحدیث:** اس کی سند ضعیف ہے۔ دوسری سند کی بنا پر حسن ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ فرشتوں کو الخ یعنی ملک الموت اور اس کے تابعداروں کو۔ ❷ بیت الحمد الخ اس گھر کا نام بیت الحمد اس لیے رکھا کہ اس نے صدمہ میں حمد اور شکر کیا تھا۔

١٧٣٧ (١٦) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ((مَنْ عَزّٰی مُصَابًا فَلَهٗ مِثْلُ اَجْرِهٖ))۔ (رَوَاهُ التِّرْمَذِیُّ وَ ابْنُ مَاجَةَ وَ قَالَ التِّرْمَذِیُّ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ مَرْفُوْعًا اِلَّامِنْ حَدِیْثِ عَلِیِّ ابْنِ عَاصِمِ الرَّاوِیْ وَقَالَ وَ رَوَاهُ بَعْضُهُمْ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوْقَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مَوْقُوْفًا)

(الترمذی حدیث رقم ١٠٧٣ وابن ماجه حدیث رقم ١٦٠٢)

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص تسلی دے مصیبت زدہ کو تو اس کے لیے ❶ اس کے مانند ثواب ہے۔'' (ترمذی' ابن ماجہ) اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہے' نہیں پہچانتے ہم اس کو مرفوع مگر حدیث علی بن عاصم راوی سے اور ترمذی نے کہا کہ روایت کیا اس کو بعض محدثین نے محمد بن سوقہ سے موقوف اسناد کے ساتھ۔

**حکم الحدیث:** اس کی سند ضعیف ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ یعنی تعزیت کرنے والے کو بھی اتنا ہی ثواب ملے گا جتنا مصیبت والے کو ملے گا۔ ابن ماجہ میں ابن حزم سے مرفوعاً مروی ہے کہ جو شخص اپنے بھائی کی کسی مصیبت میں تعزیت کرے تو اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے دن عزت کا لباس پہنائے گا۔

١٧٣٨ (١٧) وَعَنْ اَبِیْ بَرْزَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ((مَنْ عَزّٰی ثَکْلٰی کُسِیَ بُرْدًا فِی الْجَنَّةِ))۔ (رَوَاهُ التِّرْمَذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ

سیدنا ابوبرزہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص تسلی دے اس عورت کو کہ جس کا بیٹا مر گیا ہو تو وہ پہنایا جائے گا لباس بہشت کا۔'' (ترمذی) کہا یہ حدیث

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



غَرِيْبٌ) (الترمذی حدیث رقم ١٠٧٦)

غریب ہے۔

**حکم الحدیث**: اس کی سند ضعیف ہے۔

١٧٤٩ (١٨) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ لَمَّا جَآءَ نَعْيُ جَعْفَرٍ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((اِصْنَعُوْا لِاٰلِ جَعْفَرٍ طَعَامًا فَقَدْ اَتَاهُمْ مَا يَشْغَلُهُمْ))۔ (رواه الترمذی وابوداوٗد وابن ماجة) (ابوداوٗد حدیث رقم ١٣٢ و الترمذی حدیث رقم ٩٩٨ وابن ماجه حدیث رقم ١٦١٠)

سیدنا عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب سیدنا جعفر رضی اللہ عنہ کی شہادت کی خبر آئی تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''تیار کرو واسطے اہل جعفر کے کھانا کیونکہ آئی ہے ❶ ان کو وہ چیز کہ باز رکھتی ہے ان کو کھانے پکانے سے ۔'' (ابوداوٗد ابن ماجہ)

**حکم الحدیث**: اس کی سند صحیح ہے۔

**فوائد الحدیث**: ❶ آئی ہے الخ یعنی جعفر رضی اللہ عنہ کی شہادت کی خبر آئی جب جنگ موتہ میں شہید ہوئے ابن ماجہ میں ہے کہ عبداللہ بن ابی بکر رضی اللہ عنہ نے کہا ''پھر یہ کام ایک مدت تک مسنون رہا یہاں تک کہ ایک نیا کام شروع ہوا' پھر اسے چھوڑ دیا گیا'' اس کا مطلب یہ ہے کہ میت والوں کو کھانا بھیجنا پہلے سنت تھا' پھر لوگوں نے اس میں فخر اور ریاءً بلاضرورت تکلف کرنا شروع کیا' طرح طرح کے کھانے پکا کر بھیجنے لگے' دوسری یہ رسم نکلی کہ تمام کنبہ والوں نے جمع ہونا شروع کر دیا' پھر کھانا بھی ان کی حیثیت کے مطابق بھیجنا پڑا اس لیے یہ امر بدعت سمجھ کر چھوڑ دیا گیا چنانچہ مسند احمد اور ابن ماجہ میں جریر بن عبداللہ بجلی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم اہل میت کے پاس جمع ہونا اور میت کے دفن کے بعد کھانا بھیجنا دونوں کو نوحہ میں شمار کرتے تھے۔ البتہ ضرورت کے مطابق ایک یا دو وقت کھانا بھیجنا سادہ قسم کا محدثین کے نزدیک جائز ہے۔

## الفصل الثالث

١٧٤٠ (١٩) عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ ((مَنْ نِيْحَ عَلَيْهِ فَاِنَّهٗ يُعَذَّبُ بِمَا نِيْحَ عَلَيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ))۔ (متفق عليه) (البخاری حدیث رقم ١٢٩١ ومسلم حدیث رقم (٢٨۔ ٩٣٣) والترمذی حدیث رقم ١٠٠٠ واحمد فی المسند ٢/ (٦١)

سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ: ''جس پر نوحہ کیا جاتا ہے اسے روز قیامت عذاب ❶ کیا جائے گا بسبب نوحہ کے''۔ (بخاری' مسلم)

**فوائد الحدیث**: ❶ عذاب الخ جاہلیت میں مرتے وقت وصیت کیا کرتے تھے کہ ہمیں خوب رویا جائے اور ہماری خوبیاں بیان کی جائیں اس لیے نبی ﷺ نے فرمایا' رونے سے میت کو عذاب ہوتا ہے۔ یعنی جس میت نے اپنے وارثوں کو رونے کی وصیت کی یا یہ معنی ہے کہ جس خاندان میں رونے اور بین کرنے کا رواج ہو اور اس نے منع نہ کیا ہو تو اس کے مرنے کے بعد اس پر جو رویا جائے گا اسے اس وجہ سے عذاب ہوگا کہ وہ منع کرنے کی طاقت رکھتا تھا لیکن اس نے نہیں کیا۔ البتہ اس کے منع کرنے کے باوجود اگر کوئی روئے تو پھر اسے کوئی عذاب نہ ہوگا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ''ولا تزروا زرۃ وزر اخریٰ''۔

١٧٤١ (٢٠) وَعَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ اَنَّهَا

سیدنا عمرہ بنت عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ سنا میں نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



قَالَتْ سَمِعْتُ عَائِشَةَ وَذُكِرَ لَهَا اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ اِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَاءِ الْحَيِّ عَلَيْهِ تَقُوْلُ يَغْفِرُ اللّٰهُ لِاَبِىْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ اَمَا اِنَّهٗ لَمْ يَكْذِبْ وَلٰكِنَّهٗ نَسِيَ اَوْ اَخْطَاَ اِنَّمَا مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى يَهُوْدِيَّةٍ يُّبْكٰى عَلَيْهَا فَقَالَ ((اِنَّهُمْ لَيَبْكُوْنَ عَلَيْهَا وَاِنَّهَا لَتُعَذَّبُ فِىْ قَبْرِهَا))۔ (متفق عليه) (البخاری حديث رقم ١٢٨٩ ومسلم حديث رقم (٢٧۔ ٩٣٢) وابوداوٗد حديث رقم ٣١٢٩ والترمذی حديث رقم ١٠٠٦ والنسائی حديث رقم ١٨٥٦ وابن ماجه حديث رقم ١٥٩٥ والمؤطا حديث رقم ٣٧ من كتاب الجنائز واحمد فی المسند ٢/ ٣٨)

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے ان کے سامنے ذکر کیا گیا کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میت کو البتہ عذاب کیا جاتا ہے زندہ کے رونے کی وجہ سے اس پر ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا ❶ کہ بخشے اللہ تعالیٰ ابوعبدالرحمٰن کو خبردار رہو! عبداللہ نے نہیں جھوٹ بولا' لیکن وہ بھول گیا یا خطا کی' اس کے سوا نہیں (کوئی بات) کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک یہودیہ عورت کی قبر کے پاس سے گزرے جس پر رویا جاتا تھا تو آپ نے فرمایا: ''اس کے گھر والے اس پر روتے ہیں اور تحقیق وہ اپنی قبر میں عذاب کی جاتی ہے۔'' (بخاری' مسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ کہتی الخ سبحان اللہ' سلف صالحین حسن اخلاق میں کس قدر بلند پایہ تھے کہ مسائل اختلافیہ میں بھی نہایت ادب واحترام سے ایک دوسرے کا ذکر کیا کرتے تھے' چنانچہ ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کیسی حسن وخوبی سے سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا تذکرہ فرمایا ''اللہ تعالیٰ ابوعبدالرحمٰن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو معاف فرمائے۔ اور ایک روایت میں ہے کہ ''اللہ تعالیٰ ان پر رحم فرمائے وہ بھول گئے ہیں'' اللھم اھدنا لاحسن الاخلاق۔

١٧٤٢ (٢١) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِىْ مُلَيْكَةَ قَالَ تُوُفِّيَتْ بِنْتٌ لِعُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ بِمَكَّةَ فَجِئْنَا لِنَشْهَدَهَا وَحَضَرَهَا ابْنُ عُمَرَ وَابْنُ عَبَّاسٍ فَاِنِّىْ لَجَالِسٌ بَيْنَهُمَا فَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ لِعَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ وَهُوَ مُوَاجِهُهٗ اَلَا تَنْهٰى عَنِ الْبُكَاءِ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((اِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَاءِ اَهْلِهٖ عَلَيْهِ)) فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَدْ كَانَ عُمَرُ يَقُوْلُ بَعْضَ ذٰلِكَ ثُمَّ حَدَّثَ فَقَالَ صَدَرْتُ مَعَ عُمَرَ مِنْ مَكَّةَ حَتّٰى اِذَا كُنَّا بِالْبَيْدَاءِ فَاِذَا هُوَ بِرَكْبٍ تَحْتَ ظِلِّ سَمُرَةٍ فَقَالَ اذْهَبْ فَانْظُرْ مَنْ هٰؤُلَاءِ الرَّكْبُ فَنَظَرْتُ فَاِذَا هُوَ صُهَيْبٌ قَالَ فَاَخْبَرْتُهٗ فَقَالَ ادْعُهٗ فَرَجَعْتُ اِلٰى صُهَيْبٍ فَقُلْتُ ارْتَحِلْ فَالْحَقْ اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ فَلَمَّا

سیدنا عبداللہ بن ابی ملیکہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی بیٹی نے مکہ میں وفات پائی ❶ پس آئے ہم تاکہ حاضر ہوں نماز جنازہ اور دفن اس کے میں۔ اور حاضر ہوئے اس کے لیے ابن عمر رضی اللہ عنہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما بھی' میں ان دونوں کے درمیان بیٹھا ہوا تھا تو عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا عمرو بن عثمان رضی اللہ عنہ سے جو کہ ان کے سامنے تھے کیا نہیں منع کرتے تم رونے سے' کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: ''میت کو البتہ اس کے گھر والوں کے اس پر رونے کے باعث عذاب کیا جاتا ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ''تحقیق ❷ تھے عمر رضی اللہ عنہ کہتے کچھ اس میں سے' پھر سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے حدیث بیان کی تو کہا کہ پھر آیا میں ساتھ عمر رضی اللہ عنہ کے مکہ سے یہاں تک کہ جب پہنچے ہم بیداء ❸ میں' پس ناگہاں ملے

www.KitaboSunnat.com



اَنْ اُصِيْبَ عُمَرُ دَخَلَ صُهَيْبٌ يَبْكِيْ يَقُوْلُ وَااَخَاهُ وَاصَاحِبَاهُ فَقَالَ عُمَرُ يَا صُهَيْبُ اَتَبْكِيْ عَلَيَّ وَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبَعْضِ بُكَآءِ اَهْلِهٖ عَلَيْهِ)) فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَلَمَّا مَاتَ عُمَرُ ذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِعَائِشَةَ فَقَالَتْ يَرْحَمُ اللّٰهُ عُمَرَ لَا وَاللّٰهِ مَا حَدَّثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَآءِ اَهْلِهٖ عَلَيْهِ وَلٰكِنْ اِنَّ اللّٰهَ يَزِيْدُ الْكَافِرَ عَذَابًا بِبُكَآءِ اَهْلِهٖ عَلَيْهِ وَقَالَتْ عَائِشَةُ حَسْبُكُمُ الْقُرْاٰنُ ((وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى)) قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ عِنْدَ ذٰلِكَ وَاللّٰهُ اَضْحَكَ وَاَبْكٰى قَالَ ابْنُ اَبِيْ مُلَيْكَةَ فَمَاقَالَ ابْنُ عُمَرَ شَيْئًا۔ (متفق عليه) (البخاری حدیث رقم ۱۲۸۶ ومسلم حدیث رقم (۲۳ ـ ۹۲۷)

عمر رضی اللہ عنہ ساتھ ایک قافلہ کے نیچے درخت کیکر کے تو کہا کہ جا کر دیکھ اس قافلہ میں کون ہیں میں نے دیکھا تو وہ صہیب تھے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا میں نے ان کو بتایا تو عمر رضی اللہ عنہ نے کہا اس کو بلاؤ' پھر میں صہیب رضی اللہ عنہ کی طرف گیا میں نے کہا چلو اور ملو امیر المومنین سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے' پس جب زخمی کئے گئے عمر رضی اللہ عنہ داخل ہوئے صہیب روتے ہوئے' کہتے اے بھائی میرے اور صاحب میرے' پس کہا عمر رضی اللہ عنہ نے اے صہیب! کیوں روتا ہے تو مجھ پر حالانکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میت کو عذاب کیا جاتا ہے سبب بعض رونے اہل اس کے اس پر' پس کہا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے جب وفات ہوئی عمر رضی اللہ عنہ کی تو ذکر کیا میں نے یہ سامنے عائشہ رضی اللہ عنہا کے' تو انہوں نے کہا رحم کرے اللہ عمر رضی اللہ عنہ پر' قسم ❹ اللہ کی! نہیں' اس طرح نہیں حدیث فرمائی رسول اللہ ﷺ نے' یہ کہ میت کو عذاب کیا جاتا ہے بسبب رونے اس کے اہل کے' اس پر' لیکن اللہ تعالیٰ زیادہ کرتا ہے کافر کو عذاب بسبب رونے اہل اس کے اس پر' اور کہا عائشہ رضی اللہ عنہا نے کفایت کرتا ہے تم کو قرآن کہ فرماتا ہے: ''نہیں اٹھاتا کوئی اٹھانے والا بوجھ دوسرے کا'' کہا ❺ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے نزدیک اس کے اور اللہ تعالیٰ ہنساتا اور رلاتا ہے' ابن ابی ملیکہ نے کہا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کچھ نہ کہا۔ (بخاری' مسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ وفات کی الخ مسلم کی روایت میں صراحت ہے کہ اس کا نام ''ام ابان'' تھا۔ ❷ تھے الخ یعنی نبی ﷺ کے فرمان سے تو مطلق رونا منع معلوم ہوتا ہے' لیکن اسے رونے سے خاص رونا مراد ہے جو میت پر رویا جاتا ہے یعنی بین وغیرہ کرنا۔ ❸ بیداء مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے درمیان ایک میدان کا نام ہے۔ ❹ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جس چیز کا ظن غالب ہو اس کے متعلق قسم اٹھائی جا سکتی ہے' جیسے ام المومنین نے قسم اٹھائی۔ میت پر رونے کی وجہ سے ''عذاب قبر'' کے متعلق سیدنا عمر رضی اللہ عنہ اور سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے متعدد روایات مروی ہیں لیکن ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا ان کے بارہ میں فرماتی ہیں کہ ان حضرات کو آپ کے فرمان سے شبہ ہو گیا ہے' یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ آپ فرماتے تھے کہ میت کو ان کے اہل کے رونے کی بنا پر قبر میں عذاب ہوتا ہے؟ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ''ولا تزروا زرۃ وزر اخرٰی'' یعنی کوئی آدمی' کسی دوسرے آدمی کا بوجھ نہیں اٹھائے گا۔ رہی وہ حدیث جس سے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ عذاب قبر کے متعلق دلیل لیتے ہیں تو وہ نبی ﷺ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



نے ایک یہودیہ عورت کے لیے فرمائی تھی کہ لوگ اسے رو رہے ہیں اور وہ عذاب قبر میں مبتلا ہے۔ یعنی اسے عذاب اس کے کفر کی وجہ سے تھا نہ کہ ان کے رونے سے' ان احادیث کے بارہ میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی یہ توجیح بھی دراصل ان کا اپنا خیال ہے۔ اور عمر رضی اللہ عنہ اور ان کے صاحبزادے کی روایات کا جمہور علماء نے یہ معنی کیا ہے جو شخص مرنے کے وقت رونے کی وصیت کر گیا ہو جیسے جاہلیت میں رواج تھا تو اسے ان کے اہل کے رونے کی وجہ سے عذاب ہوگا اگر وصیت نہ کی یا اس کے دل میں نوحہ وغیرہ کی کراہت تھی تو پھر رونے سے اس کو کوئی عذاب نہ ہو گا۔ (نووی ج ۱ ص ۳۰۲) ❺ یعنی ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے خیال کی تائید میں یہ آیت پڑھی یعنی جب رونا اور ہنسنا' غمی اور خوشی سب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے تو عذاب میں رونے کا کیا دخل؟ لیکن یہ بات درست نہیں کیونکہ تمام مخلوق اللہ تعالیٰ کی ہے اور کام بندے کرتے ہیں اور کاموں پر ثواب وعذاب دیا جاتا ہے چنانچہ یہی ہنسا اگر کسی مسلمان کو دیکھ کر خوشی سے ہنسا ثواب کا مستحق ہے' اگر بطور مذاق اور مسخری کے ہنسا جائے تو گناہ گار ہوگا' اسی طرح خوشی اور غمی بھی اچھی ہوتی ہے اور کبھی بُری' لہٰذا ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول اس صورت میں دلیل ہو سکتا ہے جبکہ رونا اور ہنسنا بے اختیاری ہو اور ابن عمر رضی اللہ عنہ کی خاموشی اس وجہ سے نہ تھی کہ انہوں نے اس بات کو قبول کر لیا بلکہ بحث اور جھگڑا ختم کرنے کے لیے خاموشی اختیار فرمائی۔ جیسا کہ اہل علم کی شان ہوتی ہے۔ واللہ اعلم

۱۷۴۳ (۲۲) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا جَاءَ النَّبِيَّ ﷺ قَتْلُ ابْنِ حَارِثَةَ وَجَعْفَرٍ وَّابْنِ رَوَاحَةَ جَلَسَ يُعْرَفُ فِيهِ الْحُزْنُ وَاَنَا اَنْظُرُ مِنْ صَائِرِ الْبَابِ تَعْنِي شَقَّ الْبَابِ فَاَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ اِنَّ نِسَاءَ جَعْفَرٍ وَذَكَرَ بُكَاءَهُنَّ فَاَمَرَهُ اَنْ يَّنْهَاهُنَّ فَذَهَبَ ثُمَّ اَتَاهُ الثَّانِيَةَ لَمْ يُطِعْنَهُ فَقَالَ ((انْهَهُنَّ)) فَاَتَاهُ الثَّالِثَةَ قَالَ وَاللّٰهِ غَلَبْنَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَزَعَمْتُ اَنَّهُ قَالَ ((فَاحْثُ فِيْ اَفْوَاهِهِنَّ التُّرَابَ)) فَقُلْتُ اَرْغَمَ اللّٰهُ اَنْفَكَ لَمْ تَفْعَلْ مَا اَمَرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَلَمْ تَتْرُكْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مِنَ الْعَنَاءِ۔ (متفق عليه) (البخارى حديث رقم ۱۲۹۹ ومسلم حديث رقم (۳۰۔ ۹۳۵) والنسائى حديث رقم ۱۸۴۷ واحمد فى المسند ۶/ ۵۹)

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب نبی ﷺ کے پاس زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ' جعفر رضی اللہ عنہ اور ابن رواحہ رضی اللہ عنہ کی شہادت کی خبر آئی' ❶ آپ بیٹھے پہچانا جاتا تھا آپ کے چہرہ مبارک پر غم اور میں دیکھتی تھی دروازہ کے سوراخ سے یعنی دروازہ کی درزوں سے' تو نبی ﷺ کے پاس ایک شخص آیا اور کہا جعفر رضی اللہ عنہ کی عورتیں کرتی ہیں ❷ ایسا اور ایسا اور ذکر کیا رونا ان کا' تو حکم فرمایا نبی ﷺ نے اس کو یہ کہ منع کرے ان کو۔ پھر گیا وہ پھر آیا آپ کے پاس دوسری بار کہ نہ مانا عورتوں نے کہنا اس کا' پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''منع کر ان کو'' پھر آیا وہ آپ کے پاس تیسری بار اور کہا قسم ہے اللہ کی! غلبہ کیا عورتوں نے ہم پر اے اللہ کے رسول! پس گمان کیا سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''پس ڈال ان کے منہ میں ❸ مٹی'' پس کہا میں نے خاک آلودہ کرے اللہ ناک تیری نہیں بجا لاتا جو حکم کرتے ہیں تجھ کو رسول اللہ ﷺ اور نہ چھوڑا تو نے رسول اللہ ﷺ کو رنج پہنچانے سے۔ (بخاری' مسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ یعنی جب جعفر رضی اللہ عنہ جنگ موتہ میں شہید ہوئے اور ان کی شہادت کی خبر پہنچی تو آپ غمزدہ ہوئے۔ ❷ کرتی ہیں الخ یعنی چیخ و پکار اور چلا رہی ہیں جو کہ شرع میں منع ہے۔ ❸ مٹی الخ اس حدیث سے ثابت ہوا کہ مصیبت کے وقت چیخنا' چلانا اور بلند آواز

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



سے رونا اور پیٹنا سخت منع ہے اسی وجہ سے آپ نے سخت انداز سے روکا' البتہ آنسوؤں سے رونا منع نہیں' سبحان اللہ نبی ﷺ نے ایسے رنج و غم کے موقع پر بھی امر بالمعروف و نہی عن المنکر کا فریضہ نہایت بلند ہمتی سے سرانجام دیا۔ صلی اللہ علیہ وسلم

١٧٤٤ (٢٣) وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ لَمَّا مَاتَ اَبُوْ سَلَمَةَ قُلْتُ غَرِيْبٌ وَفِيْ اَرْضِ غُرْبَةٍ لَاَبْكِيَنَّهُ بُكَآءً يُتَحَدَّثُ عَنْهُ فَكُنْتُ قَدْ تَهَيَّأْتُ لِلْبُكَآءِ عَلَيْهِ اِذْ اَقْبَلَتِ امْرَاَةٌ تُرِيْدُ اَنْ تُسْعِدَنِيْ فَاسْتَقْبَلَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ ((اَتُرِيْدِيْنَ اَنْ تُدْخِلِي الشَّيْطَانَ بَيْتًا اَخْرَجَهُ اللّٰهُ مِنْهُ)) مَرَّتَيْنِ وَكَفَفْتُ عَنِ الْبُكَآءِ فَلَمْ اَبْكِ۔ (رواہ مسلم) (مسلم حدیث رقم (١٠۔ ٩٢٢)

ام المؤمنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب ابوسلمہ رضی اللہ عنہ نے وفات پائی تو میں نے کہا ابوسلمہ مسافر تھے اور بیچ زمین مسافرت کے' روؤں گی میں کہ نقل ❶ کیا جائے گا وہ رونا' پس تحقیق تیاری کی میں نے رونے کی ان پر اچانک آ ئی ایک عورت ارادہ رکھتی تھی کہ وہ شریک ہو میری' تو سامنے آ ئے اس کے رسول اللہ ﷺ آپ نے فرمایا: "کیا ❷ ارادہ کرتی ہے کہ تو داخل کرے شیطان کو دوبارہ اس گھر میں کہ نکالا اس کو اللہ تعالیٰ نے اس گھر سے" پس بندر ہی میں رونے سے پس نہ روئی میں۔ (مسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ نقل الخ جہان میں خوب مشہوری ہوگی۔ ❷ کیا ارادہ الخ یعنی بین اور خاص انداز سے رونا گویا شیطان کو مہمان بلانا ہے۔ اس حدیث سے ثابت ہوا کہ رونے اور پیٹنے کے لیے محفل قائم کرنا شیطانی کام ہے اور بوقت مصیبت صبر کرنا چاہیے نیز معلوم ہوا کہ اگر کوئی غم میں مبتلا ہو کر روئے' کوئی خلاف شرع کام کرے براہ راست اسے سمجھانے کی بجائے دوسرے آدمی کو جو اس کا معاون ہو سمجھانا چاہیے تا کہ وہ خود بخود سمجھ جائے اس لیے نبی ﷺ نے سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے کچھ نہیں کہا بلکہ دوسری عورت سے فرمایا کہ یہ گھر ایمان کی برکت سے شیطان سے پاک ہوا ہے اب دوبارہ رونے اور پیٹنے سے شیطان کو اس گھر بلانا چاہتی ہو۔

١٧٤٥ (٢٤) وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ اُغْمِيَ عَلٰى عَبْدِاللّٰهِ بْنِ رَوَاحَةَ فَجَعَلَتْ اُخْتُهُ عَمْرَةُ تَبْكِيْ وَاجَبَلَاهُ وَاكَذَا وَاكَذَا تُعَدِّدُ عَلَيْهِ فَقَالَ حِيْنَ اَفَاقَ مَاقُلْتِ شَيْئًا اِلَّا قِيْلَ لِيْ اَنْتَ كَذَالِكَ زَادَ فِيْ رِوَايَةٍ فَلَمَّا مَاتَ لَمْ تَبْكِ عَلَيْهِ۔ (رواہ البخاری) (البخاری حدیث رقم ٤٢٦٧)

سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بے ہوشی ڈالی گئی عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ پر پس ان کی بہن عمرہ رضی اللہ عنہا نے رونا شروع کیا اور یہ کہا' اے پہاڑ افسوس! اے ایسے اور ایسے گنتی تھی اس پر' عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا جبکہ ہوش میں آئے کہ نہیں کہا تو نے کچھ مگر کہا گیا واسطے میرے ایسا ہے تو؟ اور زیادہ کیا ایک روایت میں کہ جب وہ (عبداللہ) فوت ہوئے نہ روئی بہن ان پر۔ (بخاری)

١٧٤٦ (٢٥) وَعَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ ((مَا مِنْ مَيِّتٍ يَمُوْتُ فَيَقُوْمُ بَاكِيْهِمْ فَيَقُوْلُ وَاجَبَلَاهُ وَاسَيِّدَاهُ وَنَحْوَ ذٰلِكَ اِلَّا وُكِّلَ اللّٰهُ بِهٖ مَلَكَيْنِ يَلْهَزَانِهٖ وَيَقُوْلَانِ هٰكَذَا كُنْتَ))۔ (رَوَاهُ

سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا فرماتے تھے: "نہیں کوئی میت کہ مرے پس کھڑا ہو کر رونے والا ان میں سے اور کہے' اے پہاڑ اور اے سید اور مانند اس کی' مگر کہ متعین کرتا ہے اللہ تعالیٰ ساتھ اس میت کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



التِّرْمَذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ حَسَنٌ) (الترمذی حديث رقم ۱۰۰۳)

دو فرشتے کہ جو مُکے ❶ مارتے ہیں اس کے سینہ میں اور کہتے ہیں' کیا ایسا ہی تھا تو؟ (ترمذی اور کہا یہ حدیث غریب حسن ہے)

**حکم الحدیث**: اس کی سند حسن ہے۔

**فوائد الحدیث**: ❶ کے مارتے الخ ان احادیث سے معلوم ہوا کہ میت پر بلند آواز سے رونا' چلانا حرام ہے اور یہ حدیث اس شخص کے متعلق ہے جو رونے کی وصیت کر گیا ہو یا رونے کو پسند کرتا ہو' جیسا کہ پہلے بیان ہو چکا ہے۔

۱۷٤۷ (۲٦) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ مَاتَ مَيِّتٌ مِنْ اٰلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَاجْتَمَعَ النِّسَآءُ يَبْكِيْنَ عَلَيْهِ فَقَامَ عُمَرُ يَنْهَاهُنَّ وَيَطْرُدُهُنَّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((دَعْهُنَّ يَاعُمَرُ فَاِنَّ الْعَيْنَ دَامِعَةٌ وَ الْقَلْبَ مُصَابٌ وَ الْعَهْدُ قَرِيْبٌ)) (رواه احمد والنسائی) (النسائی حديث رقم ۱۸۵۹ وابن ماجه حديث رقم ۱۵۸۷ واحمد فی المسند ۲/ ٤٤٤)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آل ❶ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک شخص فوت ہو گیا تو جمع ہوئیں عورتیں رونے لگیں اس پر تو کھڑے ہوئے عمر رضی اللہ عنہ منع کرتے ان کو اور دور کرتے ان کو پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''چھوڑ دے ❷ ان کو اے عمر کیونکہ آنکھیں روتی ہیں اور دل مصیبت زدہ ہے اور وقت مرنے کا نزدیک ہے۔'' (احمد' نسائی)

**حکم الحدیث**: اس کی سند ضعیف ہے۔

**فوائد الحدیث**: ❶ اس سے زینب رضی اللہ عنہا مراد ہیں۔ ❷ چھوڑ الخ اس حدیث سے ظاہراً یہی معلوم ہوتا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کو رونے کی اجازت فرمائی اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو ان کو ڈانٹنے سے روکا' لیکن اگلی حدیث میں بصراحت موجود ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو مارنے سے روکا اور فرمایا عورتوں کو نرمی سے منع کیجئے۔ اور عورتوں سے فرمایا کہ تم شیطان کی آواز سے پرہیز کرو اور صرف آنسو اور دل میں غم ہو تو یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ الخ

۱۷٤۸ (۲۷) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَاتَتْ زَيْنَبُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَبَكَتِ النِّسَآءُ فَجَعَلَ عُمَرُ يَضْرِبُهُنَّ بِسَوْطِهٖ فَاَخَّرَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِيَدِهٖ وَ قَالَ ((مَهْلًا يَاعُمَرُ)) ثُمَّ قَالَ ((اِيَّاكُنَّ وَنَعِيْقَ الشَّيْطَانِ)) ثُمَّ قَالَ ((اِنَّهٗ مَهْمَا كَانَ مِنَ الْعَيْنِ وَمِنَ الْقَلْبِ فَمِنَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَمِنَ الرَّحْمَةِ وَ مَاكَانَ مِنَ الْيَدِ وَمِنَ اللِّسَانِ فَمِنَ الشَّيْطَانِ))۔ (رواه احمد) (احمد فی المسند ۱/ ۳۳۵)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فوت ہوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی زینب رضی اللہ عنہا تو رونے لگیں عورتیں اور شروع کیا عمر رضی اللہ عنہ نے مارنا ان کو ساتھ کوڑے اپنے کے' پس ہٹایا عمر رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے' اور فرمایا: ''آہستگی کر اے عمر!'' پھر عورتوں کو فرمایا دور ❶ رکھو خود کو شیطان کی آواز سے' پھر فرمایا: ''جو کچھ ہو آنکھ سے اور دل سے پس وہ اللہ عزوجل کی طرف سے اور سبب رحمت کا ہے اور جو ہو ہاتھ اور زبان سے تو وہ شیطان سے ہے۔'' (احمد)

**حکم الحدیث**: اس کی سند ضعیف ہے۔

**فوائد الحدیث**: ❶ دور الخ یعنی چیخنا' چلانا اور منہ پر طمانچے مارنا' کپڑے پھاڑنا' بال نوچنا' ان تمام کاموں کو شیطان پسند کرتا ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اور اللہ تعالیٰ ناراض ہوتا ہے اعاذ نا اللہ منہا (مرقاۃ)

١٧٤٩ (٢٨) وَعَنِ الْبُخَارِيِّ تَعْلِيْقًا قَالَ لَمَّا مَاتَ الْحَسَنُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ ضَرَبَتِ امْرَأَتُهُ الْقُبَّةَ عَلٰى قَبْرِهٖ سَنَةً ثُمَّ رُفِعَتْ فَسَمِعَتْ صَائِحًا يَقُوْلُ اَلَاهَلْ وَجَدُوْامَا فَقَدُوْا فَاَجَابَهٗ اٰخَرُبَلْ يَئِسُوْا فَانْقَلَبُوْا۔ (البخاری تعلیقا فی کتاب الجنائز باب ٦١)

امام بخاری رحمہ اللہ سے بطریق تعلیق ❶ روایت ہے کہ جب حسن بن حسن بن علی رضی اللہ عنہ نے وفات پائی تو نصب ❷ کیا ان کی عورت نے خیمہ ان کی قبر پر برس روز' پھر اٹھا لیا' پھر سنا آواز کرنے والے کو' کہتا ہے: خبردار رہو! کیا پایا اس چیز کو کہ گم کیا تھا؟ پس جواب دیا اس کو دوسرے نے' بلکہ ناامید ہو گئے اور پھر گئے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ تعلیق یعنی ترجمۃ الباب میں بلا سند بیان کی ہے۔ ❷ نصب کیا الخ ان کا نام فاطمہ' حسین رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی تھیں خیمہ اس لیے لگایا تاکہ ان کے پاس رہ کر دل کو تسلی دیں اور محبت معہودہ کا خیال رکھیں اور غم بڑھائیں جیسا کہ بعض لوگ ویران مقامات میں کھڑے ہو کر دل کو تسلی دیتے ہیں اور مکانوں کو خطاب کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ہاتفوں (فرشتوں یا مومن جنوں) کے ذریعہ اس بے فائدہ کام کی برائی بیان فرمائی (فتح الباری)

١٧٥٠ (٢٩) وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ وَاَبِيْ بَرْزَةَ قَالَا خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ جَنَازَةٍ فَرَاٰى قَوْمًا قَدْ طَرَحُوْا اَرْدِيَتَهُمْ يَمْشُوْنَ فِيْ قُمُصٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اَبِفِعْلِ الْجَاهِلِيَّةِ تَاْخُذُوْنَ اَوْبِصَنِيْعِ الْجَاهِلِيَّةِ تَشَبَّهُوْنَ لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اَدْعُوَ عَلَيْكُمْ دَعْوَةً تَرْجِعُوْنَ فِيْ غَيْرِ صُوَرِكُمْ)) قَالَ فَاَخَذُوْا اَرْدِيَتَهُمْ وَلَمْ يَعُوْدُوْا لِذٰلِكَ (رواه ابن ماجة) (ابن ماجه حديث رقم ١٤٨٥)

سیدنا عمران بن حصین اور سیدنا ابو برزہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نکلے ہم ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک جنازہ کے' پس دیکھا ❶ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی شخصوں کو کہ پھینک دیں انہوں نے اپنی چادریں چلتے تھے کرتوں میں' تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا فعل جاہلیت پر عمل کرتے ہو یا ساتھ کام جاہلیت کے مشابہت کرتے ہو تحقیق قصد کیا میں نے یہ کہ بددعا کروں تم پر ایسی بددعا کہ پھرو تم طرف اپنے گھروں کی غیر صورتوں اپنی میں'' کہا راوی نے پس پکڑ لیں انہوں نے اپنی چادریں پھر دوبارہ ایسا کام نہ کیا۔ (ابن ماجہ)

**حکم الحدیث:** اس کی سند ضعیف ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ پس الخ۔ اس سے معلوم ہوا کہ وہ لوگ قمیصوں کے اوپر چادریں پہنا کرتے تھے اس دن انہوں نے غم اور پریشانی کی وجہ سے چادریں اتار دیں اور بظاہر غم اور سوگ کا لباس پہنا تھا جب آپ نے اس کو دیکھا تو ان کو اس سے منع فرمایا۔ امام طیبی فرماتے ہیں آپ نے انہیں صرف چادروں کو اتارنے سے اس قدر ڈانٹا' اگر آج کل کی رسومات بد دیکھتے تو معلوم نہیں کیا وعید فرماتے۔

١٧٥١ (٣٠) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ تُتْبَعَ جَنَازَةٌ مَعَهَارَانَّةٌ۔ (رواه احمد و ابن ماجة) (ابن ماجه حديث رقم ١٥٨٣)

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے منع کیا ❶ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے کہ ساتھ جایا جائے اس جنازہ کے کہ اس کے ساتھ نوحہ کرنے والی ہو۔ (احمد' ابن ماجہ)

**حکم الحدیث:** اس کی سند ضعیف ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



**فوائد الحدیث:** ❶ منع کیا الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ایسے جنازہ کے ساتھ جانا منع ہے جس کے ساتھ نوحہ کرنے والی عورتیں ہوں اور اس جنازہ کے ساتھ بھی جانا منع ہے جس کے ساتھ رسومات بدکی جائیں اور اس سے یہ بھی ثابت ہوا کہ ایسی مجلس نکاح یا دعوت میں بھی جانا ممنوع ہے جہاں ناچ، گانا اور خلاف شرع کام ہوں، یہ حدیث اس باب میں اصل ہے۔

١٧٥٢ (٣١) وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَجُلًا قَالَ لَهُ مَاتَ اِبْنٌ لِّیْ فَوَجَدْتُّ عَلَيْهِ هَلْ سَمِعْتَ مِنْ خَلِيْلِكَ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ شَيْئًا يَّطِيْبُ بِاَنْفُسِنَا عَنْ مَوْتَانَا قَالَ نَعَمْ سَمِعْتُهُ ﷺ قَالَ ((صِغَارُهُمْ دَعَامِيْصُ الْجَنَّةِ يَلْقٰى اَحَدُهُمْ اَبَاهُ فَيَاْخُذُ بِنَاحِيَةِ ثَوْبِهٖ فَلَا يُفَارِقُهٗ حَتّٰى يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ))۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَاَحْمَدُ وَاللَّفْظُ لَهٗ) (مسلم حدیث رقم (١٥٤۔ ٢٦٣٥) واحمد فی المسند ٢/ ٤٨٨)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے ان سے کہا کہ میرا بیٹا مر گیا تو غم کیا میں نے اس پر، کیا سنی تم نے اپنے دوست سے، رحمتیں ہوں اللہ کی ان پر، کوئی چیز کہ خوش کرے ہمارے دلوں کو ہمارے مُردوں کی طرف سے، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا ہاں سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے آپ نے فرمایا: ''چھوٹے لڑکے مسلمانوں کے جانور ❶ دریا کے سے ہوں گے بہشت میں، ملے گا ایک ان کا اپنے باپ سے، پس پکڑے گا اس کے کپڑے کا کونا اور نہ جدا ہوگا اس سے یہاں تک کہ داخل کرے گا اس کو بہشت میں۔'' (مسلم، احمد) لفظ ہیں واسطے احمد کے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ جانور دریا کے الخ دعامیص کا واحد دعموص ہے، دعموص پانی کا ایک چھوٹا سا جانور ہے جو غوطہ مار کر پھر نکل آتا ہے، یہاں ہماری زبان میں اسے ''جولاہا'' کہتے ہیں، یعنی مومنوں کی چھوٹی اولاد جنتی ہے، وہاں وہ جانوروں کی طرح سیر کرتی پھرتی ہیں۔

١٧٥٣ (٣٢) وَعَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ قَالَ جَاءَتْ اِمْرَاَةٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ذَهَبَ الرِّجَالُ بِحَدِيْثِكَ فَاجْعَلْ لَّنَا مِنْ نَّفْسِكَ يَوْمًا نَاْتِيْكَ فِيْهِ تُعَلِّمُنَا مِمَّا عَلَّمَكَ اللّٰهُ فَقَالَ ((اِجْتَمِعْنَ فِیْ يَوْمِ كَذَا وَكَذَا فِیْ مَكَانِ كَذَا وَكَذَا)) فَاجْتَمَعْنَ فَاَتَاهُنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَعَلَّمَهُنَّ مِمَّا عَلَّمَهُ اللّٰهُ ثُمَّ قَالَ ((مَا مِنْكُنَّ اِمْرَاَةٌ تُقَدِّمُ بَيْنَ يَدَيْهَا مِنْ وَّلَدِهَا ثَلٰثَةً اِلَّا كَانَ لَهَا حِجَابًا مِّنَ النَّارِ)) فَقَالَتْ اِمْرَاَةٌ مِّنْهُنَّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَوِاثْنَيْنِ فَاَعَادَتْهَا مَرَّتَيْنِ ثُمَّ قَالَ ((وَاثْنَيْنِ وَاثْنَيْنِ وَاثْنَيْنِ))۔ (رواه البخاری) (البخاری حدیث رقم ١٠١ ومسلم حدیث رقم (١٥٢۔ ٢٦٣٣) واحمد فی المسند ٣/ ٧٢)

سیدنا ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک عورت رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی، اس نے کہا اے اللہ کے رسول! بہرہ مند ہوئے مرد ساتھ آپ کی احادیث کے پس مقرر کیجئے ہمارے لیے اپنی طرف سے ایک دن کہ حاضر ہوں ہم آپ کے پاس اس دن میں تا کہ سکھائیں آپ ہم کو وہ چیز کہ سکھایا آپ کو اللہ تعالیٰ نے، تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''جمع ہو جاؤ تم فلاں دن میں اور فلاں وقت میں اور فلاں مکان میں'' پس جمع ہوئی عورتیں پھر آئے ان کے پاس رسول اللہ ﷺ اور سکھایا ان کو اس چیز سے کہ سکھایا ان کو اللہ تعالیٰ نے، پھر نبی ﷺ نے فرمایا: ''نہیں تم میں سے کوئی عورت کہ آگے بھیجے ہوں اپنی اولاد سے تین لڑکے یا لڑکیاں مگر کہ ہوں گے وہ اس کے لیے پردہ آگ سے'' پس کہا ایک عورت نے اے اللہ کے رسول! فرمایئے یا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



دو بھیجے ہوں اور اس نے دو بار کہی یہ بات' پھر ❶ نبی ﷺ نے فرمایا: "یا دو بھیجے ہوں یا دو یا دو۔" (بخاری)

**فوائد الحدیث:** ❶ پھر فرمایا الخ ان احادیث سے معلوم ہوا کہ مومنوں کی چھوٹی اولاد خواہ تین ہوں یا دو یا ایک بلکہ اگلی حدیث میں بصراحت آیا ہے نامکمل بچہ بھی مومنوں کے لیے آگ سے بچاؤ کا ذریعہ ہوگا' سبحان اللہ! یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ وہ اپنے بندوں سے ماں' باپ سے بھی زیادہ محبت رکھتا ہے اور ان کو کسی نہ کسی طرح سے آگ دوزخ سے آزاد کرنا منظور ہے۔

١٧٥٤ (٣٣) وَعَنْ مُعَاذِبْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَا مِنْ مُسْلِمَيْنِ يُتَوَفّٰى لَهُمَا ثَلَاثَةٌ اِلَّا اَدْخَلَهُمَا اللّٰهُ الْجَنَّةَ بِفَضْلِ رَحْمَتِهٖ اِيَّاهُمْ)) فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَوِثْنَانِ قَالَ ((اَوِثْنَانِ)) قَالُوْا اَوْوَاحِدٌ قَالَ ((اَوْوَاحِدٌ)) ثُمَّ قَالَ ((وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ اِنَّ السِّقْطَ لَيَجُرُّ اُمَّهٗ بِسَرَرِهٖ اِلَى الْجَنَّةِ اِذَااحْتَسَبَتْهُ))۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ) وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ مِنْ قَوْلِهٖ ((وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ)) (ابن ماجه حديث رقم ١٦٠٥ واحمد فى المسند ٥/ ٢٤١)

سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "نہیں دو مسلمان کہ مریں ان دونوں کے تین فرزند مگر یہ کہ داخل کرے گا ان کو اللہ تعالیٰ بہشت میں ساتھ فضل اور رحمت اپنی کے ان دونوں کو' پس عرض کیا صحابہ رضی اللہ عنہم نے' اے اللہ کے رسول! فرمایئے یا دو' فرمایا "ہاں یا دو" عرض کیا' فرمایئے یا ایک' فرمایا "ایک بھی" پھر فرمایا "قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! تحقیق نامکمل حمل ❶ کہ جو گرتا ہے البتہ کھینچے گا ماں اپنی کو ساتھ آنول نال اپنی کے طرف بہشت کی' جبکہ صبر کرے اور گمان کرے اس کی ماں اس کے مرنے کو ثواب۔" (احمد' ابن ماجہ نے قول والذی نفسی بیدہ سے)

**حکم الحدیث:** اس کی سند ضعیف ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ ناتمام حمل الخ عربی میں سقط اس کو کہتے ہیں جو مدت حمل پوری ہونے سے پہلے پیدا ہوا اور اس کے اعضاء پورے نہ بنے ہوں' اکثر ایسا بچہ پیدا ہوتے ہی ایک یا دو روز زندہ رہ کر فوت ہو جاتا ہے۔

١٧٥٥ (٣٤) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَنْ قَدَّمَ ثَلَاثَةً مِّنَ الْوَلَدِ لَمْ يَبْلُغُوا الْحِنْثَ كَانُوْا لَهٗ حِصْنًا حَصِيْنًا مِّنَ النَّارِ)) فَقَالَ اَبُوْذَرٍّ قَدَّمْتُ اِثْنَيْنِ قَالَ ((وَ اثْنَيْنِ)) قَالَ اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ اَبُو الْمُنْذِرِ سَيِّدُ الْقُرَّآءِ قَدَّمْتُ وَاحِدًا قَالَ ((وَوَاحِدًا))۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ ابْنُ مَاجَةَ وَ قَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ) (الترمذى حديث رقم ١٠٦١ وابن ماجه حديث رقم ١٦٠٦)

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جس شخص نے آگے بھیجے ہوں تین بچے کہ نہ پہنچے ہوں ❶ حد بلوغت کو' ہوں گے واسطے اس کے مضبوط پناہ آگ دوزخ سے" تو ابوذر رضی اللہ عنہ نے کہا آگے بھیجے میں نے دو' آپ نے فرمایا: "اور دو بھی" کہا سید القراء ابوالمنذر ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے آگے بھیجا میں نے ایک لڑکا' نبی ﷺ نے فرمایا: "اور ایک بھی۔" ❷ (ترمذی' ابن ماجہ) اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



واحمد فی المسند ۱/ ۳۷۵)

**حکم الحدیث:** اس کی سند ضعیف ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ حد بلوغت الخ یعنی جوان ہونے سے پہلے فوت ہو گئے ہوں۔ ❷ ایک بھی الخ یعنی ایک بچہ بھی آگ جہنم سے بچاؤ کا ذریعہ ہو گا' سبحان اللہ! اللہ تعالیٰ کی رحمت اپنے بندوں پر کیسی وسیع ہے' اللہ تعالیٰ نے فرمایا صبر کرنے والے اپنی مزدوری بلا حساب پائیں گے ہاں مشکل کے ساتھ آسانی ہے ہاں مشکل کے ساتھ آسانی ہے۔

۱۷۵۶ (۳۵) وَعَنْ قُرَّةَ الْمُزَنِيِّ اَنَّ رَجُلًا كَانَ يَاْتِي النَّبِيَّ ﷺ وَمَعَهُ اِبْنٌ لَّهُ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ ((اَتُحِبُّهُ)) فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَحَبَّكَ اللّٰهُ كَمَا اُحِبُّهُ فَفَقَدَهُ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ ((مَافَعَلَ ابْنُ فُلَانٍ)) قَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَاتَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اَمَاتُحِبُّ اَنْ لَّا تَاْتِيَ بَابًا مِّنْ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ اِلَّا وَجَدْتَّهُ يَنْتَظِرُكَ)) فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَهُ خَاصَّةً اَمْ لِكُلِّنَا قَالَ ((بَلْ لِكُلِّكُمْ))۔ (رواه احمد)

(احمد فی المسند ۵/ ۳۵)

سیدنا قرہ مزنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نبی ﷺ کے پاس آتا تھا اور اس کے ساتھ بیٹا اس کا ہوتا' نبی ﷺ نے اس سے فرمایا: ''کیا ❶ محبوب رکھتا ہے تو اس کو؟'' اس نے کہا اے اللہ کے رسول! محبوب رکھے آپ کو اللہ تعالیٰ جیسا کہ محبوب رکھتا ہوں میں اس کو' پھر نہ پایا ❷ اس کو نبی ﷺ نے تو فرمایا کہ: ''کیا ہوا بیٹا فلاں کا؟'' صحابہ نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! مر گیا بیٹا اس کا' تو ❸ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا نہیں پسند کرتا تو کہ آئے گا تو بہشت کے کسی بھی دروازے پر پائے گا تو اس کو منتظر ہو گا ❹ تیرا'' پس کہا ایک آدمی نے اے اللہ کے رسول! اسی کے لیے ہے یہ بشارت یا ہم سب کے لیے ہے؟ آپ نے فرمایا: ''تم سب کے لیے۔'' (احمد)

**حکم الحدیث:** اس کی سند صحیح ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ یعنی کیا تو اسے اتنا پسند کرتا ہے کہ یہ لڑکا تجھ سے کبھی بھی جدا نہیں ہوتا۔ ❷ نہ پایا الخ یعنی اتفاقاً پھر جب اس کی نبی ﷺ سے ملاقات ہوئی تو وہ بچہ اس کے ساتھ نہ تھا۔ ❸ پس فرمایا یعنی آپ نے اس کے باپ کو مخاطب کر کے فرمایا۔
❹ منتظر الخ یعنی تیری سفارش کر کے تجھے جنت میں لے جائے گا۔

۱۷۵۷ (۳۶) وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((اِنَّ السِّقْطَ لَيُرَاغِمُ رَبَّهٗ اِذَا اَدْخَلَ اَبَوَيْهِ النَّارَ فَيُقَالُ اَيُّهَا السِّقْطُ الْمُرَاغِمُ رَبَّهٗ اَدْخِلْ اَبَوَيْكَ الْجَنَّةَ فَيَجُرُّهُمَا بِسَرَرِهٖ حَتّٰى يُدْخِلَهُمَا الْجَنَّةَ))۔ (رواه ابن ماجة) (ابن ماجه حديث رقم ۱۵۹۷)

سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''البتہ ناتمام بچہ جھگڑے گا اپنے رب سے جبکہ داخل کرے گا پروردگار اس کے ماں باپ کو آگ میں' تو کہا جائے گا اے ناتمام بچے جھگڑنے والے پروردگار اپنے سے' داخل کر ماں باپ اپنے کو بہشت میں' پس کھینچے گا ساتھ آنول نال اپنی کے یہاں تک کہ داخل کرے گا ان کو بہشت میں۔ (احمد)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



**حکم الحدیث:** اس کی سند ضعیف ہے۔

١٧٥٨ (٣٧) وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ ((یَقُوْلُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰی یَا ابْنَ اٰدَمَ اِنْ صَبَرْتَ وَ احْتَسَبْتَ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الْاُوْلٰی لَمْ اَرْضَ لَكَ ثَوَابًا دُوْنَ الْجَنَّةِ))۔ (رواه ابن ماجة) (ابن ماجه حدیث رقم ١٦٠٨)

سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے اے آدم کے بیٹے! اگر صبر کرے تو اور ثواب چاہے وقت صدمہ پہلے ❶ کے نہیں پسند کرتا میں تیرے لیے ثواب کو سوائے بہشت کے۔'' (ابن ماجہ)

**حکم الحدیث:** اس کی سند حسن ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ وقت الخ یعنی جب مصیبت کی خبر پہنچے تو اسی وقت صبر کر کے کہے ''انا للہ وانا الیہ راجعون'' اور کسی قسم کی بے صبری کا اظہار نہ کرے اسی کا نام صبر ہے جو عنداللہ قابل تعریف اور باعث ثواب ہے' اگر روئے چلائے اور خوب پیٹے اور تھک کر صبر کرے تو اس کا کوئی فائدہ نہیں اور نہ اس کا کوئی ثواب ملے گا۔

١٧٥٩ (٣٨) وَعَنِ الْحُسَیْنِ بْنِ عَلِیٍّ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ ((مَا مِنْ مُّسْلِمٍ وَّلَا مُسْلِمَةٍ یُّصَابُ بِمُصِیْبَةٍ فَیَذْكُرُهَا وَاِنْ طَالَ عَهْدُهَا فَیُحْدِثُ لِذٰلِكَ اِسْتِرْجَاعًا اِلَّا جَدَّدَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی لَهٗ عِنْدَ ذٰلِكَ فَاَعْطَاهُ مِثْلَ اَجْرِهَا یَوْمَ اُصِیْبَ بِهَا۔)) (رواه احمد والبیهقی فی شعب الایمان) (احمد فی المسند ١/ ٢٠١)

سیدنا حسین بن علی رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ''نہیں کوئی مرد مسلمان اور نہ کوئی عورت مسلمان کہ پہنچائے جائیں کوئی مصیبت پھر ❶ یاد کریں اس کو اگر چہ دراز ہو زمانہ مصیبت کا تو وہ کہے انا للہ وانا الیہ راجعون مگر تازہ کر دیتا ہے اللہ تبارک وتعالیٰ نزدیک اس کے ثواب' تو دیتا ہے اس کو مانند ثواب اس مصیبت کے جس دن کہ پہنچایا گیا تھا۔'' (احمد اور بیہقی نے شعب الایمان میں)

**حکم الحدیث:** اس کی سند ضعیف ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ پھر یاد الخ مثلاً نبی ﷺ کی وفات کی مصیبت یاد کر کے ہم اس وقت انا للہ وانا الیہ راجعون کہیں تو ہمیں بھی وہی ثواب ملے گا جو صحابہ کرام کو نبی ﷺ کی وفات کے وقت ملا تھا' اس سے معلوم ہوا کہ گزشتہ مصیبت کو یاد کرنا درست ہے اور جب یاد آئے تو انا للہ وانا الیہ راجعون کہے۔

١٧٦٠ (٣٩) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ((اِذَا انْقَطَعَ شِسْعُ اَحَدِكُمْ فَلْیَسْتَرْجِعْ فَاِنَّهٗ مِنَ الْمَصَائِبِ))۔ (البیهقی حدیث رقم ٩٦٩٣)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کسی کے جوتے کا تسمہ ٹوٹ ❶ جائے تو اسے چاہیے کہ کہے ''انا للہ وانا الیہ راجعون'' اس لیے کہ یہ بھی مصیبتوں میں سے ہے۔

**حکم الحدیث:** اس کی سند ضعیف ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ ٹوٹ الخ۔ یعنی چھوٹی سے چھوٹی مصیبت پر بھی اس کلمہ کو پڑھنا چاہیے۔ چنانچہ آپ نے ایک دفعہ چراغ گل ہو جانے سے یہ کلمہ پڑھا (جلالین)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



١٧٦١ (٤٠) وَعَنْ اُمِّ الدَّرْدَاءِ قَالَتْ سَمِعْتُ اَبَا الدَّرْدَاءِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ اَبَا الْقَاسِمِ ﷺ يَقُوْلُ ((اِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى قَالَ يَا عِيْسٰى اِنِّيْ بَاعِثٌ مِّنْم بَعْدِكَ اُمَّةً اِذَا اَصَابَهُمْ مَايُحِبُّوْنَ حَمِدُوا اللّٰهَ وَاِنْ اَصَابَهُمْ مَّايَكْرَهُوْنَ اِحْتَسَبُوْا وَصَبَرُوْا وَلَا حِلْمَ وَلَا عَقْلَ فَقَالَ يَا رَبِّ كَيْفَ يَكُوْنُ هٰذَا لَهُمْ وَلَا حِلْمَ وَلَا عَقْلَ قَالَ اُعْطِيْهِمْ مِنْ حِلْمِيْ وَعِلْمِيْ))۔ (رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ) (البیهقی حدیث رقم ٩٩٥٣)

سیدہ ام درداء رضی اللہ عنہا سے روایت ہے سنا میں نے سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ سے وہ فرماتے تھے کہ سنا میں نے ابوالقاسم ﷺ سے آپ فرماتے تھے: "اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا: اے عیسیٰ! تحقیق میں پیدا کروں گا تیرے بعد ایک امت ❶ کہ جس وقت پہنچے گی ان کو وہ چیز کہ پسند کرتے ہیں شکر کریں گے اللہ تعالیٰ کا اور اگر پہنچے ان کو وہ چیز کہ ناپسند جانتے ہیں امید ثواب کی رکھیں گے اور صبر کریں گے اور حال یہ کہ نہیں ہے بردباری اور نہ عقل' تو کہا عیسیٰ علیہ السلام نے اے رب میرے کس طرح ہوگا یہ ان کے لیے حالانکہ ❷ نہ بردباری ہے اور نہ عقل' فرمایا دوں گا ❸ میں ان کو اپنے حلم میں سے اور اپنے علم میں سے" روایت کیں یہ دونوں احادیث بیہقی نے شعب الایمان میں۔

**حکم الحدیث:** اس کی سند ضعیف ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ امت کے نیک افراد مراد ہیں۔ ❷ حالانکہ الخ یعنی ان کی عقل و بردباری مصیبت کی وجہ سے ختم ہونے کے باوجود صبر کر کے ثواب کی امید رکھیں گے مقصد یہ ہے کہ عقل اور بردباری یہ دونوں صفات ایسی ہیں کہ ان کے ذریعہ آدمی جزع' فزع سے باز رہتا ہے' اور نفع اور نقصان من جانب اللہ سمجھتا ہے' پس ان کے نہ ہونے کی وجہ سے صبر کرنا تعجب خیز بات ہے۔ ❸ دوں گا۔ یعنی اپنی طرف سے بلا کسی محنت اور کمائی علم اور بردباری عطا کروں گا کہ اس کے سبب صبر کا ثواب اور بلند مرتبہ حاصل کریں گے۔

# بَابُ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ

# قبروں کی زیارت کا بیان

## الفصل الاول

١٧٦٢ (١) عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ فَزُوْرُوْهَا وَنَهَيْتُكُمْ عَنْ لُحُوْمِ الْاَضَاحِيْ فَوْقَ ثَلٰثٍ فَاَمْسِكُوْا مَا بَدَالَكُمْ وَنَهَيْتُكُمْ عَنِ النَّبِيْذِ اِلَّا فِيْ سِقَاءٍ فَاشْرَبُوْا فِي الْاَسْقِيَةِ كُلِّهَا وَلَا تَشْرَبُوْا مُسْكِرًا))۔ (رواه

سیدہ بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "منع ❶ کیا تھا میں نے تم کو قبروں کی زیارت کرنے سے پس اب تم قبروں کی زیارت کرو اور منع ❷ کیا تھا میں نے تم کو تین دن سے زائد قربانی کا گوشت کھانے سے پس رکھو جب تک کہ خواہش ہو واسطے تمہارے اور منع ❸ کیا تھا میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



**مسلم)** (مسلم حدیث رقم (٦ ١٠ ـ ٩٧٧) وابوداؤد حدیث رقم ٣٦٩٨ والنسائی حدیث رقم ٢٠٣٢ واحمد فی المسند ١/ ١٤٥)

نے تم کو نبیذ سے مگر بیچ مشک کے پس پیو سب برتنوں میں اور نہ پیو نشہ آور چیز۔'' (مسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ منع کیا۔ ابتداءِ اسلام میں لوگ بت پرستی چھوڑ کر مسلمان ہوئے اور آداب قبور سے ناواقف تھے' اس لیے نبی ﷺ نے قبروں کی زیارت سے منع فرما دیا تا کہ پھر شرک میں مبتلا نہ ہو جائیں اور جب لوگوں کے دلوں میں اسلام اور عقیدہ توحید مضبوط ہو گیا تو آپ نے قبروں پر جانے کی اجازت دے دی۔ ❷ منع کیا تھا الخ ایک دفعہ نبی ﷺ کی خدمت میں عید الاضحیٰ کے موقع پر دیہاتی غریب لوگ حاضر ہوئے' آپ نے ان کی وجہ سے فرمایا قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ نہ رکھو باقی سب خیرات کر دو' اگلے سال صحابہ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! ہم اپنی قربانی کی کھالوں سے مشکیں بناتے اور ان میں چربی پگلاتے ہیں' آپ نے فرمایا اب کیا ہوا؟ صحابہ نے کہا آپ نے قربانیوں کا گوشت تین دن کے بعد کھانے سے منع کر دیا ہے؟ آپ نے فرمایا میں نے محتاجوں کی وجہ سے تم کو اس وقت منع کیا تھا۔ اب کھاؤ اور رکھ چھوڑو اور صدقہ کرو۔ (مسلم) اس سے معلوم ہوا کہ جب بھی ایسی ہی صورت پیدا ہو گی تو یہ حکم لاگو ہو گا۔ واللہ اعلم ❸ جب شراب حرام ہوئی تو شراب کے برتنوں کا استعمال بھی منع ہوا تا کہ شراب یاد نہ آئے' جب اس کی برائی دلوں میں بیٹھ گئی اور عادت بالکل چھوٹ گئی تو پھر ان برتنوں کے استعمال کی اجازت دے دی۔

١٧٦٣ (٢) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ زَارَ النَّبِيُّ ﷺ قَبْرَ اُمِّهٖ فَبَكٰى وَاَبْكٰى مَنْ حَوْلَهٗ فَقَالَ ((اِسْتَاْذَنْتُ رَبِّيْ فِيْ اَنْ اَسْتَغْفِرَ لَهَا فَلَمْ يُؤْذَنْ لِيْ وَاسْتَاْذَنْتُهٗ فِيْ اَنْ اَزُوْرَ قَبْرَهَا فَاُذِنَ لِيْ فَزُوْرُوا الْقُبُوْرَ فَاِنَّهَا تُذَكِّرُ الْمَوْتَ۔)) **(رواه مسلم)** (مسلم حدیث رقم (١٠٨ ـ ٩٧٦) وابوداؤد حدیث رقم ٣٢٣٤ والنسائی حدیث رقم ٢٠٣٤ وابن ماجه حدیث رقم ١٥٧٢ واحمد فی المسند ٢/ ٤٤١)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی ﷺ نے اپنی والدہ کی قبر کی زیارت کی اور آپ روئے اور ان لوگوں کو رلایا جو کہ آپ کے گرد تھے' پھر فرمایا ''اجازت مانگی تھی میں نے پروردگار اپنے سے اس بات کی کہ بخشش مانگوں واسطے ان کے' پس مجھے اجازت نہ ملی ❶ اور اجازت مانگی میں نے اپنے پروردگار سے بیچ اس کے کہ زیارت کروں میں ان کی قبر کی تو اذن دیا گیا مجھ کو' پس تم زیارت کرو قبروں کی کیونکہ وہ یاد دلاتی ہے موت کی۔ (مسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ نہ اذن الخ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے سورۂ توبہ میں مشرکوں کے لیے دعائے مغفرت کرنے سے منع کیا ہے اور تمام مسلمانوں کا اس بات پر اتفاق ہے کہ نبی ﷺ کے والدین اور آپ کے چچا ابوطالب کفر پر فوت ہوئے ہیں صحیح احادیث میں ہے کہ ان کو بہت ہلکا عذاب دیا جائے گا یعنی صرف آگ کی دو جوتیاں پہنائی جائیں گی جن کی وجہ سے ان کا دماغ جوش مارے گا۔ معاذ اللہ کفر اور شرک ایک ایسی برائی ہے کہ نبی کی قرابت بھی کوئی کام نہیں آتی' سبحانه و تعالىٰ عما يشركون

١٧٦٤ (٣) وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُعَلِّمُهُمْ اِذَا خَرَجُوْا اِلَى الْمَقَابِرِ ((اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَاِنَّا اِنْ شَآءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَلَاحِقُوْنَ نَسْاَلُ اللّٰهَ لَنَا وَلَكُمُ الْعَافِيَةَ))۔

سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ سکھاتے تھے مسلمانوں کو جب نکلیں طرف قبروں کی تو کہیں: ''سلام ہے تم پر اے گھر والو مومنوں میں سے اور مسلمانوں میں سے اور ہم اگر چاہا اللہ تعالیٰ نے ساتھ تمہارے البتہ ملیں گے' مانگتے ہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



(رواہ مسلم) (مسلم حدیث رقم ١٠٤ ـ ٩٥٧) وابن ماجه حدیث رقم ١٥٤٧ واحمد فی المسند ٥/ ٣٥٣)

ہم اللہ تعالیٰ سے اپنے اور تمہارے لیے عافیت۔'' (مسلم)

## الفصل الثانی

١٧٦٥ (٤) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ ﷺ بِقُبُوْرٍ بِالْمَدِيْنَةِ فَاَقْبَلَ عَلَيْهِمْ بِوَجْهِهٖ فَقَالَ ((اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا اَهْلَ الْقُبُوْرِ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ اَنْتُمْ سَلَفُنَا وَنَحْنُ بِالْاَثَرِ))۔ (رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ) (الترمذی حدیث رقم ١٠٥٣)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی ﷺ مدینہ میں قبروں کے پاس سے گزرے تو ان کی طرف رخ انور کر کے فرمایا: ''سلام ہو تم پر اے رہنے والے قبروں کے! بخشے اللہ تعالیٰ ہم کو اور تم کو اور تم پہلے پہنچے ہو ہم سے اور ہم پیچھے آتے ہیں۔'' (ترمذی) اور کہا یہ حدیث حسن غریب ہے۔

**حکم الحدیث**: اس کی سند ضعیف ہے۔

## الفصل الثالث

١٧٦٦ (٥) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ كُلَّمَا كَانَ لَيْلَتُهَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَخْرُجُ مِنْ اٰخِرِ اللَّيْلِ اِلَى الْبَقِيْعِ فَيَقُوْلُ ((اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِيْنَ وَاَتَاكُمْ مَّا تُوْعَدُوْنَ غَدًا مُؤَجَّلُوْنَ وَاِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَلَاحِقُوْنَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِاَهْلِ بَقِيْعِ الْغَرْقَدِ))۔ (رواہ مسلم) (مسلم حدیث رقم ١٠٢ ـ ٩٧٤) والنسائی حدیث رقم ٢٠٣٩)

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ تھے رسول اللہ ﷺ جبکہ ہوتی شب نوبت ان کی رسول اللہ ﷺ کی طرف سے نکلتے آخر شب میں بقیع کی طرف پھر فرماتے: ''سلام ہو تم پر اے قوم ایماندار اور آئی وہ چیز پاس تمہارے کہ تھے ❶ تم وعدہ دیئے جاتے کل کو ❷ تم ڈھیل دیئے گئے ہو تحقیق ہم اگر چاہا اللہ تعالیٰ نے ساتھ تمہارے ملنے والے ہیں یا الٰہی! بخش بقیع ❸ غرقد والوں کو۔'' (مسلم)

**فوائد الحدیث**: ❶ تھے تم وعدہ دیئے جاتے یعنی ثواب وعذاب کا۔ ❷ کل کو یعنی قیامت کو۔ ❸ بقیع غرقد والوں کو بقیع الغرقد مدینہ کے قبرستان کا نام ہے جس کو جنت البقیع کہتے ہیں اس دعا میں بشارت ہے مغفرت کی ان کو جو مدینہ میں مرے۔ (تحفۃ الاخیار)

١٧٦٧ (٦) وَعَنْهَا قَالَتْ كَيْفَ اَقُوْلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ تَعْنِيْ فِيْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ قَالَ ((قُوْلِيْ اَلسَّلَامُ عَلٰى اَهْلِ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَيَرْحَمُ اللّٰهُ الْمُسْتَقْدِمِيْنَ مِنَّا وَالْمُسْتَاْخِرِيْنَ وَاِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَلَاحِقُوْنَ۔)) (رواہ مسلم) (مسلم حدیث رقم (١٠٣ ـ ٩٧٤) والنسائی حدیث رقم ٢٠٣٨)

انہی (ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا) سے روایت ہے انہوں نے کہا: ''کس طرح کہوں میں اے اللہ کے رسول! مراد ❶ رکھتی تھیں بیچ زیارت کرنے قبروں کی آپ نے فرمایا: ''کہو سلام ہے اوپر صاحب گھروں کے مومنین میں سے اور مسلمانوں میں سے اور رحم کرے اللہ تعالیٰ ہم سے پہل کرنے والوں پر اور پیچھے رہنے والوں پر اور تحقیق ہم اگر چاہا اللہ تعالیٰ نے ساتھ تمہارے البتہ ملنے والے ہیں۔'' (مسلم)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



**فوائد الحدیث:** ❶ مرادرکھتی تھیں یعنی اس سوال سے کہ کیا کہوں میں اُس حدیث سے دلیل لائی ہیں جو لوگ عورتوں کے لیے زیارت قبور کو جائز کہتے ہیں اور اس پر یہ اعتراض ہوسکتا ہے کہ عام رخصت خاص ممانعت کے معارض نہیں ہوسکتی' لیکن مؤید ہے جواز کی یہی روایت جو صحیح میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے اور دونوں طرف کی دلائل میں یوں جمع ہوسکتا ہے کہ ممانعت ان عورتوں کے لیے ہے جو زیارت کے وقت نوحہ وغیرہ کریں اور اذن ان عورتوں کے لیے ہے جو خلاف شرع کام نہ کریں۔ (الروضۃ الندیہ)

١٧٦٨ (٧) وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ النُّعْمَانِ يَرْفَعُ الْحَدِيْثَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((مَنْ زَارَ قَبْرَ أَبَوَيْهِ أَوْ أَحَدِهِمَا فِيْ كُلِّ جُمُعَةٍ غُفِرَ لَهُ وَكُتِبَ بَرًّا))۔ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ مُرْسَلًا) (البيهقي حديث رقم ٧٩٠١)

محمد بن نعمان سے روایت ہے پہنچاتے تھے حدیث طرف نبی ﷺ کے (یعنی مرفوع بیان کرتے ہیں) فرمایا: ''جو شخص ہر جمعہ ❶ اپنے ولدین یا ان میں سے کسی ایک کی قبر کی زیارت کرے تو بخشش کی جاتی ہے اس کے لیے اور لکھا جاتا ہے نیکی کرنے والا (ساتھ ماں باپ کے'' (بیہقی شعب الایمان میں بطریق ارسال کے۔)

**حکم الحدیث:** یہ روایت من گھڑت ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ لکھا جاتا ہے یعنی دیوان اعمال میں اس حدیث میں بشارت ہے اس شخص کے لیے جو ماں باپ کی نافرمانی کرتا رہا ہو ان کی زندگانی میں کہ وہ اگر ہفتہ کے بعد ان کی قبر پر جایا کرے اور ان کے واسطے بخشش کی دعا کیا کرے تو اس کے اپنے گناہ بھی معاف ہو جاتے ہیں اور ماں باپ کے ساتھ سلوک کرنے والوں میں بھی لکھا جاتا ہے' سچ ہے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر شفقت کرنے والا مہربان ہے۔

١٧٦٩ (٨) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ فَزُوْرُوْهَا فَإِنَّهَا تُزَهِّدُ فِي الدُّنْيَا وَتُذَكِّرُ الْآخِرَةَ)) (رواه ابن ماجة) (ابن ماجه حديث رقم ١٥٧١)

سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''منع ❶ کیا تھا میں نے تم کو قبروں کی زیارت کرنے سے' پس زیارت کرو قبروں کی' کیونکہ زیارت کرنا بے رغبت کرتا ہے دنیا سے اور یاد دلاتا ہے آخرت کو'' (ابن ماجہ)

**حکم الحدیث:** اس کی سند ضعیف ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ منع کیا تھا الخ پہلے آپ نے شرک کا زمانہ قریب ہونے کی وجہ سے قبروں کی زیارت سے بھی منع کر دیا تھا جب ایمان خوب دلوں میں جم گیا اور شرک کا خوف نہ رہا تو آپ نے اس کی اجازت دی۔ (الروضۃ الندیہ)

١٧٧٠ - (٩) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَعَنَ زَوَّارَاتِ الْقُبُوْرِ۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ) وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَالَ قَدْ رَأَى بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّ هٰذَا كَانَ قَبْلَ أَنْ يُرَخِّصَ النَّبِيُّ ﷺ فِيْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ فَلَمَّا رَخَّصَ دَخَلَ فِيْ رُخْصَتِهِ الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ وَقَالَ بَعْضُهُمْ إِنَّمَا كَرِهَ زِيَارَةَ الْقُبُوْرِ لِلنِّسَاءِ لِقِلَّةِ صَبْرِهِنَّ وَكَثْرَةِ

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے قبروں کی بہت زیادہ زیارت کرنے والی عورتوں پر لعنت فرمائی۔ (احمد' ترمذی' ابن ماجہ) اور ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ترمذی نے کہا کہ بعض اہل علم کی رائے ہے کہ نبی ﷺ کا قبرستان کی اجازت سے پہلے کا حکم تھا اور جب آپ نے اس کی اجازت دیدی تو اس میں مرد و عورت دونوں داخل ہیں بعض علماء نے کہا سوائے اس کے نہیں کہ نبی ﷺ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



جَزْعِهِنَّ تَمَّ كَلَامُهُ۔ (الترمذی حدیث رقم ١٠٥٦ والنسائی حدیث رقم ٢٠٤٣ وابن ماجه حدیث رقم ١٥٧٥ واحمد فی المسند ٣/ ٤٤٢)

نے قبروں کی زیارت کرنا عورتوں کے کم صبر کرنے اور بہت جزع فزع کرنے کی وجہ سے مکروہ جانا' تمام ہوا کلام ترمذی کا۔ ❶

**حکم الحدیث:** یہ حدیث صحیح ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ یعنی لعنت کرنا۔

١٧٧١ (١٠) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اَدْخُلُ بَيْتِي الَّذِيْ فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَاِنِّيْ وَاضِعٌ ثَوْبِيْ وَاَقُوْلُ اِنَّمَا هُوَ زَوْجِيْ وَاَبِيْ فَلَمَّا دُفِنَ عُمَرُ مَعَهُمْ فَوَاللّٰهِ مَادَخَلْتُهُ اِلَّا وَ اَنَا مَشْدُوْدَةٌ عَلَيَّ ثِيَابِيْ حَيَاءً مِّنْ عُمَرَ(رواه احمد) (احمد فی المسند ٦/ ٢٠٢)

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں داخل ہوتی تھی اپنے اس گھر میں جس میں ❶ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدفون تھے اس حال میں کہ میں رکھتی ❷ کپڑا اپنا ❸ میں کہتی ❹ سوائے اس کے نہیں شان یہ ہے کہ مدفون ❺ ہیں خاوند میرے اور باپ میرے' تو جب دفن کیے گئے عمر رضی اللہ عنہ ساتھ ان کے' تو قسم ہے اللہ کی نہیں داخل ہوئی میں گھر میں مگر میں عمر رضی اللہ عنہ سے حیا ❻ کی وجہ سے اپنے اوپر کپڑا باندھ لیتی تھی۔ (احمد)

**حکم الحدیث:** یہ حدیث صحیح ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر رضی اللہ عنہ بھی مدفون تھے۔ ❷ یعنی اتارتی بدن سے۔ ❸ یعنی چادر اپنی۔ ❹ یعنی اس پردل میں۔ ❺ یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور باپ میرا یعنی ابوبکر رضی اللہ عنہ اور وہ دونوں اجنبی نہیں ہیں۔ ❻ اس لیے کہ وہ اجنبی تھے اس میں دلیل ہے کہ زیارت کے وقت میت کا دیناہی لحاظ کرے جیسے اس کی زندگانی میں اس کا لحاظ کرتا تھا۔ ربنا هب لنا من ازواجنا و ذرياتنا قرة اعين و اجعلنا للمتقين اماما۔ آمین

❂❂❂

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



بسم اللہ الرحمن الرحیم

# كِتَابُ الزَّكٰوةِ

# کتاب زکوۃ کے بیان میں ❶

## اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ (پہلی فصل)

١٧٧٢ - (١) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بَعَثَ مُعَاذًا اِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ اِنَّكَ تَاْتِىْ قَوْمًا اَهْلَ كِتَابٍ فَادْعُهُمْ اِلٰى شَهَادَةِ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ فَاِنْ هُمْ اَطَاعُوْا لِذٰلِكَ فَاَعْلِمْهُمْ اَنَّ اللّٰهَ قَدْ فَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِى الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ فَاِنْ هُمْ اَطَاعُوْا لِذٰلِكَ فَاَعْلِمْهُمْ اَنَّ اللّٰهَ قَدْ فَرَضَ عَلَيْهِمْ صَدَقَةً تُؤْخَذُ مِنْ اَغْنِيَآئِهِمْ فَتُرَدُّ عَلٰى فُقَرَآئِهِمْ فَاِنْ هُمْ اَطَاعُوْا لِذٰلِكَ فَاِيَّاكَ وَكَرَائِمَ اَمْوَالِهِمْ وَاتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُوْمِ فَاِنَّهُ لَيْسَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ اللّٰهِ حِجَابٌ۔ (متفق عليه) (البخاری حديث رقم ١٤٩٦ ومسلم حديث رقم (٢٩۔ ١٩) وابو داؤد حديث رقم ١٥٨٤ والترمذی حديث رقم ٦٢٥ والنسائی حديث رقم ٢٥٢٢ وابن ماجة حديث رقم ١٧٨٣ والدارمی حديث رقم ١٦١٤ واحمد فی المسند ١/ ٣٣٣)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ ❷ کو یمن کی طرف بھیجا' تو فرمایا: ''بے شک تو جا رہا ہے ایسی قوم کے پاس جو اہل کتاب ہے' ❸ پس بلا تو ان کو اس امر کی گواہی کی طرف کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور بے شک محمد (ﷺ) اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں' تو اگر انہوں نے اس بات کو مان لیا تو (پھر) بتلا ان کو کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر دن اور رات میں پانچ نمازیں فرض کی ہیں' پس اگر انہوں نے اس کو مان لیا تو (پھر) بتلا ان کو کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر زکوۃ فرض کی ہے ان کے دولت مندوں سے لی جائے اور ان کے فقیروں کو دی جائے پھر اگر وہ اس کو بھی مان لیں' تو ان کے اچھے مال لینے سے بچ ❹ اور ڈر مظلوم کی بددعا سے' اس لیے کہ اس (مظلوم کی دعا) اور اللہ تعالیٰ کے درمیان کوئی پردہ نہیں ہے۔'' (بخاری ومسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ زکوۃ کے لغوی معنی ''پاکی اور صفائی کے ہیں'' یعنی گناہ اور دوسری روحانی' قلبی اور اخلاقی برائیوں سے پاک و صاف ہونا لیکن شرعی اصطلاح میں زکوۃ صرف اس مالی امداد کو کہتے ہیں جو ہر مسلمان پر واجب ہے جو دولت کی ایک خاص مقدار کا مالک ہے۔ ❷ نبی ﷺ کے دور میں ملک یمن کئی اضلاع پر مشتمل تھا۔ (۱) جند (۲) صنعاء (۳) کندہ' (۴) حضر موت (۵) زبیدہ' زمعہ اور ساحلی علاقہ' سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ ۹ ہجری میں علاقہ جند کی طرف حاکم اور قاضی بنا کر بھیجے گئے تھے۔ (الاستیعاب ج ۴)
❸ یعنی یہود اور نصاریٰ۔ ❹ یعنی زکوۃ میں بہترین مال نہ لے بلکہ درمیانہ قسم کا مال لے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



۱۷۷۳ - (۲) وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا مِنْ صَاحِبِ ذَهَبٍ وَّلَا فِضَّةٍ لَّا يُؤَدِّيْ مِنْهَا حَقَّهَا اِلَّا اِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ صُفِّحَتْ لَهٗ صَفَائِحُ مِنْ نَّارٍ فَاُحْمِيَ عَلَيْهَا فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ فَيُكْوٰى بِهَا جَنْبُهٗ وَجَبِيْنُهٗ وَظَهْرُهٗ كُلَّمَا رُدَّتْ اُعِيْدَتْ لَهٗ فِيْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗ خَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ حَتّٰى يُقْضٰى بَيْنَ الْعِبَادِ فَيَرٰى سَبِيْلَهٗ اِمَّا اِلَى الْجَنَّةِ وَاِمَّا اِلَى النَّارِ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَالْاِبِلُ قَالَ وَلَا صَاحِبُ اِبِلٍ لَّا يُؤَدِّيْ مِنْهَا حَقَّهَا وَمِنْ حَقِّهَا حَلْبُهَا يَوْمَ وِرْدِهَا اِلَّا اِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ بُطِحَ لَهَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ اَوْفَرَمَا كَانَتْ لَا يَفْقِدُ مِنْهَا فَصِيْلًا وَّاحِدًا تَطَؤُهٗ بِاَخْفَافِهَا وَتَعَضُّهٗ بِاَفْوَاهِهَا كُلَّمَا مَرَّ عَلَيْهِ اُوْلٰهَا رُدَّ عَلَيْهِ اُخْرٰهَا فِيْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗ خَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ حَتّٰى يُقْضٰى بَيْنَ الْعِبَادِ فَيَرٰى سَبِيْلَهٗ اِمَّا اِلَى الْجَنَّةِ وَاِمَّا اِلَى النَّارِ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَالْبَقَرُ وَالْغَنَمُ قَالَ وَلَا صَاحِبُ بَقَرٍ وَّلَا غَنَمٍ لَا يُؤَدِّيْ مِنْهَا حَقَّهَا اِلَّا اِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ بُطِحَ لَهَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ لَّا يَفْقِدُ مِنْهَا شَيْئًا لَّيْسَ فِيْهَا عَقْصَاءُ وَلَا جَلْحَاءُ وَلَا عَضْبَاءُ تَنْطَحُهٗ بِقُرُوْنِهَا وَتَطَؤُهٗ بِاَظْلَافِهَا كُلَّمَا مَرَّ عَلَيْهِ اُوْلٰهَا رُدَّ عَلَيْهِ اُخْرٰهَا فِيْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗ خَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ حَتّٰى يُقْضٰى بَيْنَ الْعِبَادِ فَيَرٰى سَبِيْلَهٗ اِمَّا اِلَى الْجَنَّةِ وَاِمَّا اِلَى النَّارِ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَالْخَيْلُ قَالَ فَالْخَيْلُ ثَلٰثَةٌ هِيَ لِرَجُلٍ وِزْرٌ وَّهِيَ لِرَجُلٍ سِتْرٌ وَّهِيَ لِرَجُلٍ اَجْرٌ فَاَمَّا الَّتِيْ هِيَ لَهٗ وِزْرٌ فَرَجُلٌ رَبَطَهَا

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''نہیں کوئی سونا اور چاندی رکھنے والا کہ نہ ادا کرے اس سے اس کا حق مگر جب قیامت کا دن ہوگا تو بنائی جائیں گی اس کے لئے تختیاں ❶ آگ کی وہ دوزخ کی آگ میں گرم کی جائیں گی تو داغ دیئے جائیں گے ان کے ساتھ پہلو اس کے اور اس کی پیشانی اور اس کی پیٹھ جب جدا ❷ کی جائیں گی تو پھر دوبارہ جلائی جائیں گی اس پر اس دن میں کہ اس کی مقدار پچاس ہزار ❸ برس ہے' یہاں تک کہ فیصلہ کیا ❹ جائے گا بندوں کے درمیان' پس دیکھے گا وہ اپنی راہ جنت کی طرف'' یا دوزخ کی طرف' آپ سے پوچھا گیا' اے اللہ کے رسول! پس اونٹوں کا کیا حال ❺ ہے؟ آپ نے فرمایا: ''اور نہیں کوئی اونٹوں کا مالک کہ نہ ادا کرے ان سے ان کا حق' اور اونٹوں کا ایک حق یہ بھی ہے کہ جس روز ان کو پانی پلایا جائے گا اور ان کا دودھ ❻ دوہا جائے گا مگر جب قیامت کا دن ہوگا تو لٹا دیا جائے گا ان کے سامنے (وہ آدمی) ہموار میدان میں اس حالت میں کہ اونٹ پورے ہوں گے گنتی اور موٹاپے میں نہیں کم پائے گا اونٹوں کا مالک ان میں سے اونٹ کا ایک بچہ بھی' وہ روندیں گے اس کو اپنے پاؤں کے ساتھ اور کاٹیں گے اس کو اپنے مونہوں سے' جب بھی گذرے گی اس پر ان کی پہلی جماعت تو لوٹا دی جائے گی اس پر ان کی پچھلی جماعت' اس دن میں کہ اس کی مقدار پچاس ہزار برس ہے' یہاں تک کہ فیصلہ کیا جائے گا بندوں کے درمیان پس دیکھے گا وہ راہ اپنی جنت کی طرف یا دوزخ کی طرف'' کہا گیا' اے اللہ کے رسول! پس گائیں اور بکریوں والے کا کیا حال ہے؟ فرمایا: ''نہیں کوئی گائے اور بکریوں کا مالک کہ نہ ادا کرے ان سے ان کا حق' مگر جب قیامت کا دن ہوگا تو ڈالا جائے گا ان کے سامنے (وہ آدمی) چٹیل میدان میں' نہیں گم پائے گا ان میں سے کچھ بھی' نہ ہوگی ان میں سے کوئی مڑے (بغیر سینگ والی) سینگ والی اور نہ منڈی نہ ٹوٹے سینگ والی ماریں گی اس کو اپنے سینگوں کے ساتھ اور کچلیں گی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



رِئَآءً وَّفَخْرًا وَّنِوَآءً عَلٰى اَهْلِ الْإِسْلَامِ فَهِىَ لَهٗ وِزْرٌ وَاَمَّا الَّتِىْ هِىَ لَهٗ سِتْرٌ فَرَجُلٌ رَبَطَهَا فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ لَمْ يَنْسَ حَقَّ اللّٰهِ فِىْ ظُهُوْرِهَا وَلَا رِقَابِهَا فَهِىَ لَهٗ سِتْرٌ وَاَمَّا الَّتِىْ هِىَ لَهٗ اَجْرٌ فَرَجُلٌ رَبَطَهَا فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ لِاَهْلِ الْإِسْلَامِ فِىْ مَرْجٍ وَّرَوْضَةٍ فَمَا اَكَلَتْ مِنْ ذَالِكَ الْمَرْجِ اَوِ الرَّوْضَةِ مِنْ شَیْءٍ اِلَّا كُتِبَ لَهٗ عَدَدَ مَا اَكَلَتْ حَسَنَاتٌ وَّكُتِبَ لَهٗ عَدَدَ اَوْرَاثِهَا وَاَبْوَالِهَا حَسَنَاتٌ وَلَا تَقْطَعُ طِوَلَهَا فَاسْتَنَّتْ شَرَفًا اَوْ شَرَفَيْنِ اِلَّا كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ عَدَدَ اٰثَارِهَا وَاَرْوَاثِهَا حَسَنَاتٍ وَّلَا مَرَّ بِهَا صَاحِبُهَا عَلٰى نَهْرٍ فَشَرِبَتْ مِنْهُ وَلَا يُرِيْدُ اَنْ يَّسْقِيَهَا اِلَّا كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ عَدَدَ مَا شَرِبَتْ حَسَنَاتٍ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَالْحُمُرُ قَالَ مَا اُنْزِلَ عَلَیَّ فِى الْحُمُرِ شَیْءٌ اِلَّا هٰذِهِ الْاٰيَةُ الْفَاذَّةُ الْجَامِعَةُ فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ۔ (رواہ مسلم) (البخاری حدیث رقم ١٤٠٢ قسما منه ومسلم كاملا حدیث رقم ٢٤-٩٨٧ وابوداؤد حدیث رقم ١٦٥٨ و الدارمی حدیث رقم ١٦١٧ واحمد فی المسند ٢/ ٤٨٩)

اس کو اپنے گھروں کے ساتھ جب گذرے گی اس پر ان کی پہلی جماعت تو لائی جائے گی اس پر ان کی پچھلی جماعت اس دن میں کہ مقدار اس کی پچاس ہزار برس ہے یہاں تک کہ فیصلہ کیا جائے گا بندوں کے درمیان' پس دیکھے گا وہ راستہ اپنا جنت کی طرف یا جہنم کی طرف۔'' کہا گیا اے اللہ کے رسول! گھوڑوں کا کیا حال ہے؟ آپ نے فرمایا: ''گھوڑے تین طرح کے ہوتے ہیں' ایک تو آدمی کیلئے گناہ کا سبب ہوتے ہیں اور ایک آدمی کیلئے پردہ ہوتے ہیں اور ایک آدمی کے لئے ثواب کا باعث ہوتے ہیں' پس وہ گھوڑے جو گناہ کا سبب ہوتے اس شخص کے گھوڑے ہیں جن کو اس نے ریا کاری اور فخر وغرور کیلئے باندھا اور مسلمانوں سے دشمنی کیلئے تیار کیا ہے پس یہ گھوڑے اس کے لئے گناہ کا سبب ہیں اور وہ گھوڑے جو اس کیلئے پردہ ہیں اور وہ گھوڑے جو اس کیلئے ثواب کا ذریعہ ہیں کہ باندھا ان کو اللہ تعالیٰ کے راستہ میں اہل اسلام کیلئے چراگاہ یا سبزہ میں پس نہیں کھاتے اس چراگاہ سے یا سبزہ سے کچھ مگر لکھی جاتی ہیں اس کیلئے نیکیاں بقدر اس چیز کی گنتی کے جو انہوں نے کھائی ہے اور لکھی جاتی ہیں اس کے لئے نیکیاں بقدر ان کی لید کی گنتی کے اور بقدر ان کے پیشاب کے اور وہ اپنی رسی کو توڑ کر نہیں دوڑتے ایک میدان یا دو میدان مگر لکھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کیلئے بقدر ان کے قدموں کے نشانات اور ان کی لید کے گنتی کے مقدار نیکیاں اور نہیں گزرتا ان کا مالک ان کو لے کر کسی نہر پر سے اور وہ اس نہر سے پانی پیتے ہیں حالانکہ نہیں ارادہ ان کے مالک کا ان کو پانی پلانے کا مگر لکھتا ہے اللہ تعالیٰ ان کے پئے ہوئے پانی کی مقدار (کے برابر) نیکیاں'' کہا گیا اے اللہ کے رسول! گدھوں کا کیا حال ہے؟ آپ نے فرمایا: ''گدھوں کے بارہ میں مجھ پر کوئی حکم ❼ نہیں اتارا گیا' مگر یہی ایک آیت جو تمام نیکیوں اور بندیوں کی جامع ہے پس جو شخص عمل کرے ایک ذرہ کے برابر نیکی کا (تو) دیکھے گا اس کو اور جو شخص کہ عمل کرے ذرہ کی مقدار برائی کا (تو) دیکھے گا اس کو۔'' (مسلم)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



**فوائد الحدیث:** ❶ یعنی چاندی اور سونے کو پگھلا کر ان کی تختیاں بنائی جائیں گی پھر ان کو آگ میں اس قدر تپایا جائے کہ وہ بالکل آگ کی شکل ہو جائیں گی۔ ❷ یعنی جب تختیاں ٹھنڈی ہو جائیں گی تو دوبارہ ان کو آگ میں گرم کر کے ان کے پہلو اور ماتھے اور ان کی پیٹھ داغی جائے گی پھر ہمیشہ یونہی کرتے رہیں گے اس دن میں کہ درازی اس کی پچاس ہزار برس کے برابر ہے۔ ❸ یہ مدت قبروں سے نکلنے اور جنت اور دوزخ میں چلے جانے تک کی ہے (موضح القران) ❹ یعنی بندوں کا حساب و کتاب ختم ہو جائے گا اور جنت میں جانے والے جنت میں اور دوزخیوں کو دوزخ میں بھیج دیا جائے گا۔ ❺ پہلے جو کچھ آپ نے بیان فرمایا وہ نقدی کا حکم تھا۔ اب اونٹوں کے بارہ میں دریافت کیا کہ ان کا کیا حکم ہے؟ اگر ان کی زکوٰۃ نہ دی جائے تو کیا عذاب ہوگا؟ ❻ عرب کا دستور تھا کہ وہ تیسرے یا چوتھے روز اونٹوں کو پانی پلانے لے جاتے' وہاں محتاج اور مسکین بھی آ جاتے تھے' اونٹوں کے مالک ان کو دودھ' دوہ کر پلاتے تھے یہ حکم مستحب ہے واجب نہیں لیکن از راہ مروت اور ادائے شکر نعمت بمنزلہ واجب کے ہے کیوں کہ ایک حدیث میں ہے کہ زکوٰۃ کے سوا مال میں دوسرا حق بھی ہے اس کو ترمذی نے فاطمہ بنت قیس سے روایت کیا ہے۔ ❼ اس حدیث سے بعض لوگ استدلال کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کے لئے اجتہاد جائز نہیں تھا' آپ جو حکم فرماتے وحی سے فرماتے تھے' اس لئے گدھوں کے متعلق آپ ﷺ نے فرمایا مجھ پر کوئی وحی نہیں آئی۔ مگر جمہور کا یہ مسلک ہے کہ آپ کے لئے اجتہاد روا تھا اور گدھوں کے متعلق آپ کا اجتہاد یہی ثابت ہوا کہ ان میں زکوٰۃ فرض نہ کی جائے (نووی ج۱)

۱۷۷٤ - (۳) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ اٰتَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَلَمْ يُؤَدِّ زَكٰوتَهٗ مُثِّلَ لَهٗ مَالُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ شُجَاعًا اَقْرَعَ لَهٗ زَبِيْبَتَانِ يُطَوَّقُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ثُمَّ يَاْخُذُ بِلِهْزِمَتَيْهِ يَعْنِيْ شِدْقَيْهِ ثُمَّ يَقُوْلُ اَنَا مَالُكَ اَنَا كَنْزُكَ ثُمَّ تَلَا وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ الْاٰيَةَ۔ (بخاری)

(البخاری حدیث رقم ۱٤۰۳ والنسائی حدیث رقم ۲٤۸۱ والموطا حدیث رقم ۲۲ من کتاب الزکاۃ واحمد فی المسند ۲/ ۳۵۵)

انہی (سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص کو اللہ تعالیٰ نے دیا مال' اس نے اس کی زکوٰۃ نہ ادا کی تو بنایا جائے گا اس کے لئے اس کا مال قیامت کے دن گنجا سانپ ❶ جس کی آنکھوں پر دو نقطے (داغ) ہوں گے' ڈالا جائے گا بطور طوق اس کی گردن میں قیامت کے دن' پھر پکڑے گا اس کے منہ کی دونوں طرف کو یعنی دونوں باچھوں کو' پھر کہے گا' میں تیرا مال ہوں' میں تیرا خزانہ ہوں' پھر آپ نے یہ آیت پڑھی: ''اور نہ سمجھیں وہ لوگ کہ بخل کرتے ہیں''۔ آخر آیت تک (بخاری)

**فوائد الحدیث:** ❶ یعنی اس کے سر پر کوئی بال نہیں ہوگا یا اس کے بہت زہریلے ہونے نیز اس کی لمبی عمر کی نشانی ہے۔ (حق)

۱۷۷۵ - (٤) وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَا مِنْ رَجُلٍ يَكُوْنُ لَهٗ اِبِلٌ اَوْ بَقَرٌ اَوْ غَنَمٌ لَا يُؤَدِّيْ حَقَّهَا اِلَّا اُتِيَ بِهَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَعْظَمَ مَا يَكُوْنُ وَاَسْمَنَهٗ تَطَؤُهٗ بِاَخْفَافِهَا وَتَنْطِحُهٗ بِقُرُوْنِهَا كُلَّمَا جَازَتْ اُخْرٰهَا رُدَّتْ عَلَيْهِ اُوْلٰهَا حَتّٰى يُقْضٰى بَيْنَ النَّاسِ۔ (متفق علیه) (البخاری حدیث رقم ۱٤٦۰ ومسلم حدیث رقم (۳۰۔ ۹۹۰) والنسائی حدیث رقم ۲٤۵٦ وابن

سیدنا ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''نہیں کوئی شخص کہ اس کے اونٹ' یا گائیں یا بکریاں ہوں' نہ ادا کرے ان کا حق مگر لائی جائیں گی وہ قیامت کے دن اس حالت میں کہ بہت بڑی اور بہت موٹی ہوں گی' کچلیں گی اس کو اپنے پاؤں کے ساتھ اور ماریں گی اس کو اپنے سینگوں کے ساتھ' جب بھی گذرے گی ان کی پچھلی' پھر لائی جائے گی ان کی پہلی' یہاں تک کہ فیصلہ کیا جائے گا لوگوں کے درمیان۔''

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ماجة حديث رقم ١٧٨٥ واحمد في المسند ٣/ ٣٢١)

(بخاری ومسلم)

١٧٧٦ - (٥) وَعَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اَتَاكُمُ الْمُصَدِّقُ فَلْيَصْدُرْ عَنْكُمْ وَهُوَ عَنْكُمْ رَاضٍ۔ (مسلم) (مسلم حديث رقم ٢٩-٩٨٩ والترمذی حديث رقم ٦٤٧ وابن ماجة حديث رقم ١٨٠٢ والدارمی حديث رقم ١٦٧٠ واحمد في المسند ٤/ ٣٦٥)

سیدنا جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب آئے تمہارے پاس زکوۃ لینے والا' پس چاہئے کہ ❶ لوٹے تم سے اس حالت میں کہ وہ تم سے راضی ہو۔'' (مسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ یعنی زکوۃ پوری ادا کرو تا کہ وہ راضی ہو جائے۔

١٧٧٧ - (٦) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ اَوْفٰى قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ اِذَا اَتَاهُ قَوْمٌ بِصَدَقَتِهِمْ قَالَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى اٰلِ فُلَانٍ فَاَتَاهُ اَبِيْ بِصَدَقَتِهِ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى اٰلِ اَبِيْ اَوْفٰى۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) وَفِيْ رِوَايَةٍ اِذَا اَتَى الرَّجُلُ النَّبِيَّ ﷺ بِصَدَقَتِهِ قَالَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِ۔ (البخاری حديث رقم ١٤٩٧ ومسلم حديث رقم (١٧٦ ـ ١٠٧٨) وابوداؤد حديث رقم ١٥٩٠ والنسائی حديث رقم ٢٤٥٩ وابن ماجه حديث رقم ١٧٩٦ واحمد في المسند ٤/ ٣٥٥)

سیدنا عبداللہ بن اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا' نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب کوئی قوم اپنی زکوۃ لے کر آتی تو آپ اس کے لئے دعا کرتے' یا اللہ! فلاں کی آل پر ❶ رحم فرما' پس لایا آپ کے پاس میرا باپ اپنی زکوۃ تو آپ نے فرمایا: ''یا اللہ! ابواوفی کی آل پر رحم کر۔'' (بخاری ومسلم) ایک اور روایت میں ہے جب لاتا کوئی شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اپنی زکوۃ تو آپ فرماتے: ''یا اللہ! اس پر رحمت فرما۔''

**فوائد الحدیث:** ❶ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نبی کے علاوہ کسی امتی کے لئے لفظ ''صلوۃ'' سے بھی دعا کرنا جائز ہے مثلاً صلی اللہ علی ابی بکر وغیرہ کہنا درست ہے' مگر بعض علماء کہتے ہیں کہ لفظ ''صلوۃ'' سے امتی کے لئے دعا کرنا صرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خاص تھا' کسی امتی کے لئے درست نہیں کہ کسی دوسرے امتی کے لئے لفظ ''صلوۃ'' سے دعا کرے واللہ اعلم۔ (قسطلانی ج ٢)

١٧٧٨ - (٧) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عُمَرَ عَلَى الصَّدَقَةِ فَقِيْلَ مَنَعَ ابْنُ جَمِيْلٍ وَخَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ وَالْعَبَّاسُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا يَنْقِمُ ابْنُ جَمِيْلٍ اِلَّا اَنَّهُ كَانَ فَقِيْرًا فَاَغْنَاهُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ وَاَمَّا خَالِدٌ فَاِنَّكُمْ تَظْلِمُوْنَ خَالِدًا قَدِ احْتَبَسَ اَدْرَاعَهُ وَاَعْتِدَهُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاَمَّا الْعَبَّاسُ فَهِيَ عَلَيَّ وَمِثْلُهَا مَعَهَا ثُمَّ قَالَ يَا عُمَرُ اَمَا شَعَرْتَ اَنَّ

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ: ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمر رضی اللہ عنہ کو زکوۃ لینے کے لئے بھیجا پس کہا گیا ابن جمیل' ❶ خالد بن ولید اور عباس رضی اللہ عنہم نے زکوۃ نہیں دی' تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''نہیں انکار کیا اللہ تعالیٰ کی نعمت کا ابن جمیل نے مگر اس لئے کہ وہ تھا فقیر' پس مالدار کر دیا اس کو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول نے' اور رہا خالد' تو بیشک تم ظلم کرتے ہو خالد پر بیشک اس نے وقف ❷ کر رکھی ہیں اپنی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



عَمَّ الرَّجُلِ صِنْوُ اَبِيْهِ۔ (متفق عليه) (البخاری حدیث رقم ١٤٦٨ ومسلم حدیث رقم (١١ ـ ٩٨٣) وابوداؤد حدیث رقم ١٦٢٣ والنسائی حدیث رقم ٢٤٦٤ واحمد فی المسند ٢/ ٣٢٢)

زرہیں اور لڑائی کا سامان اللہ تعالیٰ کی راہ میں اور رہی عباس کی زکوٰۃ تو وہ مجھ ❸ پر ہے اور اتنی ہی اور" پھر فرمایا: "اے عمر! کیا تو نہیں جانتا کہ آدمی کا چچا اس کے باپ کی مانند ہوتا ہے۔" (بخاری ومسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ ابن جمیل کا نام معلوم نہیں ہوا۔ امام ذہبیؒ فرماتے ہیں کہ وہ اپنے باپ ہی کے نام سے مشہور ہے بعض کہتے ہیں کہ اس کا نام عبداللہ یا حمید تھا، ابن جمیل اسلام لانے سے پہلے نہایت مفلس اور قلاش تھا' اس نے بظاہر اسلام قبول کیا اور نبی ﷺ سے درخواست کی کہ اگر مجھے مال ملے تو میں اللہ تعالیٰ کی نعمت کا شکر کروں آپ نے دعا فرمائی وہ مال دار ہو گیا پھر شکر گزاری تو کجا وہ زکوٰۃ سے ہی منکر ہو گیا۔ ❷ اس عبارت کے دو معنی ہیں' ایک تو یہ کہ جو شخص اپنا مال نفل عبادت میں خوشی سے خرچ کرے اس سے ممکن نہیں کہ وہ فرض ادا نہ کرے دوسرا یہ کہ جس قدر اس کے پاس مال تھا وہ سب اس نے فی سبیل اللہ وقف کر دیا ہے اب اس پر زکوٰۃ واجب نہیں ہے۔
❸ کہتے ہیں کہ سیدنا عباس رضی اللہ عنہ دو برس کی زکوٰۃ پیشگی نبی ﷺ کو دے چکے تھے اس لئے انہوں نے زکوٰۃ لینے والوں کو نہ دی۔

١٧٧٩ - (٨) وَعَنْ اَبِيْ حُمَيْدِنِ السَّاعِدِيِّ قَالَ اسْتَعْمَلَ النَّبِيُّ ﷺ رَجُلًا مِّنَ الْاَزْدِ يُقَالُ لَهُ ابْنُ اللُّتْبِيَّةِ عَلَى الصَّدَقَةِ فَلَمَّا قَدِمَ قَالَ هٰذَا لَكُمْ وَهٰذَا اُهْدِيَ لِيْ فَخَطَبَ النَّبِيُّ ﷺ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ فَاِنِّيْ اَسْتَعْمِلُ رِجَالًا مِّنْكُمْ عَلٰى اُمُوْرٍ مِمَّا وَلَّانِيَ اللّٰهُ فَيَاْتِيْ اَحَدُهُمْ فَيَقُوْلُ هٰذَا لَكُمْ وَهٰذِهٖ هَدِيَّةٌ اُهْدِيَتْ لِيْ فَهَلَّا جَلَسَ فِيْ بَيْتِ اَبِيْهِ اَوْ بَيْتِ اُمِّهٖ فَيَنْظُرَ اَيُهْدٰى لَهٗ اَمْ لَا وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَا يَاْخُذُ اَحَدٌ مِّنْهُ شَيْئًا اِلَّا جَآءَ بِهٖ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَحْمِلُهٗ عَلٰى رَقَبَتِهٖ اِنْ كَانَ بَعِيْرًا لَّهٗ رُغَآءٌ اَوْ بَقَرًا لَّهٗ خُوَارٌ اَوْشَاةً تَيْعَرُ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى رَاَيْنَا عُفْرَةَ اِبْطَيْهِ ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ اَللّٰهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ (متفق عليه)
(البخاری حدیث رقم ٢٥٩٧ ومسلم حدیث رقم ٢٦ ـ ١٨٣٢ وابوداؤد حدیث رقم ٢٩٤٦ واحمد فی المسند ٥/ ٤٢٣)

ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا: "نبی ﷺ نے قبیلہ ازد کے ایک شخص کو جس کا نام ابن لتبیہ تھا زکوٰۃ کا عامل ❶ بنا کر بھیجا' پس جب وہ واپس آیا تو اس نے کہا: یہ مال تمہارے لئے ہے اور یہ مال مجھے تحفہ دیا گیا ہے' پس یہ بات سن کر نبی ﷺ نے خطبہ ارشاد فرمایا' آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بیان کی' پھر فرمایا: امابعد! بے شک میں تم میں سے چند آدمیوں کو ان امور پر مامور کر کے بھیجتا ہوں کہ جن پر اللہ تعالیٰ نے مجھ کو مامور کر کے بھیجا ہے' پس آتا ہے ان میں سے ایک شخص اور یہ کہتا ہے کہ یہ تمہارا سامان ہے اور یہ ہدیہ ہے' کیوں نہ بیٹھا وہ شخص اپنے باپ یا اپنی ماں کے گھر دیکھتا کہ ❷ اس کو کوئی تحفہ بھیجا جاتا ہے یا نہیں' قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! انہیں پکڑے گا کوئی شخص اس مال سے کوئی چیز (بغیر حق کے) مگر قیامت کے دن لائے گا اس کو اٹھاتا ہوا اپنی گردن پر' اگر وہ چیز اونٹ ہوگی تو اس کی آواز ہوگی اور اگر گائے ہوگی تو اس کی آواز ہوگی اور اگر بکری ہوگی تو وہ بھی آواز کرتی ہوگی" پھر اٹھائے آپ نے اپنے دونوں ہاتھ یہاں تک کہ دیکھی ہم نے آپ کی بغلوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



کی سفیدی، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے اللہ! بیشک میں نے پہنچا دیا، اے اللہ! بے شک میں نے پہنچا دیا۔'' (بخاری و مسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ یعنی زکوٰۃ وصول کرنے کے لئے حاکم بنا کر بھیجا۔ ❷ پس دیکھتا کیا الخ یعنی اگر اس وقت بھی جب سرکاری کام نہ ہو کوئی ہدیہ دیتا ہو تو اس کا ہدیہ کام کے بعد بھی درست ہے ورنہ ظاہر ہے کہ اس نے ہدیہ دباؤ سے دیا یا کسی اور غرض سے دیا ہے اور ایسا ہدیہ لینا حرام ہے، امام نووی نے مسلم کی اس حدیث پر یہ باب مقرر کیا ہے ''جو شخص سرکاری کام پر مقرر ہو وہ تحفہ نہ لے'' اور یہی معنی خطابی کے آئندہ قول کا ہے۔

قَالَ الْخَطَّابِیُّ وَ فِیْ قَوْلِهٖ هَلَّا جَلَسَ فِیْ بَیْتِ اُمِّهٖ اَوْ اَبِیْهِ فَیَنْظُرَ اَیُهْدٰی اِلَیْهِ اَمْ لَا دَلِیْلٌ عَلٰی اَنَّ کُلَّ اَمْرٍ یُتَذَرَّعُ بِهٖ اِلٰی مَحْظُوْرٍ فَهُوَ مَحْظُوْرٌ وَ کُلَّ دَخِیْلٍ فِی الْعُقُوْدِ یُنْظَرُ هَلْ یَکُوْنُ حُکْمُهٗ عِنْدَ الْاِنْفِرَادِ کَحُکْمِهٖ عِنْدَ الْاِقْتِرَانِ اَمْ لَا هٰکَذَا فِیْ شَرْحِ السُّنَّةِ۔

خطابی رحمہ اللہ نے رسول اللہ ﷺ کے فرمان میں کہ ''وہ کیوں نہیں بیٹھتا اپنی ماں یا اپنے باپ کے گھر میں پھر دیکھتا کہ کیا اس کی طرف تحفہ بھیجا جاتا ہے یا نہیں؟'' کے بارہ میں فرمایا: ''یہ اس امر پر دلیل ہے کہ جس چیز کو امر حرام کا وسیلہ بنایا جائے تو وہ وسیلہ بھی حرام ہے، اور ہر وہ عقد ❶ جو عقود میں داخل ہو تو دیکھا جائے گا کہ کیا اس کا حکم علیحدگی کے وقت بھی وہی ہے جو اجتماع کے وقت ہے یا نہیں اسی طرح شرح سنہ میں ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ پس وہ وسیلہ بھی حرام ہے الخ اس میں قرض داخل ہے جس سے نفع حاصل کرے اور گھر گروی کہ اس میں گروی لینے والا بغیر کرایہ کے رہے اور جانور گروی کیا گیا کہ اس پر سوار ہو اور اس سے فائدہ اٹھائے بغیر عوض کے اور دوسرے قاعدہ کی مثال یہ ہے کہ کوئی شخص ایک چیز دس روپیہ کی سو روپیہ میں خریدے تاکہ اس کو قرض دے یہی بیچنے والا ہزار روپیہ مثلاً اور اس قرض کا نفع اس چیز کے ثمن میں سمجھ لے تو یہ درست نہیں ہے کیونکہ اگر فقط وہی چیز بیچتا تو وہ لیتا، اس نے قرض کے لالچ سے لی ہے گویا قرض کا سود اس چیز کی قیمت میں ادا کیا اور جہاں دو عقد ہوں کہ اگر ایک کو دوسرے سے جدا کریں تو بھی جائز ہوں تو وہ درست ہے مثلاً اسی قرض دینے کی صورت میں دس روپیہ کی چیز دس روپیہ کو بیچنا۔ (مرقات)

۱۷۸۰ - (۹) وَ عَنْ عَدِیِّ بْنِ عُمَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنِ اسْتَعْمَلْنَاهُ مِنْکُمْ عَلٰی عَمَلٍ فَکَتَمَنَا مِخْیَطًا فَمَا فَوْقَهٗ کَانَ غُلُوْلًا یَّاْتِیْ بِهٖ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ۔(مسلم) (مسلم حدیث رقم ۳۰۔ ۱۸۳۳ وابوداؤد حدیث رقم ۲۹۴۳ واحمد فی المسند ۴/ ۱۹۲)

سیدنا عدی بن عمیرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص کو ہم تم میں سے زکوٰۃ کی وصولی پر مقرر کریں اور وہ مال زکوٰۃ سے بمقدار ایک سوئی کے یا اس سے کم و بیش چھپا لے تو وہ خیانت ہے وہ اس کو قیامت کے دن لائے گا۔'' ❶

**فوائد الحدیث:** ❶ اس کو قیامت کے دن لائے گا الخ تاکہ تمام مخلوق کے سامنے ذلیل ہو۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



## اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ (دوسری فصل)

۱۷۸۱ - (۱۰) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ ﴿وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ﴾ كَبُرَ ذٰلِكَ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ فَقَالَ عُمَرُ اَنَا اُفَرِّجُ عَنْكُمْ فَانْطَلَقَ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اِنَّهٗ كَبُرَ عَلٰى اَصْحَابِكَ هٰذِهِ الْاٰيَةُ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَفْرِضِ الزَّكَاةَ اِلَّا لِيُطَيِّبَ مَا بَقِيَ مِنْ اَمْوَالِكُمْ وَاِنَّمَا فَرَضَ الْمَوَارِيْثَ وَذَكَرَ كَلِمَةً لِتَكُوْنَ لِمَنْ بَعْدَكُمْ فَقَالَ فَكَبَّرَ عُمَرُ ثُمَّ قَالَ لَهٗ اَلَا اُخْبِرُكَ بِخَيْرِ مَّا يَكْنِزُ الْمَرْءُ الْمَرْاَةُ الصَّالِحَةُ اِذَا نَظَرَ اِلَيْهَا سَرَّتْهُ وَاِذَا اَمَرَهَا اَطَاعَتْهُ وَاِذَا غَابَ عَنْهَا حَفِظَتْهُ. (رواه ابو داؤد) (ابو داؤد حديث رقم ۱۶۶۴)

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب یہ آیت اتری: ”اور جو لوگ کہ سونا اور چاندی جمع کرتے ہیں“ تو یہ آیت مسلمانوں پر بھاری ❶ ہوئی تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا' میں تمہاری اس پریشانی کو دور کردوں گا' تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ گئے اور کہا' اے اللہ کے نبی! آپ کے ساتھیوں پر یہ آیت بھاری ہوئی ہے' نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ نے زکوۃ فرض نہیں کی مگر اس لئے کہ پاک کرے تمہارے باقی مال کو میراث بھی تو صرف اسی لئے مقرر ❷ ہوئی ہے تا کہ وہ تمہارے وارثوں کو ملے تو ابن عباس رضی اللہ عنہ ❸ نے کہا عمر رضی اللہ عنہ نے (خوشی سے) اللہ اکبر کہا اور پھر آپ نے فرمایا: ”کیا نہ خبر دوں میں تجھ کو اے عمر بہترین خزانہ کی جو آدمی حاصل کرتا ہے اور وہ نیک عورت ❹ ہے۔ جب اس کی طرف دیکھے تو وہ اس کو خوش کرے اور جب حکم کرے تو وہ اس کی فرمانبرداری کرے اور جب اس سے غائب ہو تو وہ اس کی محافظت کرے۔“ (ابوداؤد)

**حکم الحدیث:** یہ حدیث ضعیف ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ بھاری ہوئی الخ یعنی صحابہ رضی اللہ عنہم ظاہر آیت سے یہ سمجھے کہ مطلق جمع کرنا مال کا منع ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شبہ کو دور کیا اور فرمایا کہ زکوۃ تو اسی لئے فرض ہوئی کہ باقی مال پاک ہو جائے اب جس مال حلال سے زکوۃ دی جائے وہ کنز نہیں ہے اگر چہ لاکھوں کروڑوں روپیہ ہو بلکہ مال حلال اللہ جل جلالہ کی بڑی نعمت ہے۔ ❷ مقرر ہوئی ہے الخ یعنی اگر مطلق جمع کرنا مال کا منع ہوتا تو اللہ جل جلالہ زکوۃ فرض کرتا اور نہ ہی میراث۔ ❸ اور ایک کلمہ ذکر کیا یہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ کا قول ہے یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ”وانما فرض المواریث“ کے بعد ایک کلمہ اور ذکر کیا جو مجھے یاد نہیں رہا۔ ❹ نیک بخت عورت الخ جبکہ آپ یہ بیان کر چکے کہ مطلق مال کا اکٹھا کرنا برا نہیں ہے اور صحابہ رضی اللہ عنہم اس سے خوش ہوئے تو بیان کی وہ چیز جو کہ عمدہ مال ہے اور وہ نیک بخت اور خوبصورت عورت ہے۔

۱۷۸۲ - (۱۱) وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَتِيْكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَيَاْتِيْكُمْ رُكَيْبٌ مُّبْغَضُوْنَ فَاِنْ جَآءُوْكُمْ فَرَحِّبُوْا بِهِمْ وَخَلُّوْا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ مَا يَبْتَغُوْنَ فَاِنْ عَدَلُوْا فَلِاَنْفُسِهِمْ وَاِنْ ظَلَمُوْا

جابر بن عتیک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”عنقریب تمہارے پاس چھوٹا سا قافلہ آئے گا' جو تم کو برا معلوم ہوگا' تو جس وقت وہ تمہارے پاس آئے تو ان کو مرحبا کہو' ان کو اپنا مال زکوۃ ادا کرو جبکہ وہ زکوۃ طلب کریں تو اگر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



فَعَلَيْهِمْ وَارْضُوْهُمْ فَإِنَّ تَمَامَ زَكَاتِكُمْ رِضَاهُمْ وَلْيَدْعُوْا لَكُمْ (رواہ ابوداوٗد) (ابوداوٗد حدیث رقم ١٥٨٨)

وہ زکوٰۃ لینے میں عدل کریں گے تو اپنے لئے کریں گے اور اگر ظلم کریں گے تو ان پر وبال ہے اور زکوٰۃ لینے والوں کو راضی کرو اس لئے کہ تمہاری زکوٰۃ کی پوری ادائیگی ان کی رضا مندی میں ہے۔ اور وہ تمہارے لئے دعا کریں۔'' (ابوداوٗد)

**حکم الحدیث**: یہ حدیث ضعیف ہے۔

١٧٨٣ - (١٢) عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ جَآءَ نَاسٌ يَعْنِي مِنَ الْأَعْرَابِ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالُوْا إِنَّ نَاسًا مِّنَ الْمُصَدِّقِيْنَ يَأْتُوْنَا فَيَظْلِمُوْنَا فَقَالَ اِرْضُوْا مُصَدِّقِيْكُمْ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَإِنْ ظَلَمُوْنَا قَالَ اِرْضُوْا مُصَدِّقِيْكُمْ وَإِنْ ظُلِمْتُمْ۔ (رواہ ابوداوٗد) (مسلم حدیث رقم (٢٩ ـ ٩٨٩) وابوداوٗد حدیث رقم ١٥٨٩ والنسائی حدیث رقم ٢٤٦٠ واحمد فی المسند ٤ / ٣٦٢)

جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کچھ لوگ یعنی گنواروں میں سے کچھ آدمی رسول اللہ ﷺ کی طرف آئے انہوں نے عرض کیا کہ تحقیق کچھ لوگ ہمارے پاس زکوٰۃ لینے والوں میں سے آتے ہیں تو وہ ہم پر ظلم کرتے ہیں آپ نے فرمایا: ''راضی کرو زکوٰۃ وصول کرنے والوں کو'' انہوں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! اگرچہ وہ ہم پر ظلم کریں' آپ نے فرمایا: ''اپنے زکوٰۃ لینے والوں کو راضی کرو۔ ❶ اگرچہ تم ظلم کئے جاؤ۔'' (ابوداوٗد)

**فوائد الحدیث**: ❶ راضی کرو الخ مقصد یہ ہے کہ حکام کی اطاعت کرو ان کو راضی رکھو بات چیت نشست و برخاست میں ان کو غم نہ دو کہ اس میں صلاح ذات البین ہے اور اجماع مسلمین ہے' اگرچہ تمہارے خیال میں وہ ظلم کریں۔

١٧٨٤ - (١٣) وَعَنْ بَشِيْرِ بْنِ الْخَصَاصِيَّةِ قَالَ قُلْنَا إِنَّ أَهْلَ الصَّدَقَةِ يَعْتَدُوْنَ عَلَيْنَا أَفَنَكْتُمُ مِنْ أَمْوَالِنَا بِقَدْرِ مَا يَعْتَدُوْنَ قَالَ لَا (رواہ ابوداوٗد) (ابوداوٗد حدیث رقم ١٥٨٦)

سیدنا بشیر بن خصاصیہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے کہا زکوٰۃ لینے والے ہم پر زیادتی کرتے ہیں' کیا ہم اپنے مالوں میں سے چھپالیں اس قدر کہ وہ زیادتی کرتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''نہیں۔'' ❶ (ابوداوٗد)

**حکم الحدیث**: اس کی سند ضعیف ہے۔

**فوائد الحدیث**: ❶ فرمایا: ''نہیں'' الخ نبی ﷺ نے اس لئے چھپانے کی اجازت نہ دی کہ شاید وہ اپنے گمان سے زیادتی جانتے تھے جبکہ حقیقت میں ایسا نہ تھا۔ (مولانا محمد اسحاق)

١٧٨٥ - (١٤) وَعَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَامِلُ عَلَى الصَّدَقَةِ بِالْحَقِّ كَالْغَازِيْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ حَتّٰى يَرْجِعَ إِلَى بَيْتِهِ (رواہ ابوداوٗد والترمذی) (ابوداوٗد حدیث رقم ٢٩٣٦ والترمذی حدیث رقم ٦٤٥ وابن ماجه

سیدنا رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''حق کے ساتھ زکوٰۃ وصول کرنے والا اللہ تعالیٰ کی راہ میں غازی کی مانند ہے' یہاں تک کہ وہ اپنے گھر کی طرف لوٹ آئے۔'' (ابوداوٗد و ترمذی)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



حدیث رقم ۱۸۰۹ واحمد فی المسند ٤/ ١٤٣)

**حکم الحدیث:** یہ حدیث حسن ہے۔

۱۷۸٦ - (۱۵) عَنْ عَمْرِوبْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا جَلَبَ وَلَا جَنَبَ وَلَا تُؤْخَذُ صَدَقَاتُهُمْ اِلَّا فِيْ دُوْرِهِمْ (رواه ابوداوٗد) (ابوداوٗد حدیث رقم ۱۵۹۱ واحمد فی المسند ۲/ ۲۱۵)

عمرو بن شعیب سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے باپ سے نقل کی اس نے اپنے دادا (رضی اللہ عنہم) سے' نبی ﷺ نے فرمایا: ''نہ منگوائے ❶ جائیں مویشی زکوٰۃ کے لیے اور نہ دور جائے مویشی والا اور مویشی کی زکوٰۃ نہ لی جائے مگر ان کے مکانوں میں ہے'' ❷ (ابوداوٗد)

**حکم الحدیث:** اس کی سند حسن ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ مطلب یہ ہے کہ زکوٰۃ حاصل کرنے والا لوگوں کی بستیوں میں جا کر زکوٰۃ وصول کرے یہ نہ ہو کہ لوگ اپنی بستیوں سے باہر زکوٰۃ دینے کے لئے بلائے جائیں یہ بھی ایک غریب رعایا پر شفقت ہے۔ ❷ مگر ان کے مکانوں میں الخ اور ابن ماجہ کی روایت میں ہے ان کی زکوٰۃ ان کے پانی پلانے کی جگہ پر لی جائے گی اور یہ اس لئے کہ ہر ایک اپنے جانوروں کو اپنی بستی میں پانی پلاتا ہے۔

۱۷۸۷ - (۱٦) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اسْتَفَادَ مَالًا فَلَا زَكٰوةَ فِيْهِ حَتّٰى يَحُوْلَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ۔ (رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ) وَذَكَرَ جَمَاعَةً اَنَّهُمْ وَقَفُوْهُ عَلَى ابْنِ عُمَرَ۔ (الترمذی حدیث رقم ٦٣٢)

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو کوئی مال حاصل کرے تو اس مال میں زکوٰۃ نہیں ❶ یہاں تک کہ اس پر سال گزر جائے۔'' (ترمذی) اور ترمذی نے ایک جماعت کا ذکر کیا ہے کہ انہوں نے اس حدیث کو ابن عمر رضی اللہ عنہ پر موقوف کیا ہے۔

**حکم الحدیث:** یہ سند سخت کمزور ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ یہاں تک کہ اس پر سال گذرے جائے الخ اگر کسی کے پاس شروع سال میں دس دینار تھے لیکن سال کے درمیان دس دینار اور ملے تو اب زکوٰۃ واجب نہ ہوگی جب تک کہ بیس دینار پر پورا سال نہ گذرے۔ شافعی رحمہ اللہ اور احمد رحمہ اللہ کا یہی قول ہے اور ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے کہا کہ سال کے درمیان میں جو مال حاصل ہو وہ پہلے والے مال سے شامل ہو جائے گا اور جب پہلے والے مال پر سال گذر جائے تو زکوٰۃ واجب ہوگی یہ اختلاف اس صورت میں ہے جب کہ دوسرا مال کسی اور طریقہ سے حاصل ہوا ہو اور اگر پہلے مال کا نفع ہو تو بالاتفاق اس سے ملایا جائے گا۔

۱۷۸۸ - (۱۷) وَعَنْ عَلِيٍّ اَنَّ الْعَبَّاسَ سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فِيْ تَعْجِيْلِ صَدَقَةٍ قَبْلَ اَنْ تَحِلَّ فَرَخَّصَ لَهٗ فِيْ ذٰلِكَ (رواه ابوداوٗد' الترمذی' ابن ماجة و الدارمی) (ابوداوٗد حدیث رقم ١٦٢٤' الترمذی حدیث رقم ٦٧٨، ابن ماجه حدیث رقم ١٧٩٥، الدارمی

سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا عباس رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ اپنی زکوٰۃ کی شتابی قبل از وقت ادا کرنے کے بارہ میں سال پورا ہونے سے پہلے تو نبی ﷺ ان کو اس میں اجازت دی۔ (ابوداوٗد' ترمذی' ابن ماجہ و دارمی)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


**حکم الحدیث:** یہ حدیث حسن ہے۔

١٧٨٩ - (١٨) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ اَلَا مَنْ وَّلِيَ يَتِيْمًا لَّهٗ مَالٌ فَلْيَتَّجِرْ فِيْهِ وَلَا يَتْرُكْهُ حَتّٰى تَاْكُلَهُ الصَّدَقَةُ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) وَقَالَ فِيْ اِسْنَادِهٖ مَقَالٌ لِاَنَّ الْمُثَنّٰى ابْنَ الصَّبَّاحِ ضَعِيْفٌ۔ (الترمذی حدیث رقم ٦٤١)

عمرو بن شعیب سے روایت ہے انہوں نے اپنے باپ سے نقل کی اس نے اپنے دادا (رضی اللہ عنہم) ❶ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: ''خبردار رہو جو کوئی کسی یتیم کا والی ہو اور یتیم کے لئے مال ہو تو اس کو چاہیے کہ وہ اس مال سے کاروبار کرے اور اس کو بے تجارت نہ چھوڑے کہ اس کو صدقہ کھا جائے۔'' ❷ (ترمذی) اور انہوں نے فرمایا: اس کی اسناد میں کلام ہے اس لئے کہ مثنیٰ بن صباح راوی ضعیف ہے۔

**حکم الحدیث:** یہ حدیث ضعیف ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ اپنے دادا سے یعنی عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے۔ یہ تینوں بزرگ بیٹا' باپ اور دادا صحابی رسول ہیں (رضوان اللہ علیہم اجمعین)

❷ یہاں تک کہ الخ ائمہ ثلثہ کا یہی مذہب ہے اور امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک یتیم کے مال میں زکوٰۃ فرض نہیں ہے' سید علامہ نے روضہ میں کہا اس مسئلہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی حدیث ثابت نہیں ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے یتیم اور مجنون کے اولیاء پر ان کے اموال کی زکوٰۃ کا نکالنا واجب نہیں ٹھہرایا اور نہ اس کا ارشاد فرمایا اور نہ اس کو جائز رکھا بلکہ ایسی وعید بیان کی ہے جس کو سن کر وجود دھڑک جاتا ہے اور دل کانپ جاتا ہے۔

## اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ (تیسری فصل)

١٧٩٠ - (١٩) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا تُوُفِّيَ النَّبِيُّ ﷺ وَاسْتُخْلِفَ اَبُوْ بَكْرٍ بَعْدَهٗ وَكَفَرَ مَنْ كَفَرَ مِنَ الْعَرَبِ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لِاَبِيْ بَكْرٍ كَيْفَ تُقَاتِلُ النَّاسَ وَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَقُوْلُوْا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَمَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ عَصَمَ مِنِّيْ مَالَهٗ وَنَفْسَهٗ اِلَّا بِحَقِّهٖ وَحِسَابُهٗ عَلَى اللّٰهِ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ وَاللّٰهِ لَاُقَاتِلَنَّ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الصَّلٰوةِ وَ الزَّكٰوةِ فَاِنَّ الزَّكٰوةَ حَقُّ الْمَالِ وَاللّٰهِ لَوْ مَنَعُوْنِيْ عَنَاقًا كَانُوْا يُؤَدُّوْنَهَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لَقَاتَلْتُهُمْ عَلٰى مَنْعِهَا قَالَ عُمَرُ فَوَاللّٰهِ مَا هُوَ اِلَّا رَاَيْتُ اَنَّ اللّٰهَ شَرَحَ صَدْرَ اَبِيْ بَكْرٍ لِلْقِتَالِ فَعَرَفْتُ اَنَّهُ الْحَقُّ۔ (متفق عليه) (البخاری حدیث رقم ١٣٩٩)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی اور ان کے بعد ابوبکر رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوئے (بنائے گئے) اور کافر ہوئے لوگ عرب سے جو کافر ہوئے ❶ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہا تم لوگوں سے کس طرح لڑتے ہو حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں حکم کیا گیا ہوں کہ لوگوں سے لڑوں یہاں تک کہ وہ لا الٰہ الا اللہ کہیں' پھر جس نے لا الٰہ الا اللہ کہا تو اس نے اپنا مال اور اپنی جان مجھ سے بچائی مگر حق ❷ اسلام کے ساتھ اور اس کا حساب ❸ اللہ تعالیٰ پر ہے۔'' ابوبکر نے کہا' اللہ کی قسم! البتہ میں اس شخص سے لڑوں گا ❹ جو نماز اور زکوٰۃ کے درمیان فرق کرے اس لئے کہ تحقیق زکوٰۃ مال کا حق ہے اللہ کی قسم! اگر وہ مجھے بکری کا بچہ نہ دیں گے کہ جو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ادا کرتے تھے تو میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



وابوداوٗد حدیث رقم ١٥٥٦ والنسائی حدیث رقم ٣٠٩١ واحمد فی المسند ١/ ١٩)

ان سے اس کے نہ دینے پر لڑوں ❺ گا‘ عمر رضی اللہ عنہ نے کہا اللہ کی قسم! بات کچھ نہ تھی مگر میں نے جانا کہ اللہ تعالیٰ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کا سینہ لڑنے کے لیے کھول دیا تو میں نے جانا کہ یہی حق ہے۔ (بخاری ومسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ خطابی نے کہا جولوگ اسلام سے پھر گئے تھے وہ دوطرح کے تھے ایک تو وہ جو بالکل دین اسلام کو چھوڑ کر اپنے کفر کی حالت کی طرف دوبارہ لوٹ گئے تھے اور سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے جو کہا کافر ہو گئے الخ اس سے مراد اسی قسم کے لوگ ہیں‘ دوسرے وہ لوگ تھے جنھوں نے نماز اور زکوٰۃ میں فرق کیا‘ یعنی نماز پڑھتے تھے لیکن زکوٰۃ دینے سے انکار کیا‘ انہیں لوگوں کے بارہ میں سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو شبہ ہوا۔ (السراج الوہاج) ❷ مگر حق اسلام کے ساتھ یعنی کسی قصور (گناہ) کے بدلہ جیسے زنا کرے یا خون کرے تو پکڑا جائے گا۔ ❸ اور اس کا حساب اللہ تعالیٰ پر ہے اگر اس کے دل میں کفر ہوا اور ظاہر میں ڈر کے مارے مسلمان ہو گیا ہو تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس سے سمجھ لے گا لیکن دنیا میں اس سے کوئی مواخذہ نہ ہو گا سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کا یہ اعتراض بنظر ظاہر حدیث تھا کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے لا الہ الا اللہ کہا اس نے اپنے مال اور اپنی جان کو بچا لیا اور یہ لوگ لا الہ الا اللہ کہتے ہیں تو پھر ان سے لڑنا اور ان کے اموال اور جان لینا کیوں کر درست ہو گا۔ ❹ اس لئے کہ تحقیق زکوٰۃ مال کا حق ہے الخ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کا مطلب یہ تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مال اور جان کی حفاظت کو دو شرائط سے معلق رکھا ہے اور جو حکم دو شرائط سے معلق ہو تو وہ ایک شرط کے ہونے سے حاصل نہیں ہوتا جب تک کہ دوسری شرط نہ ہو پھر اس کا نماز سے اس کے بعد قیاس کیا زکوٰۃ کو نماز کے مثل قرار دیا۔ ❺ اللہ تعالیٰ نے سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کا سینہ کھول دیا یعنی ان کے دل میں یہ بات ڈال دی۔

١٧٩١ - (٢٠) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُوْنُ كَنْزُ اَحَدِكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شُجَاعًا اَقْرَعَ يَفِرُّ مِنْهُ صَاحِبُهٗ وَ يَطْلُبُهٗ حَتّٰى يُلْقِمَهٗ اَصَابِعَهٗ **(رواه احمد)** (احمد فی المسند ٢/ ٥٠٣)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”قیامت کے دن تمہارے خزانے کا ایک سانپ گنجا ہو گا‘ اس سے مالک اس کا بھاگے گا اور وہ اس کو ڈھونڈتا ہو گا یہاں تک کہ اس کی انگلیوں کو لقمہ کرے (بنا لے) گا۔“ (احمد)

١٧٩٢ - (٢١) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ مَامِنْ رَجُلٍ لَّا يُؤَدِّىْ زَكَاةَ مَالِهٖ اِلَّا جَعَلَ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِيْ عُنُقِهٖ شُجَاعًا ثُمَّ قَرَاَ عَلَيْنَا مِصْدَاقَهٗ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ ﴿وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ بِمَآ اٰتَاهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ﴾ الْاٰيَةَ۔ **(رواه الترمذی والنسائی وابن ماجة)** (الترمذی حدیث رقم ٣٠١٢ والنسائی حدیث رقم ٢٤٤١ وابن ماجة حدیث رقم ١٧٨٤)

سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں‘ آپ نے فرمایا: ”کوئی شخص نہیں کہ اپنے مال کی زکوٰۃ ادا نہ کرے مگر اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی گردن میں ایک سانپ ❶ گردانے گا‘ پھر آپ نے ہم پر اس کے مطابق کتاب اللہ میں سے یہ آیت پڑھی: ”اور وہ لوگ نہ گمان کریں کہ اس کے ساتھ بخیلی کرتے ہیں کہ (جو کچھ) ان کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے دیا ہے۔“ آخر آیت تک (ترمذی‘ نسائی‘ ابن ماجہ)

**حکم الحدیث:** اس کی سند صحیح ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



**فوائد الحدیث:** ❶ ایک سانپ گردانے گا یعنی لٹکائے گا۔

۱۷۹۳ - (۲۲) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ مَا خَالَطَتِ الزَّكَاةُ مَالًا قَطُّ اِلَّا اَهْلَكَتْهُ. (رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ وَالْبُخَارِيُّ فِيْ تَارِيْخِهٖ وَالْحُمَيْدِيُّ) وَزَادَ قَالَ يَكُوْنُ قَدْ وَجَبَ عَلَيْكَ صَدَقَةٌ فَلَا تُخْرِجُهَا فَيُهْلِكَ الْحَرَامُ الْحَلَالَ وَقَدِ احْتَجَّ بِهٖ مَنْ يَّرٰى تَعَلُّقَ الزَّكَاةِ بِالْعَيْنِ هٰكَذَا فِي الْمُنْتَقٰى وَرَوَى الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ عَنْ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ بِاِسْنَادِهٖ اِلٰى عَائِشَةَ وَقَالَ اَحْمَدُ فِيْ خَالَطَتْ تَفْسِيْرُهٗ اَنَّ الرَّجُلَ يَأْخُذُ الزَّكَاةَ وَهُوَ مُوْسِرٌ اَوْ غَنِيٌّ وَاِنَّمَا هِيَ لِلْفُقَرَاءِ. (الشافعی فی مسندہ ص ۹۹)

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا' آپ فرماتے تھے: ''کسی مال میں کبھی زکوۃ نہیں ملتی' مگر اس کو ہلاک کر دیتی ہے''۔ (یہ شافعی اور بخاری رحمہ اللہ نے روایت کیا اپنی تاریخ میں اور حمیدی نے) اور حمیدی نے زیادہ کیا کہ بخاری نے کہا تحقیق تجھ پر زکوۃ واجب ہوتی ہے' پس تو اس کو نہیں نکالتا' تو حرام' حلال کو ہلاک کرتا ہے' اور تحقیق اس حدیث کے ساتھ دلیل پکڑی ہے اس شخص نے جو زکوۃ کو عین کے ساتھ ❶ متعلق ہونے کا قائل ہے' اسی طرح منتقی میں ہے اور بیہقی نے شعب الایمان میں احمد بن حنبل سے اپنی اسناد کے ساتھ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا تک روایت کی' اور احمد نے لفظ خالطت میں کہا اس کی تفسیر یہ ہے کہ ایک شخص زکوۃ لیتا ہے اور وہ دولتمند یا غنی ہے حالانکہ زکوۃ تو صرف فقیروں کے لئے ہے۔

**حکم الحدیث:** اس کی سند ضعیف ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ عین کے ساتھ یعنی جس مال کی زکوۃ دے تو اسی مال میں سے دے اس کی قیمت دینا جائز نہیں ہے' یہی ائمہ ثلثہ کا مذہب ہے اور اسی کو ترجیح دی ہے' شوکانی رحمہ اللہ نے نیل الاوطار میں اور شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے منتقی میں اس پر باب باندھا ہے۔

# بَابُ مَا يَجِبُ فِيْهِ الزَّكٰوةُ

## جن چیزوں میں زکوۃ واجب ہے ان کا بیان

### اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ (پہلی فصل)

۱۷۹٤ - (۱) عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ مِّنَ التَّمْرِ صَدَقَةٌ وَلَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسِ اَوَاقٍ مِّنَ الْوَرِقِ صَدَقَةٌ وَلَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسِ ذَوْدٍ مِّنَ الْاِبِلِ صَدَقَةٌ. (متفق عليه) (البخاری حدیث رقم ۱٤٥۹ ومسلم حدیث رقم (۱/ ۹۷۹) وابوداؤد

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کھجوروں میں پانچ وسق ❶ سے کم پر زکوۃ نہیں اور چاندی میں پانچ اوقیہ ❷ سے کم میں زکوۃ نہیں اور اونٹوں میں پانچ اونٹوں سے کم میں زکوۃ نہیں''۔ (بخاری و مسلم)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



حدیث رقم ۱۵۵۸ والترمذی حدیث رقم ۶۲۶ والنسائی حدیث رقم ۲۴۴۵ وابن ماجه حدیث رقم ۱۷۹۳ والدارمی حدیث رقم ۱۶۳۳ والموطا حدیث رقم ۲ من کتاب الزکاۃ واحمد فی المسند ۳/ ۶۰)

**فوائد الحدیث:** ❶ وسق میں سے الخ وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے اور صاع دو سیر گیارہ چھٹانک کا ہے تو ایک وسق انداز اُچار من پختہ کا ہوا اور اس حساب سے پانچ وسق بیس من ہوئے' حدیث میں نصاب کا بیان ہے کہ ان سے کم میں زکوٰۃ نہیں۔ ❷ پانچ اوقیہ سے' اوقیہ چالیس درہم کا ہوتا ہے تو پانچ اوقیہ کے دوسو درہم ہوئے اور موجودہ وقت کے حساب سے اس کا وزن ساڑھے باون تولہ ہے اور سونا کا نصاب بیس دینار ہے اور دینار ساڑھے تین روپیہ کا ہوتا ہے یہاں کے حساب سے سونے کا نصاب ساڑھے سات تولہ ہوا' اس سے چالیسواں حصہ زکوٰۃ نکالے۔

۱۷۹۵ - (۲) وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ صَدَقَةٌ فِیْ عَبْدِهٖ وَلَا فِیْ فَرَسِهٖ وَفِیْ رِوَايَةٍ قَالَ لَيْسَ فِیْ عَبْدِهٖ صَدَقَةٌ اِلَّا صَدَقَةُ الْفِطْرِ۔(متفق عليه) (البخاری حدیث رقم ۱۴۶۴ ومسلم حدیث رقم (۸۔ ۹۸۲) وابوداؤد حدیث رقم ۱۵۹۵ والترمذی حدیث رقم ۶۲۸ والنسائی حدیث رقم ۲۴۶۷ وابوداؤد حدیث رقم ۱۵۹۵ وابن ماجه حدیث رقم ۱۸۱۲ والدارمی حدیث رقم ۱۶۲۳ والموطا ۱/ ۲۷۷ حدیث رقم ۳۷ من کتاب الزکاۃ واحمد فی المسند ۲/ ۲۴۲)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مسلمان پر اس کے غلام میں زکوٰۃ فرض ہے نہ اس کے گھوڑے میں۔'' اور ایک روایت میں اس طرح ہے آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس کے غلام ❶ میں زکوٰۃ نہیں مگر عید الفطر کا صدقہ ہے۔'' (بخاری ومسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ امام نووی رحمہ اللہ نے کہا یہ حدیث اصل ہے اسباب کی کہ ضروری چیزوں میں زکوٰۃ نہیں جیسے گھوڑے اور غلام' اور یہی قول تمام علماء کا سلف سے خلف تک ہے' مگر ابوحنیفہ اور ان کے شیخ حماد بن سلیمان اور امام زفر نے اس میں بھی زکوٰۃ واجب کہی ہے اور یہ حدیث صریح ان کے مذہب کو رد کرتی ہے اور فتاویٰ عالمگیری میں لکھا ہے کہ فتویٰ صاحبین کے قول پر ہے کہ ان میں زکوٰۃ نہیں ہے۔

۱۷۹۶ - (۳) وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ اَبَابَكْرٍ كَتَبَ لَهٗ هٰذَا الْكِتَابَ لَمَّا وَجَّهَهٗ اِلَى الْبَحْرَيْنِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ هٰذِهٖ فَرِيْضَةُ الصَّدَقَةِ الَّتِیْ فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ وَالَّتِیْ اَمَرَ اللّٰهُ بِهَا رَسُوْلَهٗ فَمَنْ سُئِلَهَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان کے لئے یہ حکم نامہ لکھا جبکہ ان کو بحرین ❶ کی طرف بھیجا' اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ شروع کرتا ہوں جو بہت مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے' یہ صدقہ فرض کا وہ بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اسے مسلمانوں پر فرض کیا' اور وہ صدقہ کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے ساتھ اپنے رسول

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



عَلٰی وَجْهِهَا فَلْيُعْطِهَا وَمَنْ سُئِلَ فَوْقَهَا فَلَا يُعْطِ فِيْ اَرْبَعٍ وَّعِشْرِيْنَ مِنَ الْاِبِلِ فَمَا دُوْنَهَا مِنَ الْغَنَمِ مِنْ كُلِّ خَمْسٍ شَاةٌ فَاِذَا بَلَغَتْ خَمْسًا وَّعِشْرِيْنَ اِلٰی خَمْسٍ وَّثَلٰثِيْنَ فَفِيْهَا بِنْتُ مَخَاضٍ اُنْثٰی فَاِذَا بَلَغَتْ سِتًّا وَّثَلٰثِيْنَ اِلٰی خَمْسٍ وَّاَرْبَعِيْنَ فَفِيْهَا بِنْتُ لَبُوْنٍ اُنْثٰی فَاِذَا بَلَغَتْ سِتًّا وَّاَرْبَعِيْنَ اِلٰی سِتِّيْنَ فَفِيْهَا حِقَّةٌ طَرُوْقَةُ الْجَمَلِ فَاِذَا بَلَغَتْ وَاحِدَةً وَّسِتِّيْنَ اِلٰی خَمْسٍ وَّسَبْعِيْنَ فَفِيْهَا جَذْعَةٌ فَاِذَا بَلَغَتْ سِتًّا وَّسَبْعِيْنَ اِلٰی تِسْعِيْنَ فَفِيْهَا بِنْتَا لَبُوْنٍ فَاِذَا بَلَغَتْ اِحْدٰی وَتِسْعِيْنَ اِلٰی عِشْرِيْنَ وَمِائَةٍ فَفِيْهَا حِقَّتَانِ طَرُوْقَتَا الْجَمَلِ فَاِذَا زَادَتْ عَلٰی عِشْرِيْنَ وَمِائَةٍ فَفِيْ كُلِّ اَرْبَعِيْنَ بِنْتُ لَبُوْنٍ وَّفِيْ كُلِّ خَمْسِيْنَ حِقَّةٌ وَمَنْ لَّمْ يَكُنْ مَّعَهٗ اِلَّا اَرْبَعٌ مِّنَ الْاِبِلِ فَلَيْسَ فِيْهَا صَدَقَةٌ اِلَّا اَنْ يَّشَآءَ رَبُّهَا فَاِذَا بَلَغَتْ خَمْسًا فَفِيْهَا شَاةٌ وَّمَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهٗ مِنَ الْاِبِلِ صَدَقَةُ الْجَذْعَةِ وَلَيْسَتْ عِنْدَهٗ جَذْعَةٌ وَّعِنْدَهٗ حِقَّةٌ فَاِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ الْحِقَّةُ وَيَجْعَلُ مَعَهَا شَاتَيْنِ اِنِ اسْتَيْسَرَتَا لَهٗ اَوْ عِشْرِيْنَ دِرْهَمًا وَّمَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهٗ صَدَقَةُ الْحِقَّةِ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ الْحِقَّةُ وَعِنْدَهُ الْجَذْعَةُ فَاِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ الْجَذْعَةُ وَيُعْطِيْهِ الْمُصَدِّقُ عِشْرِيْنَ دِرْهَمًا اَوْ شَاتَيْنِ وَمَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهٗ صَدَقَةُ الْحِقَّةِ وَلَيْسَتْ عِنْدَهٗ اِلَّا بِنْتُ لَبُوْنٍ فَاِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ بِنْتُ لَبُوْنٍ وَّيُعْطِيْ شَاتَيْنِ اَوْ عِشْرِيْنَ دِرْهَمًا وَّمَنْ بَلَغَتْ صَدَقَتُهٗ بِنْتَ لَبُوْنٍ وَعِنْدَهٗ حِقَّةٌ فَاِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ الْحِقَّةُ وَيُعْطِيْهِ

ﷺ کو حکم کیا' پس مسلمانوں میں سے جس شخص سے زکوٰۃ طلب کی جائے تو اس طریقہ کے مطابق وہ دیدے اور جو اس سے زیادہ مانگا جائے تو وہ نہ دے چوبیس اونٹوں میں اور کم میں زکوٰۃ اس طرح واجب ❷ ہے کہ ہر پانچ اونٹوں پر ایک بکری ہے' پس جب پچیس سے پینتیس تک پہنچیں تو ان میں سے ایک سال کی ایک مادہ بوتی (اونٹنی) ہے' تو جس وقت چھتیس سے پینتالیس تک پہنچیں تو ان میں دو برس کی مادہ بوتی ہے اور جس وقت کہ چھیالیس سے ساٹھ تک پہنچیں تو ان میں حقہ ❸ ہے جو اونٹ کے جست کرنے کے قابل پس جس وقت اونٹ اکسٹھ سے پچھتر تک پہنچیں تو ان میں چار برس کی بوتی (مادہ) ہے اور جس وقت چھہتر سے نوے تک پہنچیں تو ان میں دو بوتیاں (مادہ اونٹنیاں) دو دو برس کی ہیں۔ اور جس وقت اکیانوے سے ایک سو بیس تک پہنچیں تو ان میں تین تین برس کی دو اونٹنیاں ہیں جو اونٹ کے جست کرنے کے قابل ہوں اور جس وقت کہ ایک سو بیس سے زیادہ ہوں تو ہر چالیس میں دو برس کی بوتی ہے اور ہر پچاس میں تین برس کی اونٹنی ہے اور وہ شخص کہ اس کے ساتھ نہ ہوں مگر چار اونٹ پس ان میں زکوٰۃ واجب نہیں مگر یہ کہ ان کا مالک چاہے پس جس وقت کہ پانچ اونٹ ہوں تو ان میں ایک بکری ہے اور جو شخص کہ اس کے پاس اس قدر اونٹ ہوں کہ ان میں چار برس ❹ کی اونٹنی واجب ہو اور اس کے نزدیک چار برس کی نہ ہو اور اس کے پاس تین برس کی ہو' تو اس سے تین برس کی قبول کی جائے اور زکوٰۃ دینے والا اس کے ساتھ دو بکریاں دے اگر اس کو میسر ہوں یا بیس درہم دے ❺ اور جو شخص کہ اس کے پاس اس قدر اونٹ ہوں کہ ان میں تین برس کی اونٹنی واجب ہو اور اس کے پاس تین برس کی نہ ہو اور اس کے پاس چار برس کی ہو تو اس سے چار برس کی قبول کی جائے اور زکوٰۃ لینے والا اس کو بیس درہم یا دو بکریاں دے اور جو شخص کہ اس کے پاس اس قدر اونٹ ہوں کہ ان میں تین برس کی اونٹنی واجب ہو ❻ اور اس کے پاس نہ ہو مگر دو برس کی تو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



الْمُصَدِّقُ عِشْرِيْنَ دِرْهَمًا اَوْ شَاتَيْنِ وَمَنْ بَلَغَتْ صَدَقَتُهٗ بِنْتَ لَبُوْنٍ وَّلَيْسَتْ عِنْدَهٗ وَعِنْدَهٗ بِنْتُ مَخَاضٍ فَاِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ بِنْتُ مَخَاضٍ وَّيُعْطِيْ مَعَهَا عِشْرِيْنَ دِرْهَمًا اَوْ شَاتَيْنِ وَمَنْ بَلَغَتْ صَدَقَتُهٗ بِنْتَ مَخَاضٍ وَّلَيْسَتْ عِنْدَهٗ وَعِنْدَهٗ بِنْتُ لَبُوْنٍ فَاِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ وَيُعْطِيْهِ الْمُصَدِّقُ عِشْرِيْنَ دِرْهَمًا اَوْ شَاتَيْنِ فَاِنْ لَّمْ تَكُنْ عِنْدَهٗ بِنْتُ مَخَاضٍ عَلٰى وَجْهِهَا وَعِنْدَهُ ابْنُ لَبُوْنٍ فَاِنَّهٗ يُقْبَلُ مِنْهُ وَلَيْسَ مَعَهٗ شَيْءٌ وَّفِيْ صَدَقَةِ الْغَنَمِ فِيْ سَآئِمَتِهَا اِذَا كَانَتْ اَرْبَعِيْنَ اِلٰى عِشْرِيْنَ وَمِائَةٍ شَاةٌ فَاِذَا زَادَتْ عَلٰى عِشْرِيْنَ وَمِائَةٍ اِلٰى مِائَتَيْنِ فَفِيْهَا شَاتَانِ فَاِذَا زَادَتْ عَلٰى مِائَتَيْنِ اِلٰى ثَلٰثِمِائَةٍ فَفِيْهَا ثَلٰثُ شِيَاهٍ فَاِذَا زَادَتْ عَلٰى ثَلٰثِ مِائَةٍ فَفِيْ كُلِّ مِائَةٍ شَاةٌ فَاِذَا كَانَتْ سَآئِمَةُ الرَّجُلِ نَاقِصَةً مِّنْ اَرْبَعِيْنَ شَاةً وَّاحِدَةً فَلَيْسَ فِيْهَا صَدَقَةٌ اِلَّا اَنْ يَّشَآءَ رَبُّهَا وَلَا تُخْرَجُ فِي الصَّدَقَةِ هَرِمَةٌ وَّلَا ذَاتُ عَوَارٍ وَّلَا تَيْسٌ اِلَّا مَا شَآءَ الْمُصَدِّقُ وَلَا يُجْمَعُ بَيْنَ مُتَفَرِّقٍ وَّلَا يُفَرَّقُ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ خَشْيَةَ الصَّدَقَةِ وَمَا كَانَ مِنْ خَلِيْطَيْنِ فَاِنَّهُمَا يَتَرَاجَعَانِ بَيْنَهُمَا بِالسَّوِيَّةِ وَفِي الرِّقَّةِ رُبُعُ الْعُشْرِ فَاِنْ لَّمْ تَكُنْ اِلَّا تِسْعِيْنَ وَمِائَةٍ فَلَيْسَ فِيْهَا شَيْءٌ اِلَّا اَنْ يَّشَآءَ رَبُّهَا۔ (رواه البخارى)

(البخاری مقطعا فی ثمان امكنة فی الجزء الثالث فی الاماكن التالية الحديث رقم ١٤٥٤ والحديث رقم ١٤٥٣ والحديث رقم ١٤٤٨ والحديث رقم ١٤٥٥ و ١٤٥٠)

اس سے دو برس کی تو وہی قبول کی جائے اور زکوٰۃ دینے والا دو بکریاں یا بیس درہم دے اور جو شخص کہ اس کے پاس اس قدر اونٹ ہوں کہ ان میں دو برس کی اونٹنی (7) واجب ہو اور اس کے پاس تین برس کی ہو تو اس سے تین برس کی قبول کی جائے اور اس کو زکوٰۃ لینے والا بیس درہم یا دو بکریاں دے اور جو شخص کہ اس کے پاس اس قدر اونٹ ہوں کہ ان میں دو برس کی اونٹنی واجب ہو اور اس کے پاس وہ نہ ہو اور اس کے پاس ایک برس کی ہے تو اس سے ایک برس کی قبول کی جائے اور زکوٰۃ دینے والا اس کے ساتھ بیس درہم یا دو بکریاں بھی دے اور وہ شخص کہ اس کے پاس اس قدر اونٹ ہوں کہ ان میں ایک برس کی اونٹنی واجب (8) ہو اور وہ اس کے پاس نہیں اور اس کے پاس دو برس کی ہے تو اس سے قبول کی جائے اور اس کو زکوٰۃ لینے والا بیس درہم یا دو بکریاں دے۔ اور اگر اس کے نزدیک اونٹنی برس روز کی دینے کے قابل نہ ہو اور اس کے پاس اونٹ دو برس کا ہو تو وہ اس سے قبول کیا جائے اور ساتھ اس کے کوئی چیز (9) نہیں اور بکریوں کی زکوٰۃ میں کہ جو چرنے والی ہوں جبکہ بکریاں چالیس سے ایک سو بیس تک ہوں' تو ایک بکری واجب ہوتی ہے اور جس وقت ایک سو بیس سے دو سو تک سے زیادہ ہوں تو ان میں دو بکریاں اور جس وقت دو سو سے زیادہ ہوں تو ان میں تین سو تک تین بکریاں ہیں اور جب تین سو سے زیادہ ہوں' تو ہر سو میں سے ایک بکری ہے تو جب چرنے والی بکریاں چالیس سے کم ہوں خواہ ایک ہی کم ہو تو ان میں زکوٰۃ نہیں مگر یہ کہ ان کا مالک چاہے اور زکوٰۃ میں بوڑھی بکری دی جائے' نہ عیب والی اور نہ بوک مگر اس (10) وقت کہ زکوٰۃ لینے والا چاہے اور نہ جانور متفرق جمع (11) کئے جائیں اور نہ اکٹھے جدا کئے (12) جائیں زکوٰۃ کے خوف کے لئے اور جو (13) کہ دو شریکوں میں نصاب ہو' تو وہ آپس میں برابری کے ساتھ رجوع کریں اور چاندی میں چالیسواں حصہ دینا فرض ہے اور اگر اس کے پاس نہ ہوں مگر ایک سو نوے درہم' تو ان میں کچھ زکوٰۃ نہیں مگر یہ کہ اس کا مالک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



چاہیے۔‘‘(بخاری)

**فوائد الحدیث:** ❶ بحرین ایک موضع کا نام ہے۔ ❷ واجب الخ پہلے ایک حدیث میں گذرا کہ تم اپنے زکوٰۃ لینے والوں کو راضی کرو اگرچہ تم پر ظلم ہو تو تطبیق ان دونوں احادیث میں یہ ہے کہ اس حدیث میں جو زکوٰۃ لینے والے مذکور ہوئے‘ مراد ان سے صحابہ رضی اللہ عنہم ہیں اور نسبت ظلم کی ان کی طرف زکوٰۃ دینے والوں کے گمان کے مطابق تھی اور اس حدیث کے علاوہ اور لوگ مراد ہیں۔(علی قاریؒ)
❸ ان میں حقہ ہے یعنی تین سال کی اونٹنی۔ ❹ کہ ان میں چار برس کی اونٹنی واجب ہو مثلاً اکسٹھ سے پچھتر تک اونٹ ہوں۔ ❺ یا بیس درہم دے یعنی دو بکریوں کے عوض میں۔ ❻ کہ ان میں تین برس کی اونٹنی واجب ہو یعنی چھیالیس سے ساٹھ تک اونٹ ہوں۔ ❼ کہ ان میں دو برس کی اونٹنی واجب ہوں یعنی چھتیس سے پینتالیس تک اونٹ ہوں۔ ❽ کہ ان میں برس روز کی اونٹنی واجب ہو یعنی پچیس سے پینتیس تک اونٹ ہوں۔ ❾ اور ساتھ اس کے کوئی چیز نہیں الخ مطلب یہ ہے کہ اگر پورے سن کی اونٹنی نہ ہو تو اس سے سال زیادہ کا نر اونٹ اسی کے برابر سمجھا جائے گا‘ صاحب مال کو کچھ زیادہ دینا ہوگا نہ زکوٰۃ والے کو کچھ پھیرنا پڑے گا۔ ❿ مگر اس وقت کہ زکوٰۃ لینے والا چاہے یعنی اگر زکوٰۃ لینے والا چاہے یعنی اگر زکوٰۃ لینے والا کسی مصلحت کے لیے ایسے جانور کو لے لے تو درست ہے۔ ⓫ اور نہ جانور متفرق جمع الخ یعنی جیسے چالیس بکریوں سے ایک سو بیس تک کی زکوٰۃ ایک بکری ہے تو مثلاً دو آدمیوں کی علیحدہ علیحدہ چالیس چالیس بکریاں ہیں تو زکوٰۃ دینے کے وقت یہ حیلہ کریں کہ ان سب بکریوں کو ملا کر ایک شخص کی بتلائیں تاکہ زکوٰۃ میں ایک بکری جائے کیونکہ اگر علیحدہ علیحدہ رہیں تو زکوٰۃ میں دو بکریاں جائیں گی یہ حیلہ بازی جائز نہیں۔ ⓬ اور نہ اکٹھے جدا کیے الخ مثلاً ایک شخص کی چالیس بکریاں ہیں تو ایک بکری دینا لازم تھا اس نے زکوٰۃ دینے کے وقت بیس بیس دو جگہ کر دیں تاکہ زکوٰۃ دینا نہ پڑے اس لیے کہ چالیس بکریوں سے کم میں زکوٰۃ نہیں تو فرمایا کہ زکوٰۃ دینے والا زکوٰۃ کے خوف سے ایسا حیلہ نہ کرے اور نہ زکوٰۃ لینے والا زیادہ لینے کا حیلہ کرے‘ اس سے معلوم ہوا کہ زکوٰۃ بچانے کا حیلہ درست نہیں جیسے بعض ظاہری مسلمان زکوٰۃ کے مال کو ایک برتن میں رکھ کر اس کو اناج سے چھپا کر فقیر کو دیتے ہیں اور فقیر کو معلوم نہیں کہ اس میں کیا ہے پھر دوسرے آدمی کو اشارہ کر دیتے ہیں کہ زیادہ قیمت دے کر اس فقیر سے وہ برتن اور اناج خرید ے‘ یہ لوگ اللہ تعالیٰ کو فریب دیتے ہیں ’’بازی بازی برلیش بابا بازی‘ ‘ایسا کام تو یہودی لوگ کرتے تھے جن پر اللہ تعالیٰ نے غضب اور عذاب کیا۔ ⓭ اور جو کہ دو شریکوں میں نصاب ہو الخ خطابی نے کہا مثلاً دو آدمیوں کی چالیس بکریاں اکٹھی چرتی ہیں بیس ایک کی اور بیس ایک کی اور ہر ایک اپنی بکریوں کو پہچانتا ہے‘ زکوٰۃ لینے والا آیا اور اس نے ایک شخص کی بکریوں میں سے ایک بکری لے لی اب جس کی بکری لے گیا وہ اپنے شریک سے نصف بکری کی قیمت وصول کر لے اور اس کو خلطۃ الجوار کہتے ہیں۔(فتح)

١٧٩٧ - (٤) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ فِيْمَا سَقَتِ السَّمَآءُ وَالْعُيُوْنُ اَوْ كَانَ عَثَرِيًّا اَلْعُشْرُ وَمَا سُقِيَ بِالنَّضْحِ نِصْفُ الْعُشْرِ۔ (بخاری)

(البخاری حدیث رقم ١٤٨٣ وابوداوٗد حدیث رقم ١٥٩٦ والترمذی حدیث رقم ٦٣٩ والنسائی حدیث رقم ٢٤٨٨ وابن ماجه حدیث رقم ١٨١٦ والموطا حدیث رقم ٣٣ من کتاب الزکاة)

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے‘ نبی ﷺ نے فرمایا: ’’اس چیز میں کہ آسمان (بارش) اور چشموں نے پانی پلایا یا زمین تر و تازہ ہو تو اس میں دسواں حصہ واجب ہوتا ہے اور وہ زمین کہ جو کنویں کے پانی سے بیل وغیرہ کے ساتھ پلائی گئی ہو تو اس میں بیسواں ❶ حصہ ہے۔‘‘(بخاری)

**فوائد الحدیث:** ❶ بیسواں حصہ الخ ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے اس حدیث سے دلیل لی ہے کہ جملہ پیداوار میں دسواں حصہ اور بیسواں حصہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ہے کیونکہ "ماسقت السماء" کا لفظ عام ہے ابن قیم رحمہ اللہ نے کہا ہے کہ احادیث میں تطبیق دینا ضروری ہے اور اگر غور سے دیکھیں تو ان میں تعارض نہیں ہے' اس حدیث میں مقصود یہ ہے کہ آسمانی اور بارانی زراعت میں دسواں حصہ ہے اور کنویں سے پلائی گئی زمین کی آمدن میں بیسواں حصہ لیکن اس میں اموال زکوٰۃ کے مقدار اور نصاب کی تصریح نہیں ہے یہ تصریح دوسری احادیث میں وارد ہے کہ زکوٰۃ نہیں ہے مگر پانچ چیزوں میں اور پانچ وسق سے کم میں زکوٰۃ نہیں ہے تو یہ عام اسی خاص پر محمول ہوگا۔

١٧٩٨ - (٥) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلْعَجْمَاءُ جُرْحُهَا جُبَارٌ وَّالْبِئْرُ جُبَارٌ وَّالْمَعْدِنُ جُبَارٌ وَّفِی الرِّكَازِ الْخُمُسُ۔(متفق علیه) (البخاری حدیث رقم ١٤٩٩ ومسلم حدیث رقم (٤٥۔ ١٧١٠) وابوداؤد حدیث رقم ١٤٩٢ والترمذی حدیث رقم ٦٤٢ والنسائی حدیث رقم ٢٤٩٥ وابن ماجه حدیث رقم ٢٦٧٣ والدارمی حدیث رقم ١١٦٨ و الموطا حدیث رقم ١٢ واحمد فی المسند ٢/ ٢٢٨)

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جانوران کا زخم پہنچانا معاف ہے اور کنویں کی کھدائی میں کوئی گر کر مر جائے تو معاف ہے اور کان کھدوانے میں کوئی اگر مر جائے تو معاف ہے اور رکاز میں پانچواں حصہ واجب ہوتا ہے۔" (بخاری' مسلم)

## اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ (دوسری فصل)

١٧٩٩ - (٦) عَنْ عَلِیٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ عَفَوْتُ عَنِ الْخَيْلِ وَالرَّقِيْقِ فَهَاتُوْا صَدَقَةَ الرِّقَّةِ مِنْ كُلِّ اَرْبَعِيْنَ دِرْهَمًا دِرْهَمٌ وَّلَيْسَ فِیْ تِسْعِيْنَ وَمِائَةٍ شَیْءٌ فَاِذَا بَلَغَتْ مِائَتَيْنِ فَفِيْهَا خَمْسَةُ دَرَاهِمَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمَذِیُّ وَاَبُوْدَاوُدَ) وَفِیْ رِوَايَةٍ لِّاَبِیْ دَاوُدَ عَنِ الْحَارِثِ الْاَعْوَرِ عَنْ عَلِیٍّ قَالَ زُهَيْرٌ اَحْسِبُهٗ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ اَنَّهٗ قَالَ هَاتُوْا رُبْعَ الْعُشْرِ مِنْ كُلِّ اَرْبَعِيْنَ دِرْهَمًا دِرْهَمٌ وَّلَيْسَ عَلَيْكُمْ شَیْءٌ حَتّٰی تَتِمَّ مِائَتَیْ دِرْهَمٍ فَاِذَا كَانَتْ مِائَتَیْ دِرْهَمٍ فَفِيْهَا خَمْسَةُ دَرَاهِمَ فَمَازَادَ فَعَلٰی حِسَابِ ذٰلِكَ وَفِی الْغَنَمِ فِیْ كُلِّ اَرْبَعِيْنَ شَاةً شَاةٌ اِلٰی عِشْرِيْنَ وَمِائَةٍ فَاِنْ زَادَتْ وَاحِدَةٌ فَشَاتَانِ اِلٰی مِائَتَيْنِ فَاِنْ زَادَتْ فَثَلَاثُ شِيَاهٍ اِلٰی ثَلَاثِ مِائَةٍ فَاِذَا زَادَتْ عَلٰی ثَلَاثِ مِائَةٍ فَفِیْ كُلِّ مِائَةٍ شَاةٌ فَاِنْ لَّمْ تَكُنْ اِلَّا تِسْعٌ

سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "میں نے گھوڑوں اور غلاموں میں سے زکوٰۃ معاف کی' پس چاندی کی زکوٰۃ ہر چالیس درہم میں سے ایک درہم دو اور ایک سو نوے میں کچھ زکوٰۃ نہیں اور جس وقت کہ دو سو درہم ہوں' تو ان میں پانچ درہم زکوٰۃ ہیں۔" (ترمذی وابوداؤد) اور ابوداؤد کی ایک روایت میں' جو حارث اعور سے منقول ہے یہ الفاظ ہیں کہ زہیر نے کہا میں گمان کرتا ہوں حارث اعور سے کہ اس نے یہ کہا کہ بیان کیا علی رضی اللہ عنہ نے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "ہر چالیس حصہ میں سے ایک درہم چالیسواں حصہ دو' اور تم پر کچھ نہیں یہاں تک کہ دو سو درہم پورے ہوں' اور جس وقت کہ دو سو درہم ہوں تو ان میں پانچ درہم واجب ہیں' اور جو دو سو سے زیادہ ہو' تو اس میں اسی حساب پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے اور بکریوں میں ہر چالیس بکریوں میں سے ایک بکری ایک سو بیس تک ہے اور جس وقت ان میں ایک بھی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



وَّثَلَاثُوْنَ فَلَيْسَ عَلَيْكَ فِيْهَا شَيْءٌ وَّفِي الْبَقَرِ فِي كُلِّ ثَلَاثِيْنَ تَبِيْعٌ وَّفِي الْاَرْبَعِيْنَ مُسِنَّةٌ وَّلَيْسَ عَلَى الْعَوَامِلِ شَيْءٌ۔ (ابوداؤد حديث رقم ١٥٧٤ والترمذي حديث رقم ٦٢٠ والنسائي حديث رقم ٢٤٧٧ وابن ماجه حديث رقم ١٧٩٠ والدارمي حديث رقم ١٦٢٩ واحمد في المسند ١/ ٩٢ وابوداؤد الرواية الثانية ٢/ ٢٢٨ حديث رقم ١٥٧٢)

زیادہ ہوتو دوسوتک دو بکریاں ہیں اور جس وقت کہ دوسو سے (ایک بھی) زیادہ ہو تو تین سو تک تین بکریاں ہیں اور جس وقت تین سو سے زیادہ ہوں (ایک بھی) تو ایک بکری ہر سو میں ہے اور اگر بکریاں انتالیس ہوں تو تجھ پر ان میں کچھ نہیں اور گائے میں ہر تیس میں ایک برس ❶ کا ایک بیل اور چالیس میں ایک گائے دو برس کی ہے اور کام ❷ والوں پر کچھ نہیں۔''

**حکم الحدیث:** اس کی سند ضعیف ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ برس روز کا ایک بیل الخ اس میں نر و مادہ برابر ہیں چاہے بیل دے چاہے گائے جیسے آگے کی روایت میں آیا ہے جاننا چاہئے کہ گائے اور بکری میں مادہ کا دینا لازمی نہیں ہے بخلاف اونٹوں کے کہ ان میں مادہ افضل ہوتی ہے گائے بکری میں یہ تمیز نہیں ہے اور بھینس کی زکوٰۃ ایسی ہی ہے جیسے گائے کی اور بھیڑ دنبے کی زکوٰۃ بکری کی زکوٰۃ کی طرح ہے۔ ❷ اور کام کرنے والوں پر کچھ نہیں یعنی جو جانور کام میں آئیں مثلاً بیل ہل (کنویں وغیرہ) چلانے میں لگے رہیں اگرچہ یہ جانور حد نصاب کو پہنچیں تو پھر بھی ان میں زکوٰۃ واجب نہیں ایسا ہی حکم اونٹ وغیرہ کا ہے۔ یہی مذہب ائمہ ثلاثہ کا بخلاف امام مالک رحمہ اللہ کے اور یہ حدیث ان پر حجت ہے۔

١٨٠٠-(٧) وَعَنْ مُعَاذٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمَّا وَجَّهَهُ اِلَى الْيَمَنِ اَمَرَهُ اَنْ يَّاْخُذَ مِنَ الْبَقَرِ مِنْ كُلِّ ثَلَاثِيْنَ تَبِيْعًا اَوْ تَبِيْعَةً وَّمِنْ كُلِّ اَرْبَعِيْنَ مُسِنَّةً (رواه ابوداؤد والترمذي والنسائي والدارمي) (ابوداؤد حديث رقم ١٥٧٨ والترمذي حديث رقم ٦٢٣ والنسائي حديث رقم ٤٥٠ وابن ماجه حديث رقم ١٨٠٣ والترمذي حديث رقم ٦٤٦ وابن ماجه حديث رقم ١٨٠٨)

سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جبکہ نبی ﷺ نے ان کو یمن کی طرف ❶ بھیجا تو ان کو حکم کیا کہ ہر تیس گائے میں سے لے ایک بیل ایک سال کا یا ایک سال کی گائے اور ہر چالیس گائے میں سے لے دو برس کی ایک گائے (کی زکوٰۃ وصول کرے)۔'' (ابوداؤد' ترمذی' نسائی' دارمی)

**فوائد الحدیث:** ❶ ان کو یمن کی طرف بھیجا یعنی عامل بنا کر۔

١٨٠١- (٨) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْمُعْتَدِيْ فِي الصَّدَقَةِ كَمَانِعِهَا (رواه ابو داؤد و الترمذي) (ابوداؤد حديث رقم ١٥٨٥ والترمذي حديث رقم ٦٤٦ وابن ماجه حديث رقم ١٨٠٨)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''زکوٰۃ لینے میں زیادتی کرنے والا زکوٰۃ سے منع کرنے ❶ والے کی مانند ہے۔'' (ابوداؤد وترمذی)

**حکم الحدیث:** اس کی سند حسن ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



**فوائد الحدیث:** ❶ زکوٰۃ کے منع کرنے والے کی مانند ہے یعنی جیسا گناہ زکوٰۃ نہ دینے میں ہے ویسا ہی گناہ زیادہ لینے میں ہے۔

۱۸۰۲ - (۹) وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ لَیْسَ فِیْ حَبٍّ وَّلَاتَمْرٍ صَدَقَةٌ حَتّٰی یَبْلُغَ خَمْسَةَ اَوْسُقٍ (رواہ النسائی) (مسلم حدیث رقم ۵/ ۹۷۹ والنسائی حدیث رقم ۲۴۸۵ واحمد فی المسند ۳/ ۵۰۲)

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''غلہ اور کھجوروں میں زکوٰۃ نہیں ہے' یہاں تک کہ پانچ وسق کو پہنچے۔'' (نسائی)

**حکم الحدیث:** یہ حدیث صحیح ہے۔

۱۸۰۳ - (۱۰) وَعَنْ مُوْسَی بْنِ طَلْحَةَ قَالَ عِنْدَنَا كِتَابُ مُعَاذِبْنِ جَبَلٍ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ اَنَّهٗ قَالَ اِنَّمَا اَمَرَهٗ اَنْ یَّاْخُذَ الصَّدَقَةَ مِنَ الْحِنْطَةِ وَالشَّعِیْرِ وَالزَّبِیْبِ وَالتَّمَرِ مُرْسَلٌ۔ (رواہ فی شرح السنة) (احمد فی المسند ۵/ ۲۲۸ والدارقطنی حدیث رقم ۸)

سیدنا موسیٰ بن طلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہمارے پاس سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کا خط ہے جو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے' انہوں نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ❶ نے اس کو یہ حکم کیا کہ گندم، جو' انگور اور کھجور میں سے زکوٰۃ لے۔'' یہ حدیث مرسل ہے۔ (شرح السنہ)

**حکم الحدیث:** یہ حدیث صحیح ہے۔

❶ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو یہ حکم کیا الخ اس حدیث میں چار چیزیں مذکور ہیں اور ابن ماجہ نے سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً پانچویں جواز بیان کی' اہل حدیث کا یہی قول ہے کہ زمین کی ہر اس پیداوار میں زکوٰۃ ہے جو ذخیرہ بن سکے جب کہ پانچ وسق یا زیادہ مقدار میں ہو اور جو چیز ذخیرہ نہ بن سکے مثلاً ترکاری اور پھل وغیرہ تو اس میں زکوٰۃ نہیں ہے۔

۱۸۰۴ - (۱۱) وَعَنْ عَتَّابِ بْنِ اُسَیْدٍ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ فِیْ زَكَاةِ الْكُرُوْمِ اَنَّهَا تُخْرَصُ كَمَا تُخْرَصُ النَّخْلُ ثُمَّ تُؤَدّٰی زَكَاتُهٗ زَبِیْبًا كَمَا تُؤَدّٰی زَكَاةُ النَّخْلِ تَمْرًا (رواہ الترمذی و ابوداؤد) (ابوداؤد حدیث رقم ۱۶۰۳ والترمذی حدیث رقم ۶۴۴ والنسائی حدیث رقم ۲۶۱۸ وابن ماجہ حدیث رقم ۱۸۱۹)

سیدنا عتاب بن اسید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انگوروں کی زکوٰۃ میں فرمایا: ''ان کا اندازہ کیا جائے جس طرح کھجوروں کا اندازہ کیا جاتا ہے ❶ پھر ان کی زکوٰۃ دی جائے جبکہ انگور خشک ہوں' جیسے کہ کھجوروں کی زکوٰۃ دی جاتی ہے جبکہ کھجوریں خشک ہوں۔'' (ترمذی وابوداؤد)

**حکم الحدیث:** اس کی سند ضعیف ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ اندازہ کرو الخ یعنی جب کہ انگور اور کھجور میں شیرینی پیدا ہو تو ایک ماہر شخص اندازہ کرے کہ جب یہ پھل خشک ہوگا تو اس قدر ہوگا اگر حد نصاب کو پہنچے تو اس میں زکوٰۃ نکالے۔

۱۸۰۵ - (۱۲) وَعَنْ سَهْلِ بْنِ اَبِیْ حَثْمَةَ حَدَّثَ اَنَّ

سیدنا سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ عنہ سے راویت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ کَانَ یَقُوْلُ اِذَا خَرَصْتُمْ فَخُذُوْا وَدَعُوْا الثُّلُثَ فَاِنْ لَّمْ تَدَعُوا الثُّلُثَ فَدَعُوا الرُّبُعَ (رواہ الترمذی وابوداؤد والنسائی) (ابوداؤد حدیث رقم ١٦٠٥ والترمذی حدیث رقم ٦٤٣ والنسائی حدیث رقم ٢٤٩١ والدارمی حدیث رقم ٣٦١٩ واحمد فی المسند ٣/ ٤٤٨)

فرماتے تھے: ''جس وقت کہ اندازہ کرو پس لو ❶ اور ایک تہائی کے قدر چھوڑ دو' پس اگر تہائی نہ چھوڑو تو چوتھائی چھوڑو۔'' (ترمذی وابوداؤد ونسائی)

**حکم الحدیث:** یہ حدیث صحیح ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ پس لو یعنی دو تہائی الخ ابن حبان نے کہا اس کے دو معنی ہیں' ایک یہ کہ دسویں حصہ سے تہائی یا چوتھائی چھوڑی جائے' دوسرا یہ کہ دسواں حصہ نکالنے سے پہلے سارے پھل کا تیسرا یا چوتھا حصہ چھوڑا جائے۔ اور امام شافعی رحمہ اللہ نے کہا ہے زکوٰۃ کا تیسرا یا چوتھا حصہ زکوٰۃ دینے والے کے پاس چھوڑ دیں تاکہ اتنی مقدار کے ساتھ وہ خود لوگوں کی خبر گیری کرے۔ (نیل الاوطار)

١٨٠٦ - (١٣) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ کَانَ النَّبِیُّ ﷺ یَبْعَثُ عَبْدَاللّٰہِ بْنَ رَوَاحَةَ اِلٰی یَهُوْدِ فَیَخْرُصُ النَّخْلَ حِیْنَ یَطِیْبُ قَبْلَ اَنْ یُّؤْکَلَ مِنْهُ۔ (رواہ ابوداؤد) (ابوداؤد حدیث رقم ١٦٠٦ وابن ماجه حدیث رقم ١٨٢٠ والموطا حدیث رقم ١ من کتاب المساقاة واحمد فی المسند ٢/ ٢٤)

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کو یہود ❶ کی طرف بھیجتے' جس وقت کھجوروں کی شیرینی ظاہر ہوتی تو وہ ان کا اندازہ کرتے اس سے پہلے کہ کھانے کے لائق ہوں۔ (ابوداؤد)

**حکم الحدیث:** اس کی سند میں انقطاع ہے لیکن اس کے شواہد موجود ہیں۔

**فوائد الحدیث:** ❶ یہود کی طرف یعنی یہود خیبر کی۔

١٨٠٧ - (١٤) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی الْعَسَلِ فِیْ کُلِّ عَشْرَةِ اَزْقٍ زِقٌّ رَوَاہُ التِّرْمَذِیُّ وَقَالَ فِیْ اِسْنَادِہٖ مَقَالٌ وَّلَا یَصِحُّ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ فِیْ هٰذَا الْبَابِ کَثِیْرُ شَیْءٍ۔ (الترمذی حدیث رقم ٦٢٩)

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے شہد کی زکوٰۃ میں فرمایا: ''ہر ❶ دس مشکوں میں ایک مشک ہے۔'' (ترمذی) اور کہا اس کی اسناد میں کلام ہے اور اس باب میں بہت سی روایات نبی ﷺ سے صحیح نہیں ہیں۔

**حکم الحدیث:** اس کی سند کمزور ہے لیکن اس کا شاہد جید سند سے موجود ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ ہر دس الخ اس حدیث کی سند میں صدقہ ابن سمین ضعیف ہے اور اس باب میں یہی احادیث مروی ہیں لیکن یہ سب ضعیف ہیں۔ مگر اہل حدیث کا اس پر عمل ہے کہ شہد سے دسواں حصہ لیا جائے گا مطلقاً اور امام شافعی رحمہ اللہ نے کہا' پہاڑی شہد میں زکوٰۃ نہیں ہے۔ (روضہ وغیرہ)

١٨٠٨ - (١٥) وَعَنْ زَیْنَبَ امْرَاَةِ عَبْدِاللّٰہِ قَالَتْ

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی اہلیہ زینب رضی اللہ عنہا سے روایت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ النِّسَآءِ تَصَدَّقْنَ وَلَوْ مِنْ حُلِيِّكُنَّ فَإِنَّكُنَّ اَكْثَرُ اَهْلِ جَهَنَّمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔ (رواه الترمذی) (البخاری حدیث رقم ١٤٦٦ والترمذی حدیث رقم ٦٣٥ والنسائی حدیث رقم ٢٥٨٣ والدارمی حدیث رقم ١٦٥٤ واحمد فی المسند ٣/ ٥٠٢)

ہے کہ ہم کو رسول اللہ ﷺ نے خطبہ فرمایا تو فرمایا: ''اے عورتوں کی جماعت! زکوٰۃ نکالو اگرچہ اپنے زیور سے ہو اس لئے کہ قیامت کے دن جہنم میں تمہاری کثرت ہو گی۔'' (ترمذی)

**حکم الحدیث**: اس کی دو میں سے ایک سند صحیح ہے۔

١٨٠٩ - (١٦) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ اِمْرَأَتَيْنِ اَتَتَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَفِيْ اَيْدِيْهِمَا سِوَارَانِ مِنْ ذَهَبٍ فَقَالَ لَهُمَا تُؤَدِّيَانِ زَكَاتَهٗ قَالَتَا لَا فَقَالَ لَهُمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَتُحِبَّانِ اَنْ يُّسَوِّرَ كُمَا اللّٰهُ بِسِوَارَيْنِ مِنْ نَّارٍ قَالَتَا لَا قَالَ فَاَدِّيَا زَكَاتَهٗ۔ (رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ)

عمرو بن شعیب سے روایت ہے انہوں نے اپنے باپ سے نقل کی انہوں نے اپنے دادا (رضی اللہ عنہ) سے کہ دو عورتیں رسول اللہ ﷺ کے پاس آئیں اور ان کے ہاتھوں میں دو کڑے سونے کے تھے نبی ﷺ نے ان دونوں کو فرمایا: ''کیا تم ان کی زکوٰۃ دیتی ہو؟'' دونوں نے کہا: نہیں' تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم پسند کرتی ہو کہ تم کو اللہ تعالیٰ دو کڑے آگ کے پہنا دے؟'' ان دونوں نے کہا: نہیں' آپ نے فرمایا:: ''تو (پھر) ان کی زکوٰۃ دو۔'' (ترمذی)

وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ قَدْ رَوَى الْمُثَنَّى بْنُ الصَّبَّاحِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ نَحْوَهٰذَا وَالْمُثَنَّى بْنُ الصَّبَّاحِ وَابْنُ لَهِيْعَةَ يُضَعَّفَانِ فِي الْحَدِيْثِ وَلَا يَصِحُّ فِيْ هٰذَا الْبَابِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ شَيْءٌ۔ (ابو داؤد حدیث رقم ١٥٦٣ والترمذی حدیث رقم ٦٣٧ والنسائی حدیث رقم ٢٤٧٩ واحمد فی المسند ٢/ ١٧٨)

اور کہا تحقیق یہ حدیث مثنیٰ بن صباح نے عمرو بن شعیب سے روایت کی ہے اس طرح اور مثنیٰ بن صباح اور ابن لہیعہ حدیث میں ضعیف کئے گئے ہیں اور اس باب میں نبی ﷺ سے کچھ بھی صحیح نہیں ہے۔ ❶

**حکم الحدیث**: اس کی سند حسن ہے۔

**فوائد الحدیث**: ❶ قولہ صحیح نہیں الخ ابن ملقن نے کہا ابوداود نے اس حدیث کو صحیح سند کے ساتھ روایت کیا ہے اور امام منذری نے کہا کہ ابوداود کی روایت میں کوئی کلام نہیں ہے اور ترمذی نے جو یہ کہا ہے کہ نبی ﷺ سے اس باب میں کچھ صحیح ثابت نہیں ہے شاید اس سے وہ دو سندیں مراد ہیں جن کو انہوں نے روایت کیا ہے ورنہ ابوداود کی روایت میں کوئی کلام نہیں ہے اور ابن القطان نے بھی ابوداود کی روایت کو صحیح کہا ہے اور ائمہ ثلاثہ اس زیور کی زکوٰۃ کے قائل نہیں جو پہنا جائے اور عاریتاً دیا جائے مرقاۃ۔

١٨١٠ - (١٧) وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كُنْتُ اَلْبَسُ

ام المؤمنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں سونے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اَوْضَاحًا مِّنْ ذَهَبٍ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَكَنْزٌهُوَ فَقَالَ مَابَلَغَ اَنْ تُؤَدّٰى زَكَاتُهٗ فَزُكِّىَ فَلَيْسَ بِكَنْزٍ (رواه مالك و ابو داوٗد) (ابوداوٗد حديث رقم ١٥٦٤ والموطا ١/ ٢٤٨ حديث رقم ٨ من كتاب الزكاة والدار قطني حديث رقم ١ من باب ما ادى زكاة فليس بكنز)

کے پازیب پہنتی تھی' میں نے کہا' اے اللہ کے رسول! کیا یہ خزانہ ہے؟ ❶ آپ نے فرمایا: ''جو مال نصاب زکوٰۃ کو پہنچے اور اس کی زکوٰۃ ادا کی جائے' تو وہ خزانہ نہیں۔'' ❷ (مالک' ابوداوٗد)

**حکم الحدیث**: اس کی سند ضعیف ہے۔

**فوائد الحدیث**: ❶ اس حدیث اور اس سے پہلی احادیث سے امام ابوحنیفہؒ نے زیور کی زکوٰۃ کا وجوب نکالا ہے ائمہ ثلاثہ اور اکثر علماء رحمہم اللہ کے نزدیک زیور میں زکوٰۃ نہیں ہے وہ ان احادیث کو ضعیف کہتے ہیں امام شوکانی رحمہ اللہ نے درر میں اسی کو اہل حدیث کا مذہب قرار دیا ہے' علامہ لکھنوی رحمہ اللہ نے تعلیق میں کہا ہے اس حدیث کے بعض طرق کا ضعیف ہونا مضر نہیں ہے' کیونکہ مل جل کر قوت حاصل ہو جاتی ہے' خاص کر جب کہ بعض طریق قدح سے سالم ہیں۔ ❷ میرک شاہ نے فرمایا اس کی اسناد میں کوئی ضعف نہیں' ابن عربی رحمہ اللہ نے کہا اس حدیث کے راوی بخاری کے راوی ہیں اور حاکم نے بھی اس کو روایت کیا ہے اور ابن القطان نے اس کو صحیح کہا ہے۔ (مرقاۃ)

١٨١١ - (١٨) وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَاْمُرُنَا اَنْ نُّخْرِجَ الصَّدَقَةَ مِنَ الَّذِىْ نُعِدُّ لِلْبَيْعِ ۔ (رَوَاهُ ابوداوٗد) (ابوداوٗد حديث رقم ١٥٦٢)

سیدنا سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہم کو حکم کرتے تھے کہ ہم اس چیز کی زکوٰۃ نکالیں ❶ کہ جو ہم نے بیچنے کے لئے تیار کی ہو (ابوداوٗد)

**حکم الحدیث**: اس کی سند ضعیف ہے۔

**فوائد الحدیث**: ❶ زکوٰۃ نکالیں الخ ابن حجر رحمہ اللہ نے تلخیص میں کہا ہے کہ اس حدیث کی سند مجہول ہے اور ایسی حدیث سے حجت قائم نہیں ہو سکتی' اہل حدیث کہتے ہیں کہ نبی ﷺ کے دور میں تجارت جاری تھی لیکن آپ نے تجارت کے مال میں سے زکوٰۃ نہیں لی۔ (من الروضۃ)

١٨١٢ - (١٩) وَعَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ اَبِىْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَقْطَعَ لِبِلَالِ بْنِ الْحَارِثِ الْمُزَنِىِّ مَعَادِنَ الْقَبَلِيَّةِ وَهِىَ مِنْ نَّاحِيَةِ الْفُرْعِ فَتِلْكَ الْمَعَادِنُ لَا تُؤْخَذُ مِنْهَا اِلَّاالزَّكَاةُ اِلَى الْيَوْمِ (رواه ابو داوٗد) (ابوداوٗد حديث رقم ٣٠٦١)

ربیعہ بن ابوعبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ صحابہ رضی اللہ عنہم سے نقل کی کہ رسول اللہ ﷺ نے سیدنا بلال بن حارث مزنی رضی اللہ عنہ کو مقام قبل کی کانیں جاگیر میں عطا فرمائیں اور وہ مقام قبل فرع کی جانب ہے اور ان کانوں سے اب تک کچھ نہیں لیا جاتا رہا سوائے ❶ زکوٰۃ کے۔ (ابوداوٗد)

**حکم الحدیث**: اس کی سند ضعیف ہے۔

**فوائد الحدیث**: ❶ سوائے زکوٰۃ کے الخ امام مالک نے کہا میں تو یہ جانتا ہوں کہ کانوں میں سے جو مال برآمد ہو اس میں سے کچھ نہ لیا جائے جب تک اس کی قیمت بیس دینار یا دوسو روپیہ کو نہ پہنچے جب اس قدر قیمت کا مال نکلے تو اس میں سے زکوٰۃ لی جائے اور جو اس سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



بھی زیادہ کا ہو تو اس کے حساب سے زکوٰۃ لی جائے جب تک کہ کان سے آمدنی رہے اور جب آمدن بند ہو جائے اور جب دوبارہ پھر آمدن شروع ہو تو زکوٰۃ بھی اس وقت ہی شروع ہوگی جیسے پہلی آمدنی میں شروع ہوئی تھی۔ (مؤطا مالک)

## اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ (تیسری فصل)

١٨١٣- (٢٠) عَنْ عَلِيٍّ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَيْسَ فِي الْخَضْرَاوَاتِ صَدَقَةٌ وَّلَا فِي الْعَرَايَا صَدَقَةٌ وَّلَافِي اَقَلَّ مِنْ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ صَدَقَةٌ وَّلَافِي الْعَوَامِلِ صَدَقَةٌ وَّلَافِي الْجَبْهَةِ صَدَقَةٌ قَالَ الصَّقْرُ الْجَبْهَةُ الْخَيْلُ وَالْبِغَالُ وَالْعَبِيْدُ۔ (رواه الدارقطنی)

(الدارقطنی حدیث رقم ١ من باب لیس فی الخضراوات صدقة)

سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''ترکاریوں میں زکوٰۃ ہے ❶ نہ عاریت کے درختوں میں اور پانچ وسق سے کم میں زکوٰۃ ہے نہ کام کرنے والے جانوروں میں' اور نہ ہی جبہت میں زکوٰۃ ہے' صقر راوی نے کہا جبہتہ گھوڑا' خچر اور غلام ہے۔'' (دارقطنی)

**حکم الحدیث:** اس کی سند ضعیف ہے لیکن اس مسئلہ میں صحیح حدیث موجود ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ اور نہ ان خ بظاہر یہ حدیث موید ہے اہل حدیث کے مذہب اور احناف پر حجت ہے اگر چہ اس میں صقر بن حبیب اور احمد بن حارث دونوں ضعیف ہیں لیکن صحیح احادیث میں یہ مضمون موجود ہے۔

١٨١٤- (٢١) وَعَنْ طَاوُسٍ اَنَّ مُعَاذَبْنَ جَبَلٍ اُتِيَ بِوَقْصِ الْبَقَرِ فَقَالَ لَمْ يَاْمُرْنِيْ فِيْهِ النَّبِيُّ ﷺ بِشَيْءٍ ۔رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ وَالشَّافِعِيُّ وَقَالَ الْوَقْصُ مَالَمْ يَبْلُغِ الْفَرِيْضَةَ ۔ (الدار قطنی حدیث رقم ٢١ من باب لیس فی الخضراوات صدقة)

طاؤس سے روایت ہے کہ سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے پاس گائے کا ایک وقص لایا گیا تو معاذ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اس میں نبی ﷺ نے مجھ کو زکوٰۃ دینے کے متعلق کوئی حکم نہیں فرمایا۔ (دارقطنی' شافعی) اور شافعی رحمہ اللہ نے کہا وقص وہ جانور ہیں کہ نصاب فرض کو نہ پہنچیں۔

**حکم الحدیث:** اس کی سند ضعیف ہے۔

# بَابُ صَدَقَةِ الْفِطْرِ

## صدقہ فطر کا بیان

## اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ (پہلی فصل)

١٨١٥- (١) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ زَكٰوةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ شَعِيْرٍ عَلَى الْعَبْدِ وَالْحُرِّ وَالذَّكَرِ وَالْاُنْثٰى وَالصَّغِيْرِ

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرض کیا ❶ صدقہ فطر ایک صاع کھجور سے یا ایک صاع جو سے' غلام اور آزاد پر مرد اور عورت پر چھوٹے اور بڑے پر جبکہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



وَالْكَبِيرِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَاَمَرَ بِهَا اَنْ تُؤَدّٰى قَبْلَ خُرُوْجِ النَّاسِ اِلَى الصَّلٰوةِ۔ (متفق عليه) (البخاری حديث رقم ۱۵۰۳ ومسلم حديث رقم (۱۲۔ ۹۸٤) و ابوداؤد حديث رقم ۱٦۱۲ و الترمذی حديث رقم ٦۷٦ والنسائی حديث رقم ۲۵۰٤ وابن ماجه حديث رقم ۱۸۱٦ والدارمی حديث رقم ۱٦٦۱ والموطا حديث رقم ۵۲ من كتاب الزكاة واحمد فی المسند ۲/ ۱۰۲)

مسلمان ہوں اور صدقہ ❷ فطر کا حکم فرمایا کہ لوگوں کے نماز کی طرف نکلنے سے پہلے دیا جائے۔ (بخاری ومسلم)

**فوائد الحديث:** ❶ فرض کیا الخ ظاہر حدیث کی رو سے صدقہ فطر جمہور سلف وخلف کے نزدیک فرض ہے اور صدقہ فطر وہ صدقہ ہے جو عید الفطر کے دن نماز سے پہلے دیا جاتا ہے اہل حدیث کے نزدیک ہر قسم میں سے (کھجور یا غلہ سے) ایک صاع دینا چاہئے۔ حجازی صاع جو پانچ رطل کا ہوتا ہے اور ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک گندم میں سے آدھا صاع کافی ہے اور ایک صاع کا اندازہ انگریزی سیر کے ساتھ دو سیر گیارہ چھٹانک ہے۔ ❷ اور صدقہ فطر کا حکم فرمایا الخ طیبی رحمہ اللہ نے فرمایا یہ امر استحباب کے لئے ہے اور جمہور علماء کے نزدیک عید کے دن سورج کے غروب ہونے تک صدقہ فطر دینا جائز ہے اور عید کے روز سے اس کی تاخیر کرنا امام مالک رحمہ اللہ اور شافعی رحمہ اللہ کے نزدیک جائز نہیں اور امام احمد رحمہ اللہ نے فرمایا کہ امید ہے کہ عید کے روز سے تاخیر کرنے میں گناہ نہ ہوگا۔ (رحمۃ الامۃ)

۱۸۱٦ - (۲) وَعَنْ اَبِىْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِىِّ قَالَ كُنَّا نُخْرِجُ زَكٰوةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِّنْ طَعَامٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ شَعِيْرٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ اَقِطٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ زَبِيْبٍ ۔ (متفق عليه) (البخاری حديث رقم ۱۵۰٦ ومسلم حديث رقم (۱۷۔ ۹۵۸) وابوداؤد حديث رقم ۱٦۱٤ والترمذی حديث رقم ٦۷۳۔ والنسائی حديث رقم ۲۵۱۲ وابن ماجه حديث رقم ۱۸۲۹ والدارمی حديث رقم ۱٦٦٤ والموطا ۱/ ۲۸٤ حديث رقم ۵۳ من كتاب الزكاة)

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم ایک صاع ❶ طعام سے یا ایک صاع جو سے یا ایک صاع کھجور سے یا ایک صاع پنیر سے یا ایک صاع خشک انگور سے صدقہ فطر نکالتے تھے۔ (بخاری، مسلم)

**فوائد الحديث:** ❶ ایک صاع طعام الخ خطابی نے کہا طعام سے مراد حدیث میں گندم ہے اور ابن منذر نے خطابی کے اس قول کو رد کیا اس لئے کہ سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ نے طعام میں اجمال کیا پھر اس کی تفصیل بیان کی پھر اس کی دلیل میں ابوسعید کا یہ قول اور ہمارا طعام جو اور منقہ اور پنیر تھا بروایت بخاری وغیرہ بیان کیا۔ (نیل)

## اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ (دوسری فصل)

۱۸۱۷ - (۳) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ فِىْ اٰخِرِ رَمَضَانَ

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے آخر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اَخْرِجُوْا صَدَقَةَ صَوْمِكُمْ فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ هٰذِهِ الصَّدَقَةَ صَاعًا مِّنْ تَمَرٍ اَوْ شَعِيْرٍ اَوْ نِصْفَ صَاعٍ مِّنْ قَمْحٍ عَلٰى كُلِّ حُرٍّ اَوْ مَمْلُوْكٍ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى صَغِيْرٍ اَوْ كَبِيْرٍ ۔ (رواه ابو داوٗد والنسائى) (ابو داوٗد حديث رقم ١٦٢٢ والنسائى حديث رقم ٢٥٠٨)

رمضان میں کہا' اپنے روزوں کی زکوٰۃ نکالو رسول اللہ ﷺ نے فرض کیا یہ صدقہ ایک صاع کھجور سے یا جو سے یا آدھا ❶ صاع گندم سے ہر آزاد اور غلام پر مرد ہو یا عورت' چھوٹا ہو یا بڑا۔ (ابوداؤد' نسائی)

**حکم الحدیث:** اس کی سند ضعیف ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ یا آدھا صاع گندم سے الخ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے اسی حدیث سے دلیل لے کر گندم کا نصف صاع کافی سمجھا ہے اور ابن منذر نے علی' عثمان' ابن الزبیر رضی اللہ عنہم اور اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا سے صحیح اسناد کے ساتھ ایسا ہی نقل کیا ہے اور حاکم نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً ذکر کیا ہے کہ صدقہ فطر دو مد ہیں گندم میں سے اور ترمذی نے سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے ایسا ہی ذکر کیا ہے۔ (روضہ)

١٨١٨ - (٤) وَعَنْهُ قَالَ فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ زَكَاةَ الْفِطْرِ طُهْرَ الصِّيَامِ مِنَ اللَّغْوِ وَالرَّفَثِ وَطُعْمَةً لِّلْمَسَاكِيْنِ (رواه ابو داوٗد) (ابو داوٗد حديث رقم ١٦٠٩ وابن ماجه حديث رقم ١٨٢٧)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' کہ رسول اللہ ﷺ نے فرض کی زکوٰۃ الفطر روزہ پاک کرنے کے لئے بے ہودہ اور بری کلام سے اور مسکینوں ❶ کے کھلانے کے لئے (ابوداؤد)

**حکم الحدیث:** اس کی سند جید ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ مسکینوں کے الخ اس کی سند حسن ہے۔ اس لئے کہ ابوداؤد اور منذری نے اس میں کلام نہیں کیا اور حاکم نے کہا کہ یہ روایت صحیح ہے اور اس کے راوی بخاری کے راوی ہیں۔ (مرقاۃ)

## اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ (تیسری فصل)

١٨١٩ - (٥) عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ بَعَثَ مُنَادِيًا فِيْ فِجَاجِ مَكَّةَ اَلَا اِنَّ صَدَقَةَ الْفِطْرِ وَاجِبَةٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى حُرٍّ اَوْ عَبْدٍ صَغِيْرٍ اَوْ كَبِيْرٍ مُدَّانِ مِنْ قَمْحٍ اَوْ سِوَاهُ اَوْ صَاعٌ مِّنْ طَعَامٍ ۔ (رواه الترمذى) (الترمذى حديث رقم ٦٧٤ والدار قطنى حديث رقم ١٤ من باب زكاة الفطر)

عمرو بن شعیب سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے اپنے دادا (رضی اللہ عنہ) سے نقل کیا کہ نبی ﷺ نے مکہ کے گلی کوچوں میں ایک منادی کو یہ اعلان کرنے کے لئے بھیجا کہ ہر مسلمان ❶ پر مرد ہو یا عورت آزاد ہو یا غلام چھوٹا ہو یا بڑا صدقۃ الفطر واجب ہے' گندم کے دو مد یا سوائے ❷ اس کے یا ایک صاع طعام سے۔ (ترمذی)

**حکم الحدیث:** یہ حدیث حسن غریب ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ ہر مسلمان پر واجب ہے اس حدیث میں دلیل ہے کہ صدقہ فطر لازمی ہے مالدار اور مفلس دونوں پر نصاب کا مالک ہو یا نہ ہو البتہ جس کے پاس ایک دن رات کی خوراک سے زیادہ نہ ہو اس پر فرض نہیں ہے اہل حدیث اور شافعی کا یہی قول ہے' اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ابوحنیفہؒ کہتے ہیں کہ صدقہ فطر اس پر واجب ہے جو نصاب کا مالک ہو۔ ملتقطا من الدرر وغیرہ۔ ❸ قولہ یا اس کے سوائے الخ یعنی اس کو اختیار ہے چاہے تو صدقہ فطر گندم سے دو مد دے اور چاہے اس کے سوائے کسی اور چیز سے پورا صاع دے جیسے جو اور کھجور وغیرہ۔ (مرقاۃ)

۱۸۲۰ - (٦) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ ثَعْلَبَةَ اَوْ ثَعْلَبَةَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِیْ صُعَیْرٍ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَاعٌ مِّنْ بُرٍّ اَوْقَمْحٍ عَنْ كُلِّ اثْنَیْنِ صَغِیْرٍ اَوْ كَبِیْرٍ حُرٍّ اَوْعَبْدٍ ذَكَرٍ اَوْاُنْثٰی اَمَّا غَنِیُّكُمْ فَیُزَكِّیْهِ اللّٰهُ وَاَمَّا فَقِیْرُكُمْ فَیَرُدُّ عَلَیْهِ اَكْثَرَ مِمَّا اَعْطَاهُ (رواه ابو داؤد) (ابو داؤد حدیث رقم ١٦١٩)

عبداللہ بن ثعلبہ یا ثعلبہ بن عبداللہ بن ابی صعیر سے روایت ہے انہوں نے اپنے باپ سے نقل کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایک صاع بر سے ❶ یا فرمایا قمح سے ہر دو کی طرف سے چھوٹے ہوں یا بڑے آزاد ہوں یا غلام مرد ہوں یا عورت' رہا غنی تمہارا تو اللہ تعالیٰ اس کو پاک کرتا ہے اور رہا تمہارا فقیر تو اللہ تعالیٰ اس کو اس سے زیادہ دیتا ہے جتنا اس نے دیا ہے۔'' (ابوداؤد) ❷

**حکم الحدیث**: اس کی سند جید ہے۔

**فوائد الحدیث**: ❶ قولہ بر سے قمح سے فرمایا الخ قمح اور بر دونوں کے معنی گندم کے ہیں اس میں راوی کو شک ہے کہ بر کا یا قمح کا لفظ فرمایا۔ (مرقاۃ) ❷ قولہ (ابوداؤد) الخ ابوداؤد کے نزدیک یہ روایت حسن ہے اور حافظ ابن حجر ؒ نے فرمایا کہ یہ حدیث ضعیف ہے۔

# بَابُ مَنْ لَّا تَحِلُّ لَهُ الصَّدَقَةُ

# اس شخص کے بیان میں کہ جس کو زکوٰۃ لینا حلال نہیں

## اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ (پہلی فصل)

۱۸۲۱ - (۱) عَنْ اَنَسٍ قَالَ مَرَّالنَّبِیُّ ﷺ بِتَمْرَةٍ فِی الطَّرِیْقِ فَقَالَ لَوْلَا اَنِّیْ اَخَافُ اَنْ تَكُوْنَ مِنَ الصَّدَقَةِ لَاَكَلْتُهَا۔(متفق علیه) (البخاری حدیث رقم ۲۰۵۵ ومسلم حدیث رقم (١٦٤ _ ١٠٧١) وابوداؤد حدیث رقم ١٦٥٢ واحمد فی المسند ٣/ ٢٩١)

سیدنا انس ؓ سے روایت ہے' نبی ﷺ ایک کھجور پر سے گذرے جو کہ راستہ میں پڑی تھی' تو آپ نے فرمایا: ''اگر نہ میں ڈرتا کہ یہ کھجور زکوٰۃ کی ہو' ❶ البتہ میں اس کو کھاتا۔'' (بخاری ومسلم)

**فوائد الحدیث**: ❶ البتہ میں اس کو کھاتا الخ معلوم ہوا کہ کوئی حقیر چیز اگر راہ میں پڑی ملے جس کے گر جانے سے مالک کو کچھ غم نہ ہو تو اس کا لینا اور کھانا درست ہے (تحفۃ الاخیار) اور متقی کو چاہیے کہ جس چیز میں شبہ ہو اس سے بچے۔ (مرقاۃ)

۱۸۲۲ - (۲) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ اَخَذَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِیٍّ تَمْرَةً مِّنْ تَمْرِ الصَّدَقَةِ فَجَعَلَهَا فِیْ فِیْهِ فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ كَخْ كَخْ لِیَطْرَحَهَا ثُمَّ قَالَ اَمَا شَعَرْتَ اَنَّا لَانَاْكُلُ الصَّدَقَةَ۔(متفق علیه) (البخاری حدیث رقم

سیدنا ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ حسن بن علی ؓ نے زکوٰۃ کی کھجوروں سے ایک کھجور لی' اور وہ اپنے منہ میں ڈالی نبی ﷺ نے فرمایا: ''دور کر دور کر' تاکہ پھینک دیں اس کو' پھر فرمایا: ''کیا تو جانتا نہیں ❶ کہ ہم صدقہ نہیں کھاتے۔''

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



۱٤۹۱ ومسلم حدیث رقم (۱٦۱۔ ۱۰٦۹) والدارمی حدیث رقم ۱٥۹۱ واحمد فی المسند ۱ / ۲۰۰)

(بخاری ومسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ ہم صدقہ نہیں کھاتے الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جس سے بڑوں کو بچنا واجب ہے اس سے چھوٹوں کو بھی بچنا واجب ہے اور اس سے آپ پر اور آپ کی اولاد پر زکوۃ کی حرمت ثابت ہوئی اور وہ بنو ہاشم اور بنو عبدالمطلب ہیں۔ (نووی)

۱۸۲۳ - (۳) وَعَنْ عَبْدِالْمُطَّلِبِ بْنِ رَبِيْعَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ هٰذِهِ الصَّدَقٰتِ اِنَّمَا هِيَ اَوْسَاخُ النَّاسِ وَاِنَّهَا لَا تَحِلُّ لِمُحَمَّدٍ وَّلَا لِاٰلِ مُحَمَّدٍ۔ (رواہ مسلم) (مسلم حدیث رقم ۱٦۷-۱۰۷۲ و النسائی حدیث رقم ۲٦۰۹ واحمد فی المسند ٤ / ۱٦٦)

سیدنا عبدالمطلب بن ربیعہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہ صدقہ سوائے اس کے نہیں کہ وہ آدمیوں کی میل ❶ ہیں اور وہ محمد ﷺ اور اس کی اولاد کے لیے حلال نہیں۔'' (مسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ وہ آدمیوں کی میل ہے' شاید یہ اس کی طرح سے ہے کہ روپے پیسہ ہاتھ کی میل ہے' بعض بنی ہاشم نے نبی ﷺ سے کہا کہ ہم کو بھی تحصیل زکوۃ کا حاکم کر کے بھیجئے تا کہ ہم کو بھی منافع ہو جیسے دوسرے کو ہوتا ہے' تب نبی ﷺ نے یہ حدیث فرمائی یعنی تم میری برادری ہو تمہارے لیے لائق نہیں کہ لوگوں کا میل کچیل اور صدقہ لو اور یہ ان کی تسکین کے لیے فرمایا۔

۱۸۲٤ - (٤) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اُتِيَ بِطَعَامٍ سَاَلَ عَنْهُ اَهَدِيَّةٌ اَمْ صَدَقَةٌ فَاِنْ قِيْلَ صَدَقَةٌ قَالَ لِاَصْحَابِهِ كُلُوْا وَلَمْ يَاْكُلْ وَاِنْ قِيْلَ هَدِيَّةٌ ضَرَبَ بِيَدِهِ فَاَكَلَ مَعَهُمْ۔ (متفق علیہ) (البخاری حدیث رقم ۲٥۷٦ ومسلم حدیث رقم (۱۷٥۔ ۱۰۷۷ والترمذی حدیث رقم ٦٥٦ والنسائی حدیث رقم ۲٦۱۳)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس وقت رسول اللہ ﷺ کے پاس کوئی کھانا آتا تو آپ اس کے متعلق ❶ پوچھتے کیا یہ تحفہ ❷ ہے یا صدقہ؟'' پس اگر کہا جاتا کہ صدقہ ہے تو آپ اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کو فرماتے کہ تم کھاؤ اور آپ خود نہ کھاتے اور اگر کہا جاتا کہ ہدیہ ہے تو اپنا ہاتھ دراز کرتے' اور اپنے صحابہ کے ساتھ کھاتے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ یہ پوچھنا آپ کا ورع کی وجہ سے تھا اور جب تک کہ لوگوں کو خوب معلوم نہ تھا کہ آپ صدقہ نہیں کھاتے اور اس سے اصل ماکل اور مشارب کا دریافت کرنا جائز ثابت ہوا۔ ❷ قولہ کہ یہ تحفہ ہے الخ صدقہ یہ ہے کہ کوئی شخص کسی مسکین کو صرف ثواب آخرت حاصل کرنے کے لئے کچھ دے اس میں دینے والے کی عزت پائی جاتی ہے اور لینے والے کی ذلت' اس لئے صدقہ آپ پر حرام تھا اور ہدیہ یہ ہے کہ کوئی شخص کسی کو اس نیت سے کچھ دے کہ وہ مجھ سے خوش ہو جائے اور وہ میری عزت کرے تو اس میں لینے والے کی عزت پائی جاتی ہے اور ہدیہ کا عوض دینا بھی جائز ہے جیسے کہ رسول اللہ ﷺ ہدیہ کے عوض دیا کرتے تھے تو اس میں لینے والے پر کچھ احسان نہیں ہوتا بلکہ صرف آپس کی محبت حاصل کرنے کے لئے ہوتا ہے اور یہ اسی لیے آپ کو بھی جائز تھا۔ (مرقاۃ)

۱۸۲٥ - (٥) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ فِيْ بَرِيْرَةَ ثَلٰثُ سُنَنٍ اِحْدَى السُّنَنِ اَنَّهَا عُتِقَتْ فَخُيِّرَتْ فِيْ

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے' کہ سیدہ بریرہ رضی اللہ عنہا ❶ کے بارہ میں تین احکام تھے ایک حکم یہ کہ آزاد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



زَوْجِهَا وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلْوَلَاءُ لِمَنْ اَعْتَقَ وَدَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَالْبُرْمَةُ تَفُوْرُ بِلَحْمٍ فَقُرِّبَ اِلَيْهِ خُبْزٌ وَّاُدْمٌ مِّنْ اُدُمِ الْبَيْتِ فَقَالَ اَلَمْ اَرَ بُرْمَةً فِيْهَا لَحْمٌ قَالُوْا بَلٰى وَلٰكِنْ ذَالِكَ لَحْمٌ تُصُدِّقَ بِهٖ عَلٰى بَرِيْرَةَ وَ اَنْتَ لَا تَاكُلُ الصَّدَقَةَ قَالَ هُوَ عَلَيْهَا صَدَقَةٌ وَّلَنَا هَدِيَّةٌ۔ (متفق علیه) (البخاری حدیث رقم ٥٢٧٩ ومسلم حدیث رقم (١٤ ـ ١٥٠٤) والنسائی حدیث رقم ٢٦١٤ وابن ماجه حدیث رقم ٢٠٧٦ والدارمی حدیث رقم ٢٢٨٩ والموطا ٢/ ٥٦٢ حدیث رقم ٢٥ من كتاب الطلاق واحمد فی المسند ١/ ٢٨١)

ہوئی' پس اسے اپنے خاوند کے متعلق اختیار دیا گیا اور رسول ﷺ نے فرمایا: ''آزاد شدہ غلام کے ورثہ کا حق اس شخص کے لئے ہے جس نے آزاد کیا اور تیسرا یہ کہ رسول اللہ ﷺ گھر تشریف لائے اور گوشت کی ہانڈی خوب جوش میں تھی تو آپ کے لئے روٹی اور گھر کا سالن لایا گیا۔ آپ نے فرمایا: ''کیا میں نے ہانڈی نہیں دیکھی کہ اس میں گوشت ہے؟'' گھر کے لوگوں نے عرض کیا کہ ہے لیکن یہ گوشت بریرہ کو صدقہ دیا گیا ہے اور آپ صدقہ نہیں کھاتے' آپ نے فرمایا: ''وہ گوشت اس پر صدقہ ہے اور ہمارے لئے ہدیہ ہے۔'' (بخاری' مسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ قولہ بریرہ کے الخ بریرہ رضی اللہ عنہا عائشہ رضی اللہ عنہا کی لونڈی کا نام ہے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس کو خرید کر آزاد کیا تھا (مرقاۃ) اس حدیث میں تین مسائل کا ذکر ہے ایک یہ کہ صدقہ جس کو دیا تھا جب اس تک پہنچ گیا اور اس نے دوسرے کو ہدیہ دیا تو اب اس کی حرمت جو سادات پر تھی وہ باقی نہ رہی' دوسرا غلام کا مال اسی کا ہے جو آزاد کرے' تیسرا لونڈی جب آزاد ہو تو اس کو اپنے خاوند کے پاس رہنے یا نہ رہنے کا اختیار ہے۔

١٨٢٦ - (٦) وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقْبَلُ الْهَدِيَّةَ وَيُثِيْبُ عَلَيْهَا۔ (رواه البخاری) (البخاری حدیث رقم ٢٥٨٥)

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہدیہ قبول کرتے اور اس پر بدلہ دیتے تھے (بخاری)

١٨٢٧ - (٧) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَوْ دُعِيْتُ اِلٰى كُرَاعٍ لَّاَجَبْتُ وَلَوْ اُهْدِيَ اِلَيَّ ذِرَاعٌ لَقَبِلْتُ۔ (رواه البخاری) (البخاری حدیث رقم ٢٥٦٧ واحمد فی المسند ٢/ ٤٢٤)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر میں کراع ❶ کی طرف بلایا جاؤں تو میں قبول کروں اور اگر میری طرف ایک دستی تحفہ بھیجا جائے تو میں قبول کروں۔'' (بخاری)

**فوائد الحدیث:** ❶ کراع کی طرف یعنی بکری کی پنڈلی کی طرف۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ دعوت اور تحفہ میں تھوڑے بہت اور اچھے برے کا خیال نہیں کرنا چاہئے بلکہ مسلمانوں کی خاطر داری ضروری ہے۔

١٨٢٨ - (٨) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَيْسَ الْمِسْكِيْنُ الَّذِيْ يَطُوْفُ عَلَى النَّاسِ تَرُدُّهُ اللُّقْمَةُ وَاللُّقْمَتَانِ وَ التَّمْرَةُ وَالتَّمْرَتَانِ وَلٰكِنَّ الْمِسْكِيْنَ

انہی (سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''وہ مسکین نہیں ہے کہ لوگوں پر پھرتا ہے' اس کو ایک لقمہ ملتا ہے یا دو لقمے اور ایک کھجور یا دو کھجوریں' لیکن ❶

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



الَّذِیْ لَا یَجِدُ غِنًی یُّغْنِیْهِ وَلَا یُفْطَنُ بِهٖ فَیُتَصَدَّقُ عَلَیْهِ وَلَا یَقُوْمُ فَیَسْاَلُ النَّاسَ۔(متفق علیه) (البخاری حدیث رقم ۱۴۷۹ ومسلم حدیث رقم ۱۰۱-۱۰۳۹ وابوداؤد حدیث رقم ۱۶۳۱ والنسائی حدیث رقم ۲۵۷۱ والدارمی حدیث رقم ۱۶۱۵ والموطا حدیث رقم ۷ من کتاب صفة النبی ﷺ واحمد فی المسند ۱/ ۳۸٤)

مسکین وہ ہے کہ (وہ اتنا) مال نہیں پاتا' کہ اس کو بے پروا کرے اور معلوم نہیں کیا جاتا کہ وہ محتاج ہے کہ اس کو صدقہ دیا جائے اور نہ وہ کسی کے پاس مانگنے کے لئے جاتا ہے۔'' (بخاری و مسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ لیکن مسکین وہ ہے کہ مال نہیں پاتا الخ بہت سے اہل وعیال والے غریب مسلمان ایسے ہی ہیں کہ باوجود محنت و مشقت کے ان کو ضرورت کے موافق نہیں ملتا اور تنگ دست اور قرض دار رہتے ہیں' ایسے لوگوں کو دینا اور ان کی دل جوئی کرنا اور مدد کرنا ہزار مسکین کے دینے سے بہتر ہے اور ہر مال دار کو اس کا خیال رکھنا ضروری ہے۔

## اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ (دوسری فصل)

### بنی ہاشم کے غلاموں کو بھی صدقہ کا مال لینا حلال نہیں

۱۸۲۹ - (۹) عَنْ اَبِیْ رَافِعٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بَعَثَ رَجُلًا مِّنْ بَنِیْ مَخْزُوْمٍ عَلَی الصَّدَقَةِ فَقَالَ لِاَبِیْ رَافِعٍ اَصْحَبْنِیْ کَیْ مَاتُصِیْبَ مِنْهَا فَقَالَ لَا حَتّٰی اٰتِیَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَاَسْاَلُهٗ فَانْطَلَقَ اِلَی النَّبِیِّ ﷺ فَسَاَلَهٗ فَقَالَ اِنَّ الصَّدَقَةَ لَاتَحِلُّ لَنَاوَاِنَّ مَوَالِیَ الْقَوْمِ مِنْ اَنْفُسِهِمْ (رواه الترمذی وابو داؤد والنسائی) (ابوداؤد حدیث رقم ۱۶۵۰ والترمذی حدیث رقم ۶۵۷ والنسائی حدیث رقم ۲۶۱۲ واحمد فی المسند ۶/ ۱۰)

سیدنا ابورافع رضی اللہ عنہ ❶ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو بنومخزوم میں سے زکوۃ لینے کو بھیجا' تو اس نے سیدنا ابورافع رضی اللہ عنہ سے کہا کہ میرے ساتھ چلو تا کہ تم کو بھی زکوۃ میں سے کچھ مل جائے' سیدنا ابورافع رضی اللہ عنہ نے کہا کہ جب تک میں رسول اللہ ﷺ سے دریافت نہ کرلوں ساتھ نہیں جاؤں گا ابورافع رضی اللہ عنہ نبی ﷺ کی خدمت میں گئے اور آپ سے پوچھا تو آپ نے فرمایا: ''صدقہ ہمارے لیے حلال نہیں ❷ اور تحقیق مولیٰ قوم کا اسی قوم ❸ میں سے ہے۔'' (ترمذی' ابوداؤد' نسائی)

**حکم الحدیث:** اس کی سند صحیح ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ قولہ ابی رافع الخ یہ سیدنا ابورافع رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام تھے اور آپ نے ان کو زکوۃ لینے سے منع فرمایا کہ جیسے ہم کو زکوۃ لینا درست نہیں' ویسے ہی تجھے بھی درست نہیں۔ (مرقاۃ) ❷ اور تحقیق مولیٰ الخ معلوم ہوا کہ بنو ہاشم اور بنو عبدالمطلب کے غلاموں کو بھی زکوۃ کا مال لینا درست نہیں ہے خواہ مملوک ہوں خواہ آزاد۔ ❸ قولہ اسی قوم میں سے ہے الخ میرک شاہ نے کہا کہ اس روایت کو ترمذی نے صحیح کہا ہے اور احمد اور ابن حبان نے بھی اس کو روایت کیا ہے۔ (مرقاۃ)

۱۸۳۰ - (۱۰) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِغَنِيٍّ وَلَا لِذِيْ مِرَّةٍ سَوِيٍّ ۔ (رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ وَ اَبُوْ دَاوٗدَ وَ الدَّارِمِيُّ۔ (ابو داؤد حديث رقم ١٦٣٤ والترمذی حديث رقم ٦٥٢ والدارمی حديث رقم ١٦٣٩ واحمد فی المسند ٢/ ٣٨٩)

فرمایا: ''غنی کے لئے ❶ زکوٰۃ حلال ہے نہ صاحب ❷ قوت تندرست کے لئے۔'' (ترمذی' ابوداؤد' دارمی)

**حکم الحدیث:** یہ حدیث حسن ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ غنی کے لئے کیونکہ غنی اپنے مال میں سے کھائے۔ علماء کا اختلاف ہے کہ کسی غنی کے لیے زکوٰۃ لینا جائز نہیں' امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک اس غنی کو زکوٰۃ لینا جائز نہیں جس کے پاس نصاب ہو یعنی اتنا مال ہو جس میں زکوٰۃ واجب ہوتی ہے امام مالک رحمہ اللہ کا مشہور مذہب یہ ہے کہ جس شخص کے پاس چالیس درہم ہوں اس کے لئے بھی زکوٰۃ لینا جائز ہے اور امام شافعیؒ کے نزدیک جس شخص کا گزارہ نہیں چلتا اور ضروریات پوری نہیں ہوتیں تو اس کو زکوٰۃ لینا جائز ہے اگر چہ اس کے پاس چالیس درہم سے بھی زیادہ مال ہو اور جس شخص کا گزارہ چلتا ہو تو اس کو زکوٰۃ لینا جائز نہیں اگر چہ اس کے پاس تھوڑا سا مال ہو اور امام احمد کے اکثر شاگردوں نے ان سے یہ روایت کیا ہے کہ جس کے پاس پچاس درہم یا اس قدر سونا ہو تو اس کو زکوٰۃ لینا جائز نہیں اور بعض نے اس سے یہ روایت کیا ہے کہ جو شخص کسب کرنے والا ہو اس کو زکوٰۃ لینا جائز نہیں۔ (رحمۃ الامۃ) ❷ اور نہ صاحب قوت الخ یعنی ہٹا کٹا محنت مزدوری کر کے کھائے اور غنی کی مقدار کو ہم آئندہ باب میں بیان کریں گے انشاء اللہ تعالیٰ یعنی اس شخص کے لیے زکوٰۃ حلال نہیں کہ جس کے اعضاء سالم ہوں اور وہ قادر ہو اس قدر کمانے پر کہ اس کو اور اس کے عیال کو کفایت کرے اور امام شافعی رحمہ اللہ کا یہی قول ہے کہ جو شخص قوی ہو اور کسب پر قادر ہو اس کے لیے زکوٰۃ لینا جائز نہیں اور احناف کے نزدیک جب وہ مالک نصاب نہ ہو تو اس کو زکوٰۃ لینا جائز ہے اور انہوں نے کہا کہ یہ حدیث منسوخ ہے حالانکہ نسخ صرف احتمال سے ثابت نہیں ہو سکتا' میرک شاہ نے کہا کہ ترمذی نے اس حدیث کو حسن کہا ہے۔ (مرقاۃ وغیرہ)

١٨٣١ - (١١) وَرَوَاهُ اَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ) (النسائی حديث رقم ٢٥٩٧ وابن ماجه حديث رقم ١٨٣٩ واحمد فی المسند ٢/ ١٦٤)

امام احمد اور نسائی اور ابن ماجہ نے سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

١٨٣٢ - (١٢) وَعَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَدِيِّ بْنِ الْخِيَارِ قَالَ اَخْبَرَنِيْ رَجُلَانِ اَنَّهُمَا اَتَيَا النَّبِيَّ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَهُوَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَهُوَ يَقْسِمُ الصَّدَقَةَ فَسَاَلَاهُ مِنْهَا فَرَفَعَ فِيْنَا النَّظَرَ وَخَفَضَهُ فَرَاٰنَا جَلْدَيْنِ فَقَالَ اِنْ شِئْتُمَا اَعْطَيْتُكُمَا وَلَا حَظَّ فِيْهَا لِغَنِيٍّ وَلَا لِقَوِيٍّ مُكْتَسِبٍ (رواه ابوداؤد والنسائی) (ابو داؤد حديث رقم ١٦٣٣ والنسائی حديث رقم ٢٥٩٨)

عبیداللہ بن عدی بن خیار سے روایت ہے کہ مجھے دو آدمیوں نے خبر دی کہ وہ دونوں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے جب کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع ❶ میں مال زکوٰۃ تقسیم فرما رہے تھے تو ان دونوں نے آپ سے صدقہ مانگا' تو آپ نے ہم میں نظر بلند کی اور پست کی اور آپ نے ہم کو قوی دیکھا' تو آپ نے فرمایا: ''اگر تم ❷ چاہو تو میں تم کو دوں' اور غنی کے لیے اس صدقہ میں حصہ ہے نہ قوی کے لئے جو کہ کسب کی قدرت رکھتا ہو۔'' (ابوداؤد' نسائی)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



**حکم الحدیث:** اس کی سند قوی ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ حجۃ الوداع رسول اللہ ﷺ کا وہ حج کہ جس میں آپ نے احکام بیان فرمائے اور لوگوں کو رخصت فرمایا کیونکہ آپ کی وفات کے دن قریب تھے۔ یعنی صدقہ کھانا تم پر حرام ہے اور اگر تم حرام ہی کھانا چاہو تو میں تم کو دے دوں گا یہ بطریق توبیخ آپ ❷ نے فرمایا اور علماء احناف نے یہ معنی کیا ہے کہ جو شخص کسب پر قدرت رکھتا ہو اس کو لائق نہیں کہ زکوٰۃ لے کر اس ذلت پر راضی ہو۔

۱۸۳۳ - (۱۳) وَعَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ مُّرْسَلًا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِغَنِيٍّ اِلَّا لِخَمْسَةٍ لِغَازٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوْلِعَامِلٍ عَلَيْهَا اَوْلِغَارِمٍ اَوْلِرَجُلٍ اِشْتَرَاهَا بِمَالِهٖ اَوْلِرَجُلٍ كَانَ لَهٗ جَارٌ مِّسْكِيْنٌ فَتُصُدِّقَ عَلَى الْمِسْكِيْنِ فَاَهْدَى الْمِسْكِيْنُ لِلْغَنِيِّ۔ (رَوَاهُ مَالِكٌ وَاَبُوْدَاوٗدَ) (ابوداؤد حديث رقم ١٦٣٥ وابن ماجه حديث رقم ١٨٤١ والموطا حديث رقم ٢٩ من كتاب الزكاة واحمد فى المسند ٣/ ٥٦)

عطاء بن یسار رحمہ اللہ سے بطریق ارسال روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''غنی کے لئے زکوٰۃ حلال نہیں مگر پانچ آدمیوں ❶ کے لئے ایک ❷ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے والے کے لئے دوسرے ❸ عامل زکوٰۃ کے لئے' تیسرے تاوان ❹ بھرنے والے کے لئے' چوتھے اس کے لئے کہ جو زکوٰۃ کی چیز اپنے مال کے ساتھ خریدے ❺ پانچویں اس کے لئے کہ اس کے پاس غریب ہمسایہ ہے پس فقیر کو زکوٰۃ دی گئی تو تحفہ بھیجا ❻ فقیر نے غنی کے واسطے۔'' (مالک وابوداؤد)

**فوائد الحدیث:** ❶ مگر پانچ آدمیوں کے لیے یعنی یہ اگر غنی بھی ہوں تو ان کو زکوٰۃ لینا درست ہے۔

❷ ایک جہاد کرنے والے کے الخ یعنی جب اس کو سواری یا ہتھیار یا خرچ راہ کی ضرورت ہو۔ غازی اگرچہ غنی ہو اس کو زکوٰۃ دینا امام شافعیؒ کے نزدیک درست ہے اور علماء احناف کے نزدیک جب غازی غنی ہو تو اس کو زکوٰۃ دینا درست نہیں۔ (ح وع)

❸ دوسرے عامل زکوٰۃ کے لئے یعنی وہ اس میں اپنی محنت کے مطابق لے لے۔ ❹ تیسرے تاوان بھرنے والے کے لئے یعنی جس کا مال اس تاوان کے ادا کرنے کو کافی نہ ہو تو اس کو تاوان ادا کرنے کے لئے صدقہ لینا درست ہے' اگرچہ وہ مال دار ہو۔

❺ کہ اپنے مال کے ساتھ زکوٰۃ کی چیز خریدے الخ یعنی کسی فقیر سے زکوٰۃ کا مال قیمت دے کر خرید لے۔

❻ پس تحفہ بھیجا الخ مثلاً فقیر کو گوشت ملا اور اس نے وہ گوشت تحفہ کے طور پر کسی مال دار کو بھیجا تو مال دار کو اس کا کھانا درست ہے۔

۱۸۳٤ - (۱٤) وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّاَبِيْ دَاوٗدَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ اَوِابْنِ السَّبِيْلِ۔ (ابو داؤد حديث رقم ١٦٣٧)

اور ابوداؤد کی ایک روایت میں جو سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ سے منقول ہے یوں ہے کہ ''مسافر کے لیے''۔

**حکم الحدیث:** اس کی سند ضعیف ہے۔ دوسری سند سے موصولاً مروی ہے اور وہ سند صحیح ہے۔

۱۸۳۵ - (۱۵) وَعَنْ زِيَادِ بْنِ الْحَارِثِ الصُّدَائِيِّ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَبَايَعْتُهٗ فَذَكَرَ حَدِيْثًا طَوِيْلًا فَاَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ اَعْطِنِيْ مِنَ الصَّدَقَةِ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَرْضَ بِحُكْمِ نَبِيٍّ وَّلَا غَيْرِهٖ فِي الصَّدَقَاتِ حَتّٰى حَكَمَ فِيْهَا هُوَ فَجَزَّاهَا ثَمَانِيَةَ اَجْزَاءٍ

سیدنا زیاد بن حارث صدائی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نبی ﷺ کے پاس آیا' میں نے آپ سے بیعت کی اور زیاد نے لمبی حدیث ذکر کی (اس میں ہے کہ) نبی ﷺ کے پاس ایک شخص آیا' تو کہا مجھے زکوٰۃ میں سے دیجئے' اس کو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''زکوٰۃ کے بارہ میں اللہ تعالیٰ کسی نبی کے حکم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



فَاِنْ كُنْتَ مِنْ تِلْكَ الْاَجْزَآءِ اَعْطَيْتُكَ (رواه ابو داوٗد) (ابو داوٗد حديث رقم ١٦٣٠ والدار قطني حديث رقم ٩ من باب الحث على اخراج الصدقة)

پر راضی ہوا نہ غیر نبی کے' یہاں تک کہ خود اللہ تعالیٰ نے زکوٰۃ میں ❶ حکم فرمایا پس زکوٰۃ کے آٹھ مصارف ❷ بیان کئے' اگر تو ان آٹھ میں سے ہے تو میں تجھ کو دوں گا۔" (ابوداؤد)

**حکم الحدیث:** اس کی سند ضعیف ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ زکوٰۃ میں یعنی اس کی تقسیم میں کہ اس کا کون مستحق ہے۔

❷ اللہ تعالیٰ نے ان مصارف کو سورۂ براءت کے آٹھویں رکوع میں خود بیان فرمایا ہے۔ اس طرح کہ یہ صدقات تو دراصل فقیروں اور مسکینوں کے لئے ہیں اور ان کے لئے جو صدقات کے کام پر مامور ہوں' اور ان کے لئے جن کی تالیف قلب مطلوب ہو اور گردنوں کے چھڑانے میں اور قرض داروں کی مدد کرنے میں اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں اور مسافر نوازی میں استعمال کرنے کے لئے ہیں (سورۂ توبہ' آیت ٦٠)

## اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ (تیسری فصل)

١٨٣٦ - (١٦) عَنْ زَيْدِبْنِ اَسْلَمَ قَالَ شَرِبَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لَبَنًا فَاَعْجَبَهٗ فَسَاَلَ الَّذِیْ سَقَاهُ مِنْ اَيْنَ هٰذَا اللَّبَنُ فَاَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ وَرَدَعَلٰى مَآءٍ قَدْسَمَّاهُ فَاِذَانَعَمٌ مِنْ نَعَمِ الصَّدَقَةِ وَهُمْ يَسْقُوْنَ فَحَلَبُوْا مِنْ اَلْبَانِهَا فَجَعَلْتُهٗ فِیْ سِقَائِیْ فَهُوَ هٰذَا فَاَدْخَلَ عُمَرُ يَدَهٗ فَاسْتَقَآءَ (رواه مالك والبيهقي في شعب الايمان) (الموطا حديث رقم ٣١ من كتاب الزكاة والبيهقي في شعب الايمان حديث رقم ٥٧٧١)

زید بن اسلم سے روایت ہے کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے دودھ پیا' تو ان کو اچھا لگا' پھر اس شخص سے پوچھا کہ جس نے ان کو دودھ پلایا وہ کہاں سے آیا ہے؟ اس نے آپ رضی اللہ عنہ کو خبر دی کہ وہ ایک پانی پر گیا تھا' کہ (تحقیق اس کا نام لیا) اچانک وہاں کتنے اونٹ زکوٰۃ کے اونٹوں سے تھے' اور اونٹوں والے اونٹوں کو پانی پلاتے تھے تو انہوں نے ان کا تھوڑا سا دودھ دوہا پھر میں نے اس کو اپنی مشک میں ڈال لیا یہ دودھ وہی ہے تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے ہاتھ اپنا اپنے منہ میں داخل کیا' اور قے کر دی۔ (مالک' بیہقی فی شعب الایمان)

**حکم الحدیث:** اس کی سند ضعیف ہے۔

# بَابُ مَنْ لَا تَحِلُّ لَهُ الْمَسْاَلَةُ وَمَنْ تَحِلُّ لَهٗ

## جن لوگوں کو سوال کرنا جائز ہے اور جن کو جائز نہیں ان کا بیان

## اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ (پہلی فصل)

١٨٣٧ - (١) عَنْ قَبِيْصَةَ بْنِ مُخَارِقٍ قَالَ تَحَمَّلْتُ حَمَالَةً فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَسْاَلُهٗ فِيْهَا فَقَالَ اَقِمْ حَتّٰى تَاْتِيَنَا الصَّدَقَةُ فَنَاْمُرَ لَكَ بِهَا ثُمَّ قَالَ يَاقَبِيْصَةُ اِنَّ

سیدنا قبیصہ بن مخارق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ضامن ❶ ہوا' میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔ اس حال میں کہ میں ان سے سوال کرتا تھا اس (تاوان) کے ادا کرنے کے لئے' تو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



الْمَسْئَلَةَ لَا تَحِلُّ اِلَّا لِاَحَدٍ ثَلَاثَةٍ رَجُلٍ تَحَمَّلَ حَمَالَةً فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْئَلَةُ حَتّٰى يُصِيْبَهَا ثُمَّ يُمْسِكُ وَرَجُلٍ اَصَابَتْهُ جَائِحَةٌ اِجْتَاحَتْ مَالَهُ فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْئَلَةُ حَتّٰى يُصِيْبَ قِوَامًا مِّنْ عَيْشٍ اَوْ قَالَ سِدَادًا مِّنْ عَيْشٍ وَرَجُلٍ اَصَابَتْهُ فَاقَةٌ حَتّٰى يَقُوْمَ ثَلٰثَةٌ مِّنْ ذَوِى الْحِجٰى مِنْ قَوْمِهٖ لَقَدْ اَصَابَتْ فُلَانًا فَاقَةٌ فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْئَلَةُ حَتّٰى يُصِيْبَ قِوَامًا مِّنْ عَيْشٍ اَوْ قَالَ سِدَادًا مِّنْ عَيْشٍ فَمَا سِوَاهُنَّ مِنَ الْمَسْئَلَةِ يَا قَبِيْصَةُ سُحْتٌ يَّاْكُلُهَا صَاحِبُهَا سُحْتًا۔ (رواہ مسلم) (مسلم حدیث رقم (۱۰۹ ـ ۱۰۴٤) وابوداؤد حدیث رقم ۱٦٤۰ والنسائی حدیث رقم ۲۵۸۰ والدارمی حدیث رقم ۱٦۷۸ واحمد فی المسند ۳/ ٤۷۷)

آپ نے فرمایا: ''ٹھہرا رہ یہاں تک کہ ہمارے پاس زکوٰۃ آئے' ہم اس میں سے تمہیں دلوا دیں گے۔'' پھر فرمایا: اے قبیصہ! سوال درست نہیں مگر تین آدمیوں میں سے ایک کے لیے ایک تو وہ شخص کہ جو ضامن ہوا تو اس کے لئے درست ہے سوال یہاں تک کہ اس ضمانت کو پہنچے ❷ پھر سوال کرنے سے بند رہے اور دوسرا وہ شخص ہے کہ اس کو آفت ❸ پہنچی کہ اس نے اس کا مال ہلاک کر دیا تو اس کو سوال درست ہے یہاں تک کہ وہ اس قدر کو پہنچے کہ اس سے اس کی ضرورت پوری ہو جائے' یا فرمایا محتاجگی کو دفع کرے اور تیسرا شخص وہ ہے کہ اس کو سخت حاجت پہنچے یہاں تک کہ تین آدمی اس کی قوم سے صاحب عقل کھڑے ہوں ❹ اور وہ کہنے والے ہوں (یعنی گواہی دیں) کہ فلاں کو سخت حاجت پہنچی تو اس کو سوال درست ہے یہاں تک کہ اس قدر کو پہنچے کہ جس سے اس کی ضرورت پوری ہو جائے' یا فرمایا محتاجگی کو دفع کرے' تو اے قبیصہ! ان تین صورتوں کے سوا سوال کرنا حرام ہے' اس کا صاحب حرام کھاتا ہے۔'' (مسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ ضامن ہونا یہ ہے کہ اپنے پر غیر کا بوجھ ڈالے اس طرح کہ جیسے دو آدمیوں کے باعث قرض کی بابت جھگڑا ہو یا خون بہا کی بابت یا جرمانہ کی بابت اور تیسرا آدمی ان دونوں میں صلح کرا دے اور مال کو اپنے لئے اس قدر لے تو اس کو سوال کرنا درست ہے عرب میں اس طرح کی ذمہ داری کا بہت رواج تھا۔ (تحفۃ الاختیار) ❷ یعنی اتنا مال حاصل کر لے کہ جس مال سے ضمانت ادا کرے۔ ❸ اس کو آفت پہنچی' مراد مال کا برباد ہونا ہے' جیسے آگ کا جلانا یا غرق ہونا یا لٹ جانا۔ ❹ فاقہ کی گواہی میں جو تین آدمیوں کی شرط لگائی تو با احتیاط اور استحباب کے لئے ورنہ یہ شرط ضروری نہیں کہ فاقہ والے کو گواہی کے بغیر سوال کرنا درست نہیں' اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سوال اصل میں حرام ہے' لیکن ان تینوں ضرورتوں میں مانگنا درست ہے ان کے سوا کسی طرح کا سوال درست نہیں۔

۱۸۳۸ - (۲) وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ سَاَلَ النَّاسَ اَمْوَالَهُمْ تَكَثُّرًا فَاِنَّمَا يَسْاَلُ جَمْرًا فَلْيَسْتَقِلَّ اَوْلِيَسْتَكْثِرْ (رواہ مسلم) (مسلم حدیث رقم (۱۰۵ ـ ۱۰٤۱) وابن ماجہ حدیث رقم ۱۸۲۸)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص لوگوں سے ان کے اموال اس لئے مانگتا ہے کہ اپنا مال ❶ بڑھائے تو وہ آگ کا انگارہ مانگتا ہے' اب اس کو چاہئے (اس کی مرضی ہے) کہ کم مانگے یا بہت مانگے۔'' (مسلم)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



**فوائد الحدیث:** ❶ اپنا مال بڑھائے الخ فاقہ میں سوال کرنا درست ہے مال جمع کرنے کے لئے درست نہیں۔

١٨٣٩ - (٣) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَسْأَلُ النَّاسَ حَتّٰى يَأْتِيَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَيْسَ فِيْ وَجْهِهٖ مُزْعَةُ لَحْمٍ۔ (متفق عليه) (البخاری حدیث رقم ١٤٧٤ ومسلم حدیث رقم (١٠٤۔ ١٠٤٠) والنسائی حدیث رقم ٢٥٨٥ واحمد فی المسند ٢/ ١٥)

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''آدمی ہمیشہ لوگوں سے مانگتا رہتا ہے یہاں تک کہ قیامت کے دن وہ اس حالت میں آئے گا کہ اس کے چہرہ پر گوشت نہیں ❶ ہوگا۔'' (بخاری ومسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ یعنی لوگوں سے سوال کرنے والا قیامت کے دن نہایت ذلیل ہوگا یا حقیقۃً اس کا یہی حال ہوگا کہ اس کے چہرہ پر اصلاً گوشت نہ ہوگا سوال کرنے کی یہ سزا ہوگی یا لوگوں کے نشانہ کرنے کے لیے کہ لوگ پہچانیں کہ یہ وہ شخص ہے جو دنیا میں لوگوں سے سوال کرتا تھا اس سے وہ بہت شرمندہ اور ذلیل ہوگا' اس نے اپنے نفس کو دنیا میں سوال کرنے کے ساتھ ذلیل کر ڈالا تھا اور اپنی آبرو کو کھو دیا تھا' اللہ تعالیٰ نے اس کو آخرت میں ذلیل کیا اور اس کی عزت اور آبرو کھودی اور آخرت کی بے عزتی بہت بڑا عذاب ہے' اس زمانہ کے لوگوں نے کسب حلال چھوڑ کر سوال کرنا پیشہ بنالیا ہے' اور آخرت کی بے عزتی اور رسوائی کا کچھ خیال نہیں کرتے' امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ کی جناب میں یہ دعا مانگا کرتے تھے۔ ''اللهم كما اصنت وجهي عن سجود غيرك'' یاالٰہی! جیسا کہ تو نے میرے چہرہ کو غیر اللہ کے آگے سجدہ کرنے سے بچایا ہے' ویسے ہی میرے چہرہ کو غیر اللہ سے سوال کرنے سے بچا۔

١٨٤٠ - (٤) وَعَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تُلْحِفُوْا فِي الْمَسْئَلَةِ فَوَاللّٰهِ لَا يَسْأَلُنِيْ اَحَدٌ مِّنْكُمْ شَيْئًا فَتُخْرِجَ لَهٗ مَسْئَلَتُهٗ مِنِّيْ شَيْئًا وَّاَنَا لَهٗ كَارِهٌ فَيُبَارَكُ لَهٗ فِيْمَا اَعْطَيْتُهٗ۔ (مسلم) (مسلم حدیث رقم (٩٩۔ ١٠٣٨) والنسائی حدیث رقم ٢٥٩٣ والدارمی حدیث رقم ١٦٤٤ واحمد فی المسند ٤/ ٩٨)

سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مانگنے میں مبالغہ نہ کرو' اللہ کی قسم! تم میں سے کوئی مجھ سے کچھ نہیں مانگتا تو اس کے لیے کچھ نکالے اس کا مجھ سے سوال کرنا اس حال میں کہ میں اس چیز کے دینے کو مکروہ جانتا ہوں' پھر ❶ برکت دی جائے اس کے لیے اس چیز میں کہ میں نے اسے دی ہے۔'' (مسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ پھر برکت دی جائے الخ یعنی جو چمٹ کر سوال کر کے مجھ سے کچھ حاصل کر لے گا تو وہ مال بے برکت ہوگا' اس سے معلوم ہوا کہ سوال کرنا حرام ہے خصوصاً چمٹ کر مانگنا سخت حرام ہے۔

١٨٤١ - (٥) وَعَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَاَنْ يَّاْخُذَ اَحَدُكُمْ حَبْلَهٗ فَيَاْتِيَ بِحُزْمَةِ حَطَبٍ عَلٰى ظَهْرِهٖ فَيَبِيْعَهَا فَيَكُفَّ اللّٰهُ بِهَا وَجْهَهٗ خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ اَنْ يَّسْاَلَ النَّاسَ اَعْطَوْهُ اَوْ مَنَعُوْهُ۔ (رواه البخاری) (البخاری حدیث رقم ١٤٧١ والنسائی حدیث رقم ٢٥٨٤ وابن ماجه حدیث رقم

سیدنا زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''البتہ یہ کہ تمہارا ایک اپنی رسی لے' پھر ایک لکڑیوں کی گٹھی لائے اپنی پیٹھ پر' اس کو بیچے تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کی آبرو رکھے' اس سے بہتر ہے کہ وہ لوگوں سے مانگے' وہ اس کو دیں یا نہ دیں۔'' (بخاری)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



(۱۸۳٦

۱۸٤۲ - (٦) عَنْ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَاَعْطَانِيْ ثُمَّ سَأَلْتُهٗ فَاَعْطَانِيْ ثُمَّ قَالَ لِيْ يَا حَكِيْمُ اِنَّ هٰذَا الْمَالَ خَضِرٌ حُلْوٌ فَمَنْ اَخَذَهٗ بِسَخَاوَةِ نَفْسٍ بُوْرِكَ لَهٗ فِيْهِ وَمَنْ اَخَذَهٗ بِاِشْرَافِ نَفْسٍ لَّمْ يُبَارَكْ لَهٗ فِيْهِ وَكَانَ كَالَّذِيْ يَاْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِّنَ الْيَدِ السُّفْلٰى قَالَ حَكِيْمٌ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا اَرْزَاُ اَحَداً بَعْدَكَ شَيْئًا حَتّٰى اُفَارِقَ الدُّنْيَا۔ (متفق عليه) (البخاری حدیث رقم ۱٤۷۲ ومسلم حدیث رقم (٥٦۔ ۱۰۳٥) والترمذی حدیث رقم ۲٤٦۳ والنسائی حدیث رقم ۲٦۰۱ والدارمی حدیث رقم ۱٤۷۲ واحمد فی المسند ۳/ ٤۳٤)

سیدنا حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مانگا' تو آپ نے مجھ کو دیا' پھر مانگا' تو مجھے دیا' پھر مجھے فرمایا: ''اے حکیم! یہ مال سبز شیریں ہے پس تو جوکوئی اس کو نفس کی بے پروائی کے ساتھ لے' اس کے لئے اس میں برکت دی جاتی ہے اور جوکوئی نفس کے طمع کے ساتھ لے تو اس کے لیے اس میں برکت نہیں ❶ کی جاتی اور وہ اس شخص کی مانند ہوتا ہے کہ کھاتا ہے اور پیٹ نہیں بھرتا اور اوپر والا ہاتھ نچلے ہاتھ سے بہتر ہے'' ❷ حکیم نے کہا پس میں نے کہا اے اللہ کے رسول! اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے! اب میں کسی کے مال میں سے کچھ کم نہ کروں گا ❸ یہاں تک کہ میں دنیا سے چلا جاؤں۔ (بخاری و مسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ برکت نہیں کی جاتی الخ یعنی سخی اور قناعت والے کے مال میں اللہ تعالیٰ برکت دیتا ہے کہ وہ آسودہ رہتا ہے اور حرص والے کے مال میں برکت نہیں ہوتی یعنی کتنا ہی اس کو ملے اس کا پیٹ نہیں بھرتا جیسے جوع القلب کی بیماری والا کتنا ہی کھائے اس کو آسودگی نہیں ملتی۔ اس چیز میں کہ دی ہے الخ غزالی رحمہ اللہ نے کہا جوکوئی کسی سے کچھ مال حاصل کرے' اور لینے والا جانتا ہو کہ دینے والے نے جو مجھ کو یہ چیز دی تو صرف میری یا مجلس والوں کی شرم کی وجہ سے دی ہے اور جوکوئی اس پر باعث نہ تھا تو لینے والے پر اجماع کے ساتھ یہ حرام ہے' وہ مال دینے والے یا اس کے وارثوں کو واپس دے' امام نووی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ علماء نے ضرورت کے بغیر سوال کرنے کی ممانعت پر اتفاق کیا ہے اور علماء شافعیہ نے اس شخص کے حق میں اختلاف کیا ہے جو کسب حلال پر قدرت رکھتا ہو لیکن فی الحال اس کے پاس کچھ نہ ہو' تو صحیح قول یہی ہے کہ اس شخص پر بھی سوال کرنا حرام ہے اس لئے کہ احادیث کے ظاہر سے یہی معلوم ہوتا ہے۔

❷ یعنی دینے والا جو ہاتھ اٹھا کر دیتا ہے مانگنے والے سے افضل ہے جو ہاتھ پھیلا کر مانگتا اور لیتا ہے۔

❸ کم نہ کروں گا الخ چنانچہ حکیم نے اپنا حصہ بیت المال میں سے بھی کبھی نہ لیا سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ اپنی خلافت میں ان کو بلا بلا کر دیتے تھے اور یہ نہ لیتے تھے۔

۱۸٤۳ - (۷) عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَهُوَ يَذْكُرُ الصَّدَقَةَ وَالتَّعَفُّفَ عَنِ الْمَسْئَلَةِ اَلْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِّنَ الْيَدِ السُّفْلٰى وَالْيَدُ الْعُلْيَا هِيَ الْمُنْفِقَةُ وَالسُّفْلٰى هِيَ السَّآئِلَةُ۔ (متفق عليه) (البخاری حدیث رقم ۱٤۲۹ ومسلم حدیث

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت فرمایا جب کہ وہ منبر پر تھے' آپ صدقہ کا ذکر کر رہے تھے اور سوال سے بچنے کا' اونچا ہاتھ نیچے ہاتھ سے بہتر ہے اور اونچا ہاتھ خرچ کرنے والا ہے اور نیچا ہاتھ مانگنے والا ہے۔'' (بخاری و مسلم)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



رقم (۹۴۔ ۱۰۳۳) وابوداؤد حدیث رقم ۱۶۴۸ والنسائی حدیث رقم ۲۵۳۳ والموطا حدیث رقم ۸ من کتاب الصدقة واحمد فی المسند ۲/ ۶۷)

۱۸۴۴ - (۸) وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ قَالَ اِنَّ اُنَاسًا مِّنَ الْاَنْصَارِ سَاَلُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَاَعْطَاهُمْ ثُمَّ سَاَلُوْهُ فَاَعْطَاهُمْ حَتّٰی نَفِدَ مَا عِنْدَهٗ فَقَالَ مَا يَكُوْنُ عِنْدِیْ مِنْ خَيْرٍ فَلَنْ اَدَّخِرَهٗ عَنْكُمْ وَمَنْ يَّسْتَعْفِفْ يُعِفَّهُ اللّٰهُ وَمَنْ يَّسْتَغْنِ يُغْنِهِ اللّٰهُ وَمَنْ يَّتَصَبَّرْ يُصَبِّرْهُ اللّٰهُ وَمَا اُعْطِیَ اَحَدٌ عَطَآءً هُوَ خَيْرٌ وَّاَوْسَعُ مِنَ الصَّبْرِ۔(متفق علیه) (البخاری حدیث رقم ۱۴۶۹ ومسلم حدیث رقم (۱۲۴۔ ۱۰۵۳) وابوداؤد حدیث رقم ۱۶۴۴ والترمذی حدیث رقم ۲۰۲۴ والنسائی حدیث حدیث ۲۵۸۸ والدارمی حدیث رقم ۱۶۴۶ والموطا حدیث رقم ۷ من کتاب الصدقة واحمد فی المسند ۳/ ۱۲)

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تحقیق انصار میں سے کتنے آدمیوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مانگا' آپ نے ان کو دیا پھر انہوں نے آپ سے مانگا' تو آپ نے ان کو دیا یہاں تک جو آپ کے پاس تھا' ختم ہو چکا' تو فرمایا: ''جو چیز میرے پاس تھی ختم ہوگئی' میں ہرگز اس کو تم سے ذخیرہ نہ کروں گا اور جو شخص ❶ سوال کرنے سے بچے تو اللہ تعالیٰ اس کو بچاتا ہے اور جو بے پروائی ظاہر کرتا ہے اللہ اس کو بے پرواہ کرتا ہے اور جو صبر چاہے تو اللہ تعالیٰ اس کو صبر دیتا ہے اور کوئی شخص بخشش نہیں دیا گیا کہ وہ بہتر ہو اور فراخ تر ہو صبر سے۔'' (بخاری ومسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ اور جو شخص الخ یہ حدیث تہذیب اخلاق اور درویشی کی اصل ہے' معلوم ہوا کہ آدمی کی خو بدلنا ممکن ہے لیکن بدخو چھوڑنے میں محنت اور ریاضت کرنا پڑتی ہے' اور نیک خو عادت ہو جاتی ہے' پھر محنت اور تکلف اور بناوٹ کی کچھ حاجت نہیں رہتی' بعض لوگ جو کہتے ہیں کہ آدمی کی خو نہیں بدلتی' تو اس حدیث سے معلوم ہوا کہ یہ بات غلط ہے' اگر خو بدلنا ممکن نہ ہوتا تو انبیاء علیہم السلام کا آنا اور ان کی تعلیم بے فائدہ ہو جاتی' جانوروں کی خو تعلیم اور محنت سے بدل جاتی ہے' جیسے باز اور شکاری کتے کی تو پھر بھلا آدمی کی کیوں کر نہ بدلے' ہاں یہ ضرور ہے کہ محنت کے بغیر کچھ نہیں ہوتا جو بدخو بدلنے کا طریقہ معلوم کرنا چاہے تو وہ احیاء العلوم اور کیمیائے سعادت کو دیکھے۔ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ

۱۸۴۵ - (۹) وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ كَانَ النَّبِیُّ ﷺ يُعْطِيْنِی الْعَطَآءَ فَاَقُوْلُ اَعْطِهِ اَفْقَرَ اِلَيْهِ مِنِّیْ فَقَالَ خُذْهُ فَتَمَوَّلْهُ وَتَصَدَّقْ بِهٖ فَمَا جَآءَكَ مِنْ هٰذَا الْمَالِ وَاَنْتَ غَيْرُ مُشْرِفٍ وَّلَا سَآئِلٍ فَخُذْهُ وَمَالَا فَلَا تُتْبِعْهُ نَفْسَكَ (متفق علیه) (البخاری حدیث رقم ۱۴۷۳ ومسلم حدیث رقم ۱۱۰-۱۰۴۵ و النسائی حدیث رقم ۲۶۰۸ واحمد فی المسند ۱/ ۱۷)

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' نبی صلی اللہ علیہ وسلم مجھے کچھ دینا چاہتے تو میں کہتا مجھ سے زیادہ جو شخص محتاج ہو اس کو دیجئے' آپ فرماتے ''اس کو لے لو اور اس کو اپنے مال میں داخل کر اور اس کو صدقہ کر تو جو چیز کہ تیرے پاس مال سے آئے اور تو طمع نہ کرنے والا ہو اور نہ مانگنے والا ہو تو اس کو لے اور جو چیز کہ اس طرح نہ ہو پس اس کے پیچھے ❶ اپنے نفس کو نہ لگا۔'' (بخاری ومسلم)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



**فوائد الحدیث:** ❶ پیچھے یعنی جو مال بغیر توقع اور بغیر حرص اور سوال کے ملے وہ حلال ہے اور اگر زبان سے ظاہراً سوال کیا' یا دل میں امید رکھی اور اس کی طرف خیال لگا کر باطنی سوال کیا تو وہ حلال طیب نہیں ہے۔ (تحفۃ الاخیار)

## اَلْفَصْلُ الثَّانِي (دوسری فصل)

١٨٤٦- (١٠) عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْمَسَآئِلُ كُدُوْحٌ يَّكْدَحُ بِهَا الرَّجُلُ وَجْهَهٗ فَمَنْ شَآءَ اَبْقٰى عَلٰى وَجْهِهٖ وَمَنْ شَآءَ تَرَكَهٗ اِلَّا اَنْ يَّسْاَلَ الرَّجُلُ ذَاسُلْطَانٍ اَوْفِيْ اَمْرٍ لَا يَجِدُمِنْهُ بُدًّا۔ (رواه ابو داؤد والترمذی والنسائی) (ابوداوٗد حدیث رقم ١٦٣٩ والترمذی حدیث رقم ٦٨١ والنسائی حدیث رقم ٢٥٩٩ واحمد فی المسند ٥/ ٢٢)

سیدنا سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سوال کرنا ایک زخم ہے کہ اس کی وجہ سے آدمی اپنے چہرہ کو زخمی کرتا ہے' تو جو شخص باقی رکھنا چاہے اپنے چہرہ پر تو وہ ❶ باقی رکھے اور جو شخص باقی نہ رکھنا چاہے تو وہ باقی نہ رکھے' مگر یہ کہ آدمی حاکم سے سوال کرے ❷ یا اس امر میں سوال کرے کہ اس کو ضرورت ❸ ہے۔'' (ابوداوٗد' ترمذی' نسائی)

**حکم الحدیث:** اس کی سند صحیح ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ اپنے چہرہ پر باقی رکھے الخ یعنی آبروحیاء کرنے سوال کرنے کے لیے اور سوال کے ترک کرنے کے لیے۔
❷ مگر یہ کہ آدمی حاکم سے سوال کرے الخ یعنی جس کے تصرف میں بیت المال ہو تو اس سے اپنا حق طلب کرے۔
❸ کہ اس کو ضرورت ہے الخ ضروری سوالوں کا ذکر پہلے ایک حدیث میں گذر چکا ہے۔

١٨٤٧- (١١) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَاَلَ النَّاسَ وَلَهٗ مَا يُغْنِيْهِ جَآءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَسْاَلَتُهٗ فِيْ وَجْهِهٖ خُمُوْشٌ اَوْخُدُوْشٌ اَوْ كُدُوْحٌ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا يُغْنِيْهِ قَالَ خَمْسُوْنَ دِرْهَمًا اَوْقِيْمَتُهَا مِنَ الذَّهَبِ (رواه ابوداؤد والترمذی و النسائی وابن ماجة والدارمی) (ابوداوٗد حدیث رقم ١٦٢٦ والترمذی حدیث رقم ٦٥٠ والنسائی حدیث رقم ٢٥٩٢ وابن ماجه حدیث رقم ١٨٤٠ والدارمی حدیث رقم ١٦٤٠)

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص کہ لوگوں سے مانگے اور اس کے لیے وہ چیز ہو کہ وہ اس کو غنی کرے' وہ قیامت کے دن آئے گا اور اس کا سوال اس کے چہرہ پر خموش ❶ یا خدوش یا کدوح ہوگا'' کہا گیا اے اللہ کے رسول! اس کو کیا چیز غنی کرتی ہے؟ تو آپ نے فرمایا: ''پچاس ❷ درہم یا ان کی قیمت سونے سے۔'' (ابوداوٗد' ترمذی ونسائی وابن ماجہ ودارمی)

**حکم الحدیث:** اس کی سند صحیح ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ خموش ہوگا یا خدوش ہوگا یا کدوح ہوگا اس عبارت میں راوی کو شک ہے کہ ان تین جملوں میں سے کون سا جملہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



فرمایا اور یہ تینوں جملے قریب المعنی ہیں مطلب یہ ہے کہ وہ سوال چھلے ہوئے کا نشان بن کر آئے گا۔ ❷ قولہ پچاس درہم الخ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ جو شخص پچاس درہم یا اتنی قیمت کا مالک ہو جائے تو وہ غنی ہے اور اس پر سوال کرنا حرام ہے اور اس کو صدقہ لینا ناجائز ہے اور یہی مذہب ثوری، ابن المبارک، احمد، اسحاق رحمہم اللہ اور اہل علم سے ایک جماعت کا ہے۔ (نیل الاوطار)

١٨٤٨ - (١٢) وَعَنْ سَهْلِ بْنِ الْحَنْظَلِيَّةِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَأَلَ وَعِنْدَهٗ مَا يُغْنِيْهِ فَإِنَّمَا يَسْتَكْثِرُ مِنَ النَّارِ قَالَ النُّفَيْلِيُّ وَهُوَ اَحَدُ رُوَاتِهٖ فِيْ مَوْضِعٍ اٰخَرَ وَمَا الْغِنَى الَّذِيْ لَا تَنْبَغِيْ مَعَهُ الْمَسْاَلَةُ قَالَ قَدْرَ مَا يُغَدِّيْهِ وَيُعَشِّيْهِ وَقَالَ فِيْ مَوْضِعٍ اٰخَرَ اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗ شِبْعُ يَوْمٍ اَوْ لَيْلَةٍ وَيَوْمٍ (رواه ابو داوٗد) (ابو داوٗد حديث رقم ١٦٢٩ واحمد في المسند ٤/ ١٨٠)

سیدنا سہل بن حنظلیہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو شخص مانگے اور اس کے پاس اس قدر ہو کہ اس کو غنی کرے تو سوائے اس کے نہیں کہ وہ بہت آگ طلب کرتا ہے۔“ نفیلی ❶ نے کہا، وہ اس حدیث کے راویوں میں سے ہے اور جگہ میں ❷ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا غنا کی حد کیا ہے کہ اس کے ساتھ مانگنا نہ چاہیے؟ تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”رات اور دن کو پیٹ بھر کھانے کے بقدر“ اور نفیلی نے اور جگہ میں کہا کہ اس کے لیے، بقدر پیٹ بھرے ہووے دن کے یا رات ❸ دن کے۔“ (ابوداؤد)

**حکم الحدیث:** اس کی سند صحیح ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ نفیلی نے الخ ان کا نام عبداللہ بن محمد ہے، یہ ابوداؤد کے استاد ہیں، مطلب یہ ہے کہ نفیلی نے کسی اور روایت میں یہ الفاظ بھی ذکر کیے ہیں وما الغنی سے لے کر یعشیہ تک یعنی کسی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سوال کیا کہ اس غنا کی کیا حد ہے جس میں سوال کرنا جائز نہیں تو آپ نے جواب میں فرمایا کہ وہ غنا صبح وشام کا کھانا ہے۔ (مرقاۃ) ❷ اور جگہ میں یعنی دوسری روایت میں۔
❸ یا رات اور دن کی الخ یعنی راوی کو شک ہوا ہے کہ دن فرمایا یا رات دن۔

١٨٤٩ - (١٣) وَعَنْ عَطَآءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِيْ اَسَدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَأَلَ مِنْكُمْ وَلَهٗ اُوْقِيَّةٌ اَوْ عِدْلُهَا فَقَدْ سَأَلَ اِلْحَافًا (رواه مالك و ابو داوٗد والنسائي) (ابو داوٗد حديث رقم ١٦٢٧ والنسائي حديث رقم ٢٥٩٦ واحمد في المسند ٥/ ٤٣٠)

عطاء بن یسار بنو اسد کے ایک شخص سے روایت کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو شخص تم میں سے مانگے اور اس کے لیے چالیس درہم ❶ یا ان کے برابر ہوں، تو اس نے تحقیق بطریق الحاح کے سوال کیا۔“ (مالک وابوداؤد ونسائی)

**حکم الحدیث:** اس کی سند صحیح ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ یا چالیس درہم کے برابر الخ یعنی اتنی قیمت کی کوئی چیز، حجۃ اللہ میں ہے، وہ تونگری جو مانع ہے سوال کرنے سے اس کی مقدار چالیس درہم یا پچاس درہم ہے اور یہ بھی آیا ہے کہ جس کے پاس صبح وشام کا کھانا ہو وہ غنی ہے، ان تمام احادیث میں کوئی متعارض نہیں کیونکہ لوگوں کا حال کچھ مختلف ہے اور ہر ایک کا ایک پیشہ ہے جس کو وہ نہیں چھوڑ سکتا تو جو حرفت والا ہو، وہ جب تک اپنے حرفہ کے حالات نہ پائے تو معذور ہے لہٰذا اس کو سوال کرنا درست ہے اور جو کاشت کار ہو تو جب تک وہ کھیتی کا سامان نہ پائے تو معذور ہے اور جو سوداگر ہو تو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



جب تک وہ پونجی نہ پائے تو معذور ہے اور جو سپاہی ہو تو اس کا پیمانہ یہ ہے کہ اس کے پاس چالیس یا پچاس درہم ہوں اور جو روزانہ کا مزدور ہو جیسے ہانڈی یا لکڑیاں بیچنے والا تو اس کا پیمانہ یہ ہے کہ ایک دن کا کھانا اس کے پاس ہو۔ (حجۃ اللہ البالغہ)

١٨٥٠ - (١٤) وَعَنْ حُبْشِيِّ بْنِ جُنَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمَسْأَلَةَ لَا تَحِلُّ لِغَنِيٍّ وَلَا لِذِىْ مِرَّةٍ سَوِيٍّ اِلَّا لِذِىْ فَقْرٍ مُدْقِعٍ اَوْ غُرْمٍ مُّفْظِعٍ وَمَنْ سَأَلَ النَّاسَ لِيُثْرِىَ بِهٖ مَالَهٗ كَانَ خُمُوْشًا فِىْ وَجْهِهٖ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَرَضْفًا يَاْكُلُهٗ مِنْ جَهَنَّمَ فَمَنْ شَآءَ فَلْيُقِلَّ وَمَنْ شَآءَ فَلْيُكْثِرْ (رواه الترمذى) (الترمذى حديث رقم ٦٥٣)

سیدنا حبشی بن جنادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "غنی کے لیے مانگنا حلال ہے اور نہ صاحب قوت تندرست اعضاء کے لیے لیکن فقیر کے لیے حلال ہے کہ اس کو زمین ❶ میں ڈالا یا قرض رکھتا ہوا اور جو کوئی لوگوں سے مانگے تاکہ مانگ کر مال کو بڑھائے تو اس کے چہرہ پر زخم کا سوال قیامت کے دن ہوگا اور دوزخ میں گرم پتھر کھائے گا' تو جو کوئی چاہے کم سوال کرے اور جو کوئی چاہے زیادہ کرے۔" (ترمذی)

**حکم الحدیث**: اس کی سند ضعیف ہے۔

**فوائد الحدیث**: ❶ یہ کنایہ ہے نہایت تنگ دستی سے یعنی ایسا محتاج ہے کہ حاجت نے اس کو خاک میں ملا دیا ہے۔

١٨٥١ - (١٥) وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ اَتَى النَّبِيَّ ﷺ يَسْاَلُهٗ فَقَالَ اَمَا فِىْ بَيْتِكَ شَىْءٌ فَقَالَ بَلٰى حِلْسٌ نَّلْبَسُ بَعْضَهٗ وَنَبْسُطُ بَعْضَهٗ وَقَعْبٌ نَّشْرَبُ فِيْهِ مِنَ الْمَآءِ قَالَ ائْتِنِىْ بِهِمَا فَاَتَاهُ بِهِمَا فَاَخَذَهُمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِيَدِهٖ وَقَالَ مَنْ يَّشْتَرِىْ هٰذَيْنِ قَالَ رَجُلٌ اَنَا اٰخُذُهُمَا بِدِرْهَمٍ قَالَ مَنْ يَّزِيْدُ عَلٰى دِرْهَمٍ مَّرَّتَيْنِ اَوْثَلَاثًا قَالَ رَجُلٌ اَنَا اٰخُذُهُمَا بِدِرْهَمَيْنِ فَاَعْطَاهُمَا اِيَّاهُ فَاَخَذَ الدِّرْهَمَيْنِ فَاَعْطَاهُمَا الْاَنْصَارِىَّ وَقَالَ اشْتَرِ بِاَحَدِهِمَا طَعَامًا فَانْبِذْهُ اِلٰى اَهْلِكَ وَاشْتَرِ بِالْاٰخَرِ قَدُوْمًا فَاْتِنِىْ بِهٖ فَاَتَاهُ بِهٖ فَشَدَّ فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عُوْدًا بِيَدِهٖ ثُمَّ قَالَ اذْهَبْ فَاحْتَطِبْ وَبِعْ وَلَا اَرَيَنَّكَ خَمْسَةَ عَشَرَ يَوْمًا فَذَهَبَ الرَّجُلُ يَحْتَطِبُ وَيَبِيْعُ فَجَآءَهٗ وَقَدْ اَصَابَ عَشَرَةَ دَرَاهِمَ فَاشْتَرٰى بِبَعْضِهَا ثَوْبًا وَّبِبَعْضِهَا طَعَامًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا خَيْرٌ لَّكَ مِنْ

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انصار میں سے ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا وہ کچھ مانگتا تھا' تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "کیا تیرے گھر میں کچھ نہیں؟" کہا' ہاں ایک موٹی چادر ہے' اس میں سے کچھ اوڑھتا ہوں اور کچھ اس میں سے بچھاتا ہوں اور ایک پیالہ ہے اس میں پانی پیتا ہوں' آپ نے فرمایا: "ان دونوں کو لے آ" وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ان دونوں کو لایا' تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کو اپنے ہاتھ میں لیا اور فرمایا: "ان دونوں کو کون خریدتا ہے؟" ایک شخص نے کہا' میں ان دونوں کو خریدتا ہوں ایک درہم میں آپ نے فرمایا: "درہم سے کون زیادہ ❶ دیتا ہے؟" دوبار یا تین بار آپ نے فرمایا' ایک شخص نے کہا میں ان کو دو درہم میں لیتا ہوں' تو آپ نے وہ دونوں اس شخص کو دے دیئے' نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں درہم لیے پھر وہ دونوں انصاری کو دے دیئے اور فرمایا: "ان میں سے ایک کے ساتھ طعام خرید اور اس کو اپنے اہل کے سپرد کر اور دوسرے کے ساتھ خرید کر تیشہ پھر اس کو میرے پاس لے آ" تو وہ آپ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اَنْ تَجِیْءَ الْمَسْاَلَةَ نُكْتَةً فِیْ وَجْهِكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اِنَّ الْمَسْاَلَةَ لَا تَصْلُحُ اِلَّا لِثَلَاثَةٍ لِذِیْ فَقْرٍ مُّدْقِعٍ اَوْلِذِیْ غُرْمٍ مُّفْظِعٍ اَوْلِذِیْ دَمٍ مُّوْجِعٍ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ اِلٰى قَوْلِهٖ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔) (ابوداوٗد حدیث رقم ۱٦٤١ وابن ماجہ حدیث رقم ٢١٩٨ واحمد فی المسند ٣/ ١١٤)

کے پاس تیشہ لایا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں اپنے ہاتھ سے ایک مضبوط لکڑی کا دستہ اس میں ڈال دیا پھر فرمایا: ''جا ❷ اور لکڑیوں کو جمع کر اور بیچ اور میں پندرہ دن تک تجھ کو نہ دیکھوں'' چنانچہ وہ شخص گیا لکڑیاں جمع کرتا تھا اور بیچتا تھا پھر وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا جبکہ وہ دس درہم کو پہنچا ان میں سے کچھ کا کپڑا خریدا اور کچھ سے غلہ' پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یہ تیرے لئے بہتر ہے اس سے کہ تو مانگتا پھرے اور قیامت کے دن تیرے چہرہ پر سوال کا برا داغ ہو' تحقیق تین آدمیوں کے علاوہ مانگنا لائق نہیں ہے۔ صاحب احتیاج کے لئے کہ زمین میں ڈال رکھا ہو یا قرض دار کے لئے کہ بھاری قرض ہو یا صاحب ❸ خون کیلئے کہ درد پہنچائے (ابوداوٗد) اور ابن ماجہ نے نقل کیا قول یوم القیمۃ تک۔

**حکم الحدیث**: اس کی سند ضعیف ہے۔

**فوائد الحدیث**: ❶ کون زیادہ دیتا ہے' الخ یہی نیلام ہے یعنی بیع من یزید اس کو ہراج بھی کہتے ہیں۔ قولہ بطریق الحاح کے الخ یعنی زیادتی کی مانگتے ہیں جو کہ برا اور ممنوع ہے' چنانچہ قرآن شریف میں فقراء کی مدح میں فرمایا ہے' لایسئلون الناس الحافا یعنی لوگوں سے بطریق الحاح کے نہیں مانگتے ہیں۔ ❷ یعنی جنگل میں۔ ❸ یعنی کسی کا خون کیا اور مقتول کے وارث دیت پر راضی ہو گئے لیکن اس کے پاس روپیہ نہیں ہے اب مقتول کے وارث اس کو مجبور کر رہے ہیں تو اس کو سوال کرنا درست ہے تاکہ روپیہ جمع کر کے دیت ادا کرے۔ اسی طرح سخت قرض داری سے یہ مراد ہے کہ قرضہ اس کے مال سے زیادہ ہو اگر قرضہ مال کے برابر ہو تو وہ سخت نہیں ہے' مال کو بیچ کر قرض ادا کرے اسی طرح انتہا کی محتاجی یہ ہے کہ ایک رات دن کا کھانا اس کے پاس موجود نہ ہو۔

١٨٥٢ - (١٦) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَصَابَتْهُ فَاقَةٌ فَاَنْزَلَهَا بِالنَّاسِ لَمْ تُسَدَّ فَاقَتُهٗ وَمَنْ اَنْزَلَهَا بِاللّٰهِ اَوْشَكَ اللّٰهُ لَهٗ بِالْغِنَاءِ اِمَّا بِمَوْتٍ عَاجِلٍ اَوْغِنًى اٰجِلٍ (رواه ابوداوٗد و الترمذی) (ابوداوٗد حدیث رقم ١٦٤٥ و الترمذی حدیث رقم ٢٣٢٦ واحمد فی المسند ١/ ٤٠٧)

سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس شخص کو فاقہ پہنچا پھر اس کو لوگوں پر ظاہر کیا' اس کی حاجت روائی نہیں کی جائے گی اور جس نے اس کو عرض کیا اللہ تعالیٰ سے تو اللہ تعالیٰ اس کو جلدی فائدہ پہنچائے گا اور کفایت کو یا بسبب جلدی مرنے کے یا دولت مندی دیر کے۔'' (ابوداوٗد و ترمذی)

**حکم الحدیث**: یہ حدیث حسن ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



## اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ (تیسری فصل)

١٨٥٣ - (١٧) عَنِ ابْنِ الْفِرَاسِيِّ اَنَّ الْفِرَاسِيَّ قَالَ قُلْتُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَسْاَلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَا وَاِنْ كُنْتَ لَا بُدَّ فَسْئَلِ الصَّالِحِيْنَ (رواه ابو داؤد والنسائی) (ابو داؤد حدیث رقم ١٦٤٥ والترمذی حدیث رقم ٢٣٢٦ واحمد فی المسند ١/ ٤٠٧)

ابن فراسی سے روایت ہے کہ تحقیق فراسی نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! میں سوال کرتا ہوں' تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''نہ مانگ اگر تو نے ضرور ❶ مانگنا ہو تو نیک لوگوں سے مانگ۔'' (ابوداؤد ونسائی)

**حکم الحدیث:** اس کی سند ضعیف ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ اور اگر ہو تو ضرور مانگنے والا الخ یعنی اگر کسی ضروری حاجت کے لئے سوال کرنے کی نوبت آئے تو نیک لوگوں سے مانگ کیونکہ ان کا مال حلال ہوتا ہے اور وہ مخلوق پر بردبار اور مہربان ہوتے ہیں اور پردہ دری نہیں کرتے۔

١٨٥٤ - (١٨) وَعَنِ ابْنِ السَّاعِدِيِّ قَالَ اسْتَعْمَلَنِيْ عُمَرُ عَلَى الصَّدَقَةِ فَلَمَّا فَرَغْتُ مِنْهَا وَاَدَّيْتُهَا اِلَيْهِ اَمَرَلِيْ بِعُمَالَةٍ فَقُلْتُ اِنَّمَا عَمِلْتُ لِلّٰهِ وَاَجْرِيْ عَلَى اللّٰهِ قَالَ خُذْ مَا اُعْطِيْتَ فَاِنِّيْ قَدْ عَمِلْتُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَعَمَّلَنِيْ فَقُلْتُ مِثْلَ قَوْلِكَ فَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اُعْطِيْتَ شَيْئًا مِنْ غَيْرِ اَنْ تَسْاَلَهُ فَكُلْ وَتَصَدَّقْ (رواه ابو داؤد) (ابو داؤد حدیث رقم ١٦٤٧)

سیدنا ابن ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' مجھے عمر رضی اللہ عنہ نے زکوٰۃ لینے پر مقرر کیا' تو جب میں اس سے فارغ ہوا اور میں نے عمر رضی اللہ عنہ کی طرف زکوٰۃ پہنچائی تو انہوں نے میرے لیے زکوٰۃ کی مزدوری کے ساتھ حکم کیا' میں نے کہا نہیں' میں نے یہ عمل اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے کیا ہے اور میرا ثواب اللہ تعالیٰ پر ہے' سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تو وہ چیز لے کہ دیا گیا تو' تحقیق میں نے عمل کیا رسول اللہ ﷺ کے دور میں تو آپ نے مجھے مزدوری دی' میں نے بھی تیری طرح کہا تو رسول اللہ ﷺ نے مجھ کو فرمایا: ''جس وقت کہ تو کچھ مانگنے کے بغیر دیا جائے تو کھا اور صدقہ کر۔'' ❶ (ابوداؤد)

**فوائد الحدیث:** ❶ اور صدقہ کر الخ یعنی جو کچھ تیری حاجت سے بچ رہے۔

١٨٥٥ - (١٩) وَعَنْ عَلِيٍّ اَنَّهُ سَمِعَ يَوْمَ عَرَفَةَ رَجُلًا يَسْاَلُ النَّاسَ فَقَالَ اَفِيْ هٰذَا الْيَوْمِ وَفِيْ هٰذَا الْمَكَانِ تَسْاَلُ مِنْ غَيْرِ اللّٰهِ فَخَفَقَهٗ بِالدُّرَّةِ (رواه رزين)

سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے عرفہ کے دن ایک شخص کو سنا کہ وہ لوگوں سے مانگتا ہے' سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے کہا' کیا اس دن میں اور اس مکان میں تو غیر اللہ سے مانگتا ہے؟ تو انہوں نے اس کو درہ کے ساتھ مارا۔ (رزین)

١٨٥٦ - (٢٠) وَعَنْ عُمَرَ قَالَ تَعْلَمُوْنَ اَيُّهَا النَّاسُ اَنَّ الطَّمَعَ فَقْرٌ وَّ اَنَّ الْاِيَاسَ غِنًى وَّ اَنَّ الْمَرْءَ اِذَا يَئِسَ

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا لوگو! تحقیق طمع محتاجگی ہے اور تحقیق ناامید ❶ ہونا بے پروائی ہے اور تحقیق

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



عَنْ شَیْءٍ اِسْتَغْنٰی عَنْهُ۔ (رواه رزين)

جب آدمی کسی چیز سے ناامید ہوتا ہے تو وہ اس سے بے پروا ہو جاتا ہے۔ (رزین)

**فوائد الحدیث:** ❶ ناامید ہونا الخ یعنی اس چیز سے جو لوگوں کے پاس رہے۔

۱۸۵۷ - (۲۱) وَعَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَّكْفُلُ لِيْ اَنْ لَّا يَسْأَلَ النَّاسَ شَيْئًا فَاَتَكَفَّلُ لَهٗ بِالْجَنَّةِ فَقَالَ ثَوْبَانُ اَنَا فَكَانَ لَا يَسْأَلُ اَحَدًا شَيْئًا (رواه ابوداؤد والنسائی) (ابوداؤد حدیث رقم ۱۶۴۳ واحمد فی المسند ۵/ ۲۷۵)

سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص میرے ساتھ عہد کرے کہ وہ آدمیوں سے کچھ نہ مانگے تو اس کے لئے میں جنت کا ضامن ہوں'' تو سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ نے کہا میں عہد کرتا ہوں کہ میں کسی سے نہ مانگوں گا' اور ❶ وہ (ثوبان) کسی سے کچھ سوال نہیں کرتے تھے۔'' (ابوداؤد' نسائی)

**حکم الحدیث:** اس کی سند صحیح ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ ابن ماجہ کی روایت میں اس طرح ہے کہ سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ کا یہ حال تھا کہ جب وہ سوار ہوتے (گھوڑے پر سوال نہیں کرتے تھے) اور ان کا کوڑا اگر گر پڑتا تو کسی سے یوں نہ کہتے کہ میرا کوڑا اٹھا دو بلکہ خود اتر کر اٹھاتے یہ بڑا اعلیٰ درجہ ہے' حالانکہ اس قسم کا سوال مباح ہے مگر صحابہ رضی اللہ عنہم کی شان بڑی تھی انہوں نے مطلق سوال کرنا ہی مخلوق سے چھوڑ دیا اور صرف خالق سے سوال کرنا کافی سمجھا۔

۱۸۵۸ - (۲۲) وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ دَعَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ يَشْتَرِطُ عَلَيَّ اَنْ لَّا تَسْأَلَ النَّاسَ شَيْئًا قُلْتُ نَعَمْ قَالَ وَلَا سَوْطَكَ اِنْ سَقَطَ مِنْكَ حَتّٰى تَنْزِلَ اِلَيْهِ فَتَأْخُذَهٗ۔ (رواه احمد) (احمد فی المسند ۵/ ۱۸۱)

سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بلایا جبکہ وہ مجھ پر شرط طلب کرتے تھے یہ کہ لوگوں سے کچھ نہ مانگ' میں نے کہا' جی ہاں' نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اور کسی سے اپنا کوڑا نہ مانگ اگر تجھ سے گر پڑے یہاں تک کہ تو اس کی طرف اترے پس تو اس کو لے۔'' (احمد)

**حکم الحدیث:** اس کی سند صحیح ہے۔

# بَابُ الْاِنْفَاقِ وَكَرَاهِيَةِ الْاِمْسَاكِ

## مال خرچ کرنے کی فضیلت اور بخل کی کراہیت کا بیان

### اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ (پہلی فصل)

۱۸۵۹ - (۱) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَوْ كَانَ لِيْ مِثْلُ اُحُدٍ ذَهَبًا لَسَرَّنِيْ اَنْ لَّا يَمُرَّ عَلَيَّ ثَلٰثُ لَيَالٍ وَعِنْدِيْ مِنْهُ شَيْءٌ اِلَّا شَيْءٌ اُرْصِدُهٗ لِدَيْنٍ۔ (رواه البخاری) (البخاری حدیث رقم ۲۳۸۹

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر میرے لئے احد پہاڑ کی مانند سونا ہوتا تو مجھ کو یہ خوش کرتا کہ مجھ پر تین راتیں نہ گذریں اور اس میں سے کچھ میرے پاس ہو مگر وہ چیز ❶ کہ میں ادائے قرض کے لئے رکھوں۔''

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ومسلم حدیث رقم (۳۱۔ ۹۹۱) وابن ماجه حدیث رقم ۴۱۳۲ واحمد فی المسند ۲/ ۲۵۶) (بخاری)

**فوائد الحدیث:** ❶ حدیث میں سخاوت اور ترک دنیا کی فضیلت ہے اور اشارہ ہے کہ قرض ادا کرنے کی فکر اور کوشش واجب ہے۔

۱۸۶۰ - (۲) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا مِنْ يَوْمٍ يُّصْبِحُ الْعِبَادُ فِيْهِ إِلَّا مَلَكَانِ يَنْزِلَانِ فَيَقُوْلُ أَحَدُهُمَا اَللّٰهُمَّ أَعْطِ مُنْفِقًا خَلَفًا وَيَقُوْلُ الْآخَرُ اَللّٰهُمَّ أَعْطِ مُمْسِكًا تَلَفًا۔ (متفق علیه) (البخاری حدیث رقم ۱۴۴۲ ومسلم حدیث رقم (۵۷۔ ۱۰۱۰) واحمد فی المسند ۲/ ۳۰۵)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کوئی دن نہیں کہ اس میں بندے صبح کرتے ہیں' مگر کہ دو فرشتے اترتے ہیں' تو ایک ان میں سے کہتا ہے' یاالٰہی! خرچ کرنے والے کو بدلہ دے اور دوسرا کہتا ہے' یاالٰہی! بخیل کے (کے مال) کو تلف کردے۔'' (بخاری ومسلم)

۱۸۶۱ - (۳) وَعَنْ أَسْمَاءَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَنْفِقِيْ وَلَا تُحْصِيْ فَيُحْصِيَ اللّٰهُ عَلَيْكِ وَلَا تُوْعِيْ فَيُوْعِيَ اللّٰهُ عَلَيْكِ إِرْضَخِيْ مَا اسْتَطَعْتِ۔ (متفق علیه) (البخاری حدیث رقم ۲۵۹۱ ومسلم حدیث رقم (۸۸۔ ۱۰۲۹) واحمد فی المسند ۶/ ۳۵۴)

سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''خرچ ❶ کر اور شمار نہ کر ❷ پس ❸ اللہ تعالیٰ تجھ پر شمار کرے گا اور نہ روک ❹ رکھ' پس اللہ تعالیٰ تجھ سے روک لے گا اور دے جس کی تو طاقت رکھے۔'' (بخاری' مسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ خرچ کر یعنی جس خرچ کرنے میں مالک خوش ہو۔ ❷ اور نہ شمار کر کہ کتنا دوں اور کیا دوں۔ ❸ پس اللہ تعالیٰ تجھ پر شمار کرے گا یعنی تیرا رزق کم کرے گا بسبب قطع کرنے برکت کے اور اس معدود چیز کی طرح اس کا تجھ سے آخرت میں محاسبہ لے گا۔
❹ اور نہ روک رکھ الخ یعنی فقیر سے جو حاجت سے مال زائد ہو یعنی بخیل مت بن اور مال کو جمع نہ کر اللہ تعالیٰ کی راہ میں دیا کر اللہ تعالیٰ بھی تجھ کو دیئے جائے گا اور اگر تو روکے گا تو اللہ تعالیٰ بھی تجھ سے روکے گا۔ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ

۱۸۶۲ - (۴) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى أَنْفِقْ يَا ابْنَ آدَمَ أُنْفِقْ عَلَيْكَ۔ (متفق علیه) (البخاری حدیث رقم ۵۳۵۲ ومسلم حدیث رقم (۳۶۔ ۹۹۳) واحمد فی المسند ۲/ ۲۴۲)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے' اے آدم کے بیٹے! خرچ کر ❶ میں تجھ پر خرچ کروں گا۔'' (بخاری ومسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ خرچ کر الخ اس حدیث میں اللہ تعالیٰ نے سخی سے فراخی مال کا وعدہ کیا ہے یہی وجہ ہے کہ سخی کو محتاج نہیں دیکھا گیا لیکن یاد رکھئے کہ سخاوت اللہ تعالیٰ کو پسند ہے' اور اسراف ناپسند ہے سخاوت یہ ہے کہ شرع کے موافق نیک کاموں میں خرچ کر اور اسراف یہ ہے کہ خلاف شرع اور بے جا کاموں میں مال کو اڑا جیسے ناچ رنگ میں یا نمود کے مقام میں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



۱۸۶۳- (۵) وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَا ابْنَ اٰدَمَ اَنْ تَبْذُلَ الْفَضْلَ خَيْرٌ لَّكَ وَاَنْ تُمْسِكَهٗ شَرٌّ لَّكَ وَلَا تُلَامُ عَلٰى كَفَافٍ وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُوْلُ۔ (مسلم) (مسلم حدیث رقم ۹۷۔ ۱۰۳۶)

سیدنا ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اے آدم کے بیٹے! تیرا مال کو خرچ کرنا کہ حاجت سے زیادہ ہو تیرے لئے بہتر ہے اور تیرا اس کو بند کرنا تیرے لئے برا ہے اور تجھ پر کفایت کے قدر پر ملامت نہیں ❶ کیا جائے گا اور اپنے عیال ❷ کے ساتھ شروع کر۔'' (مسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ اس سے معلوم ہوا کہ اپنے گھر کے اخراجات کے مطابق جمع رکھنے پر ہرگز ملامت نہیں اور توکل کے بھی خلاف نہیں اس لئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کو سال بھر کا غلہ دیتے تھے۔ ❷ یعنی جن کا نفقہ تجھ پر لازم ہے پہلے پہل ان کو دے اور جب ان سے بچے تو پھر بے گانوں کو دے یہ نہ کر کہ وہ محتاج رہیں اور تو دوسروں کو دے دے اور ظاہر یہ ہے کہ یہ حدیث قدسی ہے اگرچہ صریح لفظ حدیث قدسی کے نہیں ہیں اور احتمال یہ بھی ہے کہ شاید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح فرمایا ہو۔

۱۸۶۴- (۶) وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَثَلُ الْبَخِيْلِ وَالْمُتَصَدِّقِ كَمَثَلِ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا جُنَّتَانِ مِنْ حَدِيْدٍ قَدِ اضْطُرَّتْ اَيْدِيْهِمَا اِلٰى ثُدِيِّهِمَا وَتَرَاقِيْهِمَا فَجَعَلَ الْمُتَصَدِّقُ كُلَّمَا تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ نِ انْبَسَطَتْ عَنْهُ وَجَعَلَ الْبَخِيْلُ كُلَّمَا هَمَّ بِصَدَقَةٍ قَلَصَتْ وَاَخَذَتْ كُلُّ حَلْقَةٍ بِمَكَانِهَا (متفق عليه) (البخاری حدیث رقم ۱۴۴۳ ومسلم ۲/ ۷۰۸)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بخیل اور صدقہ دینے والے کا حال دو آدمیوں کی طرح ہے کہ ان پر لوہے کی دو زرہیں ہوں کہ بیشک ان کے ہاتھ ان کی چھاتیوں اور گردنوں کے ساتھ چمٹا دیئے گئے ہوں پس صدقہ دینے والا جب صدقہ دینے کا ارادہ کرتا ہے تو اس کی زرہ کھل جاتی ہے اور جب بخیل صدقہ دینے کا ارادہ کرتا ہے تو زرہ کے حلقے تنگ ہو جاتے ہیں اور سب ❶ حلقے اپنی جگہ پر پہنچ جاتے ہیں'' (بخاری مسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ اور سب حلقے الخ مضمون حدیث کا یہ ہے کہ سخی جب خیرات کا ارادہ کرتا ہے تو اس کا سینہ کشادہ ہو جاتا ہے ہاتھ دل کی اطاعت کرتے ہیں دینے کے وقت خوب پھیلتے ہیں بخلاف بخیل کے کہ خیرات کرتے وقت اس کا دل تنگ ہوتا ہے تو دینے کو ہاتھ نہیں پھیلتے گویا کسی نے اس کے ہاتھ پکڑ لئے خلاصہ یہ کہ سخی کمال خوشی سے خیرات کرتا ہے اور بخیل کی خیرات کے وقت جان نکلتی ہے اور اس کی روح قبض (تنگ) ہوتی ہے۔

۱۸۶۵- (۷) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اتَّقُوا الظُّلْمَ فَاِنَّ الظُّلْمَ ظُلُمٰتٌ يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ وَاتَّقُوا الشُّحَّ فَاِنَّ الشُّحَّ اَهْلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ حَمَلَهُمْ عَلٰى اَنْ سَفَكُوْا دِمَآءَهُمْ وَاسْتَحَلُّوْا مَحَارِمَهُمْ۔ (مسلم) (مسلم حدیث رقم (۵۶۔ ۲۵۷۸) واحمد فی المسند ۳/ ۳۲۳)

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ظلم سے بچو پس تحقیق ظلم قیامت کے دن اندھیروں کا باعث ہے اور بخیلی سے بچو اس لئے کہ بخل نے ان لوگوں کو ہلاک کر دیا جو تم سے پہلے تھے بخل نے ان کو اس پر آمادہ کیا کہ وہ خون ریزی کریں اور حرام کو حلال جانیں۔'' (مسلم)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



١٨٦٦ - (٨) وَعَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ تَصَدَّقُوْا فَإِنَّهُ يَأْتِي عَلَيْكُمْ زَمَانٌ يَمْشِي الرَّجُلُ بِصَدَقَتِهِ فَلَا يَجِدُ مَنْ يَقْبَلُهَا يَقُوْلُ الرَّجُلُ لَوْ جِئْتَ بِهَا بِالْأَمْسِ لَقَبِلْتُهَا فَأَمَّا الْيَوْمَ فَلَا حَاجَةَ لِي بِهَا۔(متفق عليه) (البخاري حديث رقم ١٤١١ ومسلم حديث رقم (٥٨۔ ١٠١١) والنسائي حديث رقم ٢٥٥٥ واحمد في المسند ٤/ ٣٠٦)

سیدنا حارثہ بن وہب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”صدقہ کرو اس لئے کہ تم پر ایک وقت آئے گا کہ آدمی اپنا صدقہ لے کر چلے گا' تو اس کو صدقہ قبول کرنے والا نہ ملے گا' آدمی کہے گا' اگر تو اس کو کل لاتا تو میں اس کو قبول کرتا' (لیکن) آج کے دن ❶ مجھے اس کی کوئی حاجت نہیں۔“ (بخاری و مسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ پس آج کے الخ یہ بات اخیر دور میں امام مہدی علیہ السلام کے عہد میں ہوگی۔

١٨٦٧ - (٩) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ أَيُّ الصَّدَقَةِ أَعْظَمُ أَجْرًا قَالَ أَنْ تَصَدَّقَ وَأَنْتَ صَحِيْحٌ شَحِيْحٌ تَخْشَى الْفَقْرَ وَتَأْمُلُ الْغِنٰى وَلَا تُمْهِلُ حَتّٰى إِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُوْمَ قُلْتَ لِفُلَانٍ كَذَا وَلِفُلَانٍ كَذَا وَقَدْ كَانَ لِفُلَانٍ۔ (متفق عليه) (البخاري حديث رقم ١٤١٩ ومسلم حديث رقم (٩٢۔ ١٠٣٢) والنسائي حديث رقم ٢٥٤٢ واحمد في المسند ٢/ ٢٣١)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' ایک شخص نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! ثواب کے لحاظ سے کون سا صدقہ بڑا ہے؟ آپ نے فرمایا: ”یہ کہ تو اس وقت صدقہ ❶ کرے جب کہ تو تندرست ہو' حرص کرتا ہو جمع کرنے مال کی' ڈرتا ہو فقر سے اور دولت کی امید رکھتا ہو اور ڈھیل نہ کر یہاں تک کہ جس وقت جان حلق میں پہنچے تو' تو کہے کہ فلاں ❷ کے لئے اتنا اور فلاں کے لئے اتنا اور حال یہ کہ تحقیق وہ فلاں کے لئے ہو چکا ہے۔“

**فوائد الحدیث:** ❶ قولہ صدقہ کرے تو الخ یعنی صدقہ دے تو تندرستی کی حالت میں کہ اس وقت بہ سبب درازی عمر کے حرص ہوتی ہے مال جمع کرنے کی اور بخل کرتا ہے اور تنگ دستی سے ڈرتا ہے کہ اگر صدقہ دوں گا تو محتاج ہو جاؤں گا اور تونگری کی آرزو رکھتا ہے' تو ایسے وقت میں صدقہ کرنا بڑا کام رکھتا ہے۔ ❷ فلاں کے الخ حدیث شریف کا حاصل یہ ہے کہ تندرستی میں دینا بہت ثواب ہے اور جب مرنے کا وقت آ جائے اس وقت وصیت کرے یا صدقہ دے تو زیادہ ثواب نہیں۔

١٨٦٨ - (١٠) وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ انْتَهَيْتُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ جَالِسٌ فِي ظِلِّ الْكَعْبَةِ فَلَمَّا رَآنِي قَالَ هُمُ الْأَخْسَرُوْنَ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ فَقُلْتُ فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي مَنْ هُمْ قَالَ هُمُ الْأَكْثَرُوْنَ أَمْوَالًا إِلَّا مَنْ قَالَ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ وَعَنْ يَمِيْنِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ وَقَلِيْلٌ مَا هُمْ۔(متفق عليه) (البخاري حديث رقم ٦٦٣٨ ومسلم حديث رقم

سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نبی ﷺ کے پاس پہنچا اور وہ کعبہ کے سایہ میں بیٹھے ہوئے تھے جب آپ نے مجھ کو دیکھا تو فرمایا: ”وہ نہایت خسارے میں ہیں' پروردگار کعبہ کی قسم! تو میں نے کہا' آپ پر میرا باپ اور ماں قربان ہوں وہ کون ہیں؟ آپ نے فرمایا ”وہ مال کے بہت جمع کرنے والے مگر جس شخص ❶ نے کہ ادھر اور ادھر خرچ کیا اور ادھر یعنی اپنے آگے اور اپنے پیچھے اور اپنے دائیں اور اپنے بائیں اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



(۳۰ـ ۹۹۰) والترمذی حدیث رقم ٦١٧ والنسائی حدیث رقم ٢٤٤٠ واحمد فی المسند ٥/ ١٥٢)

وہ کم ہیں۔'' ❷ (بخاری ومسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ مگر جس شخص نے الخ یعنی جس مال دار نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں خوب دیا وہ بہت زیادہ ثواب پائے گا اور جس نے بخیلی کی اور مال کو دبا کر رکھا تو وہ قیامت کے دن میں مفلس ہوگا نہ تو مال ہی پاس ہوگا اور نہ ہی ثواب۔ ❷ اور وہ کم ہیں الخ سیدنا ابوذر صحابی رضی اللہ عنہ نے مسکینی کو غنا پر اختیار کیا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی تسلی کے لئے یہ حدیث بیان فرمائی اس میں مسکینی کی فضیلت پر اشارہ ہے۔

## اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ (دوسری فصل)

١٨٦٩ - (١١) وَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلسَّخِيُّ قَرِيْبٌ مِّنَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ مِّنَ الْجَنَّةِ قَرِيْبٌ مِّنَ النَّاسِ بَعِيْدٌ مِّنَ النَّارِ وَالْبَخِيْلُ بَعِيْدٌ مِّنَ اللّٰهِ بَعِيْدٌ مِّنَ الْجَنَّةِ بَعِيْدٌ مِّنَ النَّاسِ قَرِيْبٌ مِّنَ النَّارِ وَلَجَاهِلٌ سَخِيٌّ اَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ مِنْ عَابِدٍ بَخِيْلٍ (رواه الترمذی) (البخاری حدیث رقم ١٩٦١)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سخی نزدیک ہے اللہ تعالیٰ کے' نزدیک ہے بہشت کے نزدیک ہے لوگوں کے اور دور ہے آگ سے اور بخیل اللہ تعالیٰ سے دور ہے' بہشت سے دور ہے' لوگوں سے دور ہے اور آگ سے نزدیک ہے اور البتہ ❶ جاہل سخی اللہ تعالیٰ کی طرف بہت پیارا ہے عابد بخیل سے۔'' (ترمذی)

**حکم الحدیث:** اس کی سند ضعیف ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ قولہ البتہ جاہل الخ مراد جاہل سے عابد کی ضد ہے یعنی وہ شخص مراد ہے جو صرف فرائض ادا کرتا ہے اور نوافل نہیں پڑھتا اور جاہل کا ذکر اس لئے فرمایا کہ سخی اگرچہ جاہل ہی ہو وہ اللہ تعالیٰ کو بہت پسند ہے اس عابد بخیل سے جو فرائض ادا کرنے کے بعد نوافل بھی بہت ادا کرتا ہے' عالم ہو یا جاہل۔ اور سخی مذکور اللہ تعالیٰ کو اسی لیے پسند ہے کہ اس نے دنیا کی محبت چھوڑ دی ہے اور دنیا کی محبت چھوڑ دینا تمام عبادات کی جڑ ہے اور بخیل اللہ تعالیٰ کو پیارا نہیں اس لیے کہ اس نے دنیا کی محبت نہیں چھوڑی اور دنیا کی محبت تمام برائیوں کی جڑ ہے۔ ملا علی قاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس میں شک نہیں کہ جو شخص فرض ادا کرتا رہے اور نوافل چھوڑ دے وہ اس شخص سے افضل ہے جو نوافل ادا کرتا رہے اور فرض چھوڑ دے اور اکثر لوگوں کا یہی حال ہے جیسے کہ بہت لوگ رمضان شریف میں تراویح نماز پڑھتے ہیں اور نماز عید میں بھی شریک ہوتے ہیں اور نماز پنجگانہ ادا نہیں کرتے بعض عارفین نے فرمایا ہے کہ لوگ بسبب ضائع کرنے اصول یعنی فرائض کے اللہ تعالیٰ تک پہنچنے سے قاصر رہے۔ مرقاۃ وغیرہ

١٨٧٠ - (١٢) وَعَنْ اَبِیْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاَنْ يَتَصَدَّقَ الْمَرْءُ فِيْ حَيَاتِهٖ بِدِرْهَمٍ خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ اَنْ يَّتَصَدَّقَ بِمِائَةٍ عِنْدَ مَوْتِهٖ ـ (رواه ابوداؤد) (ابوداؤد حدیث رقم ٢٨٦٦)

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ❶ ''آدمی کا اپنی زندگی میں ایک درہم صدقہ کرنا اپنے مرنے کے نزدیک سو درہم صدقہ کرنے سے بہتر ہے۔'' (ابوداؤد)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



**حکم الحدیث:** اس کی سند ضعیف ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ فرمایا الخ یعنی زندگی میں تھوڑا سا دینا مرتے وقت بہت دینے سے ثواب زیادہ رکھتا ہے۔

١٨٧١ - (١٣) وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَآءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الَّذِیْ يَتَصَدَّقُ عِنْدَ مَوْتِهٖ اَوْيُعْتِقُ كَالَّذِیْ يُهْدِیْ اِذَا شَبِعَ ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالنَّسَائِیُّ وَالدَّارِمِیُّ وَالتِّرْمَذِیُّ وَصَحَّحَهٗ ۔)

(ابو داؤد حدیث رقم ٣٩٦٨ والترمذی حدیث رقم ٢١٢٣ والنسائی حدیث رقم ٣٦١٤ والدارمی حدیث رقم ٣٢٢٦ واحمد فی المسند ٥/ ١٩٧)

سیدنا ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس شخص کی مثال جو اپنے مرنے کے وقت خیرات کرتا یا آزاد کرتا ہے اس شخص کی مانند ہے جو تحفہ بھیجتا ہے جبکہ پیٹ بھر چکتا ہے۔'' (احمد' نسائی' دارمی اور ترمذی) اور ترمذی نے اس کو صحیح کہا) ۔

**حکم الحدیث:** اس کی سند ضعیف ہے۔

١٨٧٢ - (١٤) وَعَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَصْلَتَانِ لَا تَجْتَمِعَانِ فِیْ مُؤْمِنٍ الْبُخْلُ وَسُوْءُ الْخُلُقِ (رواه الترمذی)

(الترمذی حدیث رقم ١٩٦٢)

سیدنا ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مومن میں دو خصلتیں جمع نہیں ❶ ہوتیں ایک بخل اور دوسری بد خلقی۔'' (ترمذی)

**حکم الحدیث:** اس کی سند ضعیف ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ جمع نہیں ہوتیں الخ یعنی لائق نہیں ہے کہ مومن کامل میں یہ خصلتیں جمع ہوں یا مراد یہ ہے کہ مومن میں یہ خصلتیں اتم درجہ پر موجود نہیں ہوتیں جو اس سے جدا ہی نہ ہوں۔

١٨٧٣ - (١٥) وَعَنْ اَبِیْ بَكْرِنِ الصِّدِّيْقِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ خَبٌّ وَلَا بَخِيْلٌ وَلَا مَنَّانٌ (رواه الترمذی)

(الترمذی حدیث رقم ١٩٦٤ واحمد فی المسند ١/ ٧)

سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مکار بہشت میں داخل ❶ ہوگا' نہ بخیل اور نہ احسان جتلانے والا۔'' (ترمذی)

**حکم الحدیث:** اس کی سند ضعیف ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ نہ داخل ہوگا یعنی اول ہی بار داخل نہ ہوگا بغیر عذاب کے بلکہ سزا پا کر بہشت میں جائے گا۔

١٨٧٤ - (١٦) وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرٌّ مَا فِی الرَّجُلِ شُحٌّ هَالِعٌ وَجُبْنٌ خَالِعٌ (رواه ابو داؤد) وَسَنَذْكُرُ حَدِيْثَ اَبِیْ هُرَيْرَةَ لَا يَجْتَمِعُ الشُّحُّ وَالْاِيْمَانُ فِیْ

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''آدمی میں دو بری خصلتیں ہوتی ہیں' ایک نہایت بخل اور دوسری نہایت نامردی۔'' (ابوداؤد) ہم سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث لا يجتمع الشح والايمان کا ذکر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



كِتَابِ الْجِهَادِ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ تَعَالٰى۔ (ابوداؤد حدیث رقم ۲۵۱۱ واحمد فی المسند ۲/ ۳۰۲)

کتاب الجہاد میں کریں ❶ گے اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا۔

**حکم الحدیث**: اس کی سند صحیح ہے۔

**فوائد الحدیث**: ❶ ذکر کریں گے الخ یعنی مصابیح والے نے سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث کو یہاں بیان کیا ہے اور ہم ان شاء اللہ کتاب الجہاد میں بیان کریں گے۔

## اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ (تیسری فصل)

۱۸۷۵ - (۱۷) وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ بَعْضَ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ قُلْنَ لِلنَّبِيِّ ﷺ اَيُّنَا اَسْرَعُ بِكَ لُحُوقًا؟ قَالَ اَطْوَلُكُنَّ يَدًا فَاَخَذُوْا قَصَبَةً يَذْرَعُوْنَهَا وَ كَانَتْ سَوْدَةُ اَطْوَلَهُنَّ يَدًا فَعَلِمْنَا بَعْدُ اِنَّمَا كَانَ طُوْلُ يَدِهَا الصَّدَقَةَ وَ كَانَتْ اَسْرَعَنَا لُحُوْقًا بِهٖ زَيْنَبُ وَ كَانَتْ تُحِبُّ الصَّدَقَةَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بعض ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا' ہم میں سے کون سی جلدی آپ کے ساتھ ملنے والی ہے؟ آپ نے فرمایا: ''جو تم میں سے ہاتھ کی لمبی ہو تو انہوں نے لکڑی لی ہاتھوں کو ناپنے لگیں تو سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا کے ہاتھ سب سے لمبے تھے' پھر ہم نے جانا کہ ہاتھ کی لمبائی سے مراد صدقہ تھا اور ہم میں سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جلد ملنے والی سیدہ زینب رضی اللہ عنہا تھیں اور سیدہ زینب ❶ رضی اللہ عنہا خیرات کو پسند رکھتی تھیں۔'' (بخاری)

**فوائد الحدیث**: ❶ اور ام المؤمنین سیدہ زینب رضی اللہ عنہا الخ اس حدیث سے سخاوت کی فضیلت معلوم کرنا چاہئے اور اس حدیث میں معجزہ ہے کہ آئندہ کی بات فرمائی پھر ویسا ہی ہوا۔

وَفِيْ رِوَايَةِ مُسْلِمٍ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَسْرَعُكُنَّ لُحُوقًا بِيْ اَطْوَلُكُنَّ يَدًا قَالَتْ وَ كَانَتْ يَتَطَاوَلْنَ اَيَّتُهُنَّ اَطْوَلُ يَدًا قَالَتْ فَكَانَتْ اَطْوَلَنَا يَدًا زَيْنَبُ لِاَنَّهَا كَانَتْ تَعْمَلُ بِيَدِهَا وَ تَتَصَدَّقُ۔

(البخاری حدیث رقم ۱۴۲۰ ومسلم حدیث رقم ۱۰۱۔ ۲۴۵۲)

اور مسلم کی روایت میں ہے کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم میں سے میرے ساتھ جلد ملنے والی جو تم میں سے ہاتھ کی لمبی ہو' سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویاں آپس میں ہاتھوں کی لمبائی کی پیمائش کرتی تھیں کہ ان میں سے کون سی لمبے ہاتھ والی ہے' تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ ہم میں سیدہ زینب رضی اللہ عنہا لمبے ہاتھ کی تھیں' اس لئے کہ وہ اپنے ہاتھ کے ساتھ کام کرتی اور صدقہ دیتی تھیں۔

۱۸۷۶ - (۱۸) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لَاَ تَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهٖ فَوَضَعَهَا فِيْ يَدِ سَارِقٍ فَاَصْبَحُوْا يَتَحَدَّثُوْنَ تُصُدِّقَ اللَّيْلَةَ عَلٰى سَارِقٍ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلٰى

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ایک شخص نے کہا کہ البتہ ❶ میں کچھ صدقہ دوں گا' اس نے اپنی خیرات نکالی تو اس کو چور کے ہاتھ میں دیا' لوگوں نے صبح کی اس حال میں کہ باتیں کرتے تھے آج کی رات

www.KitaboSunnat.com



سَارِقٍ لَّا تَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهٖ فَوَضَعَهَا فِيْ يَدِ زَانِيَةٍ فَاَصْبَحُوْا يَتَحَدَّثُوْنَ تُصُدِّقَ اللَّيْلَةَ عَلٰى زَانِيَةٍ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلٰى زَانِيَةٍ لَّا تَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهٖ فَوَضَعَهَا فِيْ يَدِ غَنِيٍّ فَاَصْبَحُوْا يَتَحَدَّثُوْنَ تُصُدِّقَ اللَّيْلَةَ عَلٰى غَنِيٍّ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلٰى سَارِقٍ وَّزَانِيَةٍ وَّغَنِيٍّ فَاُتِيَ فَقِيْلَ لَهٗ اَمَّا صَدَقَتُكَ عَلٰى سَارِقٍ فَلَعَلَّهٗ اَنْ يَّسْتَعِفَّ عَنْ سَرِقَتِهٖ وَاَمَّا الزَّانِيَةُ فَلَعَلَّهَا اَنْ يَّسْتَعِفَّ عَنْ زِنَاهَا وَاَمَّا الْغَنِيُّ فَلَعَلَّهٗ يَعْتَبِرُ فَيُنْفِقَ مِمَّا اَعْطَاهُ اللّٰهُ۔(متفق عليه ولفظه للبخاري) (البخاری حديث رقم ١٤٢١ ومسلم حديث رقم (٧٨۔ ١٠٢٢) والنسائی حديث رقم ٢٥٢٣ واحمد فی المسند ٢/ ٣٢٢)

چور کو (کوئی) صدقہ دیا گیا ہے اس شخص نے کہا کہ یا اللہ تیرے ہی لئے تعریف ہے چور پر خیرات کرنے کی البتہ میں اور خیرات کروں گا تو (اس نے دوبارہ) اپنی خیرات نکالی' اس کو زنا کرنے والی کے ہاتھ میں دے آیا' پس لوگوں نے صبح کی' باتیں کرتے تھے کہ خیرات کی گئی آج کی رات زنا کرنے والی کو' اس نے کہا یاالٰہی تیرے لئے ہی تعریف ہے زنا کرنے والی پر خیرات کرنے کی البتہ میں اور خیرات کروں گا تو (اس نے تیسری مرتبہ) اپنی خیرات نکالی اور خیرات غنی کے ہاتھ میں دے آیا' لوگوں نے صبح کی باتیں کرتے تھے کہ آج کی رات خیرات دی گئی دولت مند کو' اس نے کہا یاالٰہی! تیرے ہی لئے تعریف ہے چور پر خیرات کرنے کی اور زنا کرنے والی پر اور دولت مند پر' تو وہ خواب ❷ میں دکھایا گیا اس کو کہا گیا کہ تیری خیرات چور پر جو ہوئی اس سے ہوسکتا ہے کہ وہ چوری سے باز آ جائے اور رہی زنا کرنے والی پر تو ہوسکتا ہے کہ وہ اپنے زنا سے باز آ جائے اور رہی دولت مند پر تو ہوسکتا ہے کہ وہ نصیحت پکڑے اور اس میں سے خرچ کرے جو کچھ کہ اس کو اللہ تعالیٰ نے دیا۔'' (بخاری' مسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ یعنی آج کی رات جیسا کہ مسلم کی روایت میں ہے اس طرح صدقہ کو چھپانا منظور تھا کہ رات کو لے کر نکلا۔
❷ پس وہ خواب میں الخ یعنی فرشتہ نے آ کر کہا یا اس دور کے کسی نبی نے آ کر کہا کہ تیرے سارے صدقات منظور ہو گئے آگے اس کی تفسیر ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صدقہ دینے والے کو ثواب ہے اگرچہ اس کا صدقہ فاسق وغیرہ کو پہنچے' جبکہ اس کو معلوم نہ ہو۔

١٨٧٧ - (١٩) وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ بَيْنَا رَجُلٌ بِفَلَاةٍ مِّنَ الْاَرْضِ فَسَمِعَ صَوْتًا فِيْ سَحَابَةٍ اِسْقِ حَدِيْقَةَ فُلَانٍ فَتَنَحّٰى ذٰلِكَ السَّحَابُ فَاَفْرَغَ مَآءَهٗ فِيْ حَرَّةٍ فَاِذَا شَرْجَةٌ مِّنْ تِلْكَ الشِّرَاجِ قَدِ اسْتَوْعَبَتْ ذٰلِكَ الْمَآءَ كُلَّهٗ فَتَتَبَّعَ الْمَآءَ فَاِذَا رَجُلٌ قَآئِمٌ فِيْ حَدِيْقَتِهٖ يُحَوِّلُ الْمَآءَ بِمِسْحَاتِهٖ فَقَالَ لَهٗ يَا عَبْدَاللّٰهِ مَا اسْمُكَ قَالَ فُلَانٌ لِلْاِسْمِ الَّذِيْ سَمِعَ فِي السَّحَابَةِ

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ سے نقل فرمایا: ''ایک شخص جنگل میں کھڑا تھا اس نے بادل میں سے ایک آواز سنی کہ کوئی کہتا ہے فلاں شخص کے باغ کو پانی دے' پھر بادل ایک طرف چلا' اس نے اپنا پانی پتھروں کی زمین میں ڈالا تو نا گہاں ان نالیوں میں سے ایک نالے نے وہ سارا پانی جمع کیا وہ شخص پانی کے پیچھے چلا تو دیکھا کہ ایک شخص کھڑا ہوا تھا اپنے باغ میں پانی کو اپنے بیلچے کے ساتھ پھیرتا تھا اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



فَقَالَ لَهٗ يَا عَبْدَاللّٰهِ لِمَ تَسْأَلُنِيْ عَنِ اسْمِيْ فَقَالَ اِنِّيْ سَمِعْتُ صَوْتًا فِي السَّحَابِ الَّذِيْ هٰذَا مَاؤُهٗ يَقُوْلُ اِسْقِ حَدِيْقَةَ فُلَانٍ لِاسْمِكَ فَمَا تَصْنَعُ فِيْهَا قَالَ اَمَّا اِذَا قُلْتَ هٰذَا فَاِنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى مَا يَخْرُجُ مِنْهَا فَاَتَصَدَّقُ بِثُلُثِهٖ وَاٰكُلُ اَنَا وَعِيَالِيْ ثُلُثًا وَّاَرُدُّ فِيْهَا ثُلُثَهٗ۔ (رواه مسلم) (مسلم حديث رقم (٤٥۔ ١٩٨٤) واحمد فی المسند ٢/ ٢٩٦)

شخص نے اس کو کہا اللہ کے بندے تیرا کیا نام ہے؟ اس نے کہا میرا نام فلاں ہے' اس نے وہ نام لیا کہ اس نے بادل میں سے سنا تھا' تو باغ والے نے کہا اے اللہ کے بندے! مجھ سے میرا نام کیوں پوچھتا ہے؟ اس نے کہا کہ میں نے آواز سنی تھی اس بادل میں سے کہ جس بادل کا یہ پانی ہے وہ آواز کہتی تھی کہ فلاں کے باغ کو پانی دے تیرا نام لے کر' تو کیا کرتا ہے اپنے باغ میں' اس نے کہا جب تو نے یہ پوچھا ہے تو میں بتلا دیتا ہوں کہ جو کچھ میرے باغ میں پیدا ہوتا ہے اس کا تہائی حصہ ❶ صدقہ کر دیتا ہوں ایک تہائی میں میں اور میرا عیال کھاتا ہے اور ایک تہائی اس باغ میں لگا دیتا ہوں۔ (مسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ صدقہ کر دیتا ہوں اس حدیث سے معلوم ہوا کہ منافع سے تہائی مال اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنا مستحب ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ فرشتے بارش کو بحکم الٰہی کے برساتے ہیں اور حکم نام اور نشان کے ساتھ ہوتا ہے کہ فلاں ملک فلاں جگہ فلاں کھیت اور باغ میں پانی برساؤ' اسی طرح تمام دنیا کے کام حسب الحکم فرشتے کرتے ہیں تو مسلمانوں کو لازم ہے کہ جو نعمت اس کو ملے خواہ جان کی ہو' خواہ مال کی' تو اپنے رب کی شکر گذاری کرے اس کو اتفاقی نہ جانے بلکہ اپنے حق میں داد الٰہی سمجھے۔ (تحفۃ الخیار)

١٨٧٨- (٢٠) وَعَنْهُ اَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ اِنَّ ثَلٰثَةً مِّنْ بَنِيْ اِسْرَآئِيْلَ اَبْرَصَ وَاَقْرَعَ وَاَعْمٰى فَاَرَادَ اللّٰهُ اَنْ يَّبْتَلِيَهُمْ فَبَعَثَ اِلَيْهِمْ مَلَكًا فَاَتَى الْاَبْرَصَ فَقَالَ اَيُّ شَيْءٍ اَحَبُّ اِلَيْكَ قَالَ لَوْنٌ حَسَنٌ وَّجِلْدٌ حَسَنٌ وَّيَذْهَبُ عَنِّي الَّذِيْ قَدْ قَذِرَنِي النَّاسُ قَالَ فَمَسَحَهٗ فَذَهَبَ عَنْهُ قَذَرُهٗ وَاُعْطِيَ لَوْنًا حَسَنًا وَّجِلْدًا حَسَنًا قَالَ فَاَيُّ الْمَالِ اَحَبُّ اِلَيْكَ قَالَ الْاِبِلُ اَوْ قَالَ الْبَقَرُ شَكَّ اِسْحٰقُ اِلَّا اَنَّ الْاَبْرَصَ اَوِ الْاَقْرَعَ قَالَ اَحَدُهُمَا الْاِبِلُ وَقَالَ الْاٰخَرُ الْبَقَرُ قَالَ فَاُعْطِيَ نَاقَةً عُشَرَآءَ فَقَالَ بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ فِيْهَا قَالَ فَاَتَى الْاَقْرَعَ فَقَالَ اَيُّ شَيْءٍ اَحَبُّ اِلَيْكَ قَالَ شَعْرٌ حَسَنٌ

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے: ''تحقیق بنی اسرائیل میں سے تین شخص تھے ایک کوڑھی' دوسرا گنجا اور تیسرا اندھا' تو اللہ تعالیٰ نے ان کو آزمانے کا ارادہ کیا ❶ ان کی طرف ایک فرشتہ بھیجا وہ کوڑھی کے پاس آیا اس نے کہا کون سی چیز تجھے بہت پیاری ہے؟ کوڑھی نے کہا اچھا رنگ اور اچھا بدن اور مجھ سے وہ چیز جاتی رہے جس کو لوگ مجھ سے ناپسند کرتے ❷ ہیں' نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''فرشتہ نے اس پر ہاتھ پھیرا اس سے اس کی گھن دور ہوئی اور اچھا بدن اور اچھا رنگ دیا گیا فرشتہ نے کہا' تجھے کون سا مال بہت محبوب ہے اس نے کہا اونٹ یا کہا گائیں' شک کیا اسحاق نے (جو کہ راوی حدیث کا ہے)' مگر کوڑھی یا گنجے نے' ایک نے ان میں سے ❸ اونٹ اور دوسرے نے کہا گائیں' نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''حاملہ اونٹنی دیا گیا پھر فرشتہ نے کہا اللہ تعالیٰ تیرے لئے اس میں برکت دے'' نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر فرشتہ گنجے کے پاس آیا'

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



وَيَذْهَبُ عَنِّيْ هٰذَا الَّذِیْ قَدْ قَذِرَنِی النَّاسُ قَالَ
فَمَسَحَهٗ فَذَهَبَ عَنْهُ قَالَ وَاُعْطِیَ شَعْرًا حَسَنًا
قَالَ فَاَیُّ الْمَالِ اَحَبُّ اِلَیْكَ قَالَ الْبَقَرُ فَاُعْطِیَ
بَقَرَةً حَامِلًا قَالَ بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ فِیْهَا قَالَ فَاَتَی
الْاَعْمٰی فَقَالَ اَیُّ شَیْءٍ اَحَبُّ اِلَیْكَ قَالَ اَنْ
یَّرُدَّ اللّٰهُ اِلَیَّ بَصَرِیْ فَاُبْصِرَ بِهِ النَّاسَ قَالَ
فَمَسَحَهٗ فَرَدَّاللّٰهُ اِلَیْهِ بَصَرَهٗ قَالَ فَاَیُّ الْمَالِ
اَحَبُّ اِلَیْكَ قَالَ الْغَنَمُ فَاُعْطِیَ شَاةً وَّالِدًا
فَاُنْتِجَ هٰذَانِ وَوَلَّدَ هٰذَا فَكَانَ لِهٰذَا وَادٍ مِّنَ
الْاِبِلِ وَلِهٰذَا وَادٍ مِّنَ الْبَقَرِ وَلِهٰذَا وَادٍ مِّنَ الْغَنَمِ
قَالَ ثُمَّ اِنَّهٗ اَتَی الْاَبْرَصَ فِیْ صُوْرَتِهٖ وَهَیْأَتِهٖ
فَقَالَ رَجُلٌ مِّسْكِیْنٌ قَدِ انْقَطَعَتْ بِیَ الْحِبَالُ
فِیْ سَفَرِیْ فَلَا بَلَاغَ لِیَ الْیَوْمَ اِلَّا بِاللّٰهِ ثُمَّ بِكَ
اَسْئَلُكَ بِالَّذِیْ اَعْطَاكَ اللَّوْنَ الْحَسَنَ وَالْجِلْدَ
الْحَسَنَ وَالْمَالَ بَعِیْرًا اَتَبَلَّغُ بِهٖ فِیْ سَفَرِیْ
فَقَالَ الْحُقُوْقُ كَثِیْرَةٌ فَقَالَ اِنَّهٗ كَاَنِّیْ اَعْرِفُكَ
اَلَمْ تَكُنْ اَبْرَصَ یَقْذَرُكَ النَّاسُ فَقِیْرًا فَاَعْطَاكَ
اللّٰهُ فَقَالَ اِنَّمَا وُرِّثْتُ هٰذَا الْمَالَ كَابِرًا
عَنْ كَابِرٍ فَقَالَ اِنْ كُنْتَ كَاذِبًا فَصَیَّرَكَ اللّٰهُ اِلٰی
مَا كُنْتَ قَالَ وَاَتَی الْاَقْرَعَ فِیْ صُوْرَتِهٖ فَقَالَ لَهٗ
مِثْلَ مَا قَالَ لِهٰذَا وَرَدَّ عَلَیْهِ مِثْلَ مَا رَدَّ عَلٰی
هٰذَا فَقَالَ اِنْ كُنْتَ كَاذِبًا فَصَیَّرَكَ اللّٰهُ اِلٰی مَا
كُنْتَ قَالَ وَاَتَی الْاَعْمٰی فِیْ صُوْرَتِهٖ وَهَیْأَتِهٖ
فَقَالَ رَجُلٌ مِّسْكِیْنٌ وَّابْنُ سَبِیْلٍ انْقَطَعَتْ بِیَ
الْحِبَالُ فِیْ سَفَرِیْ فَلَا بَلَاغَ لِیَ الْیَوْمَ اِلَّا بِاللّٰهِ
ثُمَّ بِكَ اَسْاَلُكَ بِالَّذِیْ رَدَّ عَلَیْكَ بَصَرَكَ شَاةً
اَتَبَلَّغُ بِهَا فِیْ سَفَرِیْ فَقَالَ قَدْ كُنْتُ اَعْمٰی فَرَدَّ

اس سے کہا کہ تجھے کونسی چیز بہت محبوب ہے؟ اس نے کہا اچھے بال اور مجھ سے یہ چیز دور ہو جائے کہ لوگ جس کی وجہ سے مجھ سے گھن کھاتے ہیں' نبی ﷺ نے فرمایا: فرشتہ نے اس کے سر پر ہاتھ پھیرا تو اس سے اسکا گنجا پن جاتا رہا اور اچھے بال دیا گیا' نبی ﷺ نے فرمایا: فرشتہ نے کہا تجھے کون سا مال بہت پیارا ہے' اس نے کہا گائیں' تو وہ گائے دیا گیا فرشتہ نے کہا اللہ تعالیٰ تجھ کو اس میں برکت دے' نبی ﷺ نے فرمایا: پھر فرشتہ اندھے کے پاس آیا اس نے کہا کون سی چیز تجھے بہت محبوب ہے' اس نے کہا اللہ تعالیٰ میری طرف میری بینائی پھیر دے' تو اس کے ساتھ میں لوگوں کو دیکھوں' نبی ﷺ نے فرمایا کہ فرشتہ نے اس پر ہاتھ پھیرا اللہ تعالیٰ نے اس کو بینائی عطا فرما دی' فرشتہ نے کہا کون سا مال تجھے بہت پیارا ہے؟ اس نے کہا بکریاں' پس گابھن بکریاں دیا گیا' پس بچے لئے کوڑھی اور گنجے نے اونٹ اور گائے کے اور اندھے نے بکری کے (اللہ تعالیٰ نے ان میں برکت دی) تو کوڑھی کے لئے ایک جنگل اونٹوں کا اور گنجے کے لئے ایک جنگل گایوں کا اور اندھے کے لئے ایک جنگل بکریوں کا ہوا' آپ نے فرمایا: فرشتہ کوڑھی کے پاس اپنی صورت میں اور اپنی ہیئت میں آیا' اس فرشتہ نے کہا کہ میں مسکین آدمی ہوں' مجھ سے میرے سفر میں اسباب جاتا رہا' پس آج (میں اپنی منزل پر) نہیں پہنچ سکتا مگر اللہ کی عنایت کے ساتھ پھر تیری وجہ سے میں تجھ سے بواسطہ اس ذات کے کہ جس نے تجھے اچھا رنگ' اچھا چمڑا اور مال دیا' ایک اونٹ مانگتا ہوں تا کہ اس کے ذریعہ میں اپنے سفر میں پہنچوں (پس کوڑھی نے کہا) حق بہت ہیں ❹ فرشتہ نے کہا تحقیق گویا کہ میں تجھ کو پہچانتا ہوں کیا تو کوڑھی نہ تھا کہ تجھ سے لوگ نفرت کرتے تھے اور تو فقیر تھا' اللہ نے تجھ کو صحت و مال دیا' اس (کوڑھی) نے کہا سوائے اس کے نہیں کہ میں اس مال کا باپ دادا سے وارث ❺ دیا گیا ہوں' فرشتہ نے کہا' اگر تو جھوٹا ہے تو تجھ کو اللہ اس حالت میں کر دے جس طرح کہ تو پہلے تھا' نبی ﷺ نے فرمایا: پھر فرشتہ گنجے کے پاس اپنی پہلی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اللّٰهُ اِلَيَّ بَصَرِي فَخُذْ مَا شِئْتَ وَدَعْ مَا شِئْتَ فَوَاللّٰهِ لَا اَجْهَدُكَ الْيَوْمَ بِشَيْءٍ اَخَذْتَهُ لِلّٰهِ فَقَالَ اَمْسِكْ مَالَكَ فَاِنَّمَا ابْتُلِيتُمْ فَقَدْ رُضِيَ عَنْكَ وَسُخِطَ عَلٰى صَاحِبَيْكَ۔ (متفق عليه)

(البخاری حدیث رقم ٣٤٦٤ ومسلم حدیث رقم (١٠ ـ ٢٩٦٤)

صورت میں آیا اس کو بھی اسی طرح کہا جس طرح کہ کوڑھی کو کہا تھا اور گنجے نے بھی ویسا ہی جواب دیا جیسا کوڑھی نے جواب دیا تھا پھر فرشتہ نے کہا اگر تو جھوٹا ہے تو تجھے اللہ تعالیٰ ویسا ہی بنا دے جیسا کہ تو پہلے تھا نبی ﷺ نے فرمایا: پھر فرشتہ اندھے کے پاس اپنی پہلی شکل وصورت میں آیا اس سے کہا کہ میں مسکین آدمی ہوں اور مسافر ہوں دوران سفر میرا اسباب جاتا رہا' مجھ سے اب نہیں پہنچنا ہوسکتا' مگر عنایت اللہ کے ساتھ پھر تیری مدد کے بغیر میں تجھ سے بواسطہ اس ذات کے کہ جس نے تجھے بینائی دی' ایک بکری مانگتا ہوں تا کہ میں اس کے ذریعہ اپنے سفر میں پہنچوں تو اندھے نے کہا تحقیق میں اندھا تھا' پھر اللہ نے میری طرف بینائی پھیری' پس تو جتنا چاہے لے لے اور جو تو چاہے چھوڑ دے' اللہ کی قسم میں آج تجھے کوئی تکلیف ❻ نہ دوں گا اس چیز کے واپس کرنے کی جو تو اللہ کے لئے لے گا پھر فرشتہ نے کہا' تو اپنا مال رکھ' پس سوائے اس کے نہیں کہ تم آزمائش کئے گئے ہو تحقیق تجھ سے رضا کی گئی اور اوپر دونوں تیرے ساتھیوں کے غصہ کیا گیا۔'' (بخاری و مسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ ان کو آزمائے کہ شاکر ہیں یا کافر۔ ❷ یعنی مجھ سے یہ سفید داغ جاتے رہیں یعنی نفرت کرتے ہیں۔
❸ ایک نے کہا ان میں سے اونٹ اور دوسرے نے کہا گائے یعنی شک فقط تعیین میں ہے کہ اس نے کیا کہا اور اس نے کیا کہا۔
❹ حق بہت ہیں یعنی میں قرض دار ہوں یا گھر کے اخراجات سے میرے پاس مال زیادہ نہیں جو میں تجھ کو دوں۔
❺ وارث الخ یعنی ہم پشتہا پشت کے نامی سردار ہیں۔ ❻ تکلیف نہیں دوں گا الخ یعنی تیرا ہاتھ نہ پکڑوں گا لیتے وقت اور دوسری روایت میں اس طرح ہے کہ اللہ تعالیٰ کیلئے دینے میں اگر تو کچھ چھوڑے گا تو میں تعریف نہ کروں گا یعنی تیرے نہ لینے سے خوش نہ ہوں گا اور تیری بے پرواہی کی تعریف بھی نہ کروں گا اس حدیث میں شکر گذار اور ناشکر بندہ کا بیان ہے' بلکہ اگر غور کیجئے تو یہ حدیث سارے عالم کے حال میں ہے' یعنی ہم سب لوگ اول کچھ حقیقت نہ رکھتے تھے' جان' مال' صحت' حکومت محض اس کے کرم سے سب کو ملے سو جو ہوشیار ہے وہ اپنی حقیقت اور اللہ تعالیٰ کا کرم جان کر شکر گذار ہے اور جو احمق ہے وہ اپنی حقیقت اللہ کے کرم کو بھول کر اپنے سلیقہ' تدبیر اور خاندانی ریاست پر مغرور ہے لہٰذا وہ اللہ تعالیٰ سے دور ہے۔

١٨٧٩ - (٢١) وَعَنْ اُمِّ بُجَيْدٍ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ الْمِسْكِيْنَ لَيَقِفُ عَلٰى بَابِيْ حَتّٰى اَسْتَحْيِيْ فَلَا اَجِدُ فِيْ بَيْتِيْ مَا اَدْفَعُ فِيْ يَدِهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

سیدہ ام بجید رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ کہتی ہیں کہ میں نے کہا اے اللہ کے رسول! تحقیق مسکین میرے دروازہ پر کھڑا ہوتا ہے یہاں تک کہ میں حیا کرتی ہوں اور میں اپنے گھر میں وہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِدْفَعِيْ فِيْ يَدِهٖ وَلَوْ ظِلْفًا مُّحَرَّقًا۔ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمَذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔ (ابوداوٗد حديث رقم ١٦٦٧ والترمذی حديث رقم ٦٦٥ والنسائی حديث رقم ٢٥٧٤ واحمد فی المسند ٦/ ٣٨٣)

چیز نہیں پاتی کہ میں اس کے ہاتھ میں دوں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس کو ہاتھ میں دے ❶ اگر چہ جلا ہوا کھر ہو۔'' (احمد' ابوداوٗد' ترمذی) اور ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

**حکم الحدیث**: اس کی سند صحیح ہے۔

**فوائد الحدیث**: ❶ اگر چہ جلا ہوا کھر ہو۔ مقصود مبالغہ ہے دینے میں یعنی کچھ نہ کچھ سائل کو دیدے اگر چہ حقیر چیز ہی ہو۔

١٨٨٠ - (٢٢) وَعَنْ مَوْلٰى لِعُثْمَانَ قَالَ اُهْدِيَ لِاُمِّ سَلَمَةَ بُضْعَةٌ مِّنْ لَحْمٍ وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُعْجِبُهُ اللَّحْمُ فَقَالَتْ لِلْخَادِمِ ضَعِيْهِ فِي الْبَيْتِ لَعَلَّ النَّبِيَّ ﷺ يَأْكُلُهُ فَوَضَعَتْهُ فِيْ كُوَّةِ الْبَيْتِ وَجَآءَ سَائِلٌ فَقَامَ عَلَى الْبَابِ فَقَالَ تَصَدَّقُوْا بَارَكَ اللّٰهُ فِيْكُمْ فَقَالُوْا بَارَكَ اللّٰهُ فِيْكَ فَذَهَبَ السَّائِلُ فَدَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ يَا اُمَّ سَلَمَةَ هَلْ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ اَطْعَمُهُ فَقَالَتْ نَعَمْ قَالَتْ لِلْخَادِمِ اِذْهَبِيْ فَأْتِيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بِذٰلِكَ اللَّحْمِ فَذَهَبَتْ فَلَمْ تَجِدْ فِي الْكُوَّةِ اِلَّا قِطْعَةَ مَرْوَةٍ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ فَاِنَّ ذٰلِكَ اللَّحْمَ عَادَ مَرْوَةً لِمَا لَمْ تُعْطُوْهُ السَّائِلَ۔ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ)

سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام سے روایت ہے کہ ام المؤمنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کو ایک ٹکڑا گوشت کا تحفہ بھیجا گیا اور نبی کریم ﷺ کو گوشت پسند تھا' تو ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے لونڈی سے کہا کہ اس گوشت کو گھر کے طاق میں رکھ دے شاید نبی ﷺ اس کو کھائیں' لونڈی نے اسے گھر کے طاق میں رکھ دیا' اور مانگنے والا آیا وہ دروازہ پر کھڑا ہوا' تو اس نے کہا' اے گھر والو! صدقہ دو تم کو اللہ تعالیٰ برکت دے' گھر والوں نے کہا اللہ تعالیٰ تجھ کو برکت دے' تو مانگنے والا چلا گیا' پھر نبی ﷺ تشریف لائے اور کہا ''اے ام سلمہ! تمہارے پاس کچھ چیز ہے کہ میں اسے کھاؤں؟'' ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہا' ہاں اور لونڈی سے کہا کہ جا' نبی ﷺ کے پاس وہ گوشت کا ٹکڑا لے آ' لونڈی گئی تو نہ پایا طاق میں مگر ایک ٹکڑا سفید پتھر کا' نبی ﷺ فرمایا: ''تمہارے سائل کو نہ دینے کی وجہ سے وہ گوشت سفید پتھر ہو گیا۔'' (بیہقی نے دلائل النبوۃ میں روایت کیا۔)

**حکم الحدیث**: اس کی سند صحیح ہے۔

١٨٨١ - (٢٣) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِشَرِّ النَّاسِ مَنْزِلًا قِيْلَ نَعَمْ قَالَ الَّذِيْ يُسْئَلُ بِاللّٰهِ وَلَا يُعْطِيْ بِهٖ (رواه احمد) (النسائی حديث رقم ٢٥٦٩ والدارمی حديث رقم ٢٣٩٥)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا نہ خبر دوں میں تم کو ساتھ بدترین آدمیوں کے مرتبہ میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک؟'' صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا' جی ہاں' خبر دیجئے' آپ نے فرمایا: ''وہ شخص جو اللہ تعالیٰ کے نام پر سوال کرے اور وہ اس کو نہ دے۔'' ❶ (احمد)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



**حکم الحدیث**: اس کی سند صحیح ہے۔

**فوائد الحدیث**: ❶ قولہ اور اس کو نہ دے الخ یعنی سائل نے کہا کہ مجھ کو اللہ کے لئے دے اور اس کے باوجود اس نے نہ دیا تو وہ سب لوگوں میں مرتبہ میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک برا ہے مگر اس صورت جبکہ سائل مستحق نہ ہوگا اور جس سے مانگا اس کے پاس اپنی اور اپنے مال کی حاجت سے مال زیادہ نہ ہو تو وہ گناہ گار نہیں ہوگا۔ غرض کہ نہ دینے والا اس وقت گناہ گار ہوگا' جبکہ سائل اس مال کا مستحق ہو' اور اس کے پاس حاجت سے زیادہ مال ہو اور یہ معنی تب ہوگا کہ ''یُسْئَلُ'' پڑھا جائے اور اگر ''یَسْاَلُ'' پڑھا جائے تو معنی یہ ہوگا کہ آدمیوں کا بدترین وہ ہے جو اللہ کے نام سے مانگتا ہے اور وہ شخص جس سے اللہ کے نام کے ساتھ مانگا جائے اور وہ نہ دے تو دوسرے معنی میں سائل کی بھی مذمت ہے۔

۱۸۸۲ - (۲٤) وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ اَنَّهُ اسْتَأْذَنَ عَلٰی عُثْمَانَ فَاَذِنَ لَهٗ وَبِیَدِهٖ عَصَاهُ فَقَالَ عُثْمَانُ یَا کَعْبُ اِنَّ عَبْدَالرَّحْمٰنِ تُوُفِّیَ وَتَرَكَ مَالًا فَمَاتَرٰی فِیْهِ فَقَالَ اِنْ كَانَ یَصِلُ فِیْهِ حَقَّ اللّٰهِ فَلَابَأْسَ عَلَیْهِ فَرَفَعَ اَبُوْذَرٍّ عَصَاهُ فَضَرَبَ کَعْبًا وَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ مَا اُحِبُّ لَوْاَنَّ لِیْ هٰذَا الْجَبَلَ ذَهَبًا اُنْفِقُهٗ وَیُتَقَبَّلُ مِنِّیْ اَذَرُ خَلْفِیْ مِنْهُ سِتَّ اَوَاقِیَّ اُنْشُدُكَ بِاللّٰهِ یَا عُثْمَانُ اَسَمِعْتَهٗ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَ نَعَمْ (رواه احمد) (احمد فی المسند ۱/ ٦٣)

سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ سے اجازت طلب کی تو انہوں نے انہیں اجازت دے دی اور ان کے ہاتھ میں ان کی لاٹھی تھی تو عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا اے کعب! تحقیق ❶ عبد الرحمٰن رضی اللہ عنہ نے وفات پائی اور بہت ❷ مال چھوڑ گئے پس ❸ تم اس کے حق میں کیا کہتے ہو؟ کعب رضی اللہ عنہ نے کہا اگر عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ اس میں ❹ اللہ تعالیٰ کا حق ادا کرتے تھے تو ان پر کوئی ڈر نہیں (یہ سن کر) سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ نے اپنی لاٹھی ❺ اٹھائی اور کعب رضی اللہ عنہ کو ماری' اور کہا میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے: ''میں پسند نہیں کرتا ❻ اگر میرے لیے یہ پہاڑ سونے کا ہو کہ اس کو میں خرچ کروں اور قبول کیا جائے مجھ سے اور چھوڑ جاؤں میں اس میں سے چھ اوقیہ' قسم دیتا ہوں میں تم کو اللہ تعالیٰ کی اے عثمان! کیا تم نے سنا ہے؟' اس کو تین بار کہا' عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا: ''ہاں''۔ (احمد)

**حکم الحدیث**: اس کی سند صحیح ہے۔

**فوائد الحدیث**: ❶ عبد الرحمٰن سے مراد سیدنا عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ ہیں جو مشہور صحابی تھے۔ ❷ قولہ بہت مال الخ ان کے ترکہ کا مال بہت تھا' کل مال کے آٹھویں حصہ کی چوتھائی اسی ہزار دینار تھے۔ (مرقاۃ) ❸ کیا پس تم کہتے ہو الخ یعنی مال کی کثرت اس کے مال کے لئے مضر تھی۔ (مرقاۃ) ❹ قولہ اللہ تعالیٰ کا حق الخ یعنی زکوٰۃ وغیرہ ❺ پس سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ نے لاٹھی اٹھائی الخ سیدنا ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ فقراء اور زہاد صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے تھے ان کا مذہب یہ تھا کہ اپنے پاس کچھ نہ جمع کیجئے۔ اور اللہ تعالیٰ کے لیے لے لیجئے اس جذبہ میں آ کر سیدنا کعب رضی اللہ عنہ کو مار بیٹھے۔ جمہور کا مذہب یہ ہے کہ اگر مال کی زکوٰۃ ادا کرتا ہو تو جمع کرنے میں کچھ مضائقہ نہیں اگرچہ بہت مال ہو اور یہی حق ہے۔ ❻ پسند نہیں کرتا الخ یعنی اگر اتنا مال ہو اور اس کو اللہ کی راہ میں خرچ کروں اور قبول ہو تو بھی میں پسند نہیں کرتا کہ چھ اوقیہ کے بقدر پیچھے چھوڑ جاؤں۔

۱۸۸۳ - (۲٥) وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ صَلَّیْتُ وَرَاءَ النَّبِیِّ ﷺ بِالْمَدِیْنَةِ الْعَصْرَ فَسَلَّمَ ثُمَّ قَامَ

سیدنا عقبہ بن حارث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی ﷺ کے پیچھے مدینہ میں عصر کی نماز پڑھی' تو نبی ﷺ نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



مُسْرِعًا فَتَخَطّٰى رِقَابَ النَّاسِ اِلٰى بَعْضِ حُجَرِ نِسَائِهٖ فَفَزِعَ النَّاسُ مِنْ سُرْعَتِهٖ فَخَرَجَ عَلَيْهِمْ فَرَاٰى اَنَّهُمْ قَدْ عَجِبُوْا مِنْ سُرْعَتِهٖ قَالَ ذَكَرْتُ شَيْئًا مِّنْ تِبْرٍ عِنْدَنَا فَكَرِهْتُ اَنْ يَّحْبِسَنِيْ فَاَمَرْتُ بِقِسْمَتِهٖ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ) وَفِيْ رِوَايَةٍ لَّهٗ قَالَ كُنْتُ خَلَّفْتُ فِي الْبَيْتِ تِبْرًا مِّنَ الصَّدَقَةِ فَكَرِهْتُ اَنْ اُبَيِّتَهٗ۔ (البخاری حدیث رقم ۱۴۳۰ والنسائی حدیث رقم ۱۳۶۵ واحمد فی المسند ۴/ ۷)

سلام پھیرا پھر جلدی سے کھڑے ہوئے' اور لوگوں کی گردنیں پھلانگتے ہوئے اپنی بعض ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کے حجروں کی طرف متوجہ ہوئے تو لوگ آپ کے جلدی کرنے اور آپ کا گردنیں پھلانگ کر جانے سے گھبرا گئے پھر دیکھا صحابہ نے تعجب کیا آپ کے جلد واپس آنے پر' آپ نے فرمایا: ''میں نے ایک چیز سونے کی یاد کی کہ ہمارے نزدیک تھی پس مکروہ جانا میں نے یہ کہ مجھ ❶ کو روکے تو میں نے اس کو بانٹ دینے کا حکم کیا۔'' (بخاری) اور بخاری کی ایک روایت میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں گھر میں زکوٰۃ میں سے ایک ڈلا سونے کا چھوڑ آیا تھا پس میں نے مکروہ جانا یہ کہ میں رات کو رکھوں اس کو۔''

**فوائد الحدیث**: ❶ مجھ کو روکے الخ یعنی قرب الٰہی سے اس سے معلوم ہوا کہ مقربین کا اللہ تعالیٰ کے ماسوا کی طرف التفات کرنا مقام قرب سے باز رکھتا ہے۔

۱۸۸۴ - (۲۶) وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ كَانَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عِنْدِيْ فِيْ مَرَضِهٖ سِتَّةُ دَنَانِيْرَ اَوْ سَبْعَةٌ فَاَمَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَنْ اُفَرِّقَهَا فَشَغَلَنِيْ وَجَعُ نَبِيِّ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم ثُمَّ سَاَلَنِيْ عَنْهَا مَافَعَلَتِ السِّتَّةُ اَوِ السَّبْعَةُ قُلْتُ لَا وَاللّٰهِ لَقَدْ كَانَ شَغَلَنِيْ وَجَعُكَ فَدَعَا بِهَا ثُمَّ وَضَعَهَا فِيْ كَفِّهٖ فَقَالَ مَا ظَنُّ نَبِيِّ اللّٰهِ لَوْ لَقِيَ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ وَهٰذِهٖ عِنْدَهٗ (رواه احمد) (احمد فی المسند ۶/ ۱۰۴)

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے' میرے پاس ان کی بیماری میں چھ یا سات دینار تھے' تو آپ نے مجھے حکم کیا کہ میں ان کو بانٹ دوں' پھر مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیماری نے باز رکھا پھر مجھ سے آپ نے پوچھا کہ ان چھ یا سات دیناروں کا کیا کیا؟ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا' نہیں بانٹا میں نے' قسم اللہ کی! تحقیق مجھ کو بانٹنے سے آپ کی بیماری نے باز رکھا' نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو منگوایا پھر ان کو اپنے ہاتھ میں رکھا اور فرمایا نبی کا گمان کیا ہے اگر اللہ عزوجل سے ملاقات کرے اور یہ ❶ اس کے پاس ہوں۔'' (احمد)

**حکم الحدیث**: اس کی سند ضعیف ہے۔

**فوائد الحدیث**: ❶ اور دینار اس کے پاس ہوں الخ یعنی ان کا ہونا نبی (علیہ السلام) کے پاس نبوت کے مقام کے منافی ہے۔

۱۸۸۵ - (۲۷) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم دَخَلَ عَلٰى بِلَالٍ وَّعِنْدَهٗ صُبْرَةٌ مِّنْ تَمْرٍ فَقَالَ: ((مَا

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بلال رضی اللہ عنہ کے پاس داخل ہوئے اور بلال رضی اللہ عنہ کے نزدیک کھجور کا ایک ڈھیر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



هٰذَا یَا بِلَالُ؟)) قَالَ: شَیْءٌ اِدَّخَرْتُهٗ لِغَدٍ فَقَالَ: ((اَمَا تَخْشٰی اَنْ تَرٰی لَهٗ غَدًا بُخَارًا فِیْ نَارِ جَهَنَّمَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ اَنْفِقْ بِلَالُ! وَلَا تَخْشَ مِنْ ذِی الْعَرْشِ اِقْلَالًا)) (البیهقی حدیث رقم ۱۳۴۶)

تھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے بلال! کیا ہے یہ؟'' کہا ایک چیز ہے کہ ذخیرہ کیا میں نے اس کو کل کے لئے' آپ نے فرمایا: ''کیا نہیں ڈرتا تو کہ تو دیکھے اس کے لئے کل کو بخار ❶ آگ کا دوزخ میں قیامت کے دن' خرچ کر تو اے بلال اور نہ ڈر رکھ صاحب عرش سے فقر کا۔''

**حکم الحدیث**: یہ حدیث صحیح ہے۔

**فوائد الحدیث**: ❶ کل کو الخ یعنی قیامت کے دن' پس یوم القیامت تاکید ہے اس کی' یہ حکم سیدنا بلال رضی اللہ عنہ کو فرمایا کمال مقام حاصل کرنے کے لیے یعنی توکل اور اعتماد حق پر حاصل ہو' سال بھر کا اناج عیال کے لئے ورنہ ذخیرہ کرنا جائز ہے' نبی ﷺ اپنی بیویوں کو سال بھر کا اناج دیتے تھے' یہ حدیث صحیح میں ہے۔

۱۸۸۶ - (۲۸) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلسَّخَاءُ شَجَرَةٌ فِی الْجَنَّةِ فَمَنْ كَانَ سَخِيًّا اَخَذَ بِغُصْنٍ مِّنْهَا فَلَمْ يَتْرُكْهُ الْغُصْنُ حَتّٰى يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ وَ الشُّحُّ شَجَرَةٌ فِی النَّارِ فَمَنْ كَانَ شَحِيْحًا اَخَذَ بِغُصْنٍ مِّنْهَا فَلَمْ يَتْرُكْهُ الْغُصْنُ حَتّٰى يُدْخِلَهُ النَّارَ۔ رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ۔ (البیهقی حدیث رقم ۱۰۸۷۶)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سخاوت بہشت میں ایک درخت ❶ ہے پس جو شخص سخی ہو گا اس میں سے ایک ٹہنی پکڑے گا تو ٹہنی اس کو نہیں چھوڑے گی یہاں تک کہ اس کو بہشت ❷ میں داخل کرے گی اور بخیلی دوزخ میں ایک درخت ہے پس جو شخص کہ بخیل ہو اس میں سے ایک ٹہنی کو پکڑے گا تو اس کو وہ ٹہنی نہ چھوڑے گی یہاں تک کہ اس کو دوزخ میں داخل کرے گی۔'' (یہ دونوں احادیث بیہقی نے شعب الایمان میں نقل کیں)۔

**فوائد الحدیث**: ❶ درخت ہے الخ یعنی سخاوت کی صفت بہشت میں ایک درخت کی صورت کے ساتھ متصور ہے' اور یا مراد یہ ہے کہ سخاوت درخت کی مانند ہے اور سخاوت کو درخت کے ساتھ اس لئے مشابہت دی' کہ جیسے درخت ہوتا ہے' ایسے ہی سخاوت بھی ایک بڑی چیز ہے اور اس کی بہت سی اقسام ہیں۔ (مرقاۃ) ❷ اس کو بہشت میں داخل کرے گی الخ یعنی اگرچہ سزا پا کر جائے۔

۱۸۸۷ - (۲۹) وَعَنْ عَلِیٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَادِرُوْا بِالصَّدَقَةِ فَاِنَّ الْبَلَاءَ لَا يَتَخَطَّاهَا (رواه رزين) (البیهقی فی شعب الایمان بلفظ باکروا حدیث رقم ۳۳۵۳)

سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''صدقہ دینے کے ساتھ ❶ جلدی کرو اس لئے کہ صدقہ ❷ دینے سے بلا نہیں بڑھتی''۔ (رزین)

**حکم الحدیث**: اس کی سند صحیح ہے۔

**فوائد الحدیث**: ❶ قولہ جلدی کرو الخ یعنی موت سے یا بیماری سے یا دوسرے لوگوں سے پہلے دو۔ (مرقاۃ)

❷ صدقہ سے بلا نہیں بڑھتی' یعنی صدقہ دینے سے بلا دفع ہو جاتی ہے' صدقہ رد بلا مشہور ہے۔ رحمہ اللہ تعالیٰ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



# بَابُ فَضْلِ الصَّدَقَةِ

## صدقہ کی فضیلت کا بیان

## اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ (پہلی فصل)

۱۸۸۸ - (۱) وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ تَصَدَّقَ بِعَدْلِ تَمْرَةٍ مِّنْ كَسْبٍ طَيِّبٍ وَلَا يَقْبَلُ اللّٰهُ اِلَّا الطَّيِّبَ فَاِنَّ اللّٰهَ يَتَقَبَّلُهَا بِيَمِيْنِهٖ ثُمَّ يُرَبِّيْهَا لِصَاحِبِهَا كَمَا يُرَبِّيْ اَحَدُكُمْ فَلُوَّهٗ حَتّٰى تَكُوْنَ مِثْلَ الْجَبَلِ۔ (متفق عليه) (البخاری حدیث رقم ۱۴۱۰ ومسلم حدیث رقم (۶۳۔ ۱۰۱۴) والترمذی حدیث رقم ۶۶۱ والنسائی حدیث رقم ۲۵۲۵ وابن ماجه حدیث رقم ۲۵۲۵ والدارمی حدیث رقم ۱۶۷۵ والموطا حدیث رقم ۱ من كتاب الصدقة واحمد فی المسند ۲/ ۳۳۱)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص حلال مال سے کھجور کے برابر خیرات کرے اور اللہ تعالیٰ حلال ہی کو قبول کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو اپنے دائیں ہاتھ سے قبول کرتا ہے پھر پالتا اور بڑھاتا ہے اس خیرات کو خیرات کرنے والے کے لئے' جس طرح کہ پالتا ہے تم میں سے کوئی ایک اپنے بچھیرے کو' یہاں تک کہ وہ پہاڑ کی مانند ہو جاتا ہے (اس خیرات کا ثواب)۔'' ❶

**فوائد الحدیث:** ❶ پہاڑ کی مانند یعنی حلال مال تھوڑا ہی اللہ تعالیٰ کی راہ میں دے تو اس کا ثواب بے حساب ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حرام مال سے اگر لاکھوں روپے خرچ کرے تو اللہ تعالیٰ اس کو ہرگز قبول نہیں کرتا اس کے بالمقابل حلال مال سے ایک روپیہ دینا لاکھ روپے سے بھی زیادہ درجہ رکھتا ہے اور اس میں یہ بھی اشارہ ہے کہ مسلمان کو حلال مال خرچ کرنے کا خیال رکھنا چاہئے' قلیل' کثیر کی طرف توجہ نہ دے اس حدیث سے یہ بھی ثابت ہوا کہ ہاتھ اللہ تعالیٰ کی ایک صفت ہے بلا کیف ہاتھ کی تاویل قدرت سے کرنا غلط ہے' تمام صحابہ کرام' تابعین تبع تابعین اور تمام اسلاف صالحین اس پر بغیر تاویل کے ایمان لاتے رہے ہیں اور یہ امر بحال ہے کہ اس کی تاویل کرنا جائز ہوتی اور آپ بلا بیان دنیا سے تشریف لے جاتے' کیونکہ اصول میں ثابت ہو چکا ہے کہ حکم کو وقت سے مؤخر کر کے بیان کرنا جائز نہیں ہے۔

۱۸۸۹ - (۲) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا نَقَصَتْ صَدَقَةٌ مِّنْ مَالٍ وَمَا زَادَ اللّٰهُ عَبْدًا بِعَفْوٍ اِلَّا عِزًّا وَّمَا تَوَاضَعَ اَحَدٌ لِلّٰهِ اِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ۔ (رواه مسلم) (مسلم حدیث رقم (۶۹۔ ۲۵۸۸) والترمذی حدیث رقم ۲۰۲۹ والدارمی حدیث رقم ۱۶۷۶ والموطا حدیث رقم ۱۲ من كتاب الصدقة واحمد فی المسند ۲/ ۲۳۵)

انہی (سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''صدقہ کرنے سے مال کم نہیں ہوتا اور کسی کا قصور معاف ❶ کر دینے سے اللہ تعالیٰ اس بندہ کی عزت بڑھاتا ہے اور نہیں تواضع کرتا کوئی شخص اللہ تعالیٰ کے لیے مگر اللہ تعالیٰ اس کا رتبہ بلند کرتا ہے۔'' (مسلم)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



**فوائد الحدیث:** ❶ یعنی انتقام اور بدلہ لینے کی طاقت کے باوجود معاف کر دیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی عزت افزائی کر دیتا ہے۔

۱۸۹۰ - (۳) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ اَنْفَقَ زَوْجَيْنِ مِنْ شَيْءٍ مِّنَ الْاَشْيَآءِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ دُعِيَ مِنْ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ وَلِلْجَنَّةِ اَبْوَابٌ فَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الصَّلٰوةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّلٰوةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الْجِهَادِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الْجِهَادِ وَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الصَّدَقَةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّدَقَةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الصِّيَامِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الرَّيَّانِ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ مَا عَلٰى مَنْ دُعِيَ مِنْ تِلْكَ الْاَبْوَابِ مِنْ ضَرُوْرَةٍ فَهَلْ يُدْعٰى اَحَدٌ مِّنْ تِلْكَ الْاَبْوَابِ كُلِّهَا قَالَ نَعَمْ وَاَرْجُوْ اَنْ تَكُوْنَ مِنْهُمْ۔ (متفق عليه) (البخاری حدیث رقم ۱۸۹۷ ومسلم حدیث رقم (۸۵۔ ۱۰۲۷) والنسائی حدیث رقم ۲۴۳۹ والدارمی حدیث رقم ۲۴۰۳ والموطا حدیث رقم ۴۹ من کتاب الجهاد واحمد فی المسند ۲/ ۳۶۶)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص چیزوں میں سے کسی چیز کا جوڑا ❶ اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرے تو اس کو بہشت کے دروازوں سے بلایا جائے گا اور جنت کے کئی دروازے ہیں' پس جو شخص نماز پڑھنے والوں سے ہو گا تو اس کو نماز کے دروازہ سے بلایا جائے گا اور جو شخص جہاد کرنے والوں سے ہوگا تو وہ جہاد کے دروازہ سے بلایا جائے گا اور جو شخص صدقہ کرنے والوں سے ہوگا تو وہ صدقہ کے دروازہ سے بلایا جائے گا اور جو شخص روزہ داروں سے ہوگا وہ ریان دروازہ سے بلایا جائے گا' سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اس پر جو شخص ان دروازوں میں سے کسی دروازہ سے بلایا جائے اس میں کوئی نقصان ❷ تو نہیں' تو کیا بلایا جائے گا کوئی انسان ان تمام دروازوں سے؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں میں امید رکھتا ہوں کہ تو (ابوبکر) ان لوگوں میں سے ہوگا۔'' (بخاری ومسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ مثلاً دو روپے یا دو گھوڑے یا دو کپڑے وغیرہ۔ ❷ یعنی جو شخص تمام دروازوں میں سے کسی دروازہ سے بھی جنت میں چلا جائے اس کو کوئی نقصان نہیں ہے' مقصد تو جنت میں جانا ہے خواہ کسی دروازہ سے ہو' باری باری تمام دروازں سے بلائے جانے کی کیا ضرورت ہے؟

۱۸۹۱ - (۴) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ اَصْبَحَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ صَائِمًا قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ اَنَا قَالَ فَمَنْ تَبِعَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ جَنَازَةً قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ اَنَا قَالَ فَمَنْ اَطْعَمَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ مِسْكِيْنًا قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ اَنَا قَالَ فَمَنْ عَادَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ مَرِيْضًا قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ اَنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا اجْتَمَعْنَ فِيْ امْرِءٍ اِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ۔ (رواه مسلم) (مسلم حدیث رقم ۸۷/ ۱۰۲۸)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: ''تم میں سے آج کون روزہ دار ہے؟'' ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا میں ہوں' پھر آپ نے پوچھا: ''تم میں سے کون جنازہ کے ساتھ گیا؟'' ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا میں' آپ نے فرمایا: ''تم میں سے آج کس نے مسکین کو کھانا کھلایا؟'' ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے' آپ نے فرمایا: ''تم میں سے آج کس نے بیمار کی عیادت کی؟'' ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے' آپ نے فرمایا: ''جس شخص میں یہ باتیں جمع ہو جائیں وہ جنت میں جائے گا۔'' (مسلم)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



۱۸۹۲ – (۵) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَا نِسَآءَ الْمُسْلِمَاتِ لَا تَحْقِرَنَّ جَارَةٌ لِجَارَتِهَا وَلَوْ فِرْسَنَ شَاةٍ۔ (متفق علیه) (البخاری حدیث رقم ٦٠١٧ ومسلم حدیث رقم (٩٠۔ ١٠٣٠) والدارمی حدیث رقم ١٦٧٢ واحمد فی المسند ٦/ ٤٣٥)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے مسلمان عورتو! نہ حقیر سمجھے کوئی ہمسائی اپنی ہمسائی کو (ہدیہ یا صدقہ بھیجنے میں) اگرچہ وہ بکری کا کھر ❶ ہی کیوں نہ ہوں۔'' (بخاری ومسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ بکری کا کھر اخ یعنی ہمسائے اور پڑوسیوں کو آپس میں محبت اور الفت کرنی چاہئے اور یہ چیز باہمی تحائف و عطیات دینے سے زیادہ ہوتی ہے اس سلسلہ میں دینے اور لینے والے کو تھوڑے اور زیادہ کا خیال نہیں رکھنا چاہئے عورتوں کو مخاطب کر کے اس لئے فرمایا کہ ان میں عموماً صبر اور تحمل کم ہوتا ہے بعض اوقات حقیر جان کر چیز کو واپس کر دیتی ہیں جس سے بجائے محبت کے ناراضگی اور عداوت بڑھ جاتی ہے۔ (تحفۃ الاخیار)

۱۸۹۳ – (٦) عَنْ جَابِرٍ وَّحُذَيْفَةَ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ كُلُّ مَعْرُوْفٍ صَدَقَةٌ۔ (متفق علیه) (البخاری حدیث رقم ٦٠٢١ ومسلم حدیث رقم (٥٢۔ ١٠٠٥) وابوداوٗد حدیث رقم ٤٩٤٧ والترمذی حدیث رقم ١٩٧٠ واحمد فی المسند ٣/ ٣٤٤)

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ اور سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہر نیکی صدقہ ہے۔'' (بخاری ومسلم)

۱۸۹٤ – (٧) عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَحْقِرَنَّ مِنَ الْمَعْرُوْفِ شَيْئًا وَلَوْ اَنْ تَلْقٰى اَخَاكَ بِوَجْهٍ طَلِيْقٍ (رواه مسلم) (مسلم حدیث رقم (١٤٤۔ ٢٦٢٦) واحمد فی المسند ٥/ ٢٧٣)

سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''نیکی میں سے تو کسی چیز کو حقیر نہ جان اگرچہ (وہ نیکی یہی ہو کہ) تو اپنے بھائی سے خوش چہرہ بنا کر ملاقات کرے۔'' (مسلم)

۱۸۹٥ – (٨) عَنْ اَبِیْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ صَدَقَةٌ قَالُوْا فَاِنْ لَّمْ يَجِدْ قَالَ فَلْيَعْمَلْ بِيَدَيْهِ فَيَنْفَعُ نَفْسَهٗ وَيَتَصَدَّقُ قَالُوْا فَاِنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ اَوْلَمْ يَفْعَلْ قَالَ فَيُعِيْنُ ذَالْحَاجَةِ الْمَلْهُوْفِ قَالُوْا فَاِنْ لَّمْ يَفْعَلْهُ قَالَ فَيَامُرُ بِالْخَيْرِ قَالُوْا فَاِنْ لَّمْ يَفْعَلْ قَالَ فَيُمْسِكُ عَنِ الشَّرِّ فَاِنَّهٗ لَهٗ صَدَقَةٌ۔ (متفق علیه) (البخاری حدیث رقم ٦٠٢٢ ومسلم حدیث رقم (٥٥۔ ١٠٠٨) والنسائی حدیث رقم ٢٥٣٨ والدارمی حدیث رقم ٢٧٤٧ واحمد فی

سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہر مسلمان پر صدقہ واجب ہے'' صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا' اگر کسی کے پاس (صدقہ میں دینے کیلئے) کچھ نہ ہو؟ تو آپ نے فرمایا: ''اپنے ہاتھوں سے مال کمائے' اپنے آپ کو بھی فائدہ پہنچائے اور صدقہ بھی کرے' صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھا اگر اس کی بھی طاقت نہ ہو' یا ایسا نہ کر سکے؟ آپ نے فرمایا: ''پھر مدد کرے' حاجت مند غمگین مال کھو بیٹھے ہوئے کی'' صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا پس اگر یہ بھی نہ کر سکے؟ آپ نے فرمایا: ''نیک کام کرنے کا حکم کرے' صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



المسند ٤/ ٣٩٥)

اگر یہ بھی نہ کر سکے؟" آپ نے فرمایا: "پس وہ اپنے آپ کو برائی سے روک رکھے تو یہ اس کے لئے صدقہ ہے۔" (بخاری ومسلم)

١٨٩٦- (٩) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ كُلُّ سُلَامٰى مِنَ النَّاسِ عَلَيْهِ صَدَقَةٌ كُلَّ يَوْمٍ تَطْلُعُ فِيْهِ الشَّمْسُ يَعْدِلُ بَيْنَ الْاِثْنَيْنِ صَدَقَةٌ وَّيُعِيْنُ الرَّجُلَ عَلٰى دَآبَّتِهٖ فَيَحْمِلُ عَلَيْهَا اَوْ يَرْفَعُ عَلَيْهَا مَتَاعَهٗ صَدَقَةٌ وَالْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ صَدَقَةٌ وَّكُلُّ خَطْوَةٍ يَّخْطُوْهَا اِلَى الصَّلٰوةِ صَدَقَةٌ وَّيُمِيْطُ الْاَذٰى عَنِ الطَّرِيْقِ صَدَقَةٌ۔ (متفق علیه) (البخاری حدیث رقم ٢٩٨٩ ومسلم حدیث رقم (٥٦۔ ١٠٠٩) واحمد فی المسند ٢/ ٣٢٩)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "آدمی کے بدن میں جتنے جوڑ ہیں ان میں سے ہر ایک پر صدقہ ❶ واجب ہے ہر روز کہ نکلتا ہے اس میں سورج، دو آدمیوں کے درمیان انصاف کرنا یہ بھی صدقہ ہے اور مدد کرنا آدمی کی سواری پر سوار ہونے میں یا اس کا سامان لدوانے میں یہ بھی صدقہ ہے اور اچھی بات کہنا بھی صدقہ ہے، اور ہر قدم جو اٹھاتا ہے نماز کے لئے یہ بھی صدقہ ہے اور راستہ سے کسی موذی چیز کا دور کرنا بھی صدقہ ہے۔" (بخاری ومسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ واجب الخ یعنی ہر روز ہر آدمی کو خیرات کرنا لازم ہے اس لئے کہ ہر روز نئی زندگی اور نئی تازگی نصیب ہوتی ہے، یہ اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا احسان ہے جس کا شکر بجالانا بندوں پر ضروری ہے، پھر یہ شکر اور خیرات مال پر ہی موقوف نہیں ہے جو انسان پر ہر روز مشکل پڑے بلکہ انصاف اور عدل کرنا یا تھکے ماندہ کو سواری پر سوار کر دینا اور اس کا سامان وغیرہ لاد دینا، نماز کے لئے مسجد میں حاضر ہونا راستہ سے تکلیف دینے والی چیزوں کو ہٹا دینا یہ سب کام خیرات اور صدقات میں داخل ہیں ان میں سے جو سامنے آئے اس کو کرے اپنے بدن کی صحت وقوت کی شکر گذاری اور اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کے لئے بجالائے۔

١٨٩٧- (١٠) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ خُلِقَ كُلُّ اِنْسَانٍ مِّنْ بَنِیْ اٰدَمَ عَلٰى سِتِّيْنَ وَثَلَاثِ مِائَةِ مَفْصِلٍ فَمَنْ كَبَّرَ اللّٰهَ وَحَمِدَ اللّٰهَ وَهَلَّلَ اللّٰهَ وَسَبَّحَ اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ اللّٰهَ وَعَزَلَ حَجَرًا عَنْ طَرِيْقِ النَّاسِ اَوْ شَوْكَةً اَوْ عَظْمًا اَوْ اَمَرَ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ نَهٰى عَنْ مُّنْكَرٍ عَدَدَ تِلْكَ السِّتِّيْنَ وَالثَّلَاثِ مِائَةٍ فَاِنَّهٗ يَمْشِیْ يَوْمَئِذٍ وَّقَدْ زَحْزَحَ نَفْسَهٗ عَنِ النَّارِ۔ (رواه مسلم) (مسلم حدیث رقم (٥٤۔ ١٠٠٧))

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "پیدا کیا گیا ہے ہر آدمی، بنی آدم سے، تین سو ❶ ساٹھ جوڑوں پر، پس جو شخص اللہ اکبر کہے، اللہ تعالیٰ کی حمد کرے اور لا الہ الا اللہ کہے اور سبحان اللہ کہے اور اللہ تعالیٰ سے استغفار کرے (استغفر اللہ) اور دور کرے پتھر کو لوگوں کے راستہ سے یا کانٹے کو یا ہڈی کو یا نیک بات کسی کو بتائے یا بری بات سے روکے، (یہ سب باتیں) تین سو ساٹھ جوڑوں کی گنتی کے برابر ہیں تو وہ شخص اس روز اس طرح چلتا ہے گویا اس نے اپنے کو آگ سے دور رکھا ہے۔" (مسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ یعنی اس کے بدن میں تین سو ساٹھ جوڑ ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



١٨٩٨ - (١١) عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ بِكُلِّ تَسْبِيْحَةٍ صَدَقَةً وَّكُلِّ تَكْبِيْرَةٍ صَدَقَةً وُّ كُلِّ تَحْمِيْدَةٍ صَدَقَةً وَّ كُلِّ تَهْلِيْلَةٍ صَدَقَةً وَّاَمْرٍ بِالْمَعْرُوْفِ صَدَقَةً وَّنَهْيٍ عَنِ الْمُنْكَرِ صَدَقَةً وَّفِیْ بُضْعِ اَحَدِكُمْ صَدَقَةً قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيَاْتِیْ اَحَدُنَا شَهْوَتَهٗ وَيَكُوْنُ لَهٗ فِيْهَا اَجْرٌ قَالَ اَرَءَيْتُمْ لَوْ وَضَعَهَا فِیْ حَرَامٍ اَكَانَ عَلَيْهِ فِيْهِ وِزْرٌ فَكَذٰلِكَ اِذَا وَضَعَهَا فِی الْحَلَالِ كَانَ لَهٗ اَجْرٌ۔ (رواہ مسلم) (مسلم حديث رقم (٥٣ـ ١٠٠٦) واحمد فی المسند ٥/ ١٦٧)

سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بیشک ہر تسبیح صدقہ ہے' ہر تکبیر صدقہ ہے' ہر تحمید صدقہ ہے' ہر تہلیل صدقہ ہے' نیک بات کی ہدایت کرنا صدقہ ہے' بری بات سے روکنا صدقہ ہے' اور بیوی سے صحبت کرنا صدقہ ہے'' صحابہ نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! ہم میں سے کوئی آدمی اپنی شہوت پوری کرتا ہے کیا اس کے لئے اس میں بھی ثواب ہے؟ آپ نے فرمایا: ''مجھے بتلاؤ کہ اگر وہ حرام میں اپنی شہوت کو پورا کرتا ہے تو اس پر گناہ ہوتا ہے یا نہیں؟ پس اسی طرح جب حلال طریقہ سے شہوت کو پورا کرے گا تو اس کے لئے اس میں ثواب ملے گا۔'' (مسلم)

١٨٩٩ - (١٢) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ نِعْمَ الصَّدَقَةُ اللِّقْحَةُ الصَّفِیُّ مِنْحَةً وَّالشَّاةُ الصَّفِیُّ مِنْحَةً تَغْدُوْ بِاِنَاءٍ وَّتَرُوْحُ بِاٰخَرَ۔ (متفق عليه) (البخاری حديث رقم ٥٦٠٨ ومسلم حديث رقم (٧٤ـ ١٠٢٠)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بہترین صدقہ ہے بہت زیادہ دودھ دینے والی اونٹنی کو ❶ عاریتاً دینا' اور بہترین صدقہ ہے بہت زیادہ دودھ دینے والی بکری کو عاریتاً دینا جو صبح کو برتن بھر کر دودھ دیتی ہے اور شام کو بھی برتن بھر دیتی ہے۔'' (بخاری ومسلم)

**فوائد الحدیث**: ❶ یعنی کسی مسکین اور غریب مسلمان نمازی کو دودھ پینے کے لئے عاریتاً بھینس گائے یا بکری دی جائے جب اس کا دودھ ختم ہو جائے تو وہ واپس کر دے یہ ایک بہترین صدقہ ہے اسی لئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی تعریف فرمائی۔

١٩٠٠ - (١٣) عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا مِنْ مُّسْلِمٍ يَّغْرِسُ غَرْسًا اَوْ يَزْرَعُ زَرْعًا فَيَاْكُلُ مِنْهُ اِنْسَانٌ اَوْ طَيْرٌ اَوْ بَهِيْمَةٌ اِلَّا كَانَتْ لَهٗ صَدَقَةٌ (متفق عليه) (البخاری حديث رقم ٦٠٠٨ ومسلم حديث رقم (١٢ـ ١٥٥٣) والترمذی حديث رقم ١٣٨٢ والدارمی حديث رقم ٢٦١٠)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''نہیں کوئی مسلمان کہ لگائے کوئی درخت یا بوئے کھیتی' پھر کھائے ❶ اس سے کوئی آدمی یا پرندہ یا چارپائے مگر اس کے لئے صدقہ ہوتا ہے۔'' (بخاری ومسلم)

**فوائد الحدیث**: ❶ پھر کھائے الخ یعنی کسی سبب سے مسلمان کا مال کھایا جائے اس کو ثواب حاصل ہوتا ہے' اس میں مسلمانوں کو مالی نقصان پر تسلی دی کہ صبر کریں کہ اس سے بہت ثواب ملتا ہے' (مرقاۃ)

١٩٠١ - (١٤) وَفِیْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ عَنْ جَابِرٍ وَّمَا سُرِقَ مِنْهُ لَهٗ صَدَقَةٌ۔ (مسلم حديث رقم (٧ـ ١٥٥٢)

اور مسلم کی ایک روایت میں جو سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے اس کے الفاظ یہ ہیں: ''جو کچھ چوری کیا جائے اس سے وہ بھی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اس کے لئے صدقہ ہے۔"

۱۹۰۲ - (۱۵) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ غُفِرَ لِامْرَاَةٍ مُّوْمِسَةٍ مَرَّتْ بِكَلْبٍ عَلٰی رَاْسِ رَكِيٍّ يَلْهَثُ كَادَ يَقْتُلُهُ الْعَطَشُ فَنَزَعَتْ خُفَّهَا فَاَوْثَقَتْهُ بِخِمَارِهَا فَنَزَعَتْ لَهٗ مِنَ الْمَآءِ فَغُفِرَ لَهَا بِذَالِكَ قِيْلَ اِنَّ لَنَا فِی الْبَهَائِمِ اَجْرًا قَالَ فِیْ كُلِّ ذَاتِ كَبِدٍ رَطْبَةٍ اَجْرٌ۔(متفق علیه) (البخاری حدیث رقم ۳۳۱۸ ومسلم حدیث رقم (۱۵۴۔ ۲۲۴۵)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "ایک بدکار عورت کی اس بنا پر بخشش ❶ کی گئی کہ وہ ایک کتے کے پاس سے گذری کہ جو کھڑا تھا کنویں کے پاس جو پیاس سے اپنی زبان نکال رہا تھا اور قریب تھا کہ پیاس اس کو ہلاک کر دے تو اس عورت نے اپنا موزہ اتارا اور اپنی اوڑھنی میں باندھا پھر اس کے لئے کنویں سے پانی نکالا تو اس عمل کی وجہ سے اس کی بخشش کی گئی" آپ سے پوچھا گیا کیا جانوروں پر احسان کرنے میں بھی ثواب ❷ ملتا ہے؟ آپ نے فرمایا: "ہر جان دار کے احسان کرنے پر بھی ثواب ملتا ہے۔" ❸ (بخاری ومسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ بخشش کی گئی الخ یعنی اس نیک عمل سے اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کو توبہ اور اعمال صالحہ کی توفیق مل گئی، جس کی بناء پر اس کا خاتمہ بالخیر ہوا اور جنت میں چلی گئی۔ ❷ ثواب ملتا ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ہر جانور کے کھلانے پلانے میں ثواب ملتا ہے سوا موذی جانوروں کے جن کے مارنے کا حکم ہے جیسے سانپ بچھو، چیل وغیرہ، ملک پنجاب میں رسم پڑی ہے کہ یک شنبہ کے دن گوشت لے کر چیلوں اور کووں کے آگے ڈالتے ہیں کہ ان کے کھلانے سے بلا رد ہو جاتی ہے احمق لوگ یہ خیال نہیں کرتے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی نافرمانی میں بلا کیسے رد ہو سکتی ہے؟ بلکہ اس گناہ کی شامت سے بہت بڑی بلا نازل ہونے کا خطرہ ہے۔
❸ اس سے معلوم ہوا کہ ہر جان دار کے احسان میں ثواب ہے، خواہ آدمی ہو یا جانور مسلمان ہو یا نہ۔

۱۹۰۳ - (۱۶) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ وَاَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عُذِّبَتْ اِمْرَاَةٌ فِیْ هِرَّةٍ اَمْسَكَتْهَا حَتّٰی مَاتَتْ مِنَ الْجُوْعِ فَلَمْ تَكُنْ تُطْعِمُهَا وَلَا تُرْسِلُهَا فَتَاْكُلَ مِنْ خِشَاشِ الْاَرْضِ۔(متفق علیه) (البخاری حدیث رقم ۳۳۱۸ حدیث ومسلم حدیث رقم ۱۵۱-۲۲۴۲ وابن ماجه حدیث رقم ۴۲۵۶ و الدارمی حدیث رقم ۲۸۱۴ واحمد فی المسند ۲/ ۵۰۷)

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ اور سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "ایک عورت کو ایک بلی کی وجہ سے عذاب دیا گیا جس کو اس نے باندھ رکھا تھا یہاں تک کہ وہ بھوک سے مر گئی وہ نہ تو اس کو کھانے کو دیتی تھی اور نہ اس کو کھولتی تھی کہ وہ زمین کے جانوروں میں سے کچھ کھا لیتی۔" (بخاری ومسلم)

۱۹۰۴ - (۱۷) وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اللّٰهِ ﷺ مَرَّ رَجُلٌ بِغُصْنِ شَجَرَةٍ عَلٰى ظَهْرِ طَرِيْقٍ فَقَالَ لَأُنَحِّيَنَّ هٰذَا عَنْ طَرِيْقِ الْمُسْلِمِيْنَ لَا يُؤْذِيْهِمْ فَاُدْخِلَ الْجَنَّةَ۔(متفق عليه) (البخاری حدیث رقم ٦٥٢ ومسلم حدیث رقم (١٢٧۔ ١٩١٤) وابن ماجه حدیث رقم ٣٦٨٢ واحمد فی المسند ٢/ ٣٠٤)

فرمایا: ''ایک شخص ایک درخت کی ٹہنی کے پاس سے گذرا جو راستہ کے درمیان واقع تھی' اس نے کہا اس کو مسلمانوں کے راستہ سے ضرور دور کروں گا تا کہ وہ ان کو تکلیف نہ دے تو وہ ❶ جنت میں داخل کیا گیا۔'' (بخاری و مسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ یعنی اس عمل کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے اس کو مزید نیکی کی توفیق عطا کر دی جس کے عوض اللہ تعالیٰ نے اس کو یہ بدلہ دیا' اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کی مخلوق کو فائدہ اور راحت پہنچانا بہت بڑے ثواب کا کام ہے۔

١٩٠٥۔ (١٨) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَقَدْ رَاَيْتُ رَجُلًا يَتَقَلَّبُ فِي الْجَنَّةِ فِيْ شَجَرَةٍ قَطَعَهَا مِنْ ظَهْرِ الطَّرِيْقِ كَانَتْ تُؤْذِي النَّاسَ۔ (رواه مسلم) (مسلم حدیث رقم (١٢٩۔ ١٩١٤) واحمد فی المسند ٣/ ١٥٤)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے ایک شخص کو جنت میں بڑی عیش و چین سے پھرتا ہوا دیکھا (اس بنا پر کہ) اس نے راستہ پر سے ایک درخت کو کاٹ پھینکا تھا جو لوگوں کو تکلیف دیتا تھا۔'' (مسلم)

١٩٠٦۔ (١٩) وَعَنْ اَبِيْ بَرْزَةَ قَالَ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ عَلِّمْنِيْ شَيْئًا اَنْتَفِعُ بِهٖ قَالَ اِعْزِلِ الْاَذٰى عَنْ طَرِيْقِ الْمُسْلِمِيْنَ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ) وَسَنَذْكُرُ حَدِيْثَ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ اِتَّقُوا النَّارَ فِيْ بَابِ عَلَامَاتِ النُّبُوَّةِ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى (مسلم حدیث رقم ١٣١-٢٦١٨ وابن ماجه حدیث رقم ٣٦٨١ واحمد فی المسند ٤/ ٤٢٢)

سیدنا ابو برزہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے کہا' اے اللہ کے نبی! مجھے کوئی ایسی بات بتائیں کہ میں اس سے نفع پاؤں' آپ نے فرمایا: ''مسلمانوں کے راستہ سے موذی چیز کو دور کیا کر۔'' (مسلم) اور عنقریب عدی ❶ بن حاتم کی حدیث ''اتقو النار'' ان شاء اللہ ہم علامات نبوت کے باب میں بیان کریں گے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ امام بغوی رحمۃ اللہ علیہ نے مصابیح میں اس حدیث کو یہاں بیان کیا تھا لیکن اس حدیث کا اصل مقام یہ نہ تھا' بلکہ اس کی اصل مناسبت اس باب سے ہے' جس کا حوالہ دیا گیا ہے

## اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ (دوسری فصل)

١٩٠٧۔ (٢٠) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ الْمَدِيْنَةَ جِئْتُ فَلَمَّا تَبَيَّنْتُ وَجْهَهٗ عَرَفْتُ اَنَّ وَجْهَهٗ لَيْسَ بِوَجْهِ كَذَّابٍ فَكَانَ اَوَّلُ مَا قَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اَفْشُوا السَّلَامَ وَاَطْعِمُوا الطَّعَامَ وَصِلُوا الْاَرْحَامَ وَصَلُّوْا بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ (رواه الترمذی وابن ماجة والدارمی)

سیدنا عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی ﷺ جب مدینہ میں تشریف لائے تو میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا' تو جب میں نے آپ کا چہرہ دیکھا تو مجھے معلوم ہوا کہ یہ چہرہ' جھوٹے کا چہرہ نہیں ہے تو آپ نے سب سے پہلے ❶ جو بات فرمائی یہ تھی: ''اے لوگو! سلام کو پھیلاؤ' ❷ بھوکوں کو کھانا کھلاؤ' رشتہ داروں سے (حسن) سلوک کرو اور رات میں نماز

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



(الترمذی حدیث رقم ٢٤٨٥ وابن ماجه حدیث رقم ١٣٣٤ والدارمی حدیث رقم ١٤٦٠ واحمد فی المسند ٥/ ٤٥١)

پڑھو جبکہ لوگ سوئے ہوئے ہوں' تم سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہو گے۔'' (ترمذی' ابن ماجہ' دارمی)

**حکم الحدیث:** اس کی سند صحیح ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ یعنی مدینہ منورہ پہنچ کر سب سے پہلے لوگوں سے جو آپ نے بات کی تھی وہ یہ تھی جس کا بیان عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے کیا۔ ❷ یعنی سلام پکار کر کہو اس طرح کہ جس سے سلام کہو وہ سن لے اور ہر ایک سے سلام کہو خواہ واقف ہو یا ناواقف مگر بے دین مثلاً مرزائی وغیرہ کو سلام نہیں کہنا چاہئے۔

١٩٠٨ - (٢١) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُعْبُدُوا الرَّحْمٰنَ وَاَطْعِمُوا الطَّعَامَ وَاَفْشُوا السَّلَامَ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ (رواه الترمذی وابن ماجة) (الترمذی حدیث رقم ١٨٥٥ وابن ماجه حدیث رقم ١٣٩٤)

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''عبادت ❶ کرو تم رحمٰن کی اور بھوکوں کو کھانا کھلاؤ اور آپس میں بہت سلام کہو تم سلامتی سے جنت میں داخل ہو گے۔'' (ترمذی' ابن ماجہ)

**حکم الحدیث:** یہ حدیث صحیح ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا قرآن مجید میں جہاں کہیں ''اعبدوا'' آیا ہے' اس کے یہ معنی ہیں کہ اللہ تعالیٰ کو ایک مانو' شرک سے بچو' اسی کا نام توحید ہے توحید یہ نہیں ہے کہ زبان سے کلمہ توحید پڑھ لیا لیکن مشکلات کے موقع انبیاء علیہم السلام' اولیاء رحمہم اللہ اور پیروں کو پکاریں اور ان کی نذریں مانے' یہ تو عین شرک ہے' توحید یہ ہے کہ اپنے دل کو اس طرح پاک اور صاف کرے کہ اللہ تعالیٰ کی ذات کے سوا کوئی مخلوق اس کے دل پر اثر انداز نہ ہو سکے نفع اور نقصان کا مالک صرف اللہ تعالیٰ کو سمجھے اور اس کائنات کے اندر کسی مخلوق کو کوئی اختیار نہیں ہے۔

١٩٠٩ - (٢٢) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الصَّدَقَةَ لَتُطْفِئُ غَضَبَ الرَّبِّ وَتَدْفَعُ مِيْتَةَ السُّوْءِ (رواه الترمذی) (الترمذی حدیث رقم ٦٦٤)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بیشک صدقہ اللہ تعالیٰ کے غصہ کو ٹھنڈا کرتا ہے' اور بری موت کو دور کرتا ہے۔'' (ترمذی)

**حکم الحدیث:** اس کی سند ضعیف ہے۔

١٩١٠ - (٢٣) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ كُلُّ مَعْرُوْفٍ صَدَقَةٌ وَاِنَّ مِنَ الْمَعْرُوْفِ اَنْ تَلْقَى اَخَاكَ بِوَجْهٍ طَلْقٍ وَاَنْ تُفْرِغَ مِنْ دَلْوِكَ فِيْ اِنَاءِ اَخِيْكَ (رواه احمد و الترمذی) (الترمذی حدیث رقم ١٩٧٠ واحمد فی المسند ٣/ ٣٤٤)

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہر نیکی صدقہ ہے اور بیشک یہ بات بھی نیکی میں سے ہے کہ ملاقات کرے تو اپنے بھائی سے کشادہ چہرہ سے اور پانی پلائے تو اپنے ڈول سے اپنے بھائی کے برتن میں۔'' (احمد' ترمذی)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



۱۹۱۱ - (۲۴) وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبَسُّمُكَ فِیْ وَجْهِ اَخِيْكَ صَدَقَةٌ وَاَمْرُكَ بِالْمَعْرُوْفِ صَدَقَةٌ وَنَهْيُكَ عَنِ الْمُنْكَرِ صَدَقَةٌ وَاِرْشَادُكَ الرَّجُلَ فِیْ اَرْضِ الضَّلَالِ لَكَ صَدَقَةٌ وَنَصْرُكَ الرَّجُلَ الرَّدِیْٓ الْبَصَرِ لَكَ صَدَقَةٌ وَاِمَاطَتُكَ الْحَجَرَ وَالشَّوْكَ وَالْعَظْمَ عَنِ الطَّرِيْقِ لَكَ صَدَقَةٌ وَاِفْرَاغُكَ مِنْ دَلْوِكَ فِیْ دَلْوِ اَخِيْكَ لَكَ صَدَقَةٌ (رَوَاهُ التِّرْمَذِیُّ) وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ۔

(الترمذی حدیث رقم ۱۹۵۶)

سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اپنے بھائی کے سامنے تیرا مسکرانا صدقہ ہے' تیرا نیک بات کہنا صدقہ ہے' تیرا بری بات سے روکنا صدقہ ہے' بتادینا بے نشان زمین میں کسی کو راستہ تیرا صدقہ ہے' اندھے کی یا جس کو کم دکھائی دیتا ہو مدد کرنا ❶ تیرا صدقہ ہے' کانٹے کا دور کرنا راستہ سے تیرا صدقہ ہے اور اپنے بھائی کے ڈول میں پانی بھر دینا بھی تیرے لئے صدقہ ہے۔'' (ترمذی) اور کہا یہ حدیث غریب ہے۔

**حکم الحدیث:** یہ حدیث حسن غریب ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ یعنی ہاتھ پکڑ کر سیدھے راستہ پر لگانا یا منزل مقصود تک پہنچانا۔

۱۹۱۲ - (۲۵) وَعَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ قَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اُمَّ سَعْدٍ مَاتَتْ فَاَیُّ الصَّدَقَةِ اَفْضَلُ قَالَ اَلْمَآءُ فَحَفَرَ بِئْرًا وَقَالَ هٰذِهٖ لِاُمِّ سَعْدٍ۔ (رواہ ابوداوٗد والنسائی) (ابوداوٗد حدیث رقم ۱۶۷۹ والنسائی حدیث رقم ۳۶۶۴ وابن ماجہ حدیث رقم ۳۶۸۴)

سیدنا سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا' اے اللہ کے رسول! سعد رضی اللہ عنہ کی ماں فوت ہوگئی ہے' پس کون سا صدقہ بہتر ہے؟ آپ نے فرمایا: ''پانی'' ❶ پس کھودا سعد نے کنواں اور کہا یہ سعد کی ماں کی طرف سے (صدقہ) ہے۔'' (ابوداؤد' نسائی)

**حکم الحدیث:** اس کی سند ضعیف ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ وہاں پانی کی لوگوں کو اشد ضرورت ہوگی اس لئے اس کو مناسب حال کے افضل صدقہ قرار دیا۔

۱۹۱۳ - (۲۶) وَعَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّمَا مُسْلِمٍ كَسَا مُسْلِمًا ثَوْبًا عَلٰى عُرْیٍ كَسَاهُ اللّٰهُ مِنْ خُضْرِ الْجَنَّةِ وَاَيُّمَا مُسْلِمٍ اَطْعَمَ مُسْلِمًا عَلٰى جُوْعٍ اَطْعَمَهُ اللّٰهُ مِنْ ثِمَارِ الْجَنَّةِ وَاَيُّمَا مُسْلِمٍ سَقٰى مُسْلِمًا عَلٰى ظَمَاٍ سَقَاهُ اللّٰهُ مِنَ الرَّحِيْقِ الْمَخْتُوْمِ (رواہ ابوداوٗد والترمذی)

(ابوداوٗد فی السنن ۲/ ۳۱۴ حدیث رقم ۱۶۸۲ والترمذی فی السنن ۴/ ۵۴۶ حدیث رقم ۲۴۴۹ واحمد فی المسند ۳/ ۱۳)

سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو مسلمان کسی ننگے مسلمان کو کپڑا پہنائے تو اللہ تعالیٰ اس کو جنت کا سبز حلہ پہنائے گا اور جو مسلمان کسی بھوکے مسلمان کو کھانا کھلائے تو اس کو اللہ تعالیٰ جنت کے پھلوں سے کھلائے گا اور جو مسلمان کسی پیاسے مسلمان کو پلائے تو اس کو اللہ تعالیٰ مہر کی ہوئی شراب سے پانی پلائے گا۔'' (ابوداؤد و ترمذی)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



**حكم الحديث:** اس کی سند ضعیف ہے۔

١٩١٤ - (٢٧) وَعَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ فِي الْمَالِ لَحَقًّا سِوَى الزَّكَاةِ ثُمَّ تَلَا لَيْسَ الْبِرَّ أَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ الْآيَةَ۔ (رواه الترمذى وابن ماجة والدارمي) (الترمذی حديث رقم ٦٥٩ وابن ماجه حديث رقم ١٧٨٩ والدارمي حديث رقم ١٦٣٧)

سیدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بیشک زکوۃ کے علاوہ بھی مال میں حق ہے' پھر پڑھی آپ نے یہ آیت لَيْسَ الْبِرَّ یعنی نیکی یہی نہیں ہے کہ پھیرو تم اپنے چہروں کو مشرق اور مغرب کی طرف آخر آیت تک۔'' (ترمذی' ابن ماجہ' دارمی)

**حكم الحديث:** اس کی سند ضعیف ہے۔

١٩١٥ - (٢٨) وَعَنْ بُهَيْسَةَ عَنْ أَبِيْهَا قَالَتْ قَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا الشَّيْءُ الَّذِيْ لَا يَحِلُّ مَنْعُهُ قَالَ الْمَآءُ قَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ مَاالشَّيْءُ الَّذِيْ لَا يَحِلُّ مَنْعُهُ قَالَ الْمِلْحُ قَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ مَا الشَّيْءُ الَّذِيْ لَايَحِلُّ مَنْعُهُ قَالَ أَنْ تَفْعَلَ الْخَيْرَ خَيْرٌ لَّكَ (رواه ابو داوٗد) (ابوداوٗد حديث رقم ٣٤٧٦ واحمد في المسند ٣/ ٤٨٠ والدارمي حديث رقم ٢٦١٣)

بہیسہ اپنے باپ سے روایت کرتی ہیں' ان کے باپ نے کہا اے اللہ کے رسول! کون سی چیز ہے جس سے منع کرنا جائز نہیں ہے؟ آپ نے فرمایا: ''پانی'' ❶ پھر پوچھا (اس کے علاوہ) کون سی چیز ہے جس کا انکار منع ہے؟ آپ نے فرمایا: ''نمک'' پھر پوچھا اور کون سی چیز ہے جس سے انکار کرنا منع ہے؟ آپ نے فرمایا: ''اپنے لئے بھلائی کرنا تیرے لئے بہتر ہے۔'' (ابوداؤد)

**حكم الحديث:** اس کی سند ضعیف ہے۔

**فوائد الحديث:** ❶ پانی الخ یعنی جو پانی اور نمک وغیرہ ضرورت سے زیادہ ہو۔

١٩١٦ - (٢٩) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَحْيٰى أَرْضًا مَّيْتَةً فَلَهٗ فِيْهَا أَجْرٌ وَمَا أَكَلَتِ الْعَافِيَةُ مِنْهُ فَهُوَ لَهٗ صَدَقَةٌ (رواه النسائي والدارمي) (ابوداوٗد حديث رقم ٣٠٧٤ والترمذى حديث رقم ١٣٧٩ والدارمي حديث رقم ٢٦٠٧ والموطا حديث رقم ٢٧ من كتاب الاقضية)

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس شخص نے بنجر زمین کو آباد کیا تو اس کے لئے اس میں ثواب ہے اور جو کچھ کھا جائیں اس کے کھیت میں سے جانور یا آدمی تو وہ اس کے لیے صدقہ ہے۔'' (نسائی' دارمی)

**حكم الحديث:** اس کی بعض سندیں صحیح ہیں۔

١٩١٧ - (٣٠) وَعَنِ الْبَرَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

سیدنا براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ مَّنَحَ مِنْحَةَ لَبَنٍ اَوْوَرِقٍ اَوْهَدٰی زُقَاقًا کَانَ لَهٗ مِثْلُ عِتْقِ رَقَبَةٍ۔ (رواہ الترمذی) (الترمذی حدیث رقم ۱۹۵۷ واحمد فی المسند ٤/ ۲۸۵)

''جو شخص کسی کو دودھ پینے کے لئے دودھ کا جانور دے یا روپیہ قرض دے یا راہ بتلائے تو اس کو ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب ملے گا۔'' (ترمذی)

**حکم الحدیث**: اس کی سند صحیح ہے۔

۱۹۱۸ - (۳۱) وَعَنْ اَبِیْ جُرَیِّ جَابِرِ بْنِ سُلَیْمٍ قَالَ اَتَیْتُ الْمَدِیْنَةَ فَرَاَیْتُ رَجُلًا یَّصْدُرُ النَّاسُ عَنْ رَاْیِهٖ لَا یَقُوْلُ شَیْئًا اِلَّا صَدَرُوْا عَنْهُ قُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالُوْا هٰذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ قَالَ قُلْتُ عَلَیْكَ السَّلَامُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَرَّتَیْنِ قَالَ لَا تَقُلْ عَلَیْكَ السَّلَامُ عَلَیْكَ السَّلَامُ تَحِیَّةُ الْمَیِّتِ قُلْ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ قُلْتُ اَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَقَالَ اَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ الَّذِیْ اِنْ اَصَابَكَ ضُرٌّ فَدَعَوْتَهٗ كَشَفَهٗ عَنْكَ وَاِنْ اَصَابَكَ عَامُ سَنَةٍ فَدَعَوْتَهٗ اَنْبَتَهَا لَكَ وَاِذَا كُنْتَ بِاَرْضٍ قَفْرٍ اَوْفَلَاةٍ فَضَلَّتْ رَاحِلَتُكَ فَدَعَوْتَهٗ رَدَّهَا عَلَیْكَ قُلْتُ اِعْهَدْ اِلَیَّ قَالَ لَا تَسُبَّنَّ اَحَدًا قَالَ فَمَا سَبَبْتُ بَعْدَهٗ حُرًّا وَّلَا عَبْدًا وَّلَا بَعِیْرًا وَلَا شَاةً قَالَ وَلَا تَحْقِرَنَّ شَیْئًا مِّنَ الْمَعْرُوْفِ وَاَنْ تُكَلِّمَ اَخَاكَ وَاَنْتَ مُنْبَسِطٌ اِلَیْهِ وَجْهُكَ اِنَّ ذٰلِكَ مِنَ الْمَعْرُوْفِ وَارْفَعْ اِزَارَكَ اِلٰی نِصْفِ السَّاقِ فَاِنْ اَبَیْتَ فَاِلَی الْكَعْبَیْنِ وَاِیَّاكَ وَاِسْبَالَ الْاِزَارِ فَاِنَّهَا مِنَ الْمُخِیْلَةِ وَاِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ الْمُخِیْلَةَ وَاِنِ امْرُؤٌ شَتَمَكَ وَعَیَّرَكَ بِمَا یَعْلَمُ فِیْكَ فَلَا تُعَیِّرْهُ بِمَا تَعْلَمُ فِیْهِ فَاِنَّمَا وَبَالُ ذٰلِكَ عَلَیْهِ۔ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ) وَرَوَی التِّرْمَذِیُّ مِنْهُ حَدِیْثَ السَّلَامِ وَفِیْ رِوَایَةٍ فَیَكُوْنُ لَكَ

سیدنا ابوجری جابر بن سلیم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں مدینہ میں آیا تو میں نے ایک شخص کو دیکھا کہ لوگ اس کی رائے پر چلتے ہیں' جو کچھ وہ کہتا تھا لوگ اس پر عمل کرتے تھے' میں نے کہا یہ کون شخص ہے؟ لوگوں نے کہا یہ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں' ابوجری نے کہا میں نے آپ کو ''علیک السلام یارسول اللہ'' کہا میں نے یہ الفاظ دو مرتبہ کہے تو آپ نے فرمایا: ''علیک السلام'' نہ کہہ کیونکہ ''علیک السلام'' کہنا میت کے لئے دعا ہے بلکہ ''السلام علیک'' کہہ' میں نے کہا کیا آپ اللہ کے رسول ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''میں اللہ کا رسول ہوں کہ جب تجھ کو کوئی تکلیف پہنچے اور تو اس کو پکارے تو وہ دور کر دے گا تیری تکلیف کو اور اگر قحط سالی میں تو مبتلا ہو اور پکارے تو اس کو' تو پیدا کر دے گا تیرے لئے غلہ اور جب تو کسی ایسی زمین میں ہو جو پانی سے خالی ہو' یا کسی ایسے جنگل میں آبادی سے دور ہو اور تیری سواری گم ہو جائے اور تو اس سے دعا کرے تو وہ تیرے لئے تیری سواری کو واپس لوٹا دے گا'' جابر نے کہا میں نے یہ سن کر کہا مجھے کچھ نصیحت فرمایئے آپ نے فرمایا: ''کسی کو گالی نہ دے'' جابر نے کہا کہ اس کے بعد میں نے کسی آزاد کو گالی دی' نہ کسی غلام کو اور نہ کسی اونٹ اور نہ کسی بکری کو گالی دی' آپ نے فرمایا: ''نیکی کی کسی بات کو حقیر نہ سمجھ' اور جب تو اپنے بھائی سے بات کرے تو اپنے چہرہ کو خوش بنا کر بات کر' بیشک یہ تیرے لئے نیکی ہے' اور اپنی چادر کو اونچا کر نصف پنڈلی تک' اگر تو اتنا اونچا پسند نہ کرے تو ٹخنوں تک اور بچا تو خود کو چادر لٹکانے سے اس لئے کہ ازار کا لٹکانا تکبر ❶ ہے اور تحقیق اللہ تعالیٰ تکبر کو دوست نہیں رکھتا اور اگر کوئی شخص تجھے گالی دے اور تجھ میں عار دلائے اس عیب کے ساتھ جو تجھ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



أَجْرٌ ذَالِكَ وَوَبَالُهُ عَلَيْهِ۔ (ابو داوٗد حديث رقم ٤٠٨٤ والترمذى حديث رقم ٢٧٢٢ واحمد فى المسند ٥/ ٦٣)

میں جانتا ہے پس نہ عار دلا تو اس کو اس عیب کی جو تو اس میں جانتا ہے اس لئے کہ اس کا گناہ اسی پر ہوگا (ابوداؤد) اور ترمذی نے اس حدیث میں سے روایت کی حدیث سلام کی اور ایک روایت میں یہ ہے: ''تیرے لئے اس کا ثواب ہوگا اور ہوگا وبال اس کا اس پر۔''

**حکم الحدیث:** اس کی سند صحیح ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ تکبر سے ہے الخ یعنی ازار ٹخنوں سے نیچے لٹکانا حرام ہے کیونکہ اس میں اسراف ہے اور اس میں بڑی وعید آئی ہے ایک روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ازار لٹکانے والے کو نماز اور وضو دونوں کے دوبارہ کرنے کا حکم دیا نبی ﷺ کی ازار نصف پنڈلی تک ہوتی' یہی افضل ہے اور ٹخنوں تک رخصت ہے اور اس سے نیچے حرام ہے۔

١٩١٩ - (٣٢) وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّهُمْ ذَبَحُوْا شَاةً فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ مَا بَقِيَ مِنْهَا قَالَتْ مَابَقِيَ إِلَّا كَتِفُهَا قَالَ بَقِيَ كُلُّهَا غَيْرُ كَتِفِهَا۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ) (الترمذى حديث رقم ٢٤٧٠ واحمد فى المسند ٦/ ٥٠)

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک بکری ذبح کی تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''اس میں سے کیا باقی رہا؟'' ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا اس میں باقی نہیں رہا مگر شانہ آپ نے فرمایا: ''باقی رہی ہے سب ❶ سوائے شانہ کے۔'' (ترمذی)

**فوائد الحدیث:** ❶ باقی رہی ہے سب سوائے شانہ کے الخ یعنی باقی وہی ہے جو لوگوں کو ثواب کی نیت سے دی گئی اور جو کچھ گھر میں رہا یہ فانی ہے اس میں آیہ کریمہ کی طرف اشارہ ہے ماعند کم ینفد و ما عنداللہ باق۔

١٩٢٠ - (٣٣) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ مَا مِنْ مُّسْلِمٍ كَسَا مُسْلِمًا ثَوْبًا إِلَّا كَانَ فِيْ حِفْظٍ مِّنَ اللّٰهِ مَادَامَ عَلَيْهِ خِرْقَةٌ (رواه احمد و الترمذى) (الترمذى حديث رقم ٢٤٨٤)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا فرماتے تھے: ''نہیں کوئی مسلمان کہ مسلمان کو کپڑا پہنائے مگر ❶ ہوتا ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے حفاظت میں جب تک کہ اس پر اس کپڑے میں سے ایک ٹکڑا بھی ہو۔'' (احمد و ترمذی)

**حکم الحدیث:** اس کی سند ضعیف ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ مگر اللہ تعالیٰ کی طرف سے حفاظت میں ہوتا ہے الخ یہ فائدہ تو دنیا میں ہے اور آخرت میں بے شمار ثواب ہے۔

١٩٢١ - (٣٤) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ يَرْفَعُهُ قَالَ ثَلَاثَةٌ يُحِبُّهُمُ اللّٰهُ رَجُلٌ قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَتْلُوْا كِتَابَ اللّٰهِ وَرَجُلٌ يَتَصَدَّقُ بِصَدَقَةٍ بِيَمِيْنِهِ يُخْفِيْهَا أُرَاهُ قَالَ مِنْ شِمَالِهِ وَرَجُلٌ كَانَ فِيْ سَرِيَّةٍ فَانْهَزَمَ أَصْحَابُهُ فَاسْتَقْبَلَ الْعَدُوَّ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) وَقَالَ

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے آپ نے فرمایا: ''تین شخص ہیں کہ اللہ ان کو دوست رکھتا ہے' ایک وہ شخص کہ کھڑا ہو رات میں قرآن ❶ کی تلاوت کرتا ہے' دوسرا وہ شخص کہ نفلی صدقہ دے اپنے دائیں ہاتھ سے اس طرح کہ چھپائے اس کو راوی نے کہا میں گمان کرتا ہوں کہ آپ نے یہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



هٰذَا حَدِيْثٌ غَيْرُ مَحْفُوْظٍ اَحَدُ رُوَاتِهٖ اَبُوْبَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ كَثِيْرُ الْغَلَطِ۔ (الترمذی حدیث رقم ۲۵٦۷ والنسائی ٥/ ٨٤ حدیث رقم ۲۵۷۰)

فرمایا اپنے بائیں ہاتھ سے ❷ اور تیسرا وہ شخص ہے جو کہ لشکر میں شامل ہو اس کے ساتھیوں نے شکست پائی اور وہ دشمن کے سامنے کھڑا رہا۔'' (ترمذی) اور ترمذی نے کہا یہ حدیث غیر محفوظ ہے۔ اس کا ایک روایت کرنے والا ابوبکر بن عیاش ہے وہ بہت غلطیاں کرتا ہے۔

**حکم الحدیث:** اس کی سند ضعیف ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ قرآن کی تلاوت کرتا ہے الخ یعنی نماز میں یا غیر نماز میں اور اول ظاہر ہے۔

❷ اس کو بائیں ہاتھ سے چھپائے الخ اس سے چھپانے میں مبالغہ مراد ہے یا معنی یہ ہیں دائیں طرف والے کو دے تو بائیں طرف والے کو خبر نہ ہو غرض کہ اللہ تعالیٰ جل جلالہ کی رضامندی کے لئے دینے کا بڑا ثواب ہے۔

۱۹۲۲ - (۳۵) وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((ثَلَاثَةٌ يُحِبُّهُمُ اللّٰهُ وَثَلَاثَةٌ يُبْغِضُهُمُ اللّٰهُ فَاَمَّا الَّذِيْنَ يُحِبُّهُمُ اللّٰهُ فَرَجُلٌ اَتٰى قَوْمًا فَسَاَلَهُمْ بِاللّٰهِ وَلَمْ يَسْاَلْهُمْ لِقَرَابَةٍ بَيْنَهٗ وَبَيْنَهُمْ فَمَنَعُوْهُ فَتَخَلَّفَ رَجُلٌ بِاَعْيَانِهِمْ فَاَعْطَاهُ سِرًّا لَّا يَعْلَمُ بِعَطِيَّتِهٖ اِلَّا اللّٰهُ وَالَّذِیْ اَعْطَاهُ وَقَوْمٌ سَارُوْا لَيْلَتَهُمْ حَتّٰى اِذَا كَانَ النَّوْمُ اَحَبَّ اِلَيْهِمْ مِمَّا يُعْدَلُ بِهٖ فَوَضَعُوْا رُءُوْسَهُمْ فَقَامَ يَتَمَلَّقُنِیْ وَيَتْلُوْ اٰيَاتِیْ وَرَجُلٌ كَانَ فِیْ سَرِيَّةٍ فَلَقِیَ الْعَدُوَّ فَهُزِمُوْا فَاَقْبَلَ بِصَدْرِهٖ حَتّٰى يُقْتَلَ اَوْ يُفْتَحَ لَهٗ وَالثَّلَاثَةُ الَّذِيْنَ يُبْغِضُهُمُ اللّٰهُ الشَّيْخُ الزَّانِیْ وَالْفَقِيْرُ الْمُخْتَالُ وَالْغَنِیُّ الظَّلُوْمُ۔)) (رَوَاهُ التِّرْمَذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ) (الترمذی حدیث رقم ۲۵٦۸ والنسائی حدیث رقم ۲۵۷۰ واحمد فی المسند ٥/ ۱٥۳)

سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تین شخص (ایسے) ہیں کہ ان کو اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہے اور تین شخص (ایسے) ہیں کہ جن کو اللہ تعالیٰ دشمن رکھتا ہے' پس وہ اشخاص کہ جن کو اللہ دوست رکھتا ہے یہ ہیں' ایک تو وہ ہے جس نے ایسے شخص کو صدقہ دیا جو اپنی قوم کے پاس مانگنے گیا تھا اس نے ان سے اللہ تعالیٰ کے نام پر سوال کیا تھا اور رشتہ داری کے نام پر نہیں مانگا تھا' تو قوم نے اس کو دینے سے انکار کر دیا' ایک شخص نے اپنی قوم کو اپنے پیچھے چھوڑا اور اس نے اس کو چپکے سے دیا' اس کے دینے کا اللہ تعالیٰ کو اور وہ شخص کہ جس نے اس کو دیا کسی کو علم نہ تھا اور دوسرا وہ شخص جو قوم کے ساتھ ساری رات چلے یہاں تک کہ جب نیند بہت ہی پیاری ہو ہر چیز سے جو اس کے برابر ہے تو قوم سو رہی اور وہ شخص کھڑا ہو کر میرے روبرو گڑگڑاتا ہے اور میری آیات پڑھتا ہے۔ اور تیسرا وہ شخص کہ لشکر میں تھا' دشمن سے مقابلہ ہوا تو شکست ہوئی اور یہ شخص برابر دشمن کے سامنے سینہ سپر رہا یہاں تک کہ مارا گیا یا اس نے فتح پائی اور وہ تین شخص کہ جن سے اللہ تعالیٰ بغض رکھتا ہے' ایک تو بوڑھا ہو کر زنا کرے اور دوسرا فقیر تکبر کرنے والا اور تیسرا دولت مند ظلم کرنے والا۔'' (ترمذی' نسائی ❶)

**حکم الحدیث:** اس کی سند ضعیف ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



**فوائد الحدیث:** ❶ اور نسائی نے یہ عبارت و ثلثة یبعضهم ذکر نہیں کی الخ یعنی نسائی نے ان تین آدمیوں کا ذکر نہیں کیا جن کو اللہ تعالیٰ دشمن رکھتا ہے فقط اللہ کے محبوب بندوں کا ذکر کیا ہے۔

۱۹۲۳- (۳۶) وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ الْاَرْضَ جَعَلَتْ تَمِيْدُ فَخَلَقَ الْجِبَالَ فَقَالَ بِهَا عَلَيْهَا فَاسْتَقَرَّتْ فَعَجِبَتِ الْمَلَائِكَةُ مِنْ شِدَّةِ الْجِبَالِ فَقَالُوْا يَا رَبِّ هَلْ مِنْ خَلْقِكَ شَيْءٌ اَشَدُّ مِنَ الْجِبَالِ قَالَ نَعَمْ اَلْحَدِيْدُ فَقَالُوْا يَا رَبِّ هَلْ مِنْ خَلْقِكَ شَيْءٌ اَشَدُّ مِنَ الْحَدِيْدِ قَالَ نَعَمْ اَلنَّارُ فَقَالُوْا يَا رَبِّ هَلْ مِنْ خَلْقِكَ شَيْءٌ اَشَدُّ مِنَ النَّارِ قَالَ نَعَمْ اَلْمَآءُ فَقَالُوْا يَارَبِّ هَلْ مِنْ خَلْقِكَ شَيْءٌ اَشَدُّ مِنَ الْمَآءِ قَالَ نَعَمْ اَلرِّيْحُ فَقَالُوْا يَارَبِّ هَلْ مِنْ خَلْقِكَ شَيْءٌ اَشَدُّ مِنَ الرِّيْحِ قَالَ نَعَمْ اِبْنُ اٰدَمَ تَصَدَّقَ صَدَقَةً بِيَمِيْنِهٖ يُخْفِيْهَا مِنْ شِمَالِهٖ)) (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَذُكِرَ حَدِيْثُ مُعَاذٍ اَلصَّدَقَةُ تُطْفِئُ الْخَطِيْئَةَ فِيْ كِتَابِ الْاِيْمَانِ ۔ (الترمذی حدیث رقم ۳۳٦۹ واحمد فی المسند ۵/ ۱۵۱)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب اللہ نے زمین پیدا کی تو وہ ہلنے لگی پھر پہاڑ پیدا کئے اور پہاڑوں کو زمین پر ٹھہرایا، تو زمین ٹھہر گئی اور فرشتوں نے پہاڑ کی سختی سے تعجب کیا تو فرشتوں نے کہا، اے ہمارے رب کیا تیری مخلوقات سے کوئی چیز سخت تر پہاڑوں سے ہے؟ فرمایا: ہاں لوہا ❶ ہے، فرشتوں نے عرض کیا: اے ہمارے پروردگار! کیا تیری مخلوقات سے کوئی چیز لوہے سے سخت تر ہے؟ فرمایا: ”ہاں آگ“ ❷ تو فرشتوں نے عرض کیا، اے ہمارے رب! کیا تیری مخلوقات میں سے آگ سے کوئی سخت تر چیز ہے؟ فرمایا: ”ہاں ❸ پانی“ فرشتوں نے عرض کیا، اے ہمارے پروردگار! کیا ہے تیری مخلوقات میں سے پانی سے سخت تر کوئی چیز ہے؟ فرمایا: ہاں ہوا، ❹ پھر فرشتوں نے عرض کیا، اے ہمارے رب! کیا ہے تیری مخلوقات میں سے ہوا سے سخت تر کوئی چیز؟ فرمایا: ہاں ❺ صدقہ دینا آدم کے بیٹے کا دائیں ہاتھ سے اس طرح کہ چھپاتا ہے اس کو اپنے بائیں ہاتھ سے۔“ (ترمذی) اور کہا یہ حدیث غریب ہے اور معاذ رضی اللہ عنہ کی حدیث ”صدقہ گناہوں کو بجھاتا ہے“ کتاب الایمان میں ذکر کی گئی۔

**حکم الحدیث:** اس کی سند ضعیف ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ ہاں لوہا یعنی وہ پتھر کو بھی توڑ ڈالتا ہے۔ ❷ فرمایا ہاں آگ یعنی وہ لوہے کو بھی نرم کر دیتی ہے۔ ❸ فرمایا ہاں پانی یعنی وہ بجھا دیتا ہے آگ کو بھی۔ ❹ ہوا یعنی وہ پانی کو خشک کر دیتی ہے۔ ❺ ہاں صدقہ دینا فرزند آدم کا الخ یہ سب سے زیادہ سخت اس لئے ہے کہ اس میں نفس کی مخالفت ہے اور طبیعت پر جبر کرتا ہے اور شیطان کو دفع کرتا ہے

## اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ (تیسری فصل)

۱۹۲٤- (۳۷) وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَامِنْ عَبْدٍ مُّسْلِمٍ يُّنْفِقُ مِنْ

سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”نہیں کوئی بندہ مسلمان کہ اپنے ہر مال سے خرچ کرے اللہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



كُلِّ مَالٍ لَهُ زَوْجَيْنِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اِلَّا اسْتَقْبَلَتْهُ حَجَبَةُ الْجَنَّةِ كُلُّهُمْ يَدْعُوْهُ اِلٰى مَاعِنْدَهُ قُلْتُ وَكَيْفَ ذَالِكَ قَالَ اِنْ كَانَتْ اِبِلًا فَبَعِيْرَيْنِ وَاِنْ كَانَتْ بَقَرَةً فَبَقَرَتَيْنِ)) (رواه النسائی) (النسائی حدیث رقم ۳۱۸۵ والدارمی حدیث رقم ۲۴۰۳ واحمد فی المسند ۵ / ۱۵۱)

کی راہ میں دو دو چیزیں مگر اس کا استقبال کریں گے بہشت کے دربان' سارے پکاریں گے اس کو اس چیز کی طرف کہ ان کے نزدیک ہے'' میں (ابوذر) نے کہا یہ خرچ کرنا کس طرح سے ہے؟ فرمایا: ''اگر اونٹ ہوں پس دو اونٹ دے' اگر گائیں ہوں تو دو گائیں دے۔'' (نسائی)

**حکم الحدیث:** یہ حدیث صحیح ہے۔

۱۹۲۵ - (۳۸) وَعَنْ مَرْثَدِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ بَعْضُ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ ((اِنَّ ظِلَّ الْمُؤْمِنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَدَقَتُهُ)) (رواه احمد) (احمد فی المسند ۴ / ۱۴۷)

مرثد بن عبداللہ سے روایت ہے کہ مجھے رسول اللہ ﷺ کے بعض صحابہ رضی اللہ عنہم نے حدیث بیان کی انہوں رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے: ''تحقیق ❶ مومن کا سایہ قیامت کے دن اس کا صدقہ ہوگا۔'' (احمد)

**حکم الحدیث:** اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ مومن کا سایہ قیامت کے دن اس کا صدقہ ہوگا الخ یعنی جیسے چھتری دھوپ سے بچاتی ہے ویسے ہی صدقہ قیامت کے دن آرام اور راحت کا سبب ہوگا۔ اللهم اجرنا من النار

۱۹۲۶ - (۳۹) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَنْ وَسَّعَ عَلٰى عِيَالِهِ فِي النَّفَقَةِ يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ وَسَّعَ اللّٰهُ عَلَيْهِ سَائِرَ سَنَتِهِ قَالَ سُفْيَانُ اِنَّا قَدْ جَرَّبْنَاهُ فَوَجَدْنَا كَذَالِكَ۔ (رَوَاهُ رَزِيْنٌ) (الطبرانی فی الکبیر ذکرہ فی کنز العمال حدیث رقم ۴۴۲۵۹)

سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص اپنے کنبہ پر خرچ کرنے میں کشادگی کرے عاشورہ کے دن تو اللہ تعالیٰ اس پر کشادگی کرے گا' اس کے باقی سال میں'' سفیان ثوری نے کہا تحقیق ہم نے تجربہ کیا ہے اس کا پس ہم نے اسے اسی طرح پایا۔ (رزین)

**حکم الحدیث:** یہ حدیث ضعیف ہے۔

۱۹۲۷ - (۴۰) وَرَوَى الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ عَنْهُ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَاَبِيْ سَعِيْدٍ وَجَابِرٍ ضَعَّفَهُ۔ (البیہقی حدیث رقم ۳۷۹۵)

اور بیہقی نے شعب الایمان میں سیدنا ابن مسعود' سیدنا ابوہریرہ' سیدنا ابوسعید' سیدنا جابر رضی اللہ عنہم سے روایت کیا ہے اور بیہقی نے اسے ضعیف کہا ہے۔

۱۹۲۸ - (۴۱) وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ قَالَ قَالَ اَبُوْ ذَرٍّ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ الصَّدَقَةَ مَاذَا هِيَ قَالَ ((اَضْعَافٌ مُضَاعَفَةٌ وَعِنْدَ اللّٰهِ الْمَزِيْدُ۔)) (رواه احمد) (احمد

سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا' اے اللہ کے نبی ﷺ! مجھ کو خبر دو کہ صدقہ کا ثواب کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''چند ❶ در چند ہے اور اللہ تعالیٰ کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



فی المسند ٥/ ١٧٨) نزدیک زیادہ بھی ہے۔" (احمد)

**حکم الحدیث:** اس کی سند ضعیف ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ چند در چند ہے اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک زیادہ بھی ہے الخ اس میں اللہ تعالیٰ کے اس قول کی طرف اشارہ ہے (ان کی مثال جو اپنے اموال اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں جیسے ایک دانہ جس سے سات بالیاں اگیں اور ہر بالی میں سو سو دانہ ہے اور اللہ تعالیٰ جس کے لیے چاہے زیادہ کرتا ہے۔)

# بَابُ اَفْضَلِ الصَّدَقَةِ

## باب بہترین صدقہ کے بیان میں

### اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ (پہلی فصل)

١٩٢٩- (١) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ وَ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((خَيْرُ الصَّدَقَةِ مَا كَانَ عَنْ ظَهْرِ غِنًى وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُوْلُ۔)) (رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ عَنْ حَكِيْمٍ وَحْدَهُ) (البخاری حدیث رقم ١٤٢٦ ومسلم حدیث رقم (٩٥۔ ١٠٣٤) وابوداؤد حدیث رقم ١٦٧٦ والنسائی حدیث رقم ٢٥٤٢ واحمد فی المسند ٢/ ٤٠٢)

سیدنا ابوہریرہ اور سیدنا حکیم بن حزام رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "بہترین ❶ صدقہ وہ ہے کہ جو بے پروائی سے ہو اور اس شخص کے ساتھ شروع ہو کہ تجھ پر اس کا نفقہ لازم ہو۔" (بخاری) اور مسلم نے صرف حکیم رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ یعنی قرض دار یا محتاج کو خیرات کرنا ضروری نہیں اس کو واجب ہے کہ اول قرض ادا کرے اور اپنے اہل و عیال کی خبرگیری کرے کہ ان کا حق فقیروں کے حق پر مقدم ہے خیرات کرنا تو مال دار کو چاہئے جس کا مال حاجت شرعی سے زیادہ ہو۔

١٩٣٠- (٢) عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اِذَا اَنْفَقَ الْمُسْلِمُ نَفَقَةً عَلٰى اَهْلِهٖ وَهُوَ يَحْتَسِبُهَا كَانَتْ لَهٗ صَدَقَةٌ۔)) (متفق عليه) (البخاری حدیث رقم ٥٣٥١ ومسلم حدیث رقم (٣٥۔ ١٠٣٤) والنسائی حدیث رقم ٢٥٤٥ والدارمی حدیث رقم ٣٦٦٤ واحمد فی المسند ٥/ ٢٧٣)

سیدنا ابومسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جس وقت کہ مسلمان کچھ خرچ کرتا ہے کچھ خرچ اپنے اہل پر اور اس میں ثواب کی توقع رکھتا ہے تو وہ اس کے لئے صدقہ ہے۔" (بخاری و مسلم)

١٩٣١- (٣) وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((دِيْنَارٌ اَنْفَقْتَهٗ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَدِيْنَارٌ اَنْفَقْتَهٗ فِیْ رَقَبَةٍ وَّدِيْنَارٌ تَصَدَّقْتَ بِهٖ عَلٰى مِسْكِيْنٍ وَدِيْنَارٌ اَنْفَقْتَهٗ

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "ایک دینار ہے کہ اس کو تو اللہ کی راہ میں خرچ کرے اور ایک دینار ہے کہ اس کو تو غلام آزاد کرنے میں خرچ کرے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



عَلٰی اَھْلِكَ اَعْظَمُھَا اَجْرًا اَلَّذِیْ اَنْفَقْتَهٗ عَلٰی اَھْلِكَ۔)) (رواہ مسلم) (مسلم حدیث رقم (۳۹۔ ۹۹۵) واحمد فی المسند ۲/ ۴۷۶)

اور ایک دینار ہے کہ تو مسکین کو صدقہ دے اور ایک دینار ہے کہ خرچ کرے تو اس کو اپنے اہل پر ❶ ان (تمام) دیناروں میں سے ثواب کے لحاظ سے وہ دینار سب سے بڑا ہے کہ جو تو نے اپنے اہل پر خرچ کیا۔'' (مسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ جہاد اور آزادی اور خیرات سے اہل وعیال کا خرچ اس لیے افضل ہوا ہے کہ یہ فرض عین ہے فرض کا ثواب نفل وغیرہ سے زیادہ ہوتا ہے اپنے اہل وعیال پر ہر شخص خرچ کرتا ہے لیکن اگر اس کو اللہ تعالیٰ کا حکم جان کر خرچ کرے تو نیت کے سبب سے زیادہ ثواب پائے گا۔

۱۹۳۲- (۴) عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اَفْضَلُ دِیْنَارٍ یُنْفِقُهُ الرَّجُلُ دِیْنَارٌ یُنْفِقُهٗ عَلٰی عِیَالِهٖ وَدِیْنَارٌ یُنْفِقُهٗ عَلٰی دَآبَّتِهٖ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَدِیْنَارٌ یُنْفِقُهٗ عَلٰی اَصْحَابِهٖ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ۔)) (رواہ مسلم) (مسلم حدیث رقم ۳۸۔ ۹۹۴ واحمد فی المسند ۵/ ۲۷۷)

سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بہترین ❶ دینار کہ خرچ کرے اس کو آدمی وہ دینار ہے کہ خرچ کرے اس کو اپنے عیال پر اور وہ دینار ہے کہ اس کو اپنے جانور پر خرچ کرے کہ اس کو جہاد کے لئے پالا ہوا اور وہ دینار ہے کہ اس کو خرچ کرے اپنے ساتھیوں پر اس حال میں کہ وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے والے ہوں۔'' (مسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ بیوی بچوں پر مال خرچ کرنا اس لیے افضل ہے کہ فرض ہے اور اپنے گھوڑے پر خرچ کرنا اس لیے بہتر ہوا کہ مملوک ہے خصوصاً راہِ اللہ میں زیادہ پرورش کے لائق ہے اور غازیوں پر صرف کرنا دین کی امداد ہے اور احسان ہے معلوم ہوا کہ فقیروں کے دینے سے اپنی بیوی اور لڑکوں کا دینا مقدم اور افضل ہے اس لیے کہ فرض ہے اور خیرات کرنا نفل ہے اور فرض نفل سے افضل ہے۔

۱۹۳۳- (۵) عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَلِیَ اَجْرٌ اَنْ اُنْفِقَ عَلٰی بَنِیْ اَبِیْ سَلَمَةَ اِنَّمَا هُمْ بَنِیَّ فَقَالَ ((اَنْفِقِیْ عَلَیْهِمْ فَلَكِ اَجْرُ مَا اَنْفَقْتِ عَلَیْهِمْ۔)) (متفق علیه) (البخاری حدیث رقم ۱۴۶۷ ومسلم حدیث رقم (۴۷۔ ۱۰۰۱) واحمد فی المسند ۳/ ۵۰۳)

ام المؤمنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے میں نے کہا' اے اللہ کے رسول! کیا میرے لئے ثواب ہے خرچ کرنے میں ابو سلمہ ❶ کے بیٹوں پر سوائے اس کے نہیں کہ وہ میرے بیٹے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''ان پر خرچ کر' پس تیرے لئے اس چیز کا ثواب ہے کہ تو ان پر خرچ کرے گی۔'' (بخاری و مسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کے اخ ابوسلمہ رضی اللہ عنہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پہلے خاوند تھے ان سے سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے کئی بچے ہوئے عمر' زینب اور درہ جب سیدنا ابوسلمہ رضی اللہ عنہ نے وفات پائی تو ام المؤمنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا نکاح نبی ﷺ سے ہوا پس ان بچوں کو ام سلمہ رضی اللہ عنہا کچھ دیا کرتی تھیں کہ مجھے تو اس کے بارہ میں پوچھا ان کے دینے میں مجھے کچھ ثواب بھی ہے یا نہیں' نووی رحمہ اللہ نے کہا اس حدیث کے طرق سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ صدقہ تطوع تھا اور معلوم ہوا کہ صدقہ عزیزوں اور قریبیوں کو دینا افضل ہے بہ نسبت فقیروں کے جب کہ عزیز محتاج ہوں۔

۱۹۳۴- (۶) عَنْ زَیْنَبَ اِمْرَاَةِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی اہلیہ زینب رضی اللہ عنہا سے روایت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((تَصَدَّقْنَ يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ وَلَوْ مِنْ حُلِيِّكُنَّ)) قَالَتْ فَرَجَعْتُ اِلَى عَبْدِاللّٰهِ فَقُلْتُ اِنَّكَ رَجُلٌ خَفِيْفُ ذَاتِ الْيَدِ وَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَدْ اَمَرَنَا بِالصَّدَقَةِ فَاْتِهٖ فَاسْئَلْهُ فَاِنْ كَانَ ذَالِكَ يُجْزِئُ عَنِّيْ وَاِلَّا صَرَفْتُهَا اِلٰى غَيْرِكُمْ قَالَتْ فَقَالَ لِيْ عَبْدُاللّٰهِ بَلِ ائْتِيْهِ اَنْتِ قَالَتْ فَانْطَلَقْتُ فَاِذَا امْرَاَةٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ بِبَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ حَاجَتِيْ حَاجَتُهَا فَقَالَتْ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ قَدْ اُلْقِيَتْ عَلَيْهِ الْمَهَابَةُ قَالَتْ فَخَرَجَ عَلَيْنَا بِلَالٌ فَقُلْنَا لَهٗ ائْتِ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَاَخْبِرْهُ اَنَّ امْرَاَتَيْنِ بِالْبَابِ تَسْاَلَانِكَ اَتُجْزِئُ الصَّدَقَةُ عَنْهُمَا عَلٰى اَزْوَاجِهِمَا وَعَلٰى اَيْتَامٍ فِيْ حُجُوْرِهِمَا وَلَا تُخْبِرْهُ مَنْ نَّحْنُ قَالَتْ فَدَخَلَ بِلَالٌ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَسَاَلَهٗ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((مَنْ هُمَا)) قَالَ امْرَاَةٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ وَزَيْنَبُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اَيُّ الزَّيَانِبِ)) قَالَ امْرَاَةُ عَبْدِاللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((لَهُمَا اَجْرَانِ اَجْرُ الْقَرَابَةِ وَاَجْرُ الصَّدَقَةِ۔)) (متفق عليه واللفظ لمسلم) (البخاری حدیث رقم ۱٤٦٦ ومسلم حدیث رقم ٤٧-١٠٠٠ والنسائی حدیث رقم ٢٥٨٣ وابن ماجه حدیث رقم ١٨٣٤ والدارمی حدیث رقم ١٦٥٤ واحمد فی المسند ٦/ ٣٦٣)

ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''صدقہ کرو اے عورتوں کی جماعت! اگرچہ تمہارے زیور سے ہو'' سیدہ زینب رضی اللہ عنہا نے کہا' پس ❶ میں عبداللہ رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچی اور میں نے ان سے کہا آپ ایک مفلس ❷ آدمی ہیں اور رسول اللہ ﷺ نے ہم کو صدقہ دینے کا حکم دیا ہے' آپ رسول اللہ ﷺ کے پاس جا کر پوچھیں ❸ اگر میں آپ پر خرچ کروں ❹ یہ کافی ❺ ہوگا یا نہیں؟ اگر نا کافی ہو تو میں دوسروں کو صدقہ دوں۔ زینب رضی اللہ عنہا نے کہا کہ عبداللہ رضی اللہ عنہ نے یہ سن کر مجھ سے کہا بلکہ آپ کے پاس تم ہی جاؤ' سیدہ زینب رضی اللہ عنہا نے کہا پس میں آپ کے پاس گئی تو دیکھا کہ ایک انصاری عورت رسول اللہ ﷺ کے دروازے پر بیٹھی ہے اس کی حاجت بھی میری حاجت کے مانند ❻ تھی زینب رضی اللہ عنہا نے کہا رسول اللہ ﷺ میں بہت ہی ہیبت ❼ تھی زینب رضی اللہ عنہا نے کہا کہ اچانک ہمارے پاس بلال رضی اللہ عنہ آئے ہم نے کہا' جاؤ رسول اللہ ﷺ کے پاس اور ان کو خبر دو کہ دو عورتیں دروازہ پر بیٹھی ہیں اور آپ سے یہ پوچھتی ہیں کہ اگر وہ اپنے خاوندوں اور ان یتیم بچوں کو جوان کی پرورش میں ہیں صدقہ دیں تو کیا یہ کافی ہوگا اور آپ کو یہ نہ بتلانا کہ ہم کون ہیں؟ بلال رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے پاس گئے' تو آپ سے (وہ مسئلہ) پوچھا' بلال رضی اللہ عنہ سے آپ نے فرمایا: ''وہ دونوں کون ہیں؟'' بلال رضی اللہ عنہ نے کہا' انصار میں سے ایک عورت ہے اور ایک زینب ہے تو رسول اللہ ﷺ نے بلال رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ: ''کون سی زینب؟'' کہا عبداللہ کی عورت' تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ان کے لئے دوہرا ثواب ہے' ایک قرابت ❽ کا ثواب اور دوسرا ثواب ❾ صدقہ دینے کا۔'' (بخاری ومسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ یعنی نبی ﷺ کی مجلس سے۔ ❷ آپ ایک مفلس آدمی ہیں الخ یعنی آپ مفلس اور تنگ دست آدمی ہیں۔ ❸ اور ان سے پوچھئے الخ یعنی یہ کہ مجھے آپ پر اور آپ کی اولاد پر صدقہ کرنا کفایت کرتا ہے یا نہیں۔ ❹ خرچ کروں الخ یعنی آپ پر اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



آپ کی اولاد پر۔ ❺ کافی ہوگا یعنی تو پھر آپ پر خیرات کروں۔ ❻ میری حاجت اس کی حاجت کی مانند تھی الخ یعنی اس کا کام بھی یہی تھا جو میرا تھا۔ ❼ ان پر ہیبت ڈالی گئی یعنی نبی ﷺ کا لوگوں پر رعب تھا۔ ❽ قرابت کا ایک سوال الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر زکوٰۃ اپنے مفلس رشتہ دار کو دے یا بیوی خاوند کو دے تو اور بھی زیادہ ثواب ہے اور زکوٰۃ بھی ادا ہو جائے گی امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے کہا ہے کہ بیوی زکوٰۃ کا روپیہ اپنے خاوند کو نہیں دے سکتی ان کا یہ قول غلط ہے اور پہلی بات صحیح ہے۔ ❾ تو بہت بڑا ثواب ہوتا ہے' اس حدیث سے معلوم ہوا کہ برادر پروری کا ثواب آزاد کرنے والے سے زیادہ تر ہے۔

١٩٣٥ - (٧) عَنْ مَيْمُوْنَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ اَنَّهَا اَعْتَقَتْ وَلِيْدَةً فِيْ زَمَانِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَتْ ذَالِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ((فَقَالَ لَوْ اَعْطَيْتِهَا اَخْوَالَكِ كَانَ اَعْظَمُ لِاَجْرِكِ۔)) (متفق عليه) (البخاری حديث رقم ٢٥٩٢ ومسلم حديث رقم (٤٤۔ ٩٩٩) وابوداوُد حديث رقم ١٦٨٩)

سیدہ میمونہ بنت حارث رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے دور میں ایک لونڈی آزاد کی' سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ کے روبرو اس کا ذکر کیا' تو آپ نے فرمایا: ''اگر تو اس کو اپنے ماموؤں کو دیتی تو تجھے بہت بڑا ثواب ہوتا۔'' (بخاری ومسلم)

١٩٣٦ - (٨) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ لِيْ جَارَيْنِ فَاِلٰى اَيِّهِمَا اُهْدِيْ قَالَ ((اِلٰى اَقْرَبِهِمَا مِنْكِ بَابًا۔)) (رواه بخاری) (البخاری حديث رقم ٢٥٩٥ واحمد فی المسند ٦/ ١٧٥)

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا' اے اللہ کے رسول! تحقیق میرے دو ہمسائے ہیں تو میں ان میں سے کس کو تحفہ بھیجوں؟ آپ نے فرمایا: ''اس کی طرف کہ جس کا دروازہ تجھ سے بہت نزدیک ہو۔'' (بخاری)

١٩٣٧ - (٩) عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اِذَا طَبَخْتَ مَرَقَةً فَاَكْثِرْ مَآءَهَا وَتَعَاهَدْ جِيْرَانَكَ۔)) (مسلم) (مسلم حديث رقم (١٤٢۔ ٢٦٢٥) والدارمی حديث رقم ٢٠٧٩)

سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس وقت پکائے تو شوربہ (والا سالن) تو اس میں پانی زیادہ ڈال لیا کر اور اپنے ہمسایوں کا خیال کر۔'' ❶ (مسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ اس حدیث اور ابوذر رضی اللہ عنہ کی آئندہ حدیث میں ہمسائے کے حق کی نہایت تاکید ہے۔

## اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ (دوسری فصل)

١٩٣٨ - (١٠) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ يَا رَسُوْلَ اَيُّ الصَّدَقَةِ اَفْضَلُ؟ قَالَ ((جُهْدُ الْمُقِلِّ وَابْدَاْبِمَنْ تَعُوْلُ۔)) (رواه ابو داوٗد) (ابوداوٗد حديث رقم ١٦٧٧)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا' کہ اے اللہ کے رسول! کون سا صدقہ زیادہ بہتر ہے؟ آپ نے فرمایا: ''کم مال والے کے لئے ❶ بہت کوشش کرنا اور پہلے اس کو دینا جس کا تجھ پر نفقہ لازم ہے۔'' (ابوداؤد)

**حکم الحدیث:** اس کی سند صحیح ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ کم مال والے کے لیے بہت کوشش کرنا الخ یعنی افضل صدقہ وہ ہے کہ آدمی مشقت کر کے کچھ حاصل کرے' اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



حسب طاقت اس میں سے خرچ کرے۔

۱۹۳۹ - (۱۱) وَعَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((اَلصَّدَقَةُ عَلَى الْمِسْكِيْنِ صَدَقَةٌ وَهِيَ عَلٰى ذِي الرَّحِمِ ثِنْتَانِ صَدَقَةٌ وَصِلَةٌ))۔ (رواه احمد والترمذی والنسائی وابن ماجة والدارمی) (الترمذی حدیث رقم ٦٥٨ والنسائی حدیث رقم ٢٥٨٢ وابن ماجه حدیث رقم ١٨٤٤ والدارمی حدیث رقم ١٦٨٠ واحمد فی المسند ٥/ ٢١٥)

سیدنا سلیمان بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مسکین کو صدقہ دینا ایک صدقہ ہے اور قرابتی کو صدقہ ❶ دینا دوہرا ثواب رکھتا ہے' ایک صدقہ کا اور دوسرا رشتہ دار سے سلوک کرنے کا۔'' (احمد' ترمذی' نسائی' ابن ماجہ' دارمی)

**حکم الحدیث**: اس کی سند صحیح ہے۔

**فوائد الحدیث**: ❶ اور رشتہ دار کو صدقہ دینا دوہرا ثواب ہے الخ اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ صدقہ عزیز واقربا کو دینا بہ نسبت غیروں کے جب کہ عزیز محتاج ہوں افضل ہے۔

۱۹٤۰ - (۱۲) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ عِنْدِيْ دِيْنَارٌ قَالَ ((اَنْفِقْهُ عَلٰى نَفْسِكَ)) قَالَ عِنْدِيْ اٰخَرُ قَالَ ((اَنْفِقْهُ عَلٰى وَلَدِكَ)) قَالَ عِنْدِيْ اٰخَرُ قَالَ ((اَنْفِقْهُ عَلٰى اَهْلِكَ)) قَالَ عِنْدِيْ اٰخَرُ قَالَ ((اَنْفِقْهُ عَلٰى خَادِمِكَ)) قَالَ عِنْدِيْ اٰخَرُ قَالَ ((اَنْتَ اَعْلَمُ)) (رواه ابو داؤد والنسائی) (ابوداؤد حدیث رقم ١٦٩١ والنسائی حدیث رقم ٢٥٣٥)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف آیا' اس نے کہا' میرے پاس ایک دینار ہے' آپ نے فرمایا: ''اس کو اپنی ذات پر خرچ کر'' اس نے کہا' میرے پاس ایک اور دینار ہے' آپ نے فرمایا: ''اس کو اپنی اولاد پر خرچ کر'' اس نے کہا' میرے پاس ایک اور دینار ہے' آپ نے فرمایا: ''اس کو اپنے اہل پر خرچ کر'' اس نے کہا میرے پاس ایک اور دینار ہے' آپ نے فرمایا: ''اس کو اپنے خادم پر خرچ کر'' اس نے کہا میرے پاس ایک اور دینار ہے' آپ نے فرمایا: ''تو تو زیادہ جانتا ہے۔'' ❶ (ابوداؤد و نسائی)

**حکم الحدیث**: اس کی سند حسن ہے۔

**فوائد الحدیث**: ❶ تو زیادہ جانتا ہے الخ یعنی اب جس کو تو مستحق جانے اس کو دے۔

۱۹٤۱ - (۱۳) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ النَّاسِ رَجُلٌ مُّمْسِكٌ بِعِنَانِ فَرَسِهٖ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِالَّذِيْ يَتْلُوْهُ رَجُلٌ مُّعْتَزِلٌ فِيْ غُنَيْمَةٍ لَّهٗ

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا میں تم کو بہترین آدمی کے بارہ میں نہ بتاؤں وہ شخص کہ ❶ جس نے پکڑی ہوئی ہے اپنے گھوڑے کی لگام اللہ کی راہ میں' کیا نہ خبر دوں اس شخص کے بارہ میں کہ جو مرتبہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



يُؤَدِّي حَقَّ اللّٰهِ فِيهَا اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِشَرِّ النَّاسِ رَجُلٌ يُسْئَلُ بِاللّٰهِ وَلَا يُعْطِي بِهِ)) (رواه الترمذی والنسائی والدرامی) (الترمذی حدیث رقم ١٦٥٢ والنسائی حدیث رقم ٢٥٦٩ والدارمی حدیث رقم ٢٣٩٥ والموطا حدیث رقم ٤ من کتاب الجهاد)

میں مذکورہ شخص کے قریب ہو وہ شخص کہ جس نے اپنی چند بکریوں میں گوشہ ❷ پکڑا ہے ان میں اللہ کا حق ادا کرتا ہے' کیا نہ بتاؤں میں تم کو بدترین آدمیوں میں سے وہ شخص ہے کہ جو سوال کیا جاتا ہے اللہ کی قسم کے ساتھ اور وہ اس کو نہیں دیتا۔'' (ترمذی' نسائی' دارمی)

**حکم الحدیث**: اس کی سند صحیح ہے۔

**فوائد الحدیث**: ❶ اپنے گھوڑے کی لگام پکڑے ہوئے اللہ کی راہ میں الخ یعنی سوار ہو کر جنگ کرنے کا منتظر کافروں کے ساتھ ہے۔ ❷ گوشہ پکڑا ہے الخ یعنی جنگل میں الگ ہو کر جا رہا لوگوں سے بکریوں سے اپنی گزر اوقات کرتا ہے اور ان کی زکوٰۃ ادا کرتا ہے اور غرض یہ ہے کہ اچھے لوگوں میں سے ایک یہ بھی ہے۔ کیونکہ یہ سب لوگوں سے افضل نہیں ہے اسی طرح بدترین آدمیوں سے بھی یہی مراد ہے کہ بروں میں سے ایک یہ بھی ہے۔

١٩٤٢ - (١٤) وَعَنْ اُمِّ بُجَيْدٍ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((رُدُّوا السَّائِلَ وَلَوْ بِظِلْفٍ مُّحْرَقٍ۔)) (رَوَاهُ مَالِكٌ وَالنَّسَائِيُّ وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ مَعْنَاهُ۔) (ابوداؤد حدیث رقم ١٦٦٧ والترمذی حدیث رقم ٦٦٥ والنسائی حدیث رقم ٢٥٦٥ والموطا حدیث رقم من کتاب صفة النبی ﷺ واحمد فی المسند ٦/ ٤٣٥)

سیدہ ام بجید رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مانگنے والے کو دو اگرچہ ❶ جلا ہوا کھر ہو۔'' (مالک' نسائی اور نقل کئے ترمذی اور ابوداؤد نے معنی اس کے۔)

**حکم الحدیث**: اس کی سند صحیح ہے۔

**فوائد الحدیث**: ❶ اگرچہ جلے ہوئے کھر کے ساتھ ہو الخ یہ اس بات میں مبالغہ ہے کہ سائل کو بغیر کچھ دیے خالی ہاتھ نہ لوٹائے' بلکہ کچھ نہ کچھ ضرور دے' اس کلام سے حقیقت مراد نہیں ہے اس لئے کہ جلا ہوا کھر انتفاع کے قابل نہیں ہے۔

١٩٤٣ - (١٥) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَنِ اسْتَعَاذَ مِنْكُمْ بِاللّٰهِ فَاَعِيْذُوْهُ وَمَنْ سَاَلَ بِاللّٰهِ فَاَعْطُوْهُ وَمَنْ دَعَاكُمْ فَاَجِيْبُوْهُ وَمَنْ صَنَعَ اِلَيْكُمْ مَعْرُوْفًا فَكَافِئُوْهُ فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا مَا تُكَافِئُوْهُ فَادْعُوْا لَهُ حَتّٰى تُرَوْا اَنْ قَدْ كَافَاْتُمُوْهُ۔)) (رواه احمد وابوداؤد والنسائی) (ابوداؤد حدیث رقم ١٦٧٢ والنسائی حدیث رقم ٢٥٦٧ واحمد فی المسند ٢/ ٦٨)

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص ❶ پناہ مانگے اللہ کے ساتھ تو اس کو پناہ دو' جو کوئی اللہ کے نام کے ساتھ مانگے تو اس کو دو اور جو شخص کہ تم کو بلائے تو اس کا بلانا قبول کرو اور جو شخص تمہاری طرف احسان کرے تو اس کو بدلہ دو' اگر تم اس کا بدلہ دینے کے لیے مال نہ پاؤ تو محسن کے لیے دعا کرو یہاں تک ❷ کہ تم گمان کرو کہ تم نے اس کا بدلہ دے دیا ہے۔'' (احمد' ابوداؤد' نسائی)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



**حکم الحدیث:** اس کی سند صحیح ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ ج یعنی جو شخص تم سے پناہ مانگے اور تم سے تمہارے شر کا دفع کرنا طلب کرے' یا شر غیر تمہارے کا اور پناہ مانگنے کے وقت اللہ تعالیٰ کا واسطہ ڈالے تو اس کا کہنا قبول کرو۔ اور اس سے جہاں تک ہو سکے برائی کو دور کرو' اللہ عزوجل کے نام کی تعظیم کے لئے۔ ❷ یہاں تک کہ گمان کرو الخ یعنی اس کے حق میں بار بار دعا مانگو' یہاں تک کہ تم گمان کرو کہ اس کا حق ادا ہو گیا۔ ایک روایت میں ہے کہ جس شخص کے ساتھ احسان کیا گیا پھر کرنے والے کو جزاك الله خيرا کہا' تو تحقیق اس نے ثناء میں مبالغہ کیا اس سے معلوم ہوا کہ جس نے (ایک بار) جزاك الله خيرا کہا تو اس نے عوض ادا کیا' اگرچہ بہت حق ہو' اس لیے کہ اس کے کہنے میں گویا اس نے اپنے نفس کو بدلہ اتارنے سے عاجز جانا اور احسان کرنے والے کا بدلہ اللہ تعالیٰ کے سپرد کیا تو اس کا ایک بار کہنا بمنزلہ مکرر دعا ہونے سے ہوا اور ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی عادت تھی کہ جب سائل ان کے لیے سوال کرتا تو وہ بھی اسی طرح اس کے لیے سوال کرتیں' پھر اس کو مال دیتیں' لوگوں نے اس کا سبب پوچھا تو آپ نے فرمایا اگر میں اس کے لیے دعا نہ کروں تو اس کا حق میرے حق سے زیادہ ہو جائے گا' اس لیے میں اس کے لیے دعا کرتی ہوں جیسے کہ وہ میرے لیے دعا کرتا ہے تاکہ میں اپنی دعا کے ساتھ اس کی دعا کا بدلہ اتاروں اور صدقہ خالص ہو۔

١٩٤٤ - (١٦) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((لَا يُسْأَلُ بِوَجْهِ اللّٰهِ اِلَّا الْجَنَّةُ)) (رواه ابو داوٗد) (ابوداوٗد حدیث رقم ١٦٧١)

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کی ذات کے واسطہ سے نہ ❶ مانگی جائے مگر بہشت۔'' (ابوداؤد)

**حکم الحدیث:** اس کی سند ضعیف ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ اللہ تعالیٰ کی ذات کے واسطہ کے ساتھ نہ مانگی جائے مگر بہشت الخ یعنی اللہ تعالیٰ کا مرتبہ کہیں اس سے بڑھ کر ہے کہ اس کا وسیلہ دے کر کسی سے دنیا فانی کے اسباب طلب کرے' وہ تو اس لائق ہے کہ اسکے آگے اسکے نام کی دوہائی دے اور بہشت مانگے۔

## اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ (تیسری فصل)

١٩٤٥ - (١٧) عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ اَبُوْ طَلْحَةَ اَكْثَرَ الْاَنْصَارِ بِالْمَدِيْنَةِ مَالًا مِنْ نَخْلٍ وَكَانَ اَحَبُّ اَمْوَالِهِ اِلَيْهِ بَيْرُحَاءَ وَكَانَتْ مُسْتَقْبِلَةَ الْمَسْجِدِ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَدْخُلُهَا وَيَشْرَبُ مِنْ مَّاءٍ فِيْهَا طَيِّبٍ قَالَ اَنَسٌ فَلَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ قَامَ اَبُوْ طَلْحَةَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَقُوْلُ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ وَاِنَّ اَحَبَّ مَالِيْ اِلَيَّ بَيْرُحَاءُ وَاِنَّهَا صَدَقَةٌ لِّلّٰهِ تَعَالٰى اَرْجُوْ بِرَّهَا وَذُخْرَهَا عِنْدَ اللّٰهِ فَضَعْهَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ حَيْثُ اَرَاكَ اللّٰهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((بَخٍ بَخٍ ذٰلِكَ مَالٌ

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ انصار مدینہ میں کھجوروں کی قسم کے لحاظ سے بہت مالدار تھے اور ان کے مالوں میں سے ان کو بیرحاء بہت محبوب تھا جو مسجد کے سامنے تھا' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس میں تشریف لے جاتے تھے اور پانی پیتے اس میں کہ اچھا تھا' انس نے کہا جب یہ آیت اتری ''تم ہرگز نیکی کو نہ پہنچو گے یہاں تک کہ اس چیز سے خرچ کرو'' ابوطلحہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہا اے اللہ کے رسول! اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''تم ہرگز نیکی کو نہ پہنچو گے یہاں تک کہ اس چیز سے خرچ کرو جس کو تم پسند کرتے اور تحقیق مجھے مال میں سے بیرحاء بہت پسند ہے اور تحقیق وہ صدقہ ❶ ہے واسطے اللہ تعالیٰ کے' میں اس کی نیکی کی امید رکھتا ہوں اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



رَابِحٌ)) وَقَدْ سَمِعْتُ مَا قُلْتَ وَاِنِّیْ اَرٰی اَنْ تَجْعَلَهَا فِی الْاَقْرَبِیْنَ فَقَالَ اَبُوْ طَلْحَةَ اَفْعَلُ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَسَمَهَا اَبُوْ طَلْحَةَ فِیْ اَقَارِبِهٖ وَبَنِیْ عَمِّهٖ۔ (متفق علیه) (البخاری حدیث رقم ١٤٦١ ومسلم حدیث رقم (٤٢۔ ٩٩٨) والدارمی حدیث رقم ١٦٥٥ واحمد فی المسند ٣/ ١٤١)

اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس کے ذخیرہ رکھنے کا تو اے اللہ کے رسول! اس کو استعمال میں لایئے جیسے اللہ تعالیٰ آپ کو دکھائے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بہت خوب! بہت خوب! یہ یعنی بیرحاء مال ہے نافع اور تحقیق میں نے سنا جو تو نے کہا اور تحقیق میں مناسب جانتا ہوں کہ تو اس کو تقسیم کر دے اپنے قرابتوں میں' ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا' اے اللہ کے رسول! میں ایسا ہی کروں گا پھر اس باغ کو سیدنا ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے اپنے قرابداروں اور چچا کے بیٹوں میں تقسیم کیا۔ ❷ (بخاری و مسلم)

یہ حدیث بخاری ومسلم کی ہے

**حکم الحدیث**: [illegible]

**فوائد الحدیث**: ❶ وہ صدقہ ہے الخ ایمان کامل کی یہی علامت ہے کہ اپنی نہایت پیاری چیز کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں نثار کر دے۔ ❷ اپنے قرابتیوں اور چچا کے بیٹوں میں الخ' امام نووی رحمہ اللہ نے فرمایا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صدقات وخیرات میں اہل فضل سے مشورہ لینا مستحب ہے' جیسے انہوں نے نبی ﷺ سے مشورہ لیا اور معلوم ہوا کہ صدقہ عزیزوں اور رشتہ داروں کو دینا افضل ہے غیروں کے بہ نسبت جب کہ عزیز محتاج ہوں اور یہ بھی معلوم ہوا کہ جب رشتہ داری میں قریبی لوگ نہ ہوں' تو پھر دور کے رشتہ داروں کو دے' اس لئے کہ سیدنا ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے وہ باغ سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ اور سیدنا حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ میں تقسیم کیا اور وہ ان کے ساتویں دادا میں جا کر ملتے ہیں۔

١٩٤٦ - (١٨) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ((اَفْضَلُ الصَّدَقَةِ اَنْ تُشْبِعَ كَبِدًا جَائِعًا۔)) (رَوَاهُ الْبَیْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ۔) (البیهقی حدیث رقم ١٩٤٦)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بہترین صدقہ یہ ہے کہ تو ایک بھوکے جاندار کا پیٹ ❶ بھر دے''۔ (نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان میں)

**فوائد الحدیث**: ❶ تو ایک بھوکے جان دار کا پیٹ بھر دے الخ یعنی جو چیز کہ جاندار ہو' خواہ کافر ہو خواہ مسلمان خواہ جانور۔

# بَابٌ

## باب ہے ❶ سابق باب کے تتمہ میں

## اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ (پہلی فصل)

١٩٤٧ - (١) عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اِذَا اَنْفَقَتِ الْمَرْاَةُ مِنْ طَعَامِ بَیْتِهَا غَیْرَ مُفْسِدَةٍ كَانَ لَهَا اَجْرُهَا بِمَا اَنْفَقَتْ وَلِزَوْجِهَا اَجْرُهٗ

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس وقت عورت اپنے گھر سے صدقہ کرتی ہے طعام میں سے اس حال میں کہ ❷ نہ اسراف کرنے والی ہو' تو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



بِمَا كَسَبَ وَلِلْخَازِنِ مِثْلُ ذَالِكَ لَا يَنْقُصُ بَعْضُهُمْ اَجْرَ بَعْضٍ شَيْئًا۔)) (متفق علیه) (البخاری حدیث رقم ۱٤۳۷ ومسلم حدیث رقم (۷۹۔ ۱۰۲۳) واحمد في المسند ٦/ ٤٤)

اس کے لیے اس کے خرچ کرنے اس کا ثواب ہے اور اس کے خاوند کو اس مال کے کمانے کا ثواب ہوگا اور خزانچی کے لیے بھی اسی کے مانند ہے اور ان کے ثواب میں سے کسی کے ثواب میں سے کوئی کمی نہیں کرے گا۔'' (بخاری ومسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ قولہ باب ہے الخ ابن الملک نے فرمایا ہے کہ بعض نسخوں میں باب النفقہ لکھا ہوا ہے اور بعض باب تنفقه المراة من مال زوجها موجود ہے۔ مرقاۃ۔ ❷ اسراف نہ کرنے والی ہو الخ یعنی اتنا نہ دے کہ اس کی اولا دفاقہ پر مجبور ہو جائے' یہ ثواب اس وقت ہے کہ جب خاوند نے دینے سے منع کیا ہو۔

۱۹٤۸ - (۲) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((إِذَا أَنْفَقَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ كَسْبِ زَوْجِهَا مِنْ غَيْرِ اَمْرِهِ فَلَهَا نِصْفُ اَجْرِهِ۔)) (متفق علیه) (البخاری حدیث رقم ۵۳٦۰ ومسلم حدیث رقم (۸٤۔ ۱۰۲٦) وابوداوٗد حدیث رقم ۱٦۸۷)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب کہ عورت اپنے خاوند کی کمائی سے صدقہ کرتی ہے ❶ اس کے حکم ❷ کے بغیر' تو اس کے لئے اس کا آدھا ثواب ہے۔'' (بخاری ومسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ اس کے حکم کے بغیر الخ' یعنی اس کے خاوند نے دینے سے نہ منع کیا تھا اور نہ ہی اجازت دی تھی۔ ❷ دو صدقہ کرنے والوں میں سے الخ یعنی جو دینے کا ثواب ہے اس میں خزانچی بھی شریک ہے' بشرطیکہ خوشی سے دے اور جو خزانچی دیتے ہوئے تنگ دل ہو وہ ثواب سے بے نصیب ہے۔ اس لیے کہ مالک تو دینا چاہتا ہے اس ناپاک کا ناحق پیٹ پھولتا ہے تو اس کے برابر دوسرا بخیل کون ہے؟

۱۹٤۹ - (۳) وَعَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اَلْخَازِنُ الْمُسْلِمُ الْاَمِيْنُ الَّذِيْ يُعْطِيْ مَا اُمِرَبِهِ كَامِلًا مُوَفَّرًا طَيِّبَةً بِهِ نَفْسُهُ فَيَدْفَعُهُ اِلَى الَّذِيْ اُمِرَ لَهُ بِهِ اَحَدُ الْمُتَصَدِّقِيْنَ۔)) (متفق علیه) (البخاری حدیث رقم ۱٤۳۸ ومسلم حدیث رقم (۷۹۔ ۱۰۲۳) وابوداوٗد حدیث رقم ۱٦۸٤ والنسائی ٥/ ٦٥ حدیث رقم ۲٥۳۹)

سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ایسا مسلمان امانتدار خزانچی کہ جو حکم دیا گیا ہے وہ اس کو پورا پورا ادا کرتا ہے اس میں کوئی کمی نہیں کرتا اور اپنے دل کی خوشی سے اور اس شخص کو دیتا ہے جس کو دینے کا حکم دیا گیا ہے تو وہ بھی دو صدقہ ❶ کرنے والوں میں سے ایک ہے۔'' (متفق علیہ)

**فوائد الحدیث:** ❶ قولہ اس کے حکم کے بغیر یعنی خاص اس صدقہ کا خاوند نے اس کو حکم نہیں کیا تھا' لیکن اس کی خوشی کو مجملاً جانتی ہے' یعنی تھوڑی سی چیز کہ جس کے دینے سے کوئی منع نہیں کرتا جیسے یہاں فقیر کو آٹا یا پیسہ وغیرہ دیتے ہیں۔

۱۹٥۰ - (٤) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ ﷺ اِنَّ اُمِّي افْتُلِتَتْ نَفْسُهَا وَ اَظُنُّهَا لَوْ تَكَلَّمَتْ تَصَدَّقَتْ فَهَلْ لَهَا اَجْرٌ اِنْ تَصَدَّقْتُ عَنْهَا

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک شخص نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہا کہ میری ماں اچانک مرگئی اور میں گمان کرتا ہوں کہ اگر وہ کچھ بولتی تو ضرور صدقہ کی وصیت کرتی' تو کیا اب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



قَالَ نَعَمْ۔ (متفق علیه) (البخاری حدیث رقم ۱۳۸۸ ومسلم حدیث رقم (۵۱۔ ۱۰۰۴) وابن ماجه حدیث رقم ۲۷۱۷)

اگر میں اس کی طرف سے صدقہ دوں تو اس کا ثواب اس کو ملے گا؟ آپ نے فرمایا: "ہاں۔" ❶ (بخاری ومسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ فرمایا' ہاں الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صدقہ دینا میت کو نفع دیتا ہے اور باتفاق علماء اہل سنت میت کو ثواب پہنچتا ہے اور اسی طرح دعا کے پہنچنے میں بھی اجماع ہے اور فرض کے ادا میں بھی اور ان سب میں نصوص وارد ہوئے ہیں۔ (نوویؒ)

## اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ (دوسری فصل)

۱۹۵۱ - (۵) عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ فِیْ خُطْبَتِهٖ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ ((لَا تُنْفِقُ امْرَاَةٌ شَیْئًا مِّنْ بَیْتِ زَوْجِهَا اِلَّا بِاِذْنِ زَوْجِهَا قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلَا الطَّعَامَ قَالَ ذَالِكَ اَفْضَلُ اَمْوَالِنَا)) (رواه الترمذی) (الترمذی حدیث رقم ٦٧٠ وابن ماجه ٢/ ٧٠٠)

سیدنا ابی امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا' میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ حجۃ الوداع کے سال اپنے خطبہ میں فرما رہے تھے: "عورت کچھ ❶ نہ خرچ کرے اپنے خاوند کے گھر سے مگر اپنے خاوند کی اجازت سے" کہا گیا' اے اللہ کے رسول! اور طعام بھی نہ خرچ کرے' فرمایا: "یہ ہمارے مالوں میں سے نفیس ترین ہے۔" (ترمذی)

**حکم الحدیث:** یہ حدیث حسن ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ عورت خرچ نہ کرے الخ یہ نہی اس عورت کے ساتھ خاص ہے جس کو خاوند نے خرچ کرنے سے روکا ہو اور جس عورت کو خاوند نے خرچ کرنے کی اجازت دی ہے نہ خرچ کرنے سے روکا ہے تو اس کو اپنے خاوند کے مال سے دینا درست ہے' جیسے فصل اول کی دوسری حدیث میں بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ مرفوعاً گزرا۔

۱۹۵۲ - (٦) وَعَنْ سَعْدٍ قَالَ لَمَّا بَایَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ النِّسَآءَ قَامَتِ امْرَاَةٌ جَلِیْلَةٌ کَاَنَّهَا مِنْ نِّسَآءِ مُضَرَ فَقَالَتْ یَا نَبِیَّ اللّٰهِ اِنَّا کَلٌّ عَلٰی اٰبَآئِنَا وَاَبْنَآئِنَا وَاَزْوَاجِنَا فَمَا یَحِلُّ لَنَا مِنْ اَمْوَالِهِمْ قَالَ ((الرَّطْبُ تَاْکُلْنَهٗ وَتُهْدِیْنَهٗ۔)) (رواه ابو داؤد) (ابو داؤد حدیث رقم ١٦٨٦)

سیدنا سعد رضی اللہ عنہ سے روایت کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب عورتوں سے بیعت لی تو ایک جلیل القدر عورت کھڑی ہوئی گویا کہ وہ قبیلہ مضر کی عورتوں سے تھی' اس نے کہا' اے اللہ کے نبی! تحقیق ہم اپنے باپوں' اپنے بیٹوں اور اپنے خاوندوں پر بوجھ ہیں' تو ان کے مالوں سے ہمارے لئے کیا حلال ہے؟ فرمایا: "تازہ ❶ مال تم اس کو کھاؤ اور بطریق تحفہ کے اس کو بھیجو۔" (ابوداؤد)

**حکم الحدیث:** اس کی سند جید ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ مراد تازہ مال سے وہ چیزیں ہیں جو جلدی خراب ہو جاتی ہیں کیونکہ عادۃ یہ بات معلوم ہے' کہ لوگ ایسی چیزوں کے خرچ کرنے سے نہیں روکتے' اس میں اجازت کی دلیل حاصل ہے بخلاف خشک چیزوں کے کہ ان میں اجازت کی ضرورت ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



## اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ (تیسری فصل)

۱۹۰۳ - (۷) عَنْ عُمَيْرٍ مَوْلٰى اٰبِى اللَّحْمِ قَالَ اَمَرَنِىْ مَوْلَاىَ اَنْ اُقَدِّدَ لَحْمًا فَجَآءَنِىْ مِسْكِيْنٌ فَاَطْعَمْتُهٗ مِنْهُ فَعَلِمَ بِذٰلِكَ مَوْلَاىَ فَضَرَبَنِىْ فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهٗ فَدَعَاهُ فَقَالَ ((لِمَ ضَرَبْتَهٗ)) قَالَ يُعْطِىْ طَعَامِىْ بِغَيْرِ اَنْ اٰمُرَهٗ فَقَالَ ((اَلْاَجْرُ بَيْنَكُمَا)) وَفِىْ رِوَايَةٍ قَالَ كُنْتُ مَمْلُوْكًا فَسَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَتَصَدَّقُ مِنْ مَّالِ مَوَالِىَّ بِشَىْءٍ قَالَ ((نَعَمْ وَالْاَجْرُ بَيْنَكُمَا نِصْفَانِ۔)) (مسلم) (مسلم حدیث رقم (۸۲۔ ۱۰۲۵)

سیدنا آبی اللحم رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام عمیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے میرے مالک نے حکم کیا کہ میں گوشت کے ٹکڑے کروں تو میرے پاس ایک مسکین آیا' تو میں نے اس کو اس میں سے کھلایا' تو جب میرے مالک کو یہ معلوم ہوا تو مارا' پھر میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا' اور میں نے آپ کے سامنے اس بات کا ذکر کیا تو آپ نے اس کو بلایا اور فرمایا کہ: ''تو نے اس کو کیوں مارا؟'' اس نے کہا' میرا طعام میرے حکم کے بغیر دے دیتا ہے' آپ نے فرمایا: ''ثواب ❶ تم دونوں کے درمیان ہے'' اور ایک روایت میں ہے کہ سیدنا عمیر رضی اللہ عنہ نے کہا میں کسی کا غلام تھا میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا' کہ کیا میں اپنے مالکوں کے مال سے کچھ صدقہ کروں؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں اور اس کا ثواب تم دونوں کے درمیان ❷ آدھا آدھا ہے۔'' (مسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ آبی اللحم کے غلام آزاد سے الخ' آبی اللحم کے معنی گوشت سے انکار کرنے والا ہے' یہ صحابی نبی ﷺ کے صحابی تھے اور ان کا نام عبداللہ یا خلف یا حویرث تھا انہوں نے ایام جاہلیت میں ان جانوروں کا گوشت کھانا چھوڑ دیا تھا جو بتوں کے اوپر چڑھائے جاتے تھے' یہ غزوۂ حنین میں شہید ہوئے تھے سبحان اللہ صحابہ رضی اللہ عنہم کا کیا حال تھا کہ اسلام سے پہلے بھی فطری تقویٰ رکھتے تھے' اور آج کے دور کے مسلمان ہیں کہ سینکڑوں بکرے شیخ سدو کے نام کے نگل جاتے ہیں اور ڈکار تک بھی نہیں لیتے۔

❷ ثواب تم دونوں کے درمیان ہے الخ سیدنا عمیر رضی اللہ عنہ سے جو فعل واقع ہوا تو ان کو خیال ہوگا کہ سیدنا آبی اللحم رضی اللہ عنہ اس سے خفا نہ ہوں گے' بعد میں معلوم ہوا کہ وہ راضی نہ تھے اس لئے سیدنا عمیر رضی اللہ عنہ کو بھی اجر ملا کہ انہوں نے سیدنا آبی اللحم رضی اللہ عنہ کی رضامندی کے خیال سے دیا تھا اور ثواب دونوں کو ہے' اس سے مراد یہ ہے کہ دونوں کو الگ الگ ثواب ہے نہ یہ کہ ایک ہی ثواب میں دونوں کا حصہ ہے جیسا کہ ظاہر سے معلوم ہوتا ہے اور یہی تاویل اس حدیث کی معتبر ہے۔

# بَابُ مَنْ لَّا يَعُوْدُ فِى الصَّدَقَةِ

## اس شخص کے بیان میں کہ جو صدقہ دے کر واپس نہ لے

## اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ (پہلی فصل)

۱۹۰۴ - (۱) عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ حَمَلْتُ

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے کسی کو اللہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



عَلٰی فَرَسٍ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَاَضَاعَہُ الَّذِیْ کَانَ عِنْدَہٗ فَاَرَدْتُّ اَنْ اَشْتَرِیَہٗ وَظَنَنْتُ اَنَّہٗ یَبِیْعُہٗ بِرُخْصٍ فَسَاَلْتُ النَّبِیَّ ﷺ ((فَقَالَ لَا تَشْتَرِہٖ وَلَا تَعُدْ فِیْ صَدَقَتِكَ وَاِنْ اَعْطَاکَہٗ بِدِرْھَمٍ فَاِنَّ الْعَائِدَ فِیْ صَدَقَتِہٖ کَالْکَلْبِ یَعُوْدُ فِیْ قَیْئِہٖ)) وَفِیْ رِوَایَۃٍ ((لَا تَعُدْ فِیْ صَدَقَتِكَ فَاِنَّ الْعَائِدَ فِیْ صَدَقَتِہٖ کَالْعَائِدِ فِیْ قَیْئِہٖ)) (متفق علیہ) (البخاری حدیث رقم ۱۴۹۰ ومسلم حدیث رقم (۷۔ ۷۹۷) حدیث رقم ۲۳۸۴ واحمد فی المسند ۲/ ۲۷)

تعالیٰ کی راہ میں گھوڑے پر سوار کیا' تو اس شخص نے ❶ کہ جس کے پاس گھوڑا تھا ضائع کیا' میں نے چاہا کہ میں اس کو خریدلوں اور میں نے گمان کیا کہ وہ اس کو سستا بیچے گا' پھر میں نے نبی ﷺ سے پوچھا تو آپ نے فرمایا: ''اس کو نہ خرید کر اور ❷ اپنے صدقہ میں رجوع نہ کر اگر چہ وہ تجھ کو ایک درہم کے بدلہ میں دے' اس لئے کہ رجوع کرنے والا اپنے صدقہ میں کتے کی مانند ہے کہ جو اپنی قے کو چاٹتا ہے۔'' اور ایک روایت میں ہے: ''اپنے صدقہ میں نہ رجوع کر اس لئے کہ رجوع کرنے والا اپنے صدقہ میں اپنی قے کو چاٹنے والے کی مانند ہے۔'' (بخاری ومسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ ضائع کیا الخ یعنی دبلا کر ڈالا۔
❷ اس کو نہ خرید کر' اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو چیز اللہ تعالیٰ کی راہ میں دے اس کو پھر قیمتاً بھی نہ لے۔

۱۹۵۵ - (۲) عَنْ بُرَیْدَۃَ قَالَ کُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ النَّبِیِّ ﷺ اِذَا اَتَتْہُ امْرَاَۃٌ فَقَالَتْ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ تَصَدَّقْتُ عَلٰی اُمِّیْ بِجَارِیَۃٍ وَاِنَّھَا مَاتَتْ قَالَ ((وَجَبَ اَجْرُكِ وَرَدَّھَا عَلَیْكِ الْمِیْرَاثُ)) قَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّہٗ کَانَ عَلَیْھَا صَوْمُ شَھْرٍ اَفَاَصُوْمُ عَنْھَا قَالَ ((صُوْمِیْ عَنْھَا)) قَالَتْ اِنَّھَا لَمْ تَحُجَّ قَطُّ اَفَاَحُجُّ عَنْھَا ((قَالَ نَعَمْ حُجِّیْ عَنْھَا۔)) (مسلم) (مسلم حدیث رقم (۱۵۷۔ ۱۱۴۹) وابو داؤد حدیث رقم ۳۳۰۹)

سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نبی ﷺ کے پاس بیٹھا تھا کہ اچانک آپ کے پاس ایک عورت آئی اس نے کہا اے اللہ کے رسول! تحقیق میں نے اپنی ماں کو ایک لونڈی صدقہ کی تھی اور میری ماں مرگئی ہے' ❶ آپ نے فرمایا: ''تیرا ثواب ثابت ہو گیا اور لونڈی کو میراث نے تجھ پر لوٹا دیا'' عورت نے کہا' اے اللہ کے رسول! تحقیق میری ماں پر مہینہ بھر کے روزے تھے؟ کیا میں اس کی طرف سے روزے رکھوں؟ آپ نے فرمایا: ''اس کی طرف سے روزے رکھ'' اس نے کہا' میری ماں نے کبھی حج نہیں کیا' کیا میں اس کی طرف سے حج کروں؟ ❷ آپ نے فرمایا: ''ہاں اس کی طرف سے حج کر۔'' (مسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ فرمایا تیرا ثواب ثابت الخ یعنی تجھ کو دو فائدے ہوئے ایک تو دینے کا ثواب اور دوسرا لونڈی کی ملکیت وراثت کی وجہ سے۔ ❷ اس کی طرف سے حج کر' اس حدیث سے کئی مسائل حل ہوتے ہیں (۱) روزہ کا میت کی طرف سے جائز ہونا (۲) اجنبیہ کی بات سننا ضرورت شرعی سے (۳) جو چیز کسی عزیز پر صدقہ کرے اور وہ میراث کے سبب سے لوٹ آئے تو اس کا بلا کراہت لینا جائز ہے بخلاف اس کے کہ وہ اس کو خریدے کیونکہ یہ منع ہے (۴) نائب ہونا میت کی طرف سے حج میں جائز ہے۔ نووی مختصراً۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



# كِتَابُ الصَّوْمِ

# کتاب روزے کے بیان میں

## اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ (پہلی فصل)

١٩٥٦ - (١) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اِذَا دَخَلَ رَمَضَانُ فُتِحَتْ اَبْوَابُ السَّمَآءِ)) وَفِیْ رِوَايَةٍ ((فُتِحَتْ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ وَغُلِّقَتْ اَبْوَابُ جَهَنَّمَ وَسُلْسِلَتِ الشَّيَاطِيْنُ وَفِیْ رِوَايَةٍ فُتِحَتْ اَبْوَابُ الرَّحْمَةِ)) (متفق عليه) (البخاری حدیث رقم ١٨٩٩، مسلم حدیث رقم ٢ - ١٠٧٩، الدارمی حدیث رقم ١٧٧٥ والموطا حدیث رقم ٥٩ من كتاب الصيام)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب رمضان داخل ہوتا ہے تو آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں'' اور ایک روایت میں ہے: ''بہشت کے دروازے دل دیئے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیطان قید کئے جاتے ہیں'' اور ایک روایت میں ہے: ''دروازے رحمت ❶ کے کھول دیئے جاتے ہیں۔'' (بخاری ومسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ دروازے رحمت کے الخ اس حدیث میں رمضان کی فضیلت کا بیان ہے اس لیے کہ جب آدمی نے روزہ رکھا اور پیٹ خالی ہوا' اکثر گناہوں سے بچا تو رحمت الٰہی جوش میں آئی' بہشت کے دروازے کھل گئے' دوزخ کے دروازے بند ہو گئے اور شیطان قید ہو گئے اس لیے کہ اکثر شیطان کا قابو آدمی پر پیٹ بھرنے میں ہوتا ہے اور اکثر بے نماز لوگ بھی رمضان میں روزے رکھتے ہیں اور نماز شروع کرتے ہیں تو یہ بھی دلیل ہے شیطان کے قید ہونے کی' الغرض رمضان کی برکت میں کوئی شبہ نہیں۔

١٩٥٧ - (٢) عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((فِی الْجَنَّةِ ثَمَانِيَةُ اَبْوَابٍ مِّنْهَا بَابٌ يُسَمَّى الرَّيَّانُ لَا يَدْخُلُهٗ اِلَّا الصَّآئِمُوْنَ))۔ (متفق عليه) (البخاری حدیث رقم ٣٢٥٧ ومسلم حدیث رقم (١٦٦ ـ ١١٥٢) وابن ماجه حدیث رقم ١٦٤٠)

سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بہشت میں آٹھ دروازے ہیں' ان میں سے ایک دروازہ ہے کہ اس کا نام ریان رکھا گیا ہے اس میں سے داخل نہیں ہوں گے مگر روزہ دار۔'' ❶ (بخاری ومسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ مگر روزہ دار الخ دیسے تو ہر مومن سب قسم کی نیکیاں بجالاتا ہے مگر ہر شخص کی طبیعت میں ایک قسم کی نیکی کا شوق ذوق زیادہ ہوتا ہے جیسے بہادر کو جہاد کا' سخی کو صدقہ کا' تو وہ بھی اسی نیکی والوں میں گنا جاتا ہے۔

١٩٥٨ - (٣) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((مَنْ صَامَ رَمَضَانَ اِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَلَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَمَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَمَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ اِيْمَانًا

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس شخص نے روزہ رکھا رمضان کا ایمان سے اور ثواب حاصل کرنے کی نیت سے بخشے جائیں گے اس کے پہلے تمام گناہ اور جو شخص کھڑا ہوا رمضان میں ایمان سے اور ثواب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ۔)) (متفق علیه) (البخاری حدیث رقم ۱۹۰۱ ومسلم حدیث رقم (۱۷۵۔ ۷۶۰) والترمذی حدیث رقم ٦٨٣ وابن ماجه حدیث رقم ١٦٤١ والدارمی حدیث رقم ١٧٧٦ واحمد فی المسند ٢/ ٣٢)

حاصل کرنے کی نیت سے، بخشے جائیں گے اس کے تمام پہلے گناہ اور جو شخص کھڑا ہوا (قیام کیا) شب قدر میں ایمان سے اور ثواب حاصل کرنے کی نیت سے بخشے جائیں اس کے پہلے تمام گناہ۔" (بخاری ومسلم)

۱۹۵۹ - (٤) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((كُلُّ عَمَلِ ابْنِ اٰدَمَ يُضٰعَفُ الْحَسَنَةُ بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا اِلٰى سَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اِلَّا الصَّوْمَ فَاِنَّهٗ لِيْ وَاَنَا اَجْزِيْ بِهٖ يَدَعُ شَهْوَتَهٗ وَطَعَامَهٗ مِنْ اَجْلِيْ لِلصَّآئِمِ فَرْحَتَانِ فَرْحَةٌ عِنْدَ فِطْرِهٖ وَفَرْحَةٌ عِنْدَ لِقَآءِ رَبِّهٖ وَلَخُلُوْفُ فَمِ الصَّآئِمِ اَطْيَبُ عِنْدَاللّٰهِ مِنْ رِّيْحِ الْمِسْكِ وَالصِّيَامُ جُنَّةٌ فَاِذَا كَانَ يَوْمُ صَوْمِ اَحَدِكُمْ فَلَا يَرْفُثْ وَلَا يَصْخَبْ فَاِنْ سَآبَّهٗ اَحَدٌ اَوْ قَاتَلَهٗ فَلْيَقُلْ اِنِّيْ امْرُءٌ صَآئِمٌ۔)) (متفق علیه) (البخاری حدیث رقم ١٩٠٤ ومسلم حدیث رقم (١٦٤۔ ١١٥١) والترمذی حدیث رقم ٧١٤ والنسائی حدیث رقم ٢٢١٥ وابن ماجه حدیث رقم ١٦٣٨ والدارمی حدیث رقم ١٧٧٠ واحمد فی المسند ٢/ ٢٦٦)

انہی (سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "انسان کے ہر نیک عمل کے ثواب کو زیادہ کیا جاتا ہے اس طرح کہ نیکی کا ثواب دس گنا ملتا ہے، یہاں تک کہ ثواب سات سو گنا تک پہنچ جاتا ہے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا مگر روزہ کا ثواب اس سے بھی بہت بلند ہے اس لئے کہ وہ میرے لئے ❶ ہے اور میں ہی اس کی جزا دوں گا، روزہ دار چھوڑتا ہے اپنی خواہشات کو اور اپنے کھانے کو صرف میری رضا کے لئے، روزہ دار کو دو خوشیاں حاصل ہوتی ہیں، ایک خوشی ❷ روزہ کھولنے کے وقت اور دوسری خوشی اپنے رب سے ملاقات کے وقت (ہوگی) اور روزہ دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک ❸ کی بو سے خوش تر ہے اور روزہ سپر ❹ ہے پس جب تم میں سے کسی کا روزہ ہو تو وہ فحش باتیں نہ کرے اور نہ بیہودگی کے ساتھ آواز بلند کرے پس اگر اس کو کوئی برا کہے یا اس سے لڑنے کا ارادہ کرے تو چاہئے کہ وہ اسے کہے میں روزہ دار ہوں۔" (بخاری ومسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ روزہ میرے ہی لئے ہے روزہ کو اللہ تعالیٰ نے اپنی طرف اس لیے نسبت کیا کہ دوسری عبادات جیسے نماز، زکوٰۃ اور حج میں ریا کو دخل ہے لیکن روزہ میں نہیں کیونکہ اگر روزہ دار ظاہر نہ کرے تو اس کو کوئی نہیں جان سکتا اور دوسرا سبب یہ ہے کہ ہر عبادت میں فرشتے آدمی کے شریک ہیں مگر روزہ میں شریک نہیں اس لیے کہ ان کو بھوک پیاس نہیں لگتی کہ اس کو روکیں۔ ❷ ایک خوشی اپنے افطار کے الخ روزہ کھولنے کے وقت تو یہ خوشی ہے کہ روزہ پورا ہوا اور بھوک پیاس کا غلبہ دور ہوا اور اللہ تعالیٰ سے ملاقات کے وقت خوشی یہ ہوگی روزہ کا ثواب پائے گا تو خوش ہوگا۔ ❸ مشک کی بو سے الخ روزیہ دار کے منہ کی بو کو مشک سے زیادہ پسند فرمایا جیسے شہیدوں کے خون کو فرمایا کہ رنگ خون کا اور بو مشک کی۔ ❹ روزہ سپر ہے یعنی گناہوں سے پناہ ہے روزہ دار کا جب پیٹ خالی رہا تو اکثر گناہوں سے بچتا رہا اور جب گناہوں سے بچا تو دوزخ سے بچا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



## اَلْفَصْلُ الثَّانِي (دوسری فصل)

١٩٦٠ - (٥) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِذَا كَانَ أَوَّلُ لَيْلَةٍ مِّنْ شَهْرِ رَمَضَانَ صُفِّدَتِ الشَّيَاطِيْنُ وَمَرَدَةُ الْجِنِّ وَغُلِّقَتْ أَبْوَابُ النَّارِ فَلَمْ يُفْتَحْ مِنْهَا بَابٌ وَفُتِحَتْ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ فَلَمْ يُغْلَقْ مِنْهَا بَابٌ وَيُنَادِيْ مُنَادٍيَا بَاغِيَ الْخَيْرِ أَقْبِلْ وَيَابَاغِيَ الشَّرِّ أَقْصِرْ وَلِلّٰهِ عُتَقَاءُ مِنَ النَّارِ وَذَالِكَ كُلَّ لَيْلَةٍ)). (رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ) (الترمذی حدیث رقم ٦٨٢ وابن ماجه حديث رقم ١٦٤٢ والنسائی حدیث رقم ٢١٠٧ واحمد فی المسند ٤/ ٣١١)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس وقت کہ ماہ رمضان کی پہلی رات ہوتی ہے تو قید کئے جاتے ہیں شیطان اور سرکش ❶ جن اور بند کئے جاتے ہیں دوزخ کے دروازے پس اس کا کوئی دروازہ نہیں کھولا جاتا اور بہشت کے دروازے کھولے جاتے ہیں تو اس سے کوئی دروازہ بند نہیں کیا جاتا اور پکارنے والا پکارتا ہے اے خیر کے طلب کرنے والے متوجہ ہو ❷ اور اے برائی کا ارادہ کرنے والے بندرہ ❸ اور اللہ تعالیٰ کے لئے ❹ ہیں آگ سے آزاد کئے ہوئے اور ❺ یہ ہر شب پکارنا ہوتا ہے۔'' (ترمذی وابن ماجہ)

**حکم الحدیث**: یہ حدیث غریب ہے لیکن اس کا شاہد موجود ہے جو اسے مضبوط کرتا ہے۔

**فوائد الحدیث**: ❶ اور سرکش جن الخ شیطانوں کو قید کرتے ہیں اس لئے کہ وہ روزہ داروں کے دلوں میں وسواس نہ ڈالیں اور اس کی علامت یہ ہے کہ ماہ رمضان میں اکثر گناہ گار اپنے گناہوں سے توبہ کرتے ہیں اور اللہ عزوجل کی طرف رجوع کرتے ہیں اور بعض میں جو اس کے خلاف پایا جاتا ہے تو اس کی وجہ یہ ہے کہ شیطانوں کے پہلے بہکانے کی تاثیر ان کے دلوں میں بیٹھی ہوئی ہوتی ہے اسی عادت کے موافق وہ اب بھی برائی کرتے ہیں۔ ❷ متوجہ ہو الخ یعنی اللہ عزوجل کی طرف۔ ❸ بندرہ الخ یعنی برائی میں کمی کر گناہوں کو چھوڑ دے۔ ❹ اور اللہ کے لئے ہیں آگ سے آزاد کئے ہوئے الخ یعنی ہوسکتا ہے کہ تو بھی ان میں سے ہو۔ ❺ اور یہ پکارنا ہر شب ہوتا ہے الخ یعنی رمضان کے ختم ہونے تک۔

١٩٦١ - (٦) وَرَوَاهُ أَحْمَدُ عَنْ رَجُلٍ وَقَالَ التِّرْمَذِيُّ. هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ. (احمد فی المسند ٤/ ٣١٢)

اور اس کو احمد نے ایک شخص سے روایت کیا اور ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے۔

## اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ (تیسری فصل)

١٩٦٢ - (٧) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((أَتَاكُمْ رَمَضَانُ شَهْرٌ مُّبَارَكٌ فَرَضَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ صِيَامَهُ تُفَتَّحُ فِيْهِ أَبْوَابُ السَّمَاءِ وَتُغْلَقُ فِيْهِ أَبْوَابُ الْجَحِيْمِ وَتُغَلُّ فِيْهِ مَرَدَةُ الشَّيَاطِيْنِ لِلّٰهِ فِيْهِ لَيْلَةٌ خَيْرٌ مِّنْ أَلْفِ شَهْرٍ مَنْ حُرِمَ خَيْرَهَا فَقَدْ حُرِمَ.)) (رواه احمد والنسائی) (النسائی حدیث

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم پر رمضان بابرکت مہینہ آیا ہے' اللہ تعالیٰ نے تم پر اس کے روزے فرض کئے' اس میں آسمان کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور اس میں دوزخ کے دروازے بند کئے جاتے ہیں اور اس ❶ میں سرکش شیطانوں کو طوق پہنائے جاتے ہیں' اللہ تعالیٰ کے لیے اس میں ایک رات ہزار مہینوں سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



رقم ۲۱۰۶ واحمد فی المسند ۲/ ۲۳۰)

بہتر ہے جو کوئی محروم رہا اس کی بھلائی سے تو تحقیق ❷ وہ (ہر بھلائی سے) محروم رہا۔'' (احمد و نسائی)

**فوائد الحدیث:** ❶ اور اس میں سرکش شیطانوں کو الخ اس حدیث سے سمجھا جاتا ہے کہ مقید صرف سرکش شیطان ہوتے ہیں تو یہ حدیث گزشتہ میں مردۃ کا عطف شیاطین پر تفسیری ہے۔

❷ ہر بھلائی سے محروم رہا الخ یعنی اس کو شب بیداری کی توفیق نہ ہوئی اور اگر اول شب یا آخر شب جاگتا تو محروم نہ رہتا کیونکہ حدیث میں ہے کہ جس نے عشا کی اور صبح کی نماز جماعت سے پڑھی اس نے اپنا حصہ لیلۃ القدر سے پالیا۔

۱۹۶۳- (۸) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((اَلصِّيَامُ وَالْقُرْاٰنُ يَشْفَعَانِ لِلْعَبْدِ يَقُوْلُ الصِّيَامُ اَىْ رَبِّ اِنِّىْ مَنَعْتُهُ الطَّعَامَ وَالشَّهَوَاتِ بِالنَّهَارِ فَشَفِّعْنِىْ فِيْهِ وَيَقُوْلُ الْقُرْاٰنُ مَنَعْتُهُ النَّوْمَ بِاللَّيْلِ فَشَفِّعْنِىْ فِيْهِ فَيُشَفَّعَانِ))۔ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِىُّ فِىْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ) (البیهقی حدیث رقم ۱۹۹٤)

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''روزہ اور قرآن بندہ کے لیے شفاعت کریں گے روزہ کہے گا اے میرے رب! میں نے اس کو دن کے وقت کھانے اور ❶ رغبت کی چیزوں سے منع کیا پس اس کے حق میں میری شفاعت قبول کر اور قرآن ❷ کہے گا میں نے اس کو رات کی نیند سے باز رکھا میری شفاعت اس کے حق میں قبول فرما تو ان کی شفاعت قبول کی جائے گی۔'' (نقل کیا اسے بیہقی نے شعب الایمان میں۔)

**حکم الحدیث:** یہ حدیث حسن ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ اور رغبت کی چیزوں سے دن میں الخ یعنی پانی جماع اور غیبت وغیرہا سے۔

❷ قرآن کہے گا الخ یعنی قرآن پڑھنا طیبی رحمہ اللہ نے کہا کہ قرآن سے مراد تہجد اور رات کا قیام ہے اور شاید کہ رمضان کی شفاعت سے گناہ مٹائے جائیں گے اور قرآن کی شفاعت سے اعلیٰ درجات ملیں گے۔

۱۹۶٤- (۹) وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ دَخَلَ رَمَضَانُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اِنَّ هٰذَا الشَّهْرَ قَدْ حَضَرَكُمْ وَفِيْهِ لَيْلَةٌ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ مَنْ حُرِمَهَا فَقَدْ حُرِمَ الْخَيْرَ كُلَّهُ وَلَا يُحْرَمُ خَيْرَهَا اِلَّا كُلُّ مَحْرُوْمٍ)) (رواه ابن ماجة) (ابن ماجه حدیث رقم ۱٦٤٤)

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رمضان داخل ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یہ مہینہ تم پر آیا ہے اور اس میں ایک رات ہزار مہینوں سے بہتر ہے جو شخص کہ اس سے محروم رہا تو تحقیق وہ ہر چیز سے محروم رہا اور اس کی خیر سے محروم نہیں کیا جاتا مگر ہر ❶ بے نصیب۔'' (ابن ماجہ)

**حکم الحدیث:** اس کی سند حسن ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ مگر ہر بے نصیب الخ یعنی جو سعادت سے بے نصیب ہے اور فسق و فجور میں مصروف ہے اور اس کو عبادت میں ذوق نہیں ہے وہی اس سے محروم رہتا ہے۔

۱۹٦٥- (۱۰) وَعَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِىِّ قَالَ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِىْ اٰخِرِ يَوْمٍ مِّنْ شَعْبَانَ فَقَالَ ((يَا

سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ ❶ فرمایا آخر دن شعبان کے آپ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ أَظَلَّكُمْ شَهْرٌ عَظِيمٌ شَهْرٌ مُّبَارَكٌ شَهْرٌ فِيهِ لَيْلَةٌ خَيْرٌ مِّنْ أَلْفِ شَهْرٍ جَعَلَ اللّٰهُ صِيَامَهُ فَرِيضَةً وَّقِيَامَ لَيْلِهِ تَطَوُّعًا مَنْ تَقَرَّبَ فِيهِ بِخَصْلَةٍ مِّنَ الْخَيْرِ كَانَ كَمَنْ أَدّٰى فَرِيضَةً فِيمَا سِوَاهُ وَمَنْ أَدّٰى فَرِيضَةً فِيهِ كَانَ كَمَنْ أَدّٰى سَبْعِينَ فَرِيضَةً فِيمَا سِوَاهُ وَهُوَ شَهْرُ الصَّبْرِ وَالصَّبْرُ ثَوَابُهُ الْجَنَّةُ وَشَهْرُ الْمُوَاسَاةِ وَشَهْرٌ يُّزَادُ فِيهِ رِزْقُ الْمُؤْمِنِ مَنْ فَطَّرَ فِيهِ صَائِمًا كَانَ لَهُ مَغْفِرَةً لِّذُنُوبِهِ وَعِتْقُ رَقَبَتِهِ مِنَ النَّارِ وَكَانَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِهِ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَّنْتَقِصَ مِنْ أَجْرِهِ شَيْءٌ)) قُلْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَيْسَ كُلُّنَا نَجِدُ مَا نُفَطِّرُ بِهِ الصَّائِمَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((يُعْطِي اللّٰهُ هٰذَا الثَّوَابَ مَنْ فَطَّرَ صَائِمًا عَلَى مَذْقَةِ لَبَنٍ أَوْ تَمْرَةٍ أَوْ شَرْبَةٍ مِّنْ مَّاءٍ وَمَنْ أَشْبَعَ صَائِمًا سَقَاهُ اللّٰهُ مِنْ حَوْضِي شَرْبَةً لَّا يَظْمَأُ حَتّٰى يَدْخُلَ الْجَنَّةَ وَهُوَ شَهْرٌ أَوَّلُهُ رَحْمَةٌ وَأَوْسَطُهُ مَغْفِرَةٌ وَآخِرُهُ عِتْقٌ مِّنَ النَّارِ وَمَنْ خَفَّفَ عَنْ مَمْلُوكِهِ فِيهِ غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ وَأَعْتَقَهُ مِنَ النَّارِ.)) (البيهقي حديث رقم ٣٦٠٨)

نے فرمایا' اے لوگو! تحقیق ❷ تم پر بڑے مہینہ نے سایہ ڈالا' بابرکت مہینہ ہے کہ اس میں ❸ ایک رات ہزار ماہ سے بہتر ہے' اللہ تعالیٰ نے اس کے روزے فرض کئے اور اس کی رات کا قیام نفل' جو کوئی اس میں اللہ کی نزدیکی ڈھونڈے کسی خصلت ❹ کے ساتھ نیکی سے' اس کی مانند ہوتا ہے ❺ ہے کہ فرض ادا کیا سوائے رمضان کے اور جس نے فرض ❻ ادا کیا رمضان میں اس کی مانند ہوتا ہے کہ ستر فرض ادا کئے سوائے رمضان کے اور وہ صبر کا مہینہ ❼ ہے اور صبر اس کا ثواب بہشت ہے اور غم خواری ❽ کا مہینہ ہے اور مہینہ ہے کہ اس میں مومن کا رزق زیادہ کیا جاتا ہے ❾ جس نے رمضان میں روزہ دار کو افطار کرایا اس کے لئے بخشش کا سبب ہوتا ہے اس کے گناہوں کے لئے اور آگ سے اس کی ذات کی نجات کا ذریعہ ہوگا اور اس کے لیے روزہ دار کی مانند ثواب ہوگا بغیر اس کے کہ اس کے ثواب سے کچھ کم ہو' ہم نے کہا' اے اللہ کے رسول! ہم سب نہیں ہیں کہ اس قدر پائیں کہ اس کے ساتھ افطار کرائیں روزہ دار کو' تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''اللہ تعالیٰ یہ ثواب اس شخص کو دیتا ہے ❿ کہ افطار کرائے روزہ دار کو ایک گھونٹ دودھ یا ایک کھجور سے' یا ایک گھونٹ پانی سے اور جو شخص کہ روزہ دار کا پیٹ بھرے گا اس کو پلائے گا اللہ میرے حوض ⓫ سے پلانا کہ وہ پیاسا ⓬ نہ ہوگا یہاں تک کہ بہشت میں داخل ہو اور وہ مہینہ ہے کہ اس کا پہلا (عشرہ) رحمت کا ہے اور اس درمیان والا (عشرہ) بخشش ⓭ کا ہے اور اس کے آخری (عشرہ) آزادی ⓮ کا ہے آگ سے اور جس شخص نے لونڈی غلام سے بوجھ ہلکا کیا رمضان کے مہینہ میں بخشتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے اور اس کو آگ سے آزاد کرتا ہے۔

**حکم الحدیث**: اس کی سند سخت ضعیف ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



**فوائد الحدیث:** ❶ خطبہ فرمایا الخ یعنی جمعہ کا یا وعظ کا خطبہ۔ ❷ تحقیق تم پر بڑے مہینے نے سایہ ڈالا الخ یعنی رمضان کا مہینہ قریب آیا۔ ❸ اس میں ایک رات ہے الخ یعنی لیلۃ القدر۔ ❹ کسی خصلت کے ساتھ نیکی سے الخ یعنی انواع نفل سے۔ ❺ مانند ہوتا ہے الخ یعنی نفل کا ثواب ایسا ہوتا ہے جیسے فرض کا دوسرے دنوں میں۔ ❻ جس نے رمضان میں فرض ادا کیا الخ یعنی بدنی یا مالی۔ ❼ اور وہ صبر کا مہینہ ہے کہ آدمی کھانے پینے وغیرہ سے بند رہتا ہے۔ ❽ غم خواری کا مہینہ ہے الخ کہ فقیروں اور بھوکوں کی اس میں خبر گیری چاہئے رزق مومن کا یعنی رزق حسی اور معنوی۔ ❾ جس نے افطار کرایا الخ یعنی حلال کسب سے۔ ❿ اللہ دیتا ہے الخ سبحان اللہ! اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم اس سے بھی زیادہ فراخ ہے وہ نکتہ نواز ہے چھوٹے چھوٹے بے حقیقت کاموں پر ان گنت ثواب عنایت فرماتا ہے **فسبحان من فضله و كرمه اوسع من ذلك اللهم اغفر لكاتبه ولمن سعى فيه** ۔ ⓫ حوض الخ یعنی حوض کوثر سے۔ ⓬ کہ پیاسا نہ ہوگا الخ یعنی اس کے بعد۔ ⓭ درمیان والا ہے الخ یعنی وہ دور مغفرت کا ہے۔ ⓮ اور اس کے آخر آزادی ہے آگ سے الخ یعنی یہ تینوں چیزیں مومن ہی کے لئے ہوتی ہیں نہ کہ کافروں کے لئے۔

۱۹۶۶ - (۱۱) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا دَخَلَ شَهْرُ رَمَضَانَ اَطْلَقَ كُلَّ اَسِيْرٍ وَّاَعْطٰى كُلَّ سَائِلٍ۔ (البيهقى حديث رقم ٣٦٢٩)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ جس وقت کہ رمضان کا مہینہ داخل ہوتا ہر قیدی ❶ کو چھوڑ ❷ دیتے تھے اور ہر مانگنے والے کو دیتے تھے۔ ❸

**حکم الحدیث:** اس کی سند سخت ضعیف ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ ہر قیدی کو چھوڑ دیتے الخ یعنی جو کہ قید کئے جاتے واسطے حق اللہ تعالیٰ کے یا بندوں کے حق کے لئے قید ہوتے ان کے چھوڑنے سے مراد یہ ہے کہ ان کو ان سے کہہ کر چھڑوا دیتے' اور احتمال یہ بھی ہے جو قیدی نبی ﷺ کے حق کے لئے ہوتے ہوں انہیں کو چھوڑتے ہوں۔ ❷ چھوڑ دیتے الخ یعنی جو کافر آپ کے قید خانہ میں ہوتا رمضان شریف میں اس کو احساناً قید سے رہا کر دیتے اس لئے کہ جو کافر بالغ مسلمانوں کی قید میں آ جائے تو امام کو اختیار ہے چاہے اس کو قتل کر ڈالے' چاہے تو اس کو احساناً چھوڑ دے' چاہے اس سے فدیہ لے لے اور اگر چاہے تو اس کو غلام بنا لے' امام شافعی رحمہ اللہ کا یہی مذہب ہے علماء احناف کے نزدیک دو باتوں میں اختیار ہے' قتل کر ڈالے یا غلام بنا کر رکھے۔ (مرقاۃ)

❸ اور ہر مانگنے والے کو دیتے الخ نبی ﷺ رمضان کے علاوہ بھی ہر سائل کو دیتے اور یہاں مراد یہ ہے کہ عادت سے زیادہ دیتے۔

۱۹۶۷ - (۱۲) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ ((اِنَّ الْجَنَّةَ تُزَخْرَفُ لِرَمَضَانَ مِنْ رَأْسِ الْحَوْلِ اِلٰى حَوْلٍ قَابِلٍ قَالَ فَاِذَا كَانَ اَوَّلُ يَوْمٍ مِّنْ رَمَضَانَ هَبَّتْ رِيْحٌ تَحْتَ الْعَرْشِ مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّةِ عَلَى الْحُوْرِ الْعِيْنِ فَيَقُلْنَ يَارَبِّ اجْعَلْ لَنَا مِنْ عِبَادِكَ اَزْوَاجًا تَقَرُّبِهِمْ اَعْيُنُنَا وَتَقَرُّ اَعْيُنُهُمْ بِنَا))۔ (رَوَى الْبَيْهَقِيُّ الْاَحَادِيْثَ الثَّلَاثَةَ فِي شُعَبِ الْاِيْمَانِ) (البيهقى حديث رقم ٣٦٣٣)

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''رمضان کے آنے کے لئے آغاز سال ❶ سے آئندہ سال تک بہشت کو زینت دی جاتی ہے' آپ نے فرمایا جس وقت کہ رمضان کا پہلا دن ہوتا ہے ہوا چلتی ہے عرش کے نیچے بہشت کے پتوں سے سر حور عین کے اوپر' پھر حور عین کہتی ہیں اے ہمارے رب! ہمارے لئے اپنے بندوں سے خاوند بنا' جن کی وجہ سے ہماری آنکھیں ٹھنڈی ہوں اور ان کی آنکھیں ہماری وجہ سے ٹھنڈی ہوں۔'' (بیہقی نے یہ تینوں احادیث

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



شعب الایمان میں نقل کیں۔)

**حکم الحدیث:** اس کی سند سخت ضعیف ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ قولہ آغاز سال سے الخ مراد سر سال سے غرہ محرم یا غرہ شوال۔

١٩٦٨ - (١٣) وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهٗ قَالَ ((يُغْفَرُ لِاُمَّتِهٖ فِىْ اٰخِرِ لَيْلَةٍ فِىْ رَمَضَانَ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَهِيَ لَيْلَةُ الْقَدْرِ قَالَ لَا وَلٰكِنَّ الْعَامِلَ اِنَّمَا يُوَفّٰى اَجْرَهٗ اِذَا قَضٰى عَمَلَهٗ)) (رواه احمد) (احمد فی المسند ٢/ ٢٩٢)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میری امت کے لئے رمضان کی آخری رات بخشش کی جاتی ہے'' کہا گیا' اے اللہ کے رسول! کیا وہ لیلۃ القدر ہے؟ آپ نے فرمایا: ''نہیں لیکن کام کرنے والا اس کے سوائے نہیں کہ اپنی مزدوری پوری دیا جاتا ہے جس وقت کہ وہ اپنا کام مکمل کر لیتا ہے۔'' (احمد)

**حکم الحدیث:** یہ حدیث ضعیف ہے۔

# بَابُ رُؤْيَةِ الْهِلَالِ

# چاند کے دیکھنے کے بیان میں

## اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ (پہلی فصل)

١٩٦٩ - (١) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((لَا تَصُوْمُوْا حَتّٰى تَرَوُا الْهِلَالَ وَلَا تُفْطِرُوْا حَتّٰى تَرَوْهُ فَاِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَاقْدُرُوْا لَهٗ وَفِىْ رِوَايَةٍ قَالَ الشَّهْرُ تِسْعٌ وَّعِشْرُوْنَ لَيْلَةً فَلَا تَصُوْمُوْا حَتّٰى تَرَوْهُ فَاِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَاَكْمِلُوا الْعِدَّةَ ثَلٰثِيْنَ۔)) (متفق عليه) (البخاری حديث رقم ١٩٠٦ ومسلم حديث رقم (٣۔ ١٠٨٠) وابوداؤد حديث رقم ٢٣٢٠ والترمذی حديث رقم ٦٨٤ والنسائی حديث رقم ٢١٢١ وابن ماجه حديث رقم ١٦٥٤ والدارمی حديث رقم ١٦٨٤ والمؤطا حديث رقم ٢ من كتاب الصيام)

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''نہ روزہ رکھو جب تک کہ چاند دیکھو اور اور نہ افطار کرو جب تک کہ اس کو دیکھو پس اگر تم پر چاند ڈھانپا ❶ جائے تو اس کے لیے اندازہ کرو۔'' اور ایک روایت میں ہے کہ آپ نے فرمایا: ''کبھی مہینہ انتیس رات کا ہوتا ہے تم روزہ نہ رکھو یہاں تک کہ چاند دیکھو اور اگر تم پر ابر (بادل) کیا جائے تو تیس دن کی گنتی پوری کرو۔'' (بخاری و مسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ پس اگر تم پر چاند ڈھانپا جائے الخ یعنی انتیس شعبان کو ابر ہو جائے تو شعبان کے تیس دن پورے کرلو اس کے بعد روزہ رکھو اسی طرح اگر انتیس رمضان کو بادل ہو تو تیس روزے پورے کرلو اس کے بعد عید الفطر ادا کرو۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



١٩٧٠ - (٢) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((صُوْمُوْا لِرُؤْیَتِهٖ وَاَفْطِرُوْا لِرُؤْیَتِهٖ فَاِنْ غُمَّ عَلَیْكُمْ فَاَكْمِلُوْا عِدَّةَ شَعْبَانَ ثَلٰثِیْنَ۔)) (متفق علیه) (البخاری حدیث رقم ١٩٠٩ ومسلم حدیث رقم (١٨ ـ ١٠٨١) والنسائی حدیث رقم ٢١٢٤ والدارمی حدیث رقم ١٦٨٥ واحمد فی المسند ٥/ ٤٢)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''چاند دیکھنے کے بعد روزہ رکھو اور چاند دیکھنے کے بعد افطار کرو پس اگر تم پر ابر کیا جائے تو تیس دن کی گنتی پوری کرو۔'' (بخاری و مسلم)

١٩٧١ - (٣) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اِنَّا اُمَّةٌ اُمِّيَّةٌ لَا نَكْتُبُ وَلَا نَحْسِبُ الشَّهْرُ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا وَعَقَدَ الْاِبْهَامَ فِی الثَّالِثَةِ ثُمَّ قَالَ الشَّهْرُ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا يَعْنِی تَمَامَ الثَّلٰثِيْنَ يَعْنِی مَرَّةً تِسْعًا وَّعِشْرِيْنَ وَمَرَّةً ثَلٰثِيْنَ)) (متفق علیه) (البخاری حدیث رقم ١٩١٣ ومسلم حدیث رقم ١٥-١٠٨٠ وابوداؤد حدیث رقم ٢٣١٩ و النسائی حدیث رقم ٢١٤١ واحمد فی المسند ٢/ ١٢٢)

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہم امی ❶ جماعت ہیں کہ کتاب و حساب نہیں جانتے مہینہ ایسا' ایسا اور ایسا ہوتا ہے اور آپ نے انگوٹھے کو بند کیا تیسری بار میں پھر فرمایا مہینہ ایسا' ایسا اور ایسا ہوتا ہے یعنی پورا تیس دن کا' اس سے مراد یہ ہے کہ ایک ❷ دفعہ انتیس دن کا ہوتا ہے' اور ایک دفعہ تیس دن کا۔'' (بخاری و مسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ امی جماعت ہیں الخ امی عرب کو اس لئے کہا کہ جیسے ماں کے پیٹ سے پیدا ہوتے تھے ویسے ہی رہتے تھے لکھتے پڑھتے نہیں تھے اور یہ بات باعتبار اکثر کے ہے یا مراد یہ ہے کہ اچھی طرح حساب و کتاب نہیں جانتے تھے اور حدیث کا معنی یہ ہے کہ نجوم کے قواعد پر عمل کرنا ہمارا طریقہ نہیں ہے بلکہ ہمارا علم رویت چاند سے متعلق ہے۔ ❷ ایک دفعہ انتیس دن کا ہوتا ہے' ایک دفعہ تیس دن کا الخ شاید بعض لوگوں نے کہا کہ رمضان کے مہینہ کا روزہ ہم پر فرض ہوا اور کبھی رمضان کا مہینہ انتیس دن کا ہوتا ہے تو ہوسکتا ہے کہ پورے مہینہ کا ثواب نہ ہو؟ تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حدیث فرمائی اور کمال تصریح سے اشارہ کر کے فرمایا کہ دونوں صورت میں ثواب برابر ہے خواہ تیس دن کا ہو خواہ انتیس دن کا۔

١٩٧٢ - (٤) وَعَنْ اَبِیْ بَكْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((شَهْرَا عِيْدٍ لَا يَنْقُصَانِ رَمَضَانُ وَذُو الْحَجَّةِ)) (متفق علیه) (البخاری حدیث رقم ١٩١٢ ومسلم حدیث رقم ٣١-١٠٨٩ و ابوداؤد حدیث رقم ٢٣٢٣ والترمذی حدیث رقم ٦٩٢ وابن ماجه حدیث رقم ١٦٥٩ واحمد فی المسند ٥/ ٣٨)

سیدنا ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''عید کے دو ماہ ❶ ناقص ہوتے رمضان اور ذوالحجہ۔'' (بخاری و مسلم)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



**فوائد الحدیث:** ❶ دو مہینے عید کے ناقص نہیں ہوتے امام احمدؒ نے اس حدیث کا مطلب یہ بیان کیا ہے کہ ایک ہی سال میں یہ دو ماہ کم نہیں ہوتے اگر ایک انتیس دن کا ہوگا تو دوسرا تیس دن کا ہوگا۔ اسحاق رحمہ اللہ نے کہا کہ ان دونوں ماہ کا ثواب کم نہیں ہوتا پورا ملتا ہے اگرچہ دونوں شمار میں کم ہوں اور یہی قول زیادہ درست ہے۔ واللہ اعلم

۱۹۷۳ - (۵) وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَا يَتَقَدَّمَنَّ اَحَدُكُمْ رَمَضَانَ بِصَوْمِ يَوْمٍ اَوْيَوْمَيْنِ اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ رَجُلٌ كَانَ يَصُوْمُ صَوْمًا فَلْيَصُمْ ذَالِكَ الْيَوْمَ)) (متفق عليه) (البخاری حديث رقم ۱۹۱٤ ومسلم حديث رقم ۲۱-۱۰۸۲ و ابوداوٗد حديث رقم ۲۳۳۵ والترمذی حديث رقم ٦٨٥ والنسائی حديث رقم ۲۱۳۰ وابن ماجه حديث رقم ١٦٥٠ والدارمی حديث رقم ١٦٨٩ واحمد فی المسند ٢ / ٥٢١)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی شخص بھی رمضان سے ایک دن یا دو دن پہلے روزہ نہ رکھے مگر وہ شخص کہ جو روزے رکھنے کی عادت ❶ رکھتا ہو تو اسے چاہئے کہ وہ اس دن کا روزہ رکھے۔'' (بخاری ومسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ روزے رکھنے کی عادت پس چاہئے کہ روزہ رکھے الخ یعنی جیسے بطور سنت کسی کو دوشنبہ یا پنجشنبہ کے روزہ کی عادت ہو اور وہ دن رمضان سے ایک دن پہلے آ جائے تو اس کو روزہ رکھنا درست ہے لیکن صرف رمضان کی پیشوائی (استقبالِ رمضان) کے لئے ایک یا دو دن کا روزہ رکھنا درست نہیں ہے۔

## اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ (دوسری فصل)

۱۹۷٤ - (٦) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اِذَا انْتَصَفَ شَعْبَانُ فَلَا تَصُوْمُوْا۔)) (رواه ابوداوٗد والترمذی وابن ماجة والدارمی) (ابوداوٗد حديث رقم ۲۲۳۷ والترمذی حديث رقم ۷۳۸ وابن ماجه حديث رقم ۱٦٥٠ والدارمی حديث رقم ۱۷٤۰)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس وقت شعبان کا آدھا مہینہ گذرے جائے تو پھر روزے نہ رکھو۔'' ❶ (ابوداؤد' ترمذی' ابن ماجہ' دارمی)

**حکم الحدیث:** اس کی سند صحیح ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ پس نہ روزے رکھو' ممانعت کی وجہ یہ ہوگی کہ فرض اور نفل مل نہ جائیں اور عام لوگوں کو یہ وسوسہ پیدا نہ ہو کہ شعبان کے روزے بھی رکھنا ضروری ہیں اور بعض نے کہا یہ ممانعت ضعیف لوگوں کے حق میں ہے بعض نے کہا کہ عام لوگوں کے حق میں ہے اور خاص کے لئے ایسا کرنا منع نہیں ہے واللہ اعلم۔

۱۹۷٥ - (۷) وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((اَحْصُوْا هِلَالَ شَعْبَانَ

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''شعبان کا مہینہ رمضان کے (دنوں کے) شمار کرتے رہو۔''

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



لِرَمَضَانَ)) (رواه الترمذی) (الترمذی حدیث رقم ٦٨٧)

(ترمذی)

**حکم الحدیث:** اس کی سند حسن ہے۔

١٩٧٦ - (٨) وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ مَارَاَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَصُوْمُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ اِلَّا شَعْبَانَ وَرَمَضَانَ (رواه ابوداوٗد والترمذی والنسائی وابن ماجة) (ابوداوٗد حدیث رقم ٢٣٣٦ والترمذی حدیث رقم ٧٣٦ والنسائی حدیث رقم ٢١٧٥ وابن ماجه حدیث رقم ١٦٤٨)

ام المؤمنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے میں نے رسول اللہ ﷺ کو لگاتار (متواتر) ماہ روزہ رکھتے ہوئے نہیں دیکھا مگر شعبان ❶ اور رمضان کے۔ (ابوداؤد' ترمذی' نسائی' ابن ماجہ)

**حکم الحدیث:** یہ حدیث صحیح ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ مگر شعبان اور رمضان الخ ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی دوسری روایت اس کے معارض ہے اس میں ہے کہ جو کوئی تم سے بیان کرے کہ نبی ﷺ نے رمضان کے سوا اور کسی مہینہ میں پورے روزے رکھے ہیں تو اس کی تصدیق نہ کرنا' اس مسئلہ میں صحابہ رضی اللہ عنہم سے اب تک اختلاف ہے اور احتیاط اسی میں ہے کہ شعبان کی پندرہ تاریخ کے بعد روزہ نہ رکھے جب تک کہ رمضان شروع نہ ہو جائے' واللہ اعلم۔

١٩٧٧ - (٩) وَعَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ مَنْ صَامَ الْيَوْمَ الَّذِيْ يُشَكُّ فِيْهِ فَقَدْ عَصٰى اَبَا الْقَاسِمِ ﷺ۔ (رواه ابوداوٗد والترمذی والنسائی وابن ماجة والدارمی) (البخاری تعليقا باب اذا رايتم الهلال فصوموا وابوداوٗد حدیث رقم ٢٣٣٤ والترمذی حدیث رقم ٦٨٦ والنسائی حدیث رقم ٢١٨٨ وابن ماجه حدیث رقم ١٦٤٥ والدارمی حدیث رقم ١٦٨٢)

سیدنا عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جو شخص شک کے دن روزہ رکھے تو تحقیق ❶ اس نے نافرمانی کی ابوالقاسم ﷺ کی نافرمانی کی۔ (ابوداؤد' ترمذی' نسائی' ابن ماجہ' دارمی)

**حکم الحدیث:** یہ حدیث صحیح ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ اس نے نافرمانی کی ابوالقاسم ﷺ کی الخ اکثر ائمہ جیسے امام ابوحنیفہ' امام شافعی اور امام مالک رحمہم اللہ نے اسی حدیث سے شک کے دن روزہ رکھنے سے منع کیا ہے اور کہا ہے کہ جو اس دن روزہ رکھے تو نفل کی نیت سے رکھے رمضان کی نیت سے نہ رکھے۔

١٩٧٨ - (١٠) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ اَعْرَابِيٌّ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ اِنِّيْ رَاَيْتُ الْهِلَالَ يَعْنِيْ هِلَالَ رَمَضَانَ فَقَالَ ((اَتَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ)) قَالَ نَعَمْ قَالَ ((اَتَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ)) قَالَ نَعَمْ قَالَ

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے' ایک اعرابی نبی ﷺ کے پاس آیا اور کہا تحقیق دیکھا میں نے چاند یعنی رمضان کا چاند' تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''کیا تو گواہی دیتا ہے کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ؟'' اس نے کہا: ہاں' آپ نے فرمایا: ''کیا گواہی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



((يَا بِلَالُ اَذِّنْ فِي النَّاسِ اَنْ يَصُوْمُوْا غَدًا))۔ (رواه ابوداؤد والترمذی والنسائی وابن ماجة و الدارمی) (ابوداؤد حديث رقم ٢٣٤٠ والترمذی حديث رقم ٦٩١ والنسائی حديث رقم ٢١١٣ وابن ماجه حديث رقم ١٦٥٢ والدارمی حديث رقم ١٦٩٢)

دیتا ہے تو کہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔؟'' اس نے کہا: ہاں! نبی ﷺ نے فرمایا: ''اے بلال! لوگوں میں اعلان کر دے کہ ❶ کل روزہ ❷ رکھیں۔'' (ابوداؤد' ترمذی' نسائی)

**حکم الحدیث:** یہ حدیث مرسل ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ کل کو روزہ رکھیں الخ اہل حدیث نے اسی کو اختیار کیا ہے کہ رمضان کا چاند ایک عادل شخص کی خبر سے ثابت ہو جاتا ہے۔ ❷ روزہ رکھیں الخ ابن مبارک' احمد بن حنبل اور امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا یہی قول ہے کہ رمضان کے چاند کے لئے ایک شخص کی شہادت کافی ہے اور اہل حدیث کا بھی یہی مذہب ہے اور مالک' لیث' اوزاعی اور ثوری رحمہم اللہ کے نزدیک دو مردوں کی شہادت ضروری ہے اور اس میں کچھ فرق نہیں کہ آسمان پر ابر ہو یا نہ ہو اور فقہ حنفیہ میں ہے کہ جب ابر نہ ہو تو بہت سے لوگوں کی گواہی ضروری ہے اور جب دن کو چاند دیکھا گیا زوال سے پہلے یا زوال کے بعد تو نہ روزہ رکھیں اور نہ افطار کریں اور یہ آنے والی رات کا چاند شمار کیا جائے گا (روضہ وغیرہ)

١٩٧٩ - (١١) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ تَرَآئَ النَّاسُ الْهِلَالَ فَاَخْبَرْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اِنِّي رَاَيْتُهُ فَصَامَ وَاَمَرَ النَّاسَ بِصِيَامِهِ۔ (رواه ابوداؤد والدارمی) (ابوداؤد حديث رقم ٢٣٤٢ والدارمی حديث رقم ١٦٩٢)

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ لوگ چاند دیکھنے کے لئے جمع ہو گئے تو میں نے رسول اللہ ﷺ کو خبر دی کہ تحقیق میں نے چاند دیکھا ہے تو آپ نے روزہ رکھا اور لوگوں کو روزہ کا حکم فرمایا۔ (ابوداؤد' دارمی)

**حکم الحدیث:** اس کی سند صحیح ہے۔

## اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ (تیسری فصل)

١٩٨٠ - (١٢) عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَتَحَفَّظُ مِنْ شَعْبَانَ مَالَا يَتَحَفَّظُ مِنْ غَيْرِهٖ ثُمَّ يَصُوْمُ لِرُؤْيَةِ رَمَضَانَ فَاِنْ غُمَّ عَلَيْهِ عَدَّ ثَلَاثِيْنَ يَوْمًا ثُمَّ صَامَ۔ (رواه ابوداؤد) (ابوداؤد حديث رقم ٢٣٢٥ واحمد فی المسند ٦/ ١٤٩)

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ شعبان کے مہینہ کے دن اس اہتمام سے شمار کرتے کہ شعبان کے علاوہ کسی اور ماہ کا اہتمام نہ کرتے پھر رمضان کا چاند دیکھ کر روزہ رکھتے پس اگر ان پر ابر کیا جاتا تو تیس دن پورے کرتے اور پھر روزہ رکھتے۔ (ابوداؤد)

**حکم الحدیث:** اس کی سند صحیح ہے۔

١٩٨١ - (١٣) وَعَنْ اَبِي الْبَخْتَرِيِّ قَالَ خَرَجْنَا لِلْعُمْرَةِ فَلَمَّا نَزَلْنَا بِبَطْنِ نَخْلَةَ تَرَآءَيْنَا الْهِلَالَ فَقَالَ

ابو بختری سے روایت ہے' کہ ہم عمرہ کرنے کے لئے نکلے اور جب ہم بطن نخلہ ❶ میں اترے تو ہم چاند دیکھنے کے لئے جمع

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



بَعْضُ الْقَوْمِ هُوَابْنُ ثَلَاثٍ وَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ هُوَ ابْنُ لَيْلَتَيْنِ فَلَقِينَا ابْنَ عَبَّاسٍ فَقُلْنَا إِنَّا رَأَيْنَا الْهِلَالَ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ هُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ هُوَابْنُ لَيْلَتَيْنِ فَقَالَ أَيَّ لَيْلَةٍ رَأَيْتُمُوْهُ قُلْنَا لَيْلَةَ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَدَّهٗ لِلرُّؤْيَةِ فَهُوَ لِلَيْلَةٍ رَأَيْتُمُوْهُ وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ قَالَ أَهْلَلْنَا رَمَضَانَ وَنَحْنُ بِذَاتِ عِرْقٍ فَأَرْسَلْنَا رَجُلًا إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَسْأَلُهٗ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((إِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى قَدْ أَمَدَّهٗ لِرُؤْيَتِهٖ فَإِنْ أُغْمِيَ عَلَيْكُمْ فَأَكْمِلُوا الْعِدَّةَ))۔ (رواه مسلم) (مسلم حديث رقم ٣٠-١٠٨٨)

ہوئے' کچھ لوگوں نے کہا کہ وہ تیسری شب کا ہے' اور کچھ لوگوں نے کہا کہ وہ دوسری شب کا ہے' پھر ہم نے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے ملاقات کی تو ہم نے کہا تحقیق ہم نے چاند دیکھا تو بعض نے کہا یہ تیسری شب کا ہے اور بعض نے کہا دوسری شب کا ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا' تم نے اس کو کس رات دیکھا؟ ہم نے کہا فلاں فلاں رات میں دیکھا ہے' انہوں نے کہا کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کی مدت ٹھہرائی چاند دیکھنے کے وقت اور وہ اس ❷ رات کا ہے کہ جس رات میں تم نے اس کو دیکھا'' اور ایک روایت میں ابوالبختری سے ہے کہ ہم نے رمضان کا چاند دیکھا اور ہم ذات عرق میں تھے تو ہم نے ایک شخص کو ابن عباس رضی اللہ عنہ کی طرف بھیجا کہ ان سے پوچھے تو انہوں نے کہا' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا: ''تحقیق اللہ تعالیٰ ❸ نے شعبان کی مدت دراز کی رمضان کا چاند دیکھنے تک اور اگر تم پر بادل کیا جائے تو گنتی پوری کرو۔'' (مسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ بطن نخلہ ایک مقام کا نام ہے۔ ❷ پس وہ اس رات کا الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ چاند کے چھوٹے بڑے ہونے کا اعتبار نہیں ہے جب رؤیت ہو اس شب کا ہے خواہ وہ رات انتیسویں ہو یا تیسویں۔

❸ معلوم ہوا کہ رؤیت ہلال کی عام نہیں ہوتی یعنی جس شہر والے دیکھیں وہی روزہ رکھیں یا افطار کریں اور دوسروں کو ان کی رؤیت پر اعتماد ضروری نہیں ہے اور بعض علماء نے کہا اگر مطلع ایک ہو تو دوسروں کو بھی اعتبار ضروری ہے اور یہی صحیح ہے اور بعض علماء نے کہا ایک اقلیم تک اگر اتفاق ہے تو اعتبار ہے ورنہ نہیں اور بعض علماء کا قول ہے کہ رؤیت ایک جگہ کی تمام روئے زمین والوں کو کافی ہے۔ یہ صحیح نہیں۔

# بَابٌ

## باب ❶

## اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ (پہلی فصل)

١٩٨٢ - (١) عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((تَسَحَّرُوْا فَإِنَّ فِي السَّحُوْرِ بَرَكَةً۔)) (متفق عليه) (البخاري حديث رقم ١٩٢٣' مسلم حديث رقم

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سحری کھاؤ اس لئے کہ تحقیق سحری کھانے میں برکت ہے۔'' ❷ (بخاری ومسلم)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



٤٥/ ١٠٩٥، الترمذی حدیث رقم ٧٠٨، النسائی حدیث رقم ٢١٥٥، ابن ماجه حدیث رقم ١٦٩٢، الدارمی حدیث رقم ١٦٩٦ واحمد فی المسند ٣/ ٩٩)

**فوائد الحدیث:** ❶ یہ باب روزوں کے متفرق مسائل کے بیان میں ہے۔ ❷ برکت ہے الخ یعنی ثواب اور قوت صوم۔

١٩٨٣- (٢) عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((فَصْلُ مَا بَيْنَ صِيَامِنَا وَصِيَامِ اَهْلِ الْكِتٰبِ اُكْلَةُ السَّحَرِ۔)) (مسلم) (مسلم حدیث رقم (٤٦- ١٠٩٦) والترمذی حدیث رقم ٧٠٨ والنسائی حدیث رقم ٢١٦٦ والدارمی حدیث رقم ١٦٩٧)

سیدنا عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہمارے روزوں اور اہل کتاب ❶ کے روزوں کے درمیان فرق سحری کھانے سے ہے۔'' (مسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ اہل کتاب یعنی یہود اور نصاریٰ کے نزدیک روزہ میں سحری کھانا درست نہیں جبکہ اسلام میں درست اور باعث برکت ہے۔

١٩٨٤- (٣) عَنْ سَهْلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((لَا يَزَالُ النَّاسُ بِخَيْرٍ مَا عَجَّلُوا الْفِطْرَ۔)) (متفق علیه) (البخاری حدیث رقم ......... ومسلم حدیث رقم ٤٨-١٠٩٨ والترمذی حدیث رقم ٦٩٩ وابن ماجه حدیث رقم ١٦٠٩٧ والدارمی حدیث رقم ١٦٩٩ والمؤطا حدیث رقم ٦ من کتاب الصیام واحمد فی المسند ٥/ ٣٣٩)

سیدنا سہل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہمیشہ لوگ بھلائی کے ساتھ ہوں گے جب تک کہ افطار میں ❶ جلدی کریں گے۔'' (بخاری ومسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ افطار میں جلدی کریں گے الخ سورج غروب ہونے کے فوراً بعد اول وقت میں روزہ کھولنا مستحب ہے جو کہ خیر کا سبب ہے اس لیے کہ یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے اور دیر کرنا جیسے نادان لوگ شیعہ کی صحبت کے اثر سے کرتے ہیں وہ مکروہ ہے۔

١٩٨٥- (٤) وَعَنْ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اِذَا اَقْبَلَ اللَّيْلُ مِنْ هٰهُنَا وَاَدْبَرَ النَّهَارُ مِنْ هٰهُنَا وَغَرَبَتِ الشَّمْسُ فَقَدْ اَفْطَرَ الصَّآئِمُ۔)) (متفق علیه) (البخاری حدیث رقم ١٩٥٤، مسلم حدیث رقم ٥١-١١٠٠، وابوداؤد حدیث رقم ٢٣٥١، الترمذی حدیث رقم ٦٩٨ والدارمی حدیث رقم ١٧٠٠)

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس وقت کہ اس جگہ سے رات آئے اور دن جائے اس جگہ سے اور آفتاب غروب ہو جائے تو تحقیق ❶ روزہ دار نے افطار کیا۔'' (بخاری ومسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ تحقیق افطار کیا الخ یعنی حکماً یہ افطار کرنے والا ہو چکا اگرچہ کھائے پیئے نہیں یا معنی یہ کہ روزہ دار روزہ کھول دے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



۱۹۸۶- (۵) وَعَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْوِصَالِ فِی الصَّوْمِ فَقَالَ لَهٗ رَجُلٌ اِنَّكَ تُوَاصِلُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((وَاَيُّكُمْ مِّثْلِی اِنِّیْ اَبِيْتُ يُطْعِمُنِیْ رَبِّیْ وَيَسْقِيْنِیْ.)) (متفق عليه)

(البخاری حديث رقم ۱۹٦۰ ومسلم حديث رقم (۵۷-۱۱۰۳) وابوداوٗد حديث رقم ۲۳٦۱ والدارمی حديث رقم ۱۷۰۳ والمؤطا حديث رقم ۳۹ من كتاب الصيام واحمد فی المسند ٦/ ۲۵۸)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ منع ❶ کیا رسول اللہ ﷺ نے متواتر روزہ رکھنے سے' پس ایک شخص نے آپ سے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! آپ تو متواتر روزہ رکھتے ہیں اے اللہ کے رسول! آپ نے فرمایا: ''تم میں سے میری مانند کون ❷ ہے؟ تحقیق میں رات گزارتا ہوں کہ مجھ کو رب میرا کھلاتا اور پلاتا ہے۔'' (بخاری ومسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ رسول اللہ ﷺ نے وصال کے روزے رکھنے سے منع کیا اور وہ روزہ پر روزہ رکھنا ہے بغیر اس کے کہ درمیان میں کچھ کھائے یا پئے۔ خطابی وغیرہ نے کہا کہ وصال کا روزہ نبی ﷺ کے خصائص میں سے ہے اور امت پر حرام ہے اور بعض علماء نے کہا کہ امت پر نہی بہ سبب رحمت اور شفقت کے ہے۔ نووی مختصراً۔ ❷ تم میں کون ہے میری مانند' یح ہے چہ نسبت خاک را باعالم پاک۔

## اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ (دوسری فصل)

۱۹۸۷- (٦) عَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((مَنْ لَّمْ يُجْمِعِ الصِّيَامَ قَبْلَ الْفَجْرِ فَلَا صِيَامَ لَهٗ)). (رَوَاهُ التِّرْمَذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ وَالدَّارِمِیُّ) وَقَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ وَقَفَهٗ عَلٰی حَفْصَةَ مَعْمَرٌ وَّ الزُّبَيْدِیُّ وَابْنُ عُيَيْنَةَ وَ يُوْنُسُ الْاَيْلِیُّ كُلُّهُمْ عَنِ الزُّهْرِیْ. (ابوداوٗد حديث رقم ۲٤۵٤ والترمذی حديث رقم ۷۳۰ والنسائی حديث رقم ۲۳۳۳ والدارمی حديث رقم ۱٦۹۸ والمؤطا حديث رقم ۵ من كتاب الصيام واحمد فی المسند ٦/ ۲۸۷)

ام المؤمنین سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص کہ فجر سے پہلے روزہ کی نیت نہ کرے تو ❶ اس کا روزہ نہیں۔'' (ترمذی' ابوداوٗد' نسائی' دارمی) اور ابوداوٗد نے کہا کہ معمر' زبیدی' ابن عیینہ اور یونس ایلی سب نے امام زہری سے نقل کیا ہے کہ یہ حدیث موقوف ہے یعنی ام المؤمنین سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کا قول ہے۔

**حکم الحدیث:** اس کی سند صحیح ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ تو اس کا روزہ نہیں الخ اہل حدیث اور شافعیہ اور حنابلہ اسی حدیث کے موافق روزہ کی نیت رات سے ضروری جانتے ہیں لیکن نفل روزہ میں رات سے نیت ضروری نہیں اس کی دلیل سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث ہے کہ نبی ﷺ میرے پاس آئے اور فرمایا تمہارے پاس کچھ کھانے کو ہے میں نے عرض کیا' نہیں آپ نے فرمایا تو میں روزہ سے ہوں اور آپ اپنے روزہ پر قائم رہتے' الحدیث۔

۱۹۸۸- (۷) وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((اِذَا سَمِعَ النِّدَآءَ اَحَدُكُمْ

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس وقت تم میں سے کوئی شخص اذان سنے ❶ اور اس کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



وَالْإِنَاءُ فِيْ يَدِهٖ فَلَا يَضَعُهُ حَتّٰى يَقْضِيَ حَاجَتَهُ مِنْهُ.)) (رواه ابوداؤد) (ابوداؤد حديث رقم ٢٣٥٠ واحمد فى المسند ٢/ ٥١٠)

ہاتھ میں برتن ہوتو وہ برتن کو رکھ نہ دے یہاں تک کہ اس سے اپنی حاجت پوری کرے۔'' (ابوداؤد)

**حکم الحدیث:** اس کی سند صحیح ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ اذان سنے الخ یعنی صبح کی تو اپنی حاجت پوری کرے یہ اس وقت ہے جب یقینی بات ہو کہ صبح نہیں ہوئی یا صبح نہ ہونے کا گمان غالب ہو تو ایسی صورت میں فقط اذان سننے سے کھانا پینا موقوف نہ کرے اور اگر صبح ہونے کا یقین ہو گیا ہو تو پھر کھانا پینا چھوڑ دے۔

١٩٨٩ - (٨) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اَحَبُّ عِبَادِيْ اِلَيَّ اَعْجَلُهُمْ فِطْرًا)). (رواه الترمذى) (الترمذى حديث رقم ٧٠٠ واحمد فى المسند ٢/ ٣٢٩)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے فرمایا' میرے بندوں میں سے مجھے وہ شخص بہت پیارا ہے جو افطار میں جلدی کرے۔'' (ترمذی)

**حکم الحدیث:** اس کی سند ضعیف ہے۔

١٩٩٠ - (٩) وَعَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((اِذَا اَفْطَرَ اَحَدُكُمْ فَلْيُفْطِرْ عَلٰى تَمْرٍ فَاِنَّهُ بَرَكَةٌ فَاِنْ لَّمْ يَجِدْ فَلْيُفْطِرْ عَلٰى مَآءٍ فَاِنَّهُ طَهُوْرٌ)). (رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ وَلَمْ يَذْكُرْ فَاِنَّهُ بَرَكَةٌ غَيْرُ التِّرْمَذِيِّ) (ابوداؤد حديث رقم ٢٣٥٥' الترمذى حديث رقم ٦٥٨' ابن ماجه حديث رقم ١٦٩٩' الدارمى حديث رقم ١٧٠١ واحمد فى المسند ٤/ ١٧)

سیدنا سلمان بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی شخص افطار کرے تو چاہئے کہ وہ کھجور سے افطار کرے ❶ کیونکہ کھجور برکت کا سبب ہے تو اگر کھجور نہ پائے تو پھر پانی پر افطار کرے کیونکہ وہ پاک کرنے والا ہے۔'' (احمد' ترمذی' ابوداؤد' ابن ماجہ' دارمی) اور کسی نے ''فانه بركة'' کے الفاظ ذکر نہیں کیے۔

**حکم الحدیث:** اس کی سند صحیح ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ کھجور پر اس سے معلوم ہوا کہ کھجور پر روزہ افطار کرنا مستحب ہے۔

١٩٩١ - (١٠) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُفْطِرُ قَبْلَ اَنْ يُّصَلِّيَ عَلٰى رُطَبَاتٍ فَاِنْ لَّمْ تَكُنْ رُطَبَاتٍ فَتُمَيْرَاتٌ فَاِنْ لَّمْ تَكُنْ تُمَيْرَاتٌ

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز مغرب سے پہلے چند تازہ کھجوروں سے افطار کرتے تھے اور اگر تازہ کھجوریں نہ ہوتیں تو خشک کھجوروں سے افطار کرتے پھر اگر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



حَسَاحَسَوَاتٍ مِنْ مَّآءٍ۔ (رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ) وَقَالَ التِّرْمَذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ) (ابو داؤد حديث رقم ٢٣٥٦ والترمزي حديث رقم ٦٩٦ واحمد في المسند ٣/ ١٦٤)

خشک کھجوریں بھی نہ ہوتیں تو چند چلو پانی کے پیتے' (ترمذی و ابوداؤد) اور ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن غریب ہے۔

**حكم الحديث**: اس کی سند جید ہے۔

١٩٩٢ - (١١) وَعَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَنْ فَطَّرَ صَائِمًا اَوْجَهَّزَ غَازِيًا فَلَهٗ مِثْلُ اَجْرِهٖ))۔ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ وَمُحْيِ السُّنَّةِ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ وَقَالَ صَحِيْحٌ) (احمد في المسند ٤/ ١١٤)

سیدنا زید بن خالد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص کہ روزہ دار کو افطار کرائے یا کسی غازی کا سامان درست کر دے تو اس کو بھی اس کی طرح ہی ثواب ہے۔'' (بیہقی فی شعب الایمان) اور محی السنۃ نے شرح السنۃ میں اور کہ یہ صحیح ہے۔

**حكم الحديث**: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

١٩٩٣ - (١٢) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ اِذَا اَفْطَرَ قَالَ ((ذَهَبَ الظَّمَأُ وَابْتَلَّتِ الْعُرُوْقُ وَثَبَتَ الْاَجْرُ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ))۔ (رواه ابو داؤد) (ابو داؤد حديث رقم ٢٣٥٧)

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب افطار کرتے (کر لیتے) تو فرماتے: ''گئی پیاس اور رگیں تر ہوئیں اور ثواب ثابت ہوا اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا۔'' (ابوداؤد)

**حكم الحديث**: اس کی سند حسن ہے۔

١٩٩٤ - (١٣) وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ زُهْرَةَ قَالَ اِنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ اِذَا اَفْطَرَ قَالَ ((اَللّٰهُمَّ لَكَ صُمْتُ وَعَلٰى رِزْقِكَ اَفْطَرْتُ))۔ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ مُرْسَلًا) (ابو داؤد حديث رقم ٢٣٥٨)

سیدنا معاذ بن زہرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب افطار کرتے تو فرماتے: ''یاالٰہی! میں نے تیرے ہی لئے روزہ رکھا اور تیرے ہی رزق پر افطار کیا۔'' (ابوداؤد) نے اس کو مرسل روایت کیا ہے۔

**حكم الحديث**: یہ حدیث مرسل ہے۔

## اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ (تیسری فصل)

١٩٩٥ - (١٤) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَا يَزَالُ الدِّيْنُ ظَاهِرًا مَّا عَجَّلَ النَّاسُ الْفِطْرَ لِاَنَّ الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى يُؤَخِّرُوْنَ))۔ (رواه ابو داؤد و ابن ماجة) (ابو داؤد حديث رقم ٢٣٥٣ وابن ماجه حديث رقم ١٦٩٨)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''دین ہمیشہ غالب رہے گا جب تک کہ لوگ افطار کرنے میں جلدی کریں گے کیوں کہ یہود اور نصاریٰ ❶ افطار میں دیر کرتے ہیں۔'' (ابوداؤد، ابن ماجہ)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



واحمد فی المسند ۲/ ۴۵۰)

**حکم الحدیث**: اس کی سند صحیح ہے۔

**فوائد الحدیث**: ❶ افطار میں دیر کرتے ہیں الخ اور روافض بھی یہود کی پیروی کر کے افطار میں دیر کرتے ہیں اور بعض بدعتی بھی روافض کی پیروی کر کے افطار میں دیر کرتے ہیں اہل سنت سنت کی پیروی کرتے ہیں سحری میں دیر کرتے ہیں اور افطار میں جلدی۔

۱۹۹۶- (۱۵) وَعَنْ اَبِیْ عَطِیَّةَ قَالَ دَخَلْتُ اَنَا وَمَسْرُوْقٌ عَلٰی عَآئِشَةَ فَقُلْنَا یَا اُمَّ الْمُؤْمِنِیْنَ رَجُلَانِ مِنْ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ ﷺ اَحَدُهُمَا یُعَجِّلُ الْاِفْطَارَ وَیُعَجِّلُ الصَّلٰوةَ وَالْاٰخَرُ یُؤَخِّرُ الْاِفْطَارَ وَ یُؤَخِّرُ الصَّلٰوةَ قَالَتْ اَیُّهُمَا یُعَجِّلُ الْاِفْطَارَ وَیُعَجِّلُ الصَّلٰوةَ قُلْنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَتْ هٰكَذَا صَنَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَالْاٰخَرُ اَبُوْمُوْسٰی۔ (مسلم) (مسلم حدیث رقم (۴۹۔ ۱۰۹۹) وابوداؤد حدیث رقم ۲۳۵۴ والترمذی حدیث رقم ۷۰۲ والنسائی حدیث رقم ۲۱۶۱ واحمد فی المسند ۶/ ۴۸)

ابوعطیہ رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ میں اور مسروق رحمہ اللہ ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے، ہم نے کہا، اے مومنوں کی ماں! محمد ﷺ کے اصحاب میں دو مرد ہیں، ایک ان میں روزہ جلدی افطار کرتا ہے اور جلدی نماز پڑھتا ہے اور دوسرا دیر کر کے افطار کرتا ہے اور دیر کر کے نماز پڑھتا ہے، سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا ان میں سے کون جلد افطار کرتا ہے اور جلد نماز پڑھتا ہے؟ ہم نے کہا، عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ، تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا، اسی ❶ طرح رسول اللہ ﷺ نے کیا اور دوسرے ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ ہیں۔ (مسلم)

**فوائد الحدیث**: ❶ اسی طرح رسول اللہ ﷺ نے کیا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اول وقت افطار کرنا اور اول وقت ہی نماز پڑھنا مسنون ہے اور یہی طریق نبوی ہے اور اسی کی ہر متبع سنت کو اتباع لازم ہے۔ (اس حدیث میں دعا کے جو الفاظ ذھب اور وابتلت یہ ماضی کے صیغے ہیں، ان سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ یہ دعا افطار کے بعد کی ہے نہ کہ افطار کرنے سے پہلے اور رہی یہ بات کہ جو دعا عام طور پر مروج ہے جو کہ اس کے بعد والی حدیث میں مذکور ہے وہ مرسل ہے اس کے متعلق یہ بات ذہن میں رکھیں کہ اس کے مقابلہ میں کوئی صریح افطار کرنے کے لیے نہیں ہے تو اس لیے اگر اس پر عمل کیا جائے تو ان شاءاللہ اس میں نبی ﷺ کی مخالفت نہیں ہوگی اور ویسے بھی اگر یہ دعا پڑھیں گے تو اس کے بعد بسم اللہ تو لازم ہے کیونکہ نبی ﷺ کا واضح فرمان ہے کہ کھانے پینے سے پہلے بسم اللہ لازم ہے لہٰذا ذھب الظمأ کو افطار کے پہلے مخصوص کرنا میرے خیال میں اس کے الفاظ کو مدنظر رکھتے ہوئے درست نہیں۔ واللہ اعلم بالصواب، ع۔خ)

۱۹۹۷- (۱۶) وَعَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِیَةَ قَالَ دَعَانِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِلَی السُّحُوْرِ فِیْ رَمَضَانَ فَقَالَ ((هَلُمَّ اِلَی الْغَدَآءِ الْمُبَارَكِ))۔ (رواه ابو داؤد والنسائی) (ابوداؤد حدیث رقم ۲۳۴۴ والنسائی ۴/ ۱۴۵ حدیث رقم ۲۱۶۳)

سیدنا عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے رمضان میں سحری کی طرف بلایا، پس کہا: ''با برکت کھانے کی طرف آ۔'' (ابوداؤد ونسائی)

**حکم الحدیث**: یہ حدیث صحیح ہے۔

۱۹۹۸- (۱۷) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نِعْمَ سُحُوْرُ الْمُؤْمِنِ التَّمْرُ۔ (رواہ ابوداوٗد) (ابوداوٗد حدیث رقم ۲۳۴۵)

''مومن کا سحر کا بہترین کھانا کھجور ہے۔'' (ابوداود)

# بَابُ تَنْزِیْهِ الصَّوْمِ

## باب ❶ روزہ کے پاک کرنے کے بیان میں

### اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ (پہلی فصل)

۱۹۹۹ - (۱) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ ((مَنْ لَّمْ یَدَعْ قَوْلَ الزُّوْرِ وَالْعَمَلَ بِهٖ فَلَیْسَ لِلّٰہِ حَاجَةٌ فِیْ اَنْ یَّدَعَ طَعَامَهٗ وَشَرَابَهٗ))۔ (رواہ البخاری) (البخاری حدیث رقم ۱۹۰۳ وابن ماجه حدیث رقم ۱۶۸۹ واحمد فی المسند ۲/ ۴۵۲)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص جھوٹ بولنا اور اس پر عمل کرنا نہ چھوڑے تو اللہ تعالیٰ ❷ کو اس میں کچھ حاجت نہیں کہ اس شخص نے اپنا کھانا اور اپنا پینا چھوڑا ہے۔'' (بخاری)

**فوائد الحدیث:** ❶ اس باب میں اس کا بیان ہے کہ روزہ کس چیز سے جاتا رہتا ہے اور کس چیز سے باطل ہوتا ہے اور کس چیز سے اس کا ثواب کم ہوتا ہے اس لیے ضروری ہے کہ ان سے پرہیز کرے۔ ❷ تو اللہ تعالیٰ کو کچھ حاجت نہیں الخ یعنی روزہ رکھنے سے یہ غرض ہے کہ آدمی کا ظاہر اور باطن پاک ہو اور جب واہی تباہی قول و فعل کرتا رہا تو کھانا پینا چھوڑ دینے سے وہ غرض حاصل نہ ہوئی اگرچہ فرض گردن سے ادا ہوا لیکن بے لطف۔

۲۰۰۰ - (۲) وَعَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ یُقَبِّلُ وَیُبَاشِرُ وَهُوَ صَائِمٌ وَکَانَ اَمْلَکَکُمْ لِاِرْبِهٖ۔ (متفق علیه) (البخاری حدیث رقم ۱۹۲۷ و مسلم حدیث رقم ۶۵-۱۱۸۶ وابوداوٗد حدیث رقم ۲۳۸۲ وابن ماجه حدیث رقم ۱۶۸۷ واحمد فی المسند ۶/ ۴۲)

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ (اپنی ازواج مطہرات کا) بوسہ ❶ لیتے اور بدن سے بدن لگاتے تھے حالانکہ آپ روزہ دار ہوتے اور آپ اپنی شہوت کو قابو رکھنے میں تم لوگوں سے بہت زیادہ قادر تھے۔ (بخاری و مسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ بوسہ لیتے الخ اپنی بیویوں سے یہ معاملہ کرتے اس حدیث کی رو سے بوسہ لینا اور بدن سے بدن لگانا اپنی عورت سے روزہ دار کے لئے جائز ہے اگر جماع کرنے کا یا انزال ہونے کا خوف نہ ہو۔

۲۰۰۱ - (۳) وَعَنْهَا قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ یُدْرِکُهُ الْفَجْرُ فِیْ رَمَضَانَ وَهُوَ جُنُبٌ مِّنْ غَیْرِ حُلْمٍ فَیَغْتَسِلُ وَیَصُوْمُ۔ (متفق علیه) (البخاری حدیث رقم ۱۹۳۰ ومسلم حدیث رقم (۷۶۔ ۱۱۰۹) وابوداوٗد

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ کو رمضان میں کبھی جنابت کی حالت میں صبح ہو جاتی، آپ احتلام ❶ کے بغیر ہوتے تھے تو آپ ❷ غسل فرماتے اور روزہ رکھتے۔ (بخاری و مسلم)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



حدیث رقم ۲۳۸۸ والترمذی حدیث رقم ۷۷۹ وابن ماجه حدیث رقم ۱۷۰٤ والدارمی حدیث رقم ۱۷۲۵ واحمد فی المسند ٦/ ۳۰۸)

**فوائد الحدیث:** ❶ احتلام کے بغیر الخ یعنی بسبب جماع کے جنابت اختیاری ہوتی ہے جب اس میں روزہ درست ہوا تو احتلام کے سبب سے جو نہانے کی حاجت ہوگی اس میں بطریق اولیٰ درست ہوگا بلکہ اگر روزے کی حالت میں بھی احتلام ہو تو مضر نہیں۔
❷ پس نہاتے الخ اس سے معلوم ہوا کہ جب جنبی ہو جائے اور صبح کے بعد نہائے تو اس کا روزہ صحیح ہے خواہ فرض ہو خواہ نفل' اس پر قضاء ہے نہ کوئی اور بلاء۔

۲۰۰۲ - (٤) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ اِحْتَجَمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ وَاحْتَجَمَ وَهُوَ صَائِمٌ۔ (متفق علیه) (البخاری حدیث رقم ۱۹۳۸ وابو داؤد حدیث رقم ۲۳۷۳ والترمذی حدیث رقم ۷۷۵ وابن ماجه حدیث رقم ۱٦۸۲)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام کی ❶ حالت میں سینگی لگوائی اور روزہ ❷ کی حالت میں سینگی لگوائی۔ (بخاری' مسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ علماء نے حالت احرام میں پچھنے لگانے کے جواز پر اجماع کیا ہے' خواہ سر میں لگائے جب ضرورت ہو اگر چہ بال ٹوٹ جائیں اور بال ٹوٹنے میں فدیہ ہے اور اگر بال نہ ٹوٹیں تو کچھ فدیہ نہیں غرض بغیر ضرورت کے حرام ہے اگر بال ٹوٹنے کا خیال ہے اور اگر بالوں کی جگہ نہیں تو بغیر ضرورت کے بھی جائز ہے یہی مذہب شافعیہ اور جمہور کا ہے۔ نووی ❷ جمہور علماء نے روزہ کی حالت میں اس حدیث سے دلیل لی ہے اور جن احادیث میں روزہ ٹوٹنے کا ذکر ہے تو جمہور ان کی تاویل کرتے ہیں اس طرح پر کہ روزے میں پچھنے لگانے گویا روزہ توڑنے کے لئے اپنے آپ کو مستعد کرنا ہے۔

۲۰۰۳ - (٥) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((مَنْ نَسِيَ وَ هُوَ صَآئِمٌ فَأَكَلَ أَوْ شَرِبَ فَلْيُتِمَّ صَوْمَهُ فَإِنَّمَا أَطْعَمَهُ اللّٰهُ وَ سَقَاهُ))۔ (متفق علیه) (البخاری حدیث رقم ۲۳۹۸ والترمذی حدیث رقم ۷۲۱ والدارمی حدیث رقم ۱۷۲٦ واحمد فی المسند ۲/ ۳۹۵)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو شخص بھول جائے اور وہ روزہ دار ہو' اس نے کھا لیا یا پی لیا' تو اسے چاہیئے کہ وہ اپنا روزہ پورا کرے' سوائے اس کے نہیں کہ اس کو اللہ تعالیٰ نے کھلایا اور پلایا۔" ❶ (بخاری و مسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ اس کو اللہ تعالیٰ نے کھلایا یعنی اللہ تعالیٰ نے اس کی دعوت کی' روزہ بھی رہا اور پیٹ بھی بھرا سبحان اللہ' اللہ کریم ہے بھول چوک کو نہیں پکڑتا۔

۲۰۰٤ - (٦) وَ عَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ جُلُوْسٌ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ إِذْ جَآءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلَكْتُ قَالَ ((مَالَكَ)) قَالَ وَقَعْتُ عَلَى امْرَأَتِي وَأَنَا

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے اچانک ایک شخص آپ کے پاس آیا' اس نے کہا اے اللہ کے رسول! میں ہلاک ہوا' آپ فرمایا: تجھے کیا ہوا؟

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



صَآئِمٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((هَلْ تَجِدُ رَقَبَةً تُعْتِقُهَا)) قَالَ لَا قَالَ ((فَهَلْ تَسْتَطِيْعُ اَنْ تَصُوْمَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ)) قَالَ لَا قَالَ ((هَلْ تَجِدُ اِطْعَامَ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا)) قَالَ لَا قَالَ ((اجْلِسْ)) وَمَكَثَ النَّبِيُّ ﷺ فَبَيْنَا نَحْنُ عَلٰى ذٰلِكَ اُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِعَرَقٍ فِيْهِ تَمْرٌ وَّالْعَرَقُ الْمِكْتَلُ الضَّخْمُ قَالَ ((اَيْنَ السَّآئِلُ)) قَالَ اَنَا قَالَ ((خُذْ هٰذَا فَتَصَدَّقْ بِهٖ)) فَقَالَ الرَّجُلُ اَعَلٰى اَفْقَرَ مِنِّيْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ فَوَاللّٰهِ مَا بَيْنَ لَا بَتَيْهَا يُرِيْدُ الْحَرَّتَيْنِ اَهْلُ بَيْتٍ اَفْقَرَ مِنْ اَهْلِ بَيْتِيْ فَضَحِكَ النَّبِيُّ ﷺ حَتّٰى بَدَتْ اَنْيَابُهٗ ثُمَّ قَالَ ((اَطْعِمْهُ اَهْلَكَ))۔ (متفق عليه) (البخاری حديث رقم ١٩٣٦ ومسلم حديث رقم (٨١۔ ١١١١) وابوداؤد حديث رقم ٢٣٩٠ والترمذی حديث رقم ٧٢٤ وابن ماجه حديث رقم ١٦٧١ والدارمی حديث رقم ١٧١٦ والمؤطا حديث رقم ٢٨ من كتاب الصيام واحمد فی المسند ٢/ ٢٤١)

اس نے کہا میں نے اپنی عورت سے جماع کر لیا جبکہ میں روزہ سے تھا' تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تیرے پاس غلام ہے کہ تو اس کو آزاد کرے؟'' اس نے کہا نہیں' آپ نے فرمایا: کیا تو طاقت رکھتا ہے کہ دو ماہ کے متواتر روزے رکھے؟ اس نے کہا' نہیں۔ آپ نے فرمایا: کیا تو ساٹھ مسکینوں کو کھلانے طاقت رکھتا ہے؟ اس نے کہا' نہیں۔ آپ نے فرمایا: بیٹھ جا اور ٹھہرے رہے نبی ﷺ پس ہم اسی طرح بیٹھے تھے کہ نبی ﷺ کے پاس ایک ''عرق'' آیا اس میں کھجوریں تھیں اور ''عرق'' کہتے ہیں بڑے ٹوکرے کو' آپ نے فرمایا: ''پوچھنے والا کہاں ہے؟'' اس نے کہا' میں حاضر ہوں' آپ نے فرمایا: ''یہ کھجوریں لے اور ان کو اللہ کے لیے (تقسیم کر) پھر اس شخص نے کہا' اے اللہ کے رسول! کیا میں ایسے کو اللہ کے لیے دوں کہ وہ مجھ سے زیادہ محتاج ہو' اللہ کی قسم نہیں مدینہ کے دونوں اطراف کے درمیان کوئی گھر والے میرے گھر والوں سے زیادہ محتاج نہیں ہیں اور مراد دونوں طرفوں سے دو پہاڑیاں' تو ❶ نبی ﷺ ہنسے یہاں تک کہ آپ کی کچلیاں ظاہر ہوئیں' پھر آپ نے فرمایا: ''اسے اپنے اہل کو کھلا۔'' (بخاری و مسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ تو نبی ﷺ ہنسے الخ اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ رمضان کا روزہ قصداً توڑنے سے ظہار کا سا کفارہ لازم آتا ہے جبکہ بعض علماء نے کہا کفارہ واجب نہیں ہوتا مگر جماع میں' سبحان اللہ اس شخص کی بھی کیا قسمت تھی کہ روزہ کا کفارہ بھی ساقط ہوا اور ایک ٹوکرا کھجور کا بھی مفت ہاتھ آیا علماء نے کہا ہے کہ یہ اس شخص سے خاص تھا اس کے بعد کسی کے لئے جائز نہیں۔

## اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ (دوسری فصل)

٢٠٠٥ - (٧) عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُقَبِّلُهَا وَهُوَ صَآئِمٌ وَيَمَصُّ لِسَانَهَا (رواه ابو داؤد) (ابوداؤد حديث رقم ٢٣٨٦ واحمد فی المسند ٦/ ١٢٣)

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ بوسہ لیتے تھے ان (عائشہ رضی اللہ عنہا) کا اور آپ روزہ دار ہوتے اور آپ ان کی زبان چوستے۔ ❶ (ابوداؤد)

**حکم الحدیث:** اس کی سند ضعیف ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ ملا علی قاری رحمہ اللہ نے مرقاۃ میں کہا یہ حدیث ضعیف ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



٢٠٠٦- (٨) وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ النَّبِیَّ ﷺ عَنِ الْمُبَاشَرَةِ لِلصَّائِمِ فَرَخَّصَ لَهٗ وَاَتَاهُ اٰخَرُ فَسَاَلَهٗ فَنَهَاهُ وَاِذَا الَّذِىْ رَخَّصَ لَهٗ شَيْخٌ وَاِذَا الَّذِىْ نَهَاهُ شَابٌّ (رواه ابوداؤد) (ابوداؤد حدیث رقم ٢٣٨٧)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے پوچھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روزہ کی حالت میں مباشرت کے بارہ میں پوچھا تو آپ نے اس کو اجازت دی۔ ایک اور شخص آیا' اس نے آپ سے پوچھا تو آپ نے اس کو منع کیا' وہ شخص کہ جس کو اجازت دی وہ بوڑھا ❶ تھا اور وہ شخص کہ جس کو منع کیا وہ جوان ❷ تھا۔ (ابوداؤد)

**حکم الحدیث:** اس کی سند ضعیف ہے۔ لیکن شواہد کے ساتھ یہ حدیث صحیح ہوتی ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ وہ بوڑھا تھا الخ بوڑھا امن میں ہوتا ہے اس کے جماع کرنے کا خوف نہیں ہوتا اس لئے اس کو اجازت دی۔ ❷ وہ جوان تھا اس لئے اس کو منع فرمایا کہ جوان میں اندیشہ ہے کہ کہیں جماع نہ کر بیٹھے اور یہ نہی محمول ہے تنزیہہ پر یا تحریم پر' اس میں خلاف ہے

٢٠٠٧- (٩) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَنْ ذَرَعَهُ الْقَىْءُ وَهُوَ صَائِمٌ فَلَيْسَ عَلَيْهِ قَضَآءٌ وَمَنِ اسْتَقَآءَ عَمَدًا فَلْيَقْضِ))۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِىُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِىُّ) وَقَالَ التِّرْمِذِىُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عِيْسَى بْنِ يُوْنُسَ وَقَالَ مُحَمَّدٌ يَعْنِى الْبُخَارِىَ لَا اَرَاهُ مَحْفُوْظًا۔ (ابوداؤد حدیث رقم ٢٣٨٠ والترمذی حدیث رقم ٧٢٠ وابن ماجه حدیث رقم ١٦٧٦ والدارمی حدیث رقم ١٧٢٩ واحمد فی المسند ٢/ ٤٩٨)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس شخص کو قے غلبہ کرے اور وہ روزہ سے ہو تو اس پر قضاء ❶ نہیں اور جو شخص قصداً قے کرے تو اسے چاہئے کہ وہ قضا کرے۔'' (ترمذی' ابوداؤد' ابن ماجہ' دارمی) اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہے ہم اس کو نہیں جانتے مگر عیسی بن یونس کی حدیث سے اور محمد یعنی بخاری نے کہا' میں اس حدیث کو محفوظ گمان نہیں کرتا۔

**حکم الحدیث:** یہ حدیث صحیح ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ اس پر قضا نہیں الخ اگر چہ قے منہ بھر کر ہو کیونکہ اس سے روزہ فاسد نہیں ہوتا' اگر چہ بار بار آئے ابن منذر نے اجماع نقل کیا ہے کہ عمداً قے کرنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔

٢٠٠٨- (١٠) وَعَنْ مَعْدَانَ ابْنِ طَلْحَةَ اَنَّ اَبَاالدَّرْدَآءِ حَدَّثَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَاءَ فَاَفْطَرَ قَالَ فَلَقِيْتُ ثَوْبَانَ فِىْ مَسْجِدِ دِمَشْقَ فَقُلْتُ اِنَّ اَبَاالدَّرْدَآءِ حَدَّثَنِىْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَاءَ فَاَفْطَرَ قَالَ صَدَقَ وَاَنَا صَبَبْتُ لَهٗ وَضُوْءَهٗ (رواه ابو داؤد

سیدنا معدان بن طلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ نے انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث بیان کی' کہ قے کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر افطار کیا' معدان نے کہا کہ میں ثوبان سے دمشق کی مسجد میں ملا تو میں نے کہا کہ سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ نے مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث بیان کی کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



والترمذی والدارمی) (ابوداؤد حدیث رقم ۲۳۸۱ والترمذی حدیث رقم ۸۷ والدارمی حدیث رقم ۱۷۲۸ واحمد فی المسند ٦/ ٤٤٣)

آپ نے قے کی پھر روزہ افطار کیا' ثوبان رضی اللہ عنہ نے کہا ابودرداء رضی اللہ عنہ نے سچ کہا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے وضو ❶ کا پانی ڈالا تھا۔ (ابوداؤد و ترمذی و داری)

**حکم الحدیث**: اس کی سند صحیح ہے۔

**فوائد الحدیث**: ❶ ان کے وضو کا پانی الخ اس سے امام ابوحنیفہ اور امام احمد رحمہ اللہ نے دلیل لی ہے کہ قے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے اور امام شافعی اور دوسرے علماء رحمہم اللہ نے وضو سے منہ دھونا اور کلی کرنا مراد لیا ہے اور آپ کا یہ نفلی روزہ تھا اور نفلی روزہ میں قصداً قے کرنا عذر کے ساتھ جائز ہے واللہ اعلم۔

۲۰۰۹ - (۱۱) وَعَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ مَالَا أُحْصِيْ يَتَسَوَّكُ وَهُوَ صَائِمٌ۔ (رواه الترمذی و ابوداؤد) (ابوداؤد حدیث رقم ۲۳٦٤ والترمذی حدیث رقم ۷۲۵ واحمد فی المسند ۳/ ٤٤٥)

سیدنا عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو روزہ کی حالت ❶ میں مسواک کرتے ہوئے اس قدر دیکھا ہے کہ شمار نہیں کرسکتا۔ (ترمذی و ابوداؤد)

**حکم الحدیث**: اس کی سند ضعیف ہے۔

**فوائد الحدیث**: ❶ روزہ کی حالت میں الخ معلوم ہوا کہ مسواک روزہ دار کو کسی حالت میں بھی مکروہ نہیں ہے شروع دن میں' نہ اخیر دن میں بلکہ یہ سنت ہے' اکثر اہل علم کا یہی قول ہے اور جو یہ کہتے ہیں کہ اس سے منہ کی وہ بو جاتی رہتی ہے جو اللہ سبحانہ تعالیٰ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے افضل ہے تو ہم کہتے ہیں کہ مسواک سے یہ بو زائل نہیں ہوسکتی بلکہ مزید قوی ہو جائے گی کیونکہ خلوف اس بو کو کہتے جو خلو معدہ کی حالت میں پیدا ہوتی ہے۔

۲۰۱۰ - (۱۲) وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اشْتَكَيْتُ عَيْنِيْ أَفَأَكْتَحِلُ وَأَنَا صَائِمٌ قَالَ ((نَعَمْ))۔ (رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ) وَقَالَ لَيْسَ إِسْنَادُهُ بِالْقَوِيِّ وَأَبُوْ عَاتِكَةَ الرَّاوِيْ يُضَعَّفُ) (ابوداؤد حدیث رقم ۲۳۷۸ والترمذی حدیث رقم ۷۲٦)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا' اس نے کہا میری آنکھیں درد کرتی ہیں کیا میں روزہ کی حالت میں سرمہ ڈال لوں آپ نے فرمایا: ''ہاں۔'' ❶ (ترمذی) اور کہا امام ترمذی نے اس حدیث کی سند قوی نہیں اور اس حدیث کا راوی ابوعاتکہ ضعیف ہے۔

**فوائد الحدیث**: ❶ فرمایا کہ ہاں الخ ائمہ ثلاثہ رحمہم اللہ کا یہی قول ہے کہ روزہ کی حالت میں سرمہ لگانا درست ہے جبکہ امام احمد رحمہ اللہ نے اس کو مکروہ کہا ہے اور انہوں نے اس حدیث کی سند پر گفتگو کی ہے۔

۲۰۱۱ - (۱۳) وَعَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ بِالْعَرْجِ يَصُبُّ عَلَى رَأْسِهِ الْمَآءَ وَهُوَ صَائِمٌ مِنَ الْعَطَشِ أَوْ مِنَ الْحَرِّ (رواه مالك و ابو داؤد) (ابوداؤد حدیث رقم ۲۳٦۵

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض صحابہ رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ ایک صحابی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو مقام عرج پر روزہ کی حالت میں پیاس دفع کرنے کے لیے یا گرمی دفع کرنے کے لیے اپنے سر پر ❶ پانی ڈالتے ہوئے دیکھا۔'' (مالک و ابوداؤد)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



والموطا حدیث رقم ۲۲ من کتاب الصیام واحمد فی المسند ۳/ ۴۷۵)

**حکم الحدیث**: اس کی سند صحیح ہے۔

**فوائد الحدیث**: ❶ اپنے سر پر پانی ڈالتے الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ روزہ دار کو اپنے سر پر پانی ڈالنا پیاس بجھانے یا گرمی دفع کرنے کے لئے جائز ہے۔

۲۰۱۲- (۱۴) وَعَنْ شَدَّادِبْنِ اَوْسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَتٰی رَجُلًا بِالْبَقِیْعِ وَهُوَ یَحْتَجِمُ وَهُوَ اٰخِذٌ بِیَدِیْ لِثَمَانِیْ عَشَرَةَ خَلَتْ مِنْ رَمَضَانَ فَقَالَ ((اَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُوْمُ))۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِیُّ) قَالَ الشَّیْخُ الْاِمَامُ مُحِیُ السُّنَّةِ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْهِ وَتَاَوَّلَهٗ بَعْضُ مَنْ رَخَّصَ فِی الْحِجَامَةِ اَیْ تَعَرَّضَا لِلْاِفْطَارِ اَلْمَحْجُوْمُ لِلضَّعْفِ وَالْحَاجِمُ لِاَنَّهٗ لَایَاْمَنُ مِنْ اَنْ یَّصِلَ شَیْءٌ اِلٰی جَوْفِهٖ بِمَصِّ الْمَلَازِمِ۔ (ابوداوٗد حدیث رقم ۲۳۶۹ وابن ماجه حدیث رقم ۱۶۸۱ والدارمی حدیث رقم ۱۷۳۰ واحمد فی المسند ۴/ ۱۲۳)

سیدنا شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بقیع الغرقد میں ایک شخص کے پاس آئے اور وہ شخص بھری ہوئی سینگیاں لگواتا تھا' نبی صلی اللہ علیہ وسلم میرا ہاتھ پکڑے ہوئے تھے اور رمضان کی اٹھارہ تاریخ تھی' آپ نے فرمایا: ''ٹوٹ گیا روزہ سینگی لگانے والے اور لگوانے والے کا۔'' (ابوداؤد' ابن ماجہ' داری) شیخ امام محی السنہ اور بعض علماء نے جو سینگی لگوانے کی اجازت دیتے ہیں اس حدیث کی تاویل کی ہے' انہوں نے کہا کہ سینگی لگوانے والا کمزوری کی وجہ سے افطار کے قریب ہو جاتا ہے اور لگانے والا اس وجہ سے افطار کے قریب ہو جاتا ہے کہ اس کا سینگی کو چوسنے سے اس کے پیٹ میں کچھ نہ کچھ ضرور چلا جائے گا۔''

**حکم الحدیث**: اس کی سند صحیح ہے۔

۲۰۱۳- (۱۵) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ((مَنْ اَفْطَرَ یَوْمًا مِنْ رَمَضَانَ مِنْ غَیْرِ رُخْصَةٍ وَّلَا مَرَضٍ لَمْ یَقْضِ عَنْهُ صَوْمُ الدَّهْرِ کُلِّهٖ وَاِنْ صَامَهٗ))۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمَذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِیُّ وَالْبُخَارِیُّ فِیْ تَرْجَمَةِ بَابٍ) وَقَالَ التِّرْمَذِیُّ سَمِعْتُ مُحَمَّدًا یَعْنِی الْبُخَارِیَّ یَقُوْلُ اَبُو الْمُطَوِّسِ الرَّاوِیْ لَااَعْرِفُ لَهٗ غَیْرَ هٰذَا الْحَدِیْثِ۔ (البخاری تعلیقا باب اذا جامع فی رمضان من کتاب الصیام وابوداوٗد حدیث رقم ۲۳۹۶ والترمذی حدیث رقم ۷۲۳ وابن ماجه

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص قصداً افطار کرے ❶ رمضان سے ایک دن کا بھی روزہ بغیر کسی رخصت اور بغیر کسی مرض کے' تو اس سے تمام عمر روزہ رکھنا بدلہ نہیں ❷ اتارتا اگرچہ وہ تمام عمر روزے رکھے۔'' (احمد' ترمذی' ابوداؤد' ابن ماجہ' دارمی اور بخاری نے ترجمہ کے باب میں) اور ترمذی نے کہا میں نے محمد یعنی بخاری رحمہ اللہ سے سنا وہ ابوالمطوس راوی کے متعلق کہتے تھے کہ میں اس کو حدیث کے علاوہ نہیں جانتا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



حدیث رقم ۱۶۷۲ والدارمی حدیث رقم ۱۷۱٤

واحمد فی المسند ۲/ ۳۸٦)

**حکم الحدیث**: اس کی سند کمزور ہے۔

**فوائد الحدیث**: ❶ توڑ ڈالا روزہ الخ امام احمدؒ اور علماء کی ایک جماعت کا عمل اسی حدیث پر ہے کہ پچھنے لگانے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے بخلاف جمہور علماء کے وہ کہتے ہیں کہ پچھنے لگانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا اور وہ یہی تاویل بیان کرتے ہیں جو شیخ محی السنہ نے بیان کی۔ امام احمدؒ نے ابن عباس رضی اللہ عنہ کی حدیث میں جو مذکور ہوئی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھنے لگوائے اور آپ روزہ دار تھے احرام باندھے ہوئے کہا ہے کہ اس حدیث میں یہ کہاں ہے کہ آپ پچھنے لگانے کے بعد روزہ پر قائم رہے بلکہ احتمال ہے کہ روزہ نفلی ہو اور آپ نے پچھنے لگا کر افطار کر ڈالا ہو اور سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ کو اس کی خبر نہ ہوئی ہو۔ ❷ بدلہ نہیں اتارتا الخ یہ مبالغہ کے طور پر فرمایا اور مراد یہ ہے کہ فرض روزہ کا ثواب اس قدر ہے کہ جو نفلی روزہ سے ہاتھ نہیں آتا اگرچہ تمام عمر رکھے ویسے اگر ایک روزہ نہ رکھا ہو اور اس کے بدلہ میں ایک روزہ رکھے تو فرض ادا ہو جائے گا اور اگر رکھ کر توڑ ڈالا تو دو مہینہ کے متواتر روزے کفایت کریں گے۔

۲۰۱٤ - (۱٦) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ((کَمْ مِّنْ صَائِمٍ لَّیْسَ لَهٗ مِنْ صِیَامِهٖ اِلَّا الظَّمَأُ وَکَمْ مِنْ قَائِمٍ لَّیْسَ لَهٗ مِنْ قِیَامِهٖ اِلَّا السَّهَرُ))۔ (رَوَاهُ الدَّارِمِیُّ) وَذُکِرَ حَدِیْثُ لَقِیْطِ بْنِ صَبِرَةَ فِیْ بَابِ سُنَنِ الْوُضُوْءِ۔ (ابن ماجه حدیث رقم ۱٦۹۰ والدارمی حدیث رقم ۲۷۲۰ واحمد فی المسند ۲/ ۳۷۳)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”بہت سے روزہ دار (ایسے) ہیں کہ ان کو ان کے روزہ سے حاصل نہیں مگر پیاسا رہنا اور کتنے قیام کرنے والے ہیں کہ ان کو ان کے قیام سے حاصل نہیں مگر بے خوابی۔“ ❶ (دارمی) اور لقیط بن صبرۃ کی حدیث وضو کے سنن کے باب میں ذکر کی گئی ہے۔

**حکم الحدیث**: اس کی سند جید ہے۔

**فوائد الحدیث**: ❶ مگر بے خوابی یعنی ان کو روزہ اور عبادت کا نور حاصل نہیں ہوتا بلکہ نماز روزہ ان پر ایک تکلیف ہے دن کو بھوکا رہنا اور رات کے جاگنے کو ہی وہ کافی سمجھتے ہیں حالانکہ یہ ان کی غلطی ہے ان کو معلوم ہو جائے گا کہ روزہ اور نماز سے صرف بھوکا رہنے اور جاگنے کی غرض نہ تھی۔

## اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ (تیسری فصل)

۲۰۱۵ - (۱۷) عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ((ثَلَاثٌ لَا یُفَطِّرْنَ الصَّائِمَ الْحِجَامَةُ وَالْقَیْءُ وَالْاِحْتِلَامُ))۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ) وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ غَیْرُ مَحْفُوْظٍ وَعَبْدُالرَّحْمٰنِ ابْنُ زَیْدِ الرَّاوِیْ یُضَعَّفُ فِی الْحَدِیْثِ۔ (الترمذی حدیث رقم ۷۱۹)

سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تین چیزیں روزہ دار کا روزہ افطار نہیں کرتیں سینگی، ❶ قے اور احتلام۔“ (ترمذی) اور کہا کہ یہ حدیث محفوظ نہیں اور عبدالرحمٰن ابن زید راوی کو حدیث میں ضعیف کہا جاتا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



**حکم الحدیث:** اس کی سند ضعیف ہے لیکن حدیث کا معنی صحیح ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ قے الخ یعنی جو قے اپنے آپ آئے۔

۲۰۱۶ - (۱۸) وَعَنْ ثَابِتِ الْبُنَانِيِّ قَالَ سُئِلَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ كُنْتُمْ تَكْرَهُوْنَ الْحِجَامَةَ لِلصَّائِمِ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا اِلَّا مِنْ اَجْلِ الضَّعْفِ۔ (بخاری) (البخاری حدیث رقم ۱۷٤۰)

ثابت بنانی رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ کیا تم رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں سینگی لگوانے کو روزہ دار کے لیے مکروہ جانتے تھے انہوں نے کہا نہیں مگر ضعف کی وجہ سے۔ (بخاری)

۲۰۱۷ - (۱۹) وَعَنِ الْبُخَارِيِّ تَعْلِيْقًا قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَحْتَجِمُ وَهُوَ صَائِمٌ ثُمَّ تَرَكَهُ فَكَانَ يَحْتَجِمُ بِاللَّيْلِ۔ (البخاری تعلیقا باب ۳۲ من کتاب الصوم)

بخاری سے بطور تعلیق کے روایت ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ روزہ کی حالت میں سینگی لگواتے تھے پھر سینگی لگوانا چھوڑ ❶ دی اور وہ رات کو سینگی لگواتے تھے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ پھر سینگی لگوانا چھوڑ دی الخ یعنی روزہ میں اور یہ احتیاطاً چھوڑ دی یا کمزوری کے خوف کی وجہ سے اور بعض احادیث بخاری نے بغیر سند کے روایت کی ہیں اس کو تعلیق کہتے ہیں اور مصنف کو چاہیے تھا کہ پہلے عن ابن عمر کہتا الخ پھر کہتا رواہ البخاری تعلیقا۔

۲۰۱۸ - (۲۰) وَعَنْ عَطَاءٍ قَالَ اِنْ تَمَضْمَضَ ثُمَّ اَفْرَغَ مَا فِيْ فِيْهِ مِنَ الْمَاءِ لَا يَضُرُّهُ اَنْ يَزْدَرِدَ رِيْقَهُ وَمَاذَا بَقِيَ فِيْ فِيْهِ وَلَا يَمْضَغُ الْعِلْكَ فَاِنِ ازْدَرَدَ رِيْقَ الْعِلْكِ لَا اَقُوْلُ اِنَّهُ يُفْطِرُ وَلٰكِنْ يُنْهٰى عَنْهُ۔ (رواه البخاری فی ترجمة باب) (البخاری تعلیقا باب ۲۸ من کتاب الصوم)

عطاء رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ اگر کلی کرے پھر پانی کو ڈال دے کہ اس کے منہ میں ہے، تھوک اور جو چیز منہ کے اندر باقی ہے اس کے نگل لینے سے کوئی نقصان نہیں پہنچے گا، اور مصطگی نہ چبائے پس اگر مصطگی کا تھوک نگل گیا تو میں نہیں کہتا کہ اس کا روزہ ٹوٹا لیکن اس سے منع کیا جاتا ہے ❶ بخاری نے یہ ترجمہ کے باب میں نقل کیا ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ لیکن منع کیا جاتا ہے اس سے الخ یعنی احتیاطاً پس نہی اس میں تنزیہی ہے۔

# بَابُ صَوْمِ الْمُسَافِرِ

## باب مسافر ❶ کے روزہ کے بیان میں

## اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ (پہلی فصل)

۲۰۱۹ - (۱) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِنَّ حَمْزَةَ بْنَ عَمْرٍو الْاَسْلَمِيَّ قَالَ لِلنَّبِيِّ ﷺ اَاَصُوْمُ فِي السَّفَرِ وَكَانَ كَثِيْرَ الصِّيَامِ فَقَالَ ((اِنْ شِئْتَ فَصُمْ وَاِنْ شِئْتَ فَاَفْطِرْ))۔ (متفق علیه) (البخاری حدیث رقم ۱۹٤۳ ومسلم حدیث رقم ۱۰۳-۱۱۲۱، ابوداؤد

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حمزہ بن عمرو اسلمی رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے پوچھا کہ کیا میں سفر میں روزہ رکھوں؟ اور وہ بہت روزے رکھنے والا تھا، تو نبی ﷺ نے فرمایا: "اگر چاہے ❷ تو روزہ رکھ اور اگر چاہے تو افطار کر۔" (بخاری و مسلم)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



حدیث رقم ۲۴۰۲ والترمذی حدیث رقم ۷۱۱ والنسائی حدیث رقم ۲۳۸۴ وابن ماجه حدیث رقم ۱۶۶۲ والدارمی حدیث رقم ۱۷۰۷ ومالك حدیث رقم ۲۴ واحمد فی المسند ۶/ ۴۶)

**فوائد الحدیث:** ❶ مسافر کے روزہ کے بیان میں الخ یعنی مسافر کو روزہ رکھنا جائز ہے یا نہیں اور ان دونوں میں افضل کیا ہے؟ اکثر علماء اسی پر ہیں کہ سفر میں روزہ رکھنا اور چھوڑ دینا دونوں جائز ہیں خواہ سفر راحت کا ہو یا تکلیف دہ' لیکن اگر تکلیف نہ ہو تو روزہ رکھنا بہتر ہے اور اگر تکلیف کا امکان ہو تو پھر افطار بہتر ہے جیسے اس باب کی احادیث سے ان شاء اللہ تعالیٰ معلوم ہو جائے گا۔ ❷ اگر چاہے تو الخ یعنی تخفیف اور آسانی کے لیے اللہ تعالیٰ نے سفر میں روزہ نہ رکھنے کی اجازت دی ہے یہ حکم سفر میں فرض نہیں روزہ رکھنے اور نہ رکھنے میں آدمی کو اختیار ہے

۲۰۲۰ - (۲) وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ قَالَ غَزَوْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لِسِتِّ عَشَرَةَ مَضَتْ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ فَمِنَّا مَنْ صَامَ وَمِنَّا مَنْ اَفْطَرَ فَلَمْ يَعِبِ الصَّآئِمُ عَلَى الْمُفْطِرِ وَلَا الْمُفْطِرُ عَلَى الصَّآئِمِ۔ **(مسلم)** (البخاری حدیث رقم ۱۹۴۷ ومسلم حدیث رقم (۹۳۔ ۱۱۱۶) وابوداؤد حدیث رقم ۲۴۰۵ والترمذی حدیث رقم ۷۱۲)

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم سولہ رمضان کو رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جہاد کیلئے چلے' ہم میں سے بعض نے روزہ رکھا اور ہم میں سے بعض نے افطار کیا' (روزہ نہ رکھا) تو روزہ دار نے افطار کرنے والے پر اور افطار کرنے والے نے روزہ دار پر کوئی اعتراض نہ کیا۔ (مسلم)

۲۰۲۱ - (۳) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِیْ سَفَرٍ فَرَاٰى زِحَامًا وَرَجُلًا قَدْ ظُلِّلَ عَلَيْهِ فَقَالَ ((مَا هٰذَا)) قَالُوْا صَائِمٌ فَقَالَ ((لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الصَّوْمُ فِی السَّفَرِ))۔ **(متفق علیه)** (البخاری حدیث رقم ۱۹۳۶ ومسلم حدیث رقم (۹۲۔ ۱۱۱۵) وابوداؤد حدیث رقم ۲۴۰۷ والنسائی حدیث رقم ۲۲۶۲ وابن ماجه حدیث رقم ۱۶۶۴ والدارمی حدیث رقم ۱۷۰۹ واحمد فی المسند ۳/ ۲۹۹)

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں تھے ایک مقام پر آپ نے دیکھا کہ مجمع میں ایک شخص پر سایہ کیا گیا ہے' تو آپ نے پوچھا کہ یہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا' یہ روزہ دار ہے' آپ نے فرمایا: ''سفر میں روزہ رکھنا نیکی نہیں۔'' ❶ (بخاری ومسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ نہیں نیکی الخ یعنی جب ایسی تکلیف ہو تو سفر میں روزہ رکھنا خواہ مخواہ ضروری نہیں۔

۲۰۲۲ - (۴) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِیِّ ﷺ فِی السَّفَرِ فَمِنَّا الصَّآئِمُ وَمِنَّا الْمُفْطِرُ فَنَزَلْنَا مَنْزِلًا فِیْ يَوْمٍ حَآرٍّ فَسَقَطَ الصَّوَّامُوْنَ وَقَامَ الْمُفْطِرُوْنَ

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' ہم ایک سفر میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے' ہم میں سے بعض روزہ دار تھے اور بعض روزہ دار نہیں تھے' تو ہم گرمی کے دن ایک منزل میں اترے تو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



فَضَرَبَ الْاَبْنِيَةَ وَسَقَوُاالرِّكَابَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((ذَهَبَ الْمُفْطِرُوْنَ الْيَوْمَ بِالْاَجْرِ))۔ (متفق عليه) (البخاری حديث رقم ٢٨٩٠ ومسلم حديث رقم (١٠٠۔ ١١١٩) والنسائی حديث رقم ٢٢٨٣)

روزہ دار گر پڑے اور افطار کرنے والے کھڑے رہے' انہوں نے خیمے کھڑے کیے اور اونٹوں کو پانی پلایا' تو نبی ﷺ نے فرمایا: "آج کے دن افطار کرنے والے ثواب لے گئے۔" ❶ (بخاری ومسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ آج کے دن ثواب لے گئے افطار کرنے والے الخ یعنی خدمت کا ثواب آج صرف ان کو نصیب ہوا جو روزے سے نہ تھے۔

٢٠٢٣ - (٥) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنَ الْمَدِيْنَةِ اِلٰى مَكَّةَ فَصَامَ حَتّٰى بَلَغَ عُسْفَانَ ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَرَفَعَهُ اِلٰى يَدِهٖ لِيَرَاهُ النَّاسُ فَاَفْطَرَ حَتّٰى قَدِمَ مَكَّةَ وَذٰلِكَ فِيْ رَمَضَانَ فَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ قَدْ صَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَاَفْطَرَ فَمَنْ شَاءَ صَامَ وَمَنْ شَاءَ اَفْطَرَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) (البخاری حديث رقم ١٩٤٨ ومسلم حديث رقم (٨٨۔ ١١١٣) والنسائی حديث رقم ٢٢٩٠ واحمد فی المسند ١/ ٢٩١)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ مدینہ سے مکہ کی طرف تشریف لے چلے تو آپ نے روزہ رکھا یہاں تک کہ عسفان تک پہنچے ❶ پھر پانی منگوایا' پھر ❷ اس کو ہاتھ میں اٹھایا تا کہ اس کو لوگ دیکھیں ❸ آپ نے پھر افطار کیا یہاں تک کہ مکہ میں آئے اور یہ سفر رمضان میں تھا' سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے روزہ رکھا اور افطار بھی کیا' تو جو چاہے ❹ روزہ رکھے اور جو چاہے افطار کرے۔ (بخاری ومسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ عسفان تک پہنچے یہ ایک جگہ کا نام ہے جو مکہ سے دو منزل ہے۔ ❷ پھر اس کو ہاتھ میں اٹھایا الخ یعنی ہاتھ میں لے کر اس کو بہت اونچا کیا۔ ❸ تا کہ لوگ اس کو دیکھیں الخ یعنی افطار کرنا جائز ہے یا نبی ﷺ کی متابعت اختیار کریں۔ ❹ جو چاہے روزہ رکھے الخ اس حدیث میں بھی جمہور کی دلیل ہے کہ سفر میں روزہ رکھنا اور افطار کرنا دونوں برابر ہیں۔

٢٠٢٤ - (٦) وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ عَنْ جَابِرٍ اَنَّهٗ شَرِبَ بَعْدَ الْعَصْرِ۔ (مسلم حديث رقم (٩١۔١١١٤)

اور مسلم کی ایک روایت میں سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے اس طرح ہے کہ نبی ﷺ نے عصر کے بعد پانی پیا۔

## اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ (دوسری فصل)

٢٠٢٥ - (٧) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ الْكَعْبِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((اِنَّ اللّٰهَ وَضَعَ عَنِ الْمُسَافِرِ شَطْرَ الصَّلٰوةِ وَالصَّوْمَ عَنِ الْمُسَافِرِ وَعَنِ الْمُرْضِعِ وَالْحُبْلٰى))۔ (رواه ابو داوٗد والترمذی والنسائی وابن ماجة) (ابو داوٗد حديث

سیدنا انس بن مالک کعبی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ نے مسافر سے آدھی نماز موقوف کر دی جبکہ روزہ مسافر سے' دودھ پلانے والی ❶ اور حمل والی سے معاف فرما دیا ہے۔" ❷ (ابوداؤد وترمذی ونسائی وابن ماجہ)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



رقم ٢٤٠٨ والترمذی حدیث رقم ٧١٥ والنسائی حدیث رقم ٢٢٧٥ وابن ماجه حدیث رقم ١٦٦٧ واحمد فی المسند ٥/ ٢٩)

**حکم الحدیث:** اس کی سند جید ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ اور دودھ پلانے والی الخ لیکن ان کو قضاء لازم ہے بعض علماء نے کہا قضا بھی کریں اور ہر روز ایک مسکین کو کھانا بھی کھلائیں اور بعض نے کہا اگر کھانا کھلا دیں تو پھر قضا واجب نہیں اور جو قضا کرنا چاہیں تو پھر کھانا کھلانا واجب نہیں۔

٢٠٢٦ – (٨) وَعَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْمُحَبَّقِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَنْ كَانَ لَهٗ حَمُوْلَةٌ تَاْوِيْ اِلٰى شِبْعٍ فَلْيَصُمْ رَمَضَانَ حَيْثُ اَدْرَكَهٗ))۔ (رواه ابو داؤد) (ابو داؤد حدیث رقم ٢٤١٠ واحمد فی المسند ٥/ ٧)

سیدنا سلمہ بن محبق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس شخص کے پاس اچھی سواری ہو جو اسے آرام سے منزل تک پہنچائے تو اس کو رمضان کا روزہ رکھنا چاہیے ❶ اسے جہاں بھی رمضان آ جائے۔'' (ابوداؤد)

**حکم الحدیث:** اس کی سند ضعیف ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❷ رمضان کا روزہ الخ یہ حکم استحباب کے لئے ہے ورنہ سب تمام کے نزدیک سفر میں افطار کرنا جائز ہے اگر چہ مشقت نہ ہو۔ یہ حدیث ضعیف ہے۔

## اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ (تیسری فصل)

٢٠٢٧ – (٩) عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ خَرَجَ عَامَ الْفَتْحِ اِلٰى مَكَّةَ فِيْ رَمَضَانَ فَصَامَ حَتّٰى بَلَغَ كُرَاعَ الْغَمِيْمِ فَصَامَ النَّاسُ ثُمَّ دَعَا بِقَدَحٍ مِّنْ مَّآءٍ فَرَفَعَهٗ حَتّٰى نَظَرَ النَّاسُ اِلَيْهِ ثُمَّ شَرِبَ فَقِيْلَ لَهٗ بَعْدَ ذٰلِكَ اِنَّ بَعْضَ النَّاسِ قَدْ صَامَ فَقَالَ ((اُولٰٓئِكَ الْعُصَاةُ اُولٰٓئِكَ الْعُصَاةُ))۔ (رواه مسلم) (مسلم حدیث رقم (٩٠۔ ١١١٤) والترمذی حدیث رقم ٧١٠ والنسائی حدیث رقم ٢٢٦٣)

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے سال رمضان میں مکہ کی طرف تشریف لے چلے تو آپ نے روزہ رکھا یہاں تک کہ پہنچے کراع الغمیم تک اور لوگوں نے بھی روزہ رکھا ہوا تھا' نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی کا پیالہ منگوایا' پھر اس کو اٹھایا یہاں تک کہ لوگوں نے اس کی طرف دیکھا پھر آپ نے پانی پیا' اس کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہا گیا کہ تحقیق بعض لوگوں نے روزہ رکھا (ہوا) ہے تو آپ نے فرمایا کہ: ''یہ لوگ نافرمان ہیں' یہ لوگ نافرمان ہیں۔'' ❷ (مسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ یہ لوگ نافرمان ہیں الخ جس سال مکہ فتح ہوا نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں روزہ رکھ کر جہاد کے لیے چلے' جب مکہ کے قریب پہنچے' تب یہ فرمایا' خلاصہ یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فعل اس لئے کیا تھا کہ لوگ دیکھ کر آپ کی پیروی کریں' تو جنہوں نے روزہ افطار نہ کیا انہوں نے آپ کی مخالفت کی اس لئے آپ ناراض ہوئے اور مکرر تنبیہ اور زجر فرمائی۔ (مرقاۃ ج ۴ ص ۳۷۹)

٢٠٢٨ – (١٠) وَعَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ

سیدنا عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((صَائِمُ رَمَضَانَ فِي السَّفَرِ كَالْمُفْطِرِ فِي الْحَضَرِ)) (رواه ابن ماجة) (النسائی حدیث رقم ۲۲۸۵)

نے فرمایا: ''سفر میں رمضان کا روزہ رکھنے والا حضر میں افطار کرنے والے کی مانند ہے۔'' ❶ (ابن ماجہ)

**حکم الحدیث**: اس کی سند ضعیف ہے۔

**فوائد الحدیث**: ❶ مانند افطار کرنے والے کے ہے الخ آپ نے یہ مبالغہ کے طور پر اس شخص کے حق میں فرمایا جس کو ہلاکت یا ضعف کا ڈر ہو مثلاً لڑائی میں ضعف پیدا ہونے کا اور اگر ہلاکت یا ضعف کا خوف نہ ہو تو روزہ رکھنا نہ دونوں درست ہیں اور حمزہ بن عمرو کی حدیث جو آگے آ رہی ہے وہ اس پر دلیل ہے۔

۲۰۲۹- (۱۱) وَعَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَمْرٍو الْاَسْلَمِيِّ اَنَّهٗ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اَجِدُ بِيْ قُوَّةً عَلَى الصِّيَامِ فِي السَّفَرِ فَهَلْ عَلَيَّ جُنَاحٌ قَالَ ((هِيَ رُخْصَةٌ مِّنَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ فَمَنْ اَخَذَ بِهَا فَحَسَنٌ وَّمَنْ اَحَبَّ اَنْ يَّصُوْمَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ))۔ (رواه مسلم) (مسلم حدیث رقم (۱۰۷۔ ۱۱۲۱) والنسائی حدیث رقم ۲۳۰۳)

سیدنا حمزہ بن عمرو اسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا' اے اللہ کے رسول! میں اپنے اندر سفر میں روزہ رکھنے کی قوت پاتا ہوں' تو کیا مجھ پر گناہ ہے؟ فرمایا: ''یہ اللہ عزوجل کی طرف سے رخصت ہے پس جس نے یہ رخصت لی تو اس نے اچھا کیا' اور جو شخص چاہے روزہ رکھنا تو اس پر گناہ نہیں۔'' (مسلم)

# بَابُ الْقَضَآءِ

## باب قضا روزے کے بیان میں

## اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ (پہلی فصل)

۲۰۳۰- (۱) عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ كَانَ يَكُوْنُ عَلَيَّ الصَّوْمُ مِنْ رَمَضَانَ فَمَا اَسْتَطِيْعُ اَنْ اَقْضِيَ اِلَّا فِيْ شَعْبَانَ قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ تَعْنِي الشُّغْلَ مِنَ النَّبِيِّ اَوْ بِالنَّبِيِّ ﷺ۔ (متفق علیه) (البخاری حدیث رقم ۱۹۵۰ ومسلم حدیث رقم (۱۵۱۔ ۱۱۴۶) والترمذی حدیث رقم ۷۸۳ واحمد فی المسند ۶/ ۱۷۹)

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ مجھ پر رمضان کے روزے ہوتے تو میں قضا کرنے کی طاقت نہ رکھتی مگر شعبان ❶ میں' یحییٰ بن سعید راوی نے کہا کہ ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نبی ﷺ کی خدمت میں مشغول رہنے کی وجہ سے قضا نہیں کر سکتی تھیں۔ (بخاری و مسلم)

**فوائد الحدیث**: ❶ مگر شعبان میں الخ جب شعبان کا مہینہ آتا تو نبی ﷺ بھی اس مہینہ میں بہت روزے رکھتے اور ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بھی قضاء روزے رکھ لیتیں اور قضاء میں دیر کرنے کی وجہ یحییٰ ابن سعید نے جو اس حدیث کا راوی ہے یہ بیان کی ہے کہ نبی ﷺ کو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے بہت محبت تھی اس لیے ان کا خیال تھا کہ روزہ رکھنے سے آپ ﷺ کو تکلف ہو گا۔

۲۰۳۱- (۲) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ﷺ ((لَا یَحِلُّ لِلْمَرْاَۃِ اَنْ تَصُوْمَ وَزَوْجُھَا شَاھِدٌ اِلَّا بِاِذْنِہٖ وَلَا تَأْذَنَ فِیْ بَیْتِہٖ اِلَّا بِاِذْنِہٖ))۔ (رواہ مسلم) (البخاری حدیث رقم ٥١٩٥ ومسلم حدیث رقم ٨٤-١٠٢٦، ابوداؤد حدیث رقم ٢٤٥٨، الترمذی حدیث رقم ٧٨٢، ابن ماجہ حدیث رقم ١٧٦١، الدارمی حدیث رقم ١٧٢٠ واحمد فی المسند ٢/ ٤٤٤)

''عورت ❶ کو نفل روزہ رکھنا درست نہیں جبکہ اس کا خاوند موجود (حاضر) ہو مگر اس کی اجازت سے اور کسی کو اپنے گھر میں اپنے خاوند کے حکم کے بغیر آنے کی اجازت نہ دے۔'' (مسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ عورت کو نفل روزہ رکھنا درست نہیں الخ اس حدیث میں خاوند کے حق عورت پر فرض روزوں میں خاوند کی اجازت کی ضرورت نہیں ہے اور نفل روزہ بغیر اس کی مرضی کے درست نہیں کہ مرد کو کسی سبب سے تکلیف نہ ہو۔

٢٠٣٢-(٣) وَعَنْ مُعَاذَۃَ الْعَدَوِیَّۃِ اَنَّھَا قَالَتْ لِعَائِشَۃَ مَا بَالُ الْحَائِضِ تَقْضِی الصَّوْمَ وَلَا تَقْضِی الصَّلٰوۃَ قَالَتْ عَائِشَۃُ کَانَ یُصِیْبُنَا ذٰلِکَ فَنُؤْمَرُ بِقَضَاءِ الصَّوْمِ وَلَا نُؤْمَرُ بِقَضَاءِ الصَّلٰوۃِ۔ (مسلم) (مسلم حدیث رقم (٦٩۔ ٣٣٥)

سیدہ معاذہ عدویہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ حائضہ عورت کا کیا حال ہے کہ وہ روزہ قضا کرتی ہے اور نماز قضا نہیں کرتی؟ ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: ''ہم حیض سے ہوتیں پس ہم کو روزوں کی قضا کا حکم دیا جاتا تھا اور ہم کو نمازوں کی قضا کا حکم نہیں ❶ دیا جاتا تھا۔''

**فوائد الحدیث:** ❶ اور نہ حکم کی جاتی تھیں الخ یعنی شارع علیہ السلام نے جو فرمایا اس کی علت پوچھنے کی ضرورت نہیں' جو آپ نے فرمایا وہ کرنا چاہئے۔

٢٠٣٣-(٤) وَعَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ ((مَنْ مَّاتَ وَعَلَیْہِ صَوْمٌ صَامَ عَنْہُ وَلِیُّہٗ))۔ (متفق علیہ) (البخاری حدیث رقم ١٩٥٢ ومسلم حدیث رقم (١٥٣۔ ١١٤٧) وابوداؤد حدیث رقم ٢٤٠٠ وابن ماجہ حدیث رقم ٢١٣٣ واحمد فی المسند ٦/ ٦٩)

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص مر جائے اور اس پر روزہ ہو تو اس کی طرف سے اس کا وارث ❶ روزہ رکھے۔'' (بخاری ومسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ روزہ رکھے الخ امام احمد اور اہل حدیث کا یہی قول ہے کہ وارث میت کی طرف سے روزہ رکھ سکتا ہے اور امام شافعی رحمہ اللہ بھی ایک قول میں اس کے موافق ہیں اور کہا کہ ولی کے میت کو میت کی طرف سے روزہ رکھنا مستحب ہے کسی اور کو کھانا کھلانے کی ضرورت نہیں اور یہی قول صحیح اور مختار ہے اور یہ جو حدیث میں آیا ہے یہ کہ مر جائے اور اس پر روزے ہوں تو اس کی طرف سے کھانا کھلایا جائے یہ حدیث ثابت نہیں اور اگر ثابت بھی ہو تو تطبیق اس طرح ہے کہ دونوں امر جائز ہیں اور اس سے احادیث کا اختلاف جاتا رہتا ہے۔ ملتقطاً من شروح کثیرۃ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



## اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ (دوسری فصل)

٢٠٣٤- (٥) عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((مَنْ مَّاتَ وَعَلَيْهِ صِيَامُ شَهْرِ رَمَضَانَ فَلْيُطْعَمْ عَنْهُ مَكَانَ كُلِّ يَوْمٍ مِّسْكِيْنٌ))۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ وَالصَّحِيْحُ اَنَّهُ مَوْقُوْفٌ عَلَى ابْنِ عُمَرَ) (الترمذی حدیث رقم ٧١٨ وابن ماجه حدیث رقم ١٧٥٧)

نافع رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے نقل کیا' آپ نے فرمایا: ''جو شخص مر جائے اور اس پر رمضان کے مہینہ کے روزے ہوں تو چاہیے کہ اس کی طرف سے ہر روزہ کے بدلہ ایک مسکین کو کھانا کھلایا جائے۔'' (ترمذی) اور کہا صحیح یہ ہے کہ یہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ پر موقوف ہے۔

**حکم الحدیث**: اس کی سند ضعیف ہے۔

## اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ (تیسری فصل)

٢٠٣٥- (٦) عَنْ مَالِكٍ بَلَغَهُ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يُسْئَلُ هَلْ يَصُوْمُ اَحَدٌ عَنْ اَحَدٍ اَوْ يُصَلِّي اَحَدٌ عَنْ اَحَدٍ فَقَالَ لَا يَصُوْمُ اَحَدٌ عَنْ اَحَدٍ وَلَا يُصَلِّي اَحَدٌ عَنْ اَحَدٍ۔ (رواه في المؤطا) (المؤطا حدیث رقم ٤٣ من کتاب الصیام)

امام مالک رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ ان کو یہ بات پہنچی سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے سوال کیا جاتا تھا کہ کیا کوئی روزہ رکھے کسی کی طرف سے یا کوئی کسی کی طرف سے نماز پڑھے؟ تو وہ کہتے کسی کی طرف سے کوئی روزہ ❶ رکھے اور نہ کوئی کسی کی طرف سے نماز پڑھے۔ (موطا)

**حکم الحدیث**: اس کی سند منقطع ہے۔

**فوائد الحدیث**: ❶ روزہ نہ رکھے الخ اہل حدیث کہتے ہیں کہ یہ روایت موقوف ہے اور صحیحین میں ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جو مر جائے اور اس پر روزہ ہو تو اس کا ولی اس کی طرف سے روزہ رکھے اور یہ حدیث اس باب کی سب احادیث سے زیادہ صحیح ہے۔

# بَابُ صِيَامِ التَّطَوُّعِ

# باب نفل روزے کے بیان میں

## اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ (پہلی فصل)

٢٠٣٦- (١) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَصُوْمُ حَتّٰى نَقُوْلَ لَا يُفْطِرُ وَيُفْطِرُ حَتّٰى نَقُوْلَ لَا يَصُوْمُ وَمَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اِسْتَكْمَلَ صِيَامَ شَهْرٍ قَطُّ اِلَّا رَمَضَانَ وَمَا رَاَيْتُهُ فِيْ شَهْرٍ اَكْثَرَ مِنْهُ

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ روزے رکھتے تھے یہاں تک کہ ہم کہتے کہ آپ افطار نہ کریں گے اور افطار کرتے یہاں تک کہ ہم کہتے کہ آپ روزہ نہ رکھیں گے اور میں نے رسول اللہ ﷺ کو نہیں دیکھا کہ پورے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



صِيَامًا فِيْ شَعْبَانَ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَتْ كَانَ يَصُوْمُ شَعْبَانَ كُلَّهُ وَكَانَ يَصُوْمُ شَعْبَانَ اِلَّا قَلِيْلًا۔ (متفق عليه) (البخاری حدیث رقم ۱۹۶۹ ومسلم حدیث رقم (۱۷۵۔ ۱۱۵۶) وابوداود حدیث رقم ۲۴۳۴ والترمذی حدیث رقم ۷۳۶ وابن ماجه حدیث رقم ۱۷۱۰ والموطا حدیث رقم ۵۶ من کتاب الصیام واحمد فی المسند ۶/ ۱۰۷)

مہینہ کے روزے رکھے ہوں کبھی مگر رمضان میں اور میں نے آپ کو کسی مہینہ میں نہیں دیکھا کہ بہت روزے رکھتے ہوں بہ نسبت شعبان کے اور ایک روایت میں ہے کہ کہا ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ آپ شعبان ❶ میں اکثر روزے رکھتے تھے (بخاری ومسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ روزے رکھتے تھے شعبان میں الخ ویسے تو آپ کی طبع مبارک ہمیشہ صاف اور ایمانی قوت سے معمور رہتی تھی لیکن پھر بھی فرائض کی ادائیگی کے لئے نفلی عبادت کے ذریعہ اپنے کو مستعد اور تیار رکھتے چنانچہ شعبان کے روزے بھی اسی لئے رکھتے تھے کہ رمضان کے روزوں کے لئے طبیعت بالکل روشن ہو جائے اور امت کو از راہ شفقت نصف شعبان کے بعد روزہ رکھنے سے منع فرمایا کہ مبادا طبع کمزور ہو جائے اور فرض روزوں میں کوتاہی آ جائے اسی طرح آپ متواتر روزے رکھتے جس کو وصال کہتے ہیں لیکن امت کو منع فرمایا اور فرمایا میں تمہارے جیسا نہیں ہوں میں رات اپنے رب کریم کے پاس رہتا ہوں وہ مجھ کو کھلا پلا دیتا ہے۔

۲۰۳۷ - (۲) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ اَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَصُوْمُ شَهْرًا كُلَّهُ قَالَتْ مَا عَلِمْتُهُ صَامَ شَهْرًا كُلَّهُ اِلَّا رَمَضَانَ وَلَا اَفْطَرَهُ كُلَّهُ حَتّٰى يَصُوْمَ مِنْهُ حَتّٰى مَضٰى لِسَبِيْلِهِ۔ (رواه مسلم) (مسلم حدیث رقم (۱۷۳۔ ۱۱۵۶)

سیدنا عبداللہ بن شقیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم پورا مہینہ روزے رکھتے تھے؟ انہوں نے جواب دیا کہ میں نہیں جانتی کہ کسی مہینہ میں پورے روزے رکھے ہوں سوائے رمضان کے اور نہ ہی افطار کئے پورا مہینہ یہاں تک کہ روزے رکھتے کچھ اس میں سے یہاں تک کہ آپ کی وفات ہو گئی۔ (مسلم)

۲۰۳۸ - (۳) وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهُ سَاَلَهُ اَوْ سَاَلَ رَجُلًا وَعِمْرَانُ يَسْمَعُ فَقَالَ ((يَا اَبَا فُلَانٍ اَمَا صُمْتَ مِنْ سَرَرِ شَعْبَانَ)) قَالَ لَا قَالَ ((فَاِذَا اَفْطَرْتَ فَصُمْ يَوْمَيْنِ))۔ (متفق عليه) (البخاری حدیث رقم ۱۹۸۳ ومسلم حدیث رقم (۱۹۹۔ ۱۱۶۱) والدارمی حدیث رقم ۱۷۴۲ واحمد فی المسند ۴/ ۴۴۴)

سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ان (مجھ) سے پوچھا یا کسی آدمی سے پوچھا اور عمران سنتا تھا آپ نے فرمایا: ''اے فلاں کے باپ! کیا تو نے آخر شعبان کے روزے نہیں رکھے؟'' اس نے کہا نہیں تو آپ نے فرمایا: ''جس وقت افطار کرے تو پس ❶ دو دن روزے رکھ۔'' (بخاری ومسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ پس تو دو دن روزے رکھ الخ ہر ماہ کے آخر پر دو روزے رکھنے کی اس شخص کی عادت تھی اور اس شخص نے اس خیال سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کی پیشوائی کے لئے روزوں سے منع کیا ہے وہ عادی روزے نہ رکھے آپ نے فرمایا کہ جب رمضان گزر جائے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



تو ان روزوں کی قضا دینا' یہ امر بطور ندب تھا' اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جس کو آخر ماہ میں روزے رکھنے کی عادت ہو تو وہ شخص رمضان کے قبل روزہ رکھ سکتا ہے اور جس کو عادت نہ ہو تو اس کو ایک دو دن پیشگی رمضان سے روزہ رکھنا منع ہے۔

٢٠٣٩ - (٤) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَفْضَلُ الصِّیَامِ بَعْدَ رَمَضَانَ شَهْرُ اللّٰهِ الْمُحَرَّمُ وَ اَفْضَلُ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْفَرِیْضَةِ صَلٰوةُ اللَّیْلِ. **(رواه مسلم)** (مسلم حدیث رقم (٢٠٢ـ ١١٦٣) وابوداود حدیث رقم ٢٤٢٩ والترمذی حدیث رقم ٧٤٠ وابن ماجه حدیث رقم ١٧٤٢ والدارمی حدیث رقم ١٧٥٧)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بہترین روزے رمضان کے بعد اللہ تعالیٰ کے مہینہ ماہ محرم کے روزے ہیں اور بہترین نماز نماز فرض کے بعد' نماز رات کی ہے۔'' (مسلم)

٢٠٤٠ - (٥) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَا رَاَیْتُ النَّبِیَّ ﷺ یَتَحَرّٰی صِیَامَ یَوْمٍ فَضَّلَهٗ عَلٰی غَیْرِهٖ اِلَّا هٰذَا الْیَوْمَ یَوْمَ عَاشُوْرَآءَ وَهٰذَا الشَّهْرَ یَعْنِیْ شَهْرَ رَمَضَانَ۔ **(متفق علیه)** (البخاری حدیث رقم ٢٠٠٦ ومسلم حدیث رقم (١٣١ـ ١١٣٢) واحمد فی المسند ١/ ٢٢٢)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نہیں دیکھا میں نے نبی ﷺ کو کہ آپ ارادہ کرتے ہوں کسی دن کے روزے کا جس کو دوسرے دنوں کے روزوں سے بہتر سمجھتے ہوں اس' یعنی عاشورہ کے دن کے روزہ کو اور اس مہینہ کے روزہ کو یعنی ماہ رمضان کے روزے کو۔'' (بخاری و مسلم)

٢٠٤١ - (٦) وَعَنْهُ قَالَ حِیْنَ صَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَاشُوْرَآءَ وَاَمَرَ بِصِیَامِهٖ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهٗ یَوْمٌ یُعَظِّمُهُ الْیَهُوْدُ وَالنَّصَارٰی فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَئِنْ بَقِیْتُ اِلٰی قَابِلٍ لَاَصُوْمَنَّ التَّاسِعَ۔ **(رواه مسلم)** (مسلم حدیث رقم ١٣٣-١١٣٤ وابوداود حدیث رقم ٢٤٤٥)

انہی (سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے' جب رسول اللہ ﷺ نے عاشورہ کے دن کا روزہ رکھا اور صحابہ رضی اللہ عنہم کو اس دن کے روزہ رکھنے کا حکم دیا تو صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا' اے اللہ کے رسول! اس دن کی تو یہود اور نصاریٰ تعظیم کرتے ہیں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر میں آئندہ سال تک زندہ رہا تو نو ❶ کو (بھی) روزہ رکھوں گا۔'' (مسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ نو کو بھی الخ نبی ﷺ مکہ میں محرم کی دس تاریخ کا روزہ رکھتے تھے' جب مدینہ میں رمضان کے روزے فرض ہوئے تو اس کی فرضیت منسوخ ہو گئی' پھر آپ ان کو مستحب سمجھ کر رکھتے تھے' صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا کہ یہودی اس دن کا روزہ رکھتے ہیں تو اس وقت نبی ﷺ نے یہ فرمایا یعنی اگر میں زندہ رہا تو اگلے محرم میں نو اور دس دو تاریخ کا روزہ رکھوں گا تا کہ یہود کی مشابہت نہ ہو' لیکن اسی سال محرم سے پہلے ہی آپ کا انتقال ہو گیا۔

٢٠٤٢ - (٧) عَنْ اُمِّ الْفَضْلِ بِنْتِ الْحَارِثِ اَنَّ نَاسًا تَمَارَوْا عِنْدَهَا یَوْمَ عَرَفَةَ فِیْ صِیَامِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

سیدہ ام فضل بنت حارث رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے عرفہ کے دن کے روزہ کے بارہ میں ان کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



فَقَالَ بَعْضُهُمْ هُوَ صَائِمٌ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَيْسَ بِصَائِمٍ فَأَرْسَلْتُ إِلَيْهِ بِقَدَحِ لَبَنٍ وَهُوَ وَاقِفٌ عَلَى بَعِيرِهِ بِعَرَفَةَ فَشَرِبَهُ. (متفق عليه) (مسلم حديث رقم (١١٠ـ ١١٢٣) والبخاری حديث رقم ١٩٨٨ وابوداود حديث رقم ٢٤٤١ والنسائی حديث رقم ٢٢٨٩)

موجودگی میں صحابہ رضی اللہ عنہم نے اختلاف کیا' تو بعض نے کہا کہ آپ روزہ سے ہیں اور بعض نے کہا کہ آپ روزہ سے نہیں' میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف دودھ کا پیالہ بھیجا' آپ اپنے اونٹ پر عرفہ کے میدان میں کھڑے تھے تو آپ نے اس ❶ کو پی لیا۔" (بخاری و مسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ اس دودھ کو پی لیا الخ معلوم ہوا کہ حاجی کو عرفہ میں افطار مستحب ہے۔

٢٠٤٣ - (٨) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ صَائِمًا فِي الْعَشْرِ قَطُّ. (رواه مسلم) (مسلم حديث رقم ٩/ ١١٧٦ وابوداوٗد حديث رقم ٢٤٣٩ والترمذی حديث رقم ٧٥٦ وابن ماجه حديث رقم ١٧٢٩)

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے' میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی (بقر عید کے) پہلے عشرہ میں روزہ رکھتے ہوئے نہیں دیکھا۔ ❶ (مسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ نہیں دیکھا ہے الخ عشرہ سے یہاں نو دن ذوالحجہ کے مراد ہیں اور ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے نہ دیکھنے سے یہ لازم نہیں آتا کہ آپ نے کبھی ان دنوں میں روزہ نہ رکھا ہو حالانکہ آپ نے متعدد احادیث میں اس کی فضیلت بیان فرمائی ہے امام احمد رحمہ اللہ اور نسائی رحمہ اللہ نے ام المومنین سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا کہ چار روزوں کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہیں چھوڑتے تھے ایک عاشوراء کا دوسرے ذوالحجہ کے پہلے عشرہ کے روزے' (الحدیث) اور اس سے اگلی حدیث میں آئے گا اگر اللہ تعالیٰ چاہے تو عرفہ کا روزہ ایک سال پہلے اور ایک سال بعد کے گناہوں کا کفارہ ہو جاتا ہے۔ (الروضۃ الندیہ)

٢٠٤٤ - (٩) عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ كَيْفَ تَصُوْمُ فَغَضِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ قَوْلِهِ فَلَمَّا رَأَى عُمَرُ غَضَبَهُ قَالَ رَضِينَا بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ غَضَبِ اللّٰهِ وَغَضَبِ رَسُوْلِهِ فَجَعَلَ عُمَرُ يُرَدِّدُ هٰذَا الْكَلَامَ حَتّٰى سَكَنَ غَضَبُهُ فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ مَنْ يَصُوْمُ الدَّهْرَ كُلَّهُ قَالَ لَا صَامَ وَلَا أَفْطَرَ أَوْ قَالَ لَمْ يَصُمْ وَلَمْ يُفْطِرْ قَالَ كَيْفَ مَنْ يَصُوْمُ يَوْمَيْنِ وَيُفْطِرُ يَوْمًا قَالَ وَيُطِيقُ ذٰلِكَ أَحَدٌ قَالَ كَيْفَ مَنْ يَصُوْمُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا قَالَ ذٰلِكَ صَوْمُ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

سیدنا ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا' اس نے کہا' آپ کس طرح روزہ رکھتے ہیں؟ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے کہنے سے ناراض ہوئے ❶ جب عمر رضی اللہ عنہ نے آپ کا غصہ دیکھا تو کہا' ہم راضی ہوئے ساتھ اللہ کے رب ہونے پر اور ساتھ اسلام کے دین ہونے پر اور ساتھ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے نبی ہونے پر اور پناہ مانگتے ہیں ہم ساتھ اللہ تعالیٰ کے غضب سے اور اس کے رسول کے غضب سے' اور وہ یہ کلام بار بار کہتے تھے یہاں تک کہ آپ کا غصہ ٹھہر گیا' سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا' اے اللہ کے رسول! اس شخص کا کیا حال ہے جو ہمیشہ روزے رکھے؟ آپ نے فرمایا' اس نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



قَالَ كَيْفَ مَنْ يَّصُوْمُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمَيْنِ قَالَ وَدِدْتُّ اَنِّيْ طُوِّقْتُ ذٰلِكَ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ثَلٰثٌ مِّنْ كُلِّ شَهْرٍ وَّرَمَضَانُ اِلٰى رَمَضَانَ فَهٰذَا صِيَامُ الدَّهْرِ كُلِّهٖ صِيَامُ يَوْمِ عَرَفَةَ اَحْتَسِبُ عَلَى اللّٰهِ اَنْ يُّكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِيْ قَبْلَهٗ وَالسَّنَةَ الَّتِيْ بَعْدَهٗ وَصِيَامُ يَوْمِ عَاشُوْرَآءَ اَحْتَسِبُ عَلَى اللّٰهِ اَنْ يُّكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِيْ قَبْلَهٗ۔ (رواہ مسلم) (مسلم حدیث رقم ۱۹٦۔ ۱۱٦۲) وابوداؤد حدیث رقم ۲٤۲۵)

نہ ❷ روزہ رکھا اور نہ افطار کیا' یا کہا نہ روزہ رکھا اور نہ افطار کیا' سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا اس شخص کا کیا حال ہے کہ دو دن روزہ رکھے اور ایک دن افطار کرے؟ آپ نے فرمایا: ''کوئی اس کی طاقت رکھتا ہے؟'' کہا عمر رضی اللہ عنہ نے اس کا کیا حال ہے کہ ایک دن روزہ رکھے اور ایک دن افطار کرے؟ آپ نے فرمایا: ''یہ روزہ داؤد علیہ السلام کا ہے'' کہا اس کا کیا حال ہے کہ ایک دن روزہ رکھے اور دو دن افطار کرے؟ آپ نے فرمایا: میں دوست رکھتا ہوں کہ میں اس کی طاقت دیا جاؤں' پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہر مہینہ میں تین ❸ روزے اور رمضان سے رمضان تو یہ ہمیشہ کے روزے ہیں۔ عرفہ کے دن کا روزہ میں اللہ تعالیٰ سے امید رکھتا ہوں یہ کہ اس سال کے گناہ مٹا دے کہ جو اس سے پہلے ہے اور اس سال کے گناہ کہ جو اس کے بعد ہے اور عاشورہ کے دن کا روزہ رکھنا میں اللہ تعالیٰ سے امید رکھتا ہوں یہ کہ مٹائے ❹ گناہ گذرے ہوئے برس کے۔'' (مسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ پس ناراض ہوئے الخ اس لئے کہ یہ سوال کرنے کا طریقہ مناسب نہ تھا اس کو چاہئے تھا کہ وہ اس طرح پوچھتا کہ میں روزہ کیسے رکھوں؟ ❷ نہ اس نے روزہ رکھا الخ ظاہر یہ مذہب یہی ہے کہ صوم دہر ممنوع ہے اور جمہور کے نزدیک اگر ایام نہی عنہا یعنی عیدین اور ایام تشریق میں روزہ نہ رکھے تو روا ہے مگر شرط یہ ہے کہ دوسرے حقوق میں کمی نہ ہو اور اگر دوسرے حقوق میں کمی ہو تو پھر یہ مکروہ ہے اور اس حدیث کا یہ جواب دیتے ہیں کہ اس حدیث میں وہی شخص مراد ہے جو ان پانچ دنوں کا بھی روزہ رکھے۔ ❸ تین روزے ہر مہینہ میں الخ ان کو ایام بیض کہتے ہیں اور ایک جماعت صحابہ و تابعین سے مروی ہے کہ ایام بیض تیرہ' چودہ' پندرہ ہیں اور انہیں میں سیدنا عمر' سیدنا ابن مسعود اور سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہم ہیں اور بعض نے آخر ماہ کے تین دن کہے ہیں اور بعض نے تین دن اول کے کہے ہیں اور بعض علماء نے کہا ہے کہ ایک ماہ میں ہفتہ' یکشنبہ اور دوشنبہ کو روزہ رکھے اور دوسرے ماہ میں سہ شنبہ اور چہار شنبہ اور پنج شنبہ کو رکھے۔ ❹ یہ کہ مٹا دے الخ اس حدیث میں گناہوں سے مراد صغیرہ گناہ ہیں اور یہ نہ ہوں تو کبیرہ گناہوں میں بھی تخفیف ہوتی ہے اور اگر یہ بھی نہ ہوں تو عبادات سے درجات بلند ہوتے ہیں' اس حدیث سے عرفہ اور عاشورہ کی فضیلت معلوم ہوئی اور ہر ماہ میں تین روزے رکھنے سے معلوم ہوا کہ سال بھر کے روزوں کا ثواب ملتا ہے۔

۲۰٤۵ - (۱۰) وَعَنْهُ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ صَوْمِ الْاِثْنَيْنِ فَقَالَ فِيْهِ وُلِدْتُّ وَفِيْهِ اُنْزِلَ عَلَيَّ۔ (رواہ مسلم) (مسلم حدیث رقم (۱۹۸ ۔ ۱۱٦۲)

انہی (سیدنا ابوقتادہ رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوموار کے روزے کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: ''میں اس دن میں پیدا کیا گیا ہوں اور اس دن میں مجھ پر وحی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



واحمد فی المسند ٥/ ٢٩٩)

نازل کی گئی۔"(مسلم)

٢٠٤٦ - (١١) وَعَنْ مُعَاذَةَ الْعَدَوِيَّةِ اَنَّهَا سَأَلَتْ عَائِشَةَ اَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَصُوْمُ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ قَالَتْ نَعَمْ فَقُلْتُ لَهَا مِنْ اَيِّ اَيَّامِ الشَّهْرِ كَانَ يَصُوْمُ قَالَتْ لَمْ يَكُنْ يُبَالِيْ مِنْ اَيِّ اَيَّامِ الشَّهْرِ يَصُوْمُ۔ (رواہ مسلم) (مسلم حدیث رقم (١٩٤۔ ١١٦٠) وابوداؤد حدیث رقم ٢٤٥٣ والترمذی حدیث رقم ٧٦٣ وابن ماجه حدیث رقم ١٧٠٩)

سیدہ معاذہ عدویہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر مہینہ میں تین دن روزہ رکھتے تھے؟ انہوں نے کہا' ہاں! پھر میں نے ان سے کہا کہ مہینہ کے کون سے دنوں میں آپ روزہ رکھتے تھے؟ تو انہوں نے فرمایا' آپ کو اس کی پرواہ نہیں تھی' آپ جن دنوں میں چاہتے روزہ رکھ لیتے تھے۔(مسلم)

٢٠٤٧ - (١٢) وَعَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيِّ اَنَّهُ حَدَّثَهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ ثُمَّ اَتْبَعَهُ سِتًّا مِّنْ شَوَّالٍ كَانَ كَصِيَامِ الدَّهْرِ۔ (مسلم) (مسلم حدیث رقم (٢٠٤۔ ١١٦٤) وابوداؤد حدیث رقم ٢٤٣٣ والترمذی حدیث رقم ٧٥٩ وابن ماجه حدیث رقم ١٧١٦ والدارمی حدیث رقم ١٧٥٤)

سیدنا ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے (شاگرد عمرو بن ثابت رضی اللہ عنہ کو) بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:"جو رمضان کے روزے رکھے پھر اس کے بعد شوال کے مہینہ میں چھ روزے رکھے تو گویا اس نے ہمیشہ روزے رکھے۔" ❶ (مسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ ہمیشہ روزہ رکھنے کی مانند ہو گا الخ کیونکہ رمضان کے تیس روزے اور چھ عید کے کل چھتیس ہوئے دس گنا تین سو ساٹھ ہوتے ہیں' سال کے اتنے ہی دن ہوتے ہیں' تو گویا اس نے سال بھر کے روزے رکھے' سبحان اللہ کیا عنایت ہے مالک کی اپنے ضعیف بندوں پر۔

٢٠٤٨ - (١٣) وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ الْفِطْرِ وَالنَّحْرِ۔(متفق علیه) (البخاری حدیث رقم ١٩٩١ ومسلم حدیث رقم ١٤١ - ٨٢٧ وابوداؤد حدیث رقم ٢٤١٧ والترمذی حدیث رقم ٧٧٢ وابن ماجه حدیث رقم ١٧٢١ والدارمی حدیث رقم ١٧٥٣ واحمد فی المسند ٣/ ٧١)

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عید الفطر اور عید الاضحیٰ ❶ کے دن روزہ رکھنے سے منع کیا۔ (بخاری ومسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ نحر سے مراد جنس ہے' یعنی تمام دن نحر کے اور اس میں تغلیب ہے' اس لئے کہ تشریق کے دنوں میں بھی روزہ حرام ہے۔ اور اس کا بیان یہ ہے کہ نحر کے دن تین ہیں اور تشریق کے بھی تین دن اور یہ کل چار دن ہوتے ہیں' کیونکہ دسویں ذی الحجہ کو فقط نحر ہے اور گیارہ بارہ بھی نحر ہے اور تشریق بھی' اور تیرہ فقط تشریق ہے' حاصل یہ کہ پانچ دن روزے رکھنا حرام ہیں' چار دن عید الاضحیٰ کے اور ایک دن عید الفطر کا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



٢٠٤٩ - (١٤) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((لَا صَوْمَ فِيْ يَوْمَيْنِ الْفِطْرِ وَالْاَضْحٰى))۔ (متفق عليه) (البخاری حدیث رقم ١١٩٧ ومسلم حدیث رقم (١٤٠ - ٨٢٧) وابوداوٗد حدیث رقم ١١٩٧ والترمذی حدیث رقم ٧٧١ وابن ماجه حدیث رقم ١٧٢٢)

انہی (سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دن روزہ نہیں ہے۔'' (بخاری و مسلم)

٢٠٥٠ - (١٥) وَعَنْ نُبَيْشَةَ الْهُذَلِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اَيَّامُ التَّشْرِيْقِ اَيَّامُ اَكْلٍ وَّشُرْبٍ وَذِكْرِ اللّٰهِ۔)) (رواه مسلم) (مسلم حدیث رقم ١٤٤-١١٤١ وابوداوٗد حدیث رقم ٢٤١٩ والترمذی حدیث رقم ٧٧٣ وابن ماجه حدیث رقم ١٧٢٠)

سیدنا نبیشہ ہذلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ایام تشریق ❶ کھانے پینے اور اللہ تعالیٰ کو یاد کرنے کے دن ہیں۔'' (مسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ ایام تشریق ان دنوں کو کہتے ہیں جن میں حاجی لوگ منیٰ میں رہتے ہیں یعنی گیارہ' بارہ اور تیرہ ذوالحجہ کے' بعض نے کہا یوم نحر بھی ایام تشریق میں داخل ہے اور تیرہ تاریخ ایام تشریق میں نہیں ہے' ان دنوں میں اکثر علماء کے نزدیک روزہ مطلقاً حرام ہے اور بعض کے نزدیک اس متمتع کو درست ہے' جس کو ہدی نہ ملے' اور اس نے دسویں تک روزے نہ رکھے ہوں۔

٢٠٥١ - (١٦) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَصُوْمُ اَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اِلَّا اَنْ يَصُوْمَ قَبْلَهٗ اَوْ يَصُوْمَ بَعْدَهٗ۔ (متفق عليه) (البخاری حدیث رقم ١٩٨٥ ومسلم حدیث رقم (١٤٧ - ١١٤٤) وابوداوٗد حدیث رقم ٢٤٢٠ والترمذی حدیث رقم ٧٤٣ وابن ماجه حدیث رقم ١٧٢٣ واحمد فی المسند ٢/ ٤٥٨)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی شخص صرف جمعہ کے دن کا روزہ نہ رکھے جمعہ کے دن مگر اس طرح کہ اس سے پہلے ❶ یا اس کے بعد روزہ رکھے۔'' ❷ (بخاری و مسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ اس سے پہلے یعنی جمعرات کا دن۔ ❷ بعد یعنی ہفتہ کا دن۔

٢٠٥٢ - (١٧) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَخْتَصُّوْا لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ بِقِيَامٍ مِنْ بَيْنِ اللَّيَالِيْ وَلَا تَخْتَصُّوْا يَوْمَ الْجُمُعَةِ بِقِيَامٍ مِنْ بَيْنِ الْاَيَّامِ اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ فِيْ صَوْمٍ يَّصُوْمُهٗ اَحَدُكُمْ۔ (رواه مسلم) (مسلم حدیث رقم (١٤٨ - ١١٤٤)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جمعہ کی رات کو عبادت کے لئے اور جمعہ کے دن کو روزہ کے لئے مخصوص نہ کرو' ❶ مگر یہ کہ تم میں سے کوئی اس دن روزہ رکھتا ہو۔'' (مسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ جمعہ کی رات کو خاص نہ کرو الخ جمعہ میں غسل کرنا اور اول وقت جامع مسجد میں جانا اور نماز جمعہ کا پڑھنا ضروری

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ہے اس لئے اس کی شب بیداری اور روزے سے منع کیا کہ روزے کی سستی سے کہیں ان کاموں میں خلل نہ پڑے اور دوسرا سبب یہ ہے کہ عبادت کے لیے تمام دن برابر ہیں اور بغیر حکم شرع کے کسی وقت کو فضیلت نہیں لہٰذا کسی کو درست نہیں کہ اپنی طرف سے کسی دن میں خصوصیت لگائے۔

٢٠٥٣ - (١٨) وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ صَامَ يَوْمًا فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بَعَّدَ اللّٰهُ وَجْهَهٗ عَنِ النَّارِ سَبْعِيْنَ خَرِيْفًا۔(متفق عليه) (البخاری حديث رقم ٢٨٤٠ ومسلم حديث رقم ١٦٨-١١٥٣ والترمذی حديث رقم ١٦٢٣ والنسائی حديث رقم ٢٢٤٤ وابن ماجه حديث رقم ١٧١٧ والدارمی حديث رقم ٢٣٩٩ واحمد فی المسند ٣/ ٥٩)

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص کہ ایک دن اللہ تعالیٰ کی راہ میں ❶ روزہ رکھے تو اللہ تعالیٰ ستر برس کے سفر کی مقدار کے برابر اس کے چہرہ کو آگ سے دور کرے گا۔'' (بخاری ومسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ اللہ کی راہ میں' یعنی جہاد میں یا حج میں۔

٢٠٥٤ - (١٩) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَا عَبْدَاللّٰهِ اَلَمْ اُخْبَرْ اَنَّكَ تَصُوْمُ النَّهَارَ وَتَقُوْمُ اللَّيْلَ فَقُلْتُ بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ فَلَا تَفْعَلْ صُمْ وَاَفْطِرْ وَقُمْ وَنَمْ فَاِنَّ لِجَسَدِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَّاِنَّ لِعَيْنِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَاِنَّ لِزَوْجِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَاِنَّ لِزَوْرِكَ عَلَيْكَ حَقًّا لَاصَامَ مَنْ صَامَ الدَّهْرَ صَوْمُ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ مِّنْ كُلِّ شَهْرٍ صَوْمُ الدَّهْرِ كُلِّهٖ صُمْ كُلَّ شَهْرٍ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ وَاقْرَاِ الْقُرْاٰنَ فِیْ كُلِّ شَهْرٍ قُلْتُ اِنِّیْ اُطِيْقُ اَكْثَرَ مِنْ ذَالِكَ قَالَ صُمْ اَفْضَلَ الصَّوْمِ صَوْمَ دَاوٗدَ صِيَامُ يَوْمٍ وَاِفْطَارُ يَوْمٍ وَاقْرَاْ فِیْ كُلِّ سَبْعِ لَيَالٍ مَرَّةً وَلَا تَزِدْ عَلٰى ذٰلِكَ۔ (متفق عليه) (البخاری حديث رقم ١٩٧٥ ومسلم حديث رقم (١٨٢۔ ١١٥٩) وابوداؤد حديث رقم ٢٤٢٧ والنسائی حديث رقم ٢٣٨٩)

سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے عبداللہ! ❶ کیا مجھے نہیں بتایا گیا کہ تو دن کو روزہ رکھتا ہے اور رات کو قیام کرتا ہے؟'' میں نے کہا اے اللہ کے رسول! ہاں میں کرتا ہوں' آپ نے فرمایا: ''نہ کر' روزہ بھی رکھ اور افطار بھی کر اور قیام بھی کر اور سو بھی رہ' اس لیے کہ تیرے بدن کا تجھ پر حق ہے' تیری آنکھوں کا تجھ پر حق ہے' تیری بیوی کا بھی تجھ پر حق ہے' تجھ پر تیرے مہمان کا بھی حق ہے' جس شخص نے ہمیشہ روزہ رکھا' اس نے روزہ نہیں رکھا' ہر مہینہ میں تین دن کے روزے ہمیشہ کے روزوں کے برابر ہیں' ہر مہینہ میں تین دن روزے رکھ' اور قرآن پڑھ ہر مہینہ میں' میں نے کہا کہ میں اس سے زیادہ طاقت رکھتا ہوں' آپ نے فرمایا: ''روزہ رکھ روزہ بہترین داؤد کا روزہ' ایک دن روزہ رکھنا' ایک دن افطار کرنا اور سات رات میں ایک مرتبہ (مکمل) قرآن پڑھ اور نہ اس پر زیادہ کر۔'' (بخاری و مسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ اے عبداللہ یہ عبداللہ رضی اللہ عنہ نہایت عابد مرد تھے' انہوں نے نکاح تو کیا لیکن شب و روز عبادت میں مشغول رہتے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



بیوی کی خبر نہ لیتے' ایک روز عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ یعنی عبداللہ رضی اللہ عنہ کے باپ گھر میں آئے تو بہو کو دیکھا کہ پھٹے پرانے کپڑے پہنے ہے باپ نے اس کا سبب پوچھا تو اس نے کہا کہ میرا خاوند میری خبر نہیں لیتا' وہ شب و روز عبادت میں مشغول رہتا ہے تو ان کے باپ عمرو نے ان کی شکایت محمد ﷺ سے کی تو اس وقت آپ ﷺ نے یہ حدیث فرمائی' اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عبادت میں اعتدال اور میانہ روی اللہ تعالیٰ کو پسند ہے اتنی افراط بہتر کہ دوسرے حقوق ضائع ہوں اور نہ اتنی تفریط اچھی کہ جانوروں کی طرح جماع اور خواب اور خورد و نوش میں مشغول ہو کر عبادت سے غافل رہے۔ رحمہ اللہ تعالیٰ

## اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ (دوسری فصل)

٢٠٥٥- (٢٠) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَصُوْمُ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيْسَ (رواه الترمذی والنسائی) (الترمذی حدیث رقم ٧٤٥ والنسائی حدیث رقم ٢٣٦١ وابن ماجه حدیث رقم ١٧٣٩ واحمد فی المسند ٦/ ١٠٦)

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ سوموار اور جمعرات کو روزہ رکھتے تھے۔ (ترمذی ونسائی)

**حکم الحدیث**: اس کی سند صحیح ہے۔

٢٠٥٦- (٢١) وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُعْرَضُ الْاَعْمَالُ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيْسِ فَاُحِبُّ اَنْ يُّعْرَضَ عَمَلِیْ وَاَنَا صَائِمٌ (رواه الترمذی) (الترمذی حدیث رقم ٧٤٧ والدارمی حدیث رقم ١٧٥١ واحمد فی المسند ٥/ ٢٥٠)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "سوموار اور جمعرات کے دن اعمال پیش کئے جاتے ہیں تو میں پسند کرتا ہوں کہ جب میرے اعمال پیش کئے جائیں تو میں روزہ سے ہوں۔" (ترمذی)

**حکم الحدیث**: اس کی سند کمزور ہے لیکن شاہد اسے مضبوط کرتا ہے۔

٢٠٥٧- (٢٢) عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((يَا اَبَا ذَرٍّ اِذَا صُمْتَ مِنَ الشَّهْرِ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ فَصُمْ ثَلَاثَ عَشْرَةَ وَاَرْبَعَ عَشْرَةَ وَخَمْسَ عَشْرَةَ))۔ (رواه الترمذی والنسائی) (الترمذی حدیث رقم ٧٦١ والنسائی حدیث رقم ٢٤٢٢ واحمد فی المسند ٥/ ١٥٠)

سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اے ابوذر! جس وقت تو کسی مہینہ میں روزہ رکھنا چاہے تو تین دن تیرہ' چودہ اور پندرہ ❶ کو روزہ رکھ۔" (ترمذی و نسائی)

**حکم الحدیث**: اس کی سند حسن ہے۔

**فوائد الحدیث**: ❶ اور پندرہ کو اخ ان دنوں کو ایام بیض کہتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



۲۰۵۸- (۲۳) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ مِنْ غُرَّةِ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ وَقَلَّمَا كَانَ يُفْطِرُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ. (رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَرَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ اِلٰى ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ) (ابوداوٗد حديث رقم ٢٤٥٠ والترمذي حديث رقم ٧٤٢ والنسائي حديث رقم ٢٣٦٨ واحمد في المسند ١/ ٤٠٦)

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مہینہ کے آغاز سے تین روزے رکھتے تھے اور جمعہ ❶ کے دن کم ہی افطار کرتے تھے۔ (ترمذی' نسائی) اور ابوداؤد نے تین دن تک روایت کیا ہے)

**حکم الحدیث:** اس کی سند حسن ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ جمعہ کے دن الخ یہ ایک ہی حدیث جمعہ کے دن روزہ رکھنے کی دلیل نہیں ہو سکتی کیونکہ یہ فعل ہے' اور فعل قول کے معارض نہیں ہوتا اور احتمال ہے' کہ آپ جمعہ کے اول یا بعد بھی روزہ رکھتے ہوں یا یہ اباحت آپ سے خاص ہو' اور امت کو منع ہو' جیسے وصال کے روزے ہیں۔

۲۰۵۹- (۲۴) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَصُوْمُ مِنَ الشَّهْرِ اَلسَّبْتَ وَالْاَحَدَ وَالْاِثْنَيْنِ وَمِنَ الشَّهْرِ الْاٰخَرِ اَلثُّلَاثَآءَ وَالْاَرْبِعَآءَ وَالْخَمِيْسَ (رواه الترمذی) (الترمذي حديث رقم ٧٤٦)

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی مہینہ میں ہفتے' اتوار اور سوموار کا اور دوسرے مہینے میں منگل' بدھ اور جمعرات کا روزہ رکھتے تھے۔ (ترمذی)

**حکم الحدیث:** اس کی سند صحیح ہے۔

۲۰۶۰- (۲۵) وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَأْمُرُنِىْ اَنْ اَصُوْمَ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ مِّنْ كُلِّ شَهْرٍ اَوَّلُهَا الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيْسُ (رواہ ابو داوٗد و النسائی) (ابوداوٗد حديث رقم ٢٤٥٢ والنسائي حديث رقم ٢٤١٩)

ام المؤمنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے یہ حکم فرماتے تھے کہ میں ہر مہینہ سے تین دن روزے رکھوں ان میں ❶ سے پہلا سوموار یا جمعرات ہو۔ (ابوداؤد و نسائی)

**حکم الحدیث:** اس کی سند صحیح ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ ان میں سے پہلا الخ الخمیس میں ''و'' ''او'' کے معنی میں ہے: یعنی تین روزے رکھ کر اول ان کا پیر کا دن ہو اور دو دن منگل اور بدھ ہوں یا اول جمعرات کا دن ہو اور دو دن جمعہ اور ہفتہ کے ہوں۔ منہ

۲۰۶۱- (۲۶) وَعَنْ مُسْلِمٍ نِالْقُرَشِيِّ قَالَ سَأَلْتُ اَوْسُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ صِيَامِ الدَّهْرِ فَقَالَ اِنَّ لِاَهْلِكَ عَلَيْكَ حَقًّا صُمْ رَمَضَانَ وَالَّذِىْ يَلِيْهِ وَكُلَّ

سیدنا مسلم قرشی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہمیشہ روزے رکھنے کے متعلق پوچھا گیا' تو آپ نے فرمایا: ''تجھ پر تیرے ❶ اہل کا حق ہے' رمضان کے روزے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اَرْبِعَآءَ وَخَمِيْسَ فَاِذَا اَنْتَ قَدْ صُمْتَ الدَّهْرَ كُلَّهٗ (رواه ابو داوٗد والترمذی) (ابوداوٗد حدیث رقم ۲۴۳۲ والترمذی حدیث رقم ۷۴۸)

رکھ اور ان ایام کے جو ان کے متصل ہیں اور ہر بدھ اور جمعرات کو تو اس طرح تو نے ہمیشہ روزے رکھے۔'' (ابوداؤد و ترمذی)

**حکم الحدیث**: اس کی سند ضعیف ہے۔

**فوائد الحدیث**: ❶ تحقیق تیرے اہل کے لئے الخ اس سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اپنی امت مرحومہ پر نرمی، شفقت اور مہربانی معلوم ہوئی اور ارشاد ان کی صلاح خیر کا اور تلقین اور تعلیم آپ کی ان کے آرام و راحت کے لئے اور کمال اہتمام آپ کا اسباب میں اور نہایت تعمق اور استغراق سے عبادات شاقہ میں روکنا کیونکہ وہ دوسرے حقوق کے ادا کرنے سے مانع ہو جاتا ہے اور سنت ہمیشہ متوسط ہے جیسے ایمان اور اسلام تمام ادیان میں متوسط ہے۔

۲۰۶۲ - (۲۷) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنْ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ بِعَرَفَةَ (رواه ابو داوٗد) (ابوداوٗد حدیث رقم ۲۴۴۰ وابن ماجه حدیث رقم ۱۷۳۲ واحمد فی المسند ۲/ ۴۴۶)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عرفات ❶ میں عرفہ کے دن روزہ رکھنے سے منع کیا۔ (ابوداؤد)

**حکم الحدیث**: اس کی سند ضعیف ہے۔

**فوائد الحدیث**: ❶ عرفات میں کیونکہ کمزوری کی وجہ سے وہاں کے افعال میں کمی واقع ہوگی اور یہ نہی تنزیہی ہے نہ کہ تحریمی۔

۲۰۶۳ - (۲۸) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ عَنْ اُخْتِهِ الصَّمَّآءِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا تَصُوْمُوْا يَوْمَ السَّبْتِ اِلَّا فِيْمَا افْتُرِضَ عَلَيْكُمْ فَاِنْ لَّمْ يَجِدْ اَحَدُكُمْ اِلَّا لِحَآءَ عِنَبَةٍ اَوْ عُوْدَ شَجَرَةٍ فَلْيَمْضَغْهُ۔ (رواه احمد' ابو داوٗد' الترمذی وابن ماجة والدارمی) (ابوداوٗد حدیث رقم ۲۴۲۱ والترمذی حدیث رقم ۷۴۴ وابن ماجه حدیث رقم ۱۷۲۶ و الدارمی حدیث رقم ۱۷۴۹ واحمد فی المسند ۶/ ۱۶۸)

سیدنا عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ نے اپنی بہن سیدہ صماء رضی اللہ عنہا سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم ہفتہ کے دن روزہ نہ رکھو مگر اس صورت میں کہ تم پر فرض کیا جائے ❶ اور اگر تم میں سے کوئی شخص نہ پائے (کوئی چیز) ایک مگر انگور کا چھلکا یا درخت کی لکڑی تو چاہئے کہ اس کو چبائے۔'' ❷ (احمد، ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ، دارمی)

**حکم الحدیث**: اس کی سند صحیح ہے۔

**فوائد الحدیث**: ❶ کہ فرض کیا جائے مثلاً رمضان میں آ جائے۔ ❷ اس کو چبا لے الخ مطلب یہ ہے کہ افطار کرے جس طرح سے ممکن ہو روزہ نہ رکھے اور یہاں بھی مراد یہ ہے کہ ہفتہ کا اکیلا روزہ منع ہے اور اگر جمعہ کے ساتھ ملا کر رکھے تو درست ہے اور یہ حکم خود سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث سے ملتا ہے جو فصل اول میں گزری ہے۔

۲۰۶۴ - (۲۹) وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ يَوْمًا فِيْ سَبِيْلِ

سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص اللہ کی راہ میں ایک دن کا روزہ رکھتا ہے تو اللہ تعالیٰ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اللّٰهِ جَعَلَ اللّٰهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّارِ خَنْدَقًا كَمَا بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ۔ (رواه الترمذى) (الترمذى حديث رقم ١٦٢٤)

اس کے اور آگ کے درمیان خندق بنا دیتا ہے جیسے آسمان اور زمین کے درمیان فاصلہ ہے۔" (ترمذی)

**حکم الحدیث**: اس کی سند حسن غریب ہے۔

٢٠٦٥ - (٣٠) وَعَنْ عَامِرِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْغَنِيْمَةُ الْبَارِدَةُ الصَّوْمُ فِي الشِّتَآءِ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمَذِيُّ) وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ مُرْسَلٌ۔ (الترمذى حديث رقم ٧٩٧ واحمد فى المسند ٤/ ٣٣٥)

سیدنا عامر بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "موسم سرما میں روزہ رکھنا ٹھنڈی غنیمت ہے۔" (احمد و ترمذی) اور امام ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث مرسل ہے۔

**حکم الحدیث**: اس کی سند ضعیف ہے۔ لیکن شاہد کی بنا پر حسن ہے۔

٢٠٦٦ - (٣١) وَذُكِرَ حَدِيْثُ اَبِیْ هُرَيْرَةَ مَا مِنْ اَيَّامٍ اَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ فِيْ بَابِ الْاُضْحِيَّةِ۔

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث ما من ایام احب الی الله قربانی کے باب میں ذکر کی گئی ہے۔

## اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ (تیسری فصل)

٢٠٦٧ - (٣٢) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ فَوَجَدَ الْيَهُوْدَ صِيَامًا يَوْمَ عَاشُوْرَآءَ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا هٰذَا الْيَوْمُ الَّذِیْ تَصُوْمُوْنَهُ فَقَالُوْا هٰذَا يَوْمٌ عَظِيْمٌ اَنْجَى اللّٰهُ فِيْهِ مُوْسٰى وَقَوْمَهُ وَغَرَّقَ فِرْعَوْنَ وَقَوْمَهُ فَصَامَهُ مُوْسٰى شُكْرًا فَنَحْنُ نَصُوْمُهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَنَحْنُ اَحَقُّ وَاَوْلٰى بِمُوْسٰى مِنْكُمْ فَصَامَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَاَمَرَ بِصِيَامِهِ۔ (متفق عليه) (البخارى حديث رقم ٢٠٠٤ ومسلم حديث رقم ١٢٧ـ ١١٣٠) وابو داؤد حديث رقم ٢٤٤٤ وابن ماجه حديث رقم ١٧٣٤ والدارمى حديث رقم ١٧٥٩ واحمد فى المسند ٢/ ٣٥٩)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو یہود کو عاشورہ کے دن روزہ سے پایا، ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "کیا ہے یہ دن جس میں تم روزہ رکھتے ہو؟" یہود نے کہا کہ یہ عظیم دن ہے، اللہ تعالیٰ نے نجات دی اس میں موسیٰ علیہ السلام کو اور ان کی قوم کو اور غرق کیا فرعون کو اور اس کی قوم کو، تو اس دن موسیٰ علیہ السلام نے شکر کا روزہ رکھا لہٰذا ہم بھی اس دن روزہ رکھتے ہیں، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "ہم تم سے زیادہ موسیٰ علیہ السلام کے حق دار ہیں، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ ❶ رکھا اور اس کا روزہ رکھنے حکم فرمایا۔" (بخاری و مسلم)

**فوائد الحدیث**: ❶ پس روزہ رکھا مسلم کی ایک روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں بھی عاشورہ کا روزہ رکھتے تھے، جبکہ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ یہود کو دیکھ کر رکھنے لگے تو ان میں تطبیق یہ ہے کہ روزہ عاشورہ کا تو پہلے ہی سے رکھا کرتے تھے مگر جب یہود سے سنا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



کہ وہ موسیٰ علیہ السلام کی اتباع کے لئے روزہ رکھتے ہیں تو آپ نے اور زیادہ اہتمام کیا۔

٢٠٦٨ - (٣٣) وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَصُوْمُ يَوْمَ السَّبْتِ وَيَوْمَ الْأَحَدِ أَكْثَرَ مَا يَصُوْمُ مِنَ الْأَيَّامِ وَيَقُوْلُ إِنَّهُمَا يَوْمَا عِيْدٍ لِّلْمُشْرِكِيْنَ فَأَنَا أُحِبُّ أَنْ أُخَالِفَهُمْ (رواه احمد) (احمد فی المسند ٦/ ٣٢٤)

ام المؤمنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ ہفتہ اور اتوار کے دن اور دنوں سے اکثر روزہ رکھتے تھے ❶ اور فرماتے کہ تحقیق یہ دو دن مشرکوں کی عید کے ہیں ❷ تو میں بہت پسند کرتا ہوں کہ میں ان کا خلاف کروں۔ (احمد)

**حکم الحدیث**: اس کی سند ضعیف ہے۔

**فوائد الحدیث**: ❶ روزہ رکھتے الخ یہ حدیث اس حدیث کے مخالف نہیں ہے جس میں ہفتہ کے دن روزہ رکھنے سے روکا ہے' کیونکہ اس میں اکیلے ہفتہ کے دن کا روزہ منع ہے اور ہفتہ کا روزہ جمعہ کے ساتھ ملا کر یا اتوار کے ساتھ ملا کر بلا شبہ درست ہے اور اس حدیث میں ہفتہ اور اتوار دونوں کے روزوں کا بیان ہے۔ ❷ مشرکوں کے لئے الخ مشرکوں سے مراد حدیث میں یہود اور نصاریٰ ہیں' یہود کو مشرک کہا کیونکہ وہ سیدنا عزیز علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ کا بیٹا قرار دیتے ہیں اور انصار کو مسیح ابن اللہ کہنے کی وجہ سے مشرک قرار دیا۔

٢٠٦٩ - (٣٤) وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَأْمُرُ بِصِيَامِ يَوْمِ عَاشُوْرَآءَ وَيَحُثُّنَا عَلَيْهِ وَيَتَعَاهَدُنَا عِنْدَهُ فَلَمَّا فُرِضَ رَمَضَانُ لَمْ يَأْمُرْنَا وَلَمْ يَنْهَنَا عَنْهُ وَلَمْ يَتَعَاهَدْنَا عِنْدَهُ۔ (رواه مسلم) (مسلم حديث رقم ١٢٥ـ ١١٢٨)

سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ ہم کو عاشورہ کے دن کے روزہ کا حکم فرماتے تھے اور ہم کو اس پر رغبت دلاتے اور خبر گیری کرتے ہماری' پھر جب رمضان فرض ہوا تو نہ حکم فرمایا ہم کو اور نہ ہم کو اس سے منع کیا اور نہ اس دن کے آنے سے ہماری خبر گیری رکھی۔ (مسلم)

٢٠٧٠ - (٣٥) وَعَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ أَرْبَعٌ لَمْ تَكُنْ يَدَعُهُنَّ النَّبِيُّ ﷺ صِيَامُ عَاشُوْرَآءَ وَالْعَشْرِ وَثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِّنْ كُلِّ شَهْرٍ وَّرَكْعَتَانِ قَبْلَ الْفَجْرِ۔ (رواه النسائي) (النسائي حديث رقم ٢٤١٥)

ام المؤمنین سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے چار چیزیں ہیں کہ جن کو نبی ﷺ نہ چھوڑتے' عاشورہ کا روزہ رکھنا اور دس دن ذوالحجہ کے ❶ اور تین دن ہر مہینہ سے اور فجر سے پہلے دو رکعات۔ (نسائی)

**حکم الحدیث**: اس کی کچھ سند صحیح ہے۔

**فوائد الحدیث**: ❶ ذوالحجہ کے دس دن الخ اس سے نو دن مراد ہیں کیونکہ عید کے دن روزہ حرام ہے۔

٢٠٧١ - (٣٦) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُفْطِرُ أَيَّامَ الْبِيْضِ فِيْ حَضَرٍ وَّلَا سَفَرٍ۔ (رواه النسائي) (النسائي حديث رقم ٢٣٤٥)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ ایام بیض کے روزے حضر اور نہ ہی سفر میں چھوڑتے تھے۔ (نسائی)

**حکم الحدیث**: اس کی سند حسن ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



۲۰۷۲ - (۳۷) وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِكُلِّ شَيْءٍ زَكَاةٌ وَزَكَاةُ الْجَسَدِ الصَّوْمُ۔ (رواه ابن ماجة) (ابن ماجه حديث رقم ۱۷٤٥)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہر چیز کے لیے زکوٰۃ ہے اور بدن ❶ کی زکوٰۃ روزہ رکھنا ہے۔'' (ابن ماجہ)

**حکم الحدیث**: اس کی سند ضعیف ہے۔

**فوائد الحدیث**: ❶ اور بدن کی زکوٰۃ روزہ رکھنا ہے یعنی روزے کی وجہ سے بدن کا کچھ حصہ ڈھل جاتا ہے تو گویا بدن کی زکوٰۃ ہوئی۔

۲۰۷۳ - (۳۸) وَعَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ يَصُوْمُ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيْسِ فَقِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّكَ تَصُوْمُ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيْسِ فَقَالَ اِنَّ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيْسِ يَغْفِرُ اللّٰهُ فِيْهِمَا لِكُلِّ مُسْلِمٍ اِلَّا ذَا هَاجِرَيْنِ يَقُوْلُ دَعْهُمَا حَتّٰى يَصْطَلِحَا (رواه احمد وابن ماجة) (ابن ماجه حديث رقم ۱۷٤٥ واحمد في المسند ۲/ ۲۲۹)

انہی (سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سوموار اور جمعرات کے دن روزہ رکھتے تھے' تو کہا گیا اے اللہ کے رسول! آپ سوموار اور جمعرات کے دن روزہ رکھتے ہیں' آپ نے فرمایا: ''سوموار اور جمعرات کے دن اللہ تعالیٰ بخشش کرتا ہے ان دونوں میں سے ہر مسلمان کے لیے مگر دو شخص جو ملاقات ترک کرتے ہیں' اللہ تعالیٰ فرماتا ہے چھوڑ دے ان کو یہاں تک کہ وہ صلح کریں۔'' (احمد وابن ماجہ)

**حکم الحدیث**: اس کی سند ضعیف ہے۔

۲۰۷٤ - (۳۹) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ يَوْمًا اِبْتِغَاءَ وَجْهِ اللّٰهِ بَعَّدَهُ اللّٰهُ مِنْ جَهَنَّمَ كَبُعْدِ غُرَابٍ طَائِرٍ وَهُوَ فَرْخٌ حَتّٰى مَاتَ هَرَمًا۔ (احمد في المسند ۲/ ۵۲٦)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص ایک دن کا روزہ اللہ تعالیٰ کی رضا مندی کے لیے رکھے تو اللہ تعالیٰ اس کو اڑتے ہوئے کوے کی جو کہ بچہ ہو یہاں تک کہ وہ بوڑھا ہو کر مر جائے اتنی مقدار ❶ اس کو دوزخ سے دور رکھے گا۔''

**حکم الحدیث**: اس کی سند ضعیف ہے۔

**فوائد الحدیث**: ❶ اتنی مقدار الخ۔ کہتے ہیں کہ کوے کی عمر سو برس کی ہوتی ہے غرض یہ ہے کہ اگر کوا ابتداء عمر سے اخیر عمر تک اڑتا رہے تو خیال کرنا چاہیے کہ کس قدر مسافت طے کرے گا' اتنا ہی اللہ تعالیٰ روزہ دار کو دوزخ سے دور کرے گا۔

۲۰۷٥ - (٤٠) رَوَاهُ اَحْمَدُ وَرَوَى الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ قَيْسٍ۔ (البيهقي في شعب الايمان عن سلمة بن قيس حديث رقم ۳۵۹۰)

احمد' بیہقی نے شعب الایمان میں سیدنا سلمہ بن قیس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



# باب

## باب ہے ❶

## اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ (پہلی فصل)

٢٠٧٦ - (١) عَنْ عَائِشَةَ دَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ فَقَالَ هَلْ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ فَقُلْنَا لَا قَالَ فَإِنِّي إِذًا صَائِمٌ ثُمَّ أَتَانَا يَوْمًا آخَرَ فَقَالَ هَلْ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ أُهْدِيَ لَنَا حَيْسٌ فَقَالَ أَرِينِيهِ فَلَقَدْ أَصْبَحْتُ صَائِمًا فَأَكَلَ۔ (رواه مسلم) (مسلم حديث رقم ١١٥٤-١٧٠ وابو داوٗد حديث رقم ٥٤٥٥ و النسائي حديث رقم ٢٣٢٢ واحمد في المسند ٦/ ٢٠٧)

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک دن نبی ﷺ میرے پاس تشریف لائے تو فرمایا: "کیا تمہارے پاس کچھ ہے؟" ہم نے کہا نہیں' آپ نے فرمایا: "تو پھر میں اس وقت روزہ دار ہوں" پھر ایک دن آپ ہمارے پاس آئے اور پوچھا "کیا تمہارے پاس کچھ ہے؟" ہم نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! ہم کو حیس ہدیہ بھیجا گیا ہے' آپ نے فرمایا: "لاؤ مجھے دکھاؤ' البتہ میں روزہ سے ❷ ہوں پھر آپ نے وہ کھا ❸ لیا۔" (مسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ یعنی پہلے بابوں کے تتمہ اور لواحق میں۔ ❷ میرک شاہؒ نے فرمایا ہے کہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نفل روزہ کو رکھ کر توڑنا جائز ہے' اور اکثر علماء کا یہی قول ہے جبکہ ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک اگر عذر سے توڑے تو جائز ہے ورنہ نہیں' علامہ صدر الدین نے فرمایا ہے کہ جو شخص نفل نماز یا روزہ شروع کرے تو امام شافعی اور امام احمد رحمہ اللہ کے نزدیک اس کا پورا کرنا مستحب ہے اور اگر اس کو توڑ ڈالے تو قضا لازم نہیں اور ابوحنیفہ اور امام مالک رحمہ اللہ کے نزدیک اس کو پورا کرنا واجب ہے۔ ❸ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نفل روزہ کی نیت دن کو بھی زوال سے پہلے پہلے جائز ہے اور نفل روزہ والے کو اختیار ہے چاہے پورا کرے چاہے توڑ ڈالے۔

٢٠٧٧ - (٢) وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى أُمِّ سُلَيْمٍ فَأَتَتْهُ بِتَمْرٍ وَسَمْنٍ فَقَالَ أَعِيدُوْا سَمْنَكُمْ فِي سِقَائِهِ وَتَمْرَكُمْ فِي وِعَائِهِ فَإِنِّي صَائِمٌ ثُمَّ قَامَ إِلَى نَاحِيَةٍ مِّنَ الْبَيْتِ فَصَلَّى غَيْرَ الْمَكْتُوبَةِ فَدَعَا لِأُمِّ سُلَيْمٍ وَأَهْلِ بَيْتِهَا۔ (رواه البخاري) (البخاري حديث رقم ١٩٨٢)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ ام سلیم رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لے گئے' تو ام سلیم رضی اللہ عنہا آپ کے لئے کھجور اور گھی لائیں' آپ نے فرمایا: "اپنے گھی کو مشک اور کھجوروں کو برتن میں ڈال رکھو اس لئے کہ میں روزہ سے ❶ ہوں پھر آپ گھر کے ایک کونے میں کھڑے ہوئے پس آپ نے فرضی نماز کے علاوہ (نفلی) نماز پڑھی پس آپ نے ام سلیم اور اس کے گھر والوں کے لیے دعا کی۔" (بخاری)

**فوائد الحدیث:** ❶ میں روزہ سے ہوں الخ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ نفل روزہ رکھنے والے کو افطار کرنا دعوت میں ضروری نہیں جب کہ میزبان کی خفگی کا ڈر نہ ہو۔

٢٠٧٨ - (٣) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ﷺ إِذَا دُعِيَ اَحَدُكُمْ اِلٰى طَعَامٍ وَهُوَ صَآئِمٌ فَلْيَقُلْ اِنِّيْ صَآئِمٌ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ اِذَا دُعِيَ اَحَدُكُمْ فَلْيُجِبْ فَاِنْ كَانَ صَائِمًا فَلْيُصَلِّ وَاِنْ كَانَ مُفْطِرًا فَلْيَطْعَمْ۔ (رواه مسلم) (مسلم حديث رقم (١٥٩۔ ١١٥٠) والترمذي حديث رقم ٧٨١ وابن ماجه حديث رقم ١٧٥٠ والدارمي حديث رقم ١٧٣٧ واحمد في المسند ٢/ ٥٠٧)

''جس وقت تم میں سے کوئی شخص کھانے کے لیے بلایا جائے اور وہ روزے سے ہو تو اسے چاہئے کہ وہ کہے میں روزہ سے ہوں۔'' ❶ اور ایک روایت میں ہے: ''جس وقت تم میں سے کسی کو بلایا جائے تو اسے چاہئے کہ قبول کرے پھر اگر روزہ دار ہو تو دعا کرے اور اگر روزے سے نہ ہو تو کھائے۔'' ❷ (مسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ میں روزہ سے ہوں الخ یعنی نفل عبادت کا چھپانا بہتر ہے' لیکن دعوت میں اظہار کردے یعنی کہے روزہ کی وجہ سے معذور ہوں' ورنہ کھالیتا' تا کہ اسے رنج نہ ہو۔ ❷ تو چاہئے کہ کھائے الخ یعنی دعوت کا رد کرنا حرام ہے اگر عذر ہو تو اختیار ہے اور اگر دعوت میں کچھ بدعت ہو' جیسے ناچ اور راگ' اگر اس کے جانے سے یہ موقوف ہو جائے تو ضرور جائے اور اگر موقوف نہ ہو سکے تو پھر نہ جائے اور اس عذر سے دعوت کا رد کرنا درست ہے۔

## اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ (دوسری فصل)

٢٠٧٩ - (٤) عَنْ اُمِّ هَانِئٍ قَالَتْ لَمَّا كَانَ يَوْمُ الْفَتْحِ فَتْحِ مَكَّةَ جَآءَتْ فَاطِمَةُ فَجَلَسَتْ عَلٰى يَسَارِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَاُمِّ هَانِئٍ عَنْ يَّمِيْنِهِ فَجَآءَتِ الْوَلِيْدَةُ بِاِنَاءٍ فِيْهِ شَرَابٌ فَنَاوَلَتْهُ فَشَرِبَ مِنْهُ ثُمَّ نَاوَلَهٗ اُمَّ هَانِئٍ فَشَرِبَتْ مِنْهُ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَقَدْ اَفْطَرْتُ وَكُنْتُ صَائِمَةً فَقَالَ لَهَا اَكُنْتِ تَقْضِيْنَ شَيْئًا قَالَتْ لَا قَالَ فَلَا يَضُرُّكِ اِنْ كَانَ تَطَوُّعًا۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ) وَفِيْ رِوَايَةٍ لِاَحْمَدَ وَالتِّرْمِذِيِّ نَحْوَهٗ وَفِيْهِ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَمَا اِنِّيْ كُنْتُ صَائِمَةً فَقَالَ اَلصَّائِمُ الْمُتَطَوِّعُ اَمِيْرُ نَفْسِهٖ اِنْ شَآءَ صَامَ وَاِنْ شَآءَ اَفْطَرَ۔ (ابوداؤد حديث رقم ٢٤٥٦ والترمذي حديث رقم ٧٣١ والدارمي حديث رقم ١٧٣٦ واحمد في المسند ٦/ ٣٤٢)

سیدہ ام ہانی رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب فتح مکہ کا دن ہوا تو سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا آئیں اور رسول اللہ ﷺ کے بائیں طرف بیٹھ گئیں اور ام ہانی رضی اللہ عنہا نبی ﷺ کے دائیں طرف تھیں' پھر لونڈی ایک برتن لائی کہ اس میں کچھ پینے کی چیز تھی' لونڈی نے نبی ﷺ کو وہ برتن دیا' آپ نے اس سے پیا پھر وہ برتن آپ نے ام ہانی رضی اللہ عنہا کو دیا پھر انہوں نے اس سے پیا' اور کہا اے اللہ کے رسول! تحقیق میں نے افطار کر لیا اور میں روزہ سے تھی' آپ نے اسے فرمایا کہ کیا تو کچھ قضا ❶ کرتی تھی؟'' اس نے کہا نہیں' آپ نے فرمایا: ''اگر یہ روزہ نفل تھا تو کچھ حرج نہیں۔'' (ابوداؤد' ترمذی' دارمی) احمد اور ترمذی کی روایت میں اس طرح ہے کہ ام ہانی رضی اللہ عنہا نے کہا اے اللہ کے رسول! تحقیق میں روزہ سے تھی' آپ نے فرمایا نفل روزہ رکھنے والا اپنے نفس کا مالک ہے اگر چاہے تو روزہ رکھ لے اور اگر چاہے تو افطار کرے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ قضا کرتی تو کچھ الخ یعنی یہ روزہ قضاء رمضان کا تھا یا نذر کا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



۲۰۸۰ - (۵) وَعَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اَنَا وَحَفْصَةُ صَائِمَتَيْنِ فَعُرِضَ لَنَا طَعَامٌ اِشْتَهَيْنَاهُ فَاَكَلْنَا مِنْهُ فَقَالَتْ حَفْصَةُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا كُنَّا صَائِمَتَيْنِ فَعُرِضَ لَنَا طَعَامٌ اِشْتَهَيْنَاهُ فَاَكَلْنَا مِنْهُ قَالَ اِقْضِيَا يَوْمًا اٰخَرَ مَكَانَهٗ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

زہری سے روایت ہے کہ انہوں نے عروہ رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا' انہوں نے کہا میں اور سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا روزہ دار تھیں' ہمارے سامنے کھانا لایا گیا کہ ہم نے اس کی خواہش کی تو ہم نے اس میں سے کھایا' سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے کہا اے اللہ کے رسول! شان یہ ہیں کہ ہم روزہ سے تھیں' ہمارے سامنے کھانا لایا گیا ہم نے اس کی خواہش کی تو ہم نے اس میں سے کھایا' آپ نے فرمایا: ''تم دونوں اس کے بدلہ میں ایک دن کی قضا کرو۔'' ❶ (ترمذی)

وَذَكَرَ جَمَاعَةٌ مِّنَ الْحُفَّاظِ رَوَوْا عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَائِشَةَ مُرْسَلًا وَلَمْ يَذْكُرُوْا فِيْهِ عَنْ عُرْوَةَ وَهٰذَا اَصَحُّ وَرَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ عَنْ زُمَيْلٍ مَوْلٰى عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ۔ (ابوداؤد حدیث رقم ۲۴۵۷ و الترمذی حدیث رقم ۷۳۵ والموطا حدیث رقم ۵۰ واحمد فی المسند ۶/ ۲۶۳)

اور ترمذی نے کہا کہ حفاظ کی ایک بہت بڑی جماعت نے اس حدیث کو زہری سے اور زہری نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے بطریق ❷ ارسال روایت کیا اور اس میں عروہ کا ذکر نہیں کیا اور یہ صحیح تر ہے اور اس کو ابوداؤد نے عروہ کے آزادہ کردہ غلام زمیل ❸ سے روایت کیا انہوں نے عروہ سے نقل کیا اور عروہ نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے۔

**حکم الحدیث**: یہ حدیث ضعیف ہے۔

**فوائد الحدیث**: ❶ قضاء کرو الخ امام مالک اور امام ابوحنیفہؒ نے اس سے یہ نکالا ہے کہ نفل روزہ واجب ہو جاتا ہے اور شافعی' احمد اہل حدیث کے نزدیک قضا واجب نہیں ہوتی وہ اس عمل کو ندب پر محمول کرتے ہیں۔ ❷ بطریق ارسال کے الخ مرسل اصطلاح اہل حدیث میں اس کو کہتے ہیں جس میں صحابی کا ذکر نہ ہو بلکہ تابعی خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرے اور کبھی مرسل بمعنی منقطع بھی آتا ہے اور منقطع اس روایت کو کہتے ہیں کہ جس صحابی تو مذکور ہو مگر صحابی کے نیچے کوئی راوی مذکور نہ ہو اور یہاں بھی مرسل سے مراد منقطع ہے۔ ❸ قولہ زمیل سے الخ امام بخاری رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ نہ زمیل کا سماع عروہ سے پہچانا جاتا ہے اور نہ یزید کا سماع زمیل سے اور یہ حدیث لائق حجت نہیں خطابیؒ نے فرمایا ہے کہ اس حدیث کی سند ضعیف ہے اور زمیل راوی مجہول ہے۔ (مرقاۃ)

۲۰۸۱ - (۶) وَعَنْ اُمِّ عُمَارَةَ بِنْتِ كَعْبٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ عَلَيْهَا فَدَعَتْ لَهٗ بِطَعَامٍ فَقَالَ لَهَا كُلِيْ فَقَالَتْ اِنِّيْ صَائِمَةٌ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ اِنَّ الصَّائِمَ اِذَا اُكِلَ عِنْدَهٗ صَلَّتْ عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ حَتّٰى يَفْرُغُوْا۔ (رواه احمد والترمذی وابن ماجة والدارمی) (الترمذی حدیث رقم ۷۸۵ وابن ماجه حدیث رقم

سیدہ ام عمارہ بنت کعب رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لائے تو انہوں نے آپ کے لئے کھانا منگوایا' آپ نے فرمایا: ''کھاتو'' اس نے کہا' میں روزہ سے ہوں' نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''روزہ دار کے پاس کھایا جاتا ہے' تو اس ❶ پر فرشتے رحمت بھیجتے ہیں یہاں تک کہ کھانے والے فارغ ہوں۔'' (احمد و ترمذی ❷ و ابن ماجہ و

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



١٧٤٨ والدارمی حدیث رقم ١٧٣٨ واحمد فی المسند ٦/ ٣٦٥) دارمی)

**حکم الحدیث**: یہ حدیث ضعیف ہے۔

**فوائد الحدیث**: ❶ اس پر فرشتے الخ کیونکہ فرشتوں سے بڑھ کر اس نے کام کیا کہ کھانے کی خواہش رکھتے ہوئے اس سے محض اللہ تعالیٰ کی رضامندی کے لئے باز رہا اور فرشتے جو کھانے سے باز رہتے ہیں تو وہ اس وجہ سے کہ ان کو کھانے پینے کی خواہش ہی نہیں ہے۔

❷ قولہ اور ترمذی الخ ترمذی نے اس حدیث کو حسن صحیح کہا ہے اپنی کتاب میں۔ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ مرقات

## اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ (تیسری فصل)

٢٠٨٢ - (٧) عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ دَخَلَ بِلَالٌ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ يَتَغَدّٰى فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلْغَدَآءَ يَا بِلَالُ! قَالَ اِنِّيْ صَائِمٌ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ نَأْكُلُ رِزْقَنَا وَفَضْلُ رِزْقِ بِلَالٍ فِي الْجَنَّةِ اَشَعَرْتَ يَا بِلَالُ اَنَّ الصَّائِمَ يُسَبِّحُ عِظَامُهٗ وَتَسْتَغْفِرُ لَهُ الْمَلَائِكَةُ مَا اُكِلَ عِنْدَهٗ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ) (البیهقی حدیث رقم ٣٥٨٦)

سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا بلال رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور وہ صبح کا طعام کھا رہے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''حاضر ہو کھانے کے لئے اے بلال!'' بلال رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں روزہ دار ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہم اپنا رزق کھاتے ہیں جبکہ بلال کا بہتر رزق جنت میں ہے اے بلال! کیا تجھے معلوم ہے کہ روزہ دار کی ہڈیاں تسبیح کرتی ہیں اور اس کے لئے فرشتے بخشش چاہتے ہیں جب تک کہ اس کے نزدیک کھایا جائے۔ (بیہقی فی شعب الایمان)

**حکم الحدیث**: اس کی سند ضعیف ہے۔

# بَابُ لَيْلَةِ الْقَدْرِ

## لیلۃ القدر کے بیان میں

## اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ (پہلی فصل)

٢٠٨٣ - (١) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ تَحَرَّوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْوِتْرِ مِنَ الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ۔ (رواه البخاری) (البخاری حدیث رقم ٢٠١٧ ومسلم حدیث رقم (٢١٩۔ ١١٦٩) وابوداؤد حدیث رقم ١٣٨٥ والترمذی

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''شب قدر کو رمضان کے آخری عشرہ کی طاق راتوں ❶ میں تلاش کرو۔'' (بخاری)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



حدیث رقم ۷۹۲ والموطا حدیث رقم ۱۰ من کتاب الاعتکاف واحمد فی المسند ۶/ ۵۰)

**فوائد الحدیث:** ❶ طاق راتوں میں الخ یعنی اکیس' تیئیس' پچیس' ستائیس' انتیس کی رات میں' شب قدر میں بہت اختلاف ہے بعض نے کہا رمضان کی پہلی رات ہے' بعض نے کہا سترھویں ہے' بعض نے کہا اٹھارہویں' بعض نے کہا انیسویں' بعض نے کہا اکیسویں' بعض نے کہا تیئیسویں' بعض نے کہا پچیسویں' بعض نے کہا ستائیسویں' بعض نے کہا انتیسویں' بعض نے کہا رمضان کی آخری رات' بعض نے کہا ان کی جفت راتوں میں' بعض نے کہا پورے رمضان میں' بعض نے کہا رمضان کے آخری عشرہ میں پلٹتی رہتی ہے' یعنی کسی سال اکیسویں' کسی سال تیئیسویں کسی سال ستائیسویں میں ہوتی ہے اور ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے کہا' شب قدر رمضان میں ہے' لیکن مختلف تاریخوں میں ہوتی ہے' اور صاحبین کے نزدیک ایک ہی تاریخ میں ہوتی ہے لیکن وہ معین نہیں ہے اور شافعی رحمہ اللہ نے کہا رمضان کے آخری عشرہ میں ہوتی ہے اور قیامت تک کبھی نہیں بدلتی غرض اس بارہ میں چالیس قول ہیں اور عمدہ یہ ہے کہ آخری عشرہ کی پانچ راتوں میں سے کوئی رات ہے یعنی اکیسویں' یا تیئیسویں یا پچیسویں یا ستائیسویں یا انتیسویں اور اکثر علماء سلف اور خلف اور اہل حدیث اس طرف گئے ہیں کہ شب قدر کی ستائیسویں رات ہے اور ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے اس کا یقین کیا۔ (فتح)

۲۰۸۴ - (۲) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اِنَّ رِجَالًا مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ اُرُوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْمَنَامِ فِي السَّبْعِ الْاَوَاخِرِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَرٰى رُءْيَاكُمْ قَدْ تَوَاطَأَتْ فِي السَّبْعِ الْاَوَاخِرِ فَمَنْ كَانَ مُتَحَرِّيْهَا فَلْيَتَحَرَّهَا فِي السَّبْعِ الْاَوَاخِرِ۔ (متفق عليه) (البخاری حدیث رقم ۲۰۱۵ ومسلم حدیث رقم (۲۵ ـ ۱۱۶۵) والموطا حدیث رقم ۱۴ من کتاب الاعتکاف واحمد فی المسند ۲/ ۱۷)

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض صحابہ رضی اللہ عنہم شب قدر خواب میں سات راتوں کے اخیر میں دکھلائے گئے' تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں تمہارے خواب کو دیکھتا ہوں کہ متفق ہوئے ہیں آخری سات راتوں میں' جو کوئی اس کو تلاش کرے تو چاہئے کہ تلاش کرے اس کو سات آخری راتوں میں۔'' (بخاری ومسلم)

۲۰۸۵ - (۳) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ الْتَمِسُوْهَا فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِيْ تَاسِعَةٍ تَبْقٰى فِيْ سَابِعَةٍ تَبْقٰى فِيْ خَامِسَةٍ تَبْقٰى۔ (رواه البخاری) (البخاری حدیث رقم ۲۰۲۱ وابوداوٗد حدیث رقم ۱۳۸۳ والترمذی حدیث رقم ۷۹۴ والدارمی حدیث رقم ۱۷۸۱ والموطا حدیث رقم ۱۳ من کتاب الاعتکاف)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''تلاش کرو اس کو رمضان کے آخری عشرہ میں یعنی شب قدر کو نویں ❶ رات میں کہ باقی رہے ساتویں رات میں کہ باقی رہے پانچویں رات میں کہ باقی رہے۔'' (بخاری)

**فوائد الحدیث:** ❶ قولہ نویں رات میں الخ ظاہر عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ نویں رات سے مراد انتیسویں رات ہے۔ اور ساتویں رات سے مراد ستائیسویں ہے' اور پانچویں رات سے مراد پچیسویں ہے لیکن زرکشی نے کہا کہ نویں رات سے مراد اکیسویں ہے اور ساتویں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



رات سے مراد تیئیسویں ہے اور پانچویں رات سے مراد پچیسویں ہے' امام مالک رحمہ اللہ نے بھی یہی تفسیر کی ہے اور یہ حساب اس وقت درست آتا ہے جب مہینہ انتیس دن کا ہو۔ رحمہ اللہ تعالیٰ (مرقاۃ)

٢٠٨٦ - (٤) وَعَنْ أَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اِعْتَكَفَ الْعَشْرَ الْاَوَّلَ مِنْ رَمَضَانَ ثُمَّ اِعْتَكَفَ الْعَشْرَ الْاَوْسَطَ فِيْ قُبَّةٍ تُرْكِيَّةٍ ثُمَّ اطَّلَعَ رَأْسَهٗ فَقَالَ اِنِّيْ اَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْاَوَّلَ اَلْتَمِسُ هٰذِهِ اللَّيْلَةَ ثُمَّ اَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْاَوْسَطَ ثُمَّ اُتِيْتُ فَقِيْلَ لِيْ اِنَّهَا فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ فَمَنْ كَانَ اِعْتَكَفَ مَعِيَ فَلْيَعْتَكِفِ الْعَشْرَ الْاَوَاخِرَ فَقَدْ اُرِيْتُ هٰذِهِ اللَّيْلَةَ ثُمَّ اُنْسِيْتُهَا وَقَدْ رَاَيْتُنِيْ اَسْجُدُ فِيْ مَآءٍ وَّطِيْنٍ مِّنْ صَبِيْحَتِهَا فَالْتَمِسُوْهَا فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ وَالْتَمِسُوْهَا فِيْ كُلِّ وِتْرٍ قَالَ فَمَطَرَتِ السَّمَآءُ تِلْكَ اللَّيْلَةَ وَكَانَ الْمَسْجِدُ عَلٰى عَرِيْشٍ فَوَكَفَ الْمَسْجِدُ فَبَصُرَتْ عَيْنَايَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَعَلٰى جَبْهَتِهٖ اَثَرُ الْمَآءِ وَالطِّيْنِ مِنْ صَبِيْحَةِ اِحْدٰى وَعِشْرِيْنَ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ فِي الْمَعْنٰى) وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ اِلٰى قَوْلِهٖ فَقِيْلَ لِيْ اَنَّهَا فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ وَالْبَاقِيْ لِلْبُخَارِيِّ۔ (البخاری حدیث رقم ٢٠١٦ ومسلم حدیث رقم (٢١٣۔ ١١٦٧) وابوداؤد حدیث رقم ١٣٨٢ والموطا حدیث رقم ٩ من کتاب الاعتکاف)

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کے پہلے عشرہ میں اعتکاف کیا پھر درمیان والے عشرہ میں اعتکاف کیا ترکی کے خیمہ میں پھر اپنا سر نکالا اور فرمایا تحقیق میں نے اعتکاف کیا تھا پہلے عشرہ میں تلاش کرتا تھا میں شب قدر کو' پھر میں نے اعتکاف کیا درمیان والے عشرہ میں' پھر میرے پاس فرشتہ آیا اس نے مجھے کہا کہ تحقیق شب قدر آخری عشرہ میں ہے' تو جو شخص میرے ساتھ اعتکاف کا ارادہ کرے تو اسے چاہئے کہ اعتکاف کرے آخری عشرہ میں' تحقیق میں خواب میں تعین شب قدر کی دکھلایا گیا اور تحقیق دیکھا میں نے خود کو کہ میں سجدہ کرتا ہوں اس کی صبح کو کیچڑ میں پس تلاش کرو تم اس کو آخری عشرہ میں اور لیلۃ القدر کو تلاش کرو ہر طاق رات میں۔'' راوی نے کہا کہ اس رات کو بارش برسی اور مسجد کی چھت بنائی ہوئی تھی خرما کی شاخ کی تو مسجد ٹپکی اور میری آنکھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس حال میں دیکھا کہ آپ کی پیشانی پر پانی اور مٹی کا نشان تھا اکیسویں ❶ رات کی صبح کو' بخاری اور مسلم اس کے معنی نقل کرنے میں متفق ہیں اور لفظ مسلم کے فقیل لی انها فی العشر الاواخر تک ہیں اور باقی الفاظ بخاری کے ہیں۔

**فوائد الحدیث:** ❶ اکیسویں رات کی صبح کو الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ وہ شب قدر اکیسویں رات یا تیئیسویں رات کو ہوئی تھی اس بارہ میں چالیس اقوال ہیں اور صحیح احادیث سے ثابت ہوتا ہے' کہ شب قدر کو رمضان کے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں تلاش کرو' تو اکیسویں' تیئیسویں' پچیسویں ستائیسویں انتیسویں ان پانچ راتوں میں عبادت کرنا بہتر ہے۔ اور شب قدر ضرور ان پانچ راتوں میں سے ایک رات میں ہوتی ہے اور ہر رمضان میں مختلف طور سے آتی ہے کبھی اکیسویں کو کبھی تیئیسویں کو کبھی پچیسویں کو کبھی ستائیسویں کو اور کبھی انتیسویں کو' لیکن ان پانچ راتوں سے باہر نہیں ہوتی۔

٢٠٨٧ - (٥) وَفِيْ رِوَايَةِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اُنَيْسٍ قَالَ لَيْلَةُ ثَلٰثٍ وَّعِشْرِيْنَ۔ (رواه مسلم) (مسلم حدیث

اور سیدنا عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے آپ نے فرمایا تیئیسویں رات۔ (مسلم)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



رقم (۲۱۸۔ ۱۱۶۸)

۲۰۸۸ – (٦) وَعَنْ زِرِّبْنِ حُبَيْشٍ قَالَ سَأَلْتُ اُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ فَقُلْتُ اِنَّ اَخَاكَ ابْنَ مَسْعُوْدٍ يَقُوْلُ مَنْ يُّقِمِ الْحَوْلَ يُصِبْ لَيْلَةَ الْقَدْرِ فَقَالَ رَحِمَهُ اللّٰهُ اَرَادَ اَنْ لَّا يَتَّكِلَ النَّاسُ اَمَا اِنَّهُ قَدْ عَلِمَ اَنَّهَا فِيْ رَمَضَانَ وَاَنَّهَا فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ وَاَنَّهَا لَيْلَةُ سَبْعٍ وَعِشْرِيْنَ ثُمَّ حَلَفَ لَا يَسْتَثْنِيْ اَنَّهَا لَيْلَةُ سَبْعٍ وَّعِشْرِيْنَ فَقُلْتُ بِاَيِّ شَيْءٍ تَقُوْلُ ذَالِكَ يَا اَبَا الْمُنْذِرِ قَالَ بِالْعَلَامَةِ اَوْ بِالْاٰيَةِ الَّتِيْ اَخْبَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهَا تَطْلُعُ يَوْمَئِذٍ لَا شُعَاعَ لَهَا۔ (مسلم) (مسلم فی صحیحہ ۲/ ۸۲۸)

زر بن حبیش سے روایت ہے کہ میں نے سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ آپ کے (دینی) بھائی سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جو شخص سال کی تمام راتوں میں عبادت کرے تو وہ شب قدر کو پالے گا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے کہا اللہ تعالیٰ ان پر رحم کرے انہوں نے اس خیال سے کہا ہے کہ لوگ اس رات پر بھروسہ نہ کریں حالانکہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کو معلوم تھا کہ شب قدر رمضان کے آخری عشرہ میں ہے اور وہ ستائیسویں رات ہے' پھر ابی بن کعب رضی اللہ عنہ ❶ نے ایسی قسم اٹھائی کہ ان شاء اللہ نہ کہا کہ تحقیق شب قدر ستائیسویں رات ہے' میں نے کہا اے ابومنذر! تم یہ کس دلیل کے ساتھ کہتے ہو؟ انہوں نے کہا' بسبب علامت کے یا کہا بسبب نشانی کے مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خبر دی کہ جب اس دن آفتاب طلوع ہوتا ہے تو اس کے لیے روشنی نہیں ہوتی۔" (مسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے ان شاء اللہ نہ کہا الخ مطلب یہ ہے کہ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کو اپنی قسم پر یقین تھا کہ سچی ہے۔

۲۰۸۹ – (۷) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَجْتَهِدُ فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مَا لَا يَجْتَهِدُ فِيْ غَيْرِهٖ۔ (مسلم) (مسلم حدیث رقم (۸/ ۱۱۷۵) وابن ماجہ حدیث رقم ۱۷۶۷ واحمد فی المسند ٦/ ۸۲)

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے آخری عشرہ میں اس قدر کوشش کرتے تھے کہ اس کے سوا کوشش نہ کرتے۔ (مسلم)

۲۰۹۰ – (۸) وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ شَدَّ مِئْزَرَهٗ وَاَحْيٰى لَيْلَهٗ وَاَيْقَظَ اَهْلَهٗ۔ (متفق علیہ) (البخاری حدیث رقم ۲۰۲٤ ومسلم حدیث رقم ۷۔ ۱۱۷٤ والنسائی حدیث رقم ۱٦۳۹ وابن ماجہ حدیث رقم ۱۷٦۸ واحمد فی المسند ٦/٤۱)

انہی (ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا) سے روایت ہے کہ جب آخری عشرہ آتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کمر کس لیتے ❶ اور زندہ کرتے ❷ رات کو اور اپنے اہل کو جگاتے۔ (بخاری ومسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ کمر کس لیتے الخ اس سے مراد یہ ہے کہ عادت سے زیادہ کوشش فرماتے۔
❷ یعنی عام راتوں کے قیام سے زیادہ قیام کرتے تھے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



# اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ (دوسری فصل)

۲۰۹۱ – (۹) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَأَيْتَ اِنْ عَلِمْتُ اَيُّ لَيْلَةٍ لَيْلَةُ الْقَدْرِ مَا اَقُوْلُ فِيْهَا قَالَ قُوْلِي اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّي۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهٗ) (الترمذی حدیث رقم ۳۵۱۳ وابن ماجه حدیث رقم ۳۸۵۰ واحمد فی المسند ۶/ ۱۷۱)

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں، میں نے کہا، اے اللہ کے رسول! مجھے بتائیے کہ اگر میں شب قدر کو معلوم کر لوں تو میں اس میں کیا کہوں؟ (پڑھوں) آپ نے فرمایا: ''تو کہہ ❶ یا الٰہی! تحقیق تو معاف کرنے والا ہے معاف کرنے کو پسند کرتا ہے پس مجھ کو معاف کر۔'' (احمد ابن ماجہ ترمذی) اور اس کو صحیح کہا۔

**حکم الحدیث**: اس کی سند صحیح ہے۔

**فوائد الحدیث**: ❶ فرمایا کہہ الخ دوسری حدیث میں آیا ہے کہ ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تین دن تک آتا رہا اور یہی پوچھتا رہا کہ اے اللہ کے رسول! کون سی دعا افضل ہے؟ تو آپ یہی فرماتے رہے اپنے مالک سے دنیا اور آخرت میں تندرستی مانگ عافیت میں تمام بلاؤں بیماریوں اور تکالیف سے حفاظت ہو گئی اور معافی میں گناہوں کی بخشش ہوئی اب اور کیا چاہئے' یہ دو الفاظ ہزاروں الفاظ کو شامل ہیں' اور اس حدیث میں اسی طرف اشارہ فرمایا کہ گناہوں سے معافی کا سوال کرو کہ وہ سب دعاؤں سے افضل ہے اور ایک کے ذکر سے دوسری سمجھی گئی۔

۲۰۹۲ – (۱۰) وَعَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ اِلْتَمِسُوْهَا يَعْنِيْ لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِيْ تِسْعٍ يَّبْقَيْنَ اَوْفِيْ سَبْعٍ يَبْقَيْنَ اَوْ فِيْ خَمْسٍ يَّبْقَيْنَ اَوْ ثَلَاثٍ اَوْاٰخِرِ لَيْلَةٍ۔ (رواه الترمذی) (الترمذی حدیث رقم ۷۹۴ واحمد فی المسند ۵/ ۳۶)

سیدنا ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے: ''تلاش کرو یعنی شب قدر کو نویں ❶ رات میں کہ باقی رہے یا ساتویں ❷ میں کہ باقی رہے یا پانچویں ❸ میں کہ باقی رہے یا تیسری ❹ میں کہ باقی رہے یا آخری رات میں۔'' (ترمذی)

**حکم الحدیث**: اس کی سند صحیح ہے۔

**فوائد الحدیث**: ❶ نویں رات میں کہ باقی رہے الخ یعنی انتیسویں رات۔ ❷ ساتویں رات میں کہ باقی رہے الخ یعنی ستائیسویں رات۔ ❸ پانچویں رات میں کہ باقی رہے الخ یعنی پچیسویں رات۔ ❹ تیسری رات میں کہ باقی رہے الخ یعنی تیئسویں رات۔

۲۰۹۳ – (۱۱) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ فَقَالَ هِيَ فِيْ كُلِّ رَمَضَانَ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ) وَقَالَ رَوَاهُ سُفْيَانُ وَشُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ مَوْقُوْفًا عَلَى ابْنِ عُمَرَ) (ابوداؤد حدیث رقم ۱۳۸۷)

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے شب قدر کے بارہ میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: ''وہ ہر رمضان میں ❶ ہے۔'' (ابوداؤد) اور ابوداؤد نے کہا کہ سفیان اور شعبہ نے ابواسحٰق سے یہ حدیث موقوفاً روایت کی ہے یعنی سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ کا قول ہے۔

**حکم الحدیث**: اس کا موقوف ہونا زیادہ درست ہے۔

**فوائد الحدیث**: ❶ رمضان میں ہے اس لفظ کے دو معنی ہیں ایک تو یہ کہ کوئی رمضان شب قدر سے خالی نہیں جاتا یعنی ہر سال کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



رمضان میں شب قدر رہوتی ہے' دوسرا یہ کہ شب قدر تمام رمضان میں ہوتی ہے کچھ آخری عشرہ ہی خاص نہیں مگر یہ احتمال درست نہیں ہے کیونکہ نبی ﷺ نے دوسری صحیح احادیث میں اس کو آخری عشرہ سے خاص فرمایا۔

٢٠٩٤ - (١٢) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اُنَيْسٍ قَالَ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ لِيْ بَادِيَةً اَكُوْنُ فِيْهَا وَاَنَا اُصَلِّيْ فِيْهَا بِحَمْدِ اللّٰهِ فَمُرْنِيْ بِلَيْلَةٍ اُنْزِلُهَا اِلٰى هٰذَا الْمَسْجِدِ فَقَالَ اَنْزِلْ لَيْلَةَ ثَلَاثٍ وَّعِشْرِيْنَ قِيْلَ لِابْنِهٖ كَيْفَ كَانَ اَبُوْكَ يَصْنَعُ قَالَ كَانَ يَدْخُلُ الْمَسْجِدَ اِذَا صَلَّى الْعَصْرَ فَلَا يَخْرُجُ مِنْهُ لِحَاجَةٍ حَتّٰى يُصَلِّيَ الصُّبْحَ فَاِذَا صَلَّى الصُّبْحَ وَجَدَ دَآبَّتَهٗ عَلٰى بَابِ الْمَسْجِدِ فَجَلَسَ عَلَيْهَا وَلَحِقَ بِبَادِيَتِهٖ (رواه ابوداؤد) (ابوداؤد حدیث رقم ١٣٨٠)

سیدنا عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے کہا اے اللہ کے رسول! میرا گھر جنگل میں ہے کہ میں اس میں رہتا ہوں اور اس میں نماز پڑھتا ہوں اللہ کا شکر ہے' پس بتلائیں مجھ کو ایک رات کہ میں اس میں مسجد نبوی کے اندر حاضر ہو کر عبادت کروں آپ نے فرمایا: ''تیئیسویں رات کو ❶ آ جا' اس کے بیٹے سے پوچھا گیا تمہارا باپ کس طرح کرتا تھا؟'' اس نے کہا' نماز عصر کے بعد مسجد نبوی میں داخل ہوتا ہے اور نہ نکلتا مسجد سے کسی کام کے لئے یہاں تک کہ صبح کی نماز پڑھتا اور جب صبح کی نماز پڑھتا تو اپنی سواری جو مسجد کے دروازے پر موجود ہوتی سوار ہو کر اپنے جنگل میں چلا جاتا۔ (ابوداؤد)

**حکم الحدیث**: اس کی سند ضعیف ہے۔

**فوائد الحدیث**: ❶ تیئیسویں رات کو الخ اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ لیلۃ القدر تیئیسویں رات میں ہی ہے' بلکہ جس سال نبی ﷺ نے ان کو یہ فرمایا اس سال اسی رات میں ہوگی' اور نبی ﷺ کو معلوم ہو گیا ہوگا یہ سمجھے کہ ہر سال میں اسی تاریخ کو ہوتی ہے۔

## اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ (تیسری فصل)

٢٠٩٥ - (١٣) عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ لِيُخْبِرَنَا بِلَيْلَةِ الْقَدْرِ فَتَلَاحٰى رَجُلَانِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَقَالَ خَرَجْتُ لِاُخْبِرَكُمْ بِلَيْلَةِ الْقَدْرِ فَتَلَاحٰى فُلَانٌ وَفُلَانٌ فَرُفِعَتْ وَعَسٰى اَنْ يَّكُوْنَ خَيْرًا لَّكُمْ فَالْتَمِسُوْهَا فِي التَّاسِعَةِ وَالسَّابِعَةِ وَالْخَامِسَةِ۔ (رواه البخاری) (البخاری حدیث رقم ٢٠٢٣)

سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی ﷺ گھر سے باہر نکلے تاکہ ہم کو شب قدر کی خبر دیں' تو مسلمانوں میں سے دو شخص جھگڑے ❶ آپ نے فرمایا: ''نکلا تھا میں کہ تم کو شب قدر کی خبر دوں پس جھگڑا کیا فلاں اور فلاں نے ❷ پس اٹھائی گئی پہچان شب قدر کی اور شاید کہ یہ بہتر ہو تمہارے لئے' تم اس کو انتیسویں میں' ستائیسویں میں اور پچیسویں میں تلاش کرو۔'' (بخاری)

**فوائد الحدیث**: ❶ دو شخص جھگڑے الخ یہ دو شخص سیدنا عبداللہ بن حدرد رضی اللہ عنہ اور سیدنا کعب بن مالک رضی اللہ عنہ تھے۔ ❷ اٹھائی گئی الخ یعنی اس کی تعیین میرے دل سے' اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جھگڑنا ایسا برا ہے کہ اس کی وجہ سے آدمی برکات سے محروم ہو جاتا ہے۔

٢٠٩٦ - (١٤) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ لَيْلَةُ الْقَدْرِ نَزَلَ جِبْرِيْلُ فِيْ كَبْكَبَةٍ مِّنَ الْمَلَائِكَةِ يُصَلُّوْنَ عَلٰى كُلِّ عَبْدٍ قَائِمٍ اَوْقَاعِدٍ يَّذْكُرُ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ فَإِذَا كَانَ يَوْمُ عِيْدِهِمْ يَعْنِيْ يَوْمَ فِطْرِهِمْ بَاهٰى بِهِمْ مَلَائِكَتَهٗ فَقَالَ يَا مَلَائِكَتِيْ مَاجَزَاءُ اَجِيْرٍ وَفّٰى عَمَلَهٗ قَالُوْا رَبَّنَا جَزَاؤُهٗ اَنْ يُّوَفّٰى اَجْرُهٗ قَالَ مَلَائِكَتِيْ عَبِيْدِيْ وَ إِمَائِيْ قَضَوْا فَرِيْضَتِيْ عَلَيْهِمْ ثُمَّ خَرَجُوْا يَعُجُّوْنَ إِلَى الدُّعَاءِ وَعِزَّتِيْ وَجَلَالِيْ وَكَرَمِيْ وَعُلُوِّيْ وَارْتِفَاعِ مَكَانِيْ لَأُجِيْبَنَّهُمْ فَيَقُوْلُ إِرْجِعُوْا قَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ وَبَدَّلْتُ سَيِّئَاتِكُمْ حَسَنَاتٍ قَالَ فَيَرْجِعُوْنَ مَغْفُوْرًا لَهُمْ۔ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ) (البیہقی حدیث رقم ۳۱۱۷)

''جس وقت کہ شب قدر ہوتی ہے جبرائیل علیہ السلام اترتے ہیں فرشتوں کی جماعت میں بخشش کی دعا کرتے ہیں ہر بندہ کے لئے کہ کھڑا ہوا ❶ یا بیٹھا ہوا اللہ عزوجل کو یاد کرتا ہو پس جس وقت کہ ان کی عید کا دن ہوتا ہے یعنی عید الفطر ❷ کا تو اللہ تعالیٰ ان کی وجہ سے اپنے فرشتوں ❸ سے فخر کرتے ہوئے فرماتا ہے اے میرے فرشتو! اس مزدور کا کیا بدلہ ہے کہ جس نے اپنا عمل (کام) پورا کیا؟ فرشتے عرض کرتے ہیں اے رب ہمارے! اس کا بدلہ یہ ہے کہ پوری دی جائے مزدوری اس کے عمل (کام) کی اللہ فرماتا ہے: اے میرے فرشتو! میرے غلاموں اور میری لونڈیوں نے میرا ❹ فرض ادا کیا جو ان پر تھا پھر وہ گھروں سے عید گاہ کی طرف نکلے دعا کے ساتھ چلاتے ہوئے، مجھے اپنی بزرگی، اپنی جود، اپنی بلند قدری اور اپنے بلند مکان ہونے کی قسم! البتہ میں ان کی دعا قبول کروں گا پھر اللہ فرماتا ہے کہ لوٹ جاؤ ❺ تحقیق بخشا میں نے تم کو اور بدل ڈالیں ❻ میں نے تمہاری برائیاں نیکیوں سے، آپ نے فرمایا: ''پس لوگ پھرتے ہیں اس حالت میں کہ ان کے لیے بخشش کی جاتی ہے۔'' (بیہقی فی شعب الایمان)

**فوائد الحدیث**: ❶ کھڑا ہوا الخ یعنی نماز میں یا طواف کرتا ہو یا اور کوئی عبادت کرتا ہو کھڑا ہو کر۔ ❷ ان کی عید کا دن الخ یعنی عید الفطر کا دن۔ ❸ اپنے فرشتوں سے کہ جنہوں نے سیدنا آدم علیہ السلام کی پیدائش پر طعن کیا تھا۔ ❹ میرا فرض یعنی روزہ۔ ❺ لوٹ جاؤ الخ اپنے گھروں کو۔ ❻ اور بدل ڈالیں الخ یعنی ہر برائی کے بدلہ میں تمہارے صحیفہ اعمال میں نیکی ثبت کر دی۔

# بَابُ الْاِعْتِكَافِ

## اعتکاف ❶ کا بیان

### اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ (پہلی فصل)

۲۰۹۷ - (۱) عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْاَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ حَتّٰى تَوَفَّاهُ اللّٰهُ ثُمَّ اعْتَكَفَ اَزْوَاجُهٗ مِنْ بَعْدِهٖ۔ (متفق علیه) (البخاری

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم آخری عشرہ میں اعتکاف کرتے تھے رمضان میں یہاں تک کہ اللہ نے آپ کی روح قبض کی، پھر آپ کے بعد آپ کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



حدیث رقم ٢٠٢٦ ومسلم حدیث رقم ٥/ ١١٧٢ و ابوداؤد حدیث رقم ٧٩٠ والترمذی حدیث رقم ٧٩٠ وابن ماجه حدیث رقم ١٧٧٣ واحمد فی المسند ٢/ ٢٨١)

ازواج مطہرات نے اعتکاف کیا۔ (بخاری و مسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ اعتکاف شرع میں یہ ہے کہ روزہ کی حالت میں مسجد میں شب و روز رہ کر عبادت کرے' اکثر علماء کے نزدیک اعتکاف سنت موکدہ ہے' اور نبی ﷺ نے رمضان کے آخری عشرہ میں ہمیشہ اعتکاف کیا اپنی وفات تک۔

٢٠٩٨ - (٢) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَجْوَدَ النَّاسِ بِالْخَيْرِ وَكَانَ اَجْوَدَ مَا يَكُوْنُ فِيْ رَمَضَانَ كَانَ جِبْرَئِيْلُ يَلْقَاهُ كُلَّ لَيْلَةٍ فِيْ رَمَضَانَ يَعْرِضُ عَلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ الْقُرْاٰنَ فَاِذَا لَقِيَهُ جِبْرَئِيْلُ كَانَ اَجْوَدَ بِالْخَيْرِ مِنَ الرِّيْحِ الْمُرْسَلَةِ۔ (متفق عليه) (البخاری حدیث رقم ١٩٠٢ ومسلم حدیث رقم (٥٠ـ ٢٣٠٨) والنسائی حدیث رقم ٢٠٩٥ واحمد فی المسند ١/ ٢٣١)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ دوسروں کے ساتھ بھلائی کرنے اور نفع پہنچانے کے اعتبار سے تمام لوگوں سے بہت سخی تھے ❶ اور خصوصاً رمضان میں آپ بہت سخاوت کرتے تھے۔ جبرائیل علیہ السلام رمضان کی ہر رات میں آپ سے ملاقات کرتے (اور) آپ ان کے سامنے قرآن پڑھتے تھے۔ پس جب جبرائیل علیہ السلام آپ سے ملاقات کرتے تو آپ کی سخاوت بارش لانے والی ہوا سے بھی بڑھ جاتی تھی۔ (بخاری و مسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ بہت سخی الخ یعنی نبی ﷺ دوسرے دنوں کی نسبت رمضان میں زیادہ سخاوت کرتے تھے' اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آدمی کو افضل اوقات میں عبادات میں زیادہ کوشش کرنا چاہیے۔

٢٠٩٩ - (٣) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ يُعْرَضُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ الْقُرْاٰنُ كُلَّ عَامٍ مَرَّةً فَعُرِضَ عَلَيْهِ مَرَّتَيْنِ فِي الْعَامِ الَّذِيْ قُبِضَ وَكَانَ يَعْتَكِفُ كُلَّ عَامٍ عَشْرًا فَاعْتَكَفَ عِشْرِيْنَ فِي الْعَامِ الَّذِيْ قُبِضَ۔ (رواه البخاری) (البخاری حدیث رقم ٤٩٩٨ وابوداؤد حدیث رقم ٢٤٦٦ وابن ماجه حدیث رقم ١٧٦٩ والدارمی حدیث رقم ١٧٧٩ واحمد فی المسند ٢/ ٣٣٦)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' نبی ﷺ کے سامنے ہر سال ایک مرتبہ قرآن پڑھا جاتا تھا اور جس سال آپ کی وفات ہوئی اس سال آپ کے سامنے دو مرتبہ ❶ قرآن مجید پڑھا گیا اور آپ ہر سال میں دس دن اعتکاف کرتے تھے اور جس سال میں آپ کی وفات ہوئی تو آپ نے اس میں بیس دن ❷ اعتکاف فرمایا۔ (بخاری)

**فوائد الحدیث:** ❶ دو بار الخ تاکہ آخر عمر میں آپ کی امت کے لوگ آپ کی پیروی کریں اور عبادت میں زیادہ کوشش کریں۔
❷ بیس دن اعتکاف کیا الخ بعض علماء نے کہا ہے کہ آپ نے ایک سال پہلے رمضان کے آخری عشرہ میں اپنی ازواج مطہرات کی وجہ سے اعتکاف کو ترک کیا تھا اور شوال میں اس اعتکاف کو ادا کیا تھا' دوسرے رمضان میں بیس دن اعتکاف کیا گویا پہلے رمضان کے اعتکاف کی بھی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



قضا کی' میں کہتا ہوں بلکہ آپ نے اس اعتکاف کو قضا کیا جو سفر مکہ ۹ ہجری میں آپ سے رہ گیا تھا' سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف کیا کرتے تھے ایک سال آپ نے سفر کیا تو اعتکاف نہ کر سکے اور جب دوسرا سال ہوا تو آپ نے بیس دن اعتکاف کیا' اس کو ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

۲۱۰۰ - (٤) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم إِذَا اعْتَكَفَ اَدْنٰى اِلَيَّ رَأْسَهُ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ فَاُرَجِّلُهُ وَكَانَ لَا يَدْخُلُ الْبَيْتَ اِلَّا لِحَاجَةِ الْإِنْسَانِ۔ **(متفق عليه)** (البخاری حدیث رقم ٢٠٢٩ و مسلم حديث رقم ٦-١٩٧ والترمذی حدیث رقم ٨٠٤ وابن ماجه حديث رقم ١٧٧٦ واحمد في المسند ٦/ ٢٦٤)

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اعتکاف کرتے ❶ تو اپنا سر میری طرف کرتے تھے اور آپ مسجد میں ہوتے' تو میں آپ کو کنگھی کر دیتی اور آپ گھر میں داخل نہ ہوتے مگر انسانی حاجت کے لیے۔ ❷ (بخاری و مسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ نزدیک الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ معتکف اعتکاف کی حالت میں اپنے بدن میں سے بعض اعضاء مسجد سے باہر نکال سکتا ہے۔ ❷ مگر حاجت انسانی کے لئے جیسے پاخانہ یا پیشاب یا غسل جنابت یا غسل جمعہ کیونکہ ضرورت کے بغیر اگر کوئی مسجد سے نکل جائے تو اس کا اعتکاف باطل ہو جاتا ہے۔

۲۱۰۱ - (٥) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ سَاَلَ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم قَالَ كُنْتُ نَذَرْتُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ اَنْ اَعْتَكِفَ لَيْلَةً فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ قَالَ فَاَوْفِ بِنَذْرِكَ۔ **(متفق عليه)** (البخاری حدیث رقم ٢٠٣٢ ومسلم حديث رقم ٢٧-١٦٥٦' ابوداؤد حدیث رقم ٣٣٢٥' الترمذی حدیث رقم ١٥٣٩' النسائی حدیث رقم ٣٨٢٠ واحمد فی المسند ١/ ٣٧)

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ میں نے جاہلیت میں نذر مانی تھی کہ میں ایک رات مسجد حرام میں اعتکاف کروں گا' آپ نے فرمایا: ''اپنی نذر ❶ پوری کر۔'' (بخاری مسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ فرمایا اپنی نذر پوری کر الخ اس سے معلوم ہوا کہ حالت کفر کی نذر کو ادا کرنا بھی واجب ہے بشرطیکہ خلاف شرع نہ ہو۔ اس حدیث سے دلیل لی گئی ہے کہ اعتکاف میں روزہ شرط نہیں ہے اس لئے رات کو روزہ نہیں ہو سکتا اور جواب یہ دیا گیا ہے کہ مسلم کی روایت میں رات کے بدلہ میں ایک دن ہے اور ابن حبان نے اس اختلاف میں یوں تطبیق دی ہے کہ انہوں نے ایک دن رات کے اعتکاف کی نذر کی تھی تو بعض رواۃ نے دن کا ذکر کیا بعض نے رات کا' نسائی کی روایت میں سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے روزہ کا حکم صراحت سے مذکور ہے لیکن اس کی سند میں عبداللہ بن بذیل راوی ضعیف ہے۔

## اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ (دوسری فصل)

۲۱۰۲ - (٦) عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم يَعْتَكِفُ فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ فَلَمْ يَعْتَكِفْ

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے آخری دس دنوں میں اعتکاف کرتے تھے تو ایک سال آپ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



عَامًا فَلَمَّا كَانَ الْعَامُ الْمُقْبِلُ اِعْتَكَفَ عِشْرِيْنَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ) (الترمذی حدیث رقم ۸۰۳ واحمد فی المسند ۲/ ۴۰۱)

نے اعتکاف ❶ نہ کیا اور جب آئندہ سال ہوا تو آپ نے بیس دن اعتکاف کیا (ترمذی)

**حکم الحدیث:** اس کی سند صحیح ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ پس اعتکاف نہ کیا ایک سال' ابن ماجہ کی روایت میں اس طرح ہے کہ ایک سال آپ نے سفر کیا اور سفر کی وجہ سے آپ اعتکاف نہ کر سکے۔

۲۱۰۳- (۷) وَرَوٰى اَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ۔ (ابوداوٗد حدیث رقم ۲۴۶۳ وابن ماجه حدیث رقم ۱۷۷۰)

ابوداؤد اور ابن ماجہ نے سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

۲۱۰۴- (۸) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّعْتَكِفَ صَلَّى الْفَجْرَ ثُمَّ دَخَلَ فِيْ مُعْتَكِفِهٖ (رواه ابو داوٗد و ابن ماجة) (مسلم حدیث رقم ۶/ ۱۱۷۳ وابوداوٗد حدیث رقم ۲۴۶۴ والترمذی حدیث رقم ۷۹۱ والنسائی حدیث رقم ۷۰۹ وابن ماجه حدیث رقم ۱۷۷۱)

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت اعتکاف کرنے کا ارادہ کرتے تو فجر کی نماز پڑھتے پھر اپنے اعتکاف کی جگہ میں داخل ہوتے۔ ❶ (ابوداؤد و ابن ماجہ)

**فوائد الحدیث:** ❶ پھر داخل ہوتے الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اعتکاف کی مدت بیس روزہ سے ہے اور ائمہ اربعہ کے نزدیک اعتکاف کی ابتداء آفتاب کے غروب ہونے سے پہلے جب ایک عشرہ کے اعتکاف کا ارادہ کرے اور اس حدیث کے یہ معنی بیان کرتے ہیں کہ اس حدیث میں ابتداء اعتکاف کا ذکر بھی نہیں ہے بلکہ یہ مذکور ہے کہ آپ اپنے اعتکاف کی جگہ میں صبح کی نماز پڑھ کر داخل ہوتے۔ (مرقاۃ) اور اس حدیث کو مسلم وغیرہ نے بھی روایت کیا۔

۲۱۰۵- (۹) وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَعُوْدُ الْمَرِيْضَ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ فَيَمُرُّ كَمَا هُوَ فَلَا يُعَرِّجُ يَسْاَلُ عَنْهُ (رواه ابو داوٗد) (ابوداوٗد و ابن ماجة حدیث رقم ۲۴۷۲)

انہی (ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا) سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیمار کو پوچھتے ❶ تھے اس حال میں کہ اعتکاف میں ہوتے پس گذرتے جس طرح کہ ہوتے' پس اس سے پوچھتے ہوئے نہ ٹھہرتے۔ (ابوداؤد)

**حکم الحدیث:** اس کی سند ضعیف ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ یعنی جب ضروری حاجت کو جاتے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اعتکاف والے کو چلتے چلتے بیمار سے پوچھنا جائز ہے۔

۲۱۰۶- (۱۰) وَعَنْهَا قَالَتْ اَلسُّنَّةُ عَلَى الْمُعْتَكِفِ اَنْ لَّا يَعُوْدَ مَرِيْضًا وَلَا يَشْهَدَ جَنَازَةً وَلَا يَمَسَّ

انہی (ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا) سے روایت ہے کہ اعتکاف کرنے والے کے لیے سنت یہ ہے کہ وہ مریض کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اَلْمَرْأَةَ وَلَا يُبَاشِرَهَا وَلَا يَخْرُجَ لِحَاجَةٍ اِلَّا لِمَالَا بُدَّمِنْهُ وَلَا اِعْتِكَافَ اِلَّا بِصَوْمٍ وَلَا اِعْتِكَافَ اِلَّا فِيْ مَسْجِدٍ جَامِعٍ (رواه ابو داوٗد) (ابو داوٗد حديث رقم ٢٤٧٣)

عیادت کرے نہ نماز جنازہ کے لیے حاضر ہو' نہ عورت سے صحبت کرے' نہ عورت سے مباشرت کرے اور نہ ہی کسی کام کے لیے نکلے مگر اس کام کے لئے کہ ضروری ہے اور نہیں اعتکاف ہوتا مگر روزہ ❶ کے ساتھ اور نہیں اعتکاف مگر جامع مسجد میں (ابوداؤد)

**حکم الحدیث**: اس کی سند جید ہے۔

**فوائد الحدیث**: ❶ مگر روزہ کے ساتھ الخ اس حدیث سے احناف نے دلیل لی ہے کہ اعتکاف کے لئے روزہ شرط ہے اور نسائی نے بھی اس حدیث کو ذکر کیا ہے مگر اس میں سنت کا لفظ نہیں ہے ابوداؤد نے کہا ابن اسحاق کے علاوہ اور کسی نے اس حدیث میں سنت کا لفظ نہیں کہا ہے اور دار قطنی نے جزم کیا ہے کہ اس روایت میں دوسروں کا قول بھی سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے قول میں شریک ہو گیا ہے اور ان کا قول یہاں تک ہے کہ ''نہ نکلتے مگر ضروری حاجت کے لئے'' اور باقی دوسروں کے اقوال ہیں کہ اعتکاف نہیں ہے مگر روزہ کے ساتھ اخیر تک۔

## اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ (تیسری فصل)

٢١٠٧- (١١) عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهٗ كَانَ اِذَا اعْتَكَفَ طُرِحَ لَهٗ فِرَاشُهٗ اَوْ يُوْضَعُ لَهٗ سَرِيْرُهٗ وَرَآءَ اُسْطُوَانَةِ التَّوْبَةِ (رواه ابن ماجة) (ابن ماجه حديث رقم ١٧٧٤)

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے نقل کیا کہ جب آپ اعتکاف کرتے تو ان کے لئے ان کا بچھونا بچھایا جاتا یا ان کی چارپائی رکھی جاتی تھی ستون ❶ توبہ کے پیچھے (ابن ماجہ)

**حکم الحدیث**: اس کی سند ضعیف ہے۔

**فوائد الحدیث**: ❶ توبہ کے ستون کے پیچھے الخ ستون مسجد نبوی میں ہے جس سے ابولبابہ رضی اللہ عنہ نے اپنے آپ کو باندھ دیا تھا جب کہ انہوں نے نبی ﷺ کا راز بنی قریظہ کے بارہ میں ظاہر کرایا تھا' پھر جب ان کا قصور معاف ہوا تو نبی ﷺ نے خود ان کو تین دن کے بعد ستون سے کھولا۔

٢١٠٨- (١٢) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ فِي الْمُعْتَكِفِ هُوَ يَعْتَكِفُ الذُّنُوْبَ وَيُجْرٰى لَهٗ مِنَ الْحَسَنَاتِ كَعَامِلِ الْحَسَنَاتِ كُلِّهَا (رواه ابن ماجة) (ابن ماجه حديث رقم ١٧٨١)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اعتکاف کرنے والے کے بارہ میں فرمایا کہ وہ گناہوں سے بند رہتا ہے اور اس کے لیے تمام نیکیوں ❶ کے کرنے والے کی مانند نیکیاں جاری کی جاتی ہیں۔'' (ابن ماجہ)

**حکم الحدیث**: اس کی سند ضعیف ہے۔

**فوائد الحدیث**: ❶ سب نیکیوں کے کرنے والے الخ مثلاً معتکف اعتکاف کی وجہ سے بیمار پرسی کے لئے نہیں جا سکتا اور جنازہ میں شریک نہیں ہو سکتا تو اللہ تعالیٰ ان نیکیوں کا ثواب اس کو عنایت فرمائے گا' جن کو وہ اعتکاف کی وجہ سے نہ کر سکا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



# كِتَابُ فَضَائِلِ الْقُرْاٰنِ

# قرآن کریم کی فضیلت کے بیان میں

## اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ (پہلی فصل)

۲۱۰۹ - (۱) عَنْ عُثْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ خَيْرُكُمْ مَّنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَهٗ۔ (بخاری)

(البخاری حدیث رقم ۵۰۲۷ وابوداؤد حدیث رقم ۱۴۵۲ والترمذی حدیث رقم ۲۹۰۹ وابن ماجه حدیث رقم ۲۱۱ والدارمی حدیث رقم ۳۳۳۷ واحمد فی المسند ۱/ ۵۷)

سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’تم میں سے بہتر وہ شخص ہے جس نے خود قرآن سیکھا اور اس کو (لوگوں کو) سکھایا۔‘‘ ❶ (بخاری)

**فوائد الحدیث:** ❶ قرآن سیکھا اور اور سکھایا الخ مطلب سمجھنا صرف لفظ پڑھنے سے زیادہ افضل ہے کیونکہ قرآن مجید نازل کرنے کا مقصد تہذیب نفوس ہے نہ کہ صرف حروف کی ترتیل۔

۲۱۱۰ - (۲) وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَنَحْنُ فِي الصُّفَّةِ فَقَالَ اَيُّكُمْ يُحِبُّ اَنْ يَّغْدُوَ كُلَّ يَوْمٍ اِلٰى بُطْحَانَ اَوِ الْعَقِيْقِ فَيَاْتِيَ بِنَاقَتَيْنِ كَوْمَاوَيْنِ فِيْ غَيْرِ اِثْمٍ وَّلَا قَطْعِ رَحِمٍ فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كُلُّنَا نُحِبُّ ذٰلِكَ قَالَ اَفَلَا يَغْدُوْا اَحَدُكُمْ اِلَى الْمَسْجِدِ فَيُعَلِّمَ اَوْ يَقْرَاَ اٰيَتَيْنِ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ نَّاقَتَيْنِ وَثَلٰثٌ خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ ثَلٰثٍ وَّاَرْبَعٌ خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ اَرْبَعٍ وَّمِنْ اَعْدَادِهِنَّ مِنَ الْاِبِلِ۔ (مسلم)

(مسلم حدیث رقم (۲۵۱ ـ ۸۰۳) وابوداؤد حدیث رقم ۱۴۵۶)

سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ باہر تشریف لائے اور ہم صفہ (چبوترے) پر بیٹھے ہوئے تھے آپ نے فرمایا تم میں سے کون پسند کرتا ہے کہ وہ ہر روز ❶ بطحان یا عقیق کی طرف جائے اور وہ لائے دو اونٹنیاں بڑی کوہان کی بغیر گناہ اور بغیر ناطہ توڑے، ہم نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! ہم سب یہ پسند کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: ’’تم میں سے ہر شخص مسجد کی طرف جائے تو سکھائے یا پڑھے دو آیات اللہ تعالیٰ کی کتاب سے اس کے لیے بہتر ہے دو اونٹنیوں سے اور تین آیات بہتر ہیں اس کے لیے تین اونٹنیوں سے اور چار آیات بہتر ہیں اس کے لیے چار اونٹنیوں سے اور آیات ❷ کی گنتی اونٹنیوں کی گنتی سے بہتر ہے۔‘‘ (مسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ بطحان کے یا عقیق کے الخ بطحان اور عقیق مدینہ سے دو کوس پر دو مکان ہیں وہاں بازار لگتے تھے، عمدہ مال عرب کے نزدیک اونٹ ہیں اس لیے اس کو خاص کر ذکر کیا، خلاصہ مطلب یہ کہ قرآن پڑھنے اور پڑھانے کا ثواب دنیا کے تمام نفیس مال سے بہتر ہے اس لئے آخرت کا ثواب باقی ہے، اور دنیا کا اسباب فانی ہے۔ ❷ اور آیات کی الخ یعنی اس طرح کا شمار اونٹنیوں کے شمار سے افضل ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



مثلاً پانچ پانچ سے افضل ہیں اور چھ چھ سے افضل ہیں۔

۲۱۱۱ - (۳) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَیُحِبُّ اَحَدُكُمْ اِذَا رَجَعَ اِلٰی اَهْلِهٖ اَنْ یَّجِدَ فِیْهِ ثَلٰثَ خَلِفَاتٍ عِظَامٍ سِمَانٍ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ فَثَلٰثُ اٰیَاتٍ یَّقْرَأُ بِهِنَّ اَحَدُكُمْ فِیْ صَلٰوتِهٖ خَیْرٌ لَّهٗ مِنْ ثَلٰثِ خَلِفَاتٍ عِظَامٍ سِمَانٍ۔(مسلم) (مسلم حدیث رقم (۲۵۱ ـ ۸۰۲) وابن ماجه حدیث رقم ۳۷۸۲ و الدارمی حدیث رقم ۳۳۱۴ واحمد فی المسند ۲/ ۳۹۷)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا تم میں سے کوئی شخص یہ پسند کرتا ہے کہ جس وقت وہ اپنے گھر کی طرف لوٹے تو اپنے گھر میں تین اونٹنیاں موٹی تازی اور حمل والی (موجود) پائے؟'' ہم نے عرض کیا' جی ہاں' آپ نے فرمایا: ''تین آیات کہ ان کو پڑھے ایک تمہارا اپنی نماز میں اس کے لیے بہتر ہے تین بڑی موٹی حمل والی اونٹنیوں سے۔'' (مسلم)

۲۱۱۲ - (٤) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلْمَاهِرُ بِالْقُرْاٰنِ مَعَ السَّفَرَةِ الْكِرَامِ الْبَرَرَةِ وَالَّذِیْ یَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ وَیَتَتَعْتَعُ فِیْهِ وَهُوَ عَلَیْهِ شَاقٌّ لَهٗ اَجْرَانِ۔(متفق علیه) (البخاری حدیث رقم ٤٩٣٧ ومسلم حدیث رقم (٢٤٤ ـ ٧٩٨) وابو داوٗد حدیث رقم ١٤٥٤ والترمذی حدیث رقم ٢٩٠٤ وابن ماجه حدیث رقم ٣٧٧٩ والدارمی حدیث رقم ٢٣٦٨ واحمد فی المسند ٦/ ٤٨)

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قرآن کا ماہر لکھنے والوں بزرگ نیکوکار فرشتوں کے ساتھ ہے اور وہ شخص کہ جو قرآن پڑھتے ہوئے اس میں اٹکتا ہے اور قرآن اس پر مشکل ہوتا ہے تو اس کے لیے دو ثواب ❶ ہوتے ہیں۔'' (بخاری و مسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ اس کے لئے دو ثواب ہوتے ہیں الخ یعنی جو قرآن مجید کے معانی سے خوب واقف ہے اور اس کو بے تکلف پڑھتا ہے اس کا مرتبہ نہایت عمدہ ہے کہ وہ ثواب میں ان فرشتوں کے ساتھ ہے جو قرآن کو لوح محفوظ سے نقل کرتے ہیں اور جس کی زبان نہیں چلتی اور محنت کے باوجود اس سے حروف ادا نہیں ہوتے تو اللہ تعالیٰ کی رحمت سے اس کے لئے دو ثواب مقرر کیے گئے ہیں' مطلب یہ ہے کہ قرآن (کریم کی تلاوت اور عمل) سے کسی طرح غفلت نہیں کرنی چاہئے' اگر اس سے خوب واقف ہے تو سبحان اللہ کہ فرشتوں میں شمار ہوا اور اگر اچھی طرح زبان نہیں چلتی تو بھی دوہرا ثواب موجود ہے۔

۲۱۱۳ - (٥) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا حَسَدَ اِلَّا عَلٰی اثْنَیْنِ رَجُلٍ اٰتَاهُ اللّٰهُ الْقُرْاٰنَ فَهُوَ یَقُوْمُ بِهٖ اٰنَاءَ اللَّیْلِ وَاٰنَاءَ النَّهَارِ وَرَجُلٍ اٰتَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَهُوَ یُنْفِقُ مِنْهُ اٰنَاءَ اللَّیْلِ وَاٰنَاءَ النَّهَارِ۔(متفق علیه) (البخاری حدیث رقم ٥٠٢٥ ومسلم حدیث

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''نہیں ❶ رشک مگر دو آدمیوں پر ایک وہ شخص کہ اس کو اللہ تعالیٰ نے قرآن دیا اور وہ شخص قیام کرتا ہے اس کے ساتھ رات کے اوقات میں اور دن کے اوقات میں اور دوسرا وہ شخص کہ اس کو اللہ تعالیٰ نے مال دیا اور وہ مال میں سے خرچ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



رقم ٢٦٦۔ ٨١٥)

کرتا ہے رات کے اوقات میں اور دن کے اوقات میں۔''
(بخاری ومسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ نہیں رشک مگر دو آدمیوں پر الخ حسد یہ ہے کہ دوسرے کی بھلائی نہ دیکھ سکے اور یہ چاہت ہو کہ اس سے جاتی رہے یہ سخت حرام ہے جبکہ اکثر خلق اسی رنج وبلا میں گرفتار ہے گویا حسد کرنے والا اللہ تعالیٰ سے ناراض ہوتا ہے کہ اس کو کیوں دیا اور مجھے نہ دیا لیکن کسی دین دار کو دیکھ کر آرزو کرنا کہ اللہ تعالیٰ مجھے بھی ایسا کرے تو یہ درست ہے' یہ حسد نہیں بلکہ اس کو غبطہ کہتے ہیں اور حدیث میں حسد سے یہی غبطہ یعنی رشک مراد ہے۔

٢١١٤- (٦) وَعَنْ اَبِىْ مُوْسٰى قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِىْ يَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ مَثَلُ الْاُتْرُجَّةِ رِيْحُهَا طَيِّبٌ وَّطَعْمُهَا طَيِّبٌ وَمَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِىْ لَا يَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ مَثَلُ التَّمْرَةِ لَا رِيْحَ لَهَا وَطَعْمُهَا حُلْوٌ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِىْ لَا يَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ كَمَثَلِ الْحَنْظَلَةِ لَيْسَ لَهَا رِيْحٌ وَّطَعْمُهَا مُرٌّ وَّمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِىْ يَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ مَثَلُ الرَّيْحَانَةِ رِيْحُهَا طَيِّبٌ وَّطَعْمُهَا مُرٌّ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) وَفِىْ رِوَايَةٍ اَلْمُؤْمِنُ الَّذِىْ يَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ وَيَعْمَلُ بِهٖ كَالْاُتْرُجَّةِ وَالْمُؤْمِنُ الَّذِىْ لَا يَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ وَيَعْمَلُ بِهٖ كَالتَّمْرَةِ۔ (البخاری حدیث رقم ٥٤٢٧ ومسلم حدیث رقم (٢٤٣۔ ٧٩٧ وابوداؤد حدیث رقم ٤٨٢٩ والترمذی حدیث رقم ٢٨٦٥ والنسائی حدیث رقم ٥٠٢٨ وابن ماجه حدیث رقم ٢١٤ والدارمی حدیث رقم ٣٣٦٣ واحمد فی المسند ٤/ ٣٩٧)

سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مسلمان ❶ کی مثال کہ جو قرآن پڑھتا ہو نارنگی کی مثال کی طرح ہے کہ اس کی خوشبو خوب ہوتی ہے اور اس کا مزہ اچھا ہوتا ہے اور اس مومن کی مثال کہ جو قرآن نہیں ❷ پڑھتا کھجور کی مثال کی طرح ہے اس میں بو نہیں اور اس کا مزہ شیریں ہے اور اس منافق ❸ کی مثال کہ جو قرآن نہیں پڑھتا اس کی مثال اندرائن کے پھل کی طرح ہے اس میں بو نہیں اور اس کا مزا تلخ ہے اور اس منافق ❹ کی مثال کہ جو قرآن پڑھتا ہو اس کی مثال پھول خوشبودار کی طرح ہے کہ اس کی بو اچھی ہے اور اس کا مزہ تلخ ہے۔ (بخاری ومسلم) اور ایک روایت میں اس طرح ہے: ''وہ مسلمان کہ جو قرآن پڑھتا ہو اور اس پر عمل کرتا ہو نارنگی کی طرح ہے اور وہ مومن کہ قرآن نہیں پڑھتا اور اس پر عمل کرتا ہے کھجور کی طرح ہے۔''

**فوائد الحدیث:** ❶ مسلمان کی مثال الخ یعنی مومن قرآن پڑھنے والے میں دو صفات ہیں ایک باطنی یعنی اعتقاد دلی اس کو میٹھا مزہ فرمایا اور دوسرے ظاہری جس کا اثر لوگوں کو پہنچتا ہے اس کو خوشبو کے ساتھ مثال دی یعنی مومن قرآن پڑھنے والے کا ظاہر اور باطن دونوں بہتر ہیں۔ ❷ نہیں پڑھتا الخ یعنی جو مومن کہ قرآن نہیں پڑھتا اس کا باطن ایمان کے سبب سے اچھا ہے مگر اس کا ظاہر میں اثر نہیں ہے۔
❸ اس منافق کی مثال کہ جو قرآن نہیں پڑھتا اس کی مثال اندرائن الخ یعنی جو منافق کہ قرآن نہیں پڑھتا اس کا ظاہر اچھا ہے اور نہ ہی باطن۔
❹ اور اس منافق کی مثال کہ قرآن پڑھتا ہو الخ یعنی منافق قرآن پڑھنے والے میں ظاہری اثر تو ہے مگر باطنی نہیں۔ منہ

٢١١٥- (٧) وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اللّٰهَ يَرْفَعُ بِهٰذَا الْكِتَابِ اَقْوَامًا

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کتنے لوگوں کو اس کتاب کے ساتھ بلند کرتا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



وَيَضَعُ بِهٖ اٰخَرِيْنَ۔ (مسلم) (مسلم حدیث رقم (۲۶۹۔ ۸۱۷) وابن ماجه حدیث رقم ۲۱۸ والدارمی حدیث رقم ۳۳۶۵)

ہے ❶ اور کتنے لوگوں کو اس کے ساتھ پست کرتا ہے۔'' ❷ (مسلم)

**فوائد الحدیث**: ❶ بلند کرتا ہے اس کے ساتھ الخ یعنی جن لوگوں نے قرآن پڑھا اس پر عمل کیا ان کا مرتبہ بلند ہوا اور جن لوگوں نے اس پر عمل نہ کیا وہ بے قدر ہو گئے۔ ❷ قولہ یہ مسلم نے روایت کی الخ امام بغویؒ نے اپنی تفسیر معالم میں یہ روایت ذکر کی ہے کہ موضع عسفان میں نافع بن حارث رضی اللہ عنہ کی ملاقات سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے ہوئی اور نافع رضی اللہ عنہ عمر رضی اللہ عنہ کی طرف سے اہل مکہ پر عامل تھے تو عمر رضی اللہ عنہ نے نافع رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ اہل مکہ پر تو نے اپنے پیچھے کس کو عامل مقرر کیا ہے' نافع رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے ابن ابزی کو عامل مقرر کیا ہے' عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ ابن ابزی کون ہے؟ نافع رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ایک آزاد کیا ہوا غلام ہے' ہمارے آزاد کئے ہوئے غلاموں سے تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا آزاد کردہ غلام کو تو نے ان پر عامل مقرر کیا ہے؟ سیدنا نافع رضی اللہ عنہ نے کہا اے امیر المومنین! وہ تو قرآن پڑھا ہوا ہے احکام الٰہی سے واقف ہے اور لوگوں کے مقدمات کے شریعت مطہرہ کے مطابق فیصلہ کر سکتا ہے تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا بے شک تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ بلند کرتا ہے اس قرآن سے کتنے لوگوں کو اور اس کے ساتھ کتنے لوگوں کو پست کرتا ہے۔ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ (مرقاۃ)

۲۱۱۶ - (۸) وَعَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ اَنَّ اُسَيْدَ بْنَ حُضَيْرٍ قَالَ بَيْنَمَا هُوَ يَقْرَأُ مِنَ اللَّيْلِ سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ وَفَرَسُهٗ مَرْبُوْطَةٌ عِنْدَهٗ اِذْ جَالَتِ الْفَرَسُ فَسَكَتَ فَسَكَنَتْ فَقَرَأَ فَجَالَتْ فَسَكَتَ فَسَكَنَتْ ثُمَّ قَرَءَ فَجَالَتِ الْفَرَسُ فَانْصَرَفَ وَكَانَ ابْنُهٗ يَحْيٰ قَرِيْبًا مِّنْهَا فَاَشْفَقَ اَنْ تُصِيْبَهٗ وَلَمَّا اَخَّرَهٗ رَفَعَ رَأْسَهٗ اِلَى السَّمَآءِ فَاِذَا مِثْلُ الظُّلَّةِ فِيْهَا اَمْثَالُ الْمَصَابِيْحِ فَلَمَّا اَصْبَحَ حَدَّثَ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ اِقْرَأْ يَا ابْنَ حُضَيْرٍ اِقْرَأْ يَا ابْنَ حُضَيْرٍ قَالَ فَاَشْفَقْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَنْ تَطَاَ يَحْيٰ وَكَانَ مِنْهَا قَرِيْبًا فَانْصَرَفْتُ اِلَيْهِ وَرَفَعْتُ رَأْسِيْ اِلَى السَّمَآءِ فَاِذَا مِثْلُ الظُّلَّةِ فِيْهَا اَمْثَالُ الْمَصَابِيْحِ فَخَرَجْتُ حَتّٰى لَا اَرَاهَا قَالَ اَتَدْرِيْ مَا ذَاكَ قَالَ لَا قَالَ تِلْكَ الْمَلٰٓئِكَةُ دَنَتْ لِصَوْتِكَ وَلَوْ قَرَأْتَ لَاَصْبَحَتْ يَنْظُرُ النَّاسُ اِلَيْهَا لَا تَتَوَارٰى مِنْهُمْ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) وَاللَّفْظُ لِلْبُخَارِيِّ وَفِيْ مُسْلِمٍ عَرَجَتْ فِی الْجَوِّ' بَدَلَ: فَخَرَجْتُ عَلٰى صِيْغَةِ الْمُتَكَلِّمِ۔

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ نے کہا وہ رات کو سورہ بقرہ پڑھتا تھا اور گھوڑا اس کا اس کے نزدیک بندھا ہوا تھا' اچانک گھوڑا کودنے لگا' اسید رضی اللہ عنہ ٹھہر گئے تو گھوڑا بھی ٹھہر گیا' پھر وہ پڑھنے لگے تو گھوڑے نے جولانی کی' پھر وہ خاموش ہو گئے تو گھوڑا بھی ٹھہر گیا پھر وہ پڑھنے لگے تو گھوڑا پھر اچھلنے لگا آخر میں نے پڑھنا بند کر دیا کیونکہ اسید رضی اللہ عنہ کا بیٹا یحییٰ گھوڑے کے قریب سو رہا تھا تو وہ ڈرا کہ کہیں گھوڑا اس کو کوئی تکلیف نہ پہنچائے اور جب وہ اپنے بیٹے کو دور کرنے لگا تو اس نے اپنا سر آسمان کی طرف اٹھایا تو اس نے دیکھا کہ ایک چیز ہے سائے کی مانند' اس میں ہے مانند چراغوں کی' پس جب اسید رضی اللہ عنہ نے صبح کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے یہ واقعہ بیان کیا تو آپ نے فرمایا: ''اے ابن حضیر! تو پڑھتا رہتا' اے ابن حضیر! تو پڑھتا رہتا'' ابن حضیر نے کہا اے اللہ کے رسول! میں ڈرا اس سے کہ گھوڑا یحییٰ کو کچلے اور گھوڑا یحییٰ کے نزدیک تھا تو میں یحییٰ کی طرف پلٹا اور میں نے اپنا سر آسمان کی طرف اٹھایا تو دیکھا ایک چیز سائے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



(البخاری حدیث رقم ٥٠١٨ ومسلم حدیث رقم ٢٤٢-٧٩٦)

کے مانند تھی اس میں چراغوں کے مانند' اور میں نکلا یہاں تک کہ نہ دیکھا میں نے اس کو' آپ نے فرمایا: ''جانتا ہے تو یہ کیا تھا؟'' کہا نہیں' آپ نے فرمایا: ''یہ فرشتے تھے نزدیک ہوئے تھے تیری قرأت ❶ کے لیے اور اگر پڑھتا رہتا تو صبح کرتے فرشتے' دیکھتے لوگ ان کی طرف نہ چھپتے ان سے۔'' (بخاری ومسلم) اور لفظ بخاری کے ہیں اور مسلم میں عرجت فی الجو کے الفاظ ہیں' اور یہ صیغہ متکلم کے الفاظ فخرجت کے بدل ہیں۔

**فوائد الحدیث:** ❶ تیری قرأت کے الخ معلوم ہوا کہ قرآن کے سننے کے لیے فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور وہ ہر کسی کو نظر نہیں آتے۔

٢١١٧- (٩) وَعَنِ الْبَرَاءِ قَالَ كَانَ رَجُلٌ يَقْرَأُ سُوْرَةَ الْكَهْفِ وَإِلٰى جَانِبِهٖ حِصَانٌ مَرْبُوْطٌ بِشَطْنَيْنِ فَتَغَشَّتْهُ سَحَابَةٌ فَجَعَلَتْ تَدْنُوْ وَتَدْنُوْ وَجَعَلَ فَرَسُهٗ يَنْفِرُ فَلَمَّا أَصْبَحَ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرَ ذَالِكَ لَهٗ فَقَالَ تِلْكَ السَّكِيْنَةُ تَنَزَّلَتْ بِالْقُرْاٰنِ۔ (متفق عليه)

(البخاری حدیث رقم ٥٠١١ ومسلم حدیث رقم ٢٤٠ـ ٧٩٥) والترمذی حدیث رقم ١٨٨٥ حدیث رقم ٢٨٨٥ واحمد فی المسند ٤/ ٢٨١)

سیدنا براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص سورۂ کہف پڑھتا تھا اور اس کے ایک طرف دو رسیوں کے ساتھ گھوڑا بندھا ہوا تھا تو اس کو ڈھانپ لیا ایک بادلی نے اور وہ اس کے نزدیک ہونے لگا تو گھوڑے نے اچھلنا کودنا شروع کیا' یہ شخص صبح نبی ﷺ کے پاس آیا تو آپ کے سامنے اس بات کا ذکر کیا' آپ نے فرمایا: ''یہ سکینت ❶ اتری تھی قرآن پڑھنے کی وجہ سے۔'' (بخاری ومسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ سکینت سے ملائکہ مراد ہیں کیونکہ شیخین کی دوسری روایت میں ''تلك السكينة'' کے بدل ''تلك الملائكة'' موجود ہے اور گھوڑا ان فرشتوں کے ڈر سے بدک رہا تھا جو قرآن سننے کے لئے اترے تھے اور جب سیدنا اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ خاموش ہو جاتے تو وہ آسمان کی طرف چڑھ جاتے اور گھوڑا بھی شوخی کرنے سے رک جاتا اور یہ جو فرمایا اے ابن حضیر تو پڑھتا رہتا' تو اس کی تشریح میں حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے کہا اس کے یہ معنی ہیں کہ ہمیشہ اس سورت کو پڑھا کر کیونکہ یہ عجیب حالت اس کے باعث ظاہر ہوئی اور اگر آئندہ پھر ایسا موقع بنے تو پھر اس کا پڑھنا نہ چھوڑنا بلکہ پڑھتے رہنا اور طیبی رحمہ اللہ نے کہا اس کے معنی زمانہ ماضی میں طلب زیارت کے ہیں اور یہ معنی ہیں کہ تو نے اس سورت کا پڑھنا کیوں چھوڑا اور تو نے اس کو کیوں چھوڑا' اسی لئے سیدنا اسید رضی اللہ عنہ نے جواب میں عرض کیا اے اللہ کے رسول! میں ڈرا کہ کہیں گھوڑا یحییٰ کو کچل نہ دے۔ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ

٢١١٨- (١٠) وَعَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُعَلّٰى قَالَ كُنْتُ أُصَلِّيْ فِي الْمَسْجِدِ فَدَعَانِي النَّبِيُّ ﷺ فَلَمْ أُجِبْهُ ثُمَّ أَتَيْتُهٗ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّيْ كُنْتُ أُصَلِّيْ

سیدنا ابی سعید بن معلّٰی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں مسجد میں نماز پڑھ رہا تھا' مجھے نبی ﷺ نے بلایا تو میں نے جواب نہ دیا' پھر میں آپ کے پاس آیا' تو میں نے کہا' اے اللہ کے رسول!

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



قَالَ اَلَمْ يَقُلِ اللّٰهُ اِسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ" ثُمَّ قَالَ اَلَا اُعَلِّمُكَ اَعْظَمَ سُوْرَةٍ فِى الْقُرْاٰنِ قَبْلَ اَنْ تَخْرُجَ مِنَ الْمَسْجِدِ فَاَخَذَ بِيَدِىْ فَلَمَّا اَرَدْنَا اَنْ نَّخْرُجَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّكَ قُلْتَ لَاُعَلِّمَنَّكَ اَعْظَمَ سُوْرَةٍ مِّنَ الْقُرْاٰنِ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ هِىَ السَّبْعُ الْمَثَانِىْ وَالْقُرْاٰنُ الْعَظِيْمُ الَّذِىْ اُوْتِيْتُهٗ۔ **(رواہ البخاری)** (البخاری حدیث رقم ٥٠٠٦ والترمذی حدیث رقم ٢٨٧٥ والنسائی حدیث رقم ٩١٣ واحمد فی المسند ٤/ ٢١١)

تحقیق میں نماز پڑھ رہا تھا' آپ نے فرمایا: "کیا نہیں کہا ❶ اللہ تعالیٰ نے' اللہ تعالیٰ اور رسول کے لیے جواب دو اور اس کے حکم کی اطاعت کرو جس وقت تم کو پکارے' پھر آپ نے فرمایا' کیا نہ سکھلاؤں میں تجھے بہت بڑی سورت قرآن میں پہلے اس کے کہ نکلے تو مسجد سے' پھر پکڑا آپ نے میرا ہاتھ' پس جب کہ ارادہ کیا ہم نے کہ نکلیں' تو میں نے کہا اے اللہ کے رسول! تحقیق آپ نے فرمایا تھا کہ میں تجھے قرآن سے بہت بڑی سورت سکھاؤں گا' آپ نے فرمایا: "وہ سورۃ الحمدللہ رب العلمین ہے' وہ سات آیات ہیں کہ بار بار پڑھی جاتی ہیں نماز میں اور قرآن ❷ بڑا ہے کہ میں وہ دیا گیا ہوں۔" (بخاری)

**فوائد الحدیث:** ❶ کیا اللہ نے نہیں کہا الخ نبی ﷺ کے صرف بلانے سے جواب دینا فرض ہو جاتا تھا خواہ نماز ہی میں ہو'اس کی وجہ یہ تھی کہ اگر حکم بجالانے میں دیر کی جائے تو شاید اس وقت دل ایسا نہ رہے' دل اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے' اللہ تعالیٰ کسی کے دل کو نہیں روکتا اور اس پر مہر نہیں کرتا جب بندہ کاہلی کرے تو اس کی جزا میں روک دیتا ہے یا ضد کرے حق پرستی نہ کرے تو مہر کر دیتا ہے۔
❷ اور قرآن بڑا ہے کہ الخ اللہ تعالیٰ نے نبی ﷺ کو اپنا احسان جتایا کہ ہم نے آپ کو سبع مثانی اور قرآن عظیم دیا سو نبی ﷺ نے فرمایا سبع مثانی اور قرآن عظیم سے مراد سورہ فاتحہ ہے اس کو سبع المثانی اس لیے کہا کہ اس میں سات آیات ہیں اور کسی بھی نماز میں ایک وتر کے سوا سورۂ فاتحہ دو بار سے کم نہیں پڑھی جاتی اور اس کا نزول بھی دوبار ہوا' مکہ میں بھی اور مدینہ میں بھی اور قرآن عظیم فاتحہ کو اس لیے فرمایا کہ جو مطلب قرآن میں مفصل ہیں وہ تمام اس صورت میں مجمل ہیں۔

٢١١٩ - (١١) وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَجْعَلُوْا بُيُوْتَكُمْ مَقَابِرَ اِنَّ الشَّيْطٰنَ يَنْفِرُ مِنَ الْبَيْتِ الَّذِىْ يُقْرَاُ فِيْهِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ۔(مسلم) (مسلم حدیث رقم (٢١٢۔ ٧٨٠) والترمذی حدیث رقم ٢٨٧٧)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اپنے گھروں ❶ کو مقبرے نہ بناؤ' تحقیق شیطان اس گھر سے بھاگتا ہے جس میں سورۂ بقرہ پڑھی جاتی ہے۔" (مسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ اپنے گھروں کو مقبرے نہ بناؤ' یعنی گھروں میں مُردوں کی طرح بے عمل نہ پڑے رہا کرو بلکہ گھر میں قرآن پڑھا کرو تا کہ شیطان بھاگے۔

٢١٢٠ - (١٢) عَنْ اَبِىْ اُمَامَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ اِقْرَءُوا الْقُرْاٰنَ فَاِنَّهٗ يَاْتِىْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ

سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ نے فرمایا: "قرآن پڑھو پس تحقیق وہ قیامت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



شَفِیْعًا لِاَصْحَابِهٖ اِقْرَءُ وا الزَّهْرَاوَيْنِ الْبَقَرَةَ وَسُوْرَةَ اٰلِ عِمْرَانَ فَاِنَّهُمَا تَاْتِيَانِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ كَاَنَّهُمَا غَمَامَتَانِ اَوْ غَيَايَتَانِ اَوْ فِرْقَانِ مِنْ طَيْرٍ صَوَآفَّ تُحَاجَّانِ عَنْ اَصْحَابِهِمَا اِقْرَأُوْا سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ فَاِنَّ اَخْذَهَا بَرَكَةٌ وَتَرْكَهَا حَسْرَةٌ وَلَا يَسْتَطِيْعُهَا الْبَطَلَةُ۔ (رواه مسلم) (مسلم حديث رقم (٢٥٢۔ ٨٠٤) واحمد فی المسند ٤/ ١٥٤)

کے دن پڑھنے والوں کے لئے شفاعت کرنے والا ہوگا پڑھا کرو ان دو سورتوں کو جو بہت چمکدار اور روشن ہیں سورۃ بقرہ اور سورۃ آل عمران' پس وہ دونوں قیامت کے دن آئیں گی گویا کہ وہ دونوں ٹکڑے بادلی کے ہیں یا دونوں سایہ کرنے والی چیزیں ہیں یا دونوں ٹکڑیاں پرندوں کی ہیں صف باندھی ہوئی' اپنے پڑھنے والوں کی طرف سے جھگڑیں گی' پڑھو سورۂ بقرہ اور تحقیق اس پر عمل کرنا برکت ہے' اس کا چھوڑنا حسرت ہے اور اہل ❶ باطل اس کے حاصل کرنے کی طاقت نہیں رکھتے۔'' (مسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ اور اہل باطل یعنی جادوگروں کا اس پر قابو نہیں چلتا معلوم ہوا کہ اس کی برکت سے جادو اثر نہیں کرتا۔

٢١٢١- (١٣) عَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ يُؤْتٰى بِالْقُرْاٰنِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَاَهْلِهِ الَّذِيْنَ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ بِهٖ تَقْدَمُهٗ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ وَاٰلُ عِمْرَانَ كَاَنَّهُمَا غَمَامَتَانِ اَوْ ظُلَّتَانِ سَوْدَاوَانِ بَيْنَهُمَا شَرْقٌ اَوْ كَاَنَّهُمَا فِرْقَانِ مِنْ طَيْرٍ صَوَآفَّ تُحَاجَّانِ عَنْ صَاحِبِهِمَا۔ (رواه مسلم) (مسلم حديث رقم (٢٥٣۔ ٨٠٥) والترمذی حديث رقم ٢٨٨٣ والدارمی حديث رقم ٣٣٠١ واحمد فی المسند ٥/ ٣٦١)

سیدنا نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا' فرماتے تھے: ''قیامت کے دن قرآن اور اس کے پڑھنے والوں کو لایا جائے گا کہ جو عمل کرتے تھے اس کے ساتھ' سارے قرآن کے آگے ❶ ہوں گی سورۂ بقرہ اور آل عمران' گویا کہ وہ بادلی کے دو ٹکڑے ہیں یا دو ٹکڑے سیاہ بادلی کے ہیں کہ ان کے درمیان چمک ہے یا گویا وہ پرندوں کی دو ٹکڑیاں ہیں پڑھنے والوں کی طرف سے صف باندھی ہوئی جھگڑیں گی۔'' (مسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ آگے ہوں گی الخ اس حدیث سے سورۂ بقرہ اور آل عمران کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی' اور معلوم ہوا کہ قرآن سے بڑھ کر کوئی شفیع نہیں جس کو قرآن کی شفاعت منظور ہو تو وہ قرآن پر عمل کرے۔

٢١٢٢- (١٤) وَعَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَا اَبَا الْمُنْذِرِ اَتَدْرِيْ اَيُّ اٰيَةٍ مِّنْ كِتَابِ اللّٰهِ تَعَالٰى مَعَكَ اَعْظَمُ قُلْتُ اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ يَا اَبَا الْمُنْذِرِ اَتَدْرِيْ اَيُّ اٰيَةٍ مِّنْ كِتَابِ اللّٰهِ تَعَالٰى مَعَكَ اَعْظَمُ قُلْتُ ''اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ'' قَالَ فَضَرَبَ فِيْ صَدْرِيْ وَقَالَ لِيَهْنِكَ الْعِلْمُ يَا اَبَا الْمُنْذِرِ۔ (رواه مسلم) (مسلم حديث رقم

سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے ابومنذر! کیا جانتا ہے تو کون سی آیت کتاب اللہ تعالیٰ سے تیرے علم میں بہت بڑی ہے؟'' میں نے کہا کہ اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں آپ نے فرمایا: ''اے ابومنذر! تو جانتا ہے کون سی آیت کتاب اللہ سے تیرے علم میں بڑی ہے؟'' میں نے کہا' اللہ لا الٰہ الا ھو الحی القیوم ابومنذر کہتے ہیں کہ آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ میرے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



(٢٥٨ ـ ٨١٠) وابوداوٗد حدیث رقم ١٤١٠ واحمد فی المسند ٥/ ١٤٢)

سینے پر مارا اور فرمایا: "ابومنذر! ❶ تجھے علم مبارک ہو۔" (مسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ ابوالمنذر' سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی کنیت ابومنذر ہے' آپ قرآن کے بڑے حافظ اور عالم تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا ذہنی امتحان لیا' پھر ان کے علم اور فہم سے خوش ہوئے اور ان کے لیے برکت کی دعا کی' آیت الکرسی اس لیے تمام آیات سے افضل ہے کہ اس میں صرف اللہ تعالیٰ کی ذات اور صفات کا بیان ہے۔

٢١٢٣ - (١٥) وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ وَكَّلَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم بِحِفْظِ زَكٰوةِ رَمَضَانَ فَاَتَانِیْ اٰتٍ فَجَعَلَ يَحْثُوْ مِنَ الطَّعَامِ فَاَخَذْتُهٗ وَقُلْتُ لَاَرْفَعَنَّكَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ اِنِّیْ مُحْتَاجٌ وَّعَلَیَّ عِيَالٌ وَّلِیْ حَاجَةٌ شَدِيْدَةٌ قَالَ فَخَلَّيْتُ عَنْهُ فَاَصْبَحْتُ فَقَالَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم يَا اَبَا هُرَيْرَةَ مَا فَعَلَ اَسِيْرُكَ الْبَارِحَةَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ شَكَا حَاجَةً شَدِيْدَةً وَّعِيَالًا فَرَحِمْتُهٗ فَخَلَّيْتُ سَبِيْلَهٗ قَالَ اَمَا اِنَّهٗ قَدْ كَذَبَكَ وَسَيَعُوْدُ فَعَرَفْتُ اَنَّهٗ سَيَعُوْدُ لِقَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِنَّهٗ سَيَعُوْدُ فَرَصَدْتُّهٗ فَجَآءَ يَحْثُوْ مِنَ الطَّعَامِ فَاَخَذْتُهٗ فَقُلْتُ لَاَرْفَعَنَّكَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ دَعْنِیْ فَاِنِّیْ مُحْتَاجٌ وَّعَلَیَّ عِيَالٌ لَا اَعُوْدُ فَرَحِمْتُهٗ فَخَلَّيْتُ سَبِيْلَهٗ فَاَصْبَحْتُ فَقَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَا اَبَا هُرَيْرَةَ! مَا فَعَلَ اَسِيْرُكَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ شَكَا حَاجَةً شَدِيْدَةً وَّعِيَالًا فَرَحِمْتُهٗ فَخَلَّيْتُ سَبِيْلَهٗ فَقَالَ اَمَا اِنَّهٗ قَدْ كَذَبَكَ وَسَيَعُوْدُ فَعَرَفْتُ اَنَّهٗ سَيَعُوْدُ لِقَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ اِنَّهٗ سَيَعُوْدُ فَرَصَدْتُّهٗ فَجَآءَ يَحْثُوْ مِنَ الطَّعَامِ فَاَخَذْتُهٗ فَقُلْتُ لَاَرْفَعَنَّكَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَهٰذَا اٰخِرُ ثَلٰثِ مَرَّاتٍ اَنَّكَ تَزْعَمُ لَا تَعُوْدُ ثُمَّ

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے رمضان کی ❶ زکوٰۃ کی حفاظت پر مقرر کیا تو میرے پاس ایک شخص آیا تو اس نے غلہ میں سے لپیں بھرنا شروع کیں' تو میں نے اسے پکڑ لیا اور کہا کہ میں تجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچاؤں گا' اس نے کہا تحقیق میں محتاج ہوں اور میرے ذمہ عیال کا نفقہ ہے اور مجھے سخت ضرورت ❷ ہے۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا' پس میں نے اسے چھوڑ دیا' میں نے صبح کی پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اے ابوہریرہ! رات تیرے قیدی نے کیا کیا؟" میں نے کہا اے اللہ کے رسول! اس نے سخت ضرورت اور عیالداری کی شکایت کی' تو میں نے اس پر رحم کیا اور میں نے اس کو چھوڑ دیا' نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "خبردار ہو جا تحقیق اس نے تجھ سے جھوٹ بولا ❸ اور وہ پھر آئے گا تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمانے سے سمجھ لیا کہ وہ پھر آئے گا اور میں اس کا منتظر رہا (چنانچہ) وہ پھر آیا غلہ میں سے لپیں لینے لگا تو میں نے اس کو پکڑ لیا اور میں نے کہا کہ میں تجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف لے جاؤں گا' اس نے کہا' مجھے چھوڑ دو کہ میں محتاج ہوں اور میرے ذمہ نفقہ کنبے کا ہے پھر میں نہ آؤں گا تو میں نے اس پر رحم کیا تو اس کو ❹ چھوڑ دیا' پس میں نے صبح کی تو مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اے ابوہریرہ! تیرے قیدی نے کیا کیا؟" میں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! اس نے سخت ضرورت اور عیالداری کی شکایت کی' تو میں نے اس پر رحم کیا اور میں نے اس کی راہ چھوڑ دی ❺ تو آپ نے فرمایا: "خبردار رہو! اس نے تجھ سے جھوٹ بولا اور پھر وہ آئے گا" میں اس کا منتظر رہا' وہ پھر آیا' اس نے غلہ سے لپیں لیں پھر میں نے اس کو پکڑ لیا تو میں نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



تَعُوْدُ قَالَ دَعْنِي أُعَلِّمْكَ كَلِمَاتٍ يَنْفَعُكَ اللّٰهُ بِهَا إِذَا أَوَيْتَ إِلٰى فِرَاشِكَ فَاقْرَأْ آيَةَ الْكُرْسِيِّ "اَللّٰهُ لَآ إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ" حَتّٰى تَخْتِمَ الْآيَةَ فَإِنَّكَ لَنْ يَّزَالَ عَلَيْكَ مِنَ اللّٰهِ حَافِظٌ وَّلَا يَقْرُبُكَ شَيْطٰنٌ حَتّٰى تُصْبِحَ فَخَلَّيْتُ سَبِيْلَهٗ فَأَصْبَحْتُ فَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا فَعَلَ أَسِيْرُكَ قُلْتُ زَعَمَ أَنَّهٗ يُعَلِّمُنِيْ كَلِمٰتٍ يَنْفَعُنِيَ اللّٰهُ بِهَا قَالَ أَمَا إِنَّهٗ صَدَقَكَ وَهُوَ كَذُوْبٌ تَعْلَمُ مَنْ تُخَاطِبُ مُنْذُ ثَلٰثِ لَيَالٍ قُلْتُ لَا قَالَ ذَاكَ شَيْطٰنٌ۔ (رواه البخاری) (البخاری حدیث رقم ۲۳۱۱)

کہا' البتہ میں تجھے رسول اللہ ﷺ کی طرف ضرور لے جاؤں گا اور یہ تین مرتبہ کی اخیر ہے' تحقیق تو کہتا ہے کہ میں نہیں آؤں گا اور پھر آ جاتا ہے اس نے کہا مجھے چھوڑ دو میں تم کو چند کلمات سکھلاؤں گا اللہ ان کو پڑھنے کی وجہ سے تمہیں نفع دے گا' جس وقت تو اپنے بچھونے کی طرف ❻ جگہ پکڑے تو آیۃ الکرسی پڑھ' اللہ لا الہ الا ھو الحی القیوم۔ یہاں تک کہ تم آیت کو ختم کرو ❼ پس تحقیق ہمیشہ رہے گا تجھ پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے نگہبان ❽ اور شیطان صبح تک تمہارے ❾ نزدیک نہیں آئے گا' تو میں نے اس کی راہ چھوڑ دی' میں نے صبح کی پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تیرے قیدی نے کیا کیا؟'' میں نے کہا' قیدی نے کہا کہ اس نے چند کلمات مجھے سکھائے کہ اللہ تعالیٰ مجھے نفع دے گا ان کی وجہ سے' نبی ﷺ نے فرمایا: ''خبردار رہو! اس نے تجھ سے ❿ سچ کہا اور وہ جھوٹا ⓫ ہے' تو جانتا ہے کہ تین راتوں سے تو کس سے مخاطب تھا؟'' میں نے کہا' نہیں' آپ نے فرمایا: ''یہ ⓬ شیطان تھا۔'' (بخاری)

**فوائد الحدیث:** ❶ رمضان کی زکوٰۃ یعنی صدقہ فطر۔ ❷ مجھے سخت ضرورت ہے یعنی اہل وعیال رکھتا ہوں۔ ❸ تجھ سے جھوٹ بولا یعنی ضرورت کے ظاہر کرنے میں۔ ❹ پس میں نے اس کی راہ چھوڑ دی الخ اس بار شاید رحم کیا اس کے کہنے کی وجہ سے اور پھر نہ آؤں گا والا اس کا جھوٹ مخبر صادق ﷺ کی زبانی ثابت ہو چکا تھا۔ ❺ میں نے اس کی راہ چھوڑ دی یعنی اس کے وعدہ کرنے کی وجہ سے کہ پھر نہ آؤں گا۔ ❻ اپنے بچھونے کی طرف یعنی سونے کے لئے۔ ❼ یہاں تک کہ تم آیت کو ختم کرو یعنی العلی العظیم تک پڑھو۔ ❽ نگہبان یعنی فرشتہ ❾ کوئی شیطان یعنی جن وانس سے دینی و دنیوی ایذا دینے کے لیے۔ ❿ اس نے تجھ سے سچ کہا۔ ⓫ جھوٹا ہے یعنی دوسری باتوں میں۔ ⓬ یہ شیطان تھا یعنی صدقات کو ناقص کرنے کے لئے آیا تھا۔

۲۱۲۴ - (۱٦) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَيْنَمَا جِبْرَئِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَاعِدٌ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ سَمِعَ نَقِيْضًا مِّنْ فَوْقِهٖ فَرَفَعَ رَأْسَهٗ فَقَالَ هٰذَا بَابٌ مِّنَ السَّمَآءِ فُتِحَ الْيَوْمَ لَمْ يُفْتَحْ قَطُّ إِلَّا الْيَوْمَ فَنَزَلَ مِنْهُ مَلَكٌ فَقَالَ هٰذَا مَلَكٌ نَزَلَ إِلَى الْأَرْضِ لَمْ يَنْزِلْ قَطُّ إِلَّا الْيَوْمَ فَسَلَّمَ فَقَالَ أَبْشِرْ بِنُوْرَيْنِ أُوْتِيْتَهُمَا لَمْ يُؤْتَهُمَا نَبِيٌّ قَبْلَكَ فَاتِحَةُ الْكِتَابِ وَخَوَاتِيْمُ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ لَنْ تَقْرَأَ

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ❶ جبرائیل علیہ السلام نبی ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے' انہوں نے اوپر کی طرف سے دروازہ کھلنے کی سی آواز سنی پس اپنا سر اٹھایا تو جبرائیل علیہ السلام نے کہا' یہ آسمان کا دروازہ ہے کھولا گیا آج کے دن' نہیں کھولا گیا کبھی مگر آج' پس اس دروازہ سے اترا ایک فرشتہ' جبرائیل علیہ السلام نے کہا' یہ فرشتہ زمین کی طرف کبھی نہیں اترا مگر آج' پس فرشتے نے آپ کو سلام کیا' پھر کہا تم خوش ہو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



بِحَرْفٍ مِّنْهُمَا اِلَّا اُعْطِیْتَهٗ۔ (رواه مسلم) (مسلم حديث رقم (٢٥٤ ـ ٨٠٦) والنسائي حديث رقم ٩١٢)

دونوروں کے ساتھ کہ تم وہ نور دیئے گئے ہو کہ کوئی نبی آپ سے پہلے نہیں دیا گیا' سورۂ فاتحہ اور سورۂ بقرہ کی آخری آیات تو کوئی حرف نہ پڑھے گا ان میں سے مگر تو اس کا ثواب دیا جائے گا۔'' (مسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ اس وقت الخ اس حدیث میں جو فرمایا پس اترا تو یہ راوی کا کلام ہے کہ اس کو رسول اللہ ﷺ سے سنا اور یہ جو فرمایا خوش ہو ساتھ دونوروں کے الخ تو ان کا نام نور اس لئے ہوا کہ یہ روشن ہو کر چلیں گی' قیامت کے دن پڑھنے والے کے آگے اور سورۂ بقرہ کا خاتمہ للہ مافی السموات سے آخر تک ہے اور یہ جو فرمایا کوئی حرف' تو حرف سے مراد کلمہ ہے اور ان میں دو طرح کے کلمات ہیں ایک تو وہ ہیں کہ جس میں دعا ہے اھدنا الصراط المستقیم اور غفرانك ربنا کی طرح اور ان کے سوا اور دوسرے کلمات فقط حمد وثنا کے ہیں' تو جو کلمہ دعا کا پڑھے گا تو وہ چیز دیا جائے گا کہ جو اس کلمہ میں ہے اور جو کلمہ حمد وثنا کا پڑھے گا اس کا ثواب دیا جائے گا۔

٢١٢٥ - (١٧) وَعَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلْاٰیَتَانِ مِنْ اٰخِرِ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ مَنْ قَرَاَ بِهِمَا فِیْ لَیْلَةٍ كَفَتَاهُ۔ (متفق عليه) (البخاري حديث رقم ٤٠٠٨ ومسلم حديث رقم ٢٥٥ ـ ٨٠٧ والترمذي حديث رقم ٢٨٨١ وابن ماجه حديث رقم ١٣٦٨ والدارمي حديث رقم ٣٣٨٨ واحمد في المسند ٤/١١٨)

سیدنا ابومسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سورۂ بقرہ کی آخری دو آیات جو شخص ان کو رات میں پڑھے تو اس کو کفایت ❶ کرتی ہیں۔'' (بخاری و مسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ کفایت کرتی ہیں یعنی سوتے وقت قرآن پڑھنا سنت ہے اور برکت کا سبب ہے تو جس نے امن الرسول پڑھا تو کافی ہے یا بجائے تہجد کفایت کرتا ہے۔

٢١٢٦ - (١٨) وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَآءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((مَنْ حَفِظَ عَشْرَ اٰیَاتٍ مِّنْ اَوَّلِ سُوْرَةِ الْكَهْفِ عُصِمَ مِنَ الدَّجَّالِ))۔ (رواه مسلم) (مسلم حديث رقم (٢٥٧ ـ ٨٠٩) وابوداود حديث رقم ٤٣٢٣ والترمذي حديث رقم ٢٨٨٦ واحمد في المسند ٥/١٩٦)

سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص سورۂ کہف کی اول دس آیات یاد کرے تو وہ دجال کے شر سے بچایا جائے گا۔'' ❶ (مسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ شر دجال سے بچایا جائے گا ان دنوں میں ان آیات کو یاد کرنا اور غور کرنا ضروری ہے اس لئے کہ نیچری اور مرزائی لوگ ملحد مزاج کہ پیش خیمہ دجال لعین ہیں ان کے اس زمانہ میں بڑے بلوے ہیں اور ان کے خیالات فاسدہ اکثر لوگوں میں پھیل رہے ہیں اور صریح معجزات انبیاء علیہم السلام کا اور آیات قرآنیہ اور بینات رحمانیہ کا انکار کرتے ہیں۔

٢١٢٧ - (١٩) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ

انہی (سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اَيَعْجِزُ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّقْرَاَ فِيْ لَيْلَةٍ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ قَالُوْا وَكَيْفَ يَقْرَاُ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ قَالَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ يَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ۔ (رواه مسلم) (مسلم حديث رقم (٢٥٩۔ ٨١١) وابوداوٗد حديث رقم ١٤٦١ والترمذی حديث رقم ٢٨٩٦ والنسائی حديث رقم ٩٩٦)

نے فرمایا: ''کیا تم میں سے کوئی شخص عاجز ہے کہ وہ ایک رات میں تہائی قرآن پڑھے؟'' صحابہ ؓ نے عرض کیا' تہائی قرآن کس طرح پڑھے؟ آپ نے فرمایا: ''قل ھو اللہ احد تہائی قرآن کے برابر ہے۔'' ❶ (مسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ تہائی قرآن کے برابر ہے یعنی تمام قرآن کا مطلب تین اقسام پر ہے' ایک قسم میں اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور اس کی صفات کا بیان ہے دوسری قسم میں قصائص ہیں' تیسری قسم میں حلال وحرام کے احکامات ہیں اس حساب سے قل ھو اللہ احد قرآن کا تہائی ٹھہرا کہ اس میں توحید اور صفات الٰہی کا بیان ہے۔

٢١٢٨- (٢٠) وَرَوَاهُ الْبُخَارِيُّ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ۔ (البخاری حديث رقم ٧٣٧٤)

اور بخاری نے سیدنا ابوسعید ؓ سے روایت کیا۔

٢١٢٩- (٢١) وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ بَعَثَ رَجُلًا عَلٰى سَرِيَّةٍ وَكَانَ يَقْرَاُ لِاَصْحَابِهٖ فِيْ صَلَاتِهِمْ فَيَخْتِمُ بِقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ فَلَمَّا رَجَعُوْا ذَكَرُوْا ذَالِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ سَلُوْهُ لِاَيِّ شَيْءٍ يَصْنَعُ ذَالِكَ فَسَاَلُوْهُ فَقَالَ لِاَنَّهَا صِفَةُ الرَّحْمٰنِ وَاَنَا اُحِبُّ اَنْ اَقْرَاَهَا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ اَخْبِرُوْهُ اَنَّ اللّٰهَ يُحِبُّهٗ۔ (متفق عليه) (البخاری حديث رقم ٧٣٧٥ ومسلم حديث رقم (٢٦٣۔ ٨١٣) والنسائی حديث رقم ٩٩٣)

ام المؤمنین سیدہ عائشہ ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ایک شخص کو ایک لشکر پر امیر بنا کر بھیجا اور وہ اپنے ساتھیوں کی نماز میں امامت کرتا تھا اور قل ھو اللہ احد پر قراءت ختم کرتا تھا' تو جب وہ واپس آئے تو انہوں نے نبی ﷺ کے سامنے اس کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا: ''اس سے پوچھو کہ یہ کس لیے کرتا ہے؟'' انہوں نے اس سے پوچھا تو اس نے کہا کہ میں یہ اس لئے کرتا ہوں کہ اس میں رحمٰن کی صفت ہے اور میں اس کے پڑھنے کو پسند کرتا ہوں' تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''اس کو خبر دو کہ اللہ تعالیٰ اس کو پسند کرتا ❶ ہے۔'' (بخاری ومسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ یعنی اس لیے کہ اس نے اللہ تعالیٰ کی صفت کو دوست رکھا اور اس حدیث میں جو آیا ہے کہ وہ شخص اپنی قراءت کو قل ھو اللہ احد کے ساتھ ختم کرتا تھا تو حافظ ابن حجر ؒ نے کہا اس کے یہ معنی ہیں کہ وہ نماز کی ہر رکعت میں فاتحہ کے بعد دوسری سورت سے پہلے سورۂ اخلاص پڑھتا۔

٢١٣٠- (٢٢) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ اِنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اُحِبُّ هٰذِهِ السُّوْرَةَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ قَالَ اِنَّ حُبَّكَ اِيَّاهُ اَدْخَلَكَ الْجَنَّةَ (رواه الترمذی و روى البخاری معناه) (البخاری حديث رقم ٧٧٤ والترمذی حديث رقم ٢٩٠١)

سیدنا انس ؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! میں اس سورت کو پسند کرتا ہوں اس سے مراد قل ھو اللہ احد ہے' آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس سے تیری محبت تجھے بہشت میں داخل کرے گی۔'' (ترمذی) اور بخاری نے روایت کی اس کے معنی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



٢١٣١ - (٢٣) وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلَمْ تَرَ اٰيٰتٍ اُنْزِلَتِ اللَّيْلَةَ لَمْ يُرَ مِثْلُهُنَّ قَطُّ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ۔ (مسلم) (مسلم حديث رقم ٢٦٤-٨١٤ والترمذی حديث رقم ٢٩٠٢ والنسائی حديث رقم ٩٥٤)

سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم نے غور نہیں کیا کہ آج کی رات جو آیات اتاری گئیں ان کی مانند نہیں ❶ دیکھی گئیں کہ وہ قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس ہیں۔'' (مسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ یعنی دفع سحر اور حفظ بلیات کے لیے یہ دونوں سورتیں بے نظیر ہیں۔

٢١٣٢ - (٢٤) وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ اِذَا اَوٰى اِلٰى فِرَاشِهٖ كُلَّ لَيْلَةٍ جَمَعَ كَفَّيْهِ ثُمَّ نَفَثَ فِيْهِمَا فَقَرَاَ فِيْهِمَا قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ثُمَّ يَمْسَحُ بِهِمَا مَا اسْتَطَاعَ مِنْ جَسَدِهٖ يَبْدَاُ بِهِمَا عَلٰى رَاْسِهٖ وَوَجْهِهٖ وَمَا اَقْبَلَ مِنْ جَسَدِهٖ يَفْعَلُ ذٰلِكَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) وَسَنَذْكُرُ حَدِيْثَ ابْنِ مَسْعُوْدٍ لَمَّا اُسْرِيَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ بَابِ الْمِعْرَاجِ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى۔ (البخاری حديث رقم ٥٠١٧ والترمذی حديث ٣٤٠٢ وابن ماجه حديث رقم ٣٨٧٥ واحمد فی المسند ٦/ ١١٦)

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ جب ہر رات اپنے بستر پر آتے تو آپ اپنے دونوں ہاتھ ملاتے پھر دونوں ہاتھوں میں دم ❶ کرتے تو ان میں قل ھواللہ احد' قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پڑھتے' پھر اپنے دونوں ہاتھوں کو اپنے بدن پر پھیرتے جہاں تک ہو سکتا' شروع کرتے پھیرنا ہاتھوں کا اپنے سر اور چہرہ سے اور اپنے بدن کی اگلی جانب سے' یہ تین بار کرتے۔'' (بخاری و مسلم) اور ہم ❷ سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی ❸ حدیث لما اسری برسول اللہ ﷺ کا ذکر باب المعراج میں ان شاء اللہ تعالیٰ کریں گے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ یہ ثم نفث فیھما کا ترجمہ ہے ان ظاہر الفاظ سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ آپ پہلے اپنے ہاتھوں پر دم کر لیتے اس کے بعد معوذات پڑھتے تو بعض نے اس کو اپنے ظاہر پر رکھا ہے اور کہا ہے کہ یہ اس لئے کرتے تھے کہ ساحروں کی مخالفت لازم آئے کیونکہ وہ پڑھ کر پیچھے دم کرتے ہیں اور بعض نے اس کے وہی معنی کئے ہیں جو ہم نے ترجمہ میں لکھے ہیں کہ جب ارادہ کرتے دم کرنے کا۔

❷ یعنی اس حدیث کو صاحب مصابیح نے اس باب میں بیان کیا ہے مگر ہم اس حدیث کو اللہ چاہے گا تو باب المعراج میں بیان کریں گے کیونکہ باب المعراج سے سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث کو زیادہ تعلق ہے۔

❸ وہ حدیث جو باب المعراج میں ذکر ہو گی اس کا ترجمہ یہ ہے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ معراج کرائے گئے تو آپ سدرۃ المنتہیٰ کو پہنچائے گئے اور وہ سدرہ چھٹے آسمان میں ہے اسی سدرہ کی طرف وہ چیز پہنچتی ہے کہ جو زمین سے چڑھائی جاتی ہے پس اس سے لے لی جاتی ہے اور اسی سدرہ کی طرف وہ چیز پہنچتی ہے کہ اس کے اوپر سے نیچے اتاری جاتی ہے پس اس سے لے لی جاتی ہے ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے پڑھا اللہ تعالیٰ نے فرمایا ''اس وقت سدرہ کو اس چیز نے ڈھانپ لیا کہ ڈھانپا'' سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا وہ سونے کے پروانے ہیں اور رسول اللہ ﷺ کو شب معراج میں تین چیزیں دی گئیں پانچ نمازیں' سورۂ بقرہ کی آخری آیات اور اس شخص کے لیے (کبیرہ) گناہ بخشے گئے کہ جو ان کی امت سے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کرے یہ مسلم نے روایت کیا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



## اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ (دوسری فصل)

٢١٣٣ - (٢٥) عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ثَلَاثَةٌ تَحْتَ الْعَرْشِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اَلْقُرْاٰنُ يُحَاجُّ الْعِبَادَلَهٗ ظَهْرٌ وَّبَطْنٌ وَالْاَمَانَةُ وَ الرَّحِمُ تُنَادِيْ اَلَا مَنْ وَصَلَنِيْ وَصَلَهُ اللّٰهُ وَمَنْ قَطَعَنِيْ قَطَعَهُ اللّٰهُ۔ (رواه في شرح السنة) (البغوي في شرح السنة حديث رقم ٣٤٣٣)

سیدنا عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا کہ آپ نے فرمایا: ''عرش کے نیچے تین چیزیں ہوں گی قیامت کے دن' ایک تو قرآن بندوں سے جھگڑے گا اور قرآن کے لئے ظاہر ❶ بھی اور باطن بھی ہے' عرش کے نیچے دوسری چیز امانت ہوگی اور تیسری قرابت ہوگی وہ پکارے گی خبر دار جس نے مجھے ملایا تو اللہ تعالیٰ اس کو ملائے گا اور جس نے مجھے توڑا تو اللہ تعالیٰ اس کو توڑے گا۔'' (نقل کیا ❷ یہ شرح السنہ میں)

**حکم الحدیث**: اس کی سند ضعیف ہے۔

**فوائد الحدیث**: ❶ ظاہر بھی اور باطن بھی ہے۔ ظاہر اس کے یعنی معنی ظاہر ہیں کہ عوام سمجھتی ہے فکر کی احتیاج نہیں اور باطن بھی ہے یعنی معنی قرآن کے محتاج ہیں تامل اور فکر اور تفسیر کے۔ ❷ نقل کی یہ شرح السنہ میں الخ امام جزری رحمہ اللہ نے فرمایا کہ اس حدیث کی اسناد میں کثیر بن عبداللہ ہے اور وہ سست راوی ہے۔ مرقاۃ

٢١٣٤ - (٢٦) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَالُ لِصَاحِبِ الْقُرْاٰنِ اِقْرَأْ وَارْتَقِ وَرَتِّلْ كَمَا كُنْتَ تُرَتِّلُ فِي الدُّنْيَا فَاِنَّ مَنْزِلَكَ عِنْدَ اٰخِرِ اٰيَةٍ تَقْرَؤُهَا (رواه احمد والترمذی و ابوداؤد و النسائی) (ابوداؤد حديث رقم ١٤٦٤ والترمذي حديث رقم ٢٩١٤ واحمد في المسند ٢/ ١٩٢)

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''صاحب قرآن کے لئے کہا جائے گا پڑھ اور چڑھ ❶ اور ٹھہر ٹھہر کر پڑھ جیسا کہ تو دنیا میں ٹھہر ٹھہر کر پڑھتا تھا' پس تحقیق تیرا مرتبہ آخری آیت کے نزدیک ❷ ہے کہ تو اس کو پڑھے گا۔'' (احمد ❸ اور ترمذی وابوداؤد و نسائی)

**حکم الحدیث**: اس کی سند حسن ہے۔

**فوائد الحدیث**: ❶ اور چڑھ یعنی بہشت کے درجات پر۔ ❷ آخری آیت کے نزدیک کہ تو پڑھے گا دیلمی نے حدیث بیان کی ہے کہ جنت کے درجات بقدر آیات قرآن کے ہیں اور قول مشہور پر چھ ہزار چھ سو چھیاسٹھ آیات ہیں اس جگہ سے ترقی مدارج قاری کو بعدد آیات قیاس کر لینا چاہئے' ظاہر حدیث سے نکلتا ہے کہ یہ مرتبہ حافظ کو ملے گا اور اگر قاری کو بھی ملے تو کیا بعید ہے اللہ کی رحمت متحجر نہیں ہوتی ہے اور عالم افضل ہیں خالی حافظ قرآن سے جن کو علم نہیں ہے۔ اس چیز سے بہتر کہ یعنی جو شخص دوسرے اذ کار واوراد چھوڑ کر صرف قرآن مجید کو اپنا وظیفہ ٹھہرائے میں اصحاب اوراد واذ کار سے بڑھ کر ان کی مرادیں بر لاتا ہوں' یہ کیوں نہ ہو کہ وہ اللہ تعالیٰ کے کلام کے ساتھ مشغول ہوا جو تمام اذ کار واوراد سے افضل ہے' سچ ہے کلام الملوک ملوک الکلام۔

❸ قولہ یہ احمد اور ترمذی نے نقل کی الخ ترمذی نے اس حدیث کو حسن صحیح کہا ہے اور نیز ترمذیؒ نے اسی روایت کو ذکر کیا ہے سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے اور ترمذی نے اس کو حسن کہا ہے اور اس روایت میں ہے کہ قرآن کہے گا اے رب اس کو زیور پہنا' تو صاحب قرآن کو عزت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



کے تاج پہنائیں جائیں گے' قرآن کہے گا اے رب اس کو زیادہ دے تو قرآن والے کو عزت کے کپڑے پہنائے جائیں گے پھر قرآن کہے گا اے رب تو اس سے راضی ہو جا تو اللہ تعالیٰ اس سے راضی ہو جائے گا اور صاحب قرآن کو کہا جائے گا پڑھ اور چڑھ۔ مرقاۃ

٢١٣٥ - (٢٧) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الَّذِیْ لَيْسَ فِیْ جَوْفِهٖ شَیْءٌ مِّنَ الْقُرْاٰنِ كَالْبَيْتِ الْخَرِبِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمَذِیُّ وَالدَّارِمِیُّ) وَقَالَ التِّرْمَذِیُّ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ۔

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کہ جس شخص کے دل میں کچھ (تھوڑا سا بھی) قرآن نہیں ہے تو وہ دل ویران ❶ گھر کی مانند ہے۔'' (ترمذی و دارمی) اور ترمذی نے کہا یہ حدیث صحیح ہے۔

(الترمذی حدیث رقم ٢٩١٣ والدارمی حدیث رقم ٣٣٠٦ واحمد فی المسند ١/ ٢٢٣)

**حکم الحدیث**: اس کی سند ضعیف ہے۔

**فوائد الحدیث**: ❶ اس لئے کہ دلوں کی آبادی اور باطن کی زینت اور خوبصورتی ایمان باللہ اور قرآن شریف کی تلاوت کے ساتھ ہے اور حدیث شریف میں لفظ جوف کا ہے اور جوف پیٹ کو کہتے ہیں مگر یہاں مراد پیٹ سے دل ہے۔ (مرقاۃ)

٢١٣٦ - (٢٨) وَعَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى مَنْ شَغَلَهُ الْقُرْاٰنُ عَنْ ذِكْرِیْ وَمَسْأَلَتِیْ اَعْطَيْتُهٗ اَفْضَلَ مَا اُعْطِی السَّآئِلِيْنَ وَفَضْلُ كَلَامِ اللّٰهِ تَعَالٰى عَلٰى سَآئِرِ الْكَلَامِ كَفَضْلِ اللّٰهِ عَلٰى خَلْقِهٖ (رَوَاهُ التِّرْمَذِیُّ وَالدَّارِمِیُّ وَالْبَيْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ) وَقَالَ التِّرْمَذِیُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ۔ (الترمذی حدیث رقم ٢٩٢٦ والدارمی حدیث رقم ٣٣٥٦)

سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بابرکت اور بلند پروردگار فرماتا ہے جس کو قرآن میرے ذکر کی وجہ سے اور مجھ سے مانگنے سے باز رکھے' میں اس کو دیتا ہوں بہتر اس چیز سے کہ جو مانگنے والوں کو دیتا ہوں اور کلام الٰہی کی بزرگی تمام کلاموں پر ہے۔ جس طرح اللہ تعالیٰ کی بزرگی تمام مخلوقات پر ہے۔'' (ترمذی و دارمی و بیہقی اور ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن غریب ہے)

**حکم الحدیث**: اس کی سند ضعیف ہے۔

٢١٣٧ - (٢٩) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَاَ حَرْفًا مِنْ كِتٰبِ اللّٰهِ فَلَهٗ بِهٖ حَسَنَةٌ وَ الْحَسَنَةُ بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا لَا اَقُوْلُ الٓمّٓ حَرْفٌ اَلِفٌ حَرْفٌ وَلَامٌ حَرْفٌ وَ مِيْمٌ حَرْفٌ (رَوَاهُ التِّرْمَذِیُّ وَالدَّارِمِیُّ) وَقَالَ التِّرْمَذِیُّ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ اِسْنَادًا۔ (الترمذی حدیث رقم ٢٩١٠ والدارمی حدیث رقم ٣٣٠٨)

سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص کتاب اللہ سے ایک حرف پڑھے تو اس کے لئے ہر حرف کے عوض نیکی اور نیکی دس نیکیوں کے برابر ہے' نہیں کہتا میں کہ الم ایک حرف ہے الف ایک حرف' لام ایک حرف اور میم ایک حرف ہے۔'' (ترمذی و دارمی) اور ترمذی نے کہا یہ حدیث باعتبار سند کے حسن صحیح غریب ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



**حکم الحدیث:** یہ حدیث صحیح ہے۔

٢١٣٨- (٣٠) وَعَنِ الْحَارِثِ الْاَعْوَرِ قَالَ مَرَرْتُ فِي الْمَسْجِدِ فَإِذَ النَّاسُ يَخُوضُوْنَ فِي الْاَحَادِيْثِ فَدَخَلْتُ عَلٰى عَلِيٍّ فَاَخْبَرْتُهُ فَقَالَ اَوَقَدْ فَعَلُوْهَا قُلْتُ نَعَمْ قَالَ اَمَا اِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ اَلَا اِنَّهَا سَتَكُوْنُ فِتْنَةٌ قُلْتُ مَا الْمَخْرَجُ مِنْهَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ كِتَابُ اللّٰهِ فِيْهِ نَبَأُ مَا قَبْلَكُمْ وَخَبَرُ مَابَعْدَكُمْ وَ حُكْمُ مَا بَيْنَكُمْ هُوَ الْفَصْلُ لَيْسَ بِالْهَزْلِ مَنْ تَرَكَهُ مِنْ جَبَّارٍ قَصَمَهُ اللّٰهُ وَمَنِ ابْتَغَى الْهُدٰى فِي غَيْرِهٖ اَضَلَّهُ اللّٰهُ وَهُوَ حَبْلُ اللّٰهِ الْمَتِيْنُ وَهُوَ الذِّكْرُ الْحَكِيْمُ وَهُوَ الصِّرَاطُ الْمُسْتَقِيْمُ هُوَ الَّذِيْ لَا تَزِيْغُ بِهِ الْاَهْوَآءُ وَ لَا تَلْتَبِسُ بِهِ الْاَلْسِنَةُ وَلَا يَشْبَعُ مِنْهُ الْعُلَمَآءُ وَلَا يَخْلُقُ عَنْ كَثْرَةِ الرَّدِّ وَلَا يَنْقَضِيْ عَجَائِبُهُ هُوَ الَّذِيْ لَمْ تَنْتَهِ الْجِنُّ اِذَا سَمِعَتْهُ حَتّٰى قَالُوْا اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا يَهْدِيْ اِلَى الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا بِهٖ مَنْ قَالَ بِهٖ صَدَقَ وَمَنْ عَمِلَ بِهٖ اُجِرَ وَمَنْ حَكَمَ بِهٖ عَدَلَ وَمَنْ دَعَا اِلَيْهِ هُدِيَ اِلٰى صِرَاطِ الْمُسْتَقِيْمِ (رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ) وَقَالَ التِّرْمَذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ اِسْنَادُهٗ مَجْهُوْلٌ وَفِي الْحَارِثِ مَقَالٌ ـ (الترمذی حدیث رقم ٢٩٠٦ والدارمی حدیث رقم ٣٣٣١)

سیدنا حارث الاعور رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' میں مسجد ❶ میں گذرا تو دیکھا لوگ بے کار باتوں میں مشغول تھے ❷ پھر میں سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے پاس گیا تو میں نے ان کو خبر دی' پس سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''کیا وہ یہ کر رہے ہیں؟'' میں نے کہا' ہاں' سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا' آپ فرماتے تھے: ''عنقریب فتنہ ❸ ہو گا'' میں نے کہا' اے اللہ کے رسول! اس سے کس طرح نجات ہو گی؟ فرمایا: ''کتاب اللہ'' ❹ اس میں خبر ہے تمہارے ❺ پہلوں کی اور خبر ہے اس چیز کی جو تمہارے پیچھے ❻ ہے اور اس میں اس چیز کا حکم ہے کہ جو تمہارے درمیان واقع ہے ❼ وہ حق و باطل کے درمیان فرق کرنے والا ہے' نہیں بیہودہ' جس متکبر نے قرآن کو چھوڑا ❽ تو اس کو اللہ تعالیٰ ہلاک کرے گا اور جس نے اس کے غیر ❾ میں ہدایت ڈھونڈی تو اس کو اللہ تعالیٰ گمراہ کرے گا اور وہ رسی اللہ تعالیٰ کی ❿ مضبوط ہے اور وہ نصیحت باحکمت ہے اور وہ راہ سیدھی ہے اور وہ ایسا ہے کہ بسبب اس کی اتباع کے کج نہیں ہوتیں خواہشات حق سے باطل کی طرف اور نہیں ملتیں اس کے ساتھ زبانیں اور اس سے علماء سیر نہیں ہوتے' نہیں پرانا ہوتا بسبب کثرت مزاولت کے اور نہیں تمام ہوتے اس کے عجائب اور وہ ایسا ہے کہ نہ توقف کیا جنوں نے اس وقت جس وقت کہ اس کو سنا یہاں تک کہ انہوں نے کہا تحقیق ہم نے سنا قرآن عجب' راہ بتاتا ہے ہدایت کی طرف' تو ہم اس کے ساتھ ایمان لائے جس نے اس کے موافق کہا اس نے سچ کہا اور جس نے اس کے ساتھ عمل کیا تو اس کو ثواب دیا جائے گا اور جس نے اس کے ساتھ حکم کیا تو انصاف کیا اور جس نے اس کی طرف ⓫ بلایا تو وہ راہ دکھایا گیا سیدھی راہ کی طرف۔'' (ترمذی و دارمی) اور ترمذی نے کہا اس حدیث کی اسناد میں مجہول راوی ہیں اور حارث میں جو اس حدیث کا راوی ہے بہت کلام ہے۔

**حکم الحدیث:** اس کی سند سخت ضعیف ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



**فوائد الحدیث:** ❶ کہ میں مسجد میں گذرا الخ یعنی کوفہ کی مسجد میں۔ ❷ لوگ باتوں میں مشغول تھے الخ یعنی قصص وغیرہ میں اور قرآن مجید کی تلاوت چھوڑ دی تھی۔ ❸ فتنہ ہو گا الخ یعنی اختلاف واقع ہو گا اور برے مذاہب نکالیں گے۔ ❹ فرمایا کتاب اللہ الخ یعنی خلاصی کا طریقہ اس فتنہ سے کتاب اللہ پر عمل کرنا ہے۔ ❺ تمہارے پہلوں الخ یعنی اگلی امتوں کی خبریں۔ ❻ کہ تمہارے پیچھے ہے الخ یعنی قیامت کی علامات اور قیامت کے احوال۔ ❼ یعنی کفر اور ایمان اور اطاعت و گناہ اور حلال و حرام اور تمام شرائع اسلام کے اور آپس کے معاملات۔ ❽ جس متکبر نے چھوڑا الخ یعنی قرآن شریف پر از راہ تکبر ایمان نہ لایا اور اس کے موافق عمل نہ کیا تو اللہ تعالیٰ اس کو ہلاک کر ڈالے گا' اس کی گردن توڑے گا اصل میں قصم کے معنی ہیں توڑنے اور جدا کرنے کے تو معنی یہ ہیں کہ اس کو اللہ تعالیٰ قطع کرے گا اور اس کو اپنی رحمت سے دور کرے گا بخلاف اس کے کہ جو قرآن پر عمل کرے اس کو اللہ تعالیٰ اعلیٰ مراتب پر پہنچائے گا' طیبی رحمہ اللہ نے کہا کہ جس نے ایک آیت یا ایک کلمہ کے ساتھ جو واجب العمل ہو عمل کرنا چھوڑا یا ان کا پڑھنا چھوڑا از راہ تکبر کے تو وہ کافر ہو جائے گا اور جس نے قرآن شریف کے بہ سبب عاجز ہونے اور سستی اور ضعف کے چھوڑا اور اس کے دل میں تعظیم ہو قرآن شریف کی تو یہ شخص نہ پڑھنے کی وجہ سے گناہ گار نہ ہو گا قرآن شریف کے لیکن فضیلت اور ثواب سے محروم ہو گا۔ مرقاۃ ❾ اس کے غیر میں الخ یعنی ان علوم میں کہ جو قرآن کے موافق نہیں ہیں۔ ❿ استوار الخ یعنی وسیلہ قوی ہے معرفت اور قرب الٰہی کا۔ ⓫ بلایا الخ یعنی لوگوں کو اس کی طرف یعنی اس کے ساتھ ایمان لائے اور اس پر عمل کرنے کی طرف' اس حدیث کی اسناد میں اگرچہ حارث کی وجہ سے کلام ہے مگر اس حدیث کا مضمون قرآن اور دوسری احادیث کے مطابق ہے اس لئے حدیث کا معنی صحیح ہے اور اس حدیث میں جو یہ فرمایا کہ کج نہیں ہوتیں بسبب اس کے خواہش تو اس کے یہ معنی ہیں کہ جو شخص قرآن کی کامل طور پر اتباع کرتا ہے تو وہ حق سے باطل کی طرف نہیں پلٹتا اور فرق ضالہ مانند خوارج روافض قدریہ جبریہ وغیرہ کے ہیں اگرچہ وہ قرآن مجید سے استدلال کرتے ہیں مگر وہ کامل طور پر قرآن مجید کے متبع نہیں ہیں کیونکہ انہوں نے احادیث کو چھوڑ دیا جو قرآن مجید کی تفسیر ہیں اور انہوں نے قبول نہ کیا صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کی تفسیر کو' اس لئے انہوں نے قرآن مجید کا مطلب نہیں سمجھا امام الصوفیاء جنید بغدادی نے کہا جس نے قرآن مجید کو یاد نہ کیا اور حدیث کی پیروی نہ کی تو وہ اتباع کے لائق نہیں' اس کی پیروی نہ کی جائے اور جو ہمارے طریقہ میں بغیر علم کے داخل ہوا اور اپنی جہالت پر اڑا رہا تو اس کے ساتھ شیطان کھیلتا ہے کیونکہ ہمارا طریق کتاب اور سنت کے ساتھ مقید ہے اور اس میں جو یہ فرمایا کہ نہ توقف کیا جنات نے اس قصے کی طرف اشارہ ہے جو سورۂ احقاف میں مذکور ہے کہ نبی ﷺ حج کے دنوں میں شہر سے باہر بطن نخلہ میں اپنے اصحاب کے ساتھ صبح کی نماز پڑھنے لگے تو کچھ جن آپ کا قرآن پڑھنا سن کر گئے اور مسلمان ہو گئے پھر اپنی قوم کو جا کر سمجھایا اور کہا انا سمعنا قرانا الایۃ اور جنات کا یہ کلام مفصل طور پر سورۂ جن میں مذکور ہے۔

۲۱۳۹ - (۳۱) وَعَنْ مُعَاذِ الْجُهَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ الْقُرْاٰنَ وَعَمِلَ بِمَا فِيْهِ أُلْبِسَ وَالِدَاهُ تَاجًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ ضَوْءُهٗ أَحْسَنُ مِنْ ضَوْءِ الشَّمْسِ فِيْ بُيُوْتِ الدُّنْيَا لَوْ كَانَتْ فِيْكُمْ فَمَا ظَنُّكُمْ بِالَّذِيْ عَمِلَ بِهٰذَا۔ (رواہ احمد وابو داؤد)

(ابو داؤد حدیث رقم ۱۴۵۳ واحمد فی المسند ۳/ ۴۴۰)

سیدنا معاذ جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص کہ قرآن پڑھے ❶ اور عمل کرے اس چیز کے ساتھ کہ جو اس میں ہے' تو اس کے ماں باپ کو قیامت کے دن تاج پہنایا جائے گا کہ روشنی اس تاج کی دنیا کے سورج کی روشنی سے زیادہ اچھی ہو گی سورج بالفرض اگر تمہارے گھروں کے اندر ❷ روشن ہو' تو کیا گمان ہے تمہارا اس شخص کے درجہ کے متعلق جس نے قرآن پر عمل کیا۔'' (احمد' ابو داؤد)

**حکم الحدیث:** اس کی سند ضعیف ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



**فوائد الحدیث:** ❶ کہ قرآن کے ساتھ عمل کیا الخ مطلب یہ ہے کہ جب عامل قرآن کے والدین کو وہ درجہ اعلیٰ عنایت ہوگا جو حدیث میں مذکور ہوا ہے تو اس عامل کے درجہ کا کیا ٹھکانا ہے۔ ❷ تو پھر بہت ہی روشنی اور رونق ہوگی۔

٢١٤٠ - (٣٢) وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ لَوْ جُعِلَ الْقُرْاٰنُ فِيْ اِهَابٍ ثُمَّ اُلْقِيَ فِي النَّارِ مَا احْتَرَقَ۔ (رواه الدارمی) (الدارمی حدیث رقم ٣٣١٠ واحمد فی المسند ٤/ ١٥٥)

سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے: ''اگر قرآن چمڑے میں بند کیا جائے پھر آگ میں ڈالا جائے تو وہ نہ جلے گا۔'' ❶ (دارمی)

**حکم الحدیث:** اس کی سند حسن ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ نبی ﷺ کے دور میں یا یہ کہ جس کو اللہ تعالیٰ قرآن مجید سکھاتا ہے پھر اس کو آخرت میں آگ نہ جلائے گی۔

٢١٤١ - (٣٣) وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَاَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَظْهَرَهٗ فَاَحَلَّ حَلَالَهٗ وَحَرَّمَ حَرَامَهٗ اَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ وَشَفَّعَهٗ فِيْ عَشَرَةٍ مِّنْ اَهْلِ بَيْتِهٖ كُلُّهُمْ قَدْ وَجَبَتْ لَهُ النَّارُ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ) وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَحَفْصُ بْنُ سُلَيْمَانَ الرَّاوِيْ لَيْسَ هُوَ بِالْقَوِيِّ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيْثِ۔ (الترمذی حدیث رقم ٢٩٠٥ وابن ماجه حدیث رقم ٢١٦ واحمد فی المسند ١/ ١٤٨)

سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص نے قرآن پڑھا پھر اس کو یاد کیا اور حلال جانا اس کے حلال کو اور حرام جانا اس کے حرام کو تو اس کو اللہ تعالیٰ بہشت میں داخل کرے گا اور اس کی شفاعت قبول کرے گا دس آدمیوں کے حق میں اس کے گھر والوں سے کہ سب ایسے ہوں گے کہ ان کے لئے آگ واجب ہو چکی ہوگی۔'' ❶ (احمد' ترمذی' ابن ماجہ' دارمی) اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہے اور حفص بن سلیمان راوی قوی نہیں (بلکہ) ضعیف ہے۔

**حکم الحدیث:** اس کی سند سخت کمزور تھی۔

**فوائد الحدیث:** ❶ داخل کرے گا یعنی اول وہلہ میں۔ ان کے لیے آگ واجب ہوگی اور وجوب سے مراد دخول ہے' نہ کہ خلود۔

٢١٤٢ - (٣٤) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ كَيْفَ تَقْرَاُ فِي الصَّلٰوةِ فَقَرَاَ اُمَّ الْقُرْاٰنِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ مَآ اُنْزِلَتْ فِي التَّوْرَاةِ وَلَا فِي الْاِنْجِيْلِ وَلَا فِي الزَّبُوْرِ وَلَا فِي الْقُرْاٰنِ مِثْلُهَا وَاِنَّهَا سَبْعٌ مِّنَ الْمَثَانِيْ وَالْقُرْاٰنُ الْعَظِيْمُ الَّذِيْ اُعْطِيْتُهٗ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) وَرَوَى الدَّارِمِيُّ مِنْ قَوْلِهٖ مَا اُنْزِلَتْ وَلَمْ يَذْكُرْ اُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے پوچھا کس طرح ❶ سے تم نماز میں پڑھتے ہو' تو انہوں نے سورۂ فاتحہ پڑھی پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قسم اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! نہیں اتاری گئی تورات میں' نہ انجیل میں' نہ زبور میں اور نہ قرآن میں کوئی سورۃ اس طرح کی اور تحقیق سورۂ فاتحہ سات آیات ہیں جو بار بار پڑھی جاتی ہیں اور قرآن ❷ عظیم ہے کہ میں دیا گیا ہوں۔'' (ترمذی) اور دارمی نے قول ما انزلت تک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔ (الترمذی حدیث رقم ۲۸۷۵ والنسائی حدیث رقم ۹۱٤ واحمد فی المسند ۲/ ۳۵۷)

نقل کیا ہے اور سیدنا ابی ابن کعب رضی اللہ عنہ نہیں ذکر کیا اور ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

**حکم الحدیث:** اس کی سند صحیح ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ یعنی کیا پڑھتے ہو۔ ❷ یعنی اس آیت میں جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ''ولقد اتیناك سبعا من المثانی و القراٰن العظیم'' تو سبع مثانی اور قرآن عظیم سے سورۂ فاتحہ مراد ہے اس کو سبع اس لیے کہتے ہیں کہ اس میں سات آیات ہیں اور مثانی اس لئے کہ اس میں سات لفظ مکرر آئے ہیں اللہ اور رحمٰن اور رحیم اور ایاک اور صراط اور علیہم اور لا جو غیر کے معنی میں ہے تو گویا غیر کا لفظ بھی مکرر ٹھہرا اور ایک قراءت میں اس طرح بھی ہے غیر المغضوب علیهم اور غیر الضالین اور یہ اس وقت ہوگا جب بسم اللہ الرحمٰن الرحیم بھی اس سورت کا جزو ہو اور بعض نے کہا مثانی اس لئے کہتے ہیں کہ ہر نماز میں مکرر یعنی دو تین چار بار پڑھی جاتی ہے' بعض نے کہا اس لئے کہ یہ سورت دو بار اتری پہلے مکہ میں اور اور دوسری بار مدینہ میں اور بعض نے کہا سبع مثانی سے قرآن مجید کی سات لمبی سورتیں مراد ہیں یعنی بقرہ آل عمران' نساء' مائدہ' انعام' اعراف اور توبہ' انفال سمیت کیونکہ یہ دونوں ایک سورت کے حکم میں ہیں اور مثانی ان کو اس لئے کہا کہ ہر ایک سورت کی بعض آیات دوسری سورت میں دوہرائی گئی ہیں لیکن یہ قول اس حدیث کی صراحت کے خلاف ہے اور ہمارے لیے حدیث کی اتباع مقدم ہے۔

۲۱٤۳- (۳۵) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَلَّمُوا الْقُرْاٰنَ فَاقْرَاُوْهُ فَاِنَّ مَثَلَ الْقُرْاٰنِ لِمَنْ تَعَلَّمَ فَقَرَاَ وَقَامَ بِهٖ كَمَثَلِ جِرَابٍ مَحْشُوٍّ مِّسْكًا تَفُوْحُ رِيْحُهٗ كُلَّ مَكَانٍ وَمَثَلُ مَنْ تَعَلَّمَهٗ فَرَقَدَ وَهُوَ فِيْ جَوْفِهٖ كَمَثَلِ جِرَابٍ اُوْكِيَ عَلٰى مِسْكٍ (راوہ الترمذی والنسائی وابن ماجة) (الترمذی حدیث رقم ۲۸۷٦ وابن ماجه حدیث رقم ۲۱۷)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قرآن سیکھو پھر اس کو پڑھو' کیونکہ قرآن کا حال اس شخص کے لیے کہ جو سیکھتا ہے پھر پڑھتا ہے اور اس کے ساتھ قیام کرتا ہے اس تھیلی کی مانند ہے جس میں کستوری بھری ہوئی ہو اس کی خوشبو مکان کے گوشہ گوشہ میں پہنچ جاتی ہے اور اس شخص کا حال کہ جس نے سیکھا اس کو اور سو ❶ رہا اس تھیلی کی مانند ہے جس کے منہ کو باندھ کر اوپر مہر لگا-دی ❷ گئی ہو۔'' (ترمذی' نسائی' ابن ماجہ)

**حکم الحدیث:** اس کی سند ضعیف ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ اور سو رہا یعنی تہجد وغیرہ میں نہ پڑھا۔ ❷ مہر لگا دی گئی ہو الخ یعنی اس کی خوشبو پھیلتی نہیں۔

۲۱٤٤- (۳٦) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَاَ حٰمٓ اَلْمُؤْمِنَ اِلٰى اِلَيْهِ الْمَصِيْرُ وَاٰيَةَ الْكُرْسِيِّ حِيْنَ يُصْبِحُ حُفِظَ بِهِمَا حَتّٰى يُمْسِيَ وَمَنْ قَرَاَ بِهِمَا حِيْنَ يُمْسِيْ حُفِظَ بِهِمَا حَتّٰى يُصْبِحَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ) وَقَالَ التِّرْمَذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ۔ (الترمذی حدیث رقم ۸۷۹ والدارمی

انہی (سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص سورۂ حم یعنی سورۃ مومن الیه المصیر تک اور آیۃ الکرسی صبح کے وقت پڑھے تو ان کی وجہ سے شام تک محفوظ رہتا ہے اور جو ان کو شام کے وقت پڑھے تو وہ ان کی وجہ سے صبح تک محفوظ رہتا ہے۔'' (ترمذی و دارمی) اور ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



حدیث رقم ٣٣٨٦)

**حکم الحدیث**: اس کی سند ضعیف ہے۔

٢١٤٥ - (٣٧) وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ كِتَابًا قَبْلَ اَنْ يَّخْلُقَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضَ بِاَلْفَيْ عَامٍ اَنْزَلَ مِنْهُ اٰيَتَيْنِ خَتَمَ بِهِمَا سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ وَلَا تُقْرَاٰنِ فِيْ دَارٍ ثَلَاثَ لَيَالٍ فَيَقْرَبُهَا الشَّيْطَانُ۔ رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ التِّرْمَذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ۔ (الترمذی حدیث رقم ٢٨٨٢ والدارمی حدیث رقم ٣٣٨٨ واحمد فی المسند ٤/ ٢٧٤)

سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ نے آسمان اور زمین کے پیدا کرنے سے دو ہزار برس پہلے کتاب لکھی اس کتاب میں سے دو آیات ❶ اتاریں کہ جن کے ساتھ سورۂ بقرہ کو ختم کیا ہے اور جس مکان میں یہ آیات تین رات تک پڑھی جائیں ان کے نزدیک شیطان نہیں آتا۔“ (ترمذی و دارمی) اور ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے

**فوائد الحدیث**: ❶ یعنی آمن الرسول سے آخر تک۔

٢١٤٦ - (٣٨) وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَاَ ثَلَاثَ اٰيَاتٍ مِنْ اَوَّلِ الْكَهْفِ عُصِمَ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ) وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ (الترمذی حدیث رقم ٢٨٨٦)

سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو شخص سورۂ کہف کی پہلی تین آیات پڑھے تو اسے دجال کے فتنہ سے بچایا ❶ جائے گا۔“ (ترمذی) اور کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے

**حکم الحدیث**: یہ حدیث صحیح ہے۔

**فوائد الحدیث**: ❶ یہ حدیث اس حدیث کے معارض نہیں ہے جس میں دس آیات کے یاد کرنے کی یہ خاصیت بیان فرمائی پھر وسعت فضل کی راہ سے تین آیات کے پڑھنے کی خاصیت ٹھہر گئی۔

٢١٤٧ - (٣٩) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ قَلْبًا وَقَلْبُ الْقُرْاٰنِ يٰسٓ وَمَنْ قَرَاَ يٰسٓ كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ بِقِرَاءَتِهَا قِرَاءَةَ الْقُرْاٰنِ عَشْرَ مَرَّاتٍ۔ (رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ وَ الدَّارِمِيُّ) وَقَالَ التِّرْمَذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ (الترمذی حدیث رقم ٢٨٨٧ والدارمی حدیث رقم ٣٤١٦ واحمد فی المسند ٥/ ٢٦)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”ہر چیز کے لیے دل ہے اور قرآن ❶ کا دل یٰسین ہے اور جو شخص یٰسین پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے اس کے پڑھنے کی وجہ سے قرآن کا ثواب دس بار لکھتا ہے۔“ (ترمذی و دارمی) اور ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے۔

**حکم الحدیث**: یہ حدیث ضعیف ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



**فوائد الحدیث:** ❶ قرآن کا دل یٰسین ہے کہ اس میں قیامت کے احوال اور قرآن مجید کے مقاصد مذکور ہیں۔

۲۱۴۸- (۴۰) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی قَرَاَطٰهٰ وَیٰسٓ قَبْلَ اَنْ یَّخْلُقَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضَ بِاَلْفِ عَامٍ فَلَمَّا سَمِعَتِ الْمَلَائِکَةُ الْقُرْاٰنَ قَالَتْ طُوْبٰی لِاُمَّةٍ یَّنْزِلُ هٰذَا عَلَیْهَا وَطُوْبٰی لِاَجْوَافٍ تَحْمِلُ هٰذَا وَطُوْبٰی لِاَلْسِنَةٍ تَتَکَلَّمُ بِهٰذَا۔ (رواه الدارمی) (الدارمی حدیث رقم ۳۴۱۴)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے سورۂ طٰہٰ ❶ اور یٰسین آسمان اور زمین کے پیدا کرنے سے ہزار برس پہلے پڑھیں تو جب فرشتوں نے قرآن سنا تو کہا اس امت کے لئے خوش خبری ہے کہ یہ قرآن ❷ جس پر اتارا جائے گا اور ان دلوں کے لئے خوشخبری ہے جو اس کو اٹھائیں ❸ گے اور ان زبانوں کے لئے خوش خبری ہے کہ جو یہ قرآن پڑھیں گی۔'' (دارمی)

**حکم الحدیث:** یہ روایت من گھڑت ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ سورۂ طٰہٰ اور یٰسین پڑھی حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے کہا کہ بعض فرشتوں کو ساتھ ان کے پڑھنے کا باقی فرشتوں پر حکم کیا تا کہ وہ ان کی جانیں بزرگی لیکن یہ تاویل ہے اور حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو پڑھا اور اہل سنت والجماعت کا قدیماً وحدیثاً یہی اعتقاد ہے کہ کلام کرنا بھی اللہ تعالیٰ کا وصف ہے اور قرآن مجید میں اس کی صراحت ہے۔ ابن عبدالبر رحمہ اللہ نے کہا اس پر اہل سنت کا اجماع ہے کہ وہ ان صفات کا اقرار کرتے ہیں جو کتاب وسنت میں وارد ہوئی ہیں کہ ان کی کیفیت کچھ بیان نہیں کرتے۔
❷ یہ قرآن الخ یعنی دونوں سورتیں۔ ❸ اٹھائیں گے الخ یعنی یاد کریں گے اور اس کی محافظت کریں گے۔

۲۱۴۹- (۴۱) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَاَحٰمٓ الدُّخَانَ فِیْ لَیْلَةٍ اَصْبَحَ یَسْتَغْفِرُ لَهٗ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَكٍ۔ (رَوَاهُ التِّرْمَذِیُّ) وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ وَعُمَرُبْنُ اَبِیْ خَثْعَمٍ الرَّاوِیْ یُضَعَّفُ وَقَالَ مُحَمَّدٌ یَعْنِی الْبُخَارِیَّ هُوَ مُنْکَرُ الْحَدِیْثِ) (الترمذی حدیث رقم ۲۸۸۸)

انہی (سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص سورۂ حٰم الدخان رات میں پڑھے تو وہ اس حال میں صبح کرتا ہے کہ اس کے لئے ستر ہزار فرشتے بخشش مانگتے ہیں۔'' (ترمذی) اور کہا یہ حدیث غریب ہے اس میں عمر بن ابی خثعم راوی ضعیف ہے اور محمد رحمہ اللہ یعنی امام بخاری رحمہ اللہ نے کہا کہ وہ منکر الحدیث ہے۔

**حکم الحدیث:** یہ حدیث ضعیف ہے۔

۲۱۵۰- (۴۲) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَاَحٰمٓ الدُّخَانَ فِیْ لَیْلَةِ الْجُمُعَةِ غُفِرَلَهٗ۔ (رَوَاهُ التِرْمَذِیُّ) وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ وَهِشَامٌ اَبُو الْمِقْدَامِ الرَّاوِیُّ یُضَعَّفُ۔ (الترمذی حدیث رقم ۲۸۸۹ والدارمی حدیث رقم ۳۴۲۰)

انہی (سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص سورۂ حٰم الدخان جمعہ کی رات میں پڑھے تو اس کے لئے بخشش کی جاتی ہے۔'' (ترمذی) اور کہا یہ حدیث غریب ہے اس میں ہشام ابوالمقدام راوی ضعیف ہے۔

**حکم الحدیث:** یہ حدیث ضعیف ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



۲۱۵۱ - (۴۳) وَعَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقْرَأُ الْمُسَبِّحَاتِ قَبْلَ اَنْ يَّرْقُدَ يَقُوْلُ اِنَّ فِيْهِنَّ اٰيَةً خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ اٰيَةٍ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ) (ابوداؤد حديث رقم ۵۰۵۷ والترمذي حديث رقم ۲۹۲۱ واحمد في المسند ۴/ ۱۲۸)

سیدنا عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سونے سے پہلے مسبحات ❶ پڑھتے تھے' آپ فرماتے ان میں ایک آیت ہے جو ہزار آیات سے بہتر ہے۔ (ترمذی و ابوداؤد)

**حکم الحدیث:** یہ حدیث ضعیف ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ مسبحات پڑھتے الخ اور مسبحات وہ سورتیں ہیں کہ جن کے شروع میں سبح یا یسبح یا سَبِّحْ یاسبحان کا لفظ آیا ہے اور وہ سات سورتیں ہیں (۱) سورۂ بنی اسرائیل (۲) حدید (۳) حشر (۴) صف (۵) جمعہ (۶) تغابن (۷) اعلیٰ ۔

۲۱۵۲ - (۴۴) وَرَوَاهُ الدَّارَمِيُّ عَنْ خَالِدِ ابْنِ مَعْدَانَ مُرْسَلًا وَقَالَ التِّرْمَذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ۔ (الدارمي حديث رقم ۳۴۲۴)

اور دارمی نے روایت کی خالد بن معدان سے بطریق ارسال کے اور ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۲۱۵۳ - (۴۵) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ سُوْرَةً فِي الْقُرْاٰنِ ثَلَاثُوْنَ اٰيَةً شَفَعَتْ لِرَجُلٍ حَتّٰى غُفِرَ لَهٗ وَهِيَ تَبَارَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ (رواه احمد والترمذي و ابوداؤد والنسائي وابن ماجة) (ابوداؤد حديث رقم ۱۴۰۰ والترمذي حديث رقم ۲۸۹۱ وابن ماجه حديث رقم ۳۷۸۶ واحمد في المسند ۲/ ۲۹۹)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قرآن میں تیس آیت کی ایک سورت ہے کہ اس نے ایک شخص کے لیے شفاعت ❶ کی یہاں تک کہ اس کے بخشش کی گئی اور وہ سورۃ تبارك الذى بيده الملك ہے۔ (احمد' ترمذی' ابوداؤد' نسائی' ابن ماجہ)

**حکم الحدیث:** اس کی سند حسن ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ شفاعت کی الخ یعنی اللہ تعالیٰ کے پاس۔

۲۱۵۴ - (۴۶) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ ضَرَبَ بَعْضُ اَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ خِبَاءَهٗ عَلٰى قَبْرٍ وَهُوَ لَا يَحْسِبُ اَنَّهٗ قَبْرٌ فَاِذَا فِيْهِ اِنْسَانٌ يَقْرَأُ سُوْرَةَ تَبَارَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ حَتّٰى خَتَمَهَا فَاَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَاَخْبَرَهٗ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ هِيَ الْمَانِعَةُ هِيَ الْمُنْجِيَةُ تُنْجِيْهِ مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ) (الترمذي حديث رقم ۲۸۹۰)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے ایک نے ایک قبر پر اپنا خیمہ کھڑا کیا اور وہ اسے قبر گمان نہ کرتے تھے' تو دیکھا ❶ اس میں ایک آدمی سورۃ تبارک الذی بیدہ الملک پڑھتا تھا یہاں تک کہ اس کو تمام کیا پھر خیمہ کھڑا کرنے والا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ کو خبر دی' نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سورۂ ملک ❷ منع کرنے والی ہے' وہ نجات دینے والی ہے نجات دیتی ہے پڑھنے والے کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اللہ تعالیٰ کے عذاب سے۔" (ترمذی) اور کہا یہ حدیث غریب ہے

**حکم الحدیث:** اس کی سند ضعیف ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ تو دیکھا الخ یعنی خیمہ کھڑا کرنے والے نے اس مردہ کو سورۂ ملک پڑھتے ہوئے سنا نیند میں یا جاگتے میں اور ظاہر تر یہی آخری (جاگنے میں) معنی ہے۔ ❷ منع کرنے والی ہے یعنی نجات دینے والی ہے پڑھنے والے کو قبر کے عذاب سے یا گناہوں سے نجات دیتی ہے جو کہ قبر کے عذاب کا سبب ہیں یا اپنے قاری کو اس سے بچاتی ہے کہ اس کو محشر میں رنج پہنچے۔

٢١٥٥ - (٤٧) وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ كَانَ لَا يَنَامُ حَتّٰى يَقْرَاَ آلٓمٓ تَنْزِيْلُ وَتَبَارَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمَذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ) وَقَالَ التِّرْمَذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ وَكَذَافِي شَرْحِ السُّنَّةِ وَفِي الْمَصَابِيْحِ غَرِيْبٌ۔ (الترمذی حدیث رقم ٢٨٩٢ والدارمی حدیث رقم ٣٤١١ واحمد فی المسند ٣/ ٣٤٠)

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی ﷺ نہ سوتے یہاں تک کہ پڑھتے الم تنزیل (سورۃ السجدہ) اور تبارک الذی بیدہ الملک۔ (احمد' ترمذی' دارمی) اور ترمذی نے کہا یہ حدیث صحیح ہے اور اسی طرح محی السنہ نے شرح السنہ میں کہا کہ یہ حدیث صحیح اور مصابیح میں کہا کہ ❶ یہ غریب ہے

**حکم الحدیث:** اس کی سند ضعیف ہے لیکن مجھے اس کی موصولاً صحیح سند ملی ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ غریب ہے غریب ہونا صحیح ہونے کے منافی نہیں ہے اس لئے کہ غریب کبھی صحیح ہوتی ہے۔

٢١٥٦ - (٤٨) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا زُلْزِلَتْ تَعْدِلُ نِصْفَ الْقُرْاٰنِ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ تَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ وَقُلْ يٰۤاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ تَعْدِلُ رُبُعَ الْقُرْاٰنِ (رواه الترمذی) (الترمذی حدیث رقم ٢٨٩٤)

سیدنا ابن عباس اور سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "سورۃ اذا زلزلت آدھے قرآن مجید کے برابر ❶ ہے اور قل ھو اللہ احد تہائی قرآن کے برابر ہے اور قل یا ایھا الکفرون چوتھائی قرآن کے برابر ہے۔" ❷ (ترمذی)

**حکم الحدیث:** آخری فقرہ صحیح حدیث سے ثابت ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ کیونکہ قرآن میں مبدا اور معاد کا بیان ہے اور اذا زلزلت میں معاد کا بیان ہے اس لئے نصف قرآن کے برابر ہے۔ ❷ کیونکہ قرآن میں بیان ہے توحید' نبوت' احکام اور قصص کا اور اس سورت میں توحید کا بیان مذکور ہے۔

٢١٥٧ - (٤٩) وَعَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ قَالَ حِيْنَ يُصْبِحُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ فَقَرَاَ ثَلَاثَ اٰيَاتٍ مِنْ اٰخِرِ سُوْرَةِ الْحَشْرِ وَكَّلَ اللّٰهُ بِهٖ

سیدنا معقل بن یسار رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا جو شخص کہ صبح کے وقت تین بار کہے' میں اللہ کے ساتھ پناہ پکڑتا ہوں کہ سننے والا جاننے والا ہے راندھے ہوئے شیطان سے' پھر سورۂ حشر کی آخری تین آیات ❶

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



سَبْعِيْنَ اَلْفَ مَلَكٍ يُّصَلُّوْنَ عَلَيْهِ حَتّٰى يُمْسِيَ وَاِنْ مَاتَ فِيْ ذٰلِكَ الْيَوْمِ مَاتَ شَهِيْدًا وَمَنْ قَالَهَا حِيْنَ يُمْسِيْ كَانَ بِتِلْكَ الْمَنْزِلَةِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ) وَقَالَ التِّرْمَذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ۔ (الترمذی حدیث رقم ۲۹۲۲ والدارمی ۲/ ۵۵۰ حدیث رقم ۳۴۲۵)

پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ ستر ہزار فرشتے متعین کرتا ہے جو اس کے لئے دعا ❷ کرتے ہیں اور اس کے گناہوں کے لئے بخشش مانگتے ہیں شام تک اور اگر اس دن میں مر جائے تو شہید مرتا ہے اور جو شخص پڑھے اس اعوذ کو اور آیت کو شام کے وقت تو وہ بھی اسی مرتبہ کے ساتھ ❸ ہوتا ہے۔'' (ترمذی و دارمی) ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے

**حکم الحدیث:** یہ حدیث ضعیف ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ سورۂ حشر الخ یعنی ھو اللہ الذی لا الہ الا ھو سے آخر سورۃ تک۔ ❷ اس کے لئے دعا کرتے ہیں یعنی توفیق خیر اور دفع شر کی۔ ❸ اسی مرتبہ کے ساتھ الخ یعنی جو کہ مذکور ہوا۔

۲۱۵۸- (۵۰) وَعَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَرَاَ كُلَّ يَوْمٍ مِائَتَيْ مَرَّةٍ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ مُحِيَ عَنْهُ ذُنُوْبُ خَمْسِيْنَ سَنَةً اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ عَلَيْهِ دَيْنٌ۔ (رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ) وَفِيْ رِوَايَتِهٖ خَمْسِيْنَ مَرَّةً وَلَمْ يَذْكُرْ اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ عَلَيْهِ دَيْنٌ۔ (الترمذی حدیث رقم ۲۸۹۸ والدارمی حدیث رقم ۳۴۳۸)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص کہ ہر روز دو سو بار قل ھو اللہ احد پڑھے ❶ تو اس سے پچاس برس کے گناہ دور کئے جاتے ہیں مگر قرض کا گناہ ❷ معاف نہیں کیا جائے گا۔'' (ترمذی و دارمی) اور دارمی کی ایک روایت میں پچاس بار اور الا ان یکون علیہ دین کا ذکر نہیں ہے۔

**حکم الحدیث:** اس کی سند سخت ضعیف ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ اس سے الخ یعنی اس کے اعمال نامہ میں سے۔ ❷ مگر قرض کا گناہ الخ بعض علماء نے یہ معنی کیا ہے کہ قرض کے ہوتے ہوئے دیگر گناہ بھی معاف نہ ہوں گے۔ اور دین سے مراد بندوں کے حقوق ہیں۔

۲۱۵۹- (۵۱) وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَنْ اَرَادَ اَنْ يَّنَامَ عَلٰى فِرَاشِهٖ فَنَامَ عَلٰى يَمِيْنِهٖ ثُمَّ قَرَاَ مِائَةَ مَرَّةٍ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ يَقُوْلُ لَهُ الرَّبُّ يَا عَبْدِيْ اُدْخُلْ عَلٰى يَمِيْنِكَ الْجَنَّةَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ) (الترمذی حدیث رقم ۲۸۹۹)

انہی (سیدنا انس رضی اللہ عنہ) نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے کہ ''جو شخص اپنے بستر پر سونے کا ارادہ کرے پھر اپنی دائیں کروٹ پر لیٹے پھر سو بار قل ھو اللہ احد پڑھے اور جس وقت قیامت کا دن ہوگا تو اس کو پروردگار فرمائے گا اے میرے بندے اپنی دائیں طرف سے بہشت میں ❶ میں داخل ہو جا۔'' (ترمذی اور کہا یہ حدیث حسن غریب ہے۔)

**حکم الحدیث:** اس کی سند ضعیف ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ اپنی دائیں طرف سے الخ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جو اطاعت کی کہ دائیں کروٹ لیٹا اور ایسی سورت پڑھی جس میں رحمان کی صفت ہے تو اس کے بدلہ میں یہ ملا کہ جنت میں اپنی دائیں طرف سے داخل ہو اور اس میں اشارہ ہے کہ جنت کے دائیں طرف کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



باغات اور محلات' بائیں طرف کے باغات اور محلات سے بہتر ہوں گے۔

۲۱۶۰- (۵۲) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ سَمِعَ رَجُلًا یَقْرَأُ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ فَقَالَ وَجَبَتْ قُلْتُ وَمَا وَجَبَتْ ؟ قَالَ اَلْجَنَّةُ (رواه مالك والترمذی والنسائی) (الترمذی حدیث رقم ۲۸۹۷ والنسائی حدیث رقم ۹۹۴ ومالك حدیث رقم ۸ من کتاب فضائل القرآن واحمد فی المسند ۲/ ۳۰۲)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی ﷺ نے ایک شخص سے سنا کہ وہ قل ھو اللہ احد پڑھتا ہے' آپ نے فرمایا: ''واجب ہوئی'' میں نے عرض کیا: ''کیا واجب ہوئی؟'' آپ نے فرمایا: ''بہشت''۔ (مالک وترمذی ونسائی)

**حکم الحدیث:** اس کی سند صحیح غریب ہے۔

۲۱۶۱- (۵۳) وَعَنْ فَرْوَةَ بْنِ نَوْفَلٍ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّهٗ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلِّمْنِیْ شَیْئًا اَقُوْلُهٗ اِذَا اَوَیْتُ اِلٰی فِرَاشِیْ فَقَالَ اِقْرَأْ قُلْ یٰٓاَیُّهَا الْکٰفِرُوْنَ فَاِنَّهَا بَرَآءَةٌ مِّنَ الشِّرْكِ۔ (رواه الترمذی وابوداؤد و الدارمی) (ابوداؤد حدیث رقم ۵۰۵۵ والترمذی حدیث رقم ۳۴۰۳ والدارمی حدیث رقم ۳۴۲۷ واحمد فی المسند ۵/ ۴۵۶)

سیدنا فروہ بن ❶ نوفل رضی اللہ عنہ نے اپنے باپ سے نقل کیا انہوں نے کہا' اے اللہ کے رسول! مجھے کچھ سکھاؤ کہ میں اس کو کہوں کہ جس وقت میں اپنے بچھونے کی طرف آؤں' آپ نے فرمایا: ''قل یا یھا الکفرون پڑھ' اس لئے کہ تحقیق وہ شرک سے ❷ بے زاری ہے۔'' (ترمذی وابوداؤد ودارمی)

**حکم الحدیث:** اس کی سند کمزور ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ تقریب میں لکھا ہے کہ فروہ کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے مگر ٹھیک بات یہ ہے کہ ان کے باپ نوفل صحابی رضی اللہ عنہ ہیں۔ (مرقاۃ) ❷ یعنی جو پڑھ کر سوئے گا وہ پاک ہو کر سوئے گا شرک سے اور اگر مر ے گا تو توحید پر مرے گا۔

۲۱۶۲- (۵۴) وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ بَیْنَا اَنَا اَسِیْرُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بَیْنَ الْجُحْفَةِ وَالْاَبْوَاءِ اِذْ غَشِیَتْنَا رِیْحٌ وَظُلْمَةٌ شَدِیْدَةٌ فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یَتَعَوَّذُ بِاَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَاَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ وَیَقُوْلُ یَا عُقْبَةُ تَعَوَّذْ بِهِمَا فَمَا تَعَوَّذَ مُتَعَوِّذٌ بِمِثْلِهِمَا۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ) (ابوداؤد حدیث رقم ۱۴۶۳)

سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جحفہ ❶ اور ابواء کے درمیان چلے جا رہے تھے اچانک ہم کو آندھی اور تاریکی نے آ گھیرا' تو رسول اللہ ﷺ شروع ہوئے پناہ مانگتے تھے ساتھ اعوذ برب الفلق کے اور اعوذ برب الناس کے اور فرماتے: ''اے عقبہ! ان دونوں سورتوں کے ساتھ پناہ پکڑ' پس کسی پناہ پکڑنے والے نے پناہ ❷ نہیں پکڑی ساتھ ❸ مانند ان دونوں کے۔'' (ابوداؤد)

**حکم الحدیث:** اس کی سند صحیح ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ جحفہ اور ابواء دو گاؤں ہیں مکہ اور مدینہ کے درمیان۔ ❷ پناہ نہیں پکڑی الخ یہ دونوں سورتیں تمام جہان کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



تعویذات سے افضل ہیں، رسول اللہ ﷺ پر ایک یہودی نے جادو کیا تھا اس جادو کا اثر آپ پر ایک سال تک رہا اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے دو فرشتے اتارے انہوں نے آپ کو یہ دو سورتیں سکھائیں ان کے پڑھنے سے اللہ تعالیٰ نے آپ کو شفا عطا فرما دی۔ (مرقاۃ)

❸ ان دونوں کے مانند الخ یعنی دفع آفات اور حفظ بلیات کے لیے یہ دونوں سورتیں بے مثل ہیں۔ ۱۲ منہ

٢١٦٣ - (٥٥) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ خُبَيْبٍ قَالَ خَرَجْنَا فِيْ لَيْلَةٍ مَّطَرٍ وَّظُلْمَةٍ شَدِيْدَةٍ نَطْلُبُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَاَدْرَكْنَاهُ فَقَالَ قُلْ قُلْتُ مَا اَقُوْلُ؟ قَالَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَ الْمُعَوِّذَتَيْنِ حِيْنَ تُصْبِحُ وَحِيْنَ تُمْسِيْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ تَكْفِيْكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ۔ (رواه الترمذى وابوداوٗد والنسائى) (ابو داوٗد حديث رقم ٥٠٨٢ والترمذى حديث رقم ٣٥٧٥ والنسائى حديث رقم ٥٤٢٨)

سیدنا عبداللہ بن خبیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم ایک بارش کی رات میں جو نہایت تاریک تھی رسول اللہ ﷺ کی تلاش میں نکلے، پس ہم نے آپ کو پا لیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''کہہ'' میں نے کہا میں کیا کہوں؟ فرمایا: ''قل ھو اللہ احد، قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس صبح کے وقت اور شام کے وقت تین بار، تجھ کو ہر چیز سے کفایت ❶ کریں گی۔'' (ترمذی وابوداوٗد ودونسائی)

**حکم الحدیث:** اس کی سند حسن صحیح ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ کفایت کریں گی الخ یعنی ہر آفت و بلاء کو دفع کریں گی۔

٢١٦٤ - (٥٦) وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَقْرَأُ سُوْرَةَ هُوْدٍ اَوْ سُوْرَةَ يُوْسُفَ قَالَ لَنْ تَقْرَأَ شَيْئًا اَبْلَغَ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ (رواه احمد والنسائى والدارمى) (النسائى حديث رقم ٩٥٣ والدارمى حديث رقم ٣٤٣٩ واحمد فى المسند ٤/ ١٤٩)

سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! میں (پناہ حاصل کرنے کے لئے) سورۂ ھود ❶ یا سورۂ یوسف پڑھا کروں، آپ نے فرمایا: ''پناہ حاصل کرنے میں قل اعوذ برب الفلق سے اللہ تعالیٰ کے نزدیک کوئی چیز بہتر نہیں ہے۔'' (احمد نسائی دارمی)

**حکم الحدیث:** اس کی سند صحیح ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ سورۂ ہود الخ اس لئے کہ اس میں ہر مخلوق کی برائی سے پناہ مانگی ہے۔ کیونکہ اس میں فرمایا ہے قل اعوذ برب الفلق، من شر ما خلق O اور امام طیبی رحمہ اللہ نے کہا کہ اس سے مراد دونوں سورتیں ہیں یعنی قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس اور پناہ مانگنے کے بارہ میں ان دونوں سورتوں کے برابر کوئی نہیں ہے اور ابن مالک نے کہا اس فرمان سے ان دونوں سورتوں کے ساتھ پناہ مانگنے کی رغبت دلانا مقصود ہے۔ یعنی ایک سورت کا ذکر کیا اور دوسری قرینہ سے سمجھی گئی۔

## اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ (تیسری فصل)

٢١٦٥ - (٥٧) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْرِبُوا الْقُرْاٰنَ وَاتَّبِعُوْا غَرَآئِبَهٗ

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قرآن کے معانی بیان کرو، اس کے غرائب کی پیروی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



وَغَرَآئِبُهٗ فَرَآئِضُهٗ وَحُدُوْدُهٗ۔ (البيهقي حديث رقم ٢٢٩٣)

کرو اور اس کے غرائب اس کے فرائض ❶ اور اس کی حدود ہیں۔"

**حکم الحدیث**: یہ سخت ضعیف ہے۔

**فوائد الحدیث**: ❶ اس کے فرائض ہیں الخ فرائض سے مراد مامورات ہیں یعنی جن چیزوں کے کرنے کا حکم دیا اور مراد حدود سے منہیات ہیں یعنی جن چیزوں کے کرنے سے منع فرمایا۔

٢١٦٦ - (٥٨) وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ قِرَاءَةُ الْقُرْاٰنِ فِي الصَّلٰوةِ اَفْضَلُ مِنْ قِرَاءَةِ الْقُرْاٰنِ فِيْ غَيْرِ الصَّلَاةِ وَ قِرَاءَةُ الْقُرْاٰنِ فِيْ غَيْرِ الصَّلٰوةِ اَفْضَلُ مِنَ التَّسْبِيْحِ وَالتَّكْبِيْرِ وَالتَّسْبِيْحُ اَفْضَلُ مِنَ الصَّدَقَةِ وَالصَّدَقَةُ اَفْضَلُ مِنَ الصَّوْمِ وَالصَّوْمُ جُنَّةٌ مِنَ النَّارِ۔ (البيهقي حديث رقم ٢٢٤٣)

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "قرآن کا نماز ❶ میں پڑھنا قرآن کے غیر نماز میں پڑھنے سے بہتر ہے اور قرآن کا نماز میں پڑھنا تسبیح ❷ اور تکبیر سے بہتر ہے اور تسبیح صدقہ دینے سے بہتر ہے اور صدقہ کرنا ❸ افضل ہے روزہ ❹ سے اور روزہ دوزخ کی آگ سے ڈھال ہے۔"

**حکم الحدیث**: اس کی سند ضعیف ہے۔

**فوائد الحدیث**: ❶ قرآن کا پڑھنا الخ یعنی نماز میں قرآن شریف پڑھنا قرآن مجید کی ویسے تلاوت کرنے سے بہتر ہے۔ ❷ تسبیح اور تکبیر سے الخ یعنی دوسرے اذکار اور دعاؤں سے یہی افضل ہے اس لئے کہ قرآن کلام الٰہی ہے اور اس میں اللہ تعالیٰ کے احکام ہیں۔ ❸ صدقہ دینے سے مشہور یہ ہے کہ وہ عبادت جس کا فائدہ غیر کو پہنچے اس عبادت سے افضل ہے جس کا فائدہ صرف کرنے والے کو پہنچے ❹ روزہ سے یعنی نفلی روزہ سے اور ایک حدیث میں آیا ہے کہ بنی آدم کے ہر عمل کا دس حصے ثواب ہوتا ہے مگر روزہ میرے ہی لئے ہے اور میں ہی اس کی جزا دوں گا' باب کی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صدقہ روزہ سے افضل ہے اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ روزہ صدقہ سے افضل ہے تو ان میں تطبیق اس طرح دی گئی ہے کہ باب کی حدیث میں نفلی روزہ مراد ہے اور اس دوسری حدیث میں فرض روزہ مراد ہے یا افضلیت باعتبار جہاد کے ہے یعنی صدقہ اس اعتبار سے افضل ہے کہ اس سے دوسرے کو فائدہ پہنچتا ہے اور روزہ اس اعتبار سے افضل ہے کہ یہ رحمان کی صفت ہے کھانا نہ پینا اور روزہ میں آدمی کھاتا ہے نہ پیتا ہے۔ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ

٢١٦٧ - (٥٩) وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَوْسٍ الثَّقَفِيِّ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قِرَاءَةُ الرَّجُلِ اَلْقُرْاٰنَ فِيْ غَيْرِ الْمُصْحَفِ اَلْفُ دَرَجَةٍ وَ قِرَاءَتُهٗ فِي الْمُصْحَفِ تُضَعَّفُ عَلٰى ذٰلِكَ اِلٰى اَلْفَيْ دَرَجَةٍ۔ (البيهقي حديث رقم ٢٢١٨)

عثمان بن عبداللہ بن اوس ثقفی نے اپنے دادا (رضی اللہ عنہ) سے نقل کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "آدمی کا قرآن کو پڑھنے کا ثواب غیر مصحف میں ہزار درجہ اور اس کے پڑھنے کا ثواب مصحف میں زیادہ کیا جاتا ہے زبانی پڑھنے کے ثواب پر دو ہزار درجہ تک۔"

**حکم الحدیث**: اس کی سند ضعیف ہے۔

٢١٦٨ - (٦٠) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ هٰذِهِ الْقُلُوْبَ تَصْدَاُ كَمَا

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "یہ ❶ دل زنگ پکڑتے ہیں جیسا کہ لوہا زنگ پکڑتا ہے جس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



يَصْدَأُ الْحَدِيْدُ إِذَآ أَصَابَهُ الْمَآءُ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا جِلَاؤُهَا قَالَ كَثْرَةُ ذِكْرِ الْمَوْتِ وَتِلَاوَةِ الْقُرْاٰنِ (رَوَى الْبَيْهَقِيُّ الْأَحَادِيْثَ الْأَرْبَعَةَ فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ) (البيهقي حديث رقم ٢٠١٤)

وقت کہ اس کو پانی پہنچتا ہے'' کہا گیا' اے اللہ کے رسول! اس کی چمک کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''موت کا بہت یاد کرنا اور قرآن کا پڑھنا۔'' (بیہقی نے یہ چاروں احادیث شعب الایمان میں نقل کیں۔)

**حکم الحدیث**: اس کی سند ضعیف ہے۔

**فوائد الحدیث**: ❶ آں فکری کند کہ بگیرد گلیم خویش۔ واین جہدمی کند بگیرد وغریق را۔

٢١٦٩ - (٦١) وَعَنْ أَيْفَعَ ابْنِ عَبْدِ الْكَلَاعِيِّ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَيُّ سُوْرَةِ الْقُرْاٰنِ أَعْظَمُ قَالَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ قَالَ فَأَيُّ اٰيَةٍ فِي الْقُرْاٰنِ قَالَ اٰيَةُ الْكُرْسِيِّ اللّٰهُ لَآ إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ قَالَ فَأَيُّ اٰيَةٍ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ تُحِبُّ أَنْ تُصِيْبَكَ وَأُمَّتَكَ قَالَ خَاتِمَةُ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ فَإِنَّهَا مِنْ خَزَآئِنِ رَحْمَةِ اللّٰهِ تَعَالٰى مِنْ تَحْتِ عَرْشِهٖ أَعْطَاهَا هٰذِهِ الْأُمَّةَ لَمْ تَتْرُكْ خَيْرًا مِنْ خَيْرِ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ إِلَّا اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ۔ (رواه الدارمي) (الدارمي حديث رقم ٣٣٨٠)

ایفع بن عبد کلاعی سے روایت ہے کہ ایک شخص نے کہا اے اللہ کے رسول! قرآن میں بہت ❶ بڑی سورت کون سی ہے؟ فرمایا: ''قل ھو اللہ احد'' اس شخص نے کہا پھر کون سی آیت قرآن میں بہت بڑی ہے؟ آپ نے فرمایا: ''آیۃ الکرسی' اللہ لا الہ الا ھو الحی القیوم'' اس نے کہا' اے اللہ کے رسول! آپ اپنے اور اپنی امت کے لئے کون سی آیت پسند کرتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''سورۃ بقرہ کا خاتمہ' پس تحقیق وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت کے خزانوں سے اتری ہے جو کہ اس کے عرش کے نیچے ہیں' دی ہیں یہ آیات میری امت کو نہیں چھوڑی اس نے دین اور دنیا کی کوئی بھلائی مگر شامل ہیں اس پر۔'' (دارمی)

**حکم الحدیث**: اس کی سند ضعیف ہے۔

**فوائد الحدیث**: ❶ بہت بڑی ہے الخ یعنی اس حدیث اور اس حدیث کے درمیان جس میں فاتحہ کو بہت بڑی سورت کہا اللہ تعالیٰ کی صفات کے بیان میں اب تعارض نہ رہا کیونکہ وہ بڑی ہے اس اعتبار سے کہ وہ قرآن مجید کا خلاصہ ہے۔

٢١٧٠ - (٦٢) وَعَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ مُرْسَلًا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ شِفَآءٌ مِّنْ كُلِّ دَآءٍ۔ (رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ) (الدارمي حديث رقم ٣٣٧٠ والبيهقي حديث رقم ٢٣٧٠)

عبدالملک بن عمیر سے بطریق ارسال کے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سورۃ فاتحہ میں ❶ ہر بیماری سے شفا ہے۔'' (دارمی' بیہقی فی شعب الایمان)

**حکم الحدیث**: اس کی سند ضعیف ہے۔

**فوائد الحدیث**: ❶ سورۃ فاتحہ میں ہر بیماری سے شفا ہے الخ تفسیر فتح البیان میں تمیں دلائل فاتحہ سے اثبات توحید پر استنباط کیے ہیں' بہر حال یہ سورت مبارک اسقام و آلام سے عافیت بخشتی ہے اور جلد صحت و تندرستی دیتی ہے' اور حدیث باب اس کی شاہد ہے اگر بیمار اس کو لکھ کر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



محو کر کے اپنا چہرہ دھوئے تو باذن اللہ تعالیٰ شفا پائے' اہل علم نے کہا ہے اس سورت میں ہزار خاصیت ظاہر' اور ہزار خاصیت باطن ہے' ایک بار شہر ملتان میں وباء عظیم آ ئی تھی' شیخ تمیمی جواس وقت ایک بزرگ تھے انہوں نے اپنے اصحاب کو حکم دیا کہ سورۂ فاتحہ کو بسم اللہ کے ساتھ ہر مریض طاعون و وباء پر پڑھ کر دم کرو' چنانچہ اسی طرح کیا گیا اور شفا ہوئی' لہٰذا اس کا ثمرہ مشاہدہ ہوا۔

۲۱۷۱- (٦٣) وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ مَنْ قَرَأَ اٰخِرَ اٰلِ عِمْرَانَ فِیْ لَیْلَةٍ كُتِبَ لَهٗ قِيَامُ لَيْلَةٍ.
(الدارمی حدیث رقم ٣٣٩٦)

سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جو شخص رات میں آل عمران ❶ کا آخر پڑھے اس کے لیے رات کے قیام کا ثواب ❷ لکھا جاتا ہے۔

**حکم الحدیث:** اس کی سند موقوف ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ آخر آل عمران یعنی ان فی خلق السموات سے لے کر آخر سورت تک۔ ❷ رات کا قیام الخ یعنی تہجد کا۔

۲۱۷۲- (٦٤) وَعَنْ مَكْحُوْلٍ قَالَ مَنْ قَرَأَ سُوْرَةَ اٰلِ عِمْرَانَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ صَلَّتْ عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ إِلَى اللَّيْلِ. (رَوَاهُمَا الدَّارِمِيُّ) (الدارمی حدیث رقم ٣٣٩٧)

اور مکحول سے روایت ہے کہ جو شخص آل عمران جمعہ کے دن پڑھے اس کے لئے فرشتے رات تک دعا کرتے ہیں۔ (دارمی)

**حکم الحدیث:** اس کی سند مقطوع ہے۔

۲۱۷۳- (٦٥) وَعَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ خَتَمَ سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ بِاٰيَتَيْنِ اُعْطِيْتُهُمَا مِنْ كَنْزِهِ الَّذِيْ تَحْتَ الْعَرْشِ فَتَعَلَّمُوْهُنَّ وَعَلِّمُوْهُنَّ نِسَاءَكُمْ فَإِنَّهَا صَلَاةٌ وَقُرْبَانٌ وَدُعَاءٌ. (رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ مُرْسَلًا) (الدارمی حدیث رقم ٣٣٩٠)

سیدنا جبیر بن نفیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے سورۂ بقرہ دو آیات کے ❶ ساتھ ختم کی' دیا گیا میں وہ دو آیات اس کے خزانے سے کہ جو عرش کے نیچے ہے' پس ان کو سیکھو اور سکھاؤ اپنی عورتوں کو اس لئے کہ وہ دو آیات رحمت ہیں' نزدیکی کا سبب ہیں اور دعا ہیں۔'' (دارمی نے بطریق ارسال کے روایت کیا ہے)

**حکم الحدیث:** اس کی سند کمزور ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ دو آیات کے ساتھ یعنی آمن الرسول سے آخر تک۔

۲۱۷٤- (٦٦) وَعَنْ كَعْبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِقْرَءُوْا سُوْرَةَ هُوْدٍ يَوْمَ الْجُمُعَةِ. (رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ مُرْسَلًا) (الدارمی حدیث رقم ٣٤٠٣)

سیدنا کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سورۂ ھود جمعہ کے دن پڑھو۔'' (دارمی)

**حکم الحدیث:** یہ حدیث مرسل ہے۔

۲۱۷٥- (٦٧) وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ مَنْ قَرَأَ سُوْرَةَ الْكَهْفِ فِيْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ اَضَاءَ لَهُ النُّوْرُ مَا بَيْنَ الْجُمُعَتَيْنِ. (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعْوَاتِ

سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص ❶ سورۂ کہف جمعہ کے دن پڑھے تو اس کے لئے دو جمعوں کے درمیان نور روشن ہو جاتا ہے۔'' (بیہقی فی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



الْكَبِيْرِ) الدعوات الکبیر)

**حکم الحدیث:** یہ حدیث حسن ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ جو شخص الخ دوسری حدیث میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا جس نے سورۂ کہف کو اسی طرح پڑھا جیسے اتری (یعنی کمی بیشی نہ کی اور ترتیل سے اس کو ادا کیا) اس کے لئے قیامت کے دن اتنا لمبا نور ہوگا جیسے (دنیا میں) اس کے مقام سے مکہ تک فاصلہ ہوگا' اور جو شخص اس سورت کی آخری دس آیات پڑھا کرے' اگر اس کے سامنے دجال نکلے گا تو اس پر دجال کا قابو نہ چلے گا اور مسلم کی حدیث میں گذر چکا کہ جو شخص سورۂ کہف کے شروع کی دس آیات یاد کرلے وہ دجال کے فتنے سے محفوظ رہے گا۔

٢١٧٦ - (٦٨) وَعَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ قَالَ اِقْرَأُوا الْمُنْجِيَةَ وَهِيَ الٓمّٓ تَنْزِيْلُ فَإِنَّهُ بَلَغَنِيْ أَنَّ رَجُلًا كَانَ يَقْرَأُهَا مَايَقْرَأُ شَيْئًا غَيْرَهَا وَكَانَ كَثِيْرَ الْخَطَايَا فَنَشَرَتْ جَنَاحَهَا عَلَيْهِ قَالَتْ رَبِّ اغْفِرْلَهُ فَإِنَّهُ كَانَ يُكْثِرُ قِرَاءَتِيْ فَشَفَّعَهَا الرَّبُّ تَعَالٰى فِيْهِ وَقَالَ اُكْتُبُوْا لَهُ بِكُلِّ خَطِيْئَةٍ حَسَنَةً وَارْفَعُوْا لَهُ دَرَجَةً وَقَالَ اَيْضًا اِنَّهَا تُجَادِلُ عَنْ صَاحِبِهَا فِي الْقَبْرِ تَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتُ مِنْ كِتَابِكَ فَشَفِّعْنِيْ فِيْهِ وَاِنْ لَّمْ اَكُنْ مِّنْ كِتَابِكَ فَامْحُنِيْ عَنْهُ وَاِنَّهَا تَكُوْنُ كَالطَّيْرِ تَجْعَلُ جَنَاحَهَا عَلَيْهِ فَتَشْفَعُ لَهُ فَتَمْنَعُهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَقَالَ فِيْ تَبَارَكَ مِثْلَهُ وَكَانَ خَالِدٌ لَا يَبِيْتُ حَتّٰى يَقْرَأَهُمَا وَقَالَ طَاءُوْسٌ فُضِّلَتَا عَلٰى كُلِّ سُوْرَةٍ فِي الْقُرْاٰنِ بِسِتِّيْنَ حَسَنَةً (رواه الدارمي) (الدارمی حديث رقم ٣٤٠٨)

سیدنا خالد بن معدان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا کہ پڑھو ❶ نجات دینے ❷ والی کو اور وہ الم تنزیل ہے' اس لئے کہ مجھ کو پہنچا ہے کہ ایک شخص اس کو پڑھتا تھا اس کے سوا کسی چیز کو نہ پڑھتا تھا ❸ اور وہ بہت گناہ گار تھا پس اس سورت نے اپنے بازو اس پر پھیلائے ❹ کہا اے پروردگار میرے! اس کو بخش دے اس لیے کہ وہ مجھ کو بہت پڑھتا تھا تو پروردگار تعالیٰ نے اس کی شفاعت قبول کی اس شخص کے حق میں اور فرمایا اس کے ہر گناہ کے بدلہ میں نیکی لکھو اور اس کے لئے درجہ بلند کرو اور خالد نے بھی کہا کہ تحقیق یہ سورت ❺ اپنے پڑھنے والے کی طرف سے جھگڑتی ہے قبر میں اور کہتی ہے یا الٰہی اگر میں تیری کتاب میں سے ہوں تو اس کے حق میں میری شفاعت قبول فرما' اگر میں تیری کتاب سے نہیں تو مجھ کو اس سے مٹا دے۔ اور خالد نے کہا تحقیق یہ سورت ❻ پرندہ کی مانند ہوگی' اپنے بازو اس پر رکھے گی' پھر اس کے لیے شفاعت کرے گی' اس کو عذاب قبر سے باز رکھے گی۔ اور کہا خالد نے سورۂ تبارک الذی کے متعلق بھی اسی طرح ہے اور خالد نہیں سوتے تھے یہاں تک کہ یہ دونوں سورتیں پڑھتے تھے۔ اور طاؤس نے کہا کہ قرآن کی یہ دونوں سورتیں دوسری سورتوں پر ساٹھ ❼ نیکیوں کے بقدر فضیلت دی گئی ہیں۔'' (دارمی)

**حکم الحدیث:** اس کی سند ضعیف ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ پڑھو یعنی اول رات جیسے اور روایتوں سے معلوم ہوتا ہے۔ ❷ نجات دینے والی کو الخ یعنی قبر وحشر کے عذاب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



سے۔ ❸ کسی چیز کو اس کے سوا نہ پڑھتا الخ یعنی اس کے علاوہ اپنا ورد کچھ نہیں ٹھہرایا تھا۔ ❹ پس بازو پھیلائے الخ یعنی وہ سورت یا اس کا ثواب بصورت جانور کے بن گیا اور اس پر بازو پھیلائے تا کہ اس پر سایہ کرے یا رحمت کے بازو پھیلائے یعنی اپنی پناہ میں لیا اور اس کی حمایت کی۔ ❺ یہ سورت جھگڑتی ہے الخ یعنی جو اس کو بہت پڑھتا ہے اس کی قبر میں شفاعت کرتی ہے اس کے عذاب سے یا اس کے عذاب سے تخفیف کرنے کے لئے یا اس کی قبر کو فراخ کرنے کے لئے۔ ❻ یعنی قبر میں یہی صورت ہوگی۔ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ ❼ ساٹھ نیکیوں کے الخ یعنی اس اعتبار سے کہ قبر کے عذاب سے بچاتی ہیں' پس یہ حدیث اس حدیث کی معارض نہ ہوگی جس میں سورۂ بقرہ کو فاتحہ کے بعد افضل فرمایا ہے کیونکہ اس کو اس اعتبار سے افضلیت ہے کہ اس میں عمدہ مضامین ہیں۔

٢١٧٧ - (٦٩) وَعَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِیْ رَبَاحٍ قَالَ بَلَغَنِیْ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ مَنْ قَرَاَ یٰسٓ فِیْ صَدْرِ النَّهَارِ قُضِیَتْ حَوَائِجُهٗ۔ (رَوَاهُ الدَّارِمِیُّ مُرْسَلًا) (الدارمی حدیث رقم ٣٤١٨)

عطاء بن ابی رباح سے روایت ہے کہ مجھے یہ خبر ہے پہنچی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص کہ یٰسین ❶ پڑھے شروع دن میں تو اس کی حاجات ❷ روائی کی جاتی ہیں۔'' (دارمی مرسلاً)

**حکم الحدیث**: یہ حدیث مرسل ہے۔

**فوائد الحدیث**: ❶ اسی جگہ سے منجملہ پنج سورہ کی ایک یہ سورت مبارکہ بھی ہوتی ہے جو مرد وعورت تمام قرآن کی تلاوت سے محروم رہتے ہیں ان کے لئے پنج سورہ جمع کیا گیا ہے باعتبار مزید اجر و کثرت ان سورتوں کے' سیدنا انس رضی اللہ عنہ مرفوعاً کہتے ہیں جو شخص سورۂ یٰسین ہر رات میں پڑھے پھر مر جائے تو وہ شہید ہو کر مرے گا' اس کو طبرانی نے نکالا۔ ❷ اس کی حاجات الخ یعنی دینی و دنیاوی۔

٢١٧٨ - (٧٠) وَعَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ الْمُزَنِیِّ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ مَنْ قَرَاَ یٰسٓ اِبْتِغَاءَ وَجْهِ اللهِ تَعَالٰی غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ فَاقْرَءُوْهَا عِنْدَ مَوْتَاكُمْ۔ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ) (البیھقی حدیث رقم ٢٤٥٨)

سیدنا معقل بن یسار مزنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص اللہ تعالیٰ کی رضامندی طلب کرنے کے لیے سورۂ یٰسین پڑھے تو اس کے لئے اس کے ❶ پہلے گناہ بخشے جاتے ہیں' پس اس سورت کو اپنے مردوں ❷ کے نزدیک پڑھو۔'' (بیہقی فی شعب الایمان)

**حکم الحدیث**: اس کی سند ضعیف ہے۔

**فوائد الحدیث**: ❶ وہ گناہ کہ پہلے کئے الخ یعنی صغیرہ اور اگر وہ چاہے تو کبیرہ بھی معاف کر دے۔

❷ اپنے مُردوں کے نزدیک یعنی جو کہ قریب المرگ ہوں۔

٢١٧٩ - (٧١) وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّهٗ قَالَ اِنَّ لِكُلِّ شَیْءٍ سَنَامًا وَاِنَّ سَنَامَ الْقُرْاٰنِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ وَاِنَّ لِكُلِّ شَیْءٍ لُبَابًا وَاِنَّ لُبَابَ الْقُرْاٰنِ الْمُفَصَّلُ۔ (رواه الدارمی) (الدارمی حدیث رقم ٣٣٧٧)

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا: ''ہر چیز کے لئے بلندی ہے اور تحقیق بلندی قرآن کی سورۂ بقرہ ہے اور تحقیق ہر چیز کے لئے خلاصہ ہے اور تحقیق قرآن کا ❶ خلاصہ مفصل ہے۔'' (دارمی)

**حکم الحدیث**: اس کی سند حسن ہے۔

**فوائد الحدیث**: ❶ قرآن کا خلاصہ مفصل ہے الخ مفصل کے معنی قول کے ہیں اور مشہور یہ ہے کہ سورۂ حجرات سے لے کر آخر تک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



کی تمام سورتوں کو مفصل کہتے ہیں اور مفصل ان سورتوں کو اس لئے کہا کہ جو مضامین اور سورتوں میں مجمل تھے وہ ان میں تفصیل سے مذکور ہیں۔

۲۱۸۰ - (۷۲) وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ لِكُلِّ شَيْءٍ عَرُوْسٌ وَعَرُوْسُ الْقُرْاٰنِ الرَّحْمٰنُ۔ (البیھقی حدیث رقم ۲٤۹٤)

سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا' آپ فرماتے تھے کہ: ''ہر چیز کے لئے زینت ہے اور قرآن کی زینت سورۂ رحمٰن ہے۔''

**حکم الحدیث**: یہ منکر روایت ہے۔

۲۱۸۱ - (۷۳) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَاَ سُوْرَةَ الْوَاقِعَةِ فِيْ كُلِّ لَيْلَةٍ لَمْ تُصِبْهُ فَاقَةٌ اَبَدًا وَكَانَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ يَاْمُرُ بَنَاتِهٖ يَقْرَاْنَ بِهَا فِيْ كُلِّ لَيْلَةٍ۔ (رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ) (البیھقی حدیث رقم ۲٤۹۸)

سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص ہر رات میں سورۂ واقعہ پڑھے ❶ تو اس کو کبھی فاقہ نہیں پہنچے گا''۔ اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ اپنی بیٹیوں کو حکم کرتے تھے کہ یہ سورت ہر شب میں پڑھیں۔'' (بیہقی نے دونوں احادیث شعب الایمان میں بیان کی ہیں)

**حکم الحدیث**: یہ حدیث ضعیف ہے۔

**فوائد الحدیث**: ❶ سورۂ واقعہ پڑھے الخ ابو یعلی اور ابو عبیدہ اور ابن مردویہ رحمہم اللہ نے اتنا زیادہ کیا کہ جو اس کو ہمیشہ پڑھے گا تو وہ کبھی محتاج اور فقیر نہ ہوگا لہٰذا اس کو خود بھی پڑھو اور اپنی اولاد کو بھی سکھاؤ' اس کو سورۃ الغنی کہتے ہیں' اس لئے کہ یہ دافع فقر و محصل تونگری ہے۔
امام شاطبی رحمہ اللہ نے کہا کہ عالم آدمی کے لئے مال اور مرتبہ کا ہونا ضروری ہے تاکہ کسی کے آگے ذلیل ہو نہ کسی کا محتاج ہو۔ منہ

۲۱۸۲ - (۷٤) وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُحِبُّ هٰذِهِ السُّوْرَةَ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى (رواه احمد) (احمد فی المسند ۱/ ۹٦)

سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ اس سورت کو دوست رکھتے تھے اس سے مراد سبح اسم ربك الا علی ہے۔ (احمد)

۲۱۸۳ - (۷۵) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ اَتَى رَجُلٌ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ اَقْرِئْنِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ اِقْرَاْ ثَلَاثًا مِنْ ذَوَاتِ الٓرٰ فَقَالَ كَبُرَتْ سِنِّيْ وَاشْتَدَّ قَلْبِيْ وَغَلُظَ لِسَانِيْ قَالَ فَاقْرَاْ ثَلَاثًا مِّنْ ذَوَاتِ حٰمٓ فَقَالَ مِثْلَ مَقَالَتِهٖ قَالَ الرَّجُلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَقْرِئْنِيْ سُوْرَةً جَامِعَةً فَاَقْرَاَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا زُلْزِلَتْ حَتّٰى فَرَغَ مِنْهَا فَقَالَ الرَّجُلُ وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا اَزِيْدُ عَلَيْهِ اَبَدًا ثُمَّ اَدْبَرَ الرَّجُلُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَفْلَحَ الرُّوَيْجِلُ مَرَّتَيْنِ (رواه احمد و ابوداؤد) (احمد فی المسند ۲/ ۱٦۹)

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' ایک شخص نبی ﷺ کے پاس آیا اور عرض کیا' اے اللہ کے رسول! مجھے پڑھایئے آپ نے فرمایا: ''ان میں سے تین سورتیں پڑھ کہ جن کے پہلے الٓر ہے' اس نے کہا میری عمر بڑی ❶ ہوئی اور میرا دل سخت ہے اور میری زبان موٹی ❷ ہے' آپ نے فرمایا: ''پس ان میں سے تین سورتیں پڑھ کہ ان کی اول حٰم ہے' اس نے اب بھی پہلی طرح کا جواب دیا' اس شخص نے کہا اے اللہ کے رسول! مجھے ایک جامعہ سورت پڑھایئے تو رسول اللہ ﷺ نے اس کو سورۂ اذا زلزلت ❸ پڑھائی یہاں تک کہ اس سے فارغ ہوئے' پس اس شخص نے کہا قسم ہے اس ذات کی جس نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



آپ کو ساتھ حق کے بھیجا میں اس پر کبھی زیادہ نہ کروں گا' پھر اس شخص نے پیٹھ پھیری تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس شخص نے مراد پائی'' یہ جملہ آپ نے دو بار کہا۔ (احمد و ابوداؤد)

**حکم الحدیث:** یہ حدیث ضعیف ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ بڑی ہوئی الخ یعنی مجھ پر حافظہ کی اور کثرت نسیان کی کمی واقع ہے۔ ❷ اور میری زبان موٹی ہے یعنی کلام یاد نہیں ہوسکتا خصوصاً بڑی سورت۔ ❸ سورۃ اذا زلزلت اس لئے جامع ہے کہ اس میں ایک آیت جامع ہے **فمن یعمل مثقال ذرۃ خیرا یرہ٥ ومن یعمل مثقال ذرۃ شر ایرہ٥** اس میں سب چیزیں کرنے نہ کرنے کی آ گئیں۔

٢١٨٤ - (٧٦) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا يَسْتَطِيْعُ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّقْرَاَ اَلْفَ اٰيَةٍ فِيْ كُلِّ يَوْمٍ قَالُوْا وَمَنْ يَّسْتَطِيْعُ اَنْ يَّقْرَاَ اَلْفَ اٰيَةٍ فِيْ كُلِّ يَوْمٍ قَالَ اَمَا يَسْتَطِيْعُ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّقْرَاَ اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ۔ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ) (البیھقی حدیث رقم ٢٠١٨)

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم میں سے کوئی ایک بھی یہ طاقت نہیں رکھتا کہ ہر دن میں ہزار آیات پڑھے؟'' صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کون ❶ طاقت رکھتا ہے کہ ہر روز ہزار آیات پڑھے' آپ نے فرمایا: ''کیا تم میں سے کوئی ایک یہ طاقت نہیں رکھتا کہ الھکم التکاثر پڑھے۔'' ❷ (بیہقی فی شعب الایمان)

**حکم الحدیث:** اس کی سند ضعیف ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ کون طاقت رکھتا ہے الخ یعنی ہمیشہ کون پڑھ سکتا ہے۔ ❷ سورہ الھکم پڑھے الخ یعنی اس سورت کے پڑھنے سے ہزار آیات کا ثواب ملتا ہے کیونکہ اس میں بے رغبتی دلائی ہے دنیا سے۔

٢١٨٥ - (٧٧) وَعَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ مُرْسَلًا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ قَرَاَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ عَشْرَ مَرَّاتٍ بُنِيَ لَهٗ بِهَا قَصْرٌ فِي الْجَنَّةِ وَمَنْ قَرَاَ عِشْرِيْنَ مَرَّةً بُنِيَ لَهٗ بِهَا قَصْرَانِ فِي الْجَنَّةِ وَمَنْ قَرَاَهَا ثَلَاثِيْنَ مَرَّةً بُنِيَ لَهٗ بِهَا ثَلَاثَةُ قُصُوْرٍ فِي الْجَنَّةِ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَاللّٰهِ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِذًا لَّنُكْثِرَنَّ قُصُوْرَنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَللّٰهُ اَوْسَعُ مِنْ ذٰلِكَ (رواه الدارمي) (الدارمی حدیث رقم ٣٤٢٩)

سعید بن مسیب رحمہ اللہ سے بطریق ارسال روایت ہے' انہوں نے نبی ﷺ سے نقل کیا کہ آپ نے فرمایا: ''جو شخص ❶ قل ھو اللہ احد دس بار پڑھے تو اس کے لئے اس سورۃ کے پڑھنے کی وجہ سے بہشت میں ایک محل بنایا جاتا ہے اور جو بیس مرتبہ پڑھے اس کے لئے اس سورت کے پڑھنے کی وجہ سے بہشت میں دو محل بنائے جاتے ہیں اور جو اس کو تیس بار پڑھے تو اس کے لئے اس کے پڑھنے کی وجہ سے بہشت میں تین محل بنائے جاتے ہیں' پس عمر نے کہا اللہ کی قسم! اے اللہ کے رسول! پھر تو ہم ❷ اپنے محل بہت بنا ئیں گے' تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ اس سے بہت ❸ فراخ ہے۔'' (دارمی)

**حکم الحدیث:** یہ روایت مرسل ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



**فوائد الحدیث:** ❶ اس سورت کی فضیلت میں احادیث کثیرہ وارد ہیں نبی ﷺ نے ایک شخص سے سنا کہ وہ قل ھو اللہ احد پڑھتا ہے فرمایا واجب ہوگئی سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کیا چیز؟ آپ نے فرمایا جنت' اس کو امام مالکؒ نے روایت کیا اس کے بیس نام ہیں' جیسے سورۂ اخلاص' سورہ تفرید' سورہ تجرید' سورۂ توحید' سورۂ نجات' سورۂ ولایت' سورۂ نسبت الیٰ غیر ذلک ان اسماء کو خزینۃ الاسرار میں ذکر کیا ہے اور وجہ تسمیہ لکھی ہے بیسواں نام سورۂ امان ہے کیونکہ حدیث میں آیا ہے لا الٰہ الا اللہ سورۂ حصن تو جو میرے حصن میں آیا وہ عذاب سے بچ گیا اور یہی معنی اس سورۂ کے ہیں۔ ❷ ہم اس وقت بہت محل اپنے بنائیں گے الخ یعنی جب ایسا ثواب ہے تو بہت پڑھیں گے تاکہ بہت سے محل بنائیں ❸ اللہ تعالیٰ بہت فراخ ہے یعنی ثواب اور اس کا فضل بہت فراخ ہے پس اس میں رغبت کرو اور تعجب نہ کرو۔ منہ

۲۱۸۶ - (۷۸) وَعَنِ الْحَسَنِ مُرْسَلًا اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ مَنْ قَرَاَ فِیْ لَیْلَةٍ مِائَةَ اٰیَةٍ لَّمْ یُحَاجَّهُ الْقُرْاٰنُ تِلْكَ اللَّیْلَةَ وَمَنْ قَرَاَ فِیْ لَیْلَةٍ مِائَتَیْ اٰیَةٍ كُتِبَ لَهٗ قُنُوْتُ لَیْلَةٍ وَمَنْ قَرَاَ فِیْ لَیْلَةٍ خَمْسَ مِائَةٍ اِلَی الْاَلْفِ اَصْبَحَ وَلَهٗ قِنْطَارٌ مِنَ الْاَجْرِ قَالُوْا وَمَا الْقِنْطَارُ قَالَ اِثْنَا عَشَرَ اَلْفًا۔ (رواه الدارمی) (الدارمی حدیث رقم ۳۴۵۹)

حسن رحمہ اللہ سے روایت ہے بطریق ارسال کے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص رات میں سو آیات پڑھے اس رات میں اس سے قرآن نہیں ❶ جھگڑے گا اور جو شخص رات میں دو سو آیات پڑھے تو اس کے لئے رات کے قیام کا ثواب لکھا جاتا ہے اور جو شخص رات میں پانچ سو آیات پڑھے ہزار تک تو وہ اس حال میں صبح کرتا ہے کہ اس کے لئے قنطار کے بقدر ثواب ہوتا ہے'' صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: ''قنطار کیا ہے؟'' آپ نے فرمایا: ''بارہ ❷ ہزار۔'' (دارمی)

**حکم الحدیث:** یہ سند مرسل ہونے کے ساتھ ساتھ ضعیف بھی ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ اس سے قرآن نہیں جھگڑے گا الخ یہ مضمون صحیح حدیث میں موجود ہے کہ قرآن یا تجھے چھڑانے والا ہوگا یا پکڑنے والا جیسا کہ فرمایا القران حجة لك او علیك اگر قرآن پڑھا اس پر عمل کیا' تو چھڑانے والا ہوا ورنہ پکڑنے والا' حاصل یہ کہ سو آیت کی تلاوت پر ہمیشگی قرآن کی تلاوت کے حق کو ادا کرنے کے لئے کافی ہے۔ ❷ بارہ ہزار درہم یا دینار۔

# بَابٌ

## متعلقات پہلے باب کے بیان میں

## اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ (پہلی فصل)

۲۱۸۷ - (۱) عَنْ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ تَعَاهَدُوا الْقُرْاٰنَ فَوَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَهُوَ اَشَدُّ تَفَصِّیًا مِنَ الْاِبِلِ فِیْ عُقُلِهَا۔ (متفق علیه) (البخاری حدیث رقم ۵۰۳۳ ومسلم حدیث رقم (۲۳۱-۷۹۱) والدارمی حدیث رقم ۳۳۴۹

سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قرآن کی خبر گیری کرو' پس اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! البتہ قرآن سینے سے جلد نکل ❶ جاتا ہے بہ نسبت اونٹ کے اپنی رسی سے (نکل جانے کے)۔'' (بخاری ومسلم)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



واحمد فی المسند ٤/ ٣٩٧)

**فوائد الحدیث:** ❶ جیسے اونٹ جب اپنی رسی چھڑا کر بھاگتا ہے تو اسی طرح جب حافظ قرآن نے منزل پڑھنا چھوڑی تو بھول گیا' اس لیے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تاکید فرمائی کہ ہمیشہ منزل پڑھتے رہو تا کہ قرآن مجید قابو میں رہے۔

٢١٨٨- (٢) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِئْسَ مَا لِاَحَدِهِمْ اَنْ يَّقُوْلَ نَسِيْتُ اٰيَةَ كَيْتَ وَكَيْتَ بَلْ نُسِّيَ وَاسْتَذْكِرُوا الْقُرْاٰنَ فَاِنَّهٗ اَشَدُّ تَفَصِّيًا مِنْ صُدُوْرِ الرِّجَالِ مِنَ النَّعَمِ۔(متفق عليه وَزَادَ مُسْلِمٌ بِعُقُلِهَا) (البخاری حدیث رقم ٥٠٣٢، مسلم حديث رقم ٢٨٨-٧٩٠، الترمذی حدیث رقم ٢٩٩٢، النسائی حدیث رقم ٩٤٣، الدارمی حدیث رقم ٣٣٤٧ واحمد فی المسند ١/ ٣٨٢)

سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ان کے کسی شخص کے لیے بری چیز ہے کہ کہے' ❶ میں بھول گیا فلاں آیت اور فلاں' بلکہ یہ کہے کہ بھلایا گیا اور قرآن کو یاد کرتے ❷ رہو کہ وہ لوگوں کے سینوں سے جلد جانے والا ہے اونٹوں کی بہ نسبت۔'' (بخاری ومسلم) اور مسلم نے زیادہ کیا: ''اپنی رسی کے ساتھ بندھے ہوں۔''

**فوائد الحدیث:** ❶ اس لیے کہ قرآن کا بھولنا گناہ ہے تو اس طرح نہ کہے کیونکہ اس سے بے پرواہی ثابت ہوتی اور خلاف شرع بات پر جرأت ہوتی ہے۔ ❷ قرآن کو یاد کرتے رہو الخ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تاکید فرمائی کہ ہمیشہ اس کا دور اور تکرار کرتے رہو تا کہ ایسی عمدہ نعمت کہ جو بڑی محنت اور مشقت سے حاصل ہوتی ہے' وہ مفت میں برباد نہ ہو' قرآن شریف کا بھلانا کبیرہ گناہ ہے اس کو معمولی بات نہ سمجھو۔

٢١٨٩- (٣) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ اِنَّمَا مَثَلُ صَاحِبِ الْقُرْاٰنِ كَمَثَلِ صَاحِبِ الْاِبِلِ الْمُعَقَّلَةِ اِنْ عَاهَدَ عَلَيْهَا اَمْسَكَهَا وَاِنْ اَطْلَقَهَا ذَهَبَتْ۔ (متفق عليه) (البخاری حدیث رقم ٥٠٣١ ومسلم حدیث رقم (٢٢٦۔ ٧٨٩) والنسائی حدیث رقم ٩٤٢ وابن ماجه حدیث رقم ٣٧٨٣ والموطا حدیث رقم ٦ من کتاب فضائل القرآن واحمد فی المسند ٢/ ١٧)

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سوائے اس کے نہیں کہ صاحب قرآن کی مثل اونٹ والے کی مانند ہے کہ اونٹ پابندی کے ساتھ باندھا گیا اگر خبر گیری رکھتا ہے اس کی تو روکے رکھتا ہے اس کو اور اگر اس کو چھوڑ دیتا ہے تو جاتا رہتا ہے۔'' (بخاری ومسلم)

٢١٩٠- (٤) وَعَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِقْرَؤُا الْقُرْاٰنَ مَا ائْتَلَفَتْ عَلَيْهِ قُلُوْبُكُمْ فَاِذَا اخْتَلَفْتُمْ فَقُوْمُوْا عَنْهُ۔(متفق عليه) (البخاری حدیث رقم ٥٠٦٠ ومسلم حدیث رقم ٣/ ٢٦٦٧ والدارمی حدیث رقم ٣٣٦١ واحمد فی المسند ٤/ ٣١٣)

سیدنا جندب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قرآن پڑھو جب تک کہ اس پر تمہارے دل خواہش کریں پس جب طبیعت گھبرا جائے تو ❶ اس سے کھڑے ہو جاؤ۔'' (بخاری ومسلم)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



**فوائد الحدیث:** ❶ پس اس سے کھڑے ہوا الخ یعنی قراءت قرآن حضور دل سے چاہئے اور جب دل پریشان ہو تو صرف زبان سے پڑھنا بےلطف ہے بلکہ عجب نہیں کہ کثرت خیالات سے کچھ کا کچھ پڑھ جائے۔

۲۱۹۱- (۵) وَعَنْ قَتَادَةَ قَالَ سُئِلَ اَنَسٌ كَيْفَ كَانَ قِرَاءَةُ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ كَانَتْ مَدًّا مَدًّا ثُمَّ قَرَأَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ يَمُدُّ بِبِسْمِ اللّٰهِ وَيَمُدُّ بِالرَّحْمٰنِ وَيَمُدُّ بِالرَّحِيْمِ۔ (رواه البخاری) (البخاری حديث رقم ٥٠٤٦ وابوداؤد حديث رقم ١٤٦٥ والدارمي حديث رقم ٣٤٩٠ واحمد فی المسند ٣/ ١١٩)

سیدنا قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے سوال کیا گیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قراءت کس طرح کی تھی؟ تو انہوں نے فرمایا: ''قراءت درازی کے ساتھ تھی پھر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھی دراز کرتے تھے ❶ بسم اللہ کے ساتھ اور دراز کرتے تھے رحمٰن کے ❷ ساتھ اور دراز کرتے تھے رحیم ❸ کے ساتھ۔'' (بخاری)

**فوائد الحدیث:** ❶ ساتھ بسم اللہ کے الخ یعنی ''اللہ'' کے لام کو۔ ❷ رحمٰن کے ساتھ الخ یعنی رحمٰن کی میم کو۔ ❸ رحیم کے ساتھ الخ یعنی رحیم کی یا کو۔

۲۱۹۲- (۶) وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا اَذِنَ اللّٰهُ لِشَيْءٍ مَا اَذِنَ لِنَبِيٍّ يَتَغَنّٰى بِالْقُرْاٰنِ۔ (متفق علیه) (البخاری حديث رقم ٥٠٢٣ ومسلم حديث رقم (٢٣٢ـ ٧٩٢) والنسائي حديث رقم ١٠١٨ والدارمي حديث رقم ٣٤٩٠)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کسی چیز کو نہیں سنتا مانند سننے آواز نبی کو کہ قرآن خوش آوازی ❶ سے پڑھتا ہو۔'' (بخاری و مسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ کہ قرآن خوش آوازی سے پڑھتا ہو الخ قرآن کا خوش آوازی سے پڑھنا درست بلکہ مستحب ہے بشرطیکہ حروف میں کمی بیشی نہ ہو اور راگ راگنی کی رعایت نہ کرے اور معانی میں خلل نہ پڑے۔

۲۱۹۳- (۷) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا اَذِنَ اللّٰهُ لِشَيْءٍ مَّا اَذِنَ لِنَبِيٍّ حَسَنِ الصَّوْتِ بِالْقُرْاٰنِ يَجْهَرُ بِهٖ۔ (متفق علیه) (البخاری حديث رقم ٧٥٤٤ ومسلم حديث رقم (٢٣٣ـ ٧٩٢) وابوداؤد حديث رقم ١٤٧٣ والدارمي حديث رقم ١٤٨٨ واحمد فی المسند ٢/ ٤٥٠)

انہی (سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کسی چیز کو نہیں ❶ سنتا جیسا کہ سنتا ہے نبی کی آواز کو جب کہ وہ خوش آوازی سے قرآن پڑھتا ہو۔'' (بخاری و مسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ کان نہیں رکھتا الخ اذن اور سماع دونوں کے معنی لغت میں سننے کے ہیں اور یہ ایک اللہ تعالیٰ کی صفت ہے کہ مومن کو اس پر بلا کیف اور صفات کی طرح ایمان لانا ضروری ہے۔

۲۱۹۴- (۸) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَيْسَ

انہی (سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



مِنَّا مَنْ لَّمْ يَتَغَنَّ بِالْقُرْاٰنِ۔ (رواه البخاری) (البخاری حدیث رقم ۷۵۲۷' ابوداوٗد حدیث رقم ۱٤٦۹' الدارمی حدیث رقم ۱٤۹۰ واحمد فی المسند ۱/۱۷۲)

نے فرمایا: ''وہ شخص ہم میں سے نہیں ❶ جو قرآن کے ساتھ خوش آوازنہ کرے۔'' (بخاری)

**فوائد الحدیث:** ❶ ہم میں سے نہیں الخ اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ خوش آوازی سے قرآن پڑھنا سنت ہے بشرطیکہ حرف کم زیادہ نہ ہوں اور راگ راگنی کو دخل نہ دے کہ اس میں قرآن کی عظمت اور جلال میں خلل پڑتا ہے دوسرا حدیث کا مطلب یہ ہے کہ عرب کا دستور تھا کہ مجالس اور سیر وسفر میں شعر خوانی کیا کرتے تھے' تو اس لیے فرمایا کہ قرآن کے ہوتے ہوئے کسی کلام کی حاجت نہیں کیونکہ ایسی فصاحت اور بلاغت بشر سے ممکن نہیں ہے اور اگر قرآن کا مطلب سمجھے تو دنیا کی حرص بالکل دور ہوتی ہے کسی اور کتاب میں ایسی پند ونصائح موجود نہیں تو باوجود قرآن کے جو شخص شعر یا سخن دل میں لگائے یا دنیا سے اس کا دل سرد نہ ہو تو وہ حقیقت کی راہ سے بے نصیب رہا۔

۲۱۹۵ - (۹) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ اِقْرَأْ عَلَيَّ قُلْتُ اَقْرَأُ عَلَيْكَ وَعَلَيْكَ اُنْزِلَ قَالَ اِنِّيْ اُحِبُّ اَنْ اَسْمَعَهٗ مِنْ غَيْرِيْ فَقَرَاْتُ سُوْرَةَ النِّسَآءِ حَتّٰى اَتَيْتُ اِلٰى هٰذِهِ الْاٰيَةِ "فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ بِشَهِيْدٍ وَّجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰؤُلَآءِ شَهِيْدًا" قَالَ حَسْبُكَ الْاٰنَ فَالْتَفَتُّ اِلَيْهِ فَاِذَا عَيْنَاهُ تَذْرِفَانِ۔ (متفق علیه) (البخاری حدیث رقم ۵۰۵۰ ومسلم حدیث رقم (۲٤۵۔ ۷۹۹) وابوداوٗد حدیث رقم ۳٦٦۸ والترمذی حدیث رقم ۳۰۲۵ واحمد فی المسند ۱/ ۳۸۰)

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا' جس وقت وہ منبر پر تھے: ''میرے سامنے پڑھ'' میں نے کہا' میں آپ کے روبرو پڑھوں حالانکہ آپ پر قرآن اتارا گیا ہے' آپ نے فرمایا: ''تحقیق میں قرآن سننے کو پسند کرتا ہوں غیر اپنے سے'' ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا تو میں نے سورۂ نساء پڑھی یہاں تک کہ میں اس آیت تک پہنچا ''پس یہ کیا کریں گے (یہود وغیرہ) جس وقت کہ ہم ہر امت میں سے ایک گواہ لائیں گے اور تجھ کو اس امت پر گواہ لائیں گے'' نبی ﷺ نے فرمایا: ''پس موقوف کر اب پڑھنا'' پس میں نے آپ کی طرف التفات کیا تو اچانک آپ کی آنکھیں آنسو ❶ بہاتی تھیں۔'' (بخاری ومسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ آنسو بہاتی تھیں الخ نبی ﷺ اس آیت سے قیامت کی شدت یاد کر کے روئے اور اپنی امت پر شفقت سے کہ ان کے افعال کا میں کیا بیان کروں گا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ غیر سے قرآن سننا اور مطلب سمجھ کر رونا مستحب ہے اور ثابت ہوا کہ اپنے پڑھنے سے غیر کے سننے میں زیادہ تاثیر ہوتی ہے۔

۲۱۹٦ - (۱۰) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِاُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ اِنَّ اللّٰهَ اَمَرَنِيْ اَنْ اَقْرَاَ عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ قَالَ اللّٰهُ سَمَّانِيْ لَكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ وَقَدْ ذُكِرْتُ عِنْدَ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ قَالَ نَعَمْ فَذَرَفَتْ عَيْنَاهُ وَفِيْ رِوَايَةٍ اِنَّ اللّٰهَ اَمَرَنِيْ اَنْ اَقْرَاَ عَلَيْكَ لَمْ يَكُنِ

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ ❶ کو فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے مجھ کو حکم دیا کہ میں تجھ کو قرآن سناؤں'' انہوں نے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ نے میرا نام آپ کے سامنے لیا؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں'' ابی نے عرض کیا تحقیق میں پروردگار عالم کے نزدیک ذکر کیا گیا؟ آپ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



الَّذِيْنَ كَفَرُوْا قَالَ وَسَمَّانِيْ قَالَ نَعَمْ فَبَكٰى۔ (متفق عليه) (البخاری حدیث رقم ٤٩٧٠ واحمد فی المسند ٣/ ٢١٨)

نے فرمایا: ''ہاں'' پس ان کی دونوں آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔'' اور ایک روایت میں ہے کہ تحقیق اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم کیا ہے کہ تجھ پر سورہ لم یکن الذین کفروا پڑھوں' ابیؓ نے کہا' کیا میرا نام لیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں' تو ابی ❷ روئے۔'' (بخاری و مسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے لیے الخ ابی بن کعب انصاری رضی اللہ عنہ صحابی ہیں' یہ قرآن کے بڑے ماہر قاری تھے' سو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی استادی کی سند کر دی تا کہ دوسرے مسلمان بھی ان کو استاد جان کر ان سے قرآن سیکھیں اس حدیث سے ان کی بڑی بزرگی ثابت ہوتی ہے۔ ❷ تو ابی روئے الخ یہ رونا شکر اور بشاشت کا تھا کہ زہے نصیب مجھ مشت خاک کے' کہ رب الافلاک نے میرا نام لیا' یہ قرآن سے الفت اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کا نتیجہ تھا۔

٢١٩٧- (١١) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ يُّسَافَرَ بِالْقُرْاٰنِ اِلٰى اَرْضِ الْعَدُوِّ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ لَا تُسَافِرُوْا بِالْقُرْاٰنِ فَاِنِّيْ لَا اٰمَنُ اَنْ يَّنَالَهُ الْعَدُوُّ۔ (البخاری حدیث رقم ٢٩٩٠ و مسلم حدیث رقم ٩٢-١٨٦٩ وابوداوٗد حدیث رقم ٢٦١٠' ابن ماجه حدیث رقم ٢٨٧٩ واحمد فی المسند ٢/ ٦)

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن کے ساتھ سفر کرنے سے دشمن ملک کی طرف منع کیا۔ ❶ (بخاری و مسلم) اور مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ قرآن کے ساتھ سفر نہ کرو' اس لئے کہ تحقیق میں اس سے امن نہیں پاتا کہ اس کو دشمن لے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ منع کیا الخ نووی رحمہ اللہ نے کہا ممانعت کی وجہ یہ ہے کہ دشمن اس کے ساتھ بے ادبی نہ کریں اور اگر یہ ڈر نہ ہو مثلاً بڑا لشکر ہو تو اس وقت منع نہیں ہے۔

## اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ (دوسری فصل)

٢١٩٨- (١٢) وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ قَالَ جَلَسْتُ فِيْ عِصَابَةٍ مِّنْ ضُعَفَآءِ الْمُهَاجِرِيْنَ وَاِنَّ بَعْضَهُمْ لَيَسْتَتِرُ بِبَعْضٍ مِّنَ الْعُرْيِ وَقَارِئٌ يَقْرَأُ عَلَيْنَا اِذْجَآءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَامَ عَلَيْنَا فَلَمَّا قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ سَكَتَ الْقَارِئُ فَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ مَا كُنْتُمْ تَصْنَعُوْنَ قُلْنَا كُنَّا نَسْتَمِعُ اِلٰى كِتَابِ اللّٰهِ فَقَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ جَعَلَ مِنْ اُمَّتِيْ مَنْ اُمِرْتُ اَنْ اَصْبِرَ نَفْسِيْ مَعَهُمْ قَالَ فَجَلَسَ وَسْطَنَا لِيَعْدِلَ بِنَفْسِهٖ فِيْنَا

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں مہاجرین غرباء کی ایک جماعت میں بیٹھا اور تحقیق ان کے بعض اوٹ کرتے ❶ تھے بعض کے ساتھ ننگے ہونے کی وجہ سے اور پڑھنے والا ہم پر قرآن پڑھتا تھا کہ اچانک ہم پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آ گئے' تو جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے تو پڑھنے والا خاموش ہو گیا' آپ نے سلام کہا' پھر فرمایا: ''تم کیا کرتے ہو؟'' ہم نے عرض کیا' ہم اللہ تعالیٰ کی کتاب سنتے ہیں' آپ نے فرمایا: ''سب تعریف اس اللہ کو ہے کہ جس نے میری

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ثُمَّ قَالَ بِيَدِهٖ هٰكَذَا فَتَحَلَّقُوْا وَبَرَزَتْ وُجُوْهُهُمْ لَهٗ فَقَالَ اَبْشِرُوْا يَا مَعْشَرَ صَعَالِيْكِ الْمُهَاجِرِيْنَ بِالنُّوْرِ التَّامِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ تَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ قَبْلَ اَغْنِيَاءِ النَّاسِ بِنِصْفِ يَوْمٍ وَّ ذٰلِكَ خَمْسُ مِائَةِ سَنَةٍ (رواه ابوداوٗد) (ابوداوٗد حديث رقم ٣٦٦٦ واحمد فی المسند ٣/ ٦٣)

امت سے وہ لوگ پیدا کئے کہ مجھے حکم کیا گیا کہ میں اپنے نفس کو ان کے ساتھ ٹھہراؤں۔" راوی نے کہا پھر آپ ﷺ ہمارے درمیان بیٹھ گئے تا کہ اپنی ذات شریف کو ہم میں برابر کریں ❷ پھر اپنے ہاتھ سے اس طرح اشارہ کیا پس حلقہ باندھا اوران کے چہرے ظاہر ہوئے آپ کے لئے' تو آپ نے فرمایا: "اے مفلس مہاجرین کے گروہ! خوش ہو جاؤ پورے نور کے ساتھ' تم قیامت کے دن دولت مندوں سے آدھا دن پہلے جنت میں داخل ہو گے اور یہ آدھا دن پانچ سو برس کا ہو گا۔" (ابوداؤد)

**حکم الحدیث**: اس کی سند ضعیف ہے۔

**فوائد الحدیث**: ❶ البتہ اوٹ کرتے تھے ساتھ بعض کے الخ یعنی جن کے پاس کپڑا چھوٹا ہوتا جس سے اتنا بدن نہ ڈھانپ سکتے جس کا ڈھانپنا ضروری ہے تو وہ ایک دوسرے کی آڑ میں بیٹھ جاتے تا کہ کسی کی نظران کے ستر پر نہ پڑے اور اس سے مقصود ان کے فقر کا بیان کرنا ہے۔ ❷ تا کہ اپنی ذات شریف کو ہم میں برابر کریں الخ اس کے معنی یہ ہیں تا کہ برابر کرنے والے ہوں ہمارے درمیان بیٹھنے سے اپنے آپ کو ہمارے ساتھ تا کہ قرب سب سے برابر ہو۔

٢١٩٩- (١٣) وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ زَيِّنُوا الْقُرْاٰنَ بِاَصْوَاتِكُمْ۔ (رواه احمد و ابوداوٗد و ابن ماجة والدارمی) (ابوداوٗد حديث رقم ١٤٦٨ والنسائی حديث رقم ١٠١٥ وابن ماجه حديث رقم ١٣٤٢ والدارمی حديث رقم ٣٥٠٠ واحمد فی المسند ٤/ ٢٨٥)

سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اپنی آوازوں کے ساتھ قرآن کو زینت ❶ دو۔" (احمد و ابوداؤد و ابن ماجہ و دارمی)

**حکم الحدیث**: اس کی سند صحیح ہے۔

**فوائد الحدیث** ❶ اپنی آواز کے ساتھ قرآن کو زینت دو الخ خوش آوازی کا قرآن میں ہونا دل پر اس کے زیادہ اثر کرنے کا باعث ہے اس لئے مستحب ہے کہ نہایت خوش آوازی سے پڑھے مگر گلوکاروں اور عشاق وفساق کی آواز سے پڑھنا بے ادبی ہے۔

٢٢٠٠- (١٤) وَعَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ اِمْرِءٍ يَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ ثُمَّ يَنْسَاهُ اِلَّا لَقِيَ اللّٰهَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اَجْذَمَ (رواه ابوداوٗد والدارمی) (ابوداوٗد حديث رقم ١٤٧٤ والدارمی حديث رقم ٣٣٤٠ واحمد فی

سیدنا سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جو شخص کہ قرآن پڑھتا ہو پھر اس کو بھول جائے تو وہ قیامت کے دن کوڑھی ❶ بن کر اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرے گا۔" (ابوداؤد و دارمی)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



المسند ٥/ ٢٨٤)

**حکم الحدیث:** اس کی سند ضعیف ہے۔

**فوائد الحدیث** ❶ کوڑھی بن کر الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قرآن کو سیکھ کر یاد کر کے بھلانا کبیرہ گناہ ہے۔

٢٢٠١ - (١٥) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَمْ يَفْقَهْ مَنْ قَرَأَ الْقُرْاٰنَ فِيْ اَقَلَّ مِنْ ثَلَاثٍ۔ (رواه الترمذی وابو داوٗد والدارمی)

(ابو داوٗد حدیث رقم ١٣٩٤ والترمذی حدیث رقم ٢٩٤٩ وابن ماجه حدیث رقم ١٣٤٧ والدارمی حدیث رقم ١٤٩٣ واحمد فی المسند ٢/ ١٦٤)

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس شخص نے قرآن کو نہیں سمجھا جس نے تین رات سے ❶ کم میں قرآن ختم کیا۔'' (ترمذی وابوداؤد ودارمی)

**حکم الحدیث:** اس کی سند صحیح ہے۔

**فوائد الحدیث** ❶ تین راتوں سے کم الخ تین شب سے کم میں قرآن کا ختم کرنا بے سمجھی سے پڑھنے کے مترادف ہے کیونکہ اس میں جلد بازی کی وجہ سے تدبر اور تفکر نہیں ہو سکتا۔

٢٢٠٢ - (١٦) وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْجَاهِرُ بِالْقُرْاٰنِ كَالْجَاهِرِ بِالصَّدَقَةِ وَالْمُسِرُّ بِالْقُرْاٰنِ كَالْمُسِرِّ بِالصَّدَقَةِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ) وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ (ابو داوٗد حدیث رقم ١٣٣٣ و الترمذی حدیث رقم ٢٩١٩ والنسائی حدیث رقم ٢٥٦١ واحمد فی المسند ٤/ ١٥١)

سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قرآن کو پکار کر پڑھنے والا ظاہر صدقہ دینے والے کی مانند ہے اور قرآن کو آہستہ پڑھنے والا خاموشی سے صدقہ دینے والے کی مانند ❶ ہے۔'' (ترمذی وابوداؤد ونسائی) اور ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن غریب ہے۔

**حکم الحدیث:** اس کی سند صحیح ہے۔

**فوائد الحدیث** ❶ طیبی رحمہ اللہ نے کہا کہ پکار کر پڑھنے کی فضیلت میں بہت سی احادیث آئی ہیں تو تطبیق یہ ہے کہ خاموشی سے پڑھنا اس کے لئے افضل ہے جو کہ ریا سے ڈرتا ہو اور اس کے لئے پکار کر پڑھنا افضل ہے جو ریا سے بے خوف ہو۔

٢٢٠٣ - (١٧) وَعَنْ صُهَيْبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اٰمَنَ بِالْقُرْاٰنِ مَنِ اسْتَحَلَّ مَحَارِمَهٗ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ لَيْسَ اِسْنَادُهٗ بِالْقَوِيِّ) (الترمذی حدیث رقم ٢٩١٨)

سیدنا صہیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قرآن کے ساتھ وہ شخص ایمان نہیں ❶ لایا جس نے حرام کو حلال جانا۔'' (ترمذی) اور کہا اس حدیث کی اسناد قوی نہیں ہے۔

**حکم الحدیث:** اس کی سند ضعیف ہے۔

**فوائد الحدیث** :❶ ایمان نہیں لایا الخ یعنی جس نے حلال جانا اس چیز کو کہ حرام کیا اللہ تعالیٰ نے تو وہ کافر ہوا مطلق یا معنی یہ ہیں کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ایمان کامل قرآن پر نہ لایا وہ شخص جس نے معاملہ حلال کا سا کیا ان چیزوں کے ساتھ کہ قرآن میں حرام ہیں یعنی حرام اور ممنوع چیزوں کا مرتکب ہوا قرآن پر ایمان لانے کا حق یہ ہے کہ اس پر عمل کرے جیسے کہ محبت کا حق یہ ہے کہ محبوب کی متابعت کرے۔

۲۲۰۴ – (۱۸) وَعَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ يَعْلَى بْنِ مَمْلَكٍ أَنَّهُ سَأَلَ أُمَّ سَلَمَةَ عَنْ قِرَاءَةِ النَّبِيِّ ﷺ فَإِذَا هِيَ تَنْعَتُ قِرَاءَةً مُفَسَّرَةً حَرْفًا حَرْفًا۔ (رواه الترمذی و ابوداؤد و النسائی)

(ابوداؤد حدیث رقم ۱۴۶۶ والترمذی حدیث رقم ۲۹۲۳ والنسائی حدیث رقم ۱۰۳۲)

لیث بن سعد سے روایت ہے کہ انہوں نے ابن ابی ملیکہ سے نقل کیا انہوں نے یعلی بن مملک سے کہ انہوں نے ام المؤمنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے نبی ﷺ کی قراءت کا حال پوچھا تو ام المؤمنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے واضح ہر حرف جدا جدا قراءت بیان کی۔ (ترمذی وابوداؤد ونسائی)

۲۲۰۵ – (۱۹) وَعَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُقَطِّعُ قِرَاءَتَهُ يَقُولُ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ثُمَّ يَقِفُ ثُمَّ يَقُولُ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ ثُمَّ يَقِفُ۔ (رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ) وَقَالَ لَيْسَ إِسْنَادُهُ بِمُتَّصِلٍ لِأَنَّ اللَّيْثَ رَوَى هٰذَا الْحَدِيثَ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ يَعْلَى بْنِ مَمْلَكٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ وَحَدِيثُ اللَّيْثِ أَصَحُّ۔ (ابوداؤد حدیث رقم ۴۰۰۱ والترمذی حدیث رقم ۲۹۲۷ واحمد فی المسند ۶/ ۳۰۲)

ابن جریج سے روایت ہے کہ انہوں نے ابن ابی ملیکہ سے نقل کی انہوں نے ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا کہ رسول اللہ ﷺ اپنی قراءت ❶ جدا جدا پڑھتے تھے الحمد للہ رب العالمین پڑھتے پھر ٹھہر جاتے پھر الرحمٰن الرحیم پڑھتے پھر ٹھہر جاتے۔ (ترمذی) اور کہا سند اس کی متصل نہیں ❷ اس لئے کہ لیث نے یہ حدیث ابن ابی ملیکہ سے روایت کی اور اس نے یعلی بن مملک سے انہوں نے ام المؤمنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے اور لیث کی حدیث متصل اور صحیح تر ہے۔

**فوائد الحدیث**: ❶ اپنی قراءت جدا جدا پڑھتے تھے الخ حافظ ابن قیم رحمہ اللہ نے زاد المعاد میں کہا کہ آیات کے آخر پر وقف کرنا افضل ہے اگرچہ اگلی آیت پہلی آیت سے متعلق ہو اور بعض قراء کا یہ مذہب ہے کہ جس آیت کا پہلی آیت سے تعلق ہو اس کے آخر پر وقف نہ کیا جائے اور اس کو پہلی آیت سے ملایا جائے مگر نبی ﷺ کے طریق اور سنت پر چلنا افضل اور اولیٰ ہے قراء کے قواعد پر چلنے سے زہری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا کہ نبی ﷺ مالک یوم الدین کو پہلی آیت یعنی الرحمٰن الرحیم سے ملا کر نہیں پڑھتے تھے بلکہ اس کے آخر پر وقف فرماتے تھے۔ علامہ جزری رحمہ اللہ نے کہا کہ آیات کے آخر پر وقف کرنا مستحب ہے اور انہوں نے اس حدیث سے دلیل لی ہے اور شافعیہ رحمہ اللہ کا بھی یہی مذہب ہے۔ ❷ قولہ متصل نہیں الخ اس لئے کہ ابن جریج ابن ابی ملیکہ اور ام سلمہ کے درمیان واسطہ یعلی بن مملک کا چھوڑ دیا ہے جب کہ لیث بن سعد نے ذکر کیا ہے اس لئے لیث کی حدیث صحیح اور متصل ہے اور ابن جریج کی حدیث منقطع ہے۔ (تحفہ جز ۴ ص ۵۸)

## اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ (تیسری فصل)

۲۲۰۶ – (۲۰) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَنَحْنُ نَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ وَفِينَا الْأَعْرَابِيُّ

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم قرآن پڑھتے تھے اور ہم میں گنوار

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



وَالْعَجَمِيُّ فَقَالَ اِقْرَأُوْا فَكُلٌّ حَسَنٌ وَ سَيَجِيْءُ اَقْوَامٌ يُقِيْمُوْنَهٗ كَمَا يُقَامُ الْقِدْحُ يَتَعَجَّلُوْنَهٗ وَلَا يَتَاَجَّلُوْنَهٗ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ)

(ابوداؤد حدیث رقم ۸۳۰ واحمد فی المسند ۳/ ۱۵۵ والبیهقی حدیث رقم ۲٦٤٢)

اور عجمی تھے' آپ نے فرمایا: ''پڑھو ہر ایک شخص اچھا پڑھتا ہے اور ایک قوم آئے گی قرآن کو سیدھا کریں گے جیسا کہ ❶ تیر سیدھا کیا جاتا ہے جلدی کریں گے دنیا میں قرآن کے بدلہ (معاوضہ کو) اور اس کو آخرت کے لیے نہیں رکھیں گے۔'' (ابوداؤد' بیہقی فی شعب الایمان)

**حکم الحدیث**: اس کی سند صحیح ہے۔

**فوائد الحدیث**: ❶ جیسا کہ تیر سیدھا کیا جاتا ہے الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ یہ صورت تجوید کی جس سے آنکھ ناک کان منہ ٹیڑھا ہو جائے اور گردن کی رگیں پھول جائیں بدعت ہے۔

۲۲۰۷۔ (۲۱) وَعَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِقْرَأُوا الْقُرْاٰنَ بِلُحُوْنِ الْعَرَبِ وَاَصْوَاتِهَا وَاِيَّاكُمْ وَلُحُوْنَ اَهْلِ الْعِشْقِ وَلُحُوْنَ اَهْلِ الْكِتَابَيْنِ وَسَيَجِيْءُ بَعْدِيْ قَوْمٌ يُّرَجِّعُوْنَ بِالْقُرْاٰنِ تَرْجِيْعَ الْغِنَاءِ وَالنَّوْحِ لَا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ مَفْتُوْنَةٌ قُلُوْبُهُمْ وَقُلُوْبُ الَّذِيْنَ يُعْجِبُهُمْ شَاْنُهُمْ۔ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ وَ رَزِيْنٌ فِيْ كِتَابِهٖ)

(البیهقی حدیث رقم ۲٦٤٩)

سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''عرب کے لہجہ پر اور ان کی آوازوں کے مطابق قرآن پڑھو اور تم اہل عشق کے طور سے بچو ❶ اور اہل کتابوں کے طور سے بھی اور میرے بعد ایک قوم آئے گی کہ جو قرآن کو راگ اور نوحہ کی طرح کی آواز بنا کر پڑھیں گے ان کا حال یہ ہوگا کہ قرآن ان کے حلقوں سے نہ گذرے گا ان کے دل اور دل ان لوگوں کے کہ جن کو ان کا پڑھنا اچھا لگے گا فتنہ میں پڑے ہوں گے۔'' (بیہقی شعب الایمان اور رزین نے اپنی کتاب میں)

**حکم الحدیث**: اس کی سند ضعیف ہے۔

**فوائد الحدیث**: ❶ تم اہل عشق کے طور سے بچو الخ لحن کو ایک جماعت نے حرام کہا ہے غرض کہ جو الحان و تطریب اور تغنی غناء و غزل میں ایقاعات مخصوصہ و اوزان مخترعہ پر مستعمل ہے وہ اللہ تعالیٰ کی کلام میں اشنع بدعات و اسوء محرمات سے ہے سامع پر اس کا انکار کرنا اور پڑھنے والے پر تعزیز لگانا واجب ہے۔

۲۲۰۸۔ (۲۲) وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم يَقُوْلُ حَسِّنُوا الْقُرْاٰنَ بِاَصْوَاتِكُمْ فَاِنَّ الصَّوْتَ الْحَسَنَ يَزِيْدُ الْقُرْاٰنَ حُسْنًا (رواه الدارمی) (الدارمی حدیث رقم ۳۵۰۱)

سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے: ''اپنی آوازوں کے ساتھ قرآن اچھی طرح پڑھو اس لئے کہ اچھی آواز قرآن میں خوبی زیادہ کرتی ❶ ہے۔'' (دارمی)

**حکم الحدیث**: اس کی سند صحیح ہے۔

**فوائد الحدیث**: ❶ قرآن میں خوبی زیادتی کرتی ہے الخ قطلانی رحمہ اللہ کہتے ہیں تحسین صورت میں تو کچھ نزاع نہیں ہے البتہ لحن کو ایک جماعت نے حرام اور دوسری نے مکروہ کہا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



۲۲۰۹ - (۲۳) وَعَنْ طَاءُوْسٍ مُرْسَلًا قَالَ سُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ اَيُّ النَّاسِ اَحْسَنُ صَوْتًا لِلْقُرْاٰنِ وَاَحْسَنُ قِرَاءَةً قَالَ مَنْ اِذَا سَمِعْتَهُ يَقْرَأُ اُرِيْتَ اَنَّهُ يَخْشَى اللّٰهَ قَالَ طَاءُوْسٌ وَكَانَ طَلْقٌ كَذٰلِكَ (رواه الدارمي) (الدارمي حديث رقم ۳۴۸۹)

طاؤس رحمہ اللہ سے بطریق ارسال کے روایت ہے کہ نبی ﷺ سے دریافت کیا گیا کہ آدمیوں میں سے کون سا بہت خوب ہے قرآن کے پڑھنے کے لئے ازروئے آواز کے' آپ نے فرمایا: ''وہ شخص پڑھنے میں بہت خوب ہے کہ جس وقت تو اسے سنے پڑھتے ہوئے اور گمان کرے تو کہ وہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے۔'' طاؤس نے کہا اور ایسا ہی طلق تھا (دارمی)

**حکم الحدیث**: یہ حدیث صحیح ہے۔

۲۲۱۰ - (۲۴) وَعَنْ عَبِيْدَةَ الْمُلَيْكِيِّ وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَهْلَ الْقُرْاٰنِ لَا تَتَوَسَّدُوا الْقُرْاٰنَ وَاتْلُوْهُ حَقَّ تِلَاوَتِهٖ مِنْ اٰنَاءِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَاَفْشُوْهُ وَتَغَنَّوْهُ وَتَدَبَّرُوْا مَا فِيْهِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ وَلَا تُعَجِّلُوْا ثَوَابَهٗ فَاِنَّ لَهٗ ثَوَابًا۔ (رواه البيهقي في شعب الايمان) (البيهقي حديث رقم ۲۶۴۹)

سیدنا عبیدہ ملیکی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اور وہ صحابی تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے اہل قرآن! قرآن سے نہ تکیہ کرو ❶ اور اس کو پڑھو جیسے اس کے پڑھنے کا حق رات اور دن کے اوقات میں ہے اور قرآن کو عام کرو اور اس کو خوش آواز میں پڑھو اور تدبر کرو اس چیز میں کہ اس میں ہے شاید کہ تم مطلب حاصل کر لو اور اس کے ثواب کی جلدی نہ کرو اس لئے کہ اس کا آخرت میں بڑا ثواب ہے۔'' (بیہقی فی شعب الایمان)

**فوائد الحدیث**: ❶ قرآن سے تکیہ نہ کرو الخ یعنی اس کی تلاوت نہ چھوڑ دو۔ ابن حجر رحمہ اللہ نے کہا کہ قرآن سے تکیہ لگانا اور اس کی طرف پاؤں پھیلانا اور اس پر کسی چیز کا رکھنا اور اس کی طرف پیٹھ کرنا اور اس کو روندنا اور اس کو پھینک دینا حرام ہے۔

# بَابٌ ❶

## اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ (پہلی فصل)

۲۲۱۱ - (۱) عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ سَمِعْتُ هِشَامَ ابْنَ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ يَقْرَأُ سُوْرَةَ الْفُرْقَانِ عَلٰى غَيْرِ مَا اَقْرَأُهَا وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَقْرَاَنِيْهَا فَكِدْتُّ اَنْ اَعْجَلَ عَلَيْهِ ثُمَّ اَمْهَلْتُهٗ حَتّٰى انْصَرَفَ ثُمَّ لَبَّبْتُهٗ بِرِدَائِهٖ فَجِئْتُ بِهٖ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ سَمِعْتُ هٰذَا يَقْرَأُ سُوْرَةَ الْفُرْقَانِ عَلٰى غَيْرِ مَا اَقْرَأْتَنِيْهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَرْسِلْهُ

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' میں نے سیدنا ہشام بن حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ کو سورۂ فرقان اس طریقہ کے خلاف پڑھتے ہوئے سنا کہ میں اسے پڑھتا تھا اور رسول اللہ ﷺ نے وہ سورۂ مجھے پڑھائی تھی تو میں قریب تھا کہ اس پر جلدی کروں پھر میں نے اسے مہلت دی یہاں تک کہ وہ پڑھنے سے فارغ ہوا تو میں نے اس کی گردن میں اس کی چادر ڈالی اور پھر کھینچ کر اسے رسول اللہ ﷺ کے پاس لایا' میں نے کہا'

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اِقْرَأْ فَقَرَأَ الْقِرَاءَةَ الَّتِیْ سَمِعْتُهُ یَقْرَأُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ هٰكَذَا اُنْزِلَتْ ثُمَّ قَالَ لِیْ اِقْرَأْ فَقَرَأْتُ فَقَالَ هٰكَذَا اُنْزِلَتْ اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ اُنْزِلَ عَلٰی سَبْعَةِ اَحْرُفٍ فَاقْرَأُوْا مَا تَیَسَّرَ مِنْهُ۔ (متفق علیه و اللفظ لمسلم) (البخاری حدیث رقم ۲۴۱۹ ومسلم حدیث رقم (۲۷۰۔ ۸۱۸) وابو داؤد حدیث رقم ۱۴۷۵ والترمذی حدیث رقم ۲۹۴۳ والنسائی حدیث رقم ۹۳۶ والموطا حدیث رقم ۵ من کتاب فضائل القرآن)

اے اللہ کے رسول! میں نے اس کو سورۂ فرقان اس طریقہ کے خلاف پڑھتے ہوئے سنا ہے کہ آپ نے وہ سورت مجھ کو پڑھائی ہے پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے عمر! اسے چھوڑ دے'' اور ہشام کو فرمایا: ''پڑھ'' تو ہشام نے اس طرح پڑھا جس طرح کہ میں نے اسے پڑھتے سنا تھا' تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہ سورت اسی طرح اتاری گئی'' پھر مجھ سے فرمایا: ''پڑھ'' پس میں نے پڑھی تو آپ نے فرمایا: ''یہ سورت اسی طرح سے اتاری گئی ہے' تحقیق یہ قرآن سات طرح ❷ پر اتارا گیا ہے پس تم پڑھو جو ان میں سے آسان ہو۔'' (بخاری ومسلم) اور لفظ مسلم کے ہیں۔

**فوائد الحدیث:** ❶ اکثر نسخوں میں صرف باب لکھا ہے اور بعض نسخوں میں باب اختلاف القراءات وجمع القرآن ہے یعنی باب قرآن کی قراءتوں کے اختلاف اور اس کے جمع کرنے کے بیان میں ہے۔ ❷ سات طرح پر الخ یعنی سات لغات میں سات لغات عمدہ جن میں قرآن اترا ہے وہ یہ ہیں پہلے قریش کی لغت' دوسری ہذیل کی لغت' تیسری ہوازن کی لغت' چوتھی یمن کی لغت' پانچویں طے کی لغت' چھٹی ثقیف کی لغت اور ساتویں تمیم کی لغت' اس حدیث کے مطلب میں اختلاف ہے بعض کہتے ہیں کہ سات قراءتیں مراد ہیں بعض کچھ اور کہتے ہیں لیکن ٹھیک بات یہی ہے کہ سات لغات مراد ہیں۔

۲۲۱۲ - (۲) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ سَمِعْتُ رَجُلًا قَرَأَ وَسَمِعْتُ النَّبِیَّ ﷺ یَقْرَأُ خِلَافَهَا فَجِئْتُ بِهِ النَّبِیَّ ﷺ فَاَخْبَرْتُهُ فَعَرَفْتُ فِیْ وَجْهِهِ الْكَرَاهِیَةَ فَقَالَ كِلَاكُمَا مُحْسِنٌ فَلَا تَخْتَلِفُوْا فَاِنَّ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ اِخْتَلَفُوْا فَهَلَكُوْا۔ (رواه البخاری) (البخاری حدیث رقم ۲۴۱۰ واحمد فی المسند ۱/ ۴۱۲)

سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے ایک شخص سے قرآن پڑھتے سنا اور میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا کہ اس کے خلاف پڑھتے تو پس اس شخص کو میں نبی ﷺ کے پاس لے آیا اور میں نے ان کو خبر دی پھر میں نے آپ کے چہرے پر ناخوشی پہچانی' آپ' نے فرمایا: ''دونوں اچھا پڑھتے ہو' پس ❶ تم آپس میں اختلاف نہ کرو' کیونکہ وہ لوگ جو کہ تم سے پہلے تھے انہوں نے اختلاف کیا تو وہ ہلاک ہوئے۔'' (بخاری)

**فوائد الحدیث:** ❶ پس نہ اختلاف کرو الخ مطلب یہ ہے کہ جب آیت کی قرأت دو طرح پر ثابت ہوئی تو اس میں اختلاف نہ کرو یہ نہیں کہ ایک کو مانو اور دوسری قراءت کا انکار کرو بلکہ دونوں کو مانو۔

۲۲۱۳ - (۳) وَعَنْ اُبَیِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ كُنْتُ فِی الْمَسْجِدِ فَدَخَلَ رَجُلٌ یُّصَلِّیْ فَقَرَأَ قِرَاءَةً اَنْكَرْتُهَا

سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں مسجد میں تھا پس ایک شخص داخل ہوا وہ نماز پڑھنے لگا' تو اس نے ایسی قراءت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



عَلَیْہِ ثُمَّ دَخَلَ اٰخَرُ فَقَرَأَ قِرَاءَ ۃً سِوٰی قِرَاءَ ۃِ صَاحِبِہٖ فَلَمَّا قَضَیْنَا الصَّلٰوۃَ دَخَلْنَا جَمِیْعًا عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ فَقُلْتُ اِنَّ ھٰذَا قَرَأَ قِرَاءَ ۃً اَنْکَرْتُھَا عَلَیْہِ وَ دَخَلَ اٰخَرُ فَقَرَأَ سِوٰی قِرَاءَ ۃِ صَاحِبِہٖ فَاَمَرَھُمَا النَّبِیُّ ﷺ فَقَرَأَ فَحَسَّنَ شَانَھُمَا فَسُقِطَ فِیْ نَفْسِیْ مِنَ التَّکْذِیْبِ وَلَا اِذْ کُنْتُ فِی الْجَاھِلِیَّۃِ فَلَمَّا رَاٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ مَا قَدْ غَشِیَنِیْ ضَرَبَ فِیْ صَدْرِیْ فَفِضْتُ عَرَقًا فَکَاَنَّمَا اَنْظُرُ اِلَی اللّٰہِ فَرَقًا فَقَالَ لِیْ یَا اُبَیُّ اُرْسِلَ اِلَیَّ اَنِ اقْرَأِ الْقُرْاٰنَ عَلٰی حَرْفٍ فَرَدَدْتُّ اِلَیْہِ اَنْ ھَوِّنْ عَلٰی اُمَّتِیْ فَرَدَّ اِلَیَّ الثَّانِیَۃَ اِقْرَأْہُ عَلٰی حَرْفَیْنِ فَرَدَدْتُّ اِلَیْہِ اَنْ ھَوِّنْ عَلٰی اُمَّتِیْ فَرَدَّ اِلَیَّ الثَّالِثَۃَ اِقْرَأْہُ عَلٰی سَبْعَۃِ اَحْرُفٍ وَلَکَ بِکُلِّ رَدَّۃٍ رَدَدْتُّکَھَا مَسْاَلَۃٌ تَسْاَلُنِیْھَا فَقُلْتُ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِاُمَّتِیْ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِاُمَّتِیْ وَاَخَّرْتُ الثَّالِثَۃَ لِیَوْمٍ یَرْغَبُ اِلَیَّ الْخَلْقُ کُلُّھُمْ حَتّٰی اِبْرَاھِیْمُ عَلَیْہِ السَّلَامُ۔ (رواہ مسلم) (مسلم حدیث رقم (۲۷۳۔ ۸۲۰)

پڑھی کہ میں نے اس پر اس کا انکار کیا' پھر ایک اور شخص داخل ہوا اس نے پہلے شخص کے خلاف قراءت پڑھی' پھر جب ہم نماز پڑھ چکے تو ہم سب رسول اللہ ﷺ کے پاس داخل ہوئے' میں نے کہا' تحقیق اس شخص نے قراءت پڑھی کہ میں نے اس پر اس قراءت کا انکار کیا اور ایک اور شخص داخل ہوا تو اس نے پہلے کے خلاف قراءت کی پھر ان دونوں کو نبی ﷺ نے حکم دیا دونوں نے پڑھا' تو آپ نے ان کی قراءت کی تحسین کی' میرے دل میں سخت جھوٹ کا شک وشبہ ایسا پیدا ہوا کہ جو جاہلیت ❶ میں بھی نہ تھا' جب رسول اللہ ﷺ نے وہ چیز دیکھی کہ اس نے مجھے ڈھانپ لیا ہے تو آپ نے میرے سینے پر ہاتھ مارا تو میں پسینہ پسینہ ہو گیا' گویا کہ ❷ میں ڈر کے مارے اللہ تعالیٰ کی طرف دیکھنے لگا پھر آپ نے مجھے فرمایا: ''اے ابیؓ! میری طرف فرشتہ بھیجا گیا یہ حکم دے کر کہ پڑھ تو قرآن ایک طریقہ پر' میں نے دوبارہ عرض کیا ❸ کہ یاالٰہی! میری امت پر آسانی کر' تو دوسری بار حکم کیا گیا دو طرح کے پڑھنے کا' میں نے تیسری مرتبہ عرض کیا یاالٰہی میری امت پر آسانی کر' تو تیسری بار حکم کیا گیا سات طریقوں پر پڑھنے کا اور تیرے لئے جتنی بار ہم نے تجھ کو حکم کیا ہے اتنی بار ہی سوال کرنے کی اجازت ہے کہ تو مجھ سے سوال کر' میں نے کہا' یاالٰہی! میری امت کو بخش' یاالٰہی! میری امت کو بخش اور تیسری دعا کو میں نے اس دن کے لئے اٹھا رکھا جب کہ تمام مخلوق خواہش کرے گی یہاں تک کہ ابراہیم علیہ السلام۔'' (مسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ ایسا کہ جاہلیت میں نہ تھا الخ یعنی اس وقت ایسا شک پڑ گیا کہ حالت کفر میں بھی ایسا شک نہ تھا۔
❷ گویا کہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف دیکھنے لگا الخ یعنی شک جاتا رہا۔ ❸ دوبارہ عرض کیا الخ سبحان اللہ نبی ﷺ کو اپنی امت پر کتنی شفقت تھی کہ عرض معروض کر کے سات قراءت یا سات لغات کی اجازت لی تا کہ امت پر ایک قراءت مشکل نہ پڑے اور اللہ کی رحمت کا خیال کرنا چاہیے کہ جب اس نے اپنے حبیب کو اپنی امت پر اتنا مہربان دیکھا تو امت کے حق میں تین بار سوال کرنے کی بھی اجازت دی' آپ نے امت کی بخشش کا دوبار سوال کیا اور تیسرا سوال قیامت کے دن کے لیے رکھ چھوڑا کہ جب تمام انبیاء علیہم السلام پر رعب طاری ہوگا اور کسی کے لیے نہ کہہ سکیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



گے تو اس وقت ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم شفاعت پر مستعد ہوں گے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قیامت میں انبیاء علیہم السلام بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے لیے سعی سفارش چاہیں گے یہاں تک کہ ابراہیم علیہ السلام جیسے نبی بھی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سفارش چاہیں گے اس حدیث سے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی فضیلت تمام انبیاء علیہم السلام پر صاف ثابت ہوئی۔

۲۲۱۴ - (٤) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ اَقْرَاَنِیْ جِبْرَئِیْلُ عَلٰی حَرْفٍ فَرَاجَعْتُهٗ فَلَمْ اَزَلْ اَسْتَزِیْدُهٗ وَیَزِیْدُنِیْ حَتّٰی انْتَهٰی اِلٰی سَبْعَةِ اَحْرُفٍ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ بَلَغَنِیْ اَنَّ تِلْكَ السَّبْعَةَ الْاَحْرُفَ اِنَّمَا هِیَ فِی الْاَمْرِ تَكُوْنُ وَاحِدًا لَّا تَخْتَلِفُ فِیْ حَلَالٍ وَّلَا حَرَامٍ۔ (متفق علیه) (البخاری حدیث رقم ۳۰ ٤٢٤ واحمد فی المسند ۱/ ٤١٢)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "مجھ کو جبرائیل علیہ السلام نے ایک طور پر پڑھایا پھر میں نے اس سے تکرار کی پھر میں اس سے زیادہ کراتا رہا اور وہ مجھ کو زیادہ کرتا تھا یہاں تک کہ سات طرق پر پہنچا۔" ابن شہاب نے کہا کہ مجھ کو یہ بات پہنچی کہ تحقیق وہ سات طرق امر دین میں متفق و متحد اور یکساں ہیں اور حلال و حرام میں اختلاف نہیں۔ ❶ (بخاری و مسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ یعنی ساتوں لغات یا قراءتوں کا مقصد ایک ہی ہوتا ہے' کسی حلال و حرام میں ان سے اختلاف نہیں پڑتا۔

## اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ (دوسری فصل)

۲۲۱۵ - (٥) عَنْ اُبَیِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ لَقِیَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم جِبْرِیْلَ فَقَالَ یَا جِبْرِیْلُ اِنِّیْ بُعِثْتُ اِلٰی اُمَّةٍ اُمِّیِّیْنَ مِنْهُمُ الْعَجُوْزُ وَالشَّیْخُ الْكَبِیْرُ وَ الْغُلَامُ وَالْجَارِیَةُ وَالرَّجُلُ الَّذِیْ لَمْ یَقْرَاْ كِتَابًا قَطُّ قَالَ یَامُحَمَّدُ اِنَّ الْقُرْاٰنَ اُنْزِلَ عَلٰی سَبْعَةِ اَحْرُفٍ۔ (رَوَاهُ التِّرْمَذِیُّ)

سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جبرائیل علیہ السلام سے ملاقات کی' تو آپ نے فرمایا: اے جبرائیل! تحقیق میں ان پڑھ امت کی طرف بھیجا گیا ہوں کہ ان میں بوڑھیاں' بوڑھے ہیں' لڑکے اور لڑکیاں ہیں اور ان میں ایسا بھی شخص ہے کہ جس نے کبھی کتاب نہیں پڑھی' جبرائیل نے کہا' اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)! تحقیق قرآن ❶ سات طرح پر اتارا گیا ہے۔" (ترمذی)

وَفِیْ رِوَایَةٍ لِاَحْمَدَ وَاَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ لَیْسَ مِنْهَا اِلَّا شَافٍ كَافٍ۔ وَفِیْ رِوَایَةٍ لِلنَّسَائِیِّ قَالَ اِنَّ جِبْرِیْلَ وَمِیْكَائِیْلَ اَتَیَانِیْ فَقَعَدَ جِبْرِیْلُ عَنْ یَّمِیْنِیْ وَمِیْكَائِیْلُ عَنْ یَّسَارِیْ فَقَالَ جِبْرِیْلُ اِقْرَاِالْقُرْاٰنَ عَلٰی حَرْفٍ قَالَ مِیْكَائِیْلُ اِسْتَزِدْهُ حَتّٰی بَلَغَ سَبْعَةَ اَحْرُفٍ فَكُلُّ حَرْفٍ شَافٍ كَافٍ۔ (ابوداؤد حدیث رقم ۱٤٧٧ والترمذی حدیث رقم ٢٩٤٤ والنسائی حدیث رقم ٩٤١)

اور احمد اور ابوداؤد کی روایت میں ہے کہ: "جبرائیل علیہ السلام نے کہا ❷ ان سات طریقوں میں سے ہر طریقہ شافی ❸ کافی ہے ❹ اور نسائی کی روایت میں ہے آپ نے فرمایا: "تحقیق جبرائیل اور میکائیل علیہما السلام میرے پاس آئے تو جبرائیل علیہ السلام میری دائیں طرف بیٹھے اور میکائیل علیہ السلام میری بائیں طرف' جبرائیل علیہ السلام نے کہا قرآن ایک طرح پر پڑھو میکائیل علیہ السلام نے کہا ❺ اور زیادہ کراؤ یہاں تک کہ سات طرح کو پہنچا ❻ تو ہر طرح شفا دینے والی اور کفایت کرنے والی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



**حکم الحدیث:** اس کی سند حسن ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ یعنی سات لغات پر یا سات قراءت پر تو ہر کوئی پڑھے جو اس پر آسان ہو۔ ❷ یعنی جبرئیل علیہ السلام نے بعد لفظ احرف کے۔ ❸ یعنی کفر وشرک اور جہل وغیرہ کی بیماری کو دفع کرتی ہے۔ ❹ یعنی کفایت کرتی ہے نبی کی صداقت پر اور دین کی حقانیت پر اور منکرین کے الزامات کے جواب دینے میں۔ ❺ یعنی نبی ﷺ سے۔ ❻ یعنی امر قراءت کا یا جبرائیل علیہ السلام۔

٢٢١٦ - (٦) وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اَنَّهٗ مَرَّ عَلٰى قَاصٍ يَقْرَأُ ثُمَّ يَسْأَلُ فَاسْتَرْجَعَ ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ مَنْ قَرَأَ الْقُرْاٰنَ فَلْيَسْأَلِ اللّٰهَ بِهٖ فَاِنَّهٗ سَيَجِیْءُ اَقْوَامٌ يَقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ يَسْأَلُوْنَ بِهِ النَّاسَ (رواہ احمد والترمذی) (الترمذی حدیث رقم ٢٩١٧ واحمد فی المسند ٤/ ٤٣٢)

سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ ایک قصہ گو پر گزرے اس حال میں کہ وہ قرآن پڑھتا تھا' پھر کہا میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے: ''جو شخص قرآن پڑھے تو اسے چاہئے کہ اللہ تعالیٰ سے سوال کرے ساتھ اس کے' تحقیق (ایک دور میں ایسے) لوگ آئیں گے قرآن پڑھیں گے' قرآن پڑھنے کے (عوض میں) لوگوں سے مانگیں گے۔'' (احمد وترمذی)

**حکم الحدیث:** اس کی سند حسن لغیرہ ہے۔

## اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ (تیسری فصل)

٢٢١٧ - (٧) عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ الْقُرْاٰنَ يَتَاَكَّلُ بِهِ النَّاسَ جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَوَجْهُهٗ عَظْمٌ لَيْسَ عَلَيْهِ لَحْمٌ (رواہ البیھقی فی شعب الایمان) (البیھقی حدیث رقم ٢٦٢٥)

سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص کہ قرآن پڑھے اس کی وجہ سے لوگوں سے کھائے تو وہ قیامت کے دن آئے گا اور اس کا چہرہ ہڈی ہوگا' نہیں ہوگا اس پر گوشت۔'' (بیہقی فی شعب الایمان)

**حکم الحدیث:** یہ روایت من گھڑت ہے۔

٢٢١٨ - (٨) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَعْرِفُ فَصْلَ السُّوْرَةِ حَتّٰى يَنْزِلَ عَلَيْهِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ (رواہ ابوداوٗد) (ابوداوٗد حدیث رقم ٧٨٨)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نہیں پہچانتے تھے ❶ سورت کا فرق یہاں تک کہ ان پر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نازل ہوتی۔ (ابوداوٗد)

**حکم الحدیث:** اس کی سند صحیح ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ نہیں پہچانتے تھے سورۃ کا فرق الخ یعنی دوسری سورت سے

٢٢١٩ - (٩) وَعَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ كُنَّا بِحِمْصَ فَقَرَأَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ سُوْرَةَ يُوْسُفَ فَقَالَ رَجُلٌ مَا هٰكَذَا اُنْزِلَتْ فَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ وَاللّٰهِ لَقَرَأْتُهَا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ

سیدنا علقمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں ہم حمص میں تھے' تو سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے سورۂ یوسف پڑھی' ایک شخص نے کہا' اس طرح سے نازل نہیں کی گئی پھر عبداللہ ابن

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ اَحْسَنْتَ فَبَيْنَمَا هُوَ يُكَلِّمُهُ اِذْ وَجَدَ مِنْهُ رِيحَ الْخَمْرِ فَقَالَ اَتَشْرَبُ الْخَمْرَ وَتُكَذِّبُ بِالْكِتَابِ فَضَرَبَهُ الْحَدَّ۔ (متفق عليه) (البخاری حديث رقم ٥٠٠١ ومسلم حديث رقم (٢٤٩۔ ٨٠١) واحمد فی المسند ١/ ٣٧٨)

مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا' اللہ کی قسم! میں نے اسے رسول اللہ ﷺ کے وقت پڑھا تو آپ نے فرمایا: "تو نے خوب پڑھا" تو وہ شخص کہ جو ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے کلام کرتا تھا اچانک اس سے شراب کی بو پائی تو ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا: "کیا تو شراب پیتا ہے اور کتاب اللہ کو جھٹلاتا ہے پس اس کو حد ماری۔" (بخاری و مسلم)

٢٢٢٠- (١٠) وَعَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ اَرْسَلَ اِلَىَّ اَبُوْبَكْرٍ مَقْتَلَ اَهْلِ الْيَمَامَةِ فَاِذَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عِنْدَهُ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ اِنَّ عُمَرَ اَتَانِىْ فَقَالَ اِنَّ الْقَتْلَ قَدِ اسْتَحَرَّ يَوْمَ الْيَمَامَةِ بِقُرَّاءِ الْقُرْاٰنِ وَاِنِّىْ اَخْشٰى اِنِ اسْتَحَرَّ الْقَتْلُ بِالْقُرَّاءِ بِالْمَوَاطِنِ فَيَذْهَبُ كَثِيْرٌ مِّنَ الْقُرْاٰنِ وَاِنِّىْ اَرٰى اَنْ تَاْمُرَ بِجَمْعِ الْقُرْاٰنِ قُلْتُ لِعُمَرَ كَيْفَ تَفْعَلُ شَيْئًا لَمْ يَفْعَلْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ عُمَرُ هٰذَا وَاللّٰهِ خَيْرٌ فَلَمْ يَزَلْ عُمَرُ يُرَاجِعُنِىْ حَتّٰى شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرِىْ لِذٰلِكَ وَرَاَيْتُ فِىْ ذٰلِكَ الَّذِىْ رَاٰى عُمَرُ قَالَ زَيْدٌ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ اِنَّكَ رَجُلٌ شَابٌّ عَاقِلٌ لَا نَتَّهِمُكَ وَقَدْ كُنْتَ تَكْتُبُ الْوَحْىَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَتَتَبَّعِ الْقُرْاٰنَ فَاجْمَعْهُ فَوَاللّٰهِ لَوْ كَلَّفُوْنِىْ نَقْلَ جَبَلٍ مِّنَ الْجِبَالِ مَا كَانَ اَثْقَلَ عَلَىَّ مِمَّا اَمَرَنِىْ بِهٖ مِنْ جَمْعِ الْقُرْاٰنِ قَالَ قُلْتُ كَيْفَ تَفْعَلُوْنَ شَيْئًا لَمْ يَفْعَلْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ هُوَ وَاللّٰهِ خَيْرٌ فَلَمْ يَزَلْ اَبُوْبَكْرٍ يُرَاجِعُنِىْ حَتّٰى شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرِىْ لِلَّذِىْ شَرَحَ لَهٗ صَدْرَ اَبِىْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ فَتَتَبَّعْتُ الْقُرْاٰنَ اَجْمَعُهٗ مِنَ الْعُسُبِ وَاللِّخَافِ وَصُدُوْرِ الرِّجَالِ حَتّٰى وَجَدْتُّ اٰخِرَ سُوْرَةِ التَّوْبَةِ مَعَ

سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اہل یمامہ کے قتل کے دنوں میں ❶ مجھے بلا بھیجا' جب میں آیا تو عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ' ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا: عمر! میرے پاس آئے اور کہا کہ یمامہ کی لڑائی میں بہت سے قاری شہید ہو گئے ہیں اور تحقیق میں ڈرتا ہوں کہ اگر کثرت سے قاری حضرات اسی طرح کئی مقامات پر مارے جانے لگے تو بہت سا قرآن جاتا رہے گا اور تحقیق میں مصلحت دیکھتا ہوں کہ قرآن کے جمع کرنے کے ساتھ حکم کرو میں نے عمر رضی اللہ عنہ سے کہا ایک چیز کو تم کس طرح کرو گے کہ وہ چیز رسول اللہ ﷺ نے نہیں ❷ کی تو عمر نے کہا اللہ کی قسم! یہ بہتر ہے اور عمر مجھ سے ہمیشہ گفتگو کرتے رہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے ❸ میرا سینہ کھولا اور میں نے مصلحت (اس میں وہ) دیکھی جو کہ عمر رضی اللہ عنہ نے دیکھی تھی' زید رضی اللہ عنہ نے کہا' مجھے ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا تحقیق تو مرد جوان سمجھ والا ہے' ہم تجھے متہم نہیں سمجھتے اور تحقیق تو وحی لکھتا تھا رسول اللہ ﷺ کے لیے پس تو قران کو تلاش کر اور اس کو اکٹھا کر (زید رضی اللہ عنہ نے کہا) اللہ کی قسم! اگر مجھ کو تکلیف دیتے نقل کرنے پہاڑ کی پہاڑوں میں سے تو نہ ہوتا مجھ پر بہت بھاری اس چیز سے کہ مجھ کو حکم کیا قرآن کے جمع کرنے سے میں نے کہا تم ایک چیز کس طرح کرو گے کہ وہ رسول اللہ ﷺ نے نہیں کی تو ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا اللہ کی قسم! بہتر ہے' پس ابو بکر مجھ سے ہمیشہ (اس بارہ میں) گفتگو کرتے رہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے اس چیز کے لئے میرا سینہ کھولا کہ جس کے لیے ابو بکر رضی اللہ عنہ کا سینہ کھولا تھا' پس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اَبِیْ خُزَیْمَةَ الْاَنْصَارِیِّ لَمْ اَجِدْهَا مَعَ اَحَدٍ غَیْرِهٖ لَقَدْ جَآءَ کُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِکُمْ حَتّٰی خَاتِمَةِ بَرَآءَةٍ فَکَانَتِ الصُّحُفُ عِنْدَ اَبِیْ بَکْرٍ حَتّٰی تَوَفَّاهُ اللّٰهُ ثُمَّ عِنْدَ عُمَرَ حَیٰوتَهٗ ثُمَّ عِنْدَ حَفْصَةَ بِنْتِ عُمَرَ۔ (رواه البخاری) (البخاری حدیث رقم ٤٩٨٦)

تلاش کیا میں نے قرآن اس طرح کہ جمع کرتا تھا میں اس کو کھجور کے پتوں سے سفید پتھروں سے اور لوگوں کے سینہ سے یہاں تک کہ میں نے سورۂ توبہ کا آخری حصہ ابوخزیمہ انصاری رضی اللہ عنہ کے پاس سے ملا' ان کے علاوہ کسی اور سے مجھے یہ حصہ نہیں ملا وہ آخر سورۃ کا یہ ہے **لقد جآء کم رسول من انفسکم** آخر سورۂ براءۃ تک' پس یہ مرتب کیا ہوا مصحف ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس ان کی زندگی تک یہاں تک رہا کہ ان کو اللہ تعالیٰ نے وفات دی پھر عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ان کی زندگی تک پھر عمر رضی اللہ عنہ کی بیٹی ام المومنین سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس رہا۔'' (بخاری)

**فوائد الحدیث:** ❶ اہل یمامہ کے قتل کے دنوں میں الخ یعنی اہل یمامہ کے مقتول ہونے کے بعد اور اہل یمامہ سے وہ صحابہ مراد ہیں جو یمامہ میں شہید ہوئے اس جنگ میں جو مسیلمہ کذاب کے ساتھ ہوئی اور اس کا حال یہ تھا کہ مسیلمہ نے نبوت کا دعویٰ کیا تھا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد اس کو بہت قوت ہوگئی کیونکہ عرب کے بہت سے لوگ مرتد ہو گئے تھے تب ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو صحابہ کی ایک بڑی جماعت کے ساتھ اس کے مقابلہ کو بھیجا تو جانبین میں خوب لڑائی ہوئی یہاں تک کہ مسیلمہ کو اللہ تعالیٰ نے ذلیل کیا اور وہ مارا گیا اور مسلمانوں کی بھی ایک بڑی جماعت تقریباً سات سو یا اس سے زیادہ شہید ہوئی اس لڑائی کے بعد ابوبکر رضی اللہ عنہ نے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کو بلا بھیجا۔ (فتح الباری) ❷ وہ چیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کی الخ خطابیؒ وغیرہ نے کہا احتمال ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن مجید کو جو مصحف میں جمع نہ کرایا تو اس لئے کہ شاید بعض حکموں کا نسخ وارد ہو جائے جب آپ کی وفات تک قرآن پورا اتر چکا تو قرآن جمع کرنے کا امر اللہ تعالیٰ نے خلفائے راشدین کے دل میں ڈالا اس لئے کہ اس کا وعدہ تھا کہ میں قرآن کی نگہبانی کروں گا تو یہ کام اللہ تعالیٰ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ سے شروع کرایا عمر رضی اللہ عنہ کے مشورہ سے اور مؤید ہے اس کی وہ روایت جس کو ابن ابی داؤد نے مصاحف میں نکالا عبد خیر سے کہ میں نے امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ سے سنا کہ مصحف کے بارے میں فرماتے تھے سب سے زیادہ مزدوری ابوبکر رضی اللہ عنہ کو ملے گی یہی ہے کہ جس نے پہلے اللہ کی کتاب کو اکٹھا کیا۔ (فتح) ❸ اس کے لئے الخ یعنی قرآن جمع کرنے کے واسطے اور بعض روافض نے یہاں ابوبکر رضی اللہ عنہ پر اعتراض کیا ہے اور کہا ہے ان کے لئے وہ کام کیسے جائز ہوا جس کو رسول کریم علیہ افضل التحیۃ والتسلیم نے نہیں کیا اس کا جواب یہ ہے کہ قرآن مجید نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں سارا لکھا ہوا تھا البتہ امیر المومنین نے اتنا کام کرایا کہ اس کو بصد محنت یکجا جمع کرایا اور یہ کام بھی نہیں کیا مگر اجتہاد کے ساتھ جو جائز ہے اس پر ان کو اللہ اور اس کے دین اور اس کی کتاب اور ائمہ مسلمین اور عوام مسلمین کی نصیحت باعث ہوئی اور اپنے زمانے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن کے لکھنے کی اجازت دی ہوئی تھی اور اس کے ساتھ اس کے غیر کے لکھنے سے منع کیا ہوا تھا اور ابوبکر رضی اللہ عنہ نے تو اس چیز کے لکھنے کا حکم کیا جو پہلے سے مکتوب تھا اسی لئے زید نے سورت براءۃ کی آخر آیت کے لکھنے میں دیر کی یہاں تک کہ وہ لکھی ہوئی پائی ابوخزیمہ انصاری رضی اللہ عنہ کے پاس حالانکہ وہ آیت زید اور اس کے ساتھیوں کو یاد تھی اور جب منصف مزاج ابوبکر رضی اللہ عنہ کے اس کام میں غور کرے گا تو وہ یقین کرے گا کہ یہ کام ان کی فضیلت کا موجب ہے اور ان کی عظیم منقبت کا باعث۔ (فتح)

۲۲۲۱-(۱۱) وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ حُذَیْفَةَ بْنَ الْیَمَانِ قَدِمَ عَلٰی عُثْمَانَ وَکَانَ یُغَازِیْ اَهْلَ الشَّامِ

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اس دور میں جب کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



وَفِیْ فَتْحِ اَرْمِیْنِیَّةَ وَاَذْرَبِیْجَانَ مَعَ اَهْلِ الْعِرَاقِ فَاَفْزَعَ حُذَیْفَةَ اِخْتِلَافُهُمْ فِی الْقِرَاءَةِ فَقَالَ حُذَیْفَةُ لِعُثْمَانَ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَدْرِكْ هٰذِهِ الْاُمَّةَ قَبْلَ اَنْ یَّخْتَلِفُوْا فِی الْكِتَابِ اِخْتِلَافَ الْیَهُوْدِ وَالنَّصَارٰی فَاَرْسَلَ عُثْمَانُ اِلٰی حَفْصَةَ اَنْ اَرْسِلِیْ اِلَیْنَا بِالصُّحُفِ نَنْسَخُهَا فِی الْمَصَاحِفِ ثُمَّ نَرُدُّهَا اِلَیْكِ فَاَرْسَلَتْ بِهَا حَفْصَةُ اِلٰی عُثْمَانَ فَاَمَرَ زَیْدَ ابْنَ ثَابِتٍ وَعَبْدَاللّٰهِ بْنَ الزُّبَیْرِ وَسَعِیْدَ بْنَ الْعَاصِ وَعَبْدَاللّٰهِ بْنَ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ فَنَسَخُوْهَا فِی الْمَصَاحِفِ وَقَالَ عُثْمَانُ لِلرَّهْطِ الْقُرَیْشِیِّیْنَ الثَّلٰثِ اِذَا اخْتَلَفْتُمْ اَنْتُمْ وَزَیْدُ بْنُ ثَابِتٍ فِیْ شَیْءٍ مِّنَ الْقُرْاٰنِ فَاكْتُبُوْهُ بِلِسَانِ قُرَیْشٍ فَاِنَّمَا نَزَلَ بِلِسَانِهِمْ فَفَعَلُوْا حَتّٰی اِذَا نَسَخُوا الصُّحُفَ فِی الْمَصَاحِفِ رَدَّ عُثْمٰنُ الصُّحُفَ اِلٰی حَفْصَةَ وَاَرْسَلَ اِلٰی كُلِّ اُفُقٍ بِمُصْحَفٍ مِّمَّا نَسَخُوْا وَاَمَرَ بِمَا سِوَاهُ مِنَ الْقُرْاٰنِ فِیْ كُلِّ صَحِیْفَةٍ اَوْ مُصْحَفٍ اَنْ یُّحْرَقَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَاَخْبَرَنِیْ خَارِجَةُ بْنُ زَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّهٗ سَمِعَ زَیْدَ بْنَ ثَابِتٍ قَالَ فَقَدْتُّ اٰیَةً مِّنَ الْاَحْزَابِ حِیْنَ نَسَخْنَا الْمُصْحَفَ قَدْ كُنْتُ اَسْمَعُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقْرَاُ بِهَا فَالْتَمَسْنَاهَا فَوَجَدْنَاهَا مَعَ خُزَیْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ الْاَنْصَارِیِّ "مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَیْهِ" فَاَلْحَقْنَاهَا فِیْ سُوْرَتِهَا فِی الْمُصْحَفِ۔ (رواہ البخاری) (البخاری حدیث رقم ٤٩٨٧ واحمد فی المسند ٥/ ١٨٨)

عثمان رضی اللہ عنہ شام و عراق کے مجاہدوں کے لئے سامان جہاد فراہم کرنے میں مشغول تھے جو آرمینیہ و آزربائیجان کی جنگوں کے لئے تیار ہو رہے تھے تو حذیفہ رضی اللہ عنہ کو خوف میں ڈالا لوگوں کے اختلاف قراءت نے' حذیفہ رضی اللہ عنہ نے عثمان رضی اللہ عنہ سے کہا' اے امیر المومنین! اس امت کا تدارک کریں اس سے پہلے یہ لوگ کلام اللہ میں یہود و نصارے کے اختلاف ❶ کی مانند اختلاف کریں' تو عثمان رضی اللہ عنہ نے سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کی طرف پیغام بھیجا کہ ہماری طرف صحیفہ بھیج دے ❷ کہ ہم اس کو نقل کرائیں پھر ہم اس کو آپ کی طرف پہنچا دیں گے' سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے صحیفہ عثمان رضی اللہ عنہ کی طرف بھیجا تو انہوں نے زید بن ثابت' عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ' سعید بن عاص رضی اللہ عنہ اور عبداللہ بن حارث بن ہشام رضی اللہ عنہم کو حکم دیا (نقل کرنے کا) تو وہ صحیفے سب نے نقل کئے مصحفوں میں اور عثمان رضی اللہ عنہ نے تینوں قریشیوں سے فرمایا' جب تم اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کسی جگہ قرآن میں اختلاف کرو تو اس کو لکھو قریش کی لغت کے موافق' اس لئے کہ کلام اللہ ان کی زبان کے موافق نازل ہوا ہے چنانچہ سب نے اسی طرح سے کیا یہاں تک کہ جس وقت صحیفے نقل کر چکے مصحفوں میں' عثمان رضی اللہ عنہ نے وہ صحیفہ سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کی طرف بھیج دیا اور ہر جانب ان میں سے ایک ایک مصحف بھیجا اور حکم جاری کر دیا کہ اس کے علاوہ اور جو مصحف یا صحیفہ پایا جائے تو اس کو آگ میں جلایا جائے ❸ ابن شہاب نے کہا کہ مجھ کو خارجہ بن زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ اس نے زید ثابت رضی اللہ عنہ سے سنا وہ فرماتے تھے میں نے ایک آیت سورۂ احزاب میں سے اس وقت نہ پائی کہ ہم نے مصحف نقل کئے تحقیق میں رسول اللہ ﷺ سے سنا کرتا تھا کہ آپ اس کو پڑھتے تھے تو میں نے وہ آیت تلاش کی تو میں نے اسے خزیمہ بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



سے پایا وہ آیت یہ ہے من المومنین رجال صدقوا ما عاھدوا اللہ علیہ پس ہم نے وہ آیت اس کی سورت میں لکھ دی۔'' ❹ (بخاری)

**فوائد الحدیث:** ❶ یہود ونصاریٰ کے اختلاف کی مانند الخ یعنی جیسے یہود ونصاریٰ نے تورات وانجیل میں کمی بیشی کر دی ہے اور اس کو ادل بدل دیا ہے مبادا مسلمانوں میں بھی یہ بلا پھیل جائے لہٰذا اس فتنہ کے واقع ہونے سے قبل اس کی کوئی تدبیر کرو۔
❷ صحیفہ کہ ہم ان کو مصحفوں میں نقل کرائیں الخ صحیفہ اور مصحف میں یہ فرق ہے کہ صحف وہ ورق تھے جن میں ابوبکر رضی اللہ عنہ نے قرآن کو جمع کیا تھا لیکن سورتیں علیحدہ علیحدہ تھیں ہر ایک سورت اپنی آیات کے ساتھ علیحدہ مرتب تھی اور بعض بعض کے پیچھے نہ تھیں جب ان کو نقل کیا گیا اور بعض کو بعض کے پیچھے رکھا گیا تو وہ مصحف بن گیا اور سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے یہ کام صحابہ رضی اللہ عنہم کے مشورہ سے کیا۔ ❸ جلایا جائے الخ ابن بطال رحمہ اللہ نے کہا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جن کتابوں میں اللہ کا نام لکھا ہو' ان کو آگ سے جلا دینا جائز ہے اور اس میں ان کا اکرام ہے اور پاؤں کے نیچے آنے سے بچاؤ ہے آج کل مطابع میں کتب احادیث اور دوسری اسلامی کتب کے جو پروف نکالے جاتے ہیں ان کی اس قدر بے ادبی ہوتی ہے کہ اللہ کی پناہ' پریس میں ان کو حقہ میں جلا کر پیتے ہیں اور سردیوں میں ان کو جلا کر ان سے تپش حاصل کرتے ہیں' ان پر کھانا کھاتے ہیں اور ان کو پاؤں میں روندتے ہیں اور گندی نالیوں میں بہائے جاتے ہیں اس سے ان کا جلا دینا ہزار درجہ اچھا ہے۔ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ ❹ اس کی سورت میں الخ یعنی احزاب کے مصحف میں علماء نے لکھا ہے کہ قرآن مجید تین بار جمع ہوا' ایک بار نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو مگر یہ ایک مصحف میں نہ تھا بلکہ متفرق طور پر تھا۔ دوسری بار ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے یہ کام کیا' علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مصحف کے معاملہ میں سب سے بڑھ کر مزدوری سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کو ملے گی اللہ تعالیٰ ابوبکر رضی اللہ عنہ پر رحمت کرے کیونکہ یہی ہیں جنہوں نے پہلے اللہ تعالیٰ کی کتاب کو اکٹھا کیا اور تیسری بار عثمان رضی اللہ عنہ کے وقت میں جمع ہوا آپ نے صحابہ رضی اللہ عنہم کو جمع کیا پھر قرآن کو مصحفوں میں قریش کی لغت پر لکھایا اور ان مصاحف کو جوانب واطراف میں بھیجا ابوداؤد نے کہا میں نے سنا ابوحاتم سجستانی سے کہ سات مصحف تھے' ایک مکہ کو بھیجا' ایک شام کو اور ایک یمن کو' اور ایک بحرین کو اور ایک بصرہ کو اور ایک کوفہ کو اور ایک مدینہ میں رکھا اور سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عثمان رضی اللہ عنہ کے جمع کرنے میں فرق یہ ہے کہ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے جمع کیا اس ڈر سے کہ مبادا قرآن مجید سے کچھ جاتا رہے' گم ہو جائے اور سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے اس لئے جمع کیا کہ اختلاف واقع نہ ہو' تو حقیقت میں سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ جامع قرآن نہیں ہیں بلکہ لوگوں کو قریش کی لغات پر جمع کرنے والے ہیں۔

۲۲۲۲ - (۱۲) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قُلْتُ لِعُثْمَانَ مَا حَمَلَكُمْ عَلٰى عَمَدْتُّمْ اِلَى الْاَنْفَالِ وَهِيَ مِنَ الْمَثَانِيْ وَاِلٰى بَرَآءَةٍ وَهِيَ مِنَ الْمِئِيْنِ فَقَرَنْتُمْ بَيْنَهُمَا وَلَمْ تَكْتُبُوْا سَطْرَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَوَضَعْتُمُوْهَا فِي السَّبْعِ الطُّوَلِ مَا حَمَلَكُمْ عَلٰى ذٰلِكَ قَالَ عُثْمَانُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِمَّا يَأْتِيْ عَلَيْهِ الزَّمَانُ وَهُوَ يُنْزَلُ عَلَيْهِ السُّوَرُ ذَوَاتُ الْعَدَدِ وَكَانَ اِذَا نَزَلَ عَلَيْهِ شَيْءٌ دَعَا بَعْضَ مَنْ كَانَ يَكْتُبُ

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عثمان رضی اللہ عنہ سے کہا تم کو اس پر کس چیز نے ابھارا کہ تم نے سورۂ انفال کو حالانکہ وہ مثانی ❶ میں سے ہے اور وہ مئین میں سے ہے کہ ملا دیا تم نے ان دونوں کو آپس میں اور ان کے درمیان بسم اللہ الرحمن الرحیم نہیں لکھی اور (پھر) تم نے سورۂ انفال کو سات لمبی سورتوں میں رکھا ہے ان دونوں چیزوں کا سبب کیا ہے؟ عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں کئی آیات والی سورتیں نازل ہوتی تھیں اور آپ کی عادت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



فَیَقُوْلُ ضَعُوْا ھٰؤُلَآءِ الْاٰیَاتِ فِی السُّوْرَۃِ الَّتِیْ یُذْکَرُ فِیْھَا کَذَا وَکَذَا فَاِذَا نَزَلَتْ عَلَیْہِ الْاٰیَۃُ فَیَقُوْلُ ضَعُوْا ھٰذِہِ الْاٰیَۃَ فِی السُّوْرَۃِ الَّتِیْ یُذْکَرُ فِیْھَا کَذَا وَکَذَا وَ کَانَتِ الْاَنْفَالُ مِنْ اَوَائِلِ مَا نَزَلَتْ بِالْمَدِیْنَۃِ وَ کَانَتْ بَرَاءَۃٌ مِّنْ اٰخِرِ الْقُرْاٰنِ نُزُوْلًا وَکَانَتْ قِصَّتُھَا شَبِیْھَۃً بِقِصَّتِھَا فَقُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ وَلَمْ یُبَیِّنْ لَنَا اِنَّھَا مِنْھَا فَمِنْ اَجْلِ ذٰلِکَ قَرَنْتُ بَیْنَھُمَا وَلَمْ اَکْتُبْ سَطْرَ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَوَضَعْتُھَا فِی السَّبْعِ الطُّوَلِ۔ (رواہ احمد و الترمذی وابوداوٗد)

(ابوداوٗد حدیث رقم ۷۸٦ والترمذی حدیث رقم ۳۰۸٦ واحمد فی المسند ۱/ ۵۷)

تھی کہ جب کچھ اترتا تھا تو کسی کاتب وحی کو بلاتے اور حکم دیتے کہ ان آیات کو اس سورت میں لکھ دو جس میں ایسا ایسا ذکر ہے اور سورۂ انفال ان سورتوں میں سے ہے جو مدینہ میں پہلے نازل ہوئی تھیں اور سورۂ براءت آخر میں نازل ہوئی ہے (لیکن) سورۂ انفال کا بیان مشابہ ہے اس بیان کے جو سورۂ براءت میں ہے رسول اللہ ﷺ وفات پا گئے اور نہیں بیان کیا ہم کو براءت سورۂ انفال سے ہے یا نہیں تو آپ کے بیان نہ کرنے کی وجہ سے نیز دونوں کے بیان باہم مشابہ ہونے کے سبب ہم نے دونوں کو آپس میں ملا دیا اور ان کے درمیان سطر بسم اللہ کی نہیں لکھی اور ہم نے وہ اکٹھی دونوں سورتیں سات لمبی سورتوں میں رکھ دی۔'' ❷ (ابوداوٗد و ترمذی)

**حکم الحدیث:** یہ حدیث ضعیف ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ مثانی الخ قرآن مجید کی سورتوں کی تقسیم اس طرح کی گئی ہے سورۂ شعراء سے سورۂ فتح تک کو مثانی کہتے ہیں ان سورتوں میں سو سو آیات سے کم والی سورتیں ہیں اور قصے ان میں مکرر ہیں اس لئے ان کا نام مثانی ہے یعنی بار بار والی سورتیں اور سورۂ یونس سے سورۂ فرقان تک کو مئین یعنی سو سو آیت والی یا سو آیات سے زیادہ والی سورتیں کہا جاتا ہے سورۃ بقرہ سے سورۃ توبہ تک طوال یعنی لمبی سورتیں کہلاتی ہیں اور سورۂ حجرات سے آخر قرآن تک کو مفصل کہتے ہیں' اس لئے کہ ان سورتوں کے درمیان بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کا فاصلہ قریب قریب ہے یعنی فاصلہ رکھنے والی سورتیں پھر اس مفصل کی تین اقسام ہیں ایک طوال' دوسری اوساط' تیسری قصار' سورۂ حجرات سے سورۂ انشقاق تک کو طوال یعنی لمبی' اور فاصلہ والی سورتیں اور و السمآء ذات البروج سے لم یکن تک کو اوساط مفصل یعنی درمیان فاصلہ والی سورتیں اور یہاں سے آخر قرآن تک کو قصار مفصل یعنی چھوٹی فاصلہ والی سورتیں کہتے ہیں۔ ❷ اور ہم نے رکھ دیں الخ حاصل جواب یہ ہے کہ ان دونوں سورتوں کے مضمون ایک ہونے سے یہ شبہ پیدا ہوتا ہے کہ شاید یہ دونوں سورتیں ایک ہوں اور نبی ﷺ کے ان کے درمیان بسم اللہ نہ لکھوانے سے اس شبہ کو اور تقویت ملتی ہے اس لئے ہم نے ان دونوں کو سبع طوال میں رکھ دیا' سورۂ بقرہ سے سورہ یونس تک کو سبع طوال کہتے ہیں اور سورہ یونس سے سورہ شعراء تک کو مئین اور سورہ شعراء سے سورہ حجرات تک کو مثانی اور سورہ حجرات سے آخر قرآن تک کو مفصل۔

❁❁❁

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



# کِتَابُ الدَّعَوَاتِ

## کتاب دعاؤں کے بیان میں

### اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ (پہلی فصل)

۲۲۲۳ - (۱) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ مُّسْتَجَابَةٌ فَتَعَجَّلَ كُلُّ نَبِيٍّ دَعْوَتَهٗ وَاِنِّيْ اخْتَبَأْتُ دَعْوَتِيْ شَفَاعَةً لِّاُمَّتِيْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ فَهِيَ نَائِلَةٌ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ مَنْ مَّاتَ مِنْ اُمَّتِيْ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا. (رَوَاهُ مُسْلِمٌ) وَلِلْبُخَارِيِّ اَقْصَرُ مِنْهُ (البخاری حدیث رقم ٦٣٠٤ ومسلم حدیث رقم ٣٣٨٠) والترمذی حدیث رقم ٣٦٧٢ وابن ماجه حدیث رقم ٢٣٠٧ مع تغییر بسیط والدارمی حدیث رقم ٢٨٠٥ واحمد فی المسند ٢/ ٤٢٦)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہر نبی کے لئے دعا ہے کہ قبول کی جاتی ہے' پس ہر نبی نے اپنی دعا کی جلدی کی اور تحقیق میں نے اپنی دعا چھپا (باقی) رکھی ہے اپنی امت کی شفاعت کے لئے دن قیامت کے' پس وہ پہنچنے والی ❶ ہے' اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا اس شخص کو میری امت سے جو اس حال میں مرا ہے کہ اس نے شریک نہیں کیا کسی کو اللہ تعالیٰ کے ساتھ۔'' (مسلم) بخاری کی روایت اس سے مختصر ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ پس وہ پہنچنے والی ہے الخ اس حدیث میں امت کی بخشش کی بشارت ہے جو ایمان سے فوت ہوا اور معلوم ہوا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی امت پر بڑے رحیم تھے کہ اپنی خاص دعا امت کے لیے باقی رکھی اور اپنی ذات کے لیے نہ کی' اس نبی رحیم وکریم پر قربان جائیں۔

۲۲۲٤ - (۲) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اتَّخَذْتُ عِنْدَكَ عَهْدًا لَنْ تُخْلِفَنِيْهِ فَاِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ فَاَيُّ الْمُؤْمِنِيْنَ اٰذَيْتُهٗ شَتَمْتُهٗ لَعَنْتُهٗ جَلَدْتُهٗ فَاجْعَلْهَا لَهٗ صَلٰوةً وَّ زَكٰوةً وَّقُرْبَةً تُقَرِّبُهٗ بِهَا اِلَيْكَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ. (متفق علیه) (البخاری حدیث رقم ٦٣٦١ ومسلم حدیث رقم (٨٨- ٢٦٠٠) واحمد فی المسند ٢/ ٣١٧)

انہی (سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''الٰہی میں نے تجھ سے ایک عہد طلب کیا' تو اس کی خلاف ورزی نہیں کرے گا پس سوائے اس کے نہیں کہ میں ❶ ایک آدمی ہوں' جس شخص کو میں نے ایذا دی کہ میں نے اس کو برا کہا ہو' میں نے اس کو لعنت کی ہو' میں نے اس کو مارا ہو' تو ان سب چیزوں کو اس کے حق میں کر سبب رحمت کا اور گناہوں سے پاکی کا اور نزدیک کرے تو اس کو بسبب ان چیزوں کے اپنی طرف قیامت کے دن۔'' (بخاری ومسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ کہ میں ایک آدمی ہوں الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو خواص اور لوازم بشری ہیں وہ آپ میں بھی موجود تھے جیسے غصہ وغیرہ لیکن آپ غصہ میں بھی سوا حق کے اور کچھ نہ فرماتے تھے اور یہ آپ کی کمال شفقت ہے اپنی امت پر کہ لعنت کو بھی ان کے حق

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



میں رحمت کر دیا۔

۲۲۲۵- (۳) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا دَعَا اَحَدُكُمْ فَلَا يَقُلْ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ اِنْ شِئْتَ اِرْحَمْنِيْ اِنْ شِئْتَ اُرْزُقْنِيْ اِنْ شِئْتَ وَلْيَعْزِمْ مَسْئَلَتَهٗ اِنَّهٗ يَفْعَلُ مَا يَشَآءُ وَلَا مُكْرِهَ لَهٗ۔ (رواه البخاری) (البخاری حدیث رقم ۶۳۳۸ ومسلم حدیث رقم ۷۔ ۲۶۷۸)

انہی (سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس وقت دعا مانگے ایک تمہارا تو یہ نہ کہے یاالٰہی! میرے لیے بخش اگر چاہے تو' مجھ پر رحم کر اگر چاہے تو' مجھ کو روزی دے اگر چاہے تو اور چاہیئے کہ عزم بالجزم کرے اپنے مانگنے میں' اس لیے کہ اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے کرتا ہے اس پر کوئی زبردستی ❶ کرنے والا نہیں۔'' (بخاری)

**فوائد الحدیث:** ❶ زبردستی کرنے والا نہیں الخ وہ جو کام کرتا ہے اپنی خوشی اور مرضی سے کرتا تو بندے کو یہ شرط لگانا کیا ضروری ہے اس میں ایک طرح کی لاپرواہی نکلتی ہے' غلام کو چاہیئے کہ اپنے آقا سے گڑگڑا کر مانگے۔

۲۲۲۶- (۴) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا دَعَا اَحَدُكُمْ فَلَا يَقُلْ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ اِنْ شِئْتَ وَلٰكِنْ لِيَعْزِمْ وَلْيُعَظِّمِ الرَّغْبَةَ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَتَعَاظَمُهٗ شَيْءٌ اَعْطَاهُ۔ (رواه مسلم) (مسلم حدیث رقم ۹۔ ۲۷۳۵)

انہی (سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس وقت کہ ایک تمہارا دعا مانگے تو یہ نہ کہے یاالٰہی! بخش مجھ کو اگر تو چاہے لیکن طلب کرے یقین کر کے اور بڑی رغبت کرے اس لیے کہ اللہ تعالیٰ کو کوئی چیز مشکل نہیں ہوتی کہ وہ دیتا ہے۔'' (مسلم)

۲۲۲۷- (۵) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُسْتَجَابُ لِلْعَبْدِ مَالَمْ يَدْعُ بِاِثْمٍ اَوْ قَطِيْعَةِ رَحِمٍ مَالَمْ يَسْتَعْجِلْ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا الْاِسْتِعْجَالُ قَالَ يَقُوْلُ قَدْ دَعَوْتُ وَقَدْ دَعَوْتُ فَلَمْ اَرَ يُسْتَجَابُ لِيْ فَيَسْتَحْسِرُ عِنْدَ ذَالِكَ وَيَدَعُ الدُّعَآءَ۔ (رواه مسلم) (مسلم حدیث رقم ۹۔ ۲۷۳۵)

انہی (سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بندہ کی دعا قبول کی جاتی ہے جب تک کہ گناہ کی دعا نہیں مانگتا یا ناطہ توڑنے کی جب تک کہ جلدی نہیں کرتا'' کہا گیا' اے اللہ کے رسول! جلدی کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''کہے کہ میں نے دعا مانگی اور میں نے دعا مانگی' پس میں نہیں سمجھتا کہ میرے لئے قبول کی گئی' پھر تھک جائے اور دعا مانگنا چھوڑ ❶ دے۔'' (مسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ اور دعا مانگنا چھوڑ دے الخ دعا میں اس طرح جلدی کرنا ایسی بے ادبی ہے کہ اس کا ثمرہ محرومی ہے آدمی کو اللہ تعالیٰ کے کارخانہ کا بھید کیا معلوم ہے جو جلدی کرتا ہے' اللہ تعالیٰ ہی خوب جانتا ہے کہ جلد دعا قبول نہ ہونے میں کیا حکمت ہے۔

۲۲۲۸- (۶) وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ دَعْوَةُ الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ لِاَخِيْهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ مُسْتَجَابَةٌ عِنْدَ رَاْسِهٖ مَلَكٌ مُوَكَّلٌ كُلَّمَا دَعَا لِاَخِيْهِ بِخَيْرٍ قَالَ الْمَلَكُ الْمُوَكَّلُ بِهٖ اٰمِيْنَ وَلَكَ بِمِثْلٍ۔

سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مسلمان آدمی کی دعا قبول کی جاتی ہے اپنے مومن بھائی کے لیے پیٹھ کے پیچھے' دعا کرنے والے کے نزدیک ایک فرشتہ معین کیا جاتا ہے جب وہ اپنے بھائی کے واسطے بھلائی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



(مسلم) (مسلم حدیث رقم (٨٦۔ ٢٧٣٢) وابن ماجه حدیث رقم ٢٨٩٥ واحمد فی المسند ٥/ ١٩٥)

کی دعا کرتا ہے تو فرشتہ آمین کہتا ہے اور دعا مانگنے والے کے لئے کہتا ہے اور تجھ کو بھی اسی کی مانند۔" ❶ (مسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ اور تیرے لئے مانند اس کی الخ معلوم ہوا کہ مسلمان کی غیر موجودگی میں اس کے لیے دعا کرنا اللہ تعالیٰ کے نزدیک ایسی عمدہ بات ہے کہ فرشتہ دعا کرنے والے کے لئے دعا کرتا ہے۔

٢٢٢٩ - (٧) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ لَاتَدْعُوْا عَلٰى اَنْفُسِكُمْ وَلَا تَدْعُوْا عَلٰى اَوْلَادِكُمْ، وَلَا تَدْعُوْا عَلٰى اَمْوَالِكُمْ لَا تَوَافِقُوْا مِنَ اللّٰهِ سَاعَةً يُّسْاَلُ فِيْهَا عَطَآءً فَيَسْتَجِيْبَ لَكُمْ (رواه مسلم) وَ ذُكِرَ حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ اِتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُوْمِ فِيْ كِتَابِ الزَّكٰوةِ۔ (ابوداؤد حدیث رقم ١٥٣٢)

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اپنی جانوں پر بددعا کرو نہ اپنی اولاد پر اور نہ ہی اپنے مالوں پر ❶ بددعا کرو کہیں ایسا نہ ہو کہ تم اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایسی گھڑی پا لو جس میں دعا قبول کی جاتی ہے تو تمہاری دعا بھی قبول کی جائے۔" (مسلم) اور حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہ اتق دعوۃ المظلوم کتاب الزکوٰۃ میں ذکر کی گئی۔

**فوائد الحدیث:** ❶ بددعا نہ کرو الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بعض نادان جو غصہ اور مصیبت کے وقت اپنے لئے بددعا کرتے ہیں وہ اچھا نہیں کرتے۔

## اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ (دوسری فصل)

٢٢٣٠ - (٨) وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلدُّعَآءُ هُوَ الْعِبَادَةُ ثُمَّ قَرَاَ وَ قَالَ رَبُّكُمْ ادْعُوْنِيْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ۔ (رواه احمد والترمذی وابو داؤد والنسائی وابن ماجة)

(الترمذی حدیث رقم ٤٠٤٩ وابن ماجه حدیث رقم ٣٨٢٨ واحمد فی المسند ٤/ ٢٦٧)

سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "دعا ہی عبادت ہے" پھر آپ نے یہ آیت پڑھی اور تمہارے پروردگار نے کہا مجھ سے ❶ دعا مانگو میں تمہارے لئے قبول کروں گا۔" (احمد، ترمذی، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ)

**فوائد الحدیث:** ❶ مجھ سے دعا مانگو میں تمہارے لئے قبول کروں گا الخ اپنے رب سے مانگنا بندگی کی شرط ہے اور نہ مانگنا غرور ہے اگر دنیا مانگے تو مغفرت ہی مانگے اور اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ پکار کو قبول کرتا ہے سو یہ برحق بات ہے مگر یہ نہیں کہ ہر بندہ کی ہر دعا قبول کرے کیونکہ وہ بہتر جانتا ہے کہ یہ دعا اس کے لئے فائدہ مند ہے یا مضرت رساں۔

٢٢٣١ - (٩) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلدُّعَآءُ مُخُّ الْعِبَادَةِ (رواه الترمذی)

(الترمذی حدیث رقم ٣٤٣١)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "دعا عبادت کا مغز ❶ ہے۔" (ترمذی)

**حکم الحدیث:** اس کی سند ضعیف ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ دعا عبادت کا مغز ہے الخ اس سے معلوم ہوا کہ غیر اللہ سے مانگنا اس کی عبادت کرنا ہوا اور عبادت غیر اللہ کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



بالاتفاق شرک ہے' اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ جو کوئی بزرگوں سے دعا کرے کہ مجھ کو بچہ دو یا دولت دو یا صحت دو تو وہ مشرک ہے۔

٢٢٣٢ - (١٠) وَعَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ شَيْءٌ اَكْرَمَ عَلَى اللّٰهِ مِنَ الدُّعَآءِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمَذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ) وَقَالَ التِّرْمَذِیُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ۔ (الترمذی حديث رقم ٣٤٢٩ وابن ماجه حديث رقم ٣٨٢٩ واحمد فی المسند ٢/ ٣٦٢)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اللہ کے نزدیک کوئی چیز دعا سے معزز نہیں۔" (ترمذی وابن ماجہ) اور ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن غریب ہے

**حکم الحدیث**: اس کی سند ضعیف ہے۔

٢٢٣٣ - (١١) وَعَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرُدُّ الْقَضَآءَ اِلَّا الدُّعَآءُ وَلَا يَزِيْدُ فِی الْعُمَرِ اِلَّا الْبِرُّ۔ (رواه الترمذی) (الترمذی حديث رقم ٢٢٢٥ وابن ماجه حديث رقم ٩٠)

سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "تقدیر ❶ کو نہیں پھیرتی مگر دعا اور عمر کو زیادہ نہیں کرتی مگر نیکی۔" (ترمذی)

**حکم الحدیث**: اس کی سند ضعیف ہے۔

**فوائد الحدیث**: ❶ تقدیر کو نہیں پھیرتی مگر دعا الخ تقدیر کی دو اقسام ہیں ایک بدلتی ہے اور ایک نہیں بدلتی مگر اس حدیث کو صحیح نہیں کہا کیوں کہ اس کی سند میں ابو داؤد راوی ضعیف ہے اور اس حدیث کو ابن حبان نے بھی اپنی کتاب میں درج کیا ہے اور اس کو ابن حبان اور حاکم نے صحیح کہا اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ دعا سے تقدیر کو ٹال دیتا ہے اور اس باب میں بہت احادیث مروی ہیں اور اسی کا موید ہے اللہ عزوجل کا یہ قول "یمحوا الله مایشاء ویثبت وعنده ام الکتب" یعنی "جس چیز کو اللہ تعالیٰ چاہتا ہے مٹا دیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے ثابت رکھتا ہے اور اس کے پاس اصل کتاب ہے" اور یہ مسئلہ بھی مشکل مسائل میں سے ہے کیونکہ کتاب وسنت کے دلائل اس میں مختلف ہیں اور حق امر یہ ہے کہ ہر ایک نیک کام عام طور پر حقیقۃً عمر کو بڑھاتا ہے بعض نے کہا عمر میں برکت ہوتی ہے لیکن ظاہر معنی پہلے ہی ہے کیونکہ اللہ عزوجل فرماتا ہے "وما یعمر من معمرولا ینقص من عمره الافی کتاب ان ذالك علی الله یسیر" یعنی "اور نہ عمر دیا جاتا ہے کوئی بڑی عمر والا اور نہ کسی کی عمر گھٹتی ہے مگر کتاب میں لکھا ہے یہ اللہ تعالیٰ پر آسان ہے" تو اس آیت سے معلوم ہوا کہ عمر کا گھٹنا بڑھنا بھی تقدیر ہی میں لکھا ہے تو اب اختلاف نہ رہا۔ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ

٢٢٣٤ - (١٢) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الدُّعَآءَ يَنْفَعُ مِمَّا نَزَلَ وَمِمَّا لَمْ يَنْزِلْ فَعَلَيْكُمْ عِبَادَ اللّٰهِ بِالدُّعَآءِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمَذِیُّ) (الترمذی حديث رقم ٣٦١٦)

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "دعا اس چیز سے نفع کرتی ہے کہ اتری اور اس چیز سے کہ نہیں اتری' تو اللہ کے بندو! اپنے آپ پر دعا کو لازم کرو۔" (ترمذی)

**حکم الحدیث**: اس کی سند ضعیف ہے۔ لیکن اس کا شاہد حسن درجہ کا موجود ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



٢٢٣٥- (١٣) وَرَوَاهُ اَحْمَدُ عَنْ مُعَاذِبْنِ جَبَلٍ وَ قَالَ التِّرْمَذِیُّ هٰذَاحَدِیْثٌ غَرِیْبٌ۔ (احمد فی المسند ٥/ ٢٣٤)

اور احمد نے یہ سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے نقل کیا اور ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے۔

٢٢٣٦- (١٤) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ اَحَدٍ يَدْعُوْا بِدُعَاءٍ اِلَّا اٰتَاهُ اللّٰهُ مَا سَاَلَ اَوْ كَفَّ عَنْهُ مِنَ السُّوْءِ مِثْلَهٗ مَا لَمْ يَدْعُ بِاِثْمٍ اَوْقَطِيْعَةِ رَحِمٍ۔ (رواه الترمذی) (الترمذی حدیث رقم ٣٤٤١ واحمد فی المسند ٣/ ٣٦٠)

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''نہیں کوئی شخص کہ دعا مانگے مگر اس کو اللہ تعالیٰ دیتا ہے جو وہ مانگتا ہے یا اس سے برائی بند رکھتا ہے اس کی مانند جب تک کہ گناہ کی دعا نہیں مانگتا یا ناطہ توڑنے کی۔'' (ترمذی)

**حکم الحدیث**: اس کی سند ضعیف ہے۔

٢٢٣٧- (١٥) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَلُوا اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهٖ فَاِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ اَنْ يُّسْاَلَ وَ اَفْضَلُ الْعِبَادَةِ اِنْتِظَارُ الْفَرَجِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمَذِیُّ) وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ (الترمذی حدیث رقم ٣٦٤٢)

سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ سے مانگو اس کے فضل سے اس لیے کہ اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہے کہ ❶ مانگا جائے اور بہترین عبادت انتظار کرنا کشادگی کا ہے۔'' (ترمذی) اور کہا یہ حدیث غریب ہے

**حکم الحدیث**: اس کی سند ضعیف ہے۔

**فوائد الحدیث**: ❶ یہ کہ مانگا جائے یعنی اس کا فضل

٢٢٣٨- (١٦) وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَّمْ يَسْاَلِ اللّٰهَ يَغْضَبْ عَلَيْهِ (رواه الترمذی) (الترمذی حدیث رقم ٣٤٣٣)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص اللہ تعالیٰ سے نہ مانگے' تو اللہ تعالیٰ اس پر ناراض ❶ ہوتا ہے۔'' (ترمذی)

**حکم الحدیث**: یہ حدیث صحیح ہے۔

**فوائد الحدیث**: ❶ اس پر اللہ تعالیٰ ناراض ہوتا ہے الخ کیونکہ بندگی کا مقتضا یہ ہے کہ اپنے مالک سے مانگے اور نہ مانگنے میں غرور اور استغنا نکلتا ہے اس لئے معلوم ہوا کہ دعا کرنا اہم الواجبات اور اعظم المفروضات سے ہے کیونکہ جن چیزوں سے اللہ تعالیٰ غصہ ہوتا ہے ان چیزوں سے بچنے کے واجب ہونے میں کوئی اختلاف نہیں ہے اور اللہ عزوجل کا یہ قول ام من یجیب المضطر اذا دعاہ ویکشف السوء اس کی تائید کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں اس شخص کو ڈانٹا جو اس سے نہیں مانگتا اور اس کی مؤید یہ آیت بھی ہے کہ جب میرے بندے تجھ سے میرے متعلق پوچھیں تو میں پکارنے والے کے نزدیک ہوں' اس کی پکار کو سنتا ہوں جب وہ پکارتا ہے اور یہ قرب کی علت بیان کرنا اور پھر دعا کی قبولیت کا وعدہ دینا کوئی عذر باقی نہیں رہنے دیتا اور سب بہانے اٹھا دیتا ہے سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً مروی ہے کہ دعا میں سستی نہ کرو کہ دعا کے ساتھ کوئی شخص ہلاک نہیں ہوتا اس حدیث میں بھی دعا نہ کرنے سے منع فرمایا ہے کیونکہ دعا نہ کرنے کا ضرر اسی پر پلٹے گا اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



نبی ﷺ نے اس کی کیسی عجیب وجہ بیان کی ہے کہ دعا کرنے سے کوئی ہلاک نہیں ہوتا تو اس فضیلت کا ہر طالب خواہاں ہوگا اور اس کی وجہ سے ہر کلام کا مطلب سمجھنے والا کوشاں ہوگا۔ ملتقطا من نزول الابرار۔

٢٢٣٩- (١٧) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ فُتِحَ لَهٗ مِنْكُمْ بَابُ الدُّعَآءِ فُتِحَتْ لَهٗ اَبْوَابُ الرَّحْمَةِ وَمَا سُئِلَ اللّٰهُ شَيْئًا يَعْنِىْ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْ اَنْ يُّسْئَلَ الْعَافِيَةَ۔ (رواه الترمذى)

(الترمذى حديث رقم ٣٦١٦)

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص کے لئے کھولا گیا تم میں سے دعا کا دروازہ تو اس کے لئے کھولے گئے رحمت کے دروازے اور اللہ تعالیٰ سے جو چیزیں مانگی جاتی ہیں ان میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے پسندیدہ چیز عافیت ہے۔'' (ترمذی)

**حکم الحدیث**: اس کی سند ضعیف ہے۔

٢٢٤٠- (١٨) وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَرَّهٗ اَنْ يَّسْتَجِيْبَ اللّٰهُ لَهٗ عِنْدَ الشَّدَآئِدِ فَلْيُكْثِرِ الدُّعَآءَ فِى الرَّخَآءِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمَذِىُّ) وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ۔ (الترمذى حديث رقم ٣٤٤٥)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص کو یہ خوش لگے کہ اللہ تعالیٰ اس کی دعا قبول کرے سختیوں کے نزدیک تو اسے چاہئے کہ وہ فراخی کی حالت میں بہت دعا کرے۔'' (ترمذی) اور کہا یہ حدیث غریب ہے۔

**حکم الحدیث**: اس کی سند ضعیف ہے۔

٢٢٤١- (١٩) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُدْعُوا اللّٰهَ وَاَنْتُمْ مُوْقِنُوْنَ بِالْاِجَابَةِ وَاعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَجِيْبُ دُعَآءً مِّنْ قَلْبٍ غَافِلٍ لَّاهٍ۔ (رَوَاهُ التِّرْمَذِىُّ) وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

(الترمذى حديث رقم ٣٥٤٥)

انہی (سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ سے دعا مانگو کہ تم قبولیت کا ساتھ یقین رکھتے ہو اور جانو کہ اللہ تعالیٰ غافل، کھیلنے والے دل کی دعا قبول نہیں کرتا۔'' (ترمذی) اور کہا یہ حدیث غریب ہے

**حکم الحدیث**: اس کی سند ضعیف ہے۔ البتہ شاہد کی بنا پر حدیث حسن ہے۔

٢٢٤٢- (٢٠) وَعَنْ مَالِكِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَاَلْتُمُ اللّٰهَ فَاسْاَلُوْهُ بِبُطُوْنِ اَكُفِّكُمْ وَلَا تَسْاَلُوْهُ بِظُهُوْرِهَا۔

(ابو داؤد حديث رقم ١٤٨٦)

سیدنا مالک بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس وقت تم اللہ تعالیٰ سے مانگو تو تم اس سے اپنے ہاتھوں کی اندر کی جانب سے مانگو اور نہ مانگو تم اس سے اپنے ہاتھوں کی اوپر کی جانب ❶ سے۔''

**حکم الحدیث**: اس کی سند حسن ہے۔

**فوائد الحدیث**: ❶ اوپر کی جانب سے الخ مگر نماز استسقاء میں ہاتھوں کی پیٹھ اوپر رکھنا چاہئے جیسے کہ مسلم کی روایت میں ہے۔ منہ

٢٢٤٣- (٢١) وَفِىْ رِوَايَةِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَلُوا

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے ایک روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اللّٰهَ بِبُطُوْنِ اَكُفِّكُمْ وَلَا تَسْأَلُوْهُ بِظُهُوْرِهَا فَاِذَا فَرَغْتُمْ فَامْسَحُوْا بِهَا وُجُوْهَكُمْ (رواه ابو داؤد) (ابو داؤد حديث رقم ١٤٨٥)

سے مانگو اپنے ہاتھوں کی اندر کی جانب سے اور نہ مانگو اپنے ہاتھوں کی اوپر کی جانب سے اور جس وقت کہ تم فارغ ہو (دعا سے) تو ہاتھوں کو پھیرو اپنے چہروں پر۔'' (ابوداؤد)

**حکم الحدیث:** اس کی سند ضعیف ہے۔

٢٢٤٤ - (٢٢) وَعَنْ سَلْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ رَبَّكُمْ حَيِيٌّ كَرِيْمٌ يَسْتَحْيِيْ مِنْ عَبْدِهٖ اِذَا رَفَعَ يَدَيْهِ اَنْ يَّرُدَّهُمَا صِفْرًا. (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوُدَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعْوَاتِ الْكَبِيْرِ) (ابو داؤد حديث رقم ١٤٨٨ والترمذي حديث رقم ٣٦٢٧)

سیدنا سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''پروردگار تمہارا بہت حیامند سخی داتا ہے وہ حیا کرتا ہے اپنے بندہ سے جس وقت کہ بندہ اٹھاتا ہے اپنے دونوں ہاتھ اس کی طرف کہ ان کو خالی پھیرے۔'' ❶ (ترمذی و ابوداؤد اور بیہقی نے دعوات کبیر میں روایت کیا ہے)

**حکم الحدیث:** اس کی سند موقوف ہے۔ لیکن شاہد کی بنا پر حدیث صحیح ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ کہ ان کو خالی پھیرے الخ یعنی دعا قبول نہ کرے معلوم ہوا کہ مومن کی دعا خالی نہیں جاتی یا تو دنیا میں قبول ہوتی ہے یا آخرت میں اس کا بدلہ ملے گا۔ منہ

٢٢٤٥ - (٢٣) وَعَنْ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَفَعَ يَدَيْهِ فِي الدُّعَآءِ لَمْ يَحُطَّهُمَا حَتّٰى يَمْسَحَ بِهِمَا وَجْهَهٗ. (رواه الترمذي) (الترمذي حديث رقم ٣٤٤٦)

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت اپنے دونوں ہاتھ دعا میں اٹھاتے تو ان کو نہ رکھتے جب تک کہ ان کو نہ پھیرتے اپنے چہرہ پر۔'' ❶ (ترمذی)

**حکم الحدیث:** اس کی سند ضعیف ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ جب تک کہ ان کو اپنے چہرہ پر نہ پھیرتے الخ اس حدیث اور سیدنا مالک بن یسار رضی اللہ عنہ کی گذشتہ حدیث سے معلوم ہوا کہ ہاتھوں کا اٹھانا دعاء میں اور پھر ان کا چہرہ پر پھیرنا سنت ہے۔

٢٢٤٦ - (٢٤) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم يَسْتَحِبُّ الْجَوَامِعَ مِنَ الدُّعَآءِ وَيَدَعُ مَاسِوٰى ذٰلِكَ (رواه ابو داؤد) (ابو داؤد حديث رقم ١٧٨٢)

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جامع ❶ دعاؤں کو اچھا جانتے تھے اور ان دعاؤں کو چھوڑتے تھے جو جامع نہ تھیں۔ (ابوداؤد)

**حکم الحدیث:** یہ حدیث سند صحیح ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ کہ جامع ہوں جامع وہ دعا ہے کہ اس کے لفظ تھوڑے ہوں اور معنی بہت ہوں جیسے ربنا اتنا الآیۃ اور یہ باعتبار اکثر کے ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اکثر دعائیں جامع ہی مانگتے تھے خاص کر ایک ہی مطلب کی دعا نہ مانگتے تھے لیکن کبھی کبھی خاص مطلب کے لئے دعا مانگنا بھی ثابت ہے۔ منہ

٢٢٤٧ - (٢٥) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اِنَّ اَسْرَعَ الدُّعَآءِ اِجَابَةً دَعْوَةُ غَائِبٍ لِّغَائِبٍ(رواہ الترمذی و ابوداؤد) (ابوداؤد حدیث رقم ۱۵۳۵ والترمذی حدیث رقم ۱۹۸۰)

فرمایا: ''تحقیق بہت جلد قبول ہونے والی دعا' غیب کے واسطے غیب ❶ کی دعا ہے۔'' (ترمذی وابوداؤد)

**حکم الحدیث**: اس کی سند ضعیف ہے۔

**فوائد الحدیث**: ❶ کیونکہ کسی کی غیر موجودگی میں دعا کرنا اخلاص کی دلیل ہے اور اخلاص کا ثواب بے حد ہے۔

۲۲۴۸ - (۲۶) وَعَنْ عُمَرَبْنِ الْخَطَّابِ قَالَ اِسْتَاذَنْتُ النَّبِیَّ ﷺ فِی الْعُمْرَةِ فَاَذِنَ لِیْ وَقَالَ اَشْرِکْنَا یَا اُخَیَّ فِیْ دُعَآئِكَ وَلَا تَنْسَنَا فَقَالَ كَلِمَةً مَا یَسُرُّنِیْ اَنَّ لِیْ بِهَا الدُّنْیَا۔ (رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمَذِیُّ وَانْتَهَتْ رِوَایَتُهٗ عِنْدَ قَوْلِهٖ وَلَا تَنْسَنَا) (ابوداؤد حدیث رقم ۱۴۹۸ والترمذی حدیث رقم ۳۶۳۳ وابن ماجه حدیث رقم ۶۸۹۴)

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' میں نے نبی ﷺ سے عمرہ ادا کرنے کے لئے اجازت مانگی تو آپ نے مجھے اجازت دیدی اور فرمایا: ''اے میرے چھوٹے بھائی! اپنی دعا میں ہم کو شریک کرنا اور ہم کو نہ بھولنا'' تو نبی ﷺ ❶ نے ایک کلمہ فرمایا کہ مجھ کو خوش نہیں کرتا اگر چہ میرے لئے اس کے بدلہ تمام دنیا (بھی کیوں نہ) ہو۔ (ابوداؤد و ترمذی) اور ترمذی نے و لاتنسنا تک روایت کی ہے۔

**حکم الحدیث**: اس کی سند ضعیف ہے۔

**فوائد الحدیث**: ❶ کلمہ سے یہی مراد ہے جو نبی ﷺ نے ان کو فرمائی' اس حدیث سے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی بڑی شان معلوم ہوئی۔

۲۲۴۹ - (۲۷) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ لَا تُرَدُّ دَعْوَتُهُمُ الصَّائِمُ حِیْنَ یُفْطِرُ وَالْاِمَامُ الْعَادِلُ وَدَعْوَةُ الْمَظْلُوْمِ یَرْفَعُهَا اللّٰہُ فَوْقَ الْغَمَامِ وَتُفْتَحُ لَهَا اَبْوَابُ السَّمَآءِ وَیَقُوْلُ الرَّبُّ وَعِزَّتِیْ لَاَنْصُرَنَّكَ وَلَوْ بَعْدَ حِیْنٍ۔ (رواہ الترمذی) (الترمذی حدیث رقم ۲۵۹۸)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تین شخص ہیں کہ ان کی دعا رد نہیں ہوتی' ایک روزہ دار کی جس وقت کہ افطار کرتا ہے اور دوسرا عادل حکمران اور تیسری دعا مظلوم کی کہ اس کو اللہ تعالیٰ اٹھاتا ہے آسمان ❶ کے اوپر اور کھولے جاتے ہیں اس کے لئے آسمان کے دروازے اور پروردگار فرماتا ہے: ''مجھے اپنی عزت کی قسم! میں تیری ضرور مدد کروں گا اگر چہ مدت کے بعد ہو۔'' (ترمذی)

**حکم الحدیث**: اس کی سند ضعیف ہے۔

**فوائد الحدیث**: ❶ آسمان کے اوپر اٹھ یہ کنایہ ہے مظلوم کی دعا جلد قبول ہونے سے۔

بترس از آہ مظلوماں کہ ہنگام دعا کردن
اجابت از در حق بہر استقبال می آید

۲۲۵۰ - (۲۸) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثُ دَعَوَاتٍ مُسْتَجَابَاتٌ لَاشَكَّ فِیْهِنَّ دَعْوَةُ الْوَالِدِ وَدَعْوَةُ الْمُسَافِرِ وَ دَعْوَةُ الْمَظْلُوْمِ۔

انہی (سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تین دعائیں قبول کی جاتی ہیں ان میں شک نہیں' باپ کی دعا' مسافر کی دعا اور مظلوم کی دعا۔'' (ترمذی وابوداؤد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



(رواہ الترمذی وابوداؤدو ابن ماجۃ) (ابوداؤد حدیث رقم ١٥٣٦ والترمذی حدیث رقم ٣٥٠٩ وابن ماجہ حدیث رقم ٣٨٦٢) وابن ماجہ)

**حکم الحدیث**: یہ حدیث حسن ہے۔

## اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ (تیسری فصل)

٢٢٥١- (٢٩) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَسْأَلْ اَحَدُكُمْ رَبَّهٗ حَاجَتَهٗ كُلَّهَا حَتّٰى يَسْأَلَهٗ شِسْعَ نَعْلِهٖ اِذَا انْقَطَعَ۔ (الترمذی حدیث رقم ٣٦٨٢)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”چاہئے کہ تم میں سے ہر ایک اپنے رب سے مانگے اپنی ساری حاجات یہاں تک کہ جوتی کا تسمہ بھی مانگے جب وہ ٹوٹ جائے۔“

٢٢٥٢- (٣٠) زَادَ فِيْ رِوَايَةٍ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ مُرْسَلًا حَتّٰى يَسْأَلَهُ الْمِلْحَ وَحَتّٰى يَسْأَلَهٗ شِسْعَهٗ اِذَا انْقَطَعَ۔ (رواه الترمذی) (الترمذی حدیث رقم ٣٦٨٣)

ترمذی نے ثابت بنانی کی مرسل روایت میں یہ الفاظ زیادہ کئے یہاں تک کہ مانگے اس سے نمک اور یہاں تک کہ جوتی کا تسمہ بھی اسی سے مانگے جب کہ وہ ٹوٹ جائے۔ (ترمذی)

٢٢٥٣- (٣١) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي الدُّعَآءِ حَتّٰى يُرٰى بَيَاضُ اِبْطَيْهِ۔ (ابوداؤد حدیث رقم ١٤٨٩)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ہاتھ دعا میں یہاں تک اٹھاتے کہ آپ کی بغلوں کی سفیدی دکھائی دیتی۔“

**حکم الحدیث**: اس کی سند صحیح ہے۔

٢٢٥٤- (٣٢) وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ كَانَ يَجْعَلُ اِصْبَعَيْهِ حِذَآءَ مَنْكِبَيْهِ وَيَدْعُوْ۔ (احمد فی المسند ٢/ ٦١)

سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے اپنی دونوں انگلیاں اپنے کندھوں کے برابر کرتے ❶ اور دعا مانگتے۔

**حکم الحدیث**: اس کی سند ضعیف ہے۔

**فوائد الحدیث**: ❶ کرتے تھے اپنی دونوں انگلیاں الخ یعنی دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کے سر کندھوں کے برابر، یہ حدیث محمول ہے اکثر اوقات پر اور سیدنا انس رضی اللہ عنہ کی حدیث گذشتہ محمول ہے بعض موارد پر جیسے استسقاء وغیرہ میں۔

٢٢٥٥- (٣٣) وَعَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ اِذَا دَعَا فَرَفَعَ يَدَيْهِ مَسَحَ وَجْهَهٗ بِيَدَيْهِ۔ (رَوَى الْبَيْهَقِيُّ الْاَحَادِيْثَ الثَّلَاثَةَ فِي الدَّعْوَاتِ الْكَبِيْرِ)

سیدنا سائب بن یزید رضی اللہ عنہ نے اپنے باپ سے روایت نقل کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت دعا مانگتے تھے تو اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتے اور اپنے چہرہ پر پھیرتے تھے اپنے دونوں ہاتھ (بیہقی نے ان تینوں احادیث کو دعوات کبیر میں نقل کیا ہے)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



**حکم الحدیث:** اس کی سند ضعیف ہے۔

۲۲۵۶- (۳۴) وَعَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ الْمَسْأَلَةُ اَنْ تَرْفَعَ يَدَيْكَ حَذْوَ مَنْكِبَيْكَ اَوْنَحْوَهُمَا وَالْاِسْتِغْفَارُ اَنْ تُشِيرَ بِاِصْبَعٍ وَّاحِدَةٍ وَّالْاِبْتِهَالُ اَنْ تَمُدَّ يَدَيْكَ جَمِيعًا وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ وَالْاِبْتِهَالُ هٰكَذَا وَرَفَعَ يَدَيْهِ وَجَعَلَ ظُهُوْرَهُمَا مِمَّا يَلِيْ وَجْهَهٗ (رواه ابوداوٗد) (ابو داوٗد حديث رقم ۱٤۸۹)

سیدنا عکرمہ رضی اللہ عنہ نے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی کہ سوال کرنے کا ادب یہ ہے کہ تو اپنے دونوں ہاتھ کاندھوں کے برابر اٹھائے یا ان کے قریب اور استغفار کا ادب یہ ہے کہ تو ایک انگلی سے اشارہ کرے ❶ اور عاجزی اور مبالغہ کرنا دعا میں یہ ہے کہ دراز کرے تو اپنے ہاتھ اکٹھے اور ایک روایت میں یہ ہے کہ عاجزی کرنا اس طرح سے ہے کہ اپنے ❷ دونوں ہاتھ اٹھائے اور اپنے ہاتھوں کی پیٹھ اپنے چہرہ کے قریب کی (ابوداوٗد)

**حکم الحدیث:** اس کی سند صحیح ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ ایک انگلی کے ساتھ الخ یعنی شہادت کی انگلی کو جس کو سبابہ کہتے ہیں اور اس کو اس لئے سبابہ کہتے ہیں کہ اس کے ساتھ اشارہ کرنا گویا ملامت کرنا ہے نفس بد اور مردود شیطان کو۔ ❷ اور اپنے ہاتھوں کی پیٹھ کی الخ یعنی جیسے استسقاء میں معمول ہے۔

۲۲۵۷- (۳۵) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ يَقُوْلُ اِنَّ رَفْعَكُمْ اَيْدِيَكُمْ بِدْعَةٌ مَازَادَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى هٰذَا يَعْنِيْ اِلَى الصُّدُوْرِ (رواه احمد) (احمد فى المسند ۲/ ٦۱)

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے تھے کہ تحقیق تمہارا اٹھانا اپنے ہاتھوں کو بدعت ❶ ہے رسول اللہ ﷺ نے اس پر زیادہ ❷ نہیں کیا یعنی سینہ تک۔ (احمد)

**حکم الحدیث:** اس کی سند ضعیف ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ بدعت ہے الخ یعنی فرق نہ کرنا اور ہر دعا میں ہاتھوں کا زیادہ اٹھانا بدعت ہے۔ ❷ زیادہ نہیں کیا یعنی غالبًا۔

۲۲۵۸- (۳٦) وَعَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا ذَكَرَ اَحَدًا فَدَعَالَهٗ بَدَاَ بِنَفْسِهٖ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ۔ (الترمذى حديث رقم ۳٤٤۵)

سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ جس وقت کسی کا ذکر کرتے تھے تو اس کے لئے دعا مانگتے اور ❶ پہلے اپنے لئے دعا مانگتے۔ (ترمذی) اور کہا یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔

**حکم الحدیث:** اس کی سند ضعیف ہے۔ لیکن اس کا شاہد موجود ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ اپنے لیے پہلے دعا مانگتے الخ مطلب یہ ہے کہ دعا پہلے اپنے لئے مانگے پھر دوسرے لوگوں کے لئے کرے مثلاً یوں کہے غفر لنا الله ولكم يا عافانا الله و عافكم مثل مشہور ہے اول خویش بعد درویش۔

۲۲۵۹- (۳۷) وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ مَامِنْ مُّسْلِمٍ يَّدْعُوْبِدَعْوَةٍ لَّيْسَ فِيْهَا اِثْمٌ وَّلَا قَطِيْعَةُ رَحِمٍ اِلَّا اَعْطَاهُ اللّٰهُ بِهَا اِحْدٰى ثَلَاثٍ اِمَّا

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”کوئی مسلمان نہیں کہ مانگے کوئی دعا کہ اس میں گناہ کا مانگنا ہو نہ ناطہ کا توڑنا مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اس کو دیتا ہے اس دعا کی وجہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اَنْ يُّعَجِّلَ لَهٗ دَعْوَتَهٗ وَاِمَّا اَنْ يَّدَّخِرَهَا لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ وَ اِمَّا اَنْ يَّصْرِفَ عَنْهُ مِنَ السُّوْءِ مِثْلَهَا قَالُوْا اِذًا نُّكْثِرُ قَالَ اللّٰهُ اَكْثَرُ (رواه احمد) (احمد فی المسند ۳/ ۱۸)

سے تین چیزوں میں سے ایک کہ اس کے لئے جلدی دے اس کا مطلب' یا یہ کہ اس دعا کو ذخیرہ کر رکھے اس کے لئے اور آخرت میں دے اور یا یہ کہ اس سے برائی پھیر دے اس کی مانند' صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا' اب ہم بہت دعا کریں گے' تو آپ نے فرمایا: ''اللہ کا فضل ❶ بہت ہے۔'' (احمد)

**حکم الحدیث:** اس کی سند صحیح ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ فضل اللہ کا بہت ہے یعنی تمہاری بہت دعاؤں کا اجر دینا اس کے نزدیک کوئی بڑی بات نہیں ہے۔ منہ

۲۲۶۰ - (۳۸) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ خَمْسُ دَعْوَاتٍ يُّسْتَجَابُ لَهُنَّ دَعْوَةُ الْمَظْلُوْمِ حَتّٰى يَنْتَصِرَ وَ دَعْوَةُ الْحَاجِّ حَتّٰى يَصْدُرَ وَ دَعْوَةُ الْمُجَاهِدِ حَتّٰى يَقْعُدَ وَ دَعْوَةُ الْمَرِيْضِ حَتّٰى يَبْرَاَ وَ دَعْوَةُ الْاَخِ لِاَخِيْهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ ثُمَّ قَالَ وَاَسْرَعُ هٰذِهِ الدَّعْوَاتِ اِجَابَةً دَعْوَةُ الْاَخِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ. (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعْوَاتِ الْكَبِيْرِ)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے روایت نقل کی' آپ نے فرمایا: ''پانچ دعائیں ہیں کہ ان کے لئے قبولیت کی جاتی ہے' مظلوم کی دعا یہاں تک کہ وہ بدلہ لے ❶ حاجی کی دعا یہاں تک کہ ❷ واپس آئے اور جہاد کرنے والے کی دعا یہاں تک کہ وہ بیٹھے ❸ اور مریض کی دعا یہاں تک کہ وہ اچھا ہو اور بھائی کی دعا مسلمان بھائی اپنے کے غائبانہ' پھر فرمایا بہت جلدی قبول ہوتی ہے ان دعاؤں سے بھائی کی دعا سے جو پس پشت ہے۔'' (روایت کیا اس کو بیہقی نے الدعوات الکبیر میں)

**حکم الحدیث:** اس کی سند سخت ضعیف ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ بدلہ لے الخ یعنی ظالم سے زبان یا اپنے ہاتھ کے ساتھ۔ ❷ یعنی اپنے شہر کی طرف یا اپنے اہل کی یا حج سے فارغ ہو۔ ❸ یعنی جہاد کرنے سے۔

# بَابُ ذِكْرِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَ التَّقَرُّبِ اِلَيْهِ

## اللہ عزوجل کے ذکر اور اس کی نزدیکی حاصل کرنے کا بیان

### اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ (پہلی فصل)

۲۲۶۱ - (۱) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَاَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَقْعُدُ قَوْمٌ يَّذْكُرُوْنَ اللّٰهَ اِلَّا حَفَّتْهُمُ الْمَلٰئِكَةُ وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ وَنَزَلَتْ عَلَيْهِمُ

سیدنا ابوہریرہ اور سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہما دونوں سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''نہیں بیٹھتی کوئی قوم ذکر الٰہی کے لئے مگر کہ ان کو فرشتے گھیرتے ❶ ہیں' ان کو رحمت ڈھانپ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



السَّكِيْنَةُ وَذَكَرَهُمُ اللّٰهُ فِيْمَنْ عِنْدَهٗ۔ (رواه مسلم)

(مسلم الحديث رقم (٣٩۔ ٢٧٠٠)

لیتی ہے' ان پر سکینہ اترتی ہے اور اللہ تعالیٰ ان کا ذکر ان میں کرتا ہے جو اس کے نزدیک ہیں۔'' (مسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ یعنی اللہ تعالیٰ کے ذکر کی اتنی بڑی فضیلت ہے کہ ذکر کرنے والوں کو چاروں طرف سے فرشتے گھیر لیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی بیشمار رحمت ان پر نازل ہوتی ہے اور دل میں لذت اور چین حاصل ہوتا ہے اور عرش پر اللہ تعالیٰ ان کا ذکر کرتا ہے کہ میرے فلاں فلاں بندے ایسے ہیں جو مجھ کو یاد کرتے ہیں زہے قسمت ذکر کرنے والوں کی اور زہے قدر دانی اللہ تعالیٰ کی قرآن وحدیث پڑھنا' اللہ تعالیٰ کا نام لینا لوگوں کو وعظ اور نصیحت کرنا' درود وکلمہ پڑھنا اور نماز پڑھنا یہ سب ذکر میں داخل ہیں۔

٢٢٦٢ - (٢) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَسِيْرُ فِيْ طَرِيْقِ مَكَّةَ فَمَرَّ عَلٰى جَبَلٍ يُّقَالُ لَهٗ جُمْدَانُ فَقَالَ سِيْرُوْا هٰذَا جُمْدَانُ سَبَقَ الْمُفَرِّدُوْنَ قَالُوْا وَمَا الْمُفَرِّدُوْنَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الذَّاكِرُوْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّالذَّاكِرَاتُ۔ (مسلم) (مسلم الحديث رقم ٤/ ١٦٧٦)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ مکہ کے راستہ پر چلتے ہوئے ایک پہاڑ پر گذرے کہ اس کو جمدان کہا جاتا تھا تو آپ نے فرمایا: ''چلو یہ ہے جمدان' ❶ سبقت لے گئے مفردون'' صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! مفردون کون ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''بہت زیادہ ذکر کرنے والے مرد اور بہت زیادہ ذکر کرنے والی عورتیں۔'' (مسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ یہ جمدان ہے الخ اس پہاڑ کے پاس کوئی پہاڑ نہیں ہے یعنی جیسے یہ پہاڑ تنہا ہے اسی طرح اللہ تعالیٰ کے یاد کرنے والے بھی اس کی یاد میں تنہائی دوست اور گوشہ گیر رہتے ہیں۔ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ

٢٢٦٣ - (٣) وَعَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَثَلُ الَّذِيْ يَذْكُرُ رَبَّهٗ وَالَّذِيْ لَا يَذْكُرُ مَثَلُ الْحَيِّ وَالْمَيِّتِ۔ (متفق عليه) (البخاري الحديث رقم ٦٤٠٧ ومسلم الحديث رقم ٢-٧٧٩)

سیدنا ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس شخص کی مثال جو کہ اپنے پروردگار کو یاد کرتا ہو اور اس شخص کی کہ جو یاد نہیں کرتا مانند ❶ زندہ اور مردہ کی ہے۔'' (بخاری ومسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ زندہ اور مردہ کی مانند ہے الخ یعنی جس شخص کے دل میں اللہ تعالیٰ کی یاد ہوتی ہے وہ بابرکت اور بارونق ہے اور جس میں اللہ تعالیٰ کی یاد نہیں وہ بے برکت ہے۔ منہ

٢٢٦٤ - (٤) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِيْ بِيْ وَاَنَا مَعَهٗ اِذَا ذَكَرَنِيْ فَاِنْ ذَكَرَنِيْ فِيْ نَفْسِهٖ ذَكَرْتُهٗ فِيْ نَفْسِيْ وَاِنْ ذَكَرَنِيْ فِيْ مَلَاٍ ذَكَرْتُهٗ فِيْ مَلَاٍ خَيْرٍ مِّنْهُمْ۔ (متفق عليه) (البخاري الحديث رقم ٧٤٠٥ ومسلم الحديث رقم ٢-٢٦٧٥)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں اپنے بندہ کے گمان کے مطابق ❶ ہوں کہ جو وہ میرے متعلق رکھتا ہے اور اس کے ساتھ ہوں جب مجھ کو یاد کرتا ہے' پس اگر وہ مجھ کو یاد کرتا ہے اپنی ذات میں تو میں اس کو اپنی ذات میں یاد کرتا ہوں اور اگر وہ مجھ کو جماعت میں یاد کرتا ہے تو میں اس کو اس جماعت میں یاد کرتا ہوں جو کہ ان سے بہتر ہے۔'' (بخاری ومسلم)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



**فوائد الحدیث:** ❶ بندہ کے گمان الخ اس حدیث میں ذکر کی فضیلت اور نیک عمل کی ترغیب ہے جس سے حسن ظن اللہ تعالیٰ کو حاصل ہو اور یہ نہیں کہ گناہوں پر تو اڑ جائے اور یوں کہے کہ اللہ تعالیٰ مجھ کو ضرور بخشے گا اس لیے کہ اس کا نام رجاء ہے' حسن ظن نہیں بلکہ' یہ باطل آرزو اور شیطانی وسواس ہے جیسے کوئی بغیر ہل چلائے اور بیج ڈالے خرمن کی آرزو رکھے تو سودائی اور دیوانہ شمار کیا جائے گا۔

٢٢٦٥- (٥) وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰی مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا وَاَزِيْدُ وَمَنْ جَآءَ بِالسَّيِّئَةِ فَجَزَآءُ سَيِّئَةٍ مِّثْلُهَا اَوْ اَغْفِرُ وَمَنْ تَقَرَّبَ مِنِّیْ شِبْرًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ ذِرَاعًا وَمَنْ تَقَرَّبَ مِنِّیْ ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ بَاعًا وَمَنْ اَتَانِیْ يَمْشِیْ اَتَيْتُهٗ هَرْوَلَةً وَمَنْ لَقِيَنِیْ بِقُرَابِ الْاَرْضِ خَطِيْئَةً لَا يُشْرِكُ بِیْ شَيْئًا لَقِيْتُهٗ بِمِثْلِهَا مَغْفِرَةً (رواه مسلم) (ومسلم حديث رقم (٢٢ـ ٢٦٨٧) والترمذى حديث رقم ٣٦٠٨ وابن ماجه حديث رقم ٣٨٢١ واحمد فى المسند ٥/ ١٦٩)

سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے' جو شخص ایک نیکی لائے تو اس کے لئے ثواب ہوتا ہے اس کے دس گنا برابر اور زیادہ بھی دیتا ہوں اور جو شخص برائی لائے تو برائی کی سزا اس کے برابر یا بخش دیتا ہوں اور جس نے مجھ سے نزدیکی ڈھونڈھی ایک بالشت' میں نزدیک ہوتا ہوں اس سے ایک گز' جس نے نزدیکی ڈھونڈی مجھ سے ایک گز' میں نزدیک ہوتا ہوں اس کے دونوں ہاتھوں کے پھیلانے کی مانند اور جو شخص کہ میرے پاس آتا ہے چل کر میں اس کے پاس دوڑ کر آتا ہوں اور جو مجھ سے ملے زمین کی مقدار کے گناہ لے کر' وہ میرے ساتھ نہ شریک کرتا ہو کسی کو تو میں اس سے ملاقات کروں گا مانند اس زمین ❶ کے بخشش سے۔'' (مسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ اس زمین کی مانند الخ یعنی جتنا بندہ اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہوتا ہے تو اس سے دس گنا زیادہ اللہ تعالیٰ بندہ پر متوجہ ہوتا ہے اور اس کا مددگار ہو کر دین کے مشکل کام اس پر آسان کر دیتا ہے اس حدیث میں نیک کاموں کی ترغیب ہے جن سے اللہ تعالیٰ کی نزدیکی حاصل ہوتی ہے اور کمال رحمت کا بیان ہے جس کا کچھ حساب نہیں ہو سکتا۔

٢٢٦٦- (٦) وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی قَالَ مَنْ عَادٰی لِیْ وَلِيًّا فَقَدْ اٰذَنْتُهٗ بِالْحَرْبِ وَمَا تَقَرَّبَ اِلَیَّ عَبْدِیْ بِشَیْءٍ اَحَبَّ اِلَیَّ مِمَّا افْتَرَضْتُ عَلَيْهِ وَمَا يَزَالُ عَبْدِیْ يَتَقَرَّبُ اِلَیَّ بِالنَّوَافِلِ حَتّٰی اُحِبَّهٗ فَاِذَا اَحْبَبْتُهٗ فَكُنْتُ سَمْعَهُ الَّذِیْ يَسْمَعُ بِهٖ وَبَصَرَهُ الَّذِیْ يُبْصِرُ بِهٖ وَيَدَهُ الَّتِیْ يَبْطِشُ بِهَا وَرِجْلَهُ الَّتِیْ يَمْشِیْ بِهَا وَاِنْ سَاَلَنِیْ لَاُعْطِيَنَّهٗ وَلَئِنِ اسْتَعَاذَنِیْ لَاُعِيْذَنَّهٗ وَمَا تَرَدَّدْتُ عَنْ شَیْءٍ اَنَا فَاعِلُهٗ تَرَدُّدِیْ عَنْ نَفْسِ الْمُؤْمِنِ يَكْرَهُ

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جو شخص کے میرے ولی (دوست) کو ایذا دے تو میں اس کو خبردار کرتا ہوں لڑائی کے ساتھ اور نہیں قریب ہوتا میرا بندہ میری طرف کوئی چیز لے کر جو مجھ کو بہت پسند ہو ان چیزوں سے جو میں نے اس پر فرض کی ہیں اور میرا بندہ ہمیشہ رہتا ہے میری طرف نزدیکی ڈھونڈھتا نوافل کے ساتھ یہاں تک کہ میں اس کو دوست رکھتا ہوں اور جس وقت میں اس کو دوست رکھتا ہوں تو میں اس کی شنوائی (کان) ہوتا ہوں کہ اس کے ساتھ سنتا ہے اور میں اس کی بینائی (آنکھیں)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اَلْمَوْتَ وَاَنَا اَكْرَهُ مَسَاءَتَهُ وَلَابُدَّلَهُ مِنْهُ۔ (رواه البخاری) (البخاری الحدیث رقم ٦٥٠٢)

ہوتا ہوں کہ اس کے ساتھ دیکھتا ہے اور میں اس کا ہاتھ ہوتا ہوں کہ اس کے ساتھ وہ پکڑتا ہے اور اس کا پاؤں ہوتا ہوں کہ وہ اس کے ساتھ چلتا ہے اور مجھ سے یہ بندہ مانگتا ہے تو ❶ میں اسے دیتا ہوں اور اگر میرے ساتھ پناہ پکڑتا ہے تو میں اس کو پناہ دیتا ہوں اور میں توقف اور تردد نہیں کرتا کسی چیز میں سے کہ میں اس کو کرنے والا ہوں میرے تردد کی مانند مومن کی جان قبض کرنے سے وہ موت کو ناخوش رکھتا اور میں ناپسند کرتا ہوں اس کی تکلیف کو حالانکہ اس کو مرنے کے سوا چارہ نہیں ہے۔'' (بخاری)

**فوائد الحدیث:** ❶ البتہ الخ اس حدیث میں اس مقام کا بیان ہے جس کو علم سلوک میں فنافی اللہ اور بقاء باللہ کہتے ہیں' اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب بندہ کثرت عبادت سے مقبول ہو تو اللہ تعالیٰ اس کے دل اور جوارح کا یعنی آنکھ کان' ناک' ہاتھ' پاؤں کا حافظ ہو جاتا ہے' ان کو گناہوں سے روکتا ہے اور بعض کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندہ مقبول کی حاجت روائی پر اس کے کان اور آنکھ اور پاؤں سے بھی زیادہ متوجہ ہوتا ہے لیکن صحیح مطلب یہ ہے کہ جب محبت الٰہی نے بندہ پر سایہ کیا تو اس کو اللہ تعالیٰ کے سوا کسی چیز سے تعلق اور دل بستگی نہیں رہتی اور سوائے رضاء الٰہی کے کوئی آرزو اور تمنا اس کے دل میں نہیں دخل پاتی تو کوئی کام جس میں اللہ تعالیٰ کی مرضی نہ ہو اس سے نہیں ہو سکتا' آنکھ کان ہاتھ پاؤں اللہ تعالیٰ کی مرضی کے تابع ہو جاتے ہیں' اس کی مرضی کے بغیر نہ کسی چیز کو دیکھتے ہیں اور نہ کوئی بات سنتے ہیں' سوایسے عمدہ درجات حاصل کرنے کا طریقہ اس حدیث میں اشارہ فرمایا کہ دوام نوافل سے حاصل ہوتا ہے یعنی جب بندہ نے یہ جان لیا کہ قرب الٰہی اور اللہ تعالیٰ کی نزدیکی کا عبادت کے بغیر کوئی طریقہ نہیں ہے تو اس کے لئے عبادت پر کمر باندھتا ہے۔ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ

٢٢٦٧ - (٧) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ لِلّٰهِ مَلَائِكَةً يَّطُوْفُوْنَ فِي الطُّرُقِ يَلْتَمِسُوْنَ اَهْلَ الذِّكْرِ فَاِذَا وَجَدُوْا قَوْمًا يَّذْكُرُوْنَ اللّٰهَ تَنَادَوْا هَلُمُّوْا اِلٰى حَاجَتِكُمْ قَالَ فَيَحُفُّوْنَهُمْ بِاَجْنِحَتِهِمْ اِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا قَالَ فَيَسْئَلُهُمْ رَبُّهُمْ وَهُوَ اَعْلَمُ بِهِمْ مَا يَقُوْلُ عِبَادِيْ قَالَ يَقُوْلُوْنَ يُسَبِّحُوْنَكَ وَيُكَبِّرُوْنَكَ وَيُحَمِّدُوْنَكَ وَيُمَجِّدُوْنَكَ قَالَ فَيَقُوْلُ هَلْ رَاَوْنِيْ قَالَ فَيَقُوْلُوْنَ لَا وَاللّٰهِ مَا رَاَوْكَ قَالَ فَيَقُوْلُ كَيْفَ لَوْ رَاَوْنِيْ

انہی (سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کے لئے کئی فرشتے ہیں راہوں ❶ میں پھرتے ذکر کرنے والوں کو ڈھونڈتے ہیں' ❷ پس جب وہ ایک جماعت کو پاتے ہیں کہ جو اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتی ہے تو آپس میں ایک دوسرے کو پکارتے ہیں اپنے مطلب ❸ کی طرف جلدی آؤ' آپ نے فرمایا: ''پس فرشتے اس جماعت کو گھیر لیتے ہیں اپنے پروں سے آسمان دنیا تک' آپ نے فرمایا: فرشتوں سے ان کا پروردگار پوچھتا ہے حالانکہ وہ فرشتوں سے ان کا حال بہت بہتر جانتا ہے' میرے بندے کیا کہتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''فرشتے کہتے ہیں کہ تیری تسبیح بیان کرتے ہیں' ❹ تیری بڑائی بیان کرتے ہیں' تیری تعریف کرتے ہیں اور تجھ کو بزرگی کے ساتھ یاد کرتے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



قَالَ فَيَقُوْلُوْنَ لَوْ رَاَوْكَ كَانُوْا اَشَدَّ لَكَ عِبَادَةً وَّ اَشَدَّ لَكَ تَمْجِيْدًا وَّ اَكْثَرَ لَكَ تَسْبِيْحًا قَالَ فَيَقُوْلُ فَمَا يَسْئَلُوْنَ قَالُوْا يَسْئَلُوْنَكَ الْجَنَّةَ قَالَ يَقُوْلُ وَهَلْ رَاَوْهَا قَالَ فَيَقُوْلُوْنَ لَا وَاللّٰهِ يَا رَبِّ مَا رَاَوْهَا قَالَ يَقُوْلُ فَكَيْفَ لَوْ رَاَوْهَا قَالَ يَقُوْلُوْنَ لَوْ اَنَّهُمْ رَاَوْهَا كَانُوْا اَشَدَّ عَلَيْهَا حِرْصًا وَّاَشَدَّ لَهَا طَلَبًا وَاَعْظَمَ فِيْهَا رَغْبَةً قَالَ فَمِمَّ يَتَعَوَّذُوْنَ قَالَ يَقُوْلُوْنَ مِنَ النَّارِ قَالَ يَقُوْلُ فَهَلْ رَاَوْهَا قَالَ يَقُوْلُوْنَ لَا وَاللّٰهِ يَا رَبِّ مَا رَاَوْهَا قَالَ يَقُوْلُ فَكَيْفَ لَوْ رَاَوْهَا قَالَ يَقُوْلُوْنَ لَوْ رَاَوْهَا كَانُوْا اَشَدَّ مِنْهَا فِرَارًا وَّاَشَدَّ لَهَا مَخَافَةً قَالَ فَيَقُوْلُ فَاُشْهِدُكُمْ اَنِّيْ قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ قَالَ يَقُوْلُ مَلَكٌ مِّنَ الْمَلٰئِكَةِ فِيْهِمْ فُلَانٌ لَيْسَ مِنْهُمْ اِنَّمَا جَآءَ لِحَاجَةٍ قَالَ هُمُ الْجُلَسَآءُ لَا يَشْقٰى جَلِيْسُهُمْ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ) وَفِيْ رِوَايَةِ مُسْلِمٍ قَالَ اِنَّ لِلّٰهِ مَلٰئِكَةً سَيَّارَةً فُضُلًا يَبْتَغُوْنَ مَجَالِسَ الذِّكْرِ فَاِذَا وَجَدُوْا مَجْلِسًا فِيْهِ ذِكْرٌ قَعَدُوْا مَعَهُمْ وَحَفَّ بَعْضُهُمْ بَعْضًا بِاَجْنِحَتِهِمْ حَتّٰى يَمْلَؤُا مَا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ السَّمَآءِ الدُّنْيَا فَاِذَا تَفَرَّقُوْا عَرَجُوْا وَصَعِدُوْا اِلَى السَّمَآءِ قَالَ فَيَسْاَلُهُمُ اللّٰهُ وَهُوَ اَعْلَمُ مِنْ اَيْنَ جِئْتُمْ فَيَقُوْلُوْنَ جِئْنَا مِنْ عِنْدِ عِبَادِكَ فِي الْاَرْضِ يُسَبِّحُوْنَكَ وَيُكَبِّرُوْنَكَ وَيُهَلِّلُوْنَكَ وَيُحَمِّدُوْنَكَ وَيَسْئَلُوْنَكَ قَالَ وَمَاذَا يَسْئَلُوْنِيْ قَالُوْا يَسْئَلُوْنَكَ جَنَّتَكَ

ہیں' آپ نے فرمایا: پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے' کیا انہوں نے مجھ کو دیکھا ہے؟ آپ نے فرمایا: فرشتے کہتے ہیں' اللہ کی قسم! تجھ کو نہیں دیکھا' آپ نے فرمایا' اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ان کا کیا حال ہوتا وہ اگر مجھ کو دیکھتے؟ آپ نے فرمایا: فرشتے کہتے ہیں' اگر وہ تجھ کو دیکھتے تو تیری بہت بندگی کرنے والے ہوتے اور تیرے لیے بہت بزرگی سے یاد کرنے والے ہوتے' اور تیرے لیے بہت تسبیح کرنے والے ہوتے' آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے' وہ مجھ سے کیا مانگتے ہیں؟ فرشتے کہتے ہیں وہ تجھ سے بہشت مانگتے ہیں' آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کیا انہوں نے بہشت کو دیکھا ہے؟ آپ نے فرمایا' فرشتے کہتے ہیں' اے پروردگار! انہوں نے اس کو نہیں دیکھا؟ آپ نے فرمایا' اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ان کا کیا حال ہوتا اگر وہ جنت کو دیکھتے؟ آپ نے فرمایا: فرشتے کہتے ہیں اگر وہ اس کو دیکھتے تو اس پر بہت حرص کرنے والے ہوتے اور اس کو بہت طلب کرنے والے ہوتے اور اس میں بہت رغبت ❺ کرتے' اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وہ کس چیز سے پناہ مانگتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: فرشتے کہتے ہیں' دوزخ سے پناہ مانگتے ہیں' آپ نے فرمایا' اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''کیا انہوں نے دوزخ کو دیکھا ہے؟ آپ نے فرمایا' فرشتے کہتے ہیں' اللہ کی قسم ہے' اے ہمارے پروردگار! انہوں نے دوزخ کو نہیں دیکھا' آپ نے فرمایا' اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: کیا حال ہوتا اگر دوزخ کو دیکھتے؟ آپ نے فرمایا: فرشتے کہتے ہیں' اگر اس کو دیکھتے تو اس سے بہت ❻ ہوتے بھاگنے والے اور اس سے بہت ڈرنے والے ہوتے ❼ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتا ہے میں تم کو گواہ کرتا ہوں کہ میں نے ان کو بخش دیا' آپ نے فرمایا' ایک فرشتہ کہتا ہے کہ ذکر کرنے والوں میں فلاں شخص ہے کہ جو ذکر کرنے والا نہیں ہے سوائے اس کے نہیں کہ وہ کسی کام کے لیے آیا تھا پھر ان میں ❽ بیٹھ گیا' اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ وہ ایسے بیٹھنے ❾ والے ہیں کہ ان کا ہمنشیں بد بخت نہیں ہوتا'' (بخاری) اور مسلم کی روایت میں ہے کہ تحقیق اللہ تعالیٰ کے کتنے فرشتے ہیں زیادہ ❿ پھرنے والے ذکر کی مجالس ڈھونڈ ھتے ہیں تو جب مجلس پاتے ہیں کہ اس

www.KitaboSunnat.com



قَالَ وَهَلْ رَاَوْا اَجَنَّتِیْ قَالُوْا لَا اَیْ رَبِّ قَالَ وَكَيْفَ لَوْ رَاَوْا جَنَّتِیْ قَالُوْا وَيَسْتَجِيرُوْنَكَ قَالَ وَمِمَّا يَسْتَجِيرُوْنِیْ قَالُوْا مِنْ نَّارِكَ قَالَ وَهَلْ رَاَوْا نَارِیْ قَالُوْا لَا قَالَ فَكَيْفَ لَوْ رَاَوْا نَارِیْ قَالُوْا يَسْتَغْفِرُوْنَكَ قَالَ فَيَقُوْلُ قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ فَاَعْطَيْتُهُمْ مَا سَاَلُوْا وَاَجَرْتُهُمْ مِمَّا اسْتَجَارُوْا قَالَ يَقُوْلُوْنَ رَبِّ فِيْهِمْ فُلَانٌ عَبْدٌ خَطَّاءٌ اِنَّمَا مَرَّ فَجَلَسَ مَعَهُمْ قَالَ فَيَقُوْلُ وَلَهٗ غَفَرْتُ هُمُ الْقَوْمُ لَا يَشْقٰى بِهِمْ جَلِيْسُهُمْ۔ (البخاری حدیث رقم ٦٤٠٨ ومسلم حدیث رقم (٢٥ ـ ٢٦٦٩) واحمد فی المسند ٢/ ٣٨٢)

میں ذکر ⓫ ہوتو وہ ان کے ساتھ بیٹھتے ہیں اور بعض ان کا بعض کو گھیرتا ہے اپنے پروں کے ساتھ یہاں تک کہ بھر جاتی ہے وہ ساری فضا جو آسمان اور اس مجلس کے درمیان ہے فرشتوں سے اور جس وقت کہ ذکر کرنے والے جدا ہوتے ہیں تو فرشتے چڑھتے ہیں اور آسمان تک پہنچتے ہیں ⓬ آپ نے فرمایا: ''پھر ان سے اللہ تعالیٰ پوچھتا ہے اور وہ ان کا حال خوب جانتا ہے' تم کہاں سے آئے؟ فرشتے کہتے ہیں' ہم تیرے بندوں کے پاس سے آئے کہ جو زمین میں ہیں تیری تسبیح اور بڑائی بیان کرتے ہیں اور تیرا کلمہ پڑھتے ہیں اور تیری تعریف کرتے ہیں اور تجھ سے مانگتے ہیں؟ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مجھ سے کیا مانگتے ہیں' فرشتے کہتے ہیں کہ تجھ سے تیری بہشت مانگتے ہیں' اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کیا انہوں نے میری بہشت دیکھی ہے؟ فرشتے کہتے ہیں نہیں اے ہمارے رب! اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کیا حال ہوتا اگر وہ میری بہشت دیکھتے فرشتے کہتے ہیں اور وہ تجھ سے پناہ مانگتے ہیں' اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اور کس چیز سے مجھ سے پناہ مانگتے ہیں؟ فرشتے کہتے ہیں تیری آگ سے پناہ مانگتے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کیا انہوں نے میری آگ دیکھی ہے؟ فرشتے عرض کرتے ہیں نہیں' اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اگر میری آگ دیکھتے تو کیا حال ہوتا؟ فرشتے کہتے ہیں کہ وہ تجھ سے بخشش طلب بھی کرتے ہیں آپ نے فرمایا' اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں نے ان کو بخش دیا اور ان کو وہ چیز دی جو انہوں نے مانگی ⓭ اور میں نے ان کو اس چیز سے پناہ دی کہ جس چیز سے انہوں نے پناہ ⓮ مانگی' آپ نے فرمایا فرشتے کہتے ہیں اے ہمارے پروردگار! ان میں فلاں شخص بڑا گناہ گار ہے سوائے اس کے نہیں کہ وہ گذر رہا ⓯ تھا تو ان کے ساتھ بیٹھ گیا' آپ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اور اس کو بھی میں نے بخش دیا' یہ وہ قوم ہے کہ ان کی برکت کی وجہ سے ان کا ہم نشین بد بخت نہیں ہوتا۔''

**فوائد الحدیث:** ❶ راہوں میں الخ یعنی مسلمانوں کے راہوں میں۔ ❷ ڈھونڈھتے ہیں الخ یعنی تا کہ ان سے ملاقات کریں اور ان کا ذکر سنیں۔ ❸ اپنے مطلب کی طرف الخ یعنی ذکر کے سننے اور ذاکرین کی ملاقات کی طرف۔ ❹ تیری تسبیح کرتے ہیں یعنی ہر عیب اور نقصان سے تجھ کو پاک بتلاتے ہیں۔ ❺ اس میں رغبت الخ یعنی اس لئے کہ دیکھنے کی مانند خبر نہیں ہے۔ ❻ اس سے بہت بھاگنے والے الخ یعنی جو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



چیزیں کہ دوزخ میں داخل ہونے کا سبب ہیں ان سے بہت بھاگتے۔ ❼ یعنی اپنے دلوں میں ڈرنے والے۔ ❽ پھر ان میں بیٹھ گیا الخ یعنی وہ لائق مغفرت نہیں۔ ❾ کہ نہیں الخ یعنی ان کے پاس بیٹھنے کی برکت سے وہ بھی بخشا گیا اگرچہ وہ ذاکر نہ تھا اس حدیث سے ذکر الٰہی کی نہایت فضیلت ثابت ہوئی اور اولیاء اللہ کی اور جو رات دن ذکر الٰہی میں مشغول رہتے ہیں نہایت بزرگی معلوم ہوئی اور یہ بھی معلوم ہوا کہ نیکیوں کی صحبت آخرت میں کام آئے گی۔ ❿ یعنی اعمال لکھنے والوں کے علاوہ ہیں کہ ان کا مقصود ذکر کے حلقوں کے سوائے کچھ نہیں۔

⓫ کہ اس میں ذکر ہو یعنی اکثریت کے ساتھ۔ ⓬ اور پہنچتے ہیں یعنی ساتویں آسمان تک اس حدیث سے یہ ثابت ہوا کہ ذات الٰہی ہمارے آسمانوں پر عرش کے اوپر ہے تمام اہل اسلام کا اس پر اتفاق ہے' علاوہ چند جہمیہ اور پچھلے کٹے ملاؤں کے جو علم منطق اور کلام پڑھ کر اس اجماع سے نکل گئے۔ ⓭ کہ مانگی الخ یعنی بہشت۔ ⓮ پناہ مانگی الخ یعنی آگ سے۔ ⓯ گذرا تھا الخ یعنی کسی کام کے لئے۔ منہ

٢٢٦٨ - (٨) عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ الرَّبِيعِ الْأُسَيْدِيِّ قَالَ لَقِيَنِي أَبُوْ بَكْرٍ فَقَالَ كَيْفَ أَنْتَ يَا حَنْظَلَةُ قُلْتُ نَافَقَ حَنْظَلَةُ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ مَا تَقُوْلُ قُلْتُ نَكُوْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يُذَكِّرُنَا بِالنَّارِ وَالْجَنَّةِ كَأَنَّا رَأْيُ عَيْنٍ فَإِذَا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ عَافَسْنَا الْأَزْوَاجَ وَالْأَوْلَادَ وَالضَّيْعَاتِ نَسِيْنَا كَثِيْرًا قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ فَوَاللّٰهِ إِنَّا لَنَلْقَى مِثْلَ هٰذَا فَانْطَلَقْتُ أَنَا وَأَبُوْ بَكْرٍ حَتّٰى دَخَلْنَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْتُ نَافَقَ حَنْظَلَةُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَمَا ذَاكَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نَكُوْنُ عِنْدَكَ تُذَكِّرُنَا بِالنَّارِ وَالْجَنَّةِ كَأَنَّا رَأْيُ عَيْنٍ فَإِذَا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِكَ عَافَسْنَا الْأَزْوَاجَ وَالْأَوْلَادَ وَالضَّيْعَاتِ نَسِيْنَا كَثِيْرًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَوْ تَدُوْمُوْنَ عَلٰى مَا تَكُوْنُوْنَ عِنْدِيْ وَفِي الذِّكْرِ لَصَافَحَتْكُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ عَلٰى فُرُشِكُمْ وَفِيْ طُرُقِكُمْ وَلٰكِنْ يَا حَنْظَلَةُ سَاعَةً وَّسَاعَةً ثَلٰثَ مَرَّاتٍ۔ (رواه مسلم) (مسلم حديث رقم (١٢ ـ ٢٧٥٠) والترمذى حديث رقم ٢٦٣٣ واحمد فى المسند ٤/ ٣٤٦ بتغير بسيط)

۔ سیدنا حنظلہ بن ربیع اسیدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ سے ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ملاقات کی انہوں نے کہا' اے حنظلہ! تیرا ❶ کیا حال ہے؟ میں نے کہا' حنظلہ ❷ منافق ہو گیا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا' سبحان اللہ تو کیا کہتا ہے؟ میں نے کہا اس لئے کہ جب ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک ہوتے ہیں تو آپ ہم کو دوزخ کے ساتھ نصیحت کرتے ہیں اور جنت کے ساتھ گویا کہ ہم جنت اور دوزخ کو اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہیں اور جس وقت کہ ہم نکل کر جاتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت سے تو مشغول رہتے ہیں بیویوں' اولادیں' زمینوں اور باغوں میں ہم بہت بھول جاتے ہیں' ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا' اللہ کی قسم! ہم بھی مانند اس حال کے پہنچتے ہیں' ❸ میں اور ابوبکر رضی اللہ عنہ چلے یہاں تک کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے میں نے کہا' اے اللہ کے رسول! حنظلہ منافق ہو گیا' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس قول کا کیا سبب ہے؟ میں نے کہا اے اللہ کے رسول! ہم آپ کے پاس ہوتے ہیں اور آپ ہمیں دوزخ اور جنت کے ساتھ نصیحت کرتے ہیں تو گویا کہ ہم آنکھوں سے دیکھتے ہیں اور جب ہم آپ کے پاس سے نکل کر جاتے ہیں تو ہم مشغول ہوتے ہیں بیویوں اولاد' زمینوں اور باغوں میں اور ہم بہت سی نصیحت کی باتیں بھول جاتے ہیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



میری جان ہے! اگر تم ہمیشہ اس حال پر رہو کہ میرے نزدیک ہوتے ہو حالت ذکر میں' تو فرشتے تم سے مصافحہ کریں بچھونوں پر اور تمہاری راہوں میں لیکن اے حنظلہ ❹ ایک ساعت اور ایک ساعت یہ آپ نے تین بار کہا۔" (مسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ کیا حال ہے الخ یعنی تیری استقامت کیسی ہے اس چیز پر کہ تو نے نبی ﷺ سے سنی آیا موجود ہے یا نہیں۔
❷ منافق ہو گیا الخ یعنی باعتبار حال کے نہ کہ ایمان کے۔ ❸ اس حالت کی مانند الخ یعنی ہمارا بھی یہی حال ہے کہ حاضر و غیب میں تفاوت ہے۔ ❹ لیکن اے حنظلہ! الخ یعنی ایک ساعت دنیا کا کاروبار اور دوسری ساعت یاد پروردگار یعنی اگر حضور ہر دم یہی حال بنا رہے تو آدمی بالکل اس عالم کے کاروبار سے معطل ہو جائے اور انسان کا فرشتوں جیسا حال ہو جائے اس لیے یہ عالم ہر دم نہیں رہتا اس کو نفاق نہ جاننا چاہئے کہ غفلت کا آنا حکمت سے خالی نہیں۔

## اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ (دوسری فصل)

٢٢٦٩- (٩) عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلَا اُنَبِّئُكُمْ بِخَيْرِ اَعْمَالِكُمْ وَاَزْكَاهَا عِنْدَ مَلِيْكِكُمْ وَاَرْفَعِهَا فِيْ دَرَجَاتِكُمْ وَ خَيْرٌ لَّكُمْ مِّنْ اِنْفَاقِ الذَّهَبِ وَالْوَرَقِ وَ خَيْرٌ لَّكُمْ مِّنْ اَنْ تَلْقَوْا عَدُوَّكُمْ فَتَضْرِبُوْا اَعْنَاقَهُمْ وَيَضْرِبُوْا اَعْنَاقَكُمْ قَالُوْا بَلٰى قَالَ ذِكْرُ اللّٰهِ۔ (رَوَاهُ مَالِكٌ وَاَحْمَدُ وَالتِّرْمَذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ) اِلَّا اَنَّ مَالِكًا وَقَفَهُ عَلٰى اَبِی الدَّرْدَآءِ

(الترمذی حدیث رقم ٣٤٣٧ وابن ماجه حدیث رقم ٣٧٩٠ والموطا واحمد فی المسند ٦/ ٤٤٧)

سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "کیا میں تم کو خبردار نہ کروں تمہارے بہترین اعمال سے اور بہت پاکیزہ اعمال کے تمہارے بادشاہ کے نزدیک اور بہت بلند اعمال کے تمہارے درجات میں اور بہتر تمہارے لئے سونے اور چاندی کے خرچ کرنے سے اور بہتر تمہارے لئے اس سے کہ اپنے دشمنوں سے ملو پھر تم ان کی گردنیں مارو اور وہ تمہاری گردنیں ماریں؟" صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا' ہاں خبر دیجئے' آپ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ کا ذکر۔" ❶ (مالک واحمد و ترمذی وابن ماجہ) مگر یہ کہ مالک نے موقوف بیان کی ہے یہ حدیث سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ پر۔

**حکم الحدیث:** اس کی سند صحیح ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ اللہ تعالیٰ کا ذکر الخ اب عام ہے کہ یہ ذکر زبان سے ہو یا دل سے یا دونوں سے' علماء ظاہر کے نزدیک جب تک زبان سے کوئی لفظ نہ نکالے تو وہ ذکر نہ ہوگا اور ادنی درجہ ذکر کا ان کے نزدیک یہ ہے کہ آدمی خود سنے۔ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ

٢٢٧٠- (١٠) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ قَالَ جَآءَ اَعْرَابِیٌّ اِلَى النَّبِیِّ ﷺ فَقَالَ اَیُّ النَّاسِ خَيْرٌ فَقَالَ طُوْبٰى لِمَنْ طَالَ عُمْرُهٗ وَحَسُنَ عَمَلُهٗ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَیُّ الْاَعْمَالِ اَفْضَلُ قَالَ اَنْ تُفَارِقَ الدُّنْيَا

سیدنا عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' کہا کہ ایک دیہاتی رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اس نے کہا کون سا آدمی بہتر ہے؟ آپ نے فرمایا: "اس کے لئے خوش خبری ہے کہ اس کی عمر دراز ہوئی اور اس کے عمل نیک ہوئے" اس نے کہا اے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



وَلِسَانُكَ رَطْبٌ مِّنْ ذِكْرِ اللّٰهِ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَ التِّرْمَذِيُّ) (الترمذی حدیث رقم ۲۴۳۱ والدارمی حدیث رقم ۲۷۴۸ واحمد فی المسند ۵/ ۴۳)

اللہ کے رسول! کون سا عمل بہتر ہے؟ آپ نے فرمایا: ''یہ کہ تو دنیا سے جدا ہو ❶ اور تیری زبان اللہ تعالیٰ کے ذکر سے تر ہو۔'' (احمد و ترمذی)

**حکم الحدیث**: اس کی سند صحیح ہے۔

**فوائد الحدیث**: ❶ تیری زبان تر ہو الخ اس میں بھی زبان کی قید لگائی کہ زبان سے ذکر کیا کر۔

۲۲۷۱ - (۱۱) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا مَرَرْتُمْ بِرِيَاضِ الْجَنَّةِ فَارْتَعُوْا قَالُوْا وَمَارِيَاضُ الْجَنَّةِ قَالَ حِلَقُ الذِّكْرِ (رواه الترمذی) (الترمذی حدیث رقم ۳۵۷۷ واحمد فی المسند ۳/ ۶۵)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس وقت کہ تم بہشت کے باغوں میں سے گذرو تو میوہ خوری کرو'' صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا' بہشت کے باغ کیا ہیں؟ آپ نے فرمایا: ❶ ''ذکر کے حلقے (مجالس)۔'' (ترمذی)

**حکم الحدیث**: یہ حدیث شواہد کی بنا پر حسن ہے۔

**فوائد الحدیث**: ❶ ذکر کے حلقے الخ اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جب ایسی جماعت پر گزر و جو اللہ عزوجل کو یاد کرتے ہوں تو تم بھی ان کے ساتھ بیٹھ کر اللہ تعالیٰ کو یاد کرو اور ذکر کے حلقوں کو بہشت کے باغ فرمایا اس لئے کہ آدمی ان کی وجہ سے بہشت میں داخل ہوتا ہے' امام نووی رحمہ اللہ نے کہا جیسے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا مستحب ہے' ویسے ہی ذکر کی مجالس میں بیٹھنا مستحب ہے اب عام ہے کہ یہ ذکر زبان سے ہو یا دل سے یا دونوں سے علماء ظاہر کے نزدیک جب تک زبان سے کوئی لفظ نہ نکالے وہ ذکر نہ ہوگا اور ذکر کا ادنیٰ درجہ ان کے نزدیک یہ ہے کہ آدمی خود سنے لیکن اہل تصوف کے نزدیک ذکر قلبی یعنی دل سے اللہ سبحانہ وتعالیٰ کو یاد کرنا سب سے اعلیٰ ہے وہ کہتے ہیں کہ ذکر قلب' صدقہ اور جہاد اور سب عبادات سے افضل ہے کیونکہ یہ تمام عبادات ہاتھ اور پاؤں سے ہوتی ہیں اور ذکر دل سے ہوتا ہے اور دل ہاتھ اور پاؤں سے اشرف ہے اور یہی ذکر جہاد اکبر ہے نہ وہ ذکر جس میں آدمی چیخے چلائے اور صحیح قول اس باب میں یہ ہے کہ جو اذکار آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے خاص خاص اوقات میں وارد ہیں ان کو سنت کے موافق زبان سے ادا کرے جیسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم ادا کیا کرتے تھے اور جو اذکار آپ سے جہراً منقول ہیں ان کو جہر سے ادا کرے اور جو آہستہ منقول ہیں' انہیں آہستہ سے ادا کرے لیکن جہر میں مبالغہ کرنا اور نعرے مارنا اور ضرب لگانا جو آج کل کے دور میں صوفیاء یا نام نہاد علماء سکھلاتے ہیں یہ سنت کے خلاف ہے' آواز صرف اس قدر بلند ہونی چاہیے کہ پاس والا آدمی سن لے اور پوشیدگی اس قدر کہ خود سنے' یہ طریقہ افضل ہے اور فقر کا مدار دو چیزوں پر ہے' ایک خالی کرنا دل کا ماسویٰ اللہ سے یعنی ہر ایک لذت اور دنیا کی ہر ایک چیز کی محبت سے' دوسرے بھر دینا دل کا اللہ تعالیٰ کی محبت اور اس کی یاد سے۔

۲۲۷۲ - (۱۲) وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ قَعَدَ مَقْعَدًا لَّمْ يَذْكُرِ اللّٰهَ فِيْهِ كَانَتْ عَلَيْهِ مِنَ اللّٰهِ تِرَةٌ وَّمَنِ اضْطَجَعَ مَضْجَعًا لَا يَذْكُرُ اللّٰهَ فِيْهِ كَانَتْ عَلَيْهِ مِنَ اللّٰهِ تِرَةٌ۔ (رواه ابو داؤد) (ابو داؤد حدیث رقم ۴۸۵۶)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص کہ ایک مجلس میں بیٹھے اور اللہ تعالیٰ کو اس میں نہ یاد کرے تو اس پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے حسرت کا باعث ہوگا اور جو شخص کہ خواب گاہ میں لیٹے کہ اس میں اللہ تعالیٰ کو نہ یاد کرے تو اس پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے حسرت کا باعث ہو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


گا۔'' (ابوداؤد)

**حکم الحدیث**: یہ حدیث صحیح ہے۔

٢٢٧٣ - (١٣) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا مِنْ قَوْمٍ يَّقُوْمُوْنَ مِنْ مَّجْلِسٍ لَا يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ فِيْهِ اِلَّا قَامُوْا عَنْ مِثْلِ جِيْفَةِ حِمَارٍ وَ كَانَ عَلَيْهِمْ حَسْرَةٌ۔ (رواه احمد و ابوداؤد) (ابوداؤد حديث رقم ٤٨٥٥ واحمد في المسند ٢/ ٣٨٩)

انہی (سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''نہیں کوئی قوم کہ ایک مجلس سے کھڑے ہوں اس میں اللہ تعالیٰ کو یاد نہ کیا ہو' مگر کھڑے ہوئے مردار گدھے کی مانند اور ان پر حسرت ہوگی۔'' (احمد و ابوداؤد)

**حکم الحدیث**: یہ حدیث صحیح ہے۔

٢٢٧٤ - (١٤) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا جَلَسَ قَوْمٌ مَّجْلِسًا لَّمْ يَذْكُرُوا اللّٰهَ فِيْهِ وَلَمْ يُصَلُّوْا عَلٰى نَبِيِّهِمْ اِلَّا كَانَ عَلَيْهِمْ تِرَةٌ فَاِنْ شَآءَ عَذَّبَهُمْ وَاِنْ شَآءَ غَفَرَلَهُمْ (رواه الترمذى) (الترمذى حديث رقم ٣٤٤٠ واحمد في المسند ٢/ ٤٥٣)

انہی (سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کوئی قوم کسی مجلس میں نہیں بیٹھی کہ اس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا' نہ اپنے نبی پر درود بھیجا مگر وہ مجلس ان پر ہوگی افسوس' پھر اگر وہ چاہے ان کو عذاب کرے اور اگر چاہے ان کو بخشے۔'' (ترمذی)

**حکم الحدیث**: اس کی سند صحیح ہے۔

٢٢٧٥ - (١٥) وَعَنْ اُمِّ حَبِيْبَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ كُلُّ كَلَامِ ابْنِ اٰدَمَ عَلَيْهِ لَا لَهٗ اِلَّا اَمْرٌ بِمَعْرُوْفٍ اَوْنَهْيٌ عَنْ مُّنْكَرٍ اَوْ ذِكْرُ اللّٰهِ. (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ) وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ۔ (ابن ماجه حديث رقم ٣٩٧٤)

اِم المؤمنین سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ابن آدم کا ہر کلام اس پر وبال (یعنی اس پر حسرت) ہے اس کو نفع نہیں مگر نیکی کے ساتھ امر کرنا یا برائی سے منع کرنا یا اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا۔'' (ترمذی و ابن ماجہ) اور ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے۔

**حکم الحدیث**: اس کی سند ضعیف ہے۔

٢٢٧٦ - (١٦) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تُكْثِرُوا الْكَلَامَ بِغَيْرِ ذِكْرِ اللّٰهِ فَاِنَّ كَثْرَةَ الْكَلَامِ بِغَيْرِ ذِكْرِ اللّٰهِ قَسْوَةٌ لِّلْقَلْبِ وَاِنَّ اَبْعَدَ النَّاسِ مِنَ اللّٰهِ الْقَلْبُ الْقَاسِيْ۔ (رواه الترمذى) (الترمذى الحديث ٢٤١١)

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کے ذکر کے بغیر زیادہ کلام نہ کرو' اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کے ذکر کے بغیر زیادہ کلام کرنا دل کی سختی کا سبب ❶ ہے اور آدمیوں کا بہت دور اللہ تعالیٰ سے سخت دل ہے۔'' (ترمذی)

**حکم الحدیث**: اس کی سند ضعیف ہے۔

**فوائد الحدیث**: ❶ سختی دل کا سبب ہے الخ یعنی زیادہ کلام کرنے والا حق بات نہیں سنتا اور لوگوں سے ملنا جلنا اور اللہ تعالیٰ سے کم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ڈرتا ہے اور آخرت سے غافل رہتا ہے۔ منہ''

٢٢٧٧ - (١٧) وَعَنْ ثَوْبَانَ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِيْ بَعْضِ اَسْفَارِهٖ فَقَالَ بَعْضُ اَصْحَابِهٖ نَزَلَتْ فِي الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ لَوْ عَلِمْنَا اَيُّ الْمَالِ خَيْرٌ فَنَتَّخِذَهٗ فَقَالَ اَفْضَلُهٗ لِسَانٌ ذَاكِرٌ وَقَلْبٌ شَاكِرٌ وَ زَوْجَةٌ مُؤْمِنَةٌ تُعِيْنُهٗ عَلٰى اِيْمَانِهٖ (رواه احمد والترمذى و ابن ماجة) (ابن ماجة حديث رقم ١٨٥٦ مع تغيير واحمد في المسند ٥/ ٢٧٨)

سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب یہ آیت ''اور وہ لوگ کہ سونا اور چاندی جمع کرتے ہیں نازل ہوئی تو اس وقت ہم نبی ﷺ کے ساتھ تھے آپ کے بعض سفروں میں' آپ کے بعض اصحاب رضی اللہ عنہم نے کہا کہ یہ آیت سونے اور چاندی کے بارہ میں اتری ہے کاش کہ ہم جانیں کہ کون سا مال بہتر ہے' کہ ہم اس کو جمع کریں؟ آپ نے فرمایا: ''بہترین ❶ مال زبان ہے اللہ تعالیٰ کو یاد کرنے والی اور شکر کرنے والا دل اور مسلمان بیوی کہ اس کی مدد کرے اس کے ایمان ❷ پر۔''

(احمد و ترمذی و ابن ماجہ)

**حکم الحدیث:** یہ حدیث منقطع ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ فرمایا بہترین مال الخ ظاہر میں اگرچہ سوال تعین مال سے تھا لیکن ان کی مراد یہ تھی کہ ایسی چیز سے مطلع فرمائیں کہ جو حاجات کے پیش آنے کے وقت نفع دے اس لئے آپ نے وہ چیزیں بتائیں کہ مفید ہیں۔ ❷ اس کے ایمان پر الخ یعنی اس کے دین کی مددگار رہے کہ نماز روزہ یاد دلائے اور دوسری عبادات اور اس کو زنا اور دوسری تمام حرام چیزوں سے منع فرمائے۔ منہ''

## اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ (تیسری فصل)

٢٢٧٨ - (١٨) عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ خَرَجَ مُعَاوِيَةُ عَلٰى حَلْقَةٍ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ مَا اَجْلَسَكُمْ قَالُوْا جَلَسْنَا نَذْكُرُ اللّٰهَ قَالَ آللّٰهِ مَا اَجْلَسَكُمْ اِلَّا ذَالِكَ قَالُوْا آللّٰهِ مَا اَجْلَسَنَا غَيْرُهٗ قَالَ اَمَا اِنِّيْ لَمْ اَسْتَحْلِفْكُمْ تُهْمَةً لَّكُمْ وَمَا كَانَ اَحَدٌ بِمَنْزِلَتِيْ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَقَلَّ عَنْهُ حَدِيْثًا مِّنِّيْ وَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ خَرَجَ عَلٰى حَلْقَةٍ مِّنْ اَصْحَابِهٖ فَقَالَ مَا اَجْلَسَكُمْ هٰهُنَا قَالُوْا جَلَسْنَا نَذْكُرُ اللّٰهَ وَنَحْمَدُهٗ عَلٰى مَا هَدَانَا لِلْاِسْلَامِ وَمَنَّ بِهٖ عَلَيْنَا قَالَ آللّٰهِ مَا اَجْلَسَكُمْ اِلَّا ذَالِكَ قَالُوْا آللّٰهِ مَا اَجْلَسَنَا اِلَّا ذَالِكَ قَالَ اَمَا اِنِّيْ لَمْ اَسْتَحْلِفْكُمْ تُهْمَةً لَّكُمْ وَلٰكِنَّهٗ اَتَانِيْ جِبْرِيْلُ فَاَخْبَرَنِيْ اَنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ يُبَاهِيْ بِكُمُ

سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ معاویہ رضی اللہ عنہ ایک حلقہ (مجلس) پر نکلے کہ مسجد میں تھا کہا تم کو کس چیز نے بٹھایا ہے؟ انہوں نے کہا' ہم اللہ تعالیٰ کی یاد کرنے کے لئے بیٹھے ہیں' کہا اللہ کی قسم! نہیں بٹھایا ہے تم کو مگر اسی نے؟ انہوں نے کہا' اللہ کی قسم! ہم کو اس کے بغیر کسی نے نہیں بٹھایا' معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا' خبردار رہو! میں نے تم کو تم پر تہمت رکھنے کے لئے قسم نہیں دی اور رسول اللہ ﷺ سے حدیث کو کم نقل کرنے میں میرے مرتبہ کا کوئی ❶ شخص نہیں ہے اور تحقیق رسول اللہ ﷺ ایک حلقہ پر نکلے اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے' آپ نے کہا کس چیز نے تم کو اس جگہ بٹھایا؟ انہوں نے عرض کیا' ہم اللہ کی یاد کرنے بیٹھے ہیں اور ہم اس کی تعریف کرتے ہیں کہ ہم کو اس نے اسلام کا راستہ دکھایا ہے اور ہم پر اس کا احسان رکھا ہے'

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اَلْمَلٰٓئِكَةَ۔ (رواه مسلم) (مسلم حديث رقم (٤٠ ـ ٢٧٠١) واحمد فی المسند ٤ / ٩٢)

آپ نے فرمایا: اللہ کی قسم! تم کو نہیں ❷ بٹھایا مگر اسی نے؟'' انہوں نے عرض کیا' اللہ کی قسم! ہم کو نہیں بیٹھایا مگر اسی نے؟ آپ نے فرمایا: ''خبردار رہو! میں نے تم کو تم پر تہمت رکھنے کے لئے قسم نہیں دی لیکن میرے پاس جبرائیل علیہ السلام آئے انہوں نے مجھ کو خبر دی کہ اللہ عزوجل تمہارے ❸ ساتھ فرشتوں سے فخر کرتا ہے۔'' (مسلم)

**فوائد الحديث:** ❶ اور میرے مرتبہ میں کوئی نہیں تھا الخ یعنی میں سب لوگوں سے کم حدیث روایت کرتا ہوں۔ ❷ اللہ کی قسم ہے تم کو نہیں بٹھایا مگر اسی نے الخ معمول ہے کہ کمال خوشی میں کبھی اپنے دوست سے یقینی بات کو قسم دے کر پوچھتے ہیں تاکہ دوبارہ تازہ خوشی حاصل ہو اسی قسم کی آپ نے صحابہ رضی اللہ عنہم کو قسم دلائی' پھر کمال شفقت سے فرما بھی دیا کہ میرا قسم دلانا بدگمانی کی وجہ سے نہیں ہے تاکہ صحابہ رضی اللہ عنہم کو رنج (تکلیف) نہ ہو۔ ❸ اللہ عزوجل تمہارے ساتھ فرشتوں سے فخر کرتا ہے الخ یعنی ان کی خوبی اور کثرت ثواب بیان کرتا ہے کہ اس کے باوجود کہ بنی آدم شہوت اور غضب کے جال میں گرفتار ہیں' پھر بھی وہ میری یاد سے غافل نہیں' اس حدیث سے ذکر کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی۔

٢٢٧٩ - (١٩) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ اَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ شَرَائِعَ الْاِسْلَامِ قَدْ كَثُرَتْ عَلَيَّ فَاَخْبِرْنِيْ بِشَيْءٍ اَتَشَبَّثُ بِهٖ قَالَ لَا يَزَالُ لِسَانُكَ رَطْبًا مِّنْ ذِكْرِ اللّٰهِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ) وَقَالَ التِّرْمَذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ (الترمذی حدیث رقم ٣٤٣٥ وابن ماجه حديث رقم ٣٧٩٣)

سیدنا عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے کہا' اے اللہ کے رسول! اسلام کے احکام مجھ پر بہت ہیں ❶ پس مجھ کو ایسی چیز کے ساتھ خبر دیجئے کہ اس کے ساتھ بھروسا کروں ❷ آپ نے فرمایا: ''تیری زبان ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی یاد سے تر رہے۔'' (ترمذی و ابن ماجہ) اور ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن غریب ہے

**حكم الحديث:** اس کی سند صحیح ہے۔

**فوائد الحديث:** ❶ مجھ پر بہت ہیں الخ یعنی سلام میں بہت سے اعمال خیر ہیں اور ہر ایک کے شرائط اور احکام ہیں۔ منہ
❷ میں اس کے ساتھ بھروسا کروں الخ یعنی ہر حال میں اٹھتے بیٹھتے' کھاتے پیتے' تنہائی اور صحبت جوانی اور پیری طاقت اور ناطاقتی صحت اور بیماری میں۔ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ

٢٢٨٠ - (٢٠) وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ سُئِلَ اَيُّ الْعِبَادِ اَفْضَلُ وَاَرْفَعُ دَرَجَةً عِنْدَاللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ اَلذَّاكِرُوْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّالذَّاكِرَاتُ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمِنَ الْغَازِيْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَالَ لَوْ ضَرَبَ بِسَيْفِهٖ فِي الْكُفَّارِ وَ الْمُشْرِكِيْنَ حَتّٰى يَنْكَسِرَ وَ يَخْتَضِبَ دَمًا فَاِنَّ الذَّاكِرَ لِلّٰهِ اَفْضَلُ مِنْهُ دَرَجَةً۔

سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سوال کئے گئے کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے نزدیک کون سا بندہ بہتر اور درجہ میں بلند تر ہے؟ آپ نے فرمایا: ''مرد اور عورتیں اللہ تعالیٰ کو بہت یاد کرنے والے'' کہا گیا اے اللہ کے رسول! اور جہاد کرنے والے سے بھی افضل ہے؟ آپ نے فرمایا: ''اگر اپنی تلوار کافروں اور مشرکوں میں چلائے یہاں تک کہ وہ ٹوٹ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



(رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ) وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ۔
(الترمذی حدیث رقم ٣٤٣٦ واحمد فی المسند ٣/ ٧٥)

جائے اور وہ خون سے رنگین ہو جائے تو تحقیق اللہ تعالیٰ کو یاد کرنے والا اس سے درجہ میں بہتر ہے۔" (احمد ترمذی) اور کہا یہ حدیث غریب ہے۔

**حکم الحدیث**: اس کی سند ضعیف ہے۔

٢٢٨١- (٢١) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلشَّيْطٰنُ جَاثِمٌ عَلٰى قَلْبِ ابْنِ اٰدَمَ فَاِذَا ذَكَرَ اللّٰهَ خَنَسَ وَاِذَا غَفَلَ وَسْوَسَ۔ (رواه البخاری تعليقًا)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "شیطان ابن آدم کے دل سے چمٹا رہتا ہے تو جب ابن آدم اللہ تعالیٰ کو یاد کرتا ہے تو شیطان ہٹ جاتا ہے اور جب یہ غافل ہوتا ہے تو وہ وسوسہ ڈالتا ہے۔" (یہ بخاری نے نقل کی بطریق تعلیق ❶ کے)

**فوائد الحدیث**: ❶ یعنی بغیر سند کے۔

٢٢٨٢- (٢٢) وَعَنْ مَالِكٍ قَالَ بَلَغَنِيْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ ذَاكِرُ اللّٰهِ فِي الْغَافِلِيْنَ كَالْمُقَاتِلِ خَلْفَ الْفَارِيْنَ وَذَاكِرُ اللّٰهِ فِي الْغَافِلِيْنَ كَغُصْنٍ اَخْضَرَ فِيْ شَجَرٍ يَابِسٍ۔

امام مالک رحمہ اللہ فرماتے ہیں مجھے یہ معلوم ہوا کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے: اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والا غافلوں میں مانند لڑنے والے کے ہے بھاگنے والوں کے پیچھے اور اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والا غافلوں میں سبز ٹہنی کے مانند ہے خشک درخت میں۔

٢٢٨٣- (٢٣) وَفِيْ رِوَايَةٍ مَثَلُ الشَّجَرَةِ الْخَضْرَاءِ فِيْ وَسْطِ الشَّجَرِ وَذَاكِرُ اللّٰهِ فِي الْغَافِلِيْنَ مِثْلُ مِصْبَاحٍ فِيْ بَيْتٍ مُظْلِمٍ وَذَاكِرُ اللّٰهِ فِي الْغَافِلِيْنَ يُرِيْهِ اللّٰهُ مَقْعَدَهُ مِنَ الْجَنَّةِ وَهُوَ حَيٌّ وَ ذَاكِرُ اللّٰهِ فِي الْغَافِلِيْنَ يُغْفَرُ لَهُ بِعَدَدِ كُلِّ فَصِيْحٍ وَاَعْجَمَ وَالْفَصِيْحُ بَنُوْ اٰدَمَ وَالْاَعْجَمُ الْبَهَائِمُ (رواه رزين)

ایک روایت میں ہے سبز درخت کی مانند درختوں کے درمیان میں اور اللہ کا ذکر کرنے والا غافلوں میں مانند چراغ کے ہے اندھیرے گھر میں اور غافلوں میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والے کو دکھا ❶ دیتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو زندگی ہی میں اس کی جگہ کو جو جنت میں ہے اور غافلوں میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والا اس کے لئے گناہ بخشے جاتے ہیں بقدر گنتی ہر فصیح اور عجم کے اور فصیح سے مراد آدم کے بیٹے اور عجم سے مراد جانور ہیں۔ (رزین)

**فوائد الحدیث**: ❶ دکھلاتا ہے الخ یعنی خواب میں یا ایسا عزم بالجزم بخشتا ہے کہ گویا اس کو دیکھ رہا ہے۔

٢٢٨٤- (٢٤) وَعَنْ مُعَاذِبْنِ جَبَلٍ قَالَ مَا عَمِلَ الْعَبْدُ عَمَلًا اَنْجٰى لَهُ مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ مِنْ ذِكْرِ اللّٰهِ (رواه مالك والترمذی وابن ماجة) (الترمذی حديث

سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا نہیں عمل کرتا بندہ کوئی عمل کہ اس کو عذاب الٰہی سے زیادہ نجات دلانے والا ہو اللہ کے ذکر سے۔ (مالک و ترمذی و ابن ماجہ)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



رقم ۳٤۳۷ وابن ماجه حديث رقم ۳۷۹۰)

**حکم الحدیث:** اس کی سند موقوفاً صحیح ہے۔

۲۲۸۵ - (۲۵) وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی يَقُوْلُ اَنَا مَعَ عَبْدِیْ اِذَا ذَكَرَنِیْ وَتَحَرَّكَتْ بِیْ شَفَتَاهُ (رواه البخاری) (البخاری تعليقاً ۱۳/ ٥۸۰ فی باب ((ولا تحرك لسانك لتعجل به))

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں اپنے بندہ کے ساتھ ہوں جس وقت کہ وہ مجھ کو یاد کرتا ہے اور میرے ذکر کے ساتھ دونوں ❶ ہونٹ ہلاتا ہے۔'' (بخاری)

**حکم الحدیث:** میں اس کی سند سے واقف نہیں ہو سکا۔

**فوائد الحدیث:** ❶ اپنے دونوں ہونٹ الخ اس حدیث سے بھی علماء ظاہر نے استدلال کیا ہے کہ ذکر میں زبان سے کہنا ضروری ہے اگرچہ آہستہ ہی ہو دوسری حدیث میں ہے کہ لوگوں نے زور سے اللہ تعالیٰ کی یاد شروع کی یعنی بہت چلا کر تو آپ نے ارشاد فرمایا تم اس کو یاد نہیں کرتے جو بہرہ اور غائب ہے اپنے آپ پر آسانی کرو اور دوسری روایت میں ہے کہ وہ تم سے زیادہ قریب ہے تمہارے پالان کے آگے کی لکڑی سے یا تمہارے اونٹ کی گردن سے اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ ہر جگہ اور ہر چیز کو سنتا ہے اور دیکھتا ہے لہٰذا چلانے کی ضرورت نہیں اگرچہ اس کی ذات مقدس عرش معلی پر ہے مگر اس کا سمع اور بصر ہر جگہ ہے۔ منہ''

۲۲۸٦ - (۲٦) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ لِكُلِّ شَیْءٍ صَقَالَةٌ وَصَقَالَةُ الْقُلُوْبِ ذِكْرُ اللّٰهِ وَمَا مِنْ شَیْءٍ اَنْجٰی مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ مِنْ ذِكْرِ اللّٰهِ قَالُوْا وَلَا الْجِهَادُ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَالَ وَلَا اَنْ يَّضْرِبَ بِسَيْفِهٖ حَتّٰی يَنْقَطِعَ۔ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِیُّ فِی الدَّعْوَاتِ الْكَبِيْرِ)

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت نقل فرماتے ہیں کہ آپ فرماتے تھے: ''ہر چیز کے لئے صفائی ہے اور صفائی دلوں کی اللہ تعالیٰ کی یاد ہے اور اللہ تعالیٰ کے ذکر سے کوئی چیز زیادہ نہیں کہ جو اللہ تعالیٰ کے عذاب سے نجات دے'' صحابہ نے عرض کیا: ''اور نہ جہاد اللہ کی راہ میں؟'' آپ نے فرمایا: ''اور نہ جہاد اگرچہ جہاد کرنے والے کی تلوار لڑتے لڑتے ٹوٹ جائے۔'' (بیہقی فی الدعوات الکبیر)

❁❁❁

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



# كِتَابُ اَسْمَآءِ اللّٰهِ تَعَالٰى

# اللہ تعالیٰ کے ناموں کے بیان میں

## اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ (پہلی فصل)

۲۲۸۷ - (۱) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ لِلّٰهِ تَعَالٰى تِسْعَةً وَّتِسْعِيْنَ اِسْمًا مِائَةً اِلَّا وَاحِدَةً مَّنْ اَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ وَ فِیْ رِوَايَةٍ وَهُوَ وِتْرٌ يُحِبُّ الْوِتْرَ۔ (متفق علیه) (البخاری حدیث رقم ٦٤١٠ ومسلم حدیث رقم (٥- ٢٦٧٧) واحمد فی المسند ٢/ ٢٦٧)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ کے ننانوے ❶ نام ہیں جو شخص ان کو یاد کرے (تو وہ) بہشت میں داخل ہوگا“ اور ایک روایت میں ہے ”اللہ تعالیٰ طاق ہے طاق کو دوست ❷ رکھتا ہے۔“ (بخاری و مسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں الخ حق تعالیٰ کے نام بے شمار ہیں اس لیے کہ صفات الٰہی کی کوئی حد نہیں چنانچہ ان ننانوے ناموں کے علاوہ بھی قرآن اور حدیث میں بہت سے اسماء الٰہی ثابت ہیں جیسے وتر، فاتر، محیط، علام، ملیك، رفیع، ذوالطول ذی المعارج، مولی، نصیر، رب، ناصر، شدید العقاب، قابل التوب اور غافر الذنب ہے کہ ان کے یاد کر لینے سے بہشت حاصل ہوتی ہے۔ ❷ طاق کو دوست رکھتا ہے الخ اسی وجہ سے اکثر عبادات طاق ہیں جیسے پانچ نمازیں، تین بار طہارت، سات بار طواف، سات بار سعی، ایام تشریق بھی تین ہیں، سات بار رمی، زکوٰۃ کا نصاب پانچ وسق یا پانچ اوقیہ یا پانچ اونٹ ہے۔ (نووی)

## اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ (دوسری فصل)

۲۲۸۸ - (۲) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِلّٰهِ تَعَالٰى تِسْعَةً وَّتِسْعِيْنَ اِسْمًا مَنْ اَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ الْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ الْغَفَّارُ الْقَهَّارُ الْوَهَّابُ الرَّزَّاقُ الْفَتَّاحُ الْعَلِيْمُ الْقَابِضُ الْبَاسِطُ الْخَافِضُ الرَّافِعُ الْمُعِزُّ الْمُذِلُّ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ الْحَكِيْمُ الْعَدْلُ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ الْحَلِيْمُ الْعَظِيْمُ الْغَفُوْرُ الشَّكُوْرُ

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں جو کوئی ان کو یاد کرے تو وہ بہشت میں داخل ہوگا“ وہ نام یہ ہیں: وہ اللہ ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں، بخشنے والا مہربان، بادشاہ حقیقی، نہایت پاک، سلامت و بے عیب، ❶ امن دینے والا، نگہبان غالب، مغلوب کرنے والا، کبریائی والا، عدم سے پیدا کرنے والا، صورت بنانے والا، بہت ہی بخشنے والا، غالب، بہت دینے والا، رزق پیدا کرنے والا، حکم کرنے والا، جاننے والا، تنگ کرنے والا، فراخ کرنے والا، پست کرنے والا، بلند کرنے والا، عزت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



الْعَلِيُّ الْكَبِيرُ الْحَفِيظُ الْمُقِيتُ الْحَسِيبُ الْجَلِيلُ الْكَرِيمُ الرَّقِيبُ الْمُجِيبُ الْوَاسِعُ الْحَكِيمُ الْوَدُودُ الْمَجِيدُ الْبَاعِثُ الشَّهِيدُ الْحَقُّ الْوَكِيلُ الْقَوِيُّ الْمَتِينُ الْوَلِيُّ الْحَمِيدُ الْمُحْصِي الْمُبْدِئُ الْمُعِيدُ الْمُحْيِي الْمُمِيتُ الْحَيُّ الْقَيُّومُ الْوَاجِدُ الْمَاجِدُ الْوَاحِدُ الْأَحَدُ الصَّمَدُ الْقَادِرُ الْمُقْتَدِرُ الْمُقَدِّمُ الْمُؤَخِّرُ الْأَوَّلُ الْآخِرُ الظَّاهِرُ الْبَاطِنُ الْوَالِيُّ الْمُتَعَالِي الْبَرُّ التَّوَّابُ الْمُنْتَقِمُ الْعَفُوُّ الرَّءُوفُ مَالِكُ الْمُلْكِ ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ الْمُقْسِطُ الْجَامِعُ الْغَنِيُّ الْمُغْنِي الْمَانِعُ الضَّارُّ النَّافِعُ النُّورُ الْهَادِي الْبَدِيعُ الْبَاقِي الْوَارِثُ الرَّشِيدُ الصَّبُورُ. (رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعْوَاتِ الْكَبِيرِ) وَقَالَ التِّرْمَذِيُّ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ۔ (الترمذی حدیث رقم ٣٥٧٤)

دینے والا' ذلیل و رسوا کرنے والا' سننے والا' دیکھنے والا' حکم کرنے والا انصاف کرنے والا' باریک بین' دل کی باتوں پر خبردار' بردبار' بزرگ' بہت بخشنے والا' قدردان' بلند مرتبہ' ذات میں بڑا' نگاہ رکھنے والا' قوت کا پیدا کرنے والا' کفایت کرنے والا' بزرگ قدر' بڑا سخی' نگہبانی کرنے والا' قبول کرنے والا' علم میں فراخ و دانش مند' دوست رکھنے والا' بزرگ و شریف' اٹھانے والا' حاضر' ثابت' کارساز' قوت والا استوار سب امور میں' مددگار' تعریف کیا گیا' گھیرنے والا' پہلی بار پیدا کرنے والا' دوبارہ پیدا کرنے والا' زندہ کرنے والا' مارنے والا' زندہ' قائم' غنی' بزرگ' اکیلا' بے پروا' قدرت والا' قدرت ظاہر کرنے والا' آگے کرنے والا' پیچھے ڈالنے والا' سب سے پہلے سب سے پیچھے' اوپر ہر چیز سے نزدیک' کارساز' بہت بلند' نہایت احسان کرنے والا' توبہ قبول کرنے والا' بدلہ لینے والا' درگذر کرنے والا' بہت مہربان' مالک سارے جہاں کا' صاحب بزرگی اور بخشش کا عدل کرنے والا' جمع کرنے والا' ہر چیز سے بے پروا' بے پروا کرنے والا' باز رکھنے والا' ضرر پہنچانے والا' نفع پہنچانے والا' روشن کرنے والا' راہ دکھانے والا' پیدا کرنے والا' ہمیشہ رہنے والا' باقی عالم کا رہنما' بردبار۔'' (ترمذی و بیہقی فی الدعوات الکبیر) اور ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے۔

**حکم الحدیث:** اس کی سند ضعیف ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ امن دینے والا الخ یعنی مومنین کو ہول قیامت سے یا اپنے دین حق کا باور کرنے والا۔ غالب یعنی باعزت۔ درست کرنے والا ٹوٹے پھوٹے کو جوڑنے والا۔ نہایت بزرگ گھمنڈ والا۔ عدم سے پیدا کرنے والا بغیر نمونہ دیکھے عالم کا بنانے والا۔ صورت بنانے والا ہر مخلوق کی یعنی مناسب شکل اور صورت عطا کرنے والا۔ بخشنے والا اور اپنے بندوں کے عیب اور گناہ ڈھانپنے والا۔ غالب یعنی سب پر۔ بہت دینے والا یعنی عوض کے بغیر۔ حکم کرنے والا اور رزق اور رحمت کے دروازے کھولنے والا۔ جاننے والا الخ یعنی ظاہر اور پوشیدہ کا۔ تنگ کرنے والا الخ یعنی ارواح اور روزی کا بند کرنے والا۔ فراخ یعنی کشادہ کرنے والا رزق کا اور جاری کرنے والا ابدان میں ارواح کا۔ مغروروں اور کافروں کو پست کرنے والا۔ بلند کرنے والا یعنی مومنین منکسرین کو۔ یعنی آواز کو سننے والا۔ دیکھنے والا یعنی ہر چیز کو۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



بردبار بڑی سمائی والا کہ اہل کفر وفسق کو جلد نہیں پکڑتا۔ بزرگ جس کی بڑائی وہم وخیال سے باہر ہے۔ بلند مرتبہ یعنی سب سے اونچا۔ بڑا یعنی سب سے۔ نگاہ رکھنے والا یعنی اپنی مخلوق کو۔ تمام عالم کو کفایت کرنے والا اس کے علاوہ کسی دوسرے کی حاجت نہیں۔ بڑا سخی جس کی عطاء کی انتہا نہیں۔ نگہبانی کرنے والا یعنی ہر شے کا۔ قبول کرنے والا یعنی دعا کا۔ دوست رکھنے والا یعنی نیکوں کا۔ اٹھانے والا یعنی قبروں سے مردوں کو۔ حاضر یعنی ہر چیز اس کے سامنے حاضر ہے۔ ثابت' سچ مچ جس کی ذات اور صفات میں کچھ بھی دھوکا نہیں۔ کارساز یعنی سارے عالم کا روزی رساں اور ضامن۔ استوار یعنی سب امور میں جس کو تھکاوٹ اور ماندگی (سستی) نہیں۔ زندہ یعنی بذات خود۔ قائم یعنی بذات خود اور جہان کا تھامنے والا۔ غنی جس کو کسی چیز کی ضرورت نہیں۔ اکیلا یعنی ذات وصفات میں جس کا کوئی دوسرا نہیں۔ بے پرواہ اور سردار دائمی جو نہ کھائے نہ پیئے' سب اس کے محتاج ہیں وہ سب سے بے نیاز ہے۔ سب سے اوپر جس کے اوپر کوئی نہیں۔ ہر چیز کے نزدیک علم کے ساتھ جس کے ورے کوئی چیز نہیں۔ بہت بلند جس کا وصف نہ ہو سکے۔ نہایت احسان کرنے والا یعنی اپنے بندوں اور تمام مخلوقات پر۔ بدلہ لینے والا اور بدکاروں کو سزا دینے والا۔ درگزر کرنے والا یعنی گناہ گاروں سے اور ان کے گناہوں کا مٹانے والا۔ سارے جہان کا مالک جو چاہے سو کرے۔ جمع کرنے والا یعنی قیامت میں خلائق کو۔ بے پرواہ کرنے والا جس کو چاہے۔ روشن کرنے والا الخ یعنی بذات خود ظاہر اور غیر کا ظاہر کرنے والا جس کے نور سے ایمان کا ظہور ہے۔ راہ دکھلانے والا اور مطلب پر پہنچانے والا۔ پیدا کرنے والا یعنی جہان کو نمونہ کے بغیر ہمیشہ یعنی موجود دائمی ہمیشہ قائم۔ وارث یعنی فنائے عالم کے بعد قائم رہنے والا۔

صابر' جو بدکاروں کو جلد نہیں پکڑتا۔ گھیرنے والا الخ یعنی ہر چیز کو اور ایک ذرہ بھی اس کے علم سے باہر نہیں۔ منہٗ

۲۲۸۹- (۳) عَنْ بُرَيْدَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ سَمِعَ رَجُلًا يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ بِاَنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِيْ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ فَقَالَ دَعَا اللّٰهَ بِاسْمِهِ الْاَعْظَمِ الَّذِيْ اِذَا سُئِلَ بِهٖ اَعْطٰى وَاِذَا دُعِيَ بِهٖ اَجَابَ (رواه الترمذی و ابوداؤد) (ابوداؤد حدیث رقم ۱۴۹۳ والترمذی حدیث رقم ۳۵۴۲ وابن ماجه حدیث رقم ۳۸۵۷)

سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' نبی ﷺ نے ایک شخص کو کہتے ہوئے سنا: ''یاالٰہی! میں تجھ سے اس لیے مانگتا ہوں کہ تو اللہ ہے' تیرے سوا کوئی معبود نہیں' تو ایک' بے نیاز ایسا ہے کہ نہ (تو نے) جنا اور نہ (تو) جنا گیا اور اس کا کوئی ہم سر نہیں' تو آپ نے فرمایا: ''اس نے اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی اس کے اسم اعظم کے ساتھ' ایسا اسم اعظم کہ جب اس کے ساتھ مانگا جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ دیتا ہے اور جس وقت دعا کی جاتی ہے اس کے ساتھ تو وہ قبول کرتا ہے۔'' (ترمذی' ابوداؤد)

**حکم الحدیث**: اس کی سند صحیح ہے۔

۲۲۹۰- (۴) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْمَسْجِدِ وَرَجُلٌ يُصَلِّيْ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ بِاَنَّ لَكَ الْحَمْدُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْحَنَّانُ الْمَنَّانُ بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ اَسْاَلُكَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ دَعَا اللّٰهَ بِاسْمِهِ الْاَعْظَمِ الَّذِيْ اِذَا دُعِيَ بِهٖ اَجَابَ

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' میں نبی ﷺ کے پاس مسجد میں بیٹھا تھا اور ایک شخص نماز پڑھ رہا تھا' پس اس نے کہا' یاالٰہی! میں تجھ سے اپنا مطلب مانگتا ہوں کہ تیرے لئے ہی سب تعریف ہے' تیرے سوا کوئی معبود نہیں' مہربان' بہت دینے والا' آسمان وزمین کا پیدا کرنے والا' اے صاحب بزرگی اور بخشش کے! اے زندہ! اے تھامنے والے! میں تجھ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



وَإِذَا سُئِلَ بِهٖ أَعْطٰی۔ (رواہ الترمذی وابوداوٗد و النسائی وابن ماجۃ) (ابوداوٗد حدیث رقم ۱۴۹۵ والنسائی حدیث رقم ۱۳۰۰ وابن ماجہ حدیث رقم ۳۸۵۸ واحمد فی المسند ۳/ ۱۲۰)

سے سوال کرتا ہوں' نبی ﷺ نے فرمایا: ''اس شخص نے اللہ تعالیٰ کے اس اسم اعظم کے ساتھ دعا مانگی ہے کہ جب اس کے ساتھ مانگا جائے تو وہ قبول کرتا ہے اور جب اس کے ساتھ اس سے سوال کیا جائے تو وہ دیتا ہے۔'' (ترمذی ابوداوٗد ونسائی وابن ماجہ)

**حکم الحدیث:** اس کی سند صحیح ہے۔

۲۲۹۱- (۵) وَعَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ اِسْمُ اللّٰهِ الْأَعْظَمُ فِي هَاتَيْنِ الْأٰيَتَيْنِ وَإِلٰهُكُمْ إِلٰهٌ وَّاحِدٌ لَآ إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ وَفَاتِحَةُ اٰلِ عِمْرَانَ الٓمّٓ اَللّٰهُ لَآ إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ۔ (رواہ الترمذی و ابوداوٗد و ابن ماجۃ والدارمی) (ابوداوٗد حدیث رقم ۱۴۹۶ والترمذی حدیث رقم ۳۵۴۳ وابن ماجہ حدیث رقم ۳۸۵۵ والدارمی حدیث رقم ۳۳۸۹)

سیدہ اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا سے روایت ہے' نبی ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کا اسم ❶ اعظم ان دو بڑی آیات میں ہے اور معبود تمہارا معبود ایک ہے' کوئی معبود نہیں مگر وہ' بخشنے والا مہربان ہے اور سورۂ آل عمران کی ابتدا ''کوئی معبود نہیں مگر وہ اکیلا' وہ زندہ قائم رکھنے والا ہے۔'' (ترمذی وابوداوٗد وابن ماجہ ودارمی)

**حکم الحدیث:** یہ حدیث صحیح ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ اسم اللہ کا اعظم الخ اس حدیث سے نکلتا ہے کہ اسم اعظم الٰہ کا لفظ ہے اسم اعظم کی تعیین میں بڑا اختلاف ہے اور اس میں بہت سے اقوال ہیں لیکن راجح قول یہ ہے کہ اللہ کا لفظ ہی اسم اعظم ہے۔

۲۲۹۲- (۶) وَعَنْ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْوَةُ ذِي النُّوْنِ إِذَا دَعَا رَبَّهٗ وَهُوَ فِي بَطْنِ الْحُوْتِ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِيْنَ لَمْ يَدْعُ بِهَا رَجُلٌ مُّسْلِمٌ فِي شَيْءٍ إِلَّا اسْتُجَابَ لَهٗ۔ (رواہ احمد والترمذی) (الترمذی حدیث رقم ۳۵۷۲ واحمد فی المسند ۱/ ۱۷۰)

سیدنا سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''دعا صاحب ❶ مچھلی کی جس وقت کہ اپنے رب سے دعا مانگی اس حال میں کہ وہ مچھلی کے پیٹ میں تھے یہ ہے: ''کوئی معبود نہیں' مگر تو' تو پاک ہے' تحقیق میں ظالموں میں سے تھا' کوئی مسلمان شخص ساتھ اس کے دعا نہیں مانگتا کسی ❷ چیز میں مگر اللہ تعالیٰ اس کے لیے قبول کرتا ہے۔'' (احمد و ترمذی)

**حکم الحدیث:** اس کی سند صحیح ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ صاحب مچھلی کے الخ یعنی یونس علیہ السلام۔

❷ کسی چیز میں الخ یعنی کسی حاجت میں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



## اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ (تیسری فصل)

۲۲۹۳ - (۷) عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَلْمَسْجِدَ عِشَآءً فَاِذَا رَجُلٌ يَقْرَأُ وَيَرْفَعُ صَوْتَهٗ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَتَقُوْلُ هٰذَا مُرَآءٍ قَالَ بَلْ مُؤْمِنٌ مُّنِيْبٌ قَالَ وَاَبُوْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيُّ يَقْرَأُ وَيَرْفَعُ صَوْتَهٗ فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَتَسَمَّعُ لِقِرَاءَتِهٖ ثُمَّ جَلَسَ اَبُوْ مُوْسٰى يَدْعُوْ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اُشْهِدُكَ اَنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَحَدًا صَمَدًا لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَقَدْ سَاَلَ اللّٰهَ بِاسْمِهِ الَّذِيْ اِذَا سُئِلَ بِهٖ اَعْطٰى وَاِذَا دُعِيَ بِهٖ اَجَابَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُخْبِرُهٗ بِمَا سَمِعْتُ مِنْكَ قَالَ نَعَمْ فَاَخْبَرْتُهٗ بِقَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ لِيْ اَنْتَ الْيَوْمَ لِيْ اَخٌ صَدِيْقٌ حَدَّثْتَنِيْ بِحَدِيْثِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ۔ (رواہ رزین)

سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مسجد میں عشاء کے وقت داخل ہوا' تو اس وقت ایک شخص اپنی بلند آواز سے قرآن پڑھ رہا تھا میں نے کہا' اے اللہ کے رسول! کیا آپ اسے ❶ ریا کرنے والا کہیں گے؟ آپ نے فرمایا: ''بلکہ رجوع کرنے والا مومن'' ❷ بریدہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ ❸ پڑھتے تھے قرآن اور اپنی آواز بلند کرتے تھے' پھر شروع کیا رسول اللہ ﷺ نے ان کی قراءت کا سننا' پھر ❹ ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بیٹھے دعا مانگنے لگے' پس کہا یاالٰہی! میں تجھ کو گواہ ❺ کرتا ہوں کہ تو اللہ ہے' تیرے سوائے کوئی معبود نہیں' ایک ہے' بے نیاز' نہ جنا اور نہ جنا گیا اور اس کا کوئی ہم سر نہیں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس نے اللہ تعالیٰ ❻ سے اس کے اس نام سے مانگا ہے کہ جب اس سے اس کے ساتھ سوال کیا جاتا ہے تو وہ دیتا ہے اور جس وقت اس کے ساتھ اس سے دعا مانگی جاتی ہے تو وہ قبول کرتا ہے'' بریدہ رضی اللہ عنہ نے کہا اے اللہ کے رسول! اس چیز کی کہ آپ سے سنی اس کو خبر دے دوں؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں'' تو میں نے اس کو رسول اللہ ﷺ کے قول کی خبر دی تو ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے مجھ سے کہا کہ تو آج کے دن میرا بھائی سچا ہے تو نے مجھ سے رسول اللہ ﷺ کی حدیث بیان فرمائی۔ (رزین)

**حکم الحدیث**: یہ حدیث مسند احمد میں آتی ہے اس کی سند صحیح ہے۔

**فوائد الحدیث**: ❶ ریاء کرنے والا یعنی منافق کہ پڑھتا ہے پکار کر سنانے اور دکھانے کے لئے۔ ❷ رجوع کرنے والا یعنی غفلت سے ذکر کی طرف۔ ❸ اور ابوموسیٰ الخ یعنی اوپر جو گزرا کہ ایک شخص پڑھتا تھا وہ سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ ہی تھے۔ ❹ شاید تشہد میں بیٹھے یا نماز کے بعد۔ ❺ تجھ کو گواہ کرتا ہوں یعنی تیرے بارہ میں عقیدہ رکھتا ہوں۔ ❻ اللہ تعالیٰ سے الخ اسم اعظم کے متعلق تمام احادیث کو جمع کر کے ایک دعا بنائی گئی ہے یقین ہے کہ اس میں اسم اعظم ضرور ہوگا جو اس دعا کے وسیلہ سے اپنا مطلب اللہ تعالیٰ سے مانگے پھر تین بار درود شریف پڑھے تو امید ہے کہ اس کی دعا ضرور قبول ہوگی مگر احتیاط رکھے ورنہ نفع کے بجائے نقصان ہوگا۔ وہ دعا یہ ہے:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ الٓمّٓ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ هُوَ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ هُوَ اللّٰهُ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ الْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ سُبْحَانَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ط هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى يُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ وَ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِى الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَ تَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ وَ تُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ بِيَدِكَ الْخَيْرُ ط اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ تُوْلِجُ الَّيْلَ فِى النَّهَارِ وَ تُوْلِجُ النَّهَارَ فِى الَّيْلِ وَ تُخْرِجُ الْحَىَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَ تُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَ تَرْزُقُ مَنْ تَشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّىْ كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِيْنَ۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْاَلُكَ بِاَنَّ لَكَ الْحَمْدُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْحَنَّانُ الْمَنَّانُ بَدِيْعُ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ يَاذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ يَا حَىُّ يَا قَيُّوْمُ۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْاَلُكَ بِاَنِّىْ اَشْهَدُ اَنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِىْ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْاَلُكَ بِاِسْمِكَ الطَّاهِرِ الطَّيِّبِ الْمُبَارَكِ الْاَحَبِّ اِلَيْكَ الَّذِىْ اِذَا دُعِيْتَ بِهٖ اَجَبْتَ وَاِذَا سُئِلْتَ بِهٖ اَعْطَيْتَ وَاِذَا اسْتُرْحِمْتَ بِهٖ رَحِمْتَ وَاِذَا اسْتُفْرِجْتَ بِهٖ فَرَّجْتَ۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَدْعُوْكَ اللّٰهُ وَاَدْعُوْكَ الرَّحْمٰنُ وَاَدْعُوْكَ الرَّحِيْمِ وَاَدْعُوْكَ بِاَسْمَآئِكَ الْحُسْنٰى كُلِّهَا مَاعَلِمْتُ مِنْهَا وَمَالَمْ اَعْلَمْ يَارَبِّ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّنَا وَ رَبُّ الْمَلَآئِكَةِ وَالرُّوْحِ۔

# بَابُ ثَوَابِ التَّسْبِيْحِ وَالتَّحْمِيْدِ وَالتَّهْلِيْلِ وَالتَّكْبِيْرِ

## سبحان اللہ الحمد للہ لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر کے ثواب کے بیان میں

## اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ (پہلی فصل)

۲۲۹٤ - (۱) عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَفْضَلُ الْكَلَامِ اَرْبَعٌ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَفِىْ رِوَايَةٍ اَحَبُّ الْكَلَامِ اِلَى اللّٰهِ اَرْبَعٌ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ لَا يَضُرُّكَ بِاَيِّهِنَّ بَدَاْتَ۔ (رواه مسلم) (الرواية الاولى البخاری تعليقا ۱۱/ ۵٦٦ باب ۱۹ من كتاب الايمان والنذور وابن ماجه حديث رقم ۳۸۱۱ واحمد فی المسند ۵/ ۱۰ والرواية الثانية مسلم حديث رقم (۱۲۔ ۲۱۳۷)

سیدنا سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''آدمی کے بہترین کلام چار ہیں' سبحان اللہ' الحمد للہ' لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر اور ایک روایت میں ہے اللہ تعالیٰ کی طرف بہت پیارا کلام چار ہیں' سبحان اللہ' الحمد للہ' لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر ان میں جس کلام سے تو پڑھنا شروع کرے کوئی مضائقہ ❶ نہیں۔'' (مسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ مضائقہ نہیں ضرر نہیں کرتا الخ یعنی چاہے اول سبحان اللہ پڑھے یا الحمد للہ پڑھے یا لا الہ الا اللہ واللہ اکبر یہ ہر طرح سے درست ہے۔

۲۲۹۵ - (۲) وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ﷺ لَاَنْ اَقُوْلَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَحَبُّ اِلَيَّ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ۔ (رواہ مسلم) (البخاری حدیث رقم ٦٣٠٥ ومسلم من حدیث طویل حدیث رقم (٢٨۔ ٢٦٩١) واحمد فی المسند ٢/ ٣٧٥)

''میرا کہنا' سبحان اللہ' الحمد للہ' لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر مجھے بہت محبوب ہے اس چیز سے کہ اس پر آفتاب نکلا ❶ ہے۔'' (مسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ کہ اس پر آفتاب نکلا ہے الخ یعنی دنیا اور دنیا کی چیزیں۔

٢٢٩٦- (٣) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ فِيْ يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ حُطَّتْ خَطَايَاهُ وَاِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ۔ (متفق علیه) (البخاری حدیث رقم ٦٤٠٥ ومسلم من حدیث طویل حدیث رقم ٢٨۔ ٢٦٩١ واحمد فی المسند ٢/ ٣٧٥)

انہی (سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے کسی دن میں سبحان اللہ وبحمدہ سو بار کہا' اس کے گناہ دور کئے جاتے ہیں اگرچہ اس کے گناہ سمندر کی جھاگ کی مانند ❶ ہوں۔'' (بخاری ومسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ اگرچہ سمندر کی جھاگ کے مانند ہوں الخ یعنی اگر چہ بہت زیادہ گناہ ہوں تو بھی معاف ہوں گے۔

٢٢٩٧- (٤) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ قَالَ حِيْنَ يُصْبِحُ وَحِيْنَ يُمْسِيْ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ مِائَةَ مَرَّةٍ لَمْ يَأْتِ اَحَدٌ يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ بِاَفْضَلَ مِمَّا جَآءَ بِهٖ اِلَّا اَحَدٌ قَالَ مِثْلَ مَا قَالَ اَوْ زَادَ عَلَيْهِ۔ (متفق علیه) (البخاری حدیث رقم ......... و مسلم حدیث رقم (٢٩۔ ٢٦٩٢) والترمذی حدیث رقم ٣٥٣٦ واحمد فی المسند ٢/ ٣٧١)

انہی (سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے صبح اور شام کے وقت سبحان اللہ وبحمدہ سو سو بار کہا تو قیامت کے دن اس شخص کے عمل سے بہتر کسی کا عمل نہ ہوگا مگر وہ شخص کہ جس نے اسی کے مانند یا اس سے زیادہ کہا۔'' ❶ (بخاری ومسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ اور اس پر زیادہ کہا الخ یہ معنی ہیں أو زاد علیہ کے اور أو بمعنی واو ہے' سبحان اللہ کیا رتبہ ہے سبحان اللہ وبحمدہ پڑھنے کا۔

٢٢٩٨- (٥) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ كَلِمَتَانِ خَفِيْفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ ثَقِيْلَتَانِ فِي الْمِيْزَانِ حَبِيْبَتَانِ اِلَى الرَّحْمٰنِ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ۔ (متفق علیه) (البخاری حدیث رقم ٦٦٨٢ ومسلم حدیث رقم (٣١۔ ٢٦٩٤) والترمذی حدیث رقم ١٧٣٤ حدیث رقم ٣٥٣٤ وابن ماجه

انہی (سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''دو کلمات زبان پر بہت ہلکے ہیں' ترازو میں بہت بھاری ہیں' اللہ تعالیٰ کو بہت پسند ہیں وہ دو کلمات یہ ہیں سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم اللہ تعالیٰ پاک ہے اور اپنی حمد کے ساتھ موصوف ہے اللہ تعالیٰ بڑا پاک ہے۔'' (بخاری ومسلم)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



حدیث رقم ٣٨٠٦ واحمد فی المسند ٢/ ٢٣٢)

٢٢٩٩ - (٦) عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ اَيَعْجِزُ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّكْسِبَ كُلَّ يَوْمٍ اَلْفَ حَسَنَةٍ فَسَاَلَهٗ سَائِلٌ مِّنْ جُلَسَائِهٖ كَيْفَ يَكْسِبُ اَحَدُنَا اَلْفَ حَسَنَةٍ قَالَ يُسَبِّحُ مِائَةَ تَسْبِيْحَةٍ فَيُكْتَبُ لَهٗ اَلْفُ حَسَنَةٍ اَوْ يُحَطُّ عَنْهُ اَلْفُ خَطِيْئَةٍ. (رواه مسلم) وَفِیْ كِتَابِهٖ فِیْ جَمِيْعِ الرِّوَايَاتِ عَنْ مُوْسَى الْجُهَنِیِّ اَوْيُحَطُّ قَالَ اَبُوْبَكْرِ الْبَرْقَانِیِّ وَرَوَاهُ شُعْبَةُ وَ اَبُوْعَوَانَةَ وَ يَحْیٰ بْنُ سَعِيْدِ ن الْقَطَّانُ عَنْ مُوْسٰى فَقَالُوْا وَيُحَطُّ بِغَيْرِ اَلِفٍ هٰكَذَا فِیْ كِتَابِ الْحُمَيْدِیِّ۔ (مسلم حدیث رقم ٣٧-٢٦٩٨ واحمد فی المسند ١/ ١٧٤)

سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس تھے آپ نے فرمایا: ''کیا تم میں سے کوئی اس سے عاجز کہ ہر روز ہزار نیکیاں حاصل کرے؟'' ہم نشینوں میں سے ایک نے پوچھا: کہ ہم میں سے کوئی شخص ایک ہزار نیکیاں کس طرح حاصل کرے؟ آپ نے فرمایا: ''جو سو بار سبحان اللہ پڑھے ❶ تو اس کے لئے ہزار نیکیاں لکھی جائیں گی اور اس سے ہزار گناہ دور کئے جائیں گے۔'' (مسلم) اور مسلم کی تمام روایات میں موسیٰ جہنی سے لفظ اویحط کا ہے ابوبکر برقانی نے کہا اس کو شعبہ اور ابوعوانہ نے اور یحییٰ بن سعید قطان نے موسیٰ جہنی سے لفظ ''ویحط'' بلا الف ❷ روایت کیا ہے اور حمیدی کی کتاب ❸ میں بھی اسی طرح ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ سو بار سبحان اللہ پڑھے اس کے لئے ہزار نیکیاں لکھی جائیں گی الخ سو بار سبحان اللہ پڑھنے سے ہزار نیکیاں اس لیے ہوئیں کہ اللہ تعالیٰ نے نیکی کا دس گنا ثواب مقرر کیا ہے تو سو کا دس چند (اوپر) ہزار ہوا۔

❷ یعنی اس میں اویحط کی بجائے ویحط ہے۔ ❸ یعنی جامع الاصول میں

٢٣٠٠ - (٧) وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَیُّ الْكَلَامِ اَفْضَلُ قَالَ مَا اصْطَفَى اللّٰهُ لِمَلٰئِكَتِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ. (رواه مسلم)

(مسلم حدیث رقم (٨٤ - ٢٧٣١)

سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ پوچھے گئے کہ کون سا کلام بہتر ہے؟ آپ نے فرمایا: ''وہ کلام کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فرشتوں کے لئے چن لیا یعنی سبحان اللہ وبحمدہ'' (مسلم)

٢٣٠١ - (٨) وَعَنْ جُوَيْرِيَةَ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ خَرَجَ مِنْ عِنْدِهَا بُكْرَةً حِيْنَ صَلَّى الصُّبْحَ وَهِیَ فِیْ مَسْجِدِهَا ثُمَّ رَجَعَ بَعْدَ اَنْ اَضْحٰى وَهِیَ جَالِسَةٌ قَالَ مَازِلْتِ عَلَى الْحَالِ الَّتِیْ فَارَقْتُكِ عَلَيْهَا قَالَتْ نَعَمْ قَالَ النَّبِیُّ ﷺ لَقَدْ قُلْتُ بَعْدَكِ اَرْبَعَ كَلِمَاتٍ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ لَوْ وُزِنَتْ بِمَا قُلْتِ مُنْذُ الْيَوْمِ لَوَزَنَتْهُنَّ "سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ عَدَدَ خَلْقِهٖ وَرِضٰى نَفْسِهٖ وَزِنَةَ عَرْشِهٖ وَمِدَادَ كَلِمَاتِهٖ"۔ (رواه مسلم) (مسلم

سیدہ جویریہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے' نبی ﷺ ان کے پاس سے صبح کے وقت نکلے جب کہ صبح کی نماز کا ارادہ کیا اور وہ آپ کی زوجہ محترمہ اپنے مصلیٰ پر بیٹھی ہوئی تھیں' پھر آپ چاشت کے وقت واپس آئے اور وہ اسی جگہ بیٹھی ہوئی تھیں' آپ نے فرمایا: ''تو اس حال پر رہی کہ میں تم سے اس حال پر جدا ہوا؟'' انہوں نے کہا' ہاں' نبی ﷺ نے فرمایا: ''میں نے تیرے پاس سے جانے کے بعد تین مرتبہ چار ایسے کلمات کہے ہیں کہ اگر ان کا اس کے ساتھ وزن کیا جائے ❶ جو تو نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



حدیث رقم (۷۹۔ ۲۷۲۶) وابن ماجہ حدیث رقم ۳۸۰۸)

شروع وقت سے لے کر اب تک پڑھے ہیں وہ یہ ہیں' اللہ کی پاکی بیان کرتا ہوں اور اس کی تعریف کرتا ہوں اس کی مخلوقات کی گنتی کے بقدر اور موافق مرضی اس کی کے ❷ تو وہ ان پر غالب آ ئیں اس کی ذات کے اور موافق بوجھ اس کے عرش کے اور موافق مقدار ❸ اس کے کلمات کی سیاہی کے۔'' (مسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ اگر ان کا وزن کیا جائے الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ہر ایک دعا کا ثواب مختلف ہے اور جس دعا کا مضمون زیادہ حاوی اور جامع ہے اس میں زیادہ ثواب ہے۔ ❷ تو البتہ ان پر غالب آ ئیں الخ یعنی میں نے تیرے پاس سے جانے کے بعد چار کلمات تین بار کہے جن کا ثواب تیرے اس تمام وظیفہ سے زیادہ ہے اس حدیث میں اس ذکر کی فضیلت فرمائی کہ پڑھنے میں تھوڑے اور ثواب میں زیادہ ہیں۔ ❸ اور موافق مقدار سیاہی اس کی کلمات کے الخ یعنی بے انتہا اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کے کلمات کی کوئی حد نہیں اگر سب درخت جو زمین میں ہیں قلم ہوں اور سمندر سیاہی ہوں اور اس کے علاوہ سات سمندر اور ہوں تو بھی اللہ تعالیٰ کے کلمات ختم نہ ہوں گے۔

۲۳۰۲ - (۹) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ فِیْ یَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ كَانَتْ لَهٗ عِدْلُ عَشْرِ رِقَابٍ وَكُتِبَتْ لَهٗ مِائَةُ حَسَنَةٍ وَمُحِیَتْ عَنْهُ مِائَةُ سَیِّئَةٍ وَكَانَتْ لَهٗ حِرْزًا مِّنَ الشَّیْطَانِ یَوْمَهٗ ذٰلِكَ حَتّٰی یُمْسِیَ وَلَمْ یَاْتِ اَحَدٌ بِاَفْضَلَ مِمَّا جَآءَ بِهٖ اِلَّا رَجُلٌ عَمِلَ اَكْثَرَ مِنْهُ۔ (متفق علیه) (البخاری حدیث رقم ۶۴۰۳ ومسلم حدیث رقم (۲۸۱۔ ۲۶۹۱) والترمذی حدیث رقم ۳۵۳۵ واحمد فی المسند ۴/ ۶۰)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص کہے کہ کوئی معبود نہیں مگر اللہ تنہا' اس کا کوئی شریک نہیں' اسی کے لئے بادشاہت اور تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے' دن میں سو بار' اس کے لئے دس غلاموں کے آزاد کرنے کے برابر ثواب ہوگا' اس کے لئے سو نیکیاں لکھی جاتی ہیں' سو برائیاں دور کی جاتی ہیں اور (یہ) اس کے لئے شیطان سے پناہ ہوتی ہے اس شام تک اور کوئی شخص اس سے بہتر عمل لے کر نہیں آئے گا قیامت کے دن مگر وہ شخص جس نے ان کلمات کو اس سے زیادہ پڑھا۔'' (بخاری و مسلم)

۲۳۰۳ - (۱۰) وَعَنْ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِیْ سَفَرٍ فَجَعَلَ النَّاسُ یَجْهَرُوْنَ بِالتَّكْبِیْرِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یَآ اَیُّهَا النَّاسُ اِرْبَعُوْا عَلٰی اَنْفُسِكُمْ اِنَّكُمْ لَا تَدْعُوْنَ اَصَمَّ وَلَا غَآئِبًا اِنَّكُمْ تَدْعُوْنَ سَمِیْعًا بَصِیْرًا وَهُوَ مَعَكُمْ وَالَّذِیْ تَدْعُوْنَهٗ اَقْرَبُ اِلٰی اَحَدِكُمْ مِنْ عُنُقِ رَاحِلَتِهٖ قَالَ اَبُوْ مُوْسٰی

سیدنا ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سفر میں تھے' پس لوگوں نے اللہ اکبر پکار کر کہنا شروع کیا' تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے لوگو! اپنی جانوں پر نرمی کرو ❶ تحقیق تم کسی بہرے اور غائب کو نہیں پکارتے' (بلکہ) تم سننے والے دیکھنے والے کو پکارتے ہو اور وہ تمہارے ساتھ ہے ❷ اور تم اس ذات کو پکارتے ہو کہ جو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



وَاَنَا خَلْفَهٗ اَقُوْلُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ فِيْ نَفْسِيْ فَقَالَ يَا عَبْدَاللّٰهِ بْنَ قَيْسٍ اَلَا اَدُلُّكَ عَلٰى كَنْزٍ مِّنْ كُنُوْزِ الْجَنَّةِ فَقُلْتُ بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ (لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ) (متفق عليه) (البخاری حدیث رقم ٦٣٨٤ ومسلم حدیث رقم ٤٤۔ ٢٧٠٤ والترمذی حدیث رقم ٣٥٢٨)

تمہاری سواری کی گردن سے بھی تمہارے زیادہ قریب ❸ ہے" ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں آپ کے پیچھے دل میں "لا حول ولا قوۃ الا باللہ" کہہ رہا تھا' آپ نے فرمایا: "عبداللہ بن قیس! ❹ کیا میں تجھ کو جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ نہ بتلا دوں؟" میں نے کہا' ہاں اے اللہ کے رسول! ضرور (بتایئے) آپ نے فرمایا: "وہ خزانہ ❺ "لا حول ولا قوۃ الا باللہ" ہے۔" (بخاری ومسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ اپنی جانوں پر نرمی کرو الخ یعنی آہستہ آواز سے کہو۔ ❷ اور وہ تمہارے ساتھ ہے الخ یعنی علم اور احاطہ سے۔ نووی رحمہ اللہ ❸ بہت قریب ہے الخ اس قسم کی آیات اور احادیث جن میں اللہ تعالیٰ کی معیت اور قرب کا ذکر ہے باتفاق سلف وخلف معیت اور قرب علمی پر محمول ہیں تو پھر وہ جہمیہ کی دلیل کیوں کر ہو سکتی ہیں جو معاذ اللہ! اللہ کریم کو ہر جگہ ذات سے سمجھتے ہیں۔ اہل سنت کا عقیدہ یہ ہے کہ اللہ کریم کی ذات مقدس بالائے عرش ہے اور اس کا علم' سمع اور بصر ہر چیز سے متعلق ہے وہ ہر جگہ اپنے علم سے حاضر اور ناظر ہے۔

❹ اے عبداللہ بن قیس! ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کا نام عبداللہ بن قیس ہے۔ ❺ وہ خزانہ یہ ہے لاحول ولا قوۃ الا باللہ الخ یعنی بہشت میں اس کا اتنا کثرت سے ثواب ہے جتنا کہ کافر کے نزدیک دنیا کا خزانہ عمدہ چیز ہے اور چونکہ اس کلمہ میں اقرار ہے کہ اور کسی کو طاقت ہے اور نہ قدرت' تو یہ اس وجہ سے اللہ تعالیٰ کو بہت زیادہ پسند ہے۔

## اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ (دوسری فصل)

٢٣٠٤ - (١١) عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَبِحَمْدِهٖ غُرِسَتْ لَهٗ نَخْلَةٌ فِي الْجَنَّةِ۔ (رواه الترمذی) (الترمذی حدیث رقم ٣٥٢٨)

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جس نے سبحان الله العظيم وبحمده کہا' اس کے لئے جنت میں کھجور کا درخت لگایا جاتا ہے۔" (ترمذی)

**حکم الحدیث:** یہ حدیث صحیح ہے۔

٢٣٠٥ - (١٢) وَعَنِ الزُّبَيْرِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ صَبَاحٍ يُصْبِحُ الْعِبَادُ فِيْهِ اِلَّا مُنَادٍ يُّنَادِيْ سَبِّحُوا الْمَلِكَ الْقُدُّوْسَ (رواه الترمذی) (الترمذی حدیث رقم ٢٦٢٠)

سیدنا زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "نہیں کوئی صبح کہ اس میں لوگ صبح کریں مگر یہ کہ ایک فرشتہ پکارنے والا پکارتا ہے کہ پاک بادشاہ کی تسبیح بیان کرو۔" (ترمذی)

**حکم الحدیث:** اس کی سند ضعیف ہے۔

٢٣٠٦ - (١٣) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْضَلُ الذِّكْرِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "بہترین ذکر لا الہ الا اللہ ہے اور بہترین دعا الحمد للہ ہے۔"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



وَاَفْضَلُ الدُّعَآءِ اَلْحَمْدُلِلّٰهِ (الترمذی وابن ماجة)

(الترمذی حدیث رقم ٣٤٤٣ وابن ماجه حدیث رقم ٣٨٠٠)

(ترمذی وابن ماجہ)

**حکم الحدیث**: اس کی سند حسن ہے۔

٢٣٠٧ - (١٤) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْحَمْدُ رَأْسُ الشُّكْرِمَا شَكَرَ اللّٰهَ عَبْدٌ لَّا يَحْمَدُهٗ۔ (البیهقی الحدیث رقم ٤٣٩٥)

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''حمد (تعریف کرنا) شکر کی چوٹی ہے' اللہ کا شکر اس بندے نے نہیں کیا ❶ جس نے اس کی تعریف نہیں کی۔''

**حکم الحدیث**: اس کی سند ضعیف ہے۔

**فوائد الحدیث**: ❶ شکر نہیں کیا الخ حمد فقط زبان سے ہوتی ہے اور شکر زبان دل اور اعضاء سے ہوتا ہے پس حمد' شکر کی ایک شاخ ہے اور حمد کو شکر کی چوٹی کا اس لئے کہا کہ وہ زبان کا فعل ہے اور زبان سے نعت اور تعریف الٰہی کا بیان خوب ہوتا ہے اور زبان تمام اعضاء کی نائب ہے پس گویا حمد شکر ہے اور مفصل شکر کا جزو اعظم ہے اس لئے فرمایا کہ اس بندے نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا نہیں کیا جس نے اس کی حمد نہ کی' اس میں اشارہ ہے کہ آدمی کو چاہئے کہ باوجود تصفیہ باطن کے ظاہر کی بھی محافظت کرے۔

٢٣٠٨ - (١٥) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوَّلُ مَنْ يُّدْعٰى اِلَى الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الَّذِيْنَ يَحْمَدُوْنَ اللّٰهَ فِى السَّرَّآءِ وَالضَّرَّآءِ (رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِىْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ)

(البیهقی الحدیث رقم ٤٣٧٣)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جن لوگوں کو قیامت کے دن سب سے پہلے جنت کی طرف بلایا جائے گا یہ وہ لوگ ہوں گے جو خوشی ❶ اور سختی کے وقت اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرتے ہیں۔'' (بیہقی فی شعب الایمان)

**حکم الحدیث**: اس کی سند ضعیف ہے۔

**فوائد الحدیث**: ❶ خوشی اور سختی کے وقت الخ یعنی ہر حال میں راضی برضاء مولیٰ ہیں۔

٢٣٠٩ - (١٦) وَعَنْ اَبِىْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ يَا رَبِّ عَلِّمْنِىْ شَيْئًا اَذْكُرُكَ بِهٖ اَوْ اَدْعُوْكَ بِهٖ فَقَالَ يَا مُوْسٰى قُلْ لَا اِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ فَقَالَ يَا رَبِّ كُلُّ عِبَادِكَ يَقُوْلُ هٰذَا اِنَّمَا اُرِيْدُ شَيْئًا تَخُصُّنِىْ بِهٖ قَالَ يَا مُوْسٰى لَوْ اَنَّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعَ وَعَامِرَهُنَّ غَيْرِىْ وَالْاَرَضِيْنَ السَّبْعَ وُضِعْنَ فِىْ كَفَّةٍ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ فِىْ

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: اے میرے پروردگار! مجھے ایک چیز سکھلا کہ میں تجھ کو اس کے ساتھ یاد کروں اور میں تجھ سے دعا کروں ساتھ اس کے' تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اے موسیٰ! لا الہ الا اللہ کہہ'' موسیٰ علیہ السلام نے کہا' اے میرے پروردگار! یہ کلمہ تو تیرا ہر بندہ کہتا ہے' میں تو کوئی خاص چیز چاہتا ہوں' جو میرے لئے مخصوص ہو' اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اے موسیٰ! اگر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



كَفَّةٍ لَمَالَتْ بِهِنَّ لَآاِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ (رواه فى شرح السنة) (الترمذى الحديث رقم ٣٤٣٠)

ساتوں آسمان اور ان کے آباد رکھنے والے میرے سوا اور ساتوں زمینیں ایک پلڑے میں رکھی جائیں اور لا الہ الا اللہ کو ایک پلڑے میں رکھا جائے تو ان چیزوں کے پلڑے سے لا الہ الا اللہ جھک ❶ جائے گا۔" (بغوی فی شرح السنۃ)

**حکم الحدیث**: اس کی سند ضعیف ہے۔

**فوائد الحدیث**: ❶ جھک جائے الخ اس حدیث کا حاصل یہ ہے کہ اکثر چیزیں حقیقت میں خوب ہیں لیکن ان کی کثرت کے باعث لوگ ان کی قدر نہیں کرتے اور بعض چیزیں اس درجہ کی عزیز نہیں اور لوگ ان کو ان کی کمی کے باعث عزیز رکھتے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے یہ سوال موسیٰ علیہ السلام کو الہام کیا تا کہ وہ پوچھیں اور رب العزت جواب دے اور اس کی بزرگی ظاہر ہو خاص و عام کے نزدیک اور اس کا ہر وقت اور مقام میں ورد رکھیں۔

٢٣١٠ - (١٧) وَعَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ وَ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ صَدَّقَهُ رَبُّهُ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنَا وَاَنَا اَكْبَرُ وَاِذَا قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ يَقُوْلُ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنَا وَحْدِىْ لَا شَرِيْكَ لِىْ وَاِذَا قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنَا لِىَ الْمُلْكُ وَلِىَ الْحَمْدُ وَاِذَا قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنَا لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِىْ وَكَانَ يَقُوْلُ مَنْ قَالَهَا فِىْ مَرَضِهٖ ثُمَّ مَاتَ لَمْ تَطْعَمْهُ النَّارُ (رواه الترمذى وابن ماجة) (الترمذى حديث رقم ٣٤٩٠ وابن ماجه حديث رقم ٣٧٩٤)

سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ اور سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جو شخص کہے کہ کوئی معبود نہیں مگر اللہ تعالیٰ اور اللہ تعالیٰ بہت بڑا ہے اس کا رب اس کو سچا کرتا ہے' فرماتا ہے کہ نہیں کوئی معبود مگر میں اور میں بہت بڑا ہوں اور جس وقت کہ بندہ کہتا ہے کوئی معبود نہیں مگر اللہ تعالیٰ تنہا' اس کا کوئی شریک نہیں' اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: "کوئی معبود نہیں مگر میں ایک ہوں' میرا کوئی شریک نہیں اور جب بندہ کہتا ہے کہ کوئی معبود نہیں مگر اللہ تعالیٰ اسی کے لئے بادشاہت ہے اور اسی کے لئے ہی ہے تعریف (تو) اللہ فرماتا ہے: کوئی معبود نہیں مگر میں' میرے لئے ہی بادشاہت اور تعریف ہے اور جب بندہ کہتا ہے کوئی معبود نہیں مگر اللہ تعالیٰ اور نہیں پھرنا بچنا گناہ سے اور نہ قوت اطاعت کی مگر اللہ تعالیٰ کی مدد کے ساتھ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے بغیر کوئی معبود نہیں' نہیں پھرنا (بچنا) گناہ سے اور نہ قوت اطاعت کی مگر میری مدد کے ساتھ اور آپ ﷺ فرماتے ہیں کہ: "جس شخص نے ان کلمات کو اپنی بیماری میں کہا' پھر مر گیا تو اس کو آگ نہیں جلائے گی۔" ❶ (ترمذی و ابن ماجہ)

**حکم الحدیث**: اس کی سند صحیح ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



**فوائد الحدیث:** ❶ اس کو آگ نہ جلائے گی الخ اس حدیث سے ان کلمات کی بزرگی ثابت ہوئی اور اس میں کلمہ تمجید کے علیحدہ علیحدہ کلمات مذکور ہیں پورا کلمہ اس طرح ہے جو ہر نماز کے بعد پڑھنا مسنون ہے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اللّٰهُ اَكْبَرُ ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ۔

٢٣١١ - (١٨) وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ اَنَّهٗ دَخَلَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى امْرَاَةٍ وَبَيْنَ يَدَيْهَا نَوًى اَوْحَصًى تُسَبِّحُ بِهٖ فَقَالَ اَلَا اُخْبِرُكِ بِمَا هُوَ اَيْسَرُ عَلَيْكِ مِنْ هٰذَا اَوْاَفْضَلُ سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِي السَّمَآءِ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَاخَلَقَ فِي الْاَرْضِ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا بَيْنَ ذٰلِكَ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا هُوَ خَالِقٌ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ مِثْلَ ذَالِكَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ مِثْلُ ذَالِكَ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ مِثْلُ ذٰلِكَ وَلَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّابِاللّٰهِ مِثْلُ ذٰلِكَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ اَبُوْدَاوٗدَ) وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ۔ (ابو داود حدیث رقم ١٥٠٠ والترمذی حدیث رقم ٣٦٣٩)

سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک عورت کے پاس داخل ہوئے اور اس کے آگے کھجور کی گٹھلیاں یا کنکریاں تھیں اور وہ ان کے ساتھ تسبیح پڑھتی تھی تو آپ نے فرمایا: ''کیا میں اس تسبیح کی تم کو خبر نہ دوں کہ وہ تجھ پر اس سے بہت آسان ❶ ہو بلکہ بہت بہتر ہو وہ یہ ہے اللہ تعالیٰ کی پاکی بقدر اس چیز کے پیدا کی آسمان میں اور اللہ تعالیٰ کی پاکی ہے اس چیز کی گنتی کے موافق کہ وہ پیدا کرنے والا ہے جو کچھ زمین میں اور اللہ تعالیٰ کی پاکی ہے اس چیز کی گنتی کے موافق کہ آسمان وزمین کے درمیان ہے اور اللہ تعالیٰ کی پاکی ہے اس چیز کی گنتی کے موافق کہ وہ پیدا کرنے والا ہے اور اسی کی مانند اللہ اکبر اور اسی کی مانند الحمد للہ اور اسی کی مانند لا الہ الا اللہ اور لاحول ولا قوۃ الا باللہ اسی کی مانند۔'' (ترمذی' ابوداؤد) ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے۔

**حکم الحدیث:** اس کی سند ضعیف ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ کہ وہ بہت آسان الخ سبحان اللہ مالک کی اپنے ناتواں اور کمزور بندوں پر کیا عنایت ہے؟ بعض صوفیہ نے کہا ہے کہ بہت سے لوگ عبادت اور ریاضت میں سخت کوشش کرتے ہیں لیکن ان کا دل صاف نہیں ہوتا اور عبادت کا نور اور اثر ظاہر نہیں ہوتا تو اس کی وجہ یہ ہے کہ تھوڑی سی عبادت جو سنت کے موافق کی جائے اس میں اس عبادت' سے زیادہ اثر ہوتا ہے جس میں اتباع سنت کا خیال نہ ہو اور یہی وجہ ہے کہ ہمارے زمانہ کے عباد اور زہاد باوجود کثرت ریاضت کے صاف دل نہیں ہیں اور نہ ان میں وہ آثار اور کرامات ہیں جو پہلے لوگوں میں تھیں۔

٢٣١٢ - (١٩) وَعَنْ عَمْرِوبْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَبَّحَ اللّٰهَ مِائَةً بِالْغَدَاةِ وَمِائَةً بِالْعَشِيِّ كَانَ كَمَنْ حَجَّ مِائَةَ حَجَّةٍ وَمَنْ حَمِدَ اللّٰهَ مِائَةً بِالْغَدَاةِ وَ مِائَةً بِالْعَشِيِّ كَانَ كَمَنْ حَمَلَ عَلٰى مِائَةِ فَرَسٍ فِيْ سَبِيْلِ

عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے اپنے دادا سے نقل کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص شروع دن میں سو بار اور سو بار آخر دن میں سبحان اللہ کہے تو وہ اس شخص کی مانند ہوتا ہے کہ اس نے سو حج کئے اور جس شخص نے الحمد للہ سو بار کہا' شروع دن اور سو بار

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اللهِ وَمَنْ هَلَّلَ اللّٰهَ مِائَةً بِالْغَدَاةِ وَمِائَةً بِالْعَشِيِّ كَانَ كَمَنْ اَعْتَقَ مِائَةَ رَقَبَةٍ مِنْ وُلْدِ اِسْمَاعِيْلَ وَمَنْ كَبَّرَ اللّٰهَ مِائَةً بِالْغَدَاةِ وَ مِائَةً بِالْعَشِيِّ لَمْ يَاْتِ فِيْ ذٰلِكَ الْيَوْمِ اَحَدٌ بِاَكْثَرَ مِمَّا اَتٰى بِهٖ اِلَّا مَنْ قَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ اَوْزَادَ عَلٰى مَاقَالَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ) وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ۔ (الترمذی حدیث رقم ٣٥٣٨)

آخر دن میں (تو یہ) اس شخص کی مانند ہوتا ہے کہ اس نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں لوگوں کو سو گھوڑوں پر سوار کیا اور جس نے لا الہ الا اللہ سو بار شروع دن میں کہا اور سو بار آخر دن میں (تو یہ) اس شخص کی مانند ہوتا ہے کہ اس نے سو اسمٰعیل علیہ السلام کی اولاد سے غلام آزاد کئے اور جس نے شروع دن میں سو بار اللہ اکبر کہا اور سو بار آخر دن میں تو نہیں ❶ لائے گا اس دن میں کوئی شخص اس سے زیادہ ثواب مگر وہ شخص کہ جو اس کی مانند ❷ یا اس سے زیادہ ❸ پڑھے۔'' (ترمذی) اور ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن غریب ہے۔

**حکم الحدیث**: اس کی سند ضعیف ہے۔

**فوائد الحدیث**: ❶ نہیں لائے گا الخ سبحان اللہ کیا آسان طریقہ ہے گناہوں کے بخشوانے اور درجات کے بڑھانے کا۔
❷ اس کی مانند یعنی وہ اس کے برابر ہوگا۔ ❸ یا اس سے زیادہ پڑھے الخ یعنی وہ اس سے افضل ہوگا۔

٢٣١٣ - (٢٠) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلتَّسْبِيْحُ نِصْفُ الْمِيْزَانِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ يَمْلَؤُهُ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ لَيْسَ لَهَا حِجَابٌ دُوْنَ اللّٰهِ حَتّٰى تَخْلُصَ اِلَيْهِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ) وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَلَيْسَ اِسْنَادُهُ بِالْقَوِيِّ۔ (الترمذی حدیث رقم ٣٥٨٤)

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سبحان اللہ کہنا اعمال کے ترازو کو آدھا بھرتا ہے' الحمد للہ کہنا سارے ترازو کو بھرتا ہے اور لا الہ الا اللہ کہنا اس کے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان پردہ نہیں یہاں تک کہ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف پہنچتا ہے۔'' (ترمذی) اور کہا یہ حدیث غریب ہے اور اس کی اسناد قوی نہیں ہے۔

**حکم الحدیث**: اس کی سند ضعیف ہے۔

٢٣١٤ - (٢١) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَالَ عَبْدٌ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُخْلِصًا قَطُّ اِلَّا فُتِحَتْ لَهٗ اَبْوَابُ السَّمَآءِ حَتّٰى يُفْضِيَ اِلَى الْعَرْشِ مَا اجْتَنَبَ الْكَبَائِرَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ) وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ۔ (الترمذی حدیث رقم ٣٦٦٠)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کوئی بندہ خالص دل سے لا الہ الا اللہ نہیں کہتا کبھی مگر اس کے لئے آسمان کے دروازے کھولے جاتے ہیں یہاں تک کہ وہ عرش کی طرف ❶ پہنچتا ہے جب تک کہ وہ کبیرہ گناہوں سے بچتا ہے۔'' (ترمذی) اور کہا یہ حدیث غریب ہے۔

**حکم الحدیث**: اس کی سند حسن ہے۔

**فوائد الحدیث**: ❶ عرش کی طرف پہنچتا ہے الخ یعنی اللہ جل شانہ کے پاس اس حدیث سے بھی ثابت ہوا کہ پروردگار آسمانوں کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اوپر اپنے عرش پر ہے اس حدیث سے کلمہ توحید کی فضیلت معلوم ہوئی اور یہ کلمہ توحید کلید جنت ہے۔

٢٣١٥ - (٢٢) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِيْتُ إِبْرَاهِيْمَ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِيْ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اِقْرَأْ أُمَّتَكَ مِنِّي السَّلَامَ وَاَخْبِرْهُمْ اَنَّ الْجَنَّةَ طَيِّبَةُ التُّرْبَةِ عَذْبَةُ الْمَآءِ وَاَنَّهَا قِيْعَانٌ وَاَنَّ غِرَسَهَا سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ اِسْنَادًا۔ (الترمذی حدیث رقم ٣٥٢٩)

سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں ابراہیم علیہ السلام سے اس رات ملا کہ جس میں مجھ کو معراج ہوئی' تو انہوں نے کہا: ''اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)! اپنی امت کو میری طرف سے سلام کہنا اور ان کو خبر دینا کہ جنت اس کی مٹی پاکیزہ ہے اس کا پانی شیریں ہے اور وہ چٹیل میدان ہے اور تحقیق ❶ اس کے درخت سبحان اللہ' الحمد للہ' لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر ہیں۔'' (ترمذی) اور کہا یہ حدیث حسن ہے اس کی اسناد غریب ہے۔

**حکم الحدیث:** اس کی سند ضعیف ہے۔لیکن حدیث حسن ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ اور تحقیق درخت الخ یہ بہت مختصر کلمات ہیں اور ان کا پڑھنا بھی آسان ہے' انسان کو چاہئے کہ ہر وقت ان کلمات کو پڑھتا رہے۔

٢٣١٦ - (٢٣) وَعَنْ يُسَيْرَةَ وَكَانَتْ مِنَ الْمُهَاجِرَاتِ قَالَتْ قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلَيْكُنَّ بِالتَّسْبِيْحِ وَالتَّهْلِيْلِ وَالتَّقْدِيْسِ وَاعْقِدْنَ بِالْاَنَامِلِ فَاِنَّهُنَّ مَسْئُوْلَاتٌ مُسْتَنْطَقَاتٌ وَلَا تَغْفُلْنَ فَتَنْسَيْنَ الرَّحْمَةَ۔ (رواه الترمذی وابوداود) (ابوداود حدیث رقم ١٥١٠ والترمذی حدیث رقم ٣٦٥٣ واحمد فی المسند ٦/ ٢٧١)

سیدہ یسیرہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے اور وہ ہجرت کرنے والیوں سے ہیں' کہا ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اپنے اوپر سبحان اللہ' لا الہ الا اللہ اور سبحان الملک القدوس کا کہنا لازم کرو اور انگلیوں کے ❶ ساتھ گنو کہ وہ پوچھی جائیں گی وہ بلوائی جائیں گی اور تم ان سے غافل نہ ہو جاؤ ❷ ورنہ رحمت سے بھلائی جاؤ گی۔'' (ترمذی وابوداؤد)

**حکم الحدیث:** یہ حدیث حسن ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ اور انگلیوں کے ساتھ گنو الخ یعنی ان کے پوروں سے اس میں رغبت دلائی ہے اس پر کہ آدمی اعضا کو اللہ تعالیٰ کی پسندیدہ باتوں میں استعمال کرے اور ان کو گناہوں سے بچائے' اس سے معلوم ہوا کہ پوروں پر ذکر کرنا افضل ہے۔ ❷ اور نہ غافل ہو جاؤ ورنہ رحمت الخ اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کی یاد میں ہوشیار رہنا اللہ تعالیٰ کی رحمت اترنے کا سبب ہے اور اس میں غفلت کرنا' اللہ تعالیٰ کے غضب اترنے کا موجب ہے۔

## اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ (تیسری فصل)

٢٣١٧ - (٢٤) عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ قَالَ جَآءَ اَعْرَابِيٌّ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ عَلِّمْنِيْ كَلَامًا

سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک اعرابی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اس نے کہا مجھے ایک ذکر سکھائیں کہ میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اَقُوْلُهٗ قَالَ قُلْ (لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا وَّالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا وَ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ فَقَالَ فَهٰؤُلَاءِ لِرَبِّيْ فَمَالِيْ فَقَالَ "قُلْ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ وَارْحَمْنِيْ، وَاهْدِنِيْ، وَارْزُقْنِيْ وَ عَافِنِيْ شَكَّ الرَّاوِيْ فِيْ عَافِنِيْ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ) (مسلم حديث رقم ٣٣- ٢٦٩٦)

کہتا رہوں' آپ نے فرمایا: ''کہہ کوئی معبود نہیں مگر اللہ تعالیٰ اکیلا اس کا کوئی شریک نہیں' اللہ تعالیٰ بہت بڑا ہے' اللہ تعالیٰ کے لئے بہت تعریف ہے' اللہ رب العالمین کے لئے پاکی ہے' گناہوں سے پھرنا نہیں اور عبادت پر طاقت نہیں مگر اللہ غالب حکمت والے کی مدد سے'' اس نے کہا' یہ الفاظ تو میرے رب کے ذکر کے لئے ہیں' ❶ میرے لئے کیا ہے کہ اس کے ساتھ اپنے لئے دعا کروں' آپ نے فرمایا: ''کہہ یا الٰہی! مجھ کو بخش اور مجھ پر رحم فرما اور مجھے ہدایت کر اور مجھے روزی دے اور مجھے عافیت سے رکھ'' لفظ عافنی میں راوی نے شک کیا۔ (مسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ پس میرے لئے کیا ہے الخ یعنی میرے فائدہ کی چیز بھی بتلائے۔

٢٣١٨- (٢٥) وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَرَّ عَلٰى شَجَرَةٍ يَابِسَةِ الْوَرَقِ فَضَرَبَهَا بِعَصَاهُ فَتَنَاثَرَ الْوَرَقُ فَقَالَ اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ تُسَاقِطُ ذُنُوْبَ الْعَبْدِ كَمَا يَتَسَاقَطُ وَرَقُ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ۔ (الترمذی حديث رقم ٣٥٩٩)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک خشک پتوں والے درخت سے گذرے' پھر اس کی ٹہنیوں کو اپنی لاٹھی سے مارا تو اس کے پتے جھڑے' آپ نے کہا: ''تحقیق الحمد للہ اور سبحان اللہ اور لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر کا کہنا بندہ کے گناہ جھاڑتا ہے جیسے کہ اس درخت کے پتے جھڑتے ہیں۔'' (ترمذی) اور ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے۔

**حکم الحدیث:** اس کی سند ضعیف ہے۔

٢٣١٩- (٢٦) وَعَنْ مَكْحُوْلٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ۔ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكْثِرْ مِنْ قَوْلِ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ فَاِنَّهَا مِنْ كَنْزِ الْجَنَّةِ قَالَ مَكْحُوْلٌ فَمَنْ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ وَلَا مَنْجَاً مِنَ اللّٰهِ اِلَّا اِلَيْهِ كَشَفَ اللّٰهُ عَنْهُ سَبْعِيْنَ بَابًا مِنَ الضُّرِّ اَدْنَاهَا الْفَقْرُ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ لَيْسَ اِسْنَادُهٗ بِمُتَّصِلٍ وَمَكْحُوْلٌ لَمْ يَسْمَعْ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ۔ (الترمذی حديث رقم ٣٦٧١ واحمد فی المسند ٤/ ٣٣٣)

مکحول سے رحمۃ اللہ علیہ روایت ہے انہوں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کثرت سے لاحول ولا قوۃ الا باللہ پڑھا کر' تحقیق یہ خزانہ ہے ❶ بہشت کے خزانوں سے'' مکحول نے کہا' کہ جو شخص کہے نہیں ❷ حیلہ اور نہ قوت ❸ مگر اللہ تعالیٰ کی قدرت سے اور نہیں جائے نجات اللہ تعالیٰ کے عذاب سے مگر اس کے پاس ❹ تو اللہ تعالیٰ اس کے نقصان کی ستر اقسام ❺ دور کر دیتا ہے جن کی ادنیٰ قسم محتاجگی ہے۔'' (ترمذی) اور کہا اس حدیث کی سند متصل نہیں اس لئے کہ مکحول رحمۃ اللہ علیہ نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نہیں سنا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



**حکم الحدیث:** اس کی سند ضعیف ہے۔ لیکن دوسری ایک سند صحیح ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ یہ خزانہ ہے الخ یعنی ذخیرہ ہے جنت کا کہ اس سے اس کا پڑھنے والا اس دن فائدہ اٹھائے گا جس دن کہ مال اور اولاد نفع نہ دے گی اور فقر سے مراد حدیث میں دل کا فقر ہے اور یہی فقر آدمی کو کافر بنا دیتا ہے۔ حدیث کا مطلب یہ ہے کہ اس کلمہ کے پڑھنے سے دل کی حاجت دور ہوتی ہے اور اگر اس کو ظاہر حاجت پر حمل کیا جائے تو بھی بعید نہیں ہے۔ ❷ حیلہ نہیں الخ یعنی دفع ضرر کے لیے۔ ❸ اور قوت نہیں الخ یعنی نفع کے حاصل کرنے پر۔ ❹ مگر اسی کے الخ یعنی رجوع کرنے کے ساتھ رضاء اور اس کی رحمت کی طرف۔ ❺ ستر اقسام ستر دروازے۔

۲۳۲۰ - (۲۷) وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ دَوَآءٌ مِّنْ تِسْعَةٍ وَّ تِسْعِيْنَ دَآءً اَيْسَرُهَا الْهَمُّ. (ابن ابی الدنیا ذکرہ فی کنز العمال الحدیث رقم ۱۹۵٦)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''لاحول ولاقوۃ الا باللہ ننانوے ❶ بیماریوں کی دوا ہے ان میں سب سے ادنیٰ (بیماری) ❷ غم ہے۔''

**حکم الحدیث:** اس کی سند ضعیف ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ ننانویں بیماریوں کی الخ یعنی دنیوی اور اخروی بیماریوں کی۔ ❷ یعنی دین و دنیا کا غم۔

۲۳۲۱ - (۲۸) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اَدُلُّكَ عَلٰى كَلِمَةٍ مِّنْ تَحْتِ الْعَرْشِ مِنْ كَنْزِ الْجَنَّةِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى اَسْلَمَ عَبْدِیْ وَاسْتَسْلَمَ۔ (رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِیُّ فِی الدَّعْوَاتِ الْكَبِيْرِ)

انہی (سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں تجھ کو ایک کلمہ نہ بتاؤں کہ جو عرش کے نیچے سے اترا ہے، بہشت کے خزانہ سے، وہ کلمہ لاحول ولاقوۃ الا باللہ ہے جب بندہ کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''میرا بندہ تابعدار ہوا اور بہت فرمانبردار ہوا۔'' (بیہقی فی الدعوات الکبیر)

**حکم الحدیث:** یہ حدیث صحیح ہے۔

۲۳۲۲ - (۲۹) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ هِیَ صَلٰوةُ الْخَلَائِقِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَلِمَةُ الشُّكْرِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ كَلِمَةُ الْاِخْلَاصِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ تَمْلَاُ مَا بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ وَاِذَا قَالَ الْعَبْدُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اَسْلَمَ وَاسْتَسْلَمَ۔ (رواہ رزین)

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ: ''سبحان اللہ مخلوقات کی عبادت ہے اور الحمد للہ شکر کا کلمہ ہے اور لا الہ الا اللہ اخلاص کا کلمہ ہے اور اللہ اکبر کا ثواب اس چیز کو بھر دیتا ہے کہ جو زمین و آسمان کے درمیان ہے اور جب بندہ لاحول ولا قوۃ الا باللہ کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ فرمانبردار ہوا اور بہت فرمانبردار ہوا۔'' (رزین)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



# بَابُ الْاِسْتِغْفَارِ وَالتَّوْبَةِ

## استغفار وتوبہ کے بیان میں

## اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ (پہلی فصل)

۲۳۲۳ - (۱) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَاللّٰهِ اِنِّیْ لَاَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ فِی الْيَوْمِ اَكْثَرَ مِنْ سَبْعِيْنَ مَرَّةً۔ (رواه البخاری) (البخاری حدیث رقم ٦٣٠٧ وابن ماجه حدیث ٣٨١٦ واحمد فی المسند ٢/ ٣٤١)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں اللہ تعالیٰ سے دن میں ستر بار سے زیادہ استغفار وتوبہ کرتا ہوں۔'' ❶ (بخاری)

**فوائد الحدیث:** ❶ ستر بار سے زیادہ الخ دوسری روایت میں استغفار کو سو بار فرمایا ہے اس حدیث میں استغفار اور توبہ کرنے کی ترغیب فرمائی ہے یعنی جب نبی معصوم ﷺ ستر بار یا اس سے زیادہ استغفار کریں تو دوسرے گناہ گار لوگوں کو بطریق اولیٰ استغفار اور توبہ کرنا لازم ہے۔

۲۳۲٤ - (۲) عَنِ الْاَغَرِّ الْمُزَنِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّهٗ لَيُغَانُ عَلٰی قَلْبِیْ وَاِنِّیْ لَاَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ فِی الْيَوْمِ مِائَةَ مَرَّةٍ۔ (رواه مسلم) (مسلم حدیث رقم ٤١ـ ٢٧٠٢ واحمد فی المسند ٥/ ٤١١)

انہی (سیدنا اغر مزنی رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''شان یہ ہے کہ میرے دل پر ❶ پردہ کیا جاتا ہے اور میں دن میں اللہ تعالیٰ سے سو بار استغفار کرتا ہوں۔'' (مسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ میرے دل پر پردہ کیا جاتا ہے الخ نووی رحمہ اللہ نے کہا کہ آپ ﷺ کی یہ شان تھی کہ ہر آن اللہ تعالیٰ کی یاد میں رہتے اور کبھی غفلت ہو جاتی تو آپ اس کو گناہ سمجھتے اور اس سے استغفار کرتے۔ بعض علماء نے کہا ہے کہ ہر دم اللہ تعالیٰ کی حضوری آپ کی شان تھی لیکن امت کے سمجھانے بجھانے میں اس حالت میں کچھ فرق آ جاتا تھا اس لیے نبی ﷺ سو بار استغفار کرتے۔

۲۳۲۵ - (۳) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَاۤ اَيُّهَا النَّاسُ تُوْبُوْۤا اِلَی اللّٰهِ فَاِنِّیْ اَتُوْبُ اِلَيْهِ فِی الْيَوْمِ مِائَةَ مَرَّةٍ۔ (رواه مسلم) (مسلم حدیث رقم ٤٢-٢٧٠٢)

سیدنا اغر مزنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے لوگو! اللہ کی طرف توبہ کرو، تحقیق میں اس کی طرف دن میں سو بار توبہ کرتا ہوں۔'' (مسلم)

۲۳۲٦ - (٤) وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْمَا يَرْوِیْ عَنِ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی اَنَّهٗ قَالَ يَا عِبَادِیْ اِنِّیْ حَرَّمْتُ الظُّلْمَ عَلٰی نَفْسِیْ وَجَعَلْتُهٗ بَيْنَكُمْ مُحَرَّمًا فَلَا تَظَالَمُوْا يَا عِبَادِیْ كُلُّكُمْ ضَالٌّ اِلَّا مَنْ هَدَيْتُهٗ

سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ان احادیث میں کہ اللہ برکت والے اور بلند سے روایت کرتے تھے اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اے میرے بندو! میں نے اپنے پر ظلم حرام کیا اور میں نے اس کو تمہارے درمیان ❶ بھی حرام کیا، پس تم آپس میں ظلم نہ کرو، اے میرے بندو! تم سب گمراہ ہو مگر میں جس کو ہدایت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



فَاسْتَهْدُوْنِيْ اَهْدِكُمْ يَا عِبَادِيْ كُلُّكُمْ جَائِعٌ اِلَّا مَنْ اَطْعَمْتُهٗ فَاسْتَطْعِمُوْنِيْ اُطْعِمْكُمْ يَا عِبَادِيْ كُلُّكُمْ عَارٍ اِلَّا مَنْ كَسَوْتُهٗ فَاسْتَكْسُوْنِيْ اَكْسُكُمْ يَا عِبَادِيْ اِنَّكُمْ تُخْطِئُوْنَ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَاَنَا اَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا فَاسْتَغْفِرُوْنِيْ اَغْفِرْ لَكُمْ يَا عِبَادِيْ اِنَّكُمْ لَنْ تَبْلُغُوْا ضَرِّيْ فَتَضُرُّوْنِيْ وَلَنْ تَبْلُغُوْا نَفْعِيْ فَتَنْفَعُوْنِيْ يَا عِبَادِيْ لَوْ اَنَّ اَوَّلَكُمْ وَاٰخِرَكُمْ وَاِنْسَكُمْ وَجِنَّكُمْ كَانُوْا عَلٰى اَتْقٰى قَلْبِ رَجُلٍ وَّاحِدٍ مِّنْكُمْ مَا زَادَ ذَالِكَ فِيْ مُلْكِيْ شَيْئًا يَا عِبَادِيْ لَوْ اَنَّ اَوَّلَكُمْ وَاٰخِرَكُمْ وَاِنْسَكُمْ وَجِنَّكُمْ كَانُوْا عَلٰى اَفْجَرِ قَلْبِ رَجُلٍ وَّاحِدٍ مِّنْكُمْ مَّا نَقَصَ ذَالِكَ مِنْ مُّلْكِيْ شَيْئًا يَاعِبَادِيْ لَوْ اَنَّ اَوَّلَكُمْ وَاٰخِرَكُمْ وَاِنْسَكُمْ وَجِنَّكُمْ قَامُوْا فِيْ صَعِيْدٍ وَّاحِدٍ فَسَاَلُوْنِيْ فَاَعْطَيْتُ كُلَّ اِنْسَانٍ مَسْئَلَتَهٗ مَا نَقَصَ ذَالِكَ مِمَّا عِنْدِيْ اِلَّا كَمَا يَنْقُصُ الْمِخْيَطُ اِذَا اُدْخِلَ الْبَحْرَ يَا عِبَادِيْ اِنَّمَا هِيَ اَعْمَالُكُمْ اُحْصِيْهَا عَلَيْكُمْ ثُمَّ اُوَفِّيْكُمْ اِيَّاهَا فَمَنْ وَّجَدَ خَيْرًا فَلْيَحْمَدِ اللّٰهَ وَمَنْ وَّجَدَ غَيْرَ ذٰلِكَ فَلَا يَلُوْمَنَّ اِلَّا نَفْسَهٗ.

(رواہ مسلم) (مسلم حدیث رقم ۵۵۔ ۲۵۷۷)

کروں پس تم مجھ سے ہدایت چاہو میں تمہیں ہدایت کروں گا' اے میرے بندو! تم بھوکے ہو مگر میں جس کو کھلاؤں پس تم مجھ سے کھانا مانگو' میں تمہیں کھلاؤں گا' اے میرے بندو! تم سب ننگے ہو مگر جس کو میں نے پہننے کو دیا' پس تم مجھ سے لباس مانگو' میں تمہیں پہناؤں گا' اے میرے بندو! تم رات اور دن خطائیں کرتے ہو اور میں سب گناہ بخشتا ہوں پس تم مجھ سے بخشش مانگو' میں تمہیں بخشوں گا' اے میرے بندو! تم میرے ضرر کو ہرگز نہ پہنچو گے تاکہ مجھے ضرر پہنچا سکو اور میرے نفع کو ہرگز نہ پہنچو گے تاکہ مجھے نفع پہنچا سکو اے میرے بندو! اگر تمہارے پہلے اور تمہارے بعد والے اور تمہارے آدمی اور تمہارے جن' یہ سب مل کر ایک بہت پرہیزگار شخص والے دل کی طرح ہو جائیں تو وہ میرے ملک (بادشاہت) میں کچھ زیادہ نہیں کر سکتے' اے میرے بندو! اگر تمہارے پہلے اور تمہارے بعد والے اور تمہارے آدمی اور جن' سب تم میں سے ایک بدترین شخص کے دل کی طرح ہو جائیں' تو وہ میرے ملک (بادشاہت) میں سے کسی چیز کو ناقص نہیں کر سکتے ہیں' اے میرے بندو! اگر تمہارے پہلے اور بعد والے اور تمہارے آدمی اور جن ایک مقام میں کھڑے ہو جائیں پھر مجھ سے مانگیں اور میں ہر ایک کو اس کے مانگنے کے موافق دوں (تو میرا) وہ دینا نہ گھٹائے گا اس چیز سے کہ جو میرے نزدیک ہے مگر جیسے ❷ کہ سوئی کم کرتی ہے جب کہ دریا میں ڈالی جائے' اے میرے بندو! صرف میں تو تمہارے اعمال محفوظ رکھتا ہوں' پھر میں تم کو ان کا بدلہ پورا پورا دوں گا تو جو شخص کہ بھلائی پائے تو اسے چاہیے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی تعریف کرے اور جو بھلائی کے علاوہ کوئی چیز پائے تو وہ نہ ملامت کرے مگر اپنے نفس کو۔'' (مسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ اور میں نے کیا الخ یعنی اللہ تعالیٰ ظلم سے پاک ہے اس کی صفت عدل ہے اس لیے بندوں میں بھی عدل کو پسند رکھتا ہے۔ ❷ مگر جیسے سوئی کم کرتی ہے الخ یعنی اتنی عطاء سے بھی میری قدرت کے خزانوں میں کمی نہیں آتی قرآن میں آیۃ الکرسی اور احادیث میں یہ حدیث اللہ عالی جاہ بے پروا کی عظمت اور دبدبہ کے بیان میں بے مثل ہے' اس حدیث میں تمام بندوں کی محتاجی اور عاجزی اور اللہ تعالیٰ کی شوکت اور بادشاہی اور بے پرواہی اور کریمی اور عدالت کا بیان ہے یعنی میری التجا کے بغیر تمہارا کوئی کام نہیں چل سکتا نہ دنیا میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ہدایت اور روزی اور لباس تم کو مل سکتا ہے اور نہ ہی آخرت میں گناہوں کی مغفرت میرے بغیر ہو سکتی ہے تو تم کو میرے آگے گڑگڑانا اور دعا کرنا ہر حال میں لازم ہے میری بے پرواہی کا تو یہ حال ہے کہ اگر تم سب کے سب نبی کے برابر متقی ہو جاؤ تو اس پر میری سلطنت کی کچھ رونق موقوف نہیں اور اگر تمام جہان ابوجہل اور فرعون کے برابر ہو جائے تو میرا کچھ نقصان نہیں' پھر اپنی عطاء بے حساب کی مثال دی کہ اگر تمام جہان کی مخلوق کے طرح طرح کے سوال پورے کیے جائیں تو بھی یہاں کچھ کمی نہیں ہے' پھر اپنی عدالت بیان فرمائی کہ آخرت کا ثواب اور عذاب کا سبب اعمال ہیں ہماری طرف سے کچھ ظلم نہیں۔

۲۳۲۷- (٥) وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ كَانَ فِیْ بَنِیْ اِسْرَآئِیْلَ رَجُلٌ قَتَلَ تِسْعَةً وَّتِسْعِیْنَ اِنْسَانًا ثُمَّ خَرَجَ یَسْاَلُ فَاَتٰی رَاهِبًا فَسَاَلَهٗ فَقَالَ اَلَهٗ تَوْبَةٌ قَالَ لَا فَقَتَلَهٗ وَجَعَلَ یَسْاَلُ فَقَالَ لَهٗ رَجُلٌ اِئْتِ قَرْیَةَ كَذَا وَكَذَا فَاَدْرَكَهُ الْمَوْتُ فَنَاءَ بِصَدْرِهٖ نَحْوَهَا فَاخْتَصَمَتْ فِیْهِ مَلٰٓئِكَةُ الرَّحْمَةِ وَمَلٰٓئِكَةُ الْعَذَابِ فَاَوْحَی اللّٰهُ اِلٰی هٰذِهٖ اَنْ تَقَرَّبِیْ وَاِلٰی هٰذِهٖ اَنْ تَبَاعَدِیْ فَقَالَ قِیْسُوْا مَا بَیْنَهُمَا فَوُجِدَ اِلٰی هٰذِهٖ اَقْرَبَ بِشِبْرٍ فَغُفِرَ لَهٗ۔ (متفق علیه)

(البخاری حدیث رقم ۳٤۷۰ ومسلم حدیث رقم ٤٦- (۲۷٦٦)

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بنی اسرائیل میں ایک آدمی تھا کہ اس نے سو سے ایک کم آدمی مارے پھر نکلا ❶ وہ پوچھتا تھا' پھر ایک عابد زاہد کے پاس آیا' اس سے پوچھا اس ❷ نے کہا' کیا اس کے لیے توبہ ہے؟ اس نے کہا' نہیں' تو اس نے اس شخص کو مار ڈالا اور (پھر لوگوں سے) پوچھنا شروع کیا' اسے ایک شخص نے کہا ❸ کہ تو فلاں اور ایسی بستی میں جا' اس کو موت آئی تو ❹ اس نے اپنا سینہ اس بستی کی طرف جھکایا' پھر اس کی روح قبض کرنے میں رحمت اور عذاب کے فرشتے جھگڑے' تو اللہ تعالیٰ نے اس بستی کو حکم کیا کہ تو نزدیک ہو جا اور اس بستی ❺ کو حکم کیا کہ دور ہو جا پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''تم دونوں بستیوں کے درمیان پیمائش کرو' تو اس بستی کی طرف ❻ کہ جس کی طرف چلا تھا ایک بالشت نزدیک تر ❼ پایا گیا پس اس کے لئے بخشش کی گئی۔'' (بخاری و مسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ پوچھتا تھا کہ میری توبہ صحیح ہو سکتی ہے۔ ❷ اس کے لیے الخ یعنی میرے لیے۔ ❸ اس کو ایک شخص نے کہا کہ تو فلاں الخ ایک روایت میں ہے کہ اس دوسرے نے کہا کہ ہاں توبہ قبول ہو سکتی ہے توبہ قبول ہونے سے کون سی چیز مانع ہے لیکن تو فلاں ملک میں چلا جا کیونکہ وہاں کے لوگ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے ہیں۔ ❹ پس اس نے اپنا سینہ اس بستی کی طرف جھکایا الخ یعنی مرتے وقت دونوں زمین کے درمیان تھا چھاتی کو جھکا کر ادھر قریب ہو گیا۔ ❺ اس بستی کو الخ یعنی جدھر چلا تھا۔ ❻ اس بستی کی طرف الخ یعنی جہاں سے نکلا تھا۔ ❼ پس اس کے لیے بخشش کی گئی الخ اس حدیث سے کئی عمدہ فائدے ثابت ہوئے ایک یہ کہ گناہ کبیرہ سے توبہ کرنا مقبول ہے' دوسرا یہ کہ جہاں گناہ کیا ہو اس سے ہجرت کرنا مستحب ہے تاکہ بدیاروں کی صحبت پھر اس کو گناہ میں نہ ڈالے' تیسرا یہ کہ فرشتوں کو علم غیب نہیں اگر ان کو علم ہوتا تو عذاب کے فرشتے بحث نہ کرتے' چوتھا یہ کہ مدعی اور مدعا علیہ کو پنچائیت کرنا درست ہے' پانچواں یہ کہ رحمت الٰہی کی کوئی حد نہیں ادھر بندہ نے خالص دل سے توبہ کی ادھر دریائے رحمت اور مغفرت جوش میں آیا۔

۲۳۲۸- (٦) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ﷺ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَوْ لَمْ تُذْنِبُوْا لَذَهَبَ اللّٰهُ بِكُمْ وَلَجَآءَ بِقَوْمٍ یُّذْنِبُوْنَ فَیَسْتَغْفِرُوْنَ اللّٰهَ فَیَغْفِرُ لَهُمْ۔ (رواه مسلم) (مسلم حدیث رقم (١١۔ ٢٧٤٩) واحمد فی المسند ٢/ ٣٠٩)

''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اگر تم گناہ نہ کرو تو اللہ تعالیٰ تم کو لے جائے گا اور ایسی قوم کو لائے گا کہ وہ گناہ کریں گے پھر وہ اللہ تعالیٰ سے بخشش مانگیں گے پس ان کو اللہ تعالیٰ بخش دے ❶ گا۔'' (مسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ پس اللہ تعالیٰ ان کو بخش دے الخ اس میں دلاسہ ہے اہل خوف اور تائب گناہ گاروں کو اور اشارہ ہے کہ گناہ حکمت الٰہی کے مخالف نہیں تا کہ اس کی رحمت اور غفاری کی صفت ظاہر ہو۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ آدمی اپنے گناہوں سے نڈر ہو جائے کیونکہ یہ تو صاف کفر ہے۔

٢٣٢٩- (٧) وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اللّٰهَ یَبْسُطُ یَدَهٗ بِاللَّیْلِ لِیَتُوْبَ مُسِیْءُ النَّهَارِ وَیَبْسُطُ یَدَهٗ بِالنَّهَارِ لِیَتُوْبَ مُسِیْءُ اللَّیْلِ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَّغْرِبِهَا۔ (رواه مسلم) (مسلم حدیث رقم ١١-٢٧٤٩ واحمد فی المسند ٤/ ٣٩٥)

سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ اپنا ہاتھ رات کو پھیلاتا ہے تا کہ دن کو گناہ کرنے والا توبہ کرے اور اپنا ہاتھ دن کو پھیلاتا ہے تا کہ رات کو گناہ کرنے والا توبہ ❶ کرے یہاں تک کہ آفتاب مغرب ❷ کی طرف سے نکلے۔'' (مسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ قولہ یہاں تک کہ آفتاب نکلے اس وقت توبہ کا دروازہ بند ہو جائے گا۔ ہاتھ پھیلانا ظاہر معنی پر محمول ہے لیکن جس طرح دیگر صفات الٰہی کی کیفیت معلوم نہیں اسی طرح ہاتھ کی کیفیت نامعلوم ہے۔ ❷ مغرب کی طرف سے' قیامت سے پہلے سورج مغرب کی طرف سے نکلے گا تو قیامت کا واقع ہونا سب پر واضح ہو جائے گا پھر توبہ کا دروازہ بند ہو جائے گا۔

٢٣٣٠- (٨) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا اعْتَرَفَ ثُمَّ تَابَ تَابَ اللّٰهُ عَلَیْهِ۔ (متفق علیه) (البخاری حدیث رقم ٤١٤١ ومسلم حدیث رقم (٥٦۔ ٢٧٧٠)

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب بندہ گناہ کا اقرار کرتا ہے' پھر توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرماتا ہے۔'' (بخاری ومسلم)

٢٣٣١- (٩) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ تَابَ قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَّغْرِبِهَا تَابَ اللّٰهُ عَلَیْهِ۔ (رواه مسلم) (مسلم حدیث رقم ٤٣۔ ٢٧٠٣ واحمد فی المسند ٢/ ٥٠٦)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص مغرب کی طرف سے آفتاب طلوع ہونے سے پہلے توبہ کرے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کرے گا۔'' (مسلم)

٢٣٣٢- (١٠) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَللّٰهُ اَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ عَبْدِهٖ حِیْنَ یَتُوْبُ اِلَیْهِ مِنْ اَحَدِكُمْ كَانَتْ رَاحِلَتُهٗ بِاَرْضِ فَلَاةٍ فَانْفَلَتَتْ مِنْهُ وَعَلَیْهَا طَعَامُهٗ وَشَرَابُهٗ فَاَیِسَ مِنْهَا فَاَتٰی شَجَرَةً

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ بہت خوش ہوتا ہے اپنے بندہ کی توبہ سے جس وقت کہ وہ اس کی طرف توبہ کرتا ہے اس قدر کہ اتنا خوش تم میں سے وہ شخص بھی نہیں ہوتا جو اپنی سواری پر چٹیل ❶ میدان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



فَاضْطَجَعَ فِیْ ظِلِّهَا قَدْ اَیِسَ مِنْ رَاحِلَتِهٖ فَبَیْنَمَا هُوَ كَذَالِكَ اِذْ هُوَ بِهَا قَآئِمَةٌ عِنْدَهٗ فَاَخَذَ بِخِطَامِهَا ثُمَّ قَالَ مِنْ شِدَّةِ الْفَرَحِ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ عَبْدِیْ وَاَنَا رَبُّكَ اَخْطَاَ مِنْ شِدَّةِ الْفَرَحِ۔ (رواه مسلم) (مسلم حدیث رقم ۷۔ ۲۷٤۷)

میں جارہا ہو پھر وہ سواری گم ہوگئی ہو اور اس پر کھانا اور پانی بھی ہو تو وہ ناامید ہو کر ایک درخت کے سایہ میں آ کر لیٹ گیا ہو اور وہ اسی مایوسی کی حالت میں غم زدہ پڑا ہو کہ اچانک اس کی سواری اس کے پاس آ کھڑی ہوئی تو اس نے اس کی رسی پکڑی ہو پھر نہایت خوشی کے مارے اس کے منہ سے یہ غلط الفاظ نکل گئے ہوں اے اللہ! تو میرا بندہ ہے اور میں تیرا رب ہوں' بھول گیا نہایت خوشی کے مارے۔'' ❷ (مسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ چٹیل زمین میں الخ یعنی جہاں سایہ ہو نہ پانی ہو۔ ❷ خوشی کے مارے الخ یعنی خوشی کے سبب سے ایسی غلطی ہو گئی کہنا یوں تھا یا اللہ تو میرا رب ہے میں تیرا بندہ ہوں لیکن خوشی کی وجہ سے زبان سے الٹا نکلا۔

۲۳۳۳- (۱۱) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ عَبْدًا اَذْنَبَ ذَنْبًا فَقَالَ رَبِّ اَذْنَبْتُ فَاغْفِرْهُ فَقَالَ رَبُّهٗ اَعَلِمَ عَبْدِیْ اَنَّ لَهٗ رَبًّا یَغْفِرُ الذَّنْبَ وَیَاْخُذُ بِهٖ غَفَرْتُ لِعَبْدِیْ ثُمَّ مَكَثَ مَا شَآءَ اللّٰهُ ثُمَّ اَذْنَبَ ذَنْبًا فَقَالَ رَبِّ اَذْنَبْتُ ذَنْبًا فَاغْفِرْهُ فَقَالَ اَعَلِمَ عَبْدِیْ اَنَّ لَهٗ رَبًّا یَّغْفِرُ الذَّنْبَ وَیَاْخُذُ بِهٖ غَفَرْتُ لِعَبْدِیْ ثُمَّ مَكَثَ مَاشَآءَ اللّٰهُ ثُمَّ اَذْنَبَ ذَنْبًا قَالَ رَبِّ اَذْنَبْتُ ذَنْبًا اٰخَرَ فَاغْفِرْهُ لِیْ فَقَالَ اَعَلِمَ عَبْدِیْ اَنَّ لَهٗ رَبًّا یَغْفِرُ الذَّنْبَ وَیَاْخُذُ بِهٖ غَفَرْتُ لِعَبْدِیْ فَلْیَفْعَلْ مَاشَآءَ۔ (متفق علیه) (البخاری حدیث رقم ۷۵۰۷ ومسلم حدیث رقم (۲۹۔ ۲۷۵۸) واحمد فی المسند ۲/ ٤۰۵)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایک بندہ نے گناہ کیا' پھر کہا' اے میرے پروردگار! میں نے گناہ کیا' تو اس گناہ کو بخش' تو پروردگار کہتا ہے کیا میرے بندہ کو اس کا علم ہے کہ اس کا ایک پروردگار ہے جو بخشتا ہے گناہوں کو اور پکڑتا ہے گناہوں پر پس بخش دیا میں نے اپنے بندہ کو' پھر کچھ مدت باز رہا گناہ سے جس قدر اللہ تعالیٰ نے چاہا' پھر اس کے بعد کوئی گناہ کیا' تو کہا اے میرے رب! میں نے گناہ کیا ہے تو اس کو معاف کر دے تو پروردگار کہتا ہے کیا جانتا ہے میرا بندہ کہ اس کا ایک پروردگار ہے جو بخشتا ہے گناہوں کو اور پکڑتا ہے گناہوں پر' پس بخش دیا میں نے اس کو' پھر باز رہتا ہے بندہ گناہ سے جب تک اللہ تعالیٰ چاہے پھر گناہ کرتا ہے اور کہتا ہے اے رب میں نے ایک اور گناہ کیا ہے تو اس کو بھی بخش دے' پس اللہ تعالیٰ کہتا ہے کیا میرے بندہ کو یہ علم ہے کہ اس کا ایک رب ہے جو معاف کرتا ہے گناہوں کو اور پکڑتا ہے گناہوں پر' پس بخشا میں نے اپنے بندہ کو پس جو چاہے کرے۔'' ❶ (بخاری ومسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ جو چاہے کرے الخ نوویؒ نے کہا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر سو بار گناہ کرے تو اس کی توبہ قبول ہے اور گناہ معاف ہو جائے گا اور جو سب گناہوں کے بعد ایک توبہ کرے تو بھی صحیح ہے اور یہ جو فرمایا پس جو چاہے کرے اس کا یہ مطلب ہے کہ جب بھی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



گناہ کے بعد توبہ کرے گا معافی ہوتی جائے گی۔

٢٣٣٤- (١٢) وَعَنْ جُنْدُبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ حَدَّثَ اَنَّ رَجُلًا قَالَ وَاللّٰهِ لَا يَغْفِرُ اللّٰهُ لِفُلَانٍ وَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَالَ مَنْ ذَالَّذِىْ يَتَاَلّٰى عَلَىَّ اَنِّىْ لَا اَغْفِرُ لِفُلَانٍ فَاِنِّىْ قَدْ غَفَرْتُ لِفُلَانٍ وَاَحْبَطْتُ عَمَلَكَ اَوْ كَمَا قَالَ۔(مسلم) (مسلم الحديث رقم (١٣٧۔ ٢٦٢١)

سیدنا جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث بیان فرمائی کہ ایک شخص نے کہا' اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ فلاں کو نہیں بخشے گا اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ❶ کون شخص ہے جو مجھ پر قسم کھاتا ہے کہ میں فلاں کو نہ بخشوں گا' پس تحقیق میں نے فلاں کو بخشا اور تیرا عمل ناپید کیا یا اس کی مانند کہا۔" (مسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ کون شخص ہے کہ قسم کھاتا ہے جس نے اس طرح کہا کہ قسم اللہ کی فلاں شخص کو اللہ ہرگز نہ بخشے گا اس نے گویا اللہ تعالیٰ پر حکومت کی' اس لیے اس کے نیک اعمال کو اللہ تعالیٰ برباد کر ڈالتا ہے اور جس پر اس نے قسم کھائی اس کو اپنی رحمت سے بخش دیتا ہے' سعادت اور شقاوت اور خاتمہ کا حال اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی کو معلوم نہیں' کوئی کیسا ہی گناہ گار مسلمان کیوں نہ ہو' یقینی طور پر اس کو دوزخی جاننا یا کہنا درست نہیں اس لیے کہ شاید اس کا خاتمہ بھلائی پر ہو اور وہ مرنے کے قریب توبہ کر لے۔

٢٣٣٥- (١٣) عَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ سَيِّدُ الْاِسْتِغْفَارِ اَنْ تَقُوْلَ ((اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ خَلَقْتَنِىْ وَاَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا عَلٰى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَىَّ وَ اَبُوْءُ بِذَنْبِىْ فَاغْفِرْلِىْ فَاِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ)) قَالَ وَمَنْ قَالَهَا مِنَ النَّهَارِ مُوْقِنًا بِهَا فَمَاتَ مِنْ يَّوْمِهٖ قَبْلَ اَنْ يُّمْسِىَ فَهُوَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَمَنْ قَالَهَا مِنَ اللَّيْلِ وَهُوَ مُوْقِنٌ بِهَا فَمَاتَ قَبْلَ اَنْ يُّصْبِحَ فَهُوَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ۔ (رواه البخاری) (البخاری حديث رقم ٦٣٠٦ والترمذی حديث رقم ٣٤٥٣)

سیدنا شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "افضل استغفار یہ ہے کہ تو کہے یا الٰہی! تو میرا پروردگار ہے کوئی معبود نہیں مگر تو' تو نے مجھ کو پیدا کیا اور میں تیرا بندہ ہوں اور میں تیرے عہد اور وعدہ پر ہوں اپنی طاقت کے مطابق پناہ مانگتا ہوں تیرے ساتھ اس چیز کی برائی سے کہ جو میں نے کی' اقرار کرتا ہوں میں تیرے لیے تیری نعمتوں کے ساتھ کہ جو مجھ پر ہیں اور میں اپنے گناہوں کے ساتھ اقرار کرتا ہوں پس مجھ کو بخش دے کیونکہ تحقیق گناہوں کو نہیں بخشتا مگر تو' آپ نے فرمایا جو شخص ان الفاظ کو پڑھے دن میں یقین کر کے ان کے معانی پر پھر اس دن شام ہونے سے پہلے فوت ہو جائے تو وہ بہشتیوں میں سے ہے اور جو کوئی یہ الفاظ رات کو پڑھے اور وہ ان الفاظ کے معانی کے ساتھ یقین رکھنے والا ہو اور پھر صبح سے پہلے فوت ہو جائے تو ❶ وہ بہشتیوں میں سے ہے۔" (بخاری)

**فوائد الحدیث:** ❶ پس وہ بہشتیوں میں سے ہے الخ یعنی اللھم سے الا انت تک صبح شام پڑھا کرے اس میں رات اور دن دونوں آ گئے تو رات اور دن میں جب بھی مرے گا اس عمدہ بشارت میں داخل ہو گا اس دعا کو سید الاستغفار کہتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



## اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ (دوسری فصل)

۲۳۳۶- (۱۴) عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى يَا ابْنَ اٰدَمَ اِنَّكَ مَا دَعَوْتَنِيْ وَرَجَوْتَنِيْ غَفَرْتُ لَكَ عَلٰى مَا كَانَ فِيْكَ وَلَا اُبَالِيْ يَا ابْنَ اٰدَمَ لَوْ بَلَغَتْ ذُنُوْبُكَ عَنَانَ السَّمَآءِ ثُمَّ اسْتَغْفَرْتَنِيْ غَفَرْتُ لَكَ وَلَا اُبَالِيْ يَا ابْنَ اٰدَمَ اِنَّكَ لَوْ لَقِيْتَنِيْ بِقُرَابِ الْاَرْضِ خَطَايَا ثُمَّ لَقِيْتَنِيْ لَا تُشْرِكُ بِيْ شَيْئًا لَاَتَيْتُكَ بِقُرَابِهَا مَغْفِرَةً. (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

(الترمذی حدیث رقم ۳۶۰۸)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے' اے آدم کے بیٹے! تو جب تک کہ مجھ سے مانگے گا اور مجھ پر امید رکھے گا تو میں تجھے بخشوں گا خواہ تو نے کتنا ہی برا کام کیا ہو اور مجھ کو اس کی پرواہ نہیں ہے اے آدم کے بیٹے! اگر تیرے گناہ آسمان تک بھی پہنچ جائیں پھر تو مجھ سے معافی مانگے تو میں تجھے بخش دوں گا اور مجھ کو اس کی پرواہ نہیں اے آدم کے بیٹے! اگر تو مجھ سے اس حال میں ملے کہ تیرے گناہوں سے زمین بھری ہوئی ہو (لیکن) میرے ساتھ تو کسی کو شریک نہ کرتا ہو تو میں تیرے ❶ پاس زمین (کے برابر) بھری ہوئی بخشش لے کر آؤں گا۔'' (ترمذی)

**حکم الحدیث:** یہ حدیث حسن ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ میں تیرے پاس آؤں گا الخ یہ حدیث بڑی امید دلاتی ہے مومنین موحدین کو توحید کی برکت سے اللہ تعالیٰ چاہے تو ان کے گناہ خواہ کتنے ہی زیادہ ہوں بخش دے لیکن کسی کو اس مغفرت پر تکیہ نہ کرنا چاہئے اس لئے کہ اس کا حال معلوم نہیں اور پروردگار کی جیسی رحمت وسیع ہے ویسے ہی اس کا عذاب بھی سخت ہے تو اس کے لیے ہمیشہ گناہوں سے ڈرتا اور بچتا رہے اور گناہ سے توبہ و استغفار کرتا رہے اور شرک کے بخشے جانے کی توقع نہیں ہے مگر یہ کہ کوئی شخص موت کے آنے سے پہلے پہلے اپنے شرک سے توبہ کر لے۔

۲۳۳۷- (۱۵) وَرَوَاهُ اَحْمَدُ وَالدَّارِمِيُّ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ.

(الدارمی حدیث رقم ۲۷۸۸ واحمد فی المسند ۵/ ۱۴۷)

اس حدیث کو احمد اور دارمی نے سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ اور ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۲۳۳۸- (۱۶) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى مَنْ عَلِمَ اَنِّيْ ذُوْ قُدْرَةٍ عَلٰى مَغْفِرَةِ الذُّنُوْبِ غَفَرْتُ لَهٗ وَلَا اُبَالِيْ مَا لَمْ يُشْرِكْ بِيْ شَيْئًا. (رواه فی شرح السنة) (فی شرح السنة الحديث رقم ۴۱۹۱ والحاكم فی المستدرك ۴/ ۲۶۲)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''جس شخص نے ❶ جان لیا کہ میں صاحب قدرت ہوں اور بخشنے گناہوں کے بخشتا ہوں اس کے لیے اور میں پرواہ نہیں کرتا جب تک کہ میرے ساتھ کسی کو شریک نہ کرے۔'' (یہ شرح السنہ میں نقل کی)

**فوائد الحدیث:** ❶ جس شخص نے جانا الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بندہ کا اس بات کا پختہ یقین رکھنا کہ اللہ تعالیٰ قادر ہے گناہوں کے معاف کرنے پر' یہ مغفرت کا موجب ہے کیونکہ جو کوئی جانتا ہے کہ اللہ تعالیٰ بخشنے پر قادر ہے تو وہ اس سے امید رکھتا ہے اور جو کوئی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



کریم سے امید رکھتا ہے وہ محروم نہیں کرتا۔

۲۳۳۹- (۱۷) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَزِمَ الْاِسْتِغْفَارَ جَعَلَ اللّٰهُ لَهٗ مِنْ كُلِّ ضِيْقٍ مَّخْرَجًا وَّمِنْ كُلِّ هَمٍّ فَرَجًا وَّرَزَقَهٗ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ۔ (رواه احمد وابوداؤد و ابن ماجة (ابوداود حديث رقم ١٥١٨ وابن ماجه حديث رقم ٣٨١٩ واحمد في المسند ١/ ٢٤٨)

انہی (سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے' رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو کوئی استغفار کو لازم کرے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے ہر تنگی سے نکلنے کا راستہ نکال دیتا ہے اور اس کو ہر غم وفکر سے نجات دیتا ہے اور ایسی جگہ سے رزق دیتا ہے جہاں سے کہ اس کو گمان ❶ بھی نہیں ہوتا۔'' (احمد وابوداؤد وابن ماجہ)

**حکم الحدیث**: اس کی سند ضعیف ہے۔

**فوائد الحدیث**: ❶ گمان نہیں کرتا الخ استغفار کی یہ خاصیت ہے کہ اس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ گناہ معاف کر دیتا ہے' تکلیف رفع کر دیتا ہے' روزی کشادہ کر دیتا ہے' مال اور اولاد عنایت فرماتا ہے۔

۲۳۴۰- (۱۸) وَعَنْ اَبِيْ بَكْرِنِ الصِّدِّيْقِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَصَرَّمَنِ اسْتَغْفَرَ وَاِنْ عَادَ فِي الْيَوْمِ سَبْعِيْنَ مَرَّةً۔ (رواه الترمذى و ابوداؤد) (ابوداود حديث رقم ١٥٤٠ والترمذى حديث رقم ٣٦٣٠)

سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس شخص نے ہر گناہ پر استغفار کیا تو اس نے گناہ پر اصرار ❶ نہیں کیا اگرچہ وہ دن میں ستر بار اس گناہ کو کرے۔'' (ترمذی وابوداؤد)

**حکم الحدیث**: اس کی سند ضعیف ہے۔

**فوائد الحدیث**: ❶ گناہ دوام نہیں کیا الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مصر سے مراد وہ شخص ہے جو استغفار نہ کرے اور اپنے گناہ پر شرم سار نہ ہو' گناہ پر اصرار برا ہے کیونکہ صغیرہ گناہ پر اصرار کبیرہ گناہ بنا دیتا ہے اور کبیرہ گناہ پر اصرار کرنا کفر کو پہنچا دیتا ہے اس لئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے ہر گناہ پر خواہ صغیرہ ہو یا کبیرہ استغفار اور توبہ کی تو وہ اصرار کی تعریف سے نکل گیا۔

۲۳۴۱- (۱۹) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ بَنِيْ اٰدَمَ خَطَّاءٌ وَخَيْرُ الْخَطَّائِيْنَ التَّوَّابُوْنَ۔ (رواه الترمذى وابن ماجة والدارمى) (الترمذى حديث رقم ٢٦١٦ وابن ماجه حديث رقم ٤٢٥١ واحمد فى المسند ٣/ ١٩٨)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہر بنی آدم خطا کار ہے اور بہترین خطا کرنے والے توبہ کرنے والے ہیں۔'' (ترمذی وابن ماجہ ودارمی)

**حکم الحدیث**: اس کی سند حسن ہے۔

۲۳۴۲- (۲۰) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمُؤْمِنَ اِذَا اَذْنَبَ كَانَتْ

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مومن جب گناہ کرتا ہے تو ایک نکتہ ہوتا ہے اس کے دل پر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



نُكْتَةٌ سَوْدَآءُ فِيْ قَلْبِهِ فَإِنْ تَابَ وَاسْتَغْفَرَ صُقِلَ قَلْبُهُ وَإِنْ زَادَ زَادَتْ حَتّٰى تَعْلُوَ قَلْبَهُ فَذَالِكُمُ الرَّانُ الَّذِيْ ذَكَرَ اللّٰهُ تَعَالٰى كَلَّا بَلْ رَانَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمَذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ) وَقَالَ التِّرْمَذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔ (الترمذی حدیث رقم ۳۳۹۰ وابن ماجه حدیث رقم ۴۲۵۱ واحمد فی المسند ۳/ ۱۹۸)

سیاہ پس اگر وہ توبہ کرتا اور بخشش طلب کرتا ہے تو اس کا دل صاف کیا جاتا ہے اور اگر گناہ زیادہ کیا تو وہ نکتہ زیادہ ہوتا ہے یہاں تک کہ چھا جاتا ہے اس کے دل پر پس یہ ہے زنگ کہ اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں ذکر کیا ''ہرگز نہیں یوں بلکہ ان کے دلوں پر زنگ چڑھایا ہے اس چیز نے کہ جو وہ کرتے تھے۔'' (ترمذی وابن ماجہ) اور ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔)

**حکم الحدیث**: اس کی سند حسن ہے۔

۲۳۴۳ - (۲۱) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ يَقْبَلُ تَوْبَةَ الْعَبْدِ مَا لَمْ يُغَرْغِرْ (رواه الترمذی وابن ماجة) (الترمذی حدیث رقم ۳۶۰۳ وابن ماجه حدیث رقم ۴۲۵۳ واحمد فی المسند ۲/ ۱۳۲)

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ بندہ کی توبہ قبول کرتا ہے جب تک ❶ کہ اس کی روح حلق میں نہ آئے۔'' (ترمذی وابن ماجہ)

**حکم الحدیث**: یہ حدیث حسن ہے۔

**فوائد الحدیث**: ❶ جب تک کہ غرغرہ نہیں کرتا الخ اس کے بعد توبہ قبول نہیں ہوتی کیونکہ عالم آخرت کا ظہور شروع ہو جاتا ہے۔

۲۳۴۴ - (۲۲) وَعَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الشَّيْطَانَ قَالَ وَعِزَّتِكَ يَارَبِّ لَا أَبْرَحُ أُغْوِيْ عِبَادَكَ مَا دَامَتْ أَرْوَاحُهُمْ فِيْ أَجْسَادِهِمْ فَقَالَ الرَّبُّ عَزَّوَجَلَّ وَعِزَّتِيْ وَجَلَالِيْ وَارْتِفَاعِ مَكَانِيْ لَا أَزَالُ أَغْفِرُ لَهُمْ مَا اسْتَغْفَرُوْنِيْ۔ (رواه احمد) (احمد فی المسند ۳/ ۲۹)

سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''شیطان نے پروردگار سے عرض کیا' اے میرے پروردگار! تیری عزت کی قسم! میں تیرے بندوں کو ہمیشہ گمراہ کرتا رہوں گا جب تک کہ ان کے ارواح ان کے بدنوں میں ہوں گے' تو پروردگار نے فرمایا: ''مجھے اپنی بزرگی، عزت اور بلند مرتبہ کی قسم! میں ان کو ہمیشہ بخشتا رہوں گا جب تک کہ وہ مجھ سے بخشش مانگتے رہیں گے۔'' (احمد)

**حکم الحدیث**: یہ حدیث حسن ہے اگرچہ سند کمزور ہے۔

۲۳۴۵ - (۲۳) وَعَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى جَعَلَ بِالْمَغْرِبِ بَابًا عَرْضُهُ مَسِيْرَةُ سَبْعِيْنَ عَامًا لِّلتَّوْبَةِ لَا يُغْلَقُ مَالَمْ تَطْلُعِ الشَّمْسُ مِنْ قِبَلِهِ وَذٰلِكَ قَوْلُ

سیدنا صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے مغرب کی جانب توبہ کے لئے ایک دروازہ بنایا ہے عرض (یعنی چوڑائی) اس کا ستر برس کی مسافت ہے، نہیں بند کیا جائے گا وہ جب تک کہ مغرب سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ يَوْمَ يَأْتِيْ بَعْضُ اٰيَاتِ رَبِّكَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا اِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ۔ (رواه الترمذی وابن ماجة) (الترمذی حدیث رقم ۳۶۰۲ وابن ماجه حدیث رقم ۴۰۷۰)

آفتاب نہ نکلے اور یہ اللہ تعالیٰ کے اس قول کے معنی ہیں' جس دن کہ تیرے پروردگار کی بعض نشانیاں آئیں گی کسی جان کو اس کا ایمان نفع ❶ نہیں دے گا ایسی جان کہ جو پہلے سے ایمان نہ لائی تھی۔'' (ترمذی' ابن ماجہ)

**حکم الحدیث:** اس کی سند حسن ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ نفع نہیں دے گا الخ کیونکہ کھلی کھلی نشانیاں پروردگار کی ظاہر ہو جائیں گی اور ایسی حالت میں تو سب مومن ہو جاتے ہیں جیسے قیامت میں جنت' حشر اور دوزخ کو دیکھ کر سب ایمان لائیں گے لیکن غیب پر ایمان جو قبول ہے وہ یہی ہے کہ غیب پر ایمان لائے' بہرحال مغرب سے جب تک سورج نہ نکلے اس وقت تک توبہ کا دروازہ کھلا ہے اور یہ مغرب سے سورج طلوع ہونے کے بعد بند ہو جائے گا۔

۲۳۴۶ - (۲۴) وَعَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَنْقَطِعُ الْهِجْرَةُ حَتّٰى تَنْقَطِعَ التَّوْبَةُ وَلَا تَنْقَطِعُ التَّوْبَةُ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَّغْرِبِهَا (رواه احمد و ابوداؤد و الدارمی) (ابوداود حدیث رقم ۲۴۷۹ واحمد فی المسند ۲/ ۳۱۲ والدارمی حدیث رقم ۲۵۱۳)

سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہجرت موقوف (بند) نہیں ہو گی یہاں تک کہ توبہ موقوف ہو اور توبہ اس وقت بند ہو گی جب آفتاب مغرب کی طرف سے نکلے گا۔'' ❶ (احمد وابوداؤد ودارمی)

**حکم الحدیث:** اس کی سند ضعیف ہے۔ لیکن دوسری ایک سند اس کو مضبوط کرتی ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ اس حدیث میں توبہ کے موقوف نہ ہونے سے اس کا قبول ہونا مراد ہے اور غرض یہ ہے کہ جب تک آفتاب مغرب سے نہیں نکلتا توبہ کر کے پاک ہو سکتا ہے اور جب آفتاب ادھر سے نکلا تو پھر یہ پاک نہ ہو گا۔

۲۳۴۷ - (۲۵) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ رَجُلَيْنِ كَانَا فِيْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ مُتَحَابَّيْنِ اَحَدُهُمَا مُجْتَهِدٌ فِي الْعِبَادَةِ وَالْاٰخَرُ يَقُوْلُ مُذْنِبٌ فَجَعَلَ يَقُوْلُ اَقْصِرْ عَمَّا اَنْتَ فِيْهِ فَيَقُوْلُ خَلِّنِيْ وَرَبِّيْ حَتّٰى وَجَدَهٗ يَوْمًا عَلٰى ذَنْبٍ اِسْتَعْظَمَهٗ فَقَالَ اَقْصِرْ فَقَالَ خَلِّنِيْ وَرَبِّيْ اَبُعِثْتَ عَلَيَّ رَقِيْبًا فَقَالَ وَاللّٰهِ لَا يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكَ اَبَدًا وَلَا يُدْخِلُكَ الْجَنَّةَ فَبَعَثَ اللّٰهُ اِلَيْهِمَا مَلَكًا فَقَبَضَ اَرْوَاحَهُمَا فَاجْتَمَعَا عِنْدَهٗ فَقَالَ لِلْمُذْنِبِ اُدْخُلِ

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بنی اسرائیل میں دو شخص آپس میں دوست تھے' ان میں سے ایک بے حد بندگی کرتا تھا اور دوسرا کہتا میں گناہ گار ہوں' تو عبادت گذار اسے کہتا تھا کہ جس گناہ میں تو مبتلا ہے اس کو چھوڑ دے' وہ کہتا مجھ کو میرے پروردگار کے ساتھ چھوڑ دے' یہاں تک کہ ایک روز عابد نے اس گناہ گار کو ایک گناہ میں مبتلا پایا جو اس کی نظر میں بڑا گناہ تھا' اس نے کہا: باز آ جا تو گناہ گار نے کہا میرے معاملہ کو میرے رب پر چھوڑ دے' کیا تو مجھ پر نگہبان بنا کر بھیجا گیا ہے؟ عابد نے کہا' اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ تجھے کبھی نہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اَلْجَنَّةَ بِرَحْمَتِيْ وَقَالَ لِلْاٰخِرِ اَتَسْتَطِيْعُ اَنْ تَحْظُرَ عَلٰى عَبْدِيْ رَحْمَتِيْ فَقَالَ لَا يَارَبِّ قَالَ اِذْهَبُوْا بِهٖ اِلَى النَّارِ۔ (رَاوه احمد) (احمد فى المسند ٢/ ٣٢٣)

بخشے گا اور نہ تجھے جنت میں داخل کرے گا' اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف موت کا فرشتہ بھیجا تو (اس نے) ان دونوں کی روحیں قبض کیں' اور وہ دونوں ہی اللہ تعالیٰ کے پاس اکٹھی ہوئیں تو اللہ تعالیٰ نے گناہ گار سے فرمایا تو میری رحمت کے ذریعہ جنت میں داخل ہو جا اور دوسرے سے کہا' کیا تو اتنی طاقت رکھتا ہے کہ میرے بندہ کو میری رحمت سے محروم کر دے؟ اس نے کہا میں اتنی طاقت نہیں رکھتا' اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو حکم دیا کہ اس کو دوزخ کی طرف ❶ لے جاؤ۔'' (احمد)

**حکم الحدیث**: اس کی سند حسن ہے۔

**فوائد الحدیث**: ❶ اس کو لے جاؤ الخ یہی مضمون فصل اول میں سیدنا جندب رضی اللہ عنہ کی حدیث میں گذر چکا ہے کہ بالیقین کسی کو دوزخی کہنا درست نہیں کیونکہ مدار خاتمہ پر ہے اور شاید اس کا خاتمہ بخیر ہو۔

٢٣٤٨- (٢٦) وَعَنْ اَسْمَآءَ بِنْتِ يَزِيْدَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقْرَأُ يَا عِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰى اَنْفُسِهِمْ لَاتَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا وَلَا يُبَالِيْ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ) وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَفِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ يَقُوْلُ بَدْلَ يَقْرَأُ۔ (الترمذى حديث رقم ٣٢٩٠)

سیدہ اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا سے روایت ہے' میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ یہ آیت پڑھتے تھے: ''اے میرے بندو جنہوں نے گناہ کر کے اپنی جانوں پر زیادتی کی ہے تم اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ناامید نہ ہو جاؤ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ سب ❶ گناہ بخشتا ہے اور پرواہ نہیں رکھتا۔'' (احمد و ترمذی) اور کہا یہ حدیث حسن غریب ہے اور شرح السنہ میں بھی یقول کا لفظ یقراء کے بدلے۔

**حکم الحدیث**: اس کی سند ضعیف ہے۔

**فوائد الحدیث**: ❶ سب گناہ الخ یعنی توبہ کے ساتھ' امام نووی رحمہ اللہ نے کہا توبہ کی تین شرائط ہیں' ایک یہ کہ گناہ سے باز آئے' دوسرا اس پر نادم وافسردہ ہو' تیسرا یہ کہ عہد کرے دوسری بار پھر یہ نہ کرے گا اور جو گناہ حق العباد سے ہو تو اس کے لئے ایک شرط اور بھی ہے' وہ یہ کہ اس بندہ کا حق وہ ادا کرے یا اس سے معاف کرائے۔

٢٣٤٩- (٢٧) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِيْ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى اِلَّا اللَّمَمَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنْ تَغْفِرِ اللّٰهُمَّ تَغْفِرْ جَمًّا وَاَيُّ عَبْدٍ لَّكَ لَا اَلَمَّا۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ) (الترمذى حديث رقم ٣٣٣٨)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما اللہ کے اس قول الا اللمم کی تفسیر میں کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یا الٰہی! اگر تو بخشے ❶ (پر آئے تو) بندہ کے بڑے گناہوں کو بھی بخش دے اور تیرا کون سا بندہ ہے جس نے چھوٹے گناہ نہ کئے ہوں۔'' (ترمذی) یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



**حکم الحدیث:** اس کی سند صحیح ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ اگر تو بخشے الخ یہ شعر امیہ بن ابی الصلت کا ہے امیہ زمانہ کفر میں ایک شاعر تھا اس کے شعر میں حمد الٰہی اور مذمت دنیا کا مضمون تھا اس واسطے نبی ﷺ اس کو سنتے اور کبھی زبان پر لاتے آپ نے فرمایا کہ امیہ کی زبان ایمان لائی اور دل کافر رہا یعنی زبان سے مضمون اچھے نکلے لیکن دل سے کفر اور حب دنیا نہ گئی اور یہی حال ہے اکثر شاعروں کا کہ اشعار میں بعض مضامین تو نہایت اچھے اور درست زبان سے نکلتے ہیں لیکن دل سیاہ رہتا ہے۔ ع گو زبان تیری درافشاں ہوئی ہائے پر دل کی سیاہی نہ گئی۔

٢٣٥٠ - (٢٨) وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰی یَاعِبَادِیْ کُلُّکُمْ ضَآلٌّ اِلَّامَنْ هَدَیْتُ فَاسْاَلُوْنِی الْهُدٰی اَهْدِکُمْ وَکُلُّکُمْ فُقَرَآءُ اِلَّامَنْ اَغْنَیْتُ فَاسْاَلُوْنِیْ اَرْزُقْکُمْ وَکُلُّکُمْ مُّذْنِبٌ اِلَّامَنْ عَافَیْتُ فَمَنْ عَلِمَ مِنْکُمْ اَنِّیْ ذُوْقُدْرَةٍ عَلَی الْمَغْفِرَةِ فَاسْتَغْفَرَنِیْ غَفَرْتُ لَهٗ وَلَا اُبَالِیْ وَلَوْ اَنَّ اَوَّلَکُمْ وَاٰخِرَکُمْ وَحَیَّکُمْ وَمَیِّتَکُمْ وَرَطْبَکُمْ وَیَابِسَکُمْ اِجْتَمَعُوْا عَلٰی اَتْقٰی قَلْبِ عَبْدٍ مِّنْ عِبَادِیْ مَازَادَ ذٰلِكَ فِیْ مُلْکِیْ جَنَاحَ بَعُوْضَةٍ وَلَوْ اَنَّ اَوَّلَکُمْ وَاٰخِرَکُمْ وَحَیَّکُمْ وَمَیِّتَکُمْ وَرَطْبَکُمْ وَیَابِسَکُمْ اِجْتَمَعُوْا عَلٰی اَشْقٰی قَلْبِ عَبْدٍ مِّنْ عِبَادِیْ مَانَقَصَ ذٰلِكَ مِنْ مُّلْکِیْ جَنَاحَ بَعُوْضَةٍ وَلَوْ اَنَّ اَوَّلَکُمْ وَاٰخِرَکُمْ وَحَیَّکُمْ وَمَیِّتَکُمْ وَرَطْبَکُمْ وَیَابِسَکُمْ اِجْتَمَعُوْا فِیْ صَعِیْدٍ وَّاحِدٍ فَسَاَلَ کُلُّ اِنْسَانٍ مِّنْکُمْ مَابَلَغَتْ اُمْنِیَّتُهٗ فَاَعْطَیْتُ کُلَّ سَائِلٍ مِّنْکُمْ مَانَقَصَ ذٰلِكَ مِنْ مُلْکِیْ اِلَّا کَمَا لَوْ اَنَّ اَحَدَکُمْ مَرَّ بِالْبَحْرِ فَغَمَسَ فِیْهِ اِبْرَةً ثُمَّ رَفَعَهَا ذٰلِكَ بِاَنِّیْ جَوَّادٌ مَّاجِدٌ اَفْعَلُ مَا اُرِیْدُ عَطَائِیْ کَلَامٌ وَعَذَابِیْ کَلَامٌ اِنَّمَا اَمْرِیْ لِشَیْءٍ اِذَا اَرَدْتُّ اَنْ اَقُوْلَ لَهٗ کُنْ فَیَکُوْنُ

(رواه احمد والترمذی وابن ماجة) (الترمذی حدیث رقم ٢٦١٣ وابن ماجه حدیث رقم ٤٢٥٧ واحمد فی المسند ٥/ ١٥٤)

سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے میرے بندو! تم سب گمراہ ہو مگر جس کو میں نے ہدایت کی، تم مجھ سے ہدایت مانگو میں تم کو ہدایت کروں گا اور تم سب محتاج ہو مگر جس کو میں نے دولت مند کیا پس تم مجھ سے روزی مانگو میں تم کو دوں گا اور تم سب گناہ گار ہو مگر جس کو میں نے بچا لیا پس جس نے تم میں سے جانا کہ تحقیق میں بخشنے پر قدرت والا ہوں پھر وہ مجھ سے بخشش مانگے تو میں اسے بخشوں گا اور میں نہیں پرواہ رکھتا اور تمہارے تمام اگلے اور پچھلے اور تمہارے زندہ اور مردہ اور تمہارے تر ❶ اور خشک میرے ایک بہت متقی ❷ دل بندہ کی مانند ہو جائیں تو اس سے میری ملکیت میں مچھر کے پر برابر ❸ بھی زیادتی نہ ہو گی اور اگر تمہارے تمام اگلے اور پچھلے اور تمہارے زندہ اور مردہ تمہارے تر اور خشک میرے ایک بدترین بندہ کے دل کی مانند ہو جائیں تو اس سے میری ملکیت میں مچھر کے پر برابر کمی نہ ہو گی اور اگر تحقیق تمہارے تمام اگلے اور پچھلے اور تمہارے زندہ اور مردہ اور تمہارے تر اور خشک ایک جگہ میں جمع ہوں، پھر ہر آدمی تم میں سے اپنی اپنی خواہش کے مطابق مانگے ❹ پھر میں ہر مانگنے والے کو دوں تو اس سے میری ملکیت میں اتنی بھی کمی نہ ہو گی جتنی کہ اگر تم میں سے کوئی سمندر کے قریب سے گزرے اور وہ اس میں سوئی کو پانی میں ڈبو کر اٹھا لے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ میں بہت سخی ہوں بہت دینے والا ہوں کرتا ہوں ❺ جو میں چاہتا ہوں اور میرا دینا ❻

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



کہہ دینا ہے اور میرا عذاب کہہ دینا ہے اور جب میں کسی چیز کا ارادہ ❼ کرتا ہوں تو صرف یہ کہہ دیتا ہوں کہ ہو جا' تو وہ ہو جاتی ہے۔'' (احمد و ترمذی و ابن ماجہ)

**حکم الحدیث**: اس کی سند ضعیف ہے۔

**فوائد الحدیث**: ❶ یعنی حجر و شجر اگر یہ بھی انسان ہو جائیں۔ ❷ متقی بندے کے دل پر الخ یعنی سب محمد ﷺ کی طرح ہو جائیں۔ ❸ تو یہ جمع ہونا میرے ملک میں نہ زیادہ کرے ایک مچھر کے پر کے برابر یعنی میری سلطنت ویسی ہی رہے گی یہ نہ ہو گا کہ ان لاکھوں اربوں کے تابعدار بن جانے سے میری قوت بہ نسبت سابق کچھ زیادہ ہو جائے گی۔ ❹ مثلاً شیطان فرعون نمرود ہاماں کی طرح ہو جائیں۔
❺ یعنی یہ نہیں ہو سکتا کہ ان کی بغاوت سے میری سلطنت میں بہ نسبت سابق ایک ذرہ برابر فتور آ ئے۔
❻ یعنی جہاں تک ان کا خیال بلند پروازی کر سکے۔ ❼ کرتا ہوں جو چاہتا ہوں الخ یعنی یہ تمام سخاوت و کرم میرے ارادہ اور اختیار سے ہے اس میں بندہ کے ارادہ کو دخل نہیں۔ یعنی میں ایک حکم سے یہ سب کچھ کرتا ہوں اور میں اسباب کا محتاج نہیں ہوں۔ یعنی اس کا پیدا کرنا جب یہ قدرت طاقت اور وسعت ہے تو اب کیا شبہ رہا کہ ادنیٰ جنتی کی جنت دس دنیا کے برابر ہو گی دس دنیا کیا ہر جنتی کو وہ کروڑ دنیا کے برابر دے سکتا ہے صرف اس کے حکم کی دیر ہے' اس حدیث سے مجوس کا اعتقاد باطل ہوا کہ اہرمن یعنی شیطان اللہ تعالیٰ کا مقابل بن گیا ہے اور معاذ اللہ' اللہ تعالیٰ نے اس سے عاجز ہو کر دنیا اس کے سپرد کر دی ہے وہ جس کو چاہتا ہے اپنی طرف گھسیٹتا ہے' لاحول ولا قوۃ' اہرامن کا کیا وجود ہے اگر لاکھوں اربوں اہرمن اور شیطان مل کر بڑے زور قوت سے مالک الملک کا مقابلہ کریں تو وہ ایک کلمہ میں سب کو خاک سیاہ بنا دے اور سب کو فنا کر دے غرض اس کے سامنے کسی کو وجود نہیں اللہ ہی اللہ ہے باقی کچھ بھی نہیں۔

٢٣٥١ - (٢٩) وَعَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهٗ قَرَاَ هُوَ اَهْلُ التَّقْوٰی وَ اَهْلُ الْمَغْفِرَةِ قَالَ قَالَ رَبُّكُمْ اَنَا اَهْلٌ اَنْ اُتَّقٰى فَمَنِ اتَّقَانِيْ فَاَنَا اَهْلٌ اَنْ اَغْفِرَ لَهٗ (رواه الترمذی وابن ماجة والدارمی) (الترمذی حدیث رقم ٣٣٨٤ وابن ماجه حدیث رقم ٤٢٩٩ والدارمی حدیث رقم ٢٧٢٤)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' نبی ﷺ نے یہ آیت پڑھی: ''کہ وہی صاحب تقویٰ اور صاحب بخشش ہے'' نبی ﷺ نے مذکورہ آیت کی تفسیر میں فرمایا کہ تمہارے رب نے فرمایا: ''میں اس لائق ہوں کہ لوگ مجھ سے ڈریں پس جو مجھ سے ڈرا تو میں اس کے لائق ہوں کہ اسے بخشوں۔'' (ترمذی) و ابن ماجہ و دارمی

**حکم الحدیث**: اس کی سند ضعیف ہے۔

٢٣٥٢ - (٣٠) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اِنْ كُنَّا لَنَعُدُّ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِي الْمَجْلِسِ يَقُوْلُ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَتُبْ عَلَيَّ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الْغَفُوْرُ مِائَةَ مَرَّةٍ (رواه احمد والترمذی وابوداوٗد' و ابن ماجة) (ابوداود حدیث رقم ١٥١٦ والترمذی حدیث رقم ٣٨١٤ وابن ماجه حدیث رقم ٣٨١٤ واحمد فی المسند ٢/ ٢١)

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' ہم رسول اللہ ﷺ کے لئے گنتے تھے ایک مجلس میں کہ ❶ آپ سو بار یہ دعا کہتے: ''اے میرے پروردگار! مجھے بخش اور میری توبہ قبول کر تحقیق تو ہی توبہ قبول کرنے والا بخشنے والا ہے۔'' (احمد و ترمذی و ابوداؤد و ابن ماجہ)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



**حکم الحدیث:** تین میں سے ایک سند شیخین کی شرط پر ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ سو بار کہتے الخ یہ سب امت کی تعلیم کے لئے تھا ورنہ آپ کے اگلے اور پچھلے سب گناہ اللہ تعالیٰ نے بخش دیئے تھے' دوسرا یہ کہ آدمی جتنا مقرب ہو اس کو اتنا ہی زیادہ ڈر ہوتا ہے اور اپنے مالک کے سامنے اتنی ہی تضرع اور عاجزی کی اس کو ضرورت ہوتی ہے' تیسرا یہ کہ اللہ عزوجل کا جلال اور استغناء ظاہر کرنا آپ کو منظور تھا کہ ہر چند کہ میں اللہ تعالیٰ کا نبی اور اس کا مقبول بندہ ہوں مگر وہ عالی شہنشاہ بے پرواہ ہے اور میرا کام یہی ہے کہ ایسے بے پرواہ مالک کے سامنے ہمیشہ اپنی خطاؤں کی معافی چاہتا رہوں۔ بے وقوف پادریوں نے ان احادیث کو دیکھ کر نبی ﷺ پر اعتراض کیا ہے کہ جب آپ خود گناہوں سے پاک نہ تھے تو دوسروں کی شفاعت کیا کر سکیں گے؟ انہوں نے ان نکات میں غور نہیں کیا کہ غلام کیسا ہی مقرب ہو لیکن اس کی عقل مندی اس میں ہے کہ اپنے آقا کے سامنے اپنے آپ کو ذلیل اور قصوروار سمجھے۔

٢٣٥٣ - (٣١) وَعَنْ بِلَالِ بْنِ يَسَارِ بْنِ زَيْدٍ مَوْلَى النَّبِيِّ ﷺ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ مَنْ قَالَ أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَأَتُوْبُ إِلَيْهِ غُفِرَلَهُ وَإِنْ كَانَ قَدْ فَرَّمِنَ الزَّحْفِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ وَأَبُوْدَاوُدَ لٰكِنَّهُ عِنْدَ أَبِيْ دَاوُدَ هِلَالُ ابْنُ يَسَارٍ وَقَالَ التِّرْمَذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ) (ابوداود حديث رقم ١٥١٧ والترمذى حديث رقم ٣٦٤٨)

سیدنا بلال بن یسار بن زید رضی اللہ عنہ جو نبی ﷺ کے غلام تھے انہوں نے کہا: ''مجھ سے میرے باپ نے حدیث بیان کی اس نے میرے دادا سے روایت کیا کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے' جو شخص کہے کہ میں اللہ تعالیٰ سے بخشش طلب کرتا ہوں وہ اللہ کہ جس کے علاوہ کوئی معبود نہیں مگر وہ زندہ خبر گیری کرنے والا ہے اور میں اس کی طرف توبہ کرتا ہوں اگر وہ کفار کی لڑائی سے بھاگا ہو تو اس کے لئے بخشش کی جاتی ہے۔'' (ترمذی وابوداؤد) لیکن ابوداؤد کے نزدیک ہلال بن یسار رضی اللہ عنہ ہے اور ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے۔

**حکم الحدیث:** اس کی سند ضعیف ہے لیکن حدیث مفہوم کے اعتبار سے صحیح ہے۔

## اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ (تیسری فصل)

٢٣٥٤ - (٣٢) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ لَيَرْفَعُ الدَّرَجَةَ لِلْعَبْدِ الصَّالِحِ فِي الْجَنَّةِ فَيَقُوْلُ يَارَبِّ أَنّٰى لِيْ هٰذِهٖ فَيَقُوْلُ بِاسْتِغْفَارِ وَلَدِكَ لَكَ (رواه احمد) (ابن ماجه حديث رقم ٣٦٦٠ واحمد في المسند ٢/ ٥١٩)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ عزوجل نیک بخت آدمی کے لئے درجہ بلند کرتا ہے بہشت میں'' تو وہ کہتا ہے' اے میرے پروردگار! یہ درجہ مجھے کہاں سے حاصل ہوا؟ ❶ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''یہ تیرے فرزند کے مغفرت کرنے سے حاصل ہوا ہے۔'' (احمد)

**حکم الحدیث:** اس کی سند حسن ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ یہ درجہ تیرے فرزند کے استغفار سے حاصل ہوا الخ اس حدیث سے اولاد صالح کی فضیلت معلوم ہوئی' دوسری

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



حدیث میں ہے کہ جب آدمی مرجاتا ہے تو اس کو تین چیزوں کے سوا کسی چیز کا فائدہ نہیں پہنچتا اور ان تین چیزوں میں ایک ولد صالح شمار کیا ہے۔

٢٣٥٥- (٣٣) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا الْمَيِّتُ فِي الْقَبْرِ اِلَّا كَالْغَرِيْقِ الْمُتَغَوِّثِ يَنْتَظِرُ دَعْوَةً تَلْحَقُهُ مِنْ اَبٍ اَوْ اُمٍّ اَوْ اَخٍ اَوْ صَدِيْقٍ فَاِذَا لَحِقَتْهُ كَانَ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنَ الدُّنْيَا وَمَافِيْهَا وَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى لَيُدْخِلُ عَلٰى اَهْلِ الْقُبُوْرِ مِنْ دُعَاءِ اَهْلِ الْاَرْضِ اَمْثَالَ الْجِبَالِ وَاِنَّ هَدِيَّةَ الْاَحْيَاءِ اِلَى الْاَمْوَاتِ الْاِسْتِغْفَارُ لَهُمْ۔ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ) (البيهقي الحديث رقم ٧٩٠٤)

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مردہ قبر میں ڈوبنے ❶ اور فریاد کرنے والے کی مانند ہوتا ہے کہ دعا کا منتظر ہوتا ہے کہ اس کو باپ یا ماں کی طرف سے یا بھائی یا دوست کی طرف سے پہنچے جس وقت اس کو دعا پہنچتی ہے تو وہ (دعا) اس کو دنیا اور اس کی تمام چیزوں سے زیادہ پسند ہوتی ہے اور تحقیق اللہ تعالیٰ قبر والوں کو زمین والوں کی دعا کی وجہ سے پہاڑوں کی مانند پہنچاتا ہے ❷ اور تحقیق زندوں کا تحفہ مردوں کی طرف ان کے لئے استغفار کرنا ہے۔'' (بیہقی فی شعب الایمان)

**حکم الحدیث**: اس کی سند ضعیف ہے۔

**فوائد الحدیث**: ❶ مگر ڈوبنے والے کی مانند الخ کہ اس کا کوئی ہاتھ پکڑے۔ ❷ پہاڑوں کی مانند الخ یعنی ثواب بڑا اور رحمت اور بخشش۔

٢٣٥٦- (٣٤) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طُوْبٰى لِمَنْ وَّجَدَ فِيْ صَحِيْفَتِهٖ اِسْتِغْفَارًا كَثِيْرًا۔ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَرَوَى النَّسَائِيُّ فِيْ عَمَلِ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ) (ابن ماجه حديث رقم ٣٨١٨)

سیدنا عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس شخص کے لئے خوش خبری ہے جو اپنے اعمال نامہ میں بہت ❶ استغفار پائے۔'' (ابن ماجہ اور نسائی نے کتاب عمل یوم ولیلہ میں روایت کیا ہے)

**حکم الحدیث**: اس کی سند صحیح ہے۔

**فوائد الحدیث**: ❶ استغفار بہت الخ یعنی استغفار مقبول، بزار نے سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا ہے کہ دونوں فرشتے عمل لکھنے والے جب بندہ کا عمل نامہ لے جاتے ہیں اور اللہ عزوجل اس کے عمل نامہ کے اول اور آخر میں استغفار دیکھتا ہے تو فرماتا ہے میں نے اپنے بندہ کے وہ گناہ بخش دیئے جو عمل نامہ کے اول اور آخر کے درمیان ہیں حاصل یہ کہ صبح وشام کے استغفار سے یہ مرتبہ حاصل ہوتا ہے۔

٢٣٥٧- (٣٥) وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ الَّذِيْنَ اِذَا اَحْسَنُوْا اِسْتَبْشَرُوْا وَاِذَا اَسَاءُوْا اِسْتَغْفَرُوْا۔ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعْوَاتِ الْكَبِيْرِ) (ابن ماجه حديث رقم ٣٨٢٠)

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے: ''یاالٰہی مجھے ان لوگوں میں سے کر کہ جب نیکی کریں تو خوش ہوں اور جب برائی کریں تو استغفار ❶ کریں۔'' (ابن ماجہ وبیہقی فی الدعوات الکبیر)

**حکم الحدیث**: اس کی سند ضعیف ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



**فوائد الحدیث:** ❶ ہر ایک ایمان دار کو ایسا ہی کرنا لازم ہے۔

۲۳۵۸ - (۳۶) وَعَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ حَدِيْثَيْنِ اَحَدُهُمَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَالْاٰخَرُ عَنْ نَّفْسِهٖ قَالَ اِنَّ الْمُؤْمِنَ يَرٰى ذُنُوْبَهٗ كَاَنَّهٗ قَاعِدٌ تَحْتَ جَبَلٍ يَخَافُ اَنْ يَّقَعَ عَلَيْهِ وَاِنَّ الْفَاجِرَ يَرٰى ذُنُوْبَهٗ كَذُبَابٍ مَرَّ عَلٰى اَنْفِهٖ فَقَالَ بِهٖ هٰكَذَا اَىْ بِيَدِهٖ فَذَبَّهٗ عَنْهُ ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ لَلّٰهُ اَفْرَحُ بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ الْمُؤْمِنِ مِنْ رَجُلٍ نَزَلَ فِىْ اَرْضٍ دَوِيَّةٍ مُهْلِكَةٍ مَعَهٗ رَاحِلَتُهٗ عَلَيْهَا طَعَامُهٗ وَشَرَابُهٗ فَوَضَعَ رَاْسَهٗ فَنَامَ نَوْمَةً فَاسْتَيْقَظَ وَقَدْ ذَهَبَتْ رَاحِلَتُهٗ فَطَلَبَهَا حَتّٰى اِذَا اشْتَدَّ عَلَيْهِ الْحَرُّ وَالْعَطَشُ وَمَاشَآءَ اللّٰهُ قَالَ اَرْجِعُ اِلٰى مَكَانِىَ الَّذِىْ كُنْتُ فِيْهِ فَاَنَامُ حَتّٰى اَمُوْتَ فَوَضَعَ رَاْسَهٗ عَلٰى سَاعِدِهٖ لِيَمُوْتَ فَاسْتَيْقَظَ فَاِذَا رَاحِلَتُهٗ عِنْدَهٗ عَلَيْهَا زَادُهٗ وَ شَرَابُهٗ فَاللّٰهُ اَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ الْعَبْدِ الْمُؤْمِنِ مِنْ هٰذَا بِرَاحِلَتِهٖ وَزَادِهٖ رَوٰى مُسْلِمٌ الْمَرْفُوْعَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِنْهُ فَحَسْبُ وَرَوَى الْبُخَارِىُّ الْمَوْقُوْفَ عَلَى ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَيْضًا۔ (البخاری حدیث رقم ۶۳۰۸ ومسلم حدیث رقم (۳۔ ۲۷۴۴) واحمد فی المسند ۱/ ۳۸۳)

سیدنا حارث بن سوید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے دو احادیث ❶ بیان کیں، ان میں سے ایک نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی اور دوسری اپنی طرف سے نقل کی، وہ یہ ہے کہ تحقیق مومن ❷ اپنے گناہوں کو دیکھتا ہے گویا کہ پہاڑ کے نیچے بیٹھا ہوا ہے اس سے ڈرتا ہے کہ پہاڑ اس پر گر پڑے اور تحقیق فاجر اپنے گناہوں کو مکھی کی مانند دیکھتا ہے کہ اس کے ناک پر اڑی پس اس مکھی کے ساتھ اس طرح سے اشارہ کیا، اس کو اپنی ناک سے اڑایا پھر عبداللہ ❸ نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے: ''اللہ تعالیٰ اپنے مومن بندہ کی توبہ سے بہت خوش ہوتا ہے اس شخص سے زیادہ جو ایک بے آب و گیاہ ہولناک جنگل میں جا رہا ہو اس کے ساتھ سواری بھی ہو اور اس سواری پر کھانا اور پانی ہو ایک جگہ ❹ وہ لیٹا اور کچھ سو گیا پھر جب نیند سے بیدار ہوا تو دیکھا کہ اس کی سواری چلی گئی ہے اس کو تلاش کیا یہاں تک کہ جب سخت گرمی اور پیاس اور جو تکالیف اللہ تعالیٰ کو منظور تھیں پہنچیں تو اس نے کہا اسی جگہ واپس چلوں جہاں پہلے تھا اور وہاں جا کر سو رہوں یہاں تک کہ مر جاؤں چنانچہ اس نے اپنے بازو پر سر رکھ لیا اور موت کے انتظار میں لیٹ گیا پھر (جب) نیند سے بیدار ہوا تو دیکھا اس کی سواری اس کے پاس کھڑی ہے اور کھانا پانی بھی اس پر موجود ہے (پس اس شخص کو ❺ کھانا پینا اور سواری پانے سے خوشی ہوئی ہوگی) اللہ تعالیٰ کو مومن بندہ کی توبہ سے اس سے بھی زیادہ خوشی ہوتی ہے۔'' (اس حدیث کو مرفوع طریقہ پر صرف مسلم نے روایت کیا اور بخاری نے موقوفاً یعنی ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا قول بھی نقل کیا ہے۔) ❻

**فوائد الحدیث:** ❶ دو احادیث الخ اس حدیث کے دوسرے جملہ میں اس آیت کی طرف ان اللہ یحب التوابین و یحب المتطهرین اشارہ ہے۔ ❷ یعنی مومن گناہوں سے بہت ڈرتا ہے اور خوف کرتا ہے کہ کہیں پکڑا نہ جاؤں اور فاجر کو اپنے گناہوں کی پرواہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



نہیں ہوتی۔ ❸ پھر سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا الخ یعنی جو حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی تھی وہ بیان کی۔ ❹ پس اپنا سر رکھا الخ یعنی استراحت کے لئے۔ ❺ اس شخص کو الخ یعنی جیسے یہ شخص اپنی سواری اور توشہ کے ملنے سے خوش ہوتا ہے اس سے زیادہ اللہ تعالیٰ بندہ کے توبہ کرنے سے خوش ہوتا ہے۔ ❻ بخاری نے یہ حدیث موقوف بھی نقل کی۔ حاصل یہ کہ حدیث مرفوع متفق علیہ ہے اور حدیث موقوف بخاری کی افراد سے ہے۔

۲۳۵۹ - (۳۷) وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْعَبْدَ الْمُؤْمِنَ الْمُفَتَّنَ التَّوَّابَ. (احمد فی المسند ۱/ ۸۰)

سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ اس مومن بندہ کو دوست رکھتا ہے جو گناہوں میں مبتلا ❶ ہوتا ہے اور بہت توبہ کرتا ہے۔''

**فوائد الحدیث:** ❶ کہ گناہوں میں مبتلا ہوتا ہے اور بہت توبہ کرتا ہے یہ دوست رکھنا توبہ کی وجہ سے ہے نہ کہ گناہ کی وجہ سے۔

۲۳۶۰ - (۳۸) وَعَنْ ثَوْبَانَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ مَا اُحِبُّ اِنَّ لِيَ الدُّنْيَا بِهٰذِهِ الْاٰيَةِ يَا عِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰى اَنْفُسِهِمْ لَاتَقْنَطُوْا اَلْاٰيَةَ فَقَالَ رَجُلٌ فَمَنْ اَشْرَكَ فَسَكَتَ النَّبِيُّ ﷺ ثُمَّ قَالَ اَلَا وَمَنْ اَشْرَكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ۔ (احمد فی المسند ۵/ ۲۷۵)

سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے: ''میں نہیں پسند کرتا کہ میرے لئے دنیا ہو اس آیت کے بدلہ ''اے میرے بندو جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی ناامید نہ ہو'' آخر آیت تک' پھر ایک شخص نے کہا پس جس نے ❶ شرک کیا' نبی صلی اللہ علیہ وسلم خاموش ہو رہے' پھر آپ نے فرمایا: ''جس ❷ نے شرک کیا'' یہ کلمہ آپ نے تین بار کہا۔

**حکم الحدیث:** اس کی سند ضعیف ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ پس جس نے شرک کیا الخ یعنی وہ بھی داخل ہے اس آیت کے حکم میں یا نہیں یعنی وہ بھی بخشا جائے گا یا نہیں۔ ❷ اور جس شخص نے شرک کیا یعنی اگر مشرک بھی اپنے شرک کو چھوڑ دے اور توبہ کرے تو بخشا جائے گا۔

۲۳۶۱ - (۳۹) وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى لَيَغْفِرُ لِعَبْدِهٖ مَالَمْ يَقَعِ الْحِجَابُ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا الْحِجَابُ؟ قَالَ اَنْ تَمُوْتَ النَّفْسُ وَهِيَ مُشْرِكَةٌ۔ (رَوَى الْاَحَادِيْثَ الثَّلَاثَةَ اَحْمَدُ وَرَوَى الْبَيْهَقِيُّ الْاَخِيْرَ فِيْ كِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُوْرِ) (احمد فی المسند ۵/ ۱۷٤)

سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ اپنے بندہ کے لئے ❶ بخشتا ہے جب تک کہ پردہ نہ ہو'' ❷ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! پردہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''آدمی اس حال میں مرے کہ شرک کرنے والا ہو۔'' (یہ تینوں احادیث احمد نے نقل کیں اور بیہقی نے آخری حدیث کتاب البعث والنشور میں نقل کی)

**حکم الحدیث:** اس کی سند ضعیف ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ یعنی جو کچھ گناہوں سے چاہتا ہے۔ ❷ یعنی بندے۔ اور رحمت حق کے درمیان۔

۲۳۶۲ - (٤۰) وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَقِيَ اللّٰهَ لَا يَعْدِلُ بِهٖ شَيْئًا فِي الدُّنْيَا ثُمَّ كَانَ عَلَيْهِ مِثْلَ جِبَالٍ ذُنُوْبٌ غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ۔ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ كِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُوْرِ)

''جو شخص اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملاقات کرے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو نہ برابر کرتا ہو دنیا میں پھر اس پر پہاڑ کی مانند گناہ ہوں تو اللہ تعالیٰ اسے بخش دے گا۔'' ❶

**حکم الحدیث:** میں اس کی سند سے واقف نہیں ہو سکا۔

**فوائد الحدیث:** ❶ بخشے گا الخ یہ دونوں احادیث بڑی امید دلاتی ہیں مومنین موحدین کو کہ توحید کی برکت سے اللہ تعالیٰ چاہے تو گناہ خواہ کتنے ہی زیادہ ہوں بخش دیے جائیں گے لیکن کسی کو اس مغفرت پر تکیہ نہ کرنا چاہئے اس لئے کہ اس کا حال نہیں معلوم اور پروردگار کی جیسی رحمت وسیع ہے ویسے ہی اس کا عذاب بھی سخت ہے پس ہمیشہ گناہوں سے ڈرتا اور بچتا رہے اور توبہ اور استغفار کرتا رہے اور شرک سے بچنے کا بڑا خیال رکھے کیونکہ شرک بخشے جانے کی توقع نہیں ہے۔

٢٣٦٣ - (٤١) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ كَمَنْ لَّا ذَنْبَ لَهٗ۔ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ) وَقَالَ تَفَرَّدَ بِهِ النَّهْرَانِيُّ وَهُوَ مَجْهُوْلٌ وَفِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ رَوَاهُ عَنْهُ مَوْقُوْفًا قَالَ النَّدَمُ تَوْبَةٌ وَالتَّائِبُ كَمَنْ لَّا ذَنْبَ لَهٗ۔ (ابن ماجه حديث رقم ٤٢٥٠)

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''گناہوں سے توبہ کرنے والا اس شخص کی مانند ہے کہ جس کا کوئی گناہ نہیں۔'' (ابن ماجہ وبیہقی فی شعب الایمان) اور بیہقی نے کہا اسے فقط نہرانی نے نقل کیا ہے اور وہ مجہول ہے اور بغوی نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے شرح السنۃ میں روایت کیا بطریق موقوف کے کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا پشیمانی ❶ توبہ ہے اور توبہ کرنے والا اس شخص کی مانند ہے کہ جس کا کوئی گناہ نہیں۔

**حکم الحدیث:** اس کی تمام اسناد ضعیف ہیں۔

**فوائد الحدیث:** ❶ پشیمانی توبہ ہے یعنی پشیمانی توبہ کا بڑا رکن ہے۔

# بَابٌ

## باب متعلق سابق بیان میں

## اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ (پہلی فصل)

٢٣٦٤ - (١) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَمَّا قَضَى اللّٰهُ الْخَلْقَ كَتَبَ كِتَابًا فَهُوَ عِنْدَهٗ فَوْقَ عَرْشِهٖ اِنَّ رَحْمَتِيْ سَبَقَتْ غَضَبِيْ وَفِيْ رِوَايَةٍ غَلَبَتْ غَضَبِيْ۔ (متفق عليه) (البخاري حديث رقم ٧٤٠٤ ومسلم حديث رقم (١٤ـ ٢٧٤١) وابن ماجه

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب کہ اللہ تعالیٰ نے مخلوقات کا پیدا کرنا ❶ مقدر کیا' تو ایک کتاب لکھی جو کہ اس کے پاس ہے اس کے عرش پر' اس میں یہ ہے کہ تحقیق میری رحمت میرے غضب سے سبقت لے گئی ہے۔'' اور ایک روایت ❷ میں ہے: ''میری رحمت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



حدیث رقم ۴۲۹۵ واحمد فی المسند ۲/ ۴۳۳)

میرے غضب پر غالب ہے۔'' (بخاری' مسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ مقدار کیا الخ یعنی میثاق کے دن یا اس کا پیدا کرنا شروع کیا۔ ❷ میری رحمت غالب ہے میرے غضب پر یعنی غصہ سے اللہ تعالیٰ کی رحمت زیادہ ہے اسی لئے کافروں اور گناہ گاروں کو جلد نہیں پکڑتا اور عذاب میں جلدی نہیں کرتا' گناہ دیکھتا ہے اور پردہ ڈالتا ہے روزی بند نہیں کرتا۔

۲۳۶۵- (۲) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ لِلّٰهِ مِائَةَ رَحْمَةٍ اَنْزَلَ مِنْهَا رَحْمَةً وَاحِدَةً بَيْنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ وَالْبَهَائِمِ وَالْهَوَامِّ فَبِهَا يَتَعَاطَفُوْنَ وَبِهَا يَتَرَاحَمُوْنَ وَبِهَا تَعْطِفُ الْوَحْشُ عَلٰى وَلَدِهَا وَاَخَّرَ اللّٰهُ تِسْعًا وَتِسْعِيْنَ رَحْمَةً يَرْحَمُ بِهَا عِبَادَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔(متفق علیه۔ (البخاری حدیث رقم ۶۰۰۰ ومسلم حدیث رقم (۱۷۔ ۲۷۵۲) والترمذی حدیث رقم ۳۶۰۹ وابن ماجه حدیث رقم ۴۲۹۳ والدارمی حدیث رقم ۲۷۸۵ واحمد فی المسند ۲/ ۵۱۴)

انہی (سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کے لئے ❶ سو رحمتیں ہیں' ان میں سے ایک رحمت جنوں' انسانوں' چوپاؤں اور زہریلے جانوروں میں اتاری پس اسی رحمت کی وجہ سے وہ آپس میں میل (محبت) کرتے ہیں اور اسی کے سبب آپس میں رحم کرتے ہیں اور اسی رحمت کے سبب وحشی جانور اپنے بچے پر رحم کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے ننانویں رحمتیں رکھ چھوڑی ہیں کہ ان کے ساتھ اپنے بندوں پر قیامت کے دن رحم کرے گا۔'' (بخاری ومسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ اللہ تعالیٰ کے لئے سو رحمتیں ہیں الخ یعنی اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت کے سو حصے کئے' ایک حصہ تمام خلق کو دیا اور اسی کا یہ اثر ہے کہ جانور اپنے بچوں کو پالتے ہیں خود بھوکے رہتے سوئے ان کو کھلاتے ہیں اور اسی کا اثر ہے کہ ماں باپ اپنی اولاد کو پالتے ہیں اور ان کی مصیبتیں اٹھاتے ہیں اور ننانوے حصے اللہ تعالیٰ کی رحمت کے قیامت کے دن ظاہر ہوں گے آپ ﷺ کی شفاعت اور گناہ گاروں کی بخشش اور بہشت کی بے حساب نعمتیں انہی رحمتوں کا اثر ہے اس حدیث سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت کی کوئی حد نہیں۔

۲۳۶۶- (۳) وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ عَنْ سَلْمَانَ نَحْوَهٗ وَفِيْ اٰخِرِهٖ قَالَ فَاِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ اَكْمَلَهَا بِهٰذِهِ الرَّحْمَةِ۔ (مسلم حدیث رقم (۲۱۔ ۲۷۵۳)

اور مسلم کی ایک روایت میں سلمان سے اس کی مانند ہے لیکن اس کے آخر میں یہ ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''پس جس وقت قیامت کا دن ہوگا اللہ تعالیٰ ننانویں رحمتوں کو اس رحمت کے ساتھ پورا کرے گا۔''

۲۳۶۷- (۴) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَوْ يَعْلَمُ الْمُؤْمِنُ مَا عِنْدَ اللّٰهِ مِنَ الْعُقُوْبَةِ مَا طَمِعَ بِجَنَّتِهٖ اَحَدٌ وَلَوْ يَعْلَمُ الْكَافِرُ مَا عِنْدَ اللّٰهِ مِنَ الرَّحْمَةِ مَاقَنَطَ مِنْ جَنَّتِهٖ اَحَدٌ۔ (متفق علیه) (البخاری حدیث رقم ۶۴۶۹ ومسلم حدیث رقم (۲۳۔ ۲۷۵۵) واحمد فی المسند ۲/ ۳۳۴)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر مومن اس چیز کو جانے جو کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک عذاب ہے (تو) نہ طمع کرے اس کی بہشت کا کوئی بھی اور اگر کافر اس چیز کو جانے جو کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک رحمت ہے تو اس کی جنت سے ❶ کوئی ناامید نہ ہو۔'' (بخاری ومسلم)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



**فوائد الحدیث:** ❶
اس کی جنت سے کوئی الخ سچ ہے۔

ع اگر درد بدیک صلائے کرم عزازیل گوید نصیبے برم
دراں دم کہ از فعل پرسند قول اولو العزم را تن بلرزد زہول

رحمت اور عذاب الٰہی کی دو صفات ہیں اور اللہ تعالیٰ کی صفت کی انتہا نہیں جیسے اس کی ذات کامل ہے ویسے ہی اس کی صفت بھی کامل ہے۔

٢٣٦٨- (٥) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلْجَنَّةُ اَقْرَبُ اِلٰى اَحَدِكُمْ مِنْ شِرَاكِ نَعْلِهٖ وَالنَّارُ مِثْلُ ذٰلِكَ۔ (رواه البخاری) (البخاری حدیث رقم ٦٤٨٨)

سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بہشت تمہارے ایک کی طرف بہت نزدیک ہے اس کے پاپوش (جوتے) کے تسمہ سے اور ❶ دوزخ بھی اسی کی مانند۔'' (بخاری)

**فوائد الحدیث:** ❶ اور دوزخ بھی اسی کے مانند الخ یعنی بہشت اور دوزخ آدمی سے نہایت قریب ہیں دور نہ سمجھو اگر ایمان ہے اور نیک عمل ہے تو بہشت نزدیک ہے اور اگر کفر اور گناہ ہیں تو دوزخ قریب ہے۔

٢٣٦٩- (٦) وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ رَجُلٌ لَمْ يَعْمَلْ خَيْرًا قَطُّ لِاَهْلِهٖ وَفِیْ رِوَايَةٍ اَسْرَفَ رَجُلٌ عَلٰى نَفْسِهٖ فَلَمَّا حَضَرَهُ الْمَوْتُ اَوْصٰى بَنِيْهِ اِذَا مَاتَ فَحَرِّقُوْهُ ثُمَّ اذْرُوْا نِصْفَهٗ فِی الْبَرِّ وَنِصْفَهٗ فِی الْبَحْرِ فَوَاللّٰهِ لَئِنْ قَدَرَ اللّٰهُ عَلَيْهِ لَيُعَذِّبَنَّهٗ عَذَابًا لَا يُعَذِّبُهٗ اَحَدًا مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ فَلَمَّا مَاتَ فَعَلُوْا مَا اَمَرَهُمْ فَاَمَرَ اللّٰهُ الْبَحْرَ فَجَمَعَ مَا فِيْهِ وَاَمَرَ الْبَرَّ فَجَمَعَ مَا فِيْهِ ثُمَّ قَالَ لَهٗ لِمَ فَعَلْتَ هٰذَا قَالَ مِنْ خَشْيَتِكَ يَارَبِّ وَاَنْتَ اَعْلَمُ فَغَفَرَ لَهٗ۔ (متفق عليه) (البخاری حدیث رقم ٦٤٨١ ومسلم حدیث رقم ٢٤ـ ٢٧٥٦)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایک شخص نے جس نے کبھی کوئی نیک کام نہیں کیا تھا اپنے گھر والوں کو کہا اور ایک روایت میں ہے کہ ایک شخص نے اپنے نفس پر زیادتی کی تھی پھر جب اس کو موت آئی تو اس نے اپنے بیٹوں کو وصیت کی کہ جب وہ مر جائے تو اس کو جلا دینا اس کی آدھی راکھ جنگل میں اڑا دو اور آدھی دریا میں بہا دو پس اللہ کی قسم! اگر اللہ تعالیٰ نے اس پر قابو پالیا تو وہ اس کو ایسا عذاب کرے گا کہ ایسا عذاب کسی کو جہاں والوں سے نہیں کرے تو جب وہ مر گیا تو اس کے بیٹوں نے کیا جو وہ ان سے کہہ گیا تھا' اللہ تعالیٰ نے دریا کو حکم کیا تو دریا نے جمع کیا اس چیز کو کہ جو اس میں تھی اور جنگل کو حکم کیا تو جنگل نے وہ چیز جمع کی کہ جو اس میں تھی' پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''تو نے یہ کس لیے کیا؟ اس شخص نے کہا میں نے تیرے ڈر سے ایسا کیا اے رب اور تو خوب جانتا ہے' تو اللہ تعالیٰ نے اس کو بخش دیا۔'' ❶

**فوائد الحدیث:** ❶ تو اللہ تعالیٰ نے اس کو بخشا الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خوف الٰہی اور اپنے قصور کا اقرار مغفرت کا سبب ہے۔

٢٣٧٠- (٧) وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَدِمَ عَلٰى

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' نبی ﷺ کے پاس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



النَّبِيِّ ﷺ سَبْيٌ فَإِذَا امْرَأَةٌ مِّنَ السَّبْيِ قَدْ تَحَلَّبَ ثَدْيُهَا تَسْعٰى إِذَا وَجَدَتْ صَبِيًّا فِي السَّبْيِ اَخَذَتْهُ فَأَلْصَقَتْهُ بِبَطْنِهَا وَاَرْضَعَتْهُ فَقَالَ لَنَا النَّبِيُّ ﷺ اَتَرَوْنَ هٰذِهِ طَارِحَةً وَلَدَهَا فِي النَّارِ فَقُلْنَا لَا وَهِيَ تَقْدِرُ عَلٰى اَنْ لَّا تَطْرَحَهُ فَقَالَ اللّٰهُ اَرْحَمُ بِعِبَادِهِ مِنْ هٰذِهِ بِوَلَدِهَا۔ (متفق علیه) (البخاری حدیث رقم ٥٩٩٩ ومسلم حدیث رقم (٢٢۔ ٢٧٥٤)

کچھ قیدی آئے' ان قیدیوں میں ایک عورت تھی کہ اس کی چھاتی بہتی تھی ❶ وہ دوڑتی تھی جس وقت ❷ کہ کسی بچے کو پاتی' لیتی اس کو اپنے سینے سے لگاتی ❸ اور اس کو دودھ پلاتی' پس ہم کو نبی ﷺ نے فرمایا: "کیا اس عورت کو گمان ❹ کرتے ہو کہ بچہ ڈالے گی اپنا آگ میں؟" ہم نے کہا' نہیں ڈالے گی جب کہ نہ ڈالنے پر قادر ہو تو آپ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ بہت رحم کرنے والا ہے اپنے بندوں پر ❺ بہ نسبت اس عورت کے اپنے بچے پر۔" (بخاری' مسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ اس کی چھاتی بہتی تھی الخ یعنی دودھ بہتا تھا بہ سبب کثرت کے اس لئے کہ بچہ اس کے ساتھ نہ تھا۔ ❷ یعنی بچہ کی تلاش میں دوڑتی تھی۔ ❸ اپنے بچے کی محبت کے ساتھ۔ ❹ اس عورت کو کیا گمان کرتے ہو الخ یعنی جب غیر کے بچے پر یہ محبت رکھتی ہے تو کیا گمان کرتے ہو کہ وہ اپنے بچے کو آگ میں ڈالے گی۔ ❺ اپنے بندوں پر الخ یعنی مومن بندوں پر اس حدیث میں بیان ہے رحمت الٰہی کی وسعت کا اور اس حدیث سے ارحم الراحمین کا مطلب سمجھ میں آتا ہے۔

٢٣٧١ - (٨) وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَنْ يُّنْجِيَ اَحَدًا مِّنْكُمْ عَمَلُهٗ قَالُوْا وَلَا اَنْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَلَا اَنَا اِلَّا اَنْ يَّتَغَمَّدَنِيَ اللّٰهُ مِنْهُ بِرَحْمَتِهٖ فَسَدِّدُوْا وَقَارِبُوْا وَاغْدُوْا وَرُوْحُوْا وَشَيْءٌ مِّنَ الدُّلْجَةِ وَالْقَصْدَ الْقَصْدَ تَبْلُغُوْا۔ (متفق علیه) (البخاری حدیث رقم ٦٤٦٣ ومسلم حدیث رقم ٧٨-٢٨١٦)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "تم میں سے کسی کو اس کا عمل ہرگز نجات ❶ نہ دے گا" صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! اور نہ آپ کو' آپ نے فرمایا: "اور نہ مجھ کو مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ مجھ کو اپنی طرف سے اپنی رحمت کے ساتھ ڈھانپ لے پس عمل کو درست کرو اور میانہ روی کرو اور اول دن میں عبادت کرو' آخر دن میں عبادت کرو' کچھ رات کو اور میانہ روی ❷ اختیار کرو مقصود کو پہنچو گے۔" (بخاری و مسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ تم میں سے کسی کو اس کا عمل نجات نہ دے گا الخ یعنی رحمت اور فضل الٰہی کے بغیر صرف نیک عمل ہی نجات کے لئے کافی نہیں حقیقت میں نجات کا سبب اللہ تعالیٰ کا فضل ہے اور اس کا عمل اثر اور نتیجہ ہے اس حدیث سے یہ ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ پر کسی بندہ کا کچھ زور نہیں نہ اس کے حکم کے سامنے کسی کو چون و چرا کی مجال ہے' خواہ وہ نبی ہو' خواہ ولی یا فرشتہ اور اس کی قدرت بے حد و بے حساب ہے اور کسی کی کیا طاقت ہے کہ وہ اپنے خود کو جنت کا مستحق خیال کرے اور کسی کو جنت میں لے جاسکے' بقول شخصی پر خود در ماندہ شفاعت کس کے۔

❷ میانہ روی اختیار کرو الخ یعنی اچھے کام کرو لیکن اعتدال سے جس قدر مسنون ہے افراط کرو نہ تفریط' افراط یہ کہ عبادت میں اتنا غرق ہو کہ دنیا کے کاموں سے بالکل غافل ہو جائے اور اپنے حق اور گھر والوں کے حق فراموش کر دے اور تفریط یہ کہ دنیا میں ایسا غرق ہو کہ واجب اور ضروری عبادات میں خلل واقع ہو' یہ دونوں طریق اچھے نہیں ہیں' بہتر وہی شرع کا طریق ہے جو جامع ہے معاش اور معاد کی مصلحت کو۔

٢٣٧٢ - (٩) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "تم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



لَا يُدْخِلُ اَحَدًا مِّنْكُمْ عَمَلُهُ الْجَنَّةَ وَلَا يُجِيْرُهُ مِنَ النَّارِ وَلَا اَنَا اِلَّا بِرَحْمَةِ اللّٰهِ۔ (رواہ مسلم) (مسلم حدیث رقم (۷۷۔ ۲۸۱۷)

میں سے کسی کو اس کا عمل بہشت میں داخل نہیں کرے گا اور نہ اس کو دوزخ سے بچائے گا اور نہ مجھ کو مگر اللہ تعالیٰ کی رحمت۔'' ❶

**فوائد الحدیث:** ❶ مگر اللہ تعالیٰ کی رحمت الخ امام نووی رحمہ اللہ نے کہا یہ جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تم اپنے اعمال کی وجہ سے جنت میں جاؤ گے یہ حدیث ان احادیث کے معارض نہیں اس لئے کہ اعمال صالحہ جنت میں جانے کا سبب ہیں لیکن ان اعمال کی توفیق اور اخلاص و ہدایت اور ان کا قبول ہونا اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحمت سے ہے تو اس لیے صرف عمل ہی دخولِ جنت کا سبب نہ ہوا۔

۲۳۷۳ - (۱۰) وَعَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اَسْلَمَ الْعَبْدُ فَحَسُنَ اِسْلَامُهُ يُكَفِّرُ اللّٰهُ عَنْهُ كُلَّ سَيِّئَةٍ كَانَ زَلَّفَهَا وَكَانَ بَعْدَ الْقِصَاصِ الْحَسَنَةُ بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا اِلٰى سَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ اِلٰى اَضْعَافٍ كَثِيْرَةٍ وَالسَّيِّئَةُ بِمِثْلِهَا اِلَّا اَنْ يَّتَجَاوَزَ اللّٰهُ عَنْهَا۔ (رواہ البخاری) (البخاری حدیث رقم ٤١)

سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس وقت کہ اسلام لائے بندہ تو اس کا اسلام اچھا ہو اس سے اللہ تعالیٰ ہر گناہ مٹا دیتا ہے کہ اسلام سے پہلے کیا تھا اور اس کے بعد اس کے اعمال کا اس کو بدلہ دیتا ہے ایک نیکی دس گنا لکھی جاتی ہے سات سو تک بلکہ سات سو سے زیادہ اور برائی اس کی مانند مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اس سے درگزر کرے۔'' (بخاری)

۲۳۷٤ - (۱۱) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ الْحَسَنَاتِ وَالسَّيِّاٰتِ فَمَنْ هَمَّ بِحَسَنَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا كَتَبَهَا اللّٰهُ لَهُ عِنْدَهُ حَسَنَةً كَامِلَةً فَاِنْ هَمَّ بِهَا فَعَمِلَهَا كَتَبَهَا اللّٰهُ لَهُ عِنْدَهُ عَشْرَ حَسَنَاتٍ اِلٰى سَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ اِلٰى اَضْعَافٍ كَثِيْرَةٍ وَمَنْ هَمَّ بِسَيِّئَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا كَتَبَهَا اللّٰهُ لَهُ عِنْدَهُ حَسَنَةً كَامِلَةً فَاِنْ هُوَ هَمَّ بِهَا فَعَمِلَهَا كَتَبَهَا اللّٰهُ لَهُ سَيِّئَةً وَّاحِدَةً۔ (متفق علیه) (البخاری حدیث رقم ٦٤٩١ ومسلم حدیث رقم ۲۰۷ - ۱۳۱)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے نیکیاں اور برائیاں لکھیں تو جو شخص کہ نیکی کا قصد کرے پھر نیکی نہ کرے تو اللہ تعالیٰ اس کو اس کے لئے ❶ اپنے نزدیک ایک پوری نیکی لکھتا ہے پس اگر نیکی کا قصد کرے اور اس کو کرے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے لکھتا ہے اپنے نزدیک دس نیکیاں سات سو تک بلکہ اس سے زیادہ بہت اور جس نے برائی کا قصد کیا پھر برائی نہ کی تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے اپنے نزدیک ایک پوری نیکی لکھتا ہے اگر برائی کا قصد کیا پھر برائی کی تو اس کے لئے اللہ تعالیٰ ایک برائی لکھتا ہے۔'' (بخاری ومسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ ایک پوری نیکی سبحان اللہ اللہ تعالیٰ کی رحمت اپنے بندوں پر کتنی بے حساب ہے کہ بد کام کے قصد کو نہ لکھوائے اور نیک کام کے قصد کو بغیر کئے لکھوا دے اور بدی کو ایک ہی رکھے اور نیکی کو دس گنا کر ڈالے لیکن معلوم ہونا چاہئے کہ بدی کا محض ارادہ نہیں لکھا جاتا لیکن اگر بدی کے قصد پر عزم مصمم ہو گیا یعنی اس کے کرنے کا پختہ ارادہ ہو گیا تو اس کی دو صورتیں ہیں ایک تو یہ کہ بعد عزم مصمم ہونے کے اس بد کام کو خوف الٰہی سے عمل میں نہ لایا اور اس پر شرمندہ ہوا تو ایک نیکی لکھی جائے گی اس لیے کہ اس نے اللہ تعالیٰ کے لیے اپنی خواہش

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



نفسانی کو مارا' دوسری صورت یہ ہے کہ بدی کا عزم مصمم خوف الٰہی کے بغیر کسی اور سبب سے ظاہر نہ ہو سکا تو بیشک ایک گناہ لکھا جائے گا جیسے کسی نے رات کو اپنے دل میں عزم مصمم کیا کہ میں کل فلاں کو قتل کروں گا یا فلاں عورت سے حرام کاری کروں گا اسی رات کو وہ مر گیا یا وہ عورت مر گئی تو اس پر قصد قتل اور حرام کاری کا گناہ ثابت ہوا۔

## اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ (دوسری فصل)

٢٣٧٥- (١٢) وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مَثَلَ الَّذِيْ يَعْمَلُ السَّيِّاٰتِ ثُمَّ يَعْمَلُ الْحَسَنَاتِ كَمَثَلِ رَجُلٍ كَانَتْ عَلَيْهِ دِرْعٌ ضَيِّقَةٌ قَدْ خَنَقَتْهُ ثُمَّ عَمِلَ حَسَنَةً فَانْفَكَّتْ حَلْقَةٌ ثُمَّ عَمِلَ اُخْرٰى فَانْفَكَّتْ اُخْرٰى حَتّٰى تَخْرُجَ اِلَى الْاَرْضِ (رواه في شرح السنة) (احمد في المسند ٤/ ١٤٥)

سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس شخص کا حال کہ جو برائیاں کرتا ہو پھر نیکیاں کرے مانند حال اس شخص کے ہے کہ اس پر تنگ زرہ ہے کہ تنگ کیا ہے اس کو زرہ کے حلقوں نے' پھر اس نے نیکی کی تو اس کے حلقے کھل گئے' پھر عمل کیا ❶ پھر دوسرا حلقہ کھل گیا' یہاں تک کہ وہ (زرہ) زمین کی طرف نکل پڑے۔'' (شرح السنۃ)

**حکم الحدیث:** اس کی سند ضعیف ہے۔لیکن حدیث حسن ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ عمل کیا الخ یعنی نیکیاں اس حدیث کا حاصل یہ ہے کہ برائی کرنے سے سینہ تنگ ہوتا ہے اور متحیر ہوتا ہے امور میں اور اس کو لوگ دشمن رکھتے ہیں اور نیکیوں کے کرنے سے سینہ فراخ ہوتا ہے اور اس کے امور آسان ہوتے ہیں اور لوگوں کے دلوں میں محبوب ہوتا ہے اس کو مشابہت دی تنگ زرہ کے پہننے سے کہ تنگ دلی کا سبب ہے اور اس کا کھلنا سبب فراخی اور خوش دلی کا ہے۔

٢٣٧٦- (١٣) وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم يَقُصُّ عَلَى الْمِنْبَرِ وَهُوَ يَقُوْلُ وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتَانِ قُلْتُ وَاِنْ زَنٰى وَاِنْ سَرَقَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ الثَّانِيَةَ وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتَانِ فَقُلْتُ الثَّانِيَةَ وَاِنْ زَنٰى وَاِنْ سَرَقَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ الثَّالِثَةَ وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتَانِ فَقُلْتُ الثَّالِثَةَ وَاِنْ زَنٰى وَاِنْ سَرَقَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَاِنْ رَغِمَ اَنْفُ اَبِي الدَّرْدَاءِ۔ (رواه احمد) (احمد في المسند ٦/ ٤٤٢)

سیدنا ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا' آپ منبر پر نصیحت فرما رہے تھے ''اس شخص کے لئے کہ کھڑا ہونے سے ڈرا اپنے رب کے روبرو دو بہشتیں ہیں'' میں نے کہا اے اللہ کے رسول! اگر چہ اس نے زنا کیا ہو' اگر چہ چوری ❶ کی ہو اے اللہ کے رسول! پھر دوسری بار آپ نے فرمایا: ''اور اس شخص کے لئے کہ اپنے پروردگار کے روبرو کھڑا ہونے سے ڈرا دو بہشتیں ہیں پس میں نے دوسری بار کہا اے اللہ کے رسول! اگر چہ زنا کرے اور اگر چہ چوری کرے' پھر تیسری بار فرمایا: ''اور اس شخص کے لئے کہ اپنے رب کے روبرو کھڑا ہونے سے ڈرا دو بہشتیں ہیں'' پس میں نے تیسری بار کہا' اے اللہ کے رسول! اگر چہ زنا کرے اور اگر چہ چوری کرے' آپ نے فرمایا: ''اگر چہ ابو درداء کی ناک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



خاک آلودہ ہو۔" ❷ (احمد)

**حکم الحدیث:** اس کی سند صحیح ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ اگر چہ چوری کی ہوالخ یعنی ڈرنے والے نے اگر چہ چوری کی ہو تو بھی اس کے لئے دو بہشتیں ہوں گی' بعض احادیث میں آیا ہے کہ ایک بہشت ہے کہ جس کے مکان' محل اور زیورات وغیرہ سونے کے ہیں اور ایک بہشت ہے کہ جن کا سب سامان چاندی کا ہے۔ ❷ اگر چہ خاک آلودہ ہو ابودرداء رضی اللہ عنہ کی ناک الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑا ہونے کے خیال سے ڈرنا جنت میں جانے کا سبب ہے۔

۲۳۷۷ - (۱٤) وَعَنْ عَامِرٍ الرَّامِ قَالَ بَيْنَا نَحْنُ عِنْدَهُ يَعْنِي عِنْدَالنَّبِيِّ ﷺ إِذَا أَقْبَلَ رَجُلٌ عَلَيْهِ كِسَاءٌ وَفِي يَدِهِ شَيْءٌ قَدِ الْتَفَّ عَلَيْهِ فَقَالَ يَارَسُولَ اللّٰهِ مَرَرْتُ بِغَيْضَةِ شَجَرٍ فَسَمِعْتُ فِيهَا أَصْوَاتَ فِرَاخِ طَائِرٍ فَأَخَذْتُهُنَّ فَوَضَعْتُهُنَّ فِي كِسَائِي فَجَاءَتْ أُمُّهُنَّ فَاسْتَدَارَتْ عَلَى رَأْسِي فَكَشَفْتُ لَهَا عَنْهُنَّ فَوَقَعَتْ عَلَيْهِنَّ فَلَفَفْتُهُنَّ بِكِسَائِي فَهُنَّ أُولَاءِ مَعِي قَالَ ضَعْهُنَّ فَوَضَعْتُهُنَّ وَأَبَتْ أُمُّهُنَّ إِلَّا لُزُومَهُنَّ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَتَعْجَبُونَ لِرُحْمِ أُمِّ الْأَفْرَاخِ فِرَاخَهَا فَوَالَّذِي بَعَثَنِي بِالْحَقِّ اللّٰهُ أَرْحَمُ بِعِبَادِهِ مِنْ أُمِّ الْأَفْرَاخِ بِفِرَاخِهَا ارْجِعْ بِهِنَّ حَتّٰى تَضَعَهُنَّ مِنْ حَيْثُ أَخَذْتَهُنَّ وَأُمُّهُنَّ مَعَهُنَّ فَرَجَعَ بِهِنَّ۔ (رواه ابوداوٗد) (ابوداود حدیث رقم ۳۰۸۹)

سیدنا عامر رضی اللہ عنہ (تیرانداز) سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس تھے کہ ایک شخص آیا اس پر ایک چادر تھی اور اس کے ہاتھ میں کوئی چیز تھی جس پر اس نے چادر لپیٹ رکھی تھی' اس نے کہا اے اللہ کے رسول! میں درختوں کے جھنڈ پر گذرا تھا تو میں نے اس میں جانوروں کے بچوں کی آوازیں سنیں اور میں نے ان کو پکڑ کر اپنی چادر میں رکھ لیا' پھر بچوں کی ماں آئی جو میرے سر پر چکر لگانے لگی' تو میں نے ماں کے لیے بچوں ❶ سے چادر ہٹا دی پس آ پڑی ان پر پھر میں نے ماں اور بچوں کو چادر میں لپیٹ لیا' پس یہ سب میرے پاس ہیں' آپ نے فرمایا: "ان کو رکھ دے پھر میں نے ان کو رکھ دیا' ❷ اور ان کی ماں نے ہر چیز چھوڑ دی (اور) ان سے چمٹنے لگی" پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "کیا تعجب کرتے ہو ماں کے رحم سے بچوں کے لئے اپنے بچوں پر' اس ذات کی قسم جس نے مجھ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے! البتہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر بہت رحم کرنے والا ہے بہ نسبت ماں کے اپنے بچوں پر' پھر انہیں لے جا یہاں تک کہ ان کو رکھ دے جہاں سے تو نے ان کو پکڑا تھا اور ان کی ماں ان کے ساتھ ہو' پھر وہ انہیں لے گیا۔" ❸

**حکم الحدیث:** اس کی سند ضعیف ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ بچوں پر سے چادر ہٹائی الخ یعنی تا کہ ماں اپنے بچوں کو دیکھے۔
❷ ان کو رکھ دیا الخ یعنی ان کو کھول دیا۔ ❸ پھر وہ ان کو لے گیا الخ اے ہمارے مالک! ایسی احادیث کے بھروسہ پر ہماری زندگانی ہے تو اپنی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



رحمت سے ہمیں جہنم اور قبر کے عذاب سے نجات دے اور ہم کو جنت میں پہنچا دے۔

## اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ (تیسری فصل)

٢٣٧٨ - (١٥) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِيْ بَعْضِ غَزَوَاتِهٖ فَمَرَّ بِقَوْمٍ فَقَالَ مَنِ الْقَوْمُ قَالُوْا نَحْنُ الْمُسْلِمُوْنَ وَ امْرَأَةٌ تَحْضِبُ بِقِدْرِهَا وَمَعَهَا ابْنٌ لَهَا فَاِذَا ارْتَفَعَ وَهَجٌ تَنَحَّتْ بِهٖ فَاَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَتْ اَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ قَالَ نَعَمْ قَالَتْ بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ اَلَيْسَ اللّٰهُ اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ قَالَ بَلٰى قَالَتْ اَلَيْسَ اللّٰهُ اَرْحَمَ بِعِبَادِهٖ مِنَ الْاُمِّ بِوَلَدِهَا قَالَ بَلٰى قَالَتْ اِنَّ الْاُمَّ لَاتُلْقِيْ وَلَدَهَا فِي النَّارِ فَاَكَبَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَبْكِيْ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهٗ اِلَيْهَا فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُعَذِّبُ مِنْ عِبَادِهٖ اِلَّا الْمَارِدَ الْمُتَمَرِّدَ وَ الَّذِيْ يَتَمَرَّدُ عَلَى اللّٰهِ وَاَبٰى اَنْ يَّقُوْلَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ (رواہ ابن ماجة) (ابن ماجه حديث رقم ٤٢٩٧)

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بعض غزوات میں ہم نبی ﷺ کے ساتھ تھے آپ ایک قوم پر گزرے تو آپ نے فرمایا: ''تم کون لوگ ہو؟'' انہوں نے عرض کیا' ہم مسلمان ہیں اور ایک عورت اپنی ہانڈی کے نیچے آگ جلا رہی تھی اور اس کے ساتھ اس کا بیٹا تھا' جس وقت آگ کی لپٹ اٹھتی تو وہ اپنے لڑکے کو دور کرتی ❶ پھر وہ عورت نبی ﷺ کے پاس آئی اور کہا تم اللہ کے رسول ہو؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں'' عورت نے کہا' میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں' کیا اللہ تعالیٰ بہت رحم کرنے والا نہیں؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں'' عورت نے کہا' کیا اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر ماں سے زیادہ رحم کرنے والا نہیں؟ (اپنے بچے کے ساتھ) آپ نے فرمایا: ''ہاں'' عورت نے کہا' تحقیق ماں ❷ تو اپنے بچے کو آگ میں نہیں ڈالتی' رسول اللہ ﷺ نے اپنا سر روتے ہوئے جھکایا' پھر اپنا سر اس عورت کی طرف اٹھایا اور فرمایا: اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو عذاب نہیں ❸ کرتا مگر سرکشی کرنے والے ایسے سرکش کو کہ جو سرکشی کرے ❹ اللہ تعالیٰ پر اور لا الٰہ الا اللہ کہنے کا انکار کرے۔'' ❺

**حکم الحدیث**: اس کی سند ضعیف ہے۔

**فوائد الحدیث**: ❶ لڑکے کو دور کرتی ہے الخ یعنی تاکہ وہ آگ کی گرمی سے تکلیف نہ اٹھائے۔ ❷ ماں اپنے بچے کو آگ میں نہیں ڈالتی الخ یعنی خواہ کتنی ہی شرارت کرے۔ ❸ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو عذاب نہیں کرتا الخ یعنی ہمیشہ۔ ❹ اللہ تعالیٰ پر سرکشی کرے الخ یعنی اس کے حکم کا خلاف کرے۔ ❺ اور لا الٰہ الا اللہ کہنے سے انکار کرے اس حدیث میں تمام اہل توحید کو بشارت اور خوشخبری ہے۔

٢٣٧٩ - (١٦) وَعَنْ ثَوْبَانَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اِنَّ الْعَبْدَ لَيَلْتَمِسُ مَرْضَاةَ اللّٰهِ فَلَا يَزَالُ بِذٰلِكَ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ لِجِبْرِيْلَ اِنَّ فُلَانًا عَبْدِيْ يَلْتَمِسُ اَنْ يُّرْضِيَنِيْ اَلَا وَاِنَّ رَحْمَتِيْ عَلَيْهِ فَيَقُوْلُ جِبْرِيْلُ رَحْمَةُ

سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' نبی ﷺ نے فرمایا: ''بندہ ❶ رضا مندی ڈھونڈتا ہے اللہ تعالیٰ کی' پھر اس ڈھونڈنے کے ساتھ ہمیشہ رہتا ہے' تو اللہ عزوجل جبرائیل علیہ السلام کو فرماتا ہے: ''میرا فلاں بندہ ڈھونڈتا ہے کہ مجھے راضی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اللّٰهِ عَلٰى فُلَانٍ وَيَقُوْلُهَا حَمَلَةُ الْعَرْشِ وَيَقُوْلُهَا مَنْ حَوْلَهُمْ حَتّٰى يَقُوْلَهَا اَهْلُ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ ثُمَّ تَهْبِطُ لَهٗ اِلَى الْاَرْضِ (رواه احمد) (احمد فی المسند ٥/ ٢٧٩)

رکھے' سن لو! میری رحمت اس پر ہے' پھر جبرائیل علیہ السلام کہتے ہیں اللہ تعالیٰ کی رحمت فلاں پر ہو اور یہی بات کہتے ہیں' فرشتے اٹھانے والے عرش کے اور وہ فرشتے کہ جو ان کے گرد ہیں ❶ یہاں تک کہ اس بات کو ساتوں آسمانوں کے فرشتے کہتے ہیں پھر اس شخص کے لئے رحمت اترتی ہے زمین کی طرف۔'' (احمد)

**حکم الحدیث**: اس کی سند ضعیف ہے۔

**فوائد الحدیث**: ❶ اللہ تعالیٰ کی رضامندی الخ یعنی طاعات کے ادا کرنے کے ساتھ۔ ❷ یہاں تک کہ اس بات کو ساتوں آسمانوں کے الخ اس حدیث سے عرش کا سات آسمانوں کے اوپر اور اللہ عزوجل کا اس کے بھی اوپر ہونا ثابت ہوا۔

٢٣٨٠ - (١٧) وَعَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِيْ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ وَمِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ وَمِنْهُمْ سَابِقٌۢ بِالْخَيْرَاتِ قَالَ كُلُّهُمْ فِي الْجَنَّةِ. (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ كِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُوْرِ)

سیدنا اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' نبی ﷺ نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا: ''پس ان میں سے بعض اپنے نفس پر ظلم کرنے والے ہیں ❶ اور ان میں سے بعض میانہ رو ہیں اور ان میں سے بعض سبقت کرنے والے ہیں نیکیوں میں' آپ نے فرمایا: ''یہ سب بہشت میں ہیں۔'' (بیہقی فی کتاب البعث والنشور)

**حکم الحدیث**: اس کی سند ضعیف ہے۔

**فوائد الحدیث**: ❶ اس آیت کی تفسیر میں حسن بصری رحمہ اللہ کا یہ قول ہے کہ سابق وہ ہے جس کی نیکیاں اس کی برائیوں پر غالب ہوں اور میانہ رو وہ ہے کہ جس کی نیکیاں برائیوں کے برابر ہوں اور ظالم وہ ہے کہ جس کی برائیاں نیکیوں پر غالب ہوں۔

# بَابُ مَايَقُوْلُ عِنْدَ الصَّبَاحِ وَالْمَسَآءِ وَالْمَنَامِ

## صبح و شام اور سونے کے وقت کی دعائیں

## اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ (پہلی فصل)

٢٣٨١ - (١) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اَمْسٰى قَالَ ((اَمْسَيْنَا وَاَمْسَى الْمُلْكُ لِلّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ مِنْ خَيْرِ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَخَيْرِ مَا فِيْهَا

سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ جس وقت شام کرتے تو فرماتے: ''ہم نے شام کی اور شام کی ملک نے اس حال میں کہ ملک اللہ تعالیٰ کے لئے ہے اور سب تعریف اللہ تعالیٰ کے لئے اور نہیں کوئی معبود مگر اللہ تعالیٰ اکیلا ہے' اس کا کوئی شریک نہیں' اسی کے لئے بادشاہت اور تعریف ہے اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِيْهَا اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ وَسُوْءِ الْكِبَرِ وَفِتْنَةِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْقَبْرِ)) وَاِذَا اَصْبَحَ قَالَ ذَالِكَ اَيْضًا ((اَصْبَحْنَا وَاَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ وَفِیْ رِوَايَةٍ رَبِّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابٍ فِی النَّارِ وَعَذَابٍ فِی الْقَبْرِ))۔ (رواه مسلم) (البخاری حدیث رقم ٦٣٦٥ ومسلم حدیث رقم (٧٤۔ ٢٧٢٣)

وہ ہر چیز پر قادر ہے' یاالٰہی! میں بھلائی مانگتا ہوں اس رات کی اور اس چیز کی بھلائی کہ جو اس میں ہے اور میں تیرے ساتھ پناہ مانگتا ہوں اس رات کی برائی سے اور اس چیز کی برائی سے کہ جو اس میں ہے' یاالٰہی! میں تیرے ساتھ کاہلی سے پناہ مانگتا ہوں اور انتہائی بڑھاپے سے اور بڑھاپے کی برائی سے اور دنیا کے فتنہ سے اور قبر کے عذاب سے" اور جس ❶ وقت آپ صبح کرتے' یہی فرماتے: اصبحنا و اصبح الملك لله اور ایک روایت میں ہے: "اے میرے رب میں تیرے ساتھ عذاب سے پناہ مانگتا ہوں کہ دوزخ کے عذاب سے اور قبر کے عذاب سے۔" ❷ (مسلم)

**فوائد الحدیث**: ❶ یعنی اور جب صبح ہوتی تو بھی اسی طرح فرمایا کرتے مگر امسینا و امسی الملك کے مقام پر اصبحنا واصبح الملك لله فرماتے تھے یعنی ہم نے صبح کی اور اللہ تعالیٰ کے ملک نے صبح کی اور الليلة کی بجائے اليوم پڑھے۔
❷ اور قبر کے عذاب سے الخ اس حدیث سے قبر کے عذاب کا ثبوت ہوا قبر کا عذاب قرآن مجید کی بہت سی آیات اور رسول اللہ ﷺ کی بہت سی احادیث سے ثابت ہے اور اہل سنت و جماعت کا یہی مذہب ہے۔

٢٣٨٢ - (٢) عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كَانَ النَّبِیُّ ﷺ اِذَا اَخَذَ مَضْجَعَهٗ مِنَ اللَّيْلِ وَضَعَ يَدَهٗ تَحْتَ خَدِّهٖ ثُمَّ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ اَمُوْتُ وَاَحْيٰی وَاِذَا اسْتَيْقَظَ قَالَ ((اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَحْيَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَيْهِ النُّشُوْرُ))۔ (البخاری حدیث رقم ٧٣٩٤ وابوداود حدیث رقم ٥٠٤٩ والترمذی حدیث رقم ٣٤٧٧ وابن ماجه حدیث رقم ٣٨٨٠ واحمد فی المسند ٥/ ١٥٤)

سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' نبی ﷺ جس وقت کہ رات بچھونے پر آتے تو ❶ اپنا ہاتھ اپنے رخسار کے نیچے رکھتے ❷ پھر کہتے' یاالٰہی! تیرے نام کے ساتھ مرتا ہوں ❸ اور زندہ ہوتا ہوں اور جس وقت جاگتے' کہتے اللہ تعالیٰ کے لئے سب تعریف ہے کہ ہمارے مارنے ❹ کے بعد جگایا اور اسی کی طرف رجوع ہے۔" (بخاری)

**فوائد الحدیث**: ❶ اپنا ہاتھ الخ یعنی دایاں ہاتھ۔ ❷ اپنے رخسار کے نیچے الخ یعنی دائیں رخسار کے۔ ❸ میں مرتا اور زندہ ہوتا ہوں الخ یعنی سوتا اور جاگتا ہوں ❹ مارنے کے بعد الخ یعنی سلانے کے بعد کیونکہ سونا بھی ایک طرح کی موت ہے۔

٢٣٨٣ - (٣) (رواه البخاری) ومسلم عن البراء۔ (مسلم حدیث رقم ٥٩۔ ٢٧١١)

اور مسلم نے سیدنا براء رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

٢٣٨٤ - (٤) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اَوٰی اَحَدُكُمْ اِلٰی فِرَاشِهٖ فَلْيَنْفُضْ فِرَاشَهٗ

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جس وقت تم میں سے کوئی ایک اپنے بچھونے کی طرف جگہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



بِدَاخِلَةِ اِزَارِهٖ فَاِنَّهٗ لَا يَدْرِیْ مَا خَلَفَهٗ عَلَيْهِ ثُمَّ يَقُوْلُ ((بِاسْمِكَ رَبِّیْ وَضَعْتُ جَنْبِیْ وَبِكَ اَرْفَعُهٗ اِنْ اَمْسَكْتَ نَفْسِیْ فَارْحَمْهَا وَاِنْ اَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهٖ عِبَادَكَ الصَّالِحِيْنَ)) وَفِیْ رِوَايَةٍ ثُمَّ لِيَضْطَجِعْ عَلٰی شِقِّهِ الْاَيْمَنِ ثُمَّ لِيَقُلْ بِاسْمِكَ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) وَفِیْ رِوَايَةٍ فَلْيَنْفُضْهُ بِصَنِفَةِ ثَوْبِهٖ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ وَاِنْ اَمْسَكْتَ نَفْسِیْ فَاغْفِرْلَهَا۔ (البخاری حدیث رقم ٦٣٢٠ ومسلم حدیث رقم (٦٤۔ ٢٧١٤) وابوداود والترمذی حدیث رقم ٣٤٦١ وابن ماجه حدیث رقم ٣٨٧٤ والدارمی حدیث رقم ٢٦٨٤ واحمد فی المسند ٢/ ٢٩٥)

پکڑے تو اسے چاہئے کہ وہ اپنا بچھونا اپنے تہبند کے اندر کے کونے سے جھاڑے ❶ اس لئے کہ وہ نہیں جانتا کہ کیا چیز اس کے بچھونے پر پڑی ہے' پھر کہے اے میرے پروردگار! تیرے نام کے ساتھ میں نے اپنی کروٹ رکھی اور تیرے نام کے ساتھ اور تیری مدد سے میں اسے اٹھاؤں گا اگر تو میری جان قبض کرے ❷ تو اس پر مہربانی فرما اور اگر تو اس کو چھوڑے ❸ تو اس کی اس چیز کے ذریعہ حفاظت کر جس کے ذریعہ تو اپنے نیک بندوں کی حفاظت کرتا ہے۔'' اور ایک روایت میں یہ ہے پس چاہئے کہ بچھونے کو اپنے کپڑے کے کونے کے ساتھ تین بار جھاڑے اور اس روایت میں وان امسکت نفسی فاغفرلھا ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ اپنا بچھونا جھاڑے الخ سنت یہ ہے کہ سونے سے پہلے بستر کو جھاڑ لے تا کہ اگر کوئی کیڑا مکوڑا اور گرد وغبار ہو تو وہ دور ہو جائے' پھر وہ دعا پڑھے جو آگے مذکور ہے اور قبلہ کی طرف منہ کر کے سورہے' بستر جھاڑ لینا خصوصاً اندھیرے میں نہایت حکمت کی بات ہے۔ ❷ اگر تو میری جان قبض کرے یعنی نیند میں مجھ کو فوت کر لے۔ ❸ اگر تو اس کو چھوڑے الخ یعنی اس کو زندہ رکھے۔

٢٣٨٥ - (٥) عَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اَوٰی اِلٰی فِرَاشِهٖ نَامَ عَلٰی شِقِّهِ الْاَيْمَنِ ثُمَّ قَالَ ((اَللّٰهُمَّ اَسْلَمْتُ نَفْسِیْ اِلَيْكَ وَوَجَّهْتُ وَجْهِیْ اِلَيْكَ وَفَوَّضْتُ اَمْرِیْ اِلَيْكَ وَاَلْجَأْتُ ظَهْرِیْ اِلَيْكَ رَغْبَةً وَّرَهْبَةً اِلَيْكَ لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَأَ مِنْكَ اِلَّا اِلَيْكَ اٰمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِیْ اَنْزَلْتَ وَنَبِيِّكَ الَّذِیْ اَرْسَلْتَ)) وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ قَالَهُنَّ ثُمَّ مَاتَ تَحْتَ لَيْلَتِهٖ مَاتَ عَلَی الْفِطْرَةِ وَفِیْ رِوَايَةٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِرَجُلٍ يَا فُلَانُ اِذَا اَوَيْتَ اِلٰی فِرَاشِكَ فَتَوَضَّأْ وُضُوْئَكَ لِلصَّلٰوةِ ثُمَّ اضْطَجِعْ عَلٰی شِقِّكَ الْاَيْمَنِ ثُمَّ قُلْ ((اَللّٰهُمَّ اَسْلَمْتُ نَفْسِیْ اِلَيْكَ اِلٰی قَوْلِهٖ اَرْسَلْتَ)) وَقَالَ فَاِنْ مُتَّ مِنْ لَيْلَتِكَ مُتَّ عَلَی الْفِطْرَةِ وَاِنْ

سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ جس وقت جگہ پکڑتے تھے اپنے بچھونے کی طرف تو آپ اپنے دائیں پہلو پر سوتے' پھر کہتے' یاالٰہی! میں نے خالص متوجہ کیا اپنی ذات کو تیرے حکم کی طرف اور میں نے اپنا منہ تیری طرف متوجہ کیا اور میں نے اپنا کام تیری طرف ❶ سونپا اور میں نے لگائی اپنی پیٹھ تیری طرف' تیرے شوق' تیرے خوف اور تیرے عذاب سے پناہ اور نہیں نجات مگر تیری رحمت سے' تیری کتاب کے ساتھ میں ایمان لایا جو کہ تو نے اتاری ہے اور تیرے نبی کے ساتھ کہ جس کو تو نے بھیجا ہے'' اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص نے ان کلمات کو کہا پھر اسی رات میں مر گیا تو وہ دین اسلام پر مرا'' اور ایک روایت میں ہے براء رضی اللہ عنہ نے کہا' رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص سے فرمایا: ''اے فلاں! جس وقت کہ تو اپنے بچھونے کی طرف جگہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اَصْبَحْتَ اَصَبْتَ خَيْرًا۔ (متفق عليه) (البخاری حديث رقم ٧٤٨٨ ومسلم حديث رقم (٥٦۔ ٢٧١٠) والترمذی حديث رقم ٣٤٥٤ وابن ماجه حديث رقم ٣٨٧٦ والدارمی حديث رقم ٢٦٨٣ واحمد فی المسند ٤/ ٢٨٥)

پکڑے تو نماز کی طرح کا وضو ❷ کر پھر اپنی دائیں کروٹ پر لیٹ پھر کہہ اللھم اسلمت نفسی الیك ارسلت تک اور آپ نے فرمایا: ''پس اگر تو اپنی اس رات میں مرے' تو مرے گا دین اسلام پر اور اگر تو نے صبح کی تو بھلائی کو ❸ پہنچے گا۔'' (بخاری ومسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ تیری طرف الخ یعنی میں نے تجھ پر اعتماد کیا اور تیری طرف پناہ لی۔ ❷ نماز کی طرح کا وضو الخ یعنی پورا۔ ❸ بھلائی کو پہنچے گا الخ یعنی بہت بھلائی کو یا دارین کی بھلائی کو۔

٢٣٨٦ – (٦) عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ اِذَا اَوٰى اِلٰى فِرَاشِهٖ قَالَ ((اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَكَفَانَا وَاٰوَانَا فَكَمْ مِّمَّنْ لَّا كَافِیَ لَهٗ وَلَا مُؤْوِیَ))۔ (رواه مسلم) (مسلم حديث رقم (٦٤۔ ٢٧١٥) وابوداود حديث رقم ٥٠٥٣ والترمذی حديث رقم ٣٤٥٦)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ جس وقت اپنے بچھونے کی طرف آتے تو کہتے: ''سب حمد اللہ تعالیٰ کے لئے ہے کہ جس نے ہم کو کھلایا اور پلایا اور ہماری مہمات کو کفایت کیا اور ہم کو ٹھکانا دیا پس ان میں سے بہت لوگ ہیں کہ ان کے لیے کوئی ❶ کفایت کرنے والا ہے ❷ نہ ٹھکانا دینے والا۔'' (مسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ نہیں کفایت کرنے والا الخ یعنی اللہ تعالیٰ نے انہیں محفوظ نہیں رکھا ہر دن کی ایذا رسانی سے بلکہ وہ ان پر غالب ہو رہی ہے۔ ❷ اور نہ ٹھکانا دینے والا الخ یعنی کوچوں اور بازاروں اور جنگلوں میں سرگرداں پھرتے ہیں اور گرمی اور سردی میں ایذا پاتے ہیں۔

٢٣٨٧ – (٧) عَنْ عَلِيٍّ اَنَّ فَاطِمَةَ اَتَتِ النَّبِیَّ ﷺ تَشْكُوْ اِلَيْهِ مَا تَلْقٰى فِیْ يَدِهَا مِنَ الرَّحٰى وَبَلَغَهَا اَنَّهٗ جَآءَهٗ رَقِيْقٌ فَلَمْ تُصَادِفْهُ فَذَكَرَتْ ذَالِكَ لِعَائِشَةَ فَلَمَّا جَآءَ اَخْبَرَتْهُ عَائِشَةُ قَالَ فَجَآءَنَا وَقَدْ اَخَذْنَا مَضَاجِعَنَا فَذَهَبْنَا نَقُوْمُ فَقَالَ عَلٰى مَكَانِكُمَا فَجَآءَ فَقَعَدَ بَيْنِیْ وَبَيْنَهَا حَتّٰى وَجَدْتُ بَرْدَ قَدَمِهٖ عَلٰى بَطْنِیْ فَقَالَ اَلَا اَدُلُّكُمَا عَلٰى خَيْرٍ مِّمَّا سَاَلْتُمَا اِذَا اَخَذْتُمَا مَضْجِعَكُمَا فَسَبِّحَا ثَلٰثًا وَّثَلٰثِيْنَ وَاحْمِدَا ثَلٰثًا وَّثَلٰثِيْنَ وَكَبِّرَا اَرْبَعًا وَّثَلٰثِيْنَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمَا مِنْ خَادِمٍ. (متفق عليه) (البخاری حديث رقم ٥٣٦١ ومسلم حديث رقم (٨٠۔ ٢٧٢٧) وابوداود حديث رقم ٥٠٦٢ والترمذی حديث رقم ٣٤٦٩ واحمد

سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نبی ﷺ کے پاس اس لیے آئیں کہ شکایت کریں آپ سے اپنی مشقت کی جو کہ انہوں نے اپنے ہاتھوں میں چکی سے پائی تھی فاطمہ رضی اللہ عنہا کو پہنچی تھی بات یہ کہ آپ کے پاس غلام آئے ہیں'' پس فاطمہ رضی اللہ عنہا نے نبی ﷺ کو نہ پایا تو یہ ذکر کیا سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے سامنے ❶ پھر جب آپ آئے تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئے' تو انہوں نے آپ کو خبر دی ❷ علی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ آپ ہمارے پاس آئے اس حالت میں کہ ہم اپنے بچھونے پر لیٹ رہے تھے' پس ہم نے اٹھنے کا ارادہ کیا تو آپ نے فرمایا: ''اپنی جگہ پر ٹھہرے رہو' پھر آپ آئے اور میرے اور فاطمہ رضی اللہ عنہا کے درمیان بیٹھ گئے یہاں تک کہ میں نے آپ کے قدم کی ٹھنڈک اپنے پیٹ پر پائی' آپ نے فرمایا کیا میں تم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



(۱/ ۸۰)

کو اس چیز سے بہتر نہ بتلاؤں کہ جو تم نے مانگی ہے؟ وہ یہ ہے کہ جس وقت تم اپنے بچھونے پر جاؤ تو تینتیس بار سبحان اللہ تینتیس بار الحمد للہ کہو اور چونتیس بار اللہ اکبر کہو پس یہ تمہارے لئے ❸ خادم سے بہتر ہے۔'' (بخاری و مسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ عائشہ رضی اللہ عنہا کے سامنے الخ یعنی ان سے کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کر دینا کہ خادم مانگنے کے لیے آئی تھی۔ ❷ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر دی الخ یعنی جو فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا۔ ❸ یہ تمہارے لئے بہتر ہے خادم سے الخ قدرت کے باوجود نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فاطمہ رضی اللہ عنہا کو لونڈی نہ دی اور یہ ذکر الٰہی سکھلایا اس لیے کہ فقر اور ترک دنیا کی تعلیم دینا منظور تھی اور اس ذکر کی تاثیر یہ ہے کہ جو شخص کسی کام میں تھک جائے اور سوتے وقت اس کو اس نیت سے پڑھے تو اس کی تھکاوٹ نہ رہے گی۔

۲۳۸۸- (۸) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ جَآءَتْ فَاطِمَةُ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ تَسْاَلُهُ خَادِمًا فَقَالَ اَلَا اَدُلُّكِ عَلٰى مَا هُوَ خَيْرٌ مِّنْ خَادِمٍ تُسَبِّحِيْنَ اللّٰهَ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِيْنَ وَتَحْمَدِيْنَ اللّٰهَ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِيْنَ وَتُكَبِّرِيْنَ اللّٰهَ اَرْبَعًا وَّ ثَلٰثِيْنَ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ وَّعِنْدَ مَنَامِكِ۔ (رواه مسلم)

(مسلم حديث رقم ۸۱۔ ۲۷۲۸)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف اس ارادہ سے آئیں کہ آپ سے خادم مانگیں' آپ نے فرمایا: ''میں تم کو وہ چیز نہ بتاؤں کہ خادم سے بہتر ہو' تینتیس بار سبحان اللہ پڑھو' تینتیس بار الحمد للہ پڑھو اور چونتیس بار اللہ اکبر پڑھو' ہر نماز کے بعد اور سونے کے وقت۔'' (مسلم)

## اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ (دوسری فصل)

۲۳۸۹- (۹) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَصْبَحَ قَالَ اَللّٰهُمَّ بِكَ اَصْبَحْنَا وَبِكَ اَمْسَيْنَا وَبِكَ نَحْيٰى وَبِكَ نَمُوْتُ وَ اِلَيْكَ الْمَصِيْرُ وَ اِذَا اَمْسٰى قَالَ اَللّٰهُمَّ بِكَ اَمْسَيْنَا وَبِكَ اَصْبَحْنَا وَ بِكَ نَحْيٰى وَ بِكَ نَمُوْتُ وَ اِلَيْكَ النُّشُوْرُ۔ (رواه الترمذی و ابوداؤد و ابن ماجة)

(ابوداود حديث رقم ۵۰۶۸ والترمذی حديث رقم ۳۴۵۱ وابن ماجه حديث رقم ۳۸۶۸)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت صبح کرتے تھے' کہتے: ''یا الٰہی! تیری قدرت کے ساتھ ہم نے صبح کی اور تیری قدرت کے ساتھ ہم نے شام کی اور تیرے نام کے ساتھ ہم جیتے ہیں اور تیرے نام سے ہم مرتے ہیں اور تیری طرف رجوع ہے'' اور جب شام کرتے کہتے: ''یا الٰہی! تیری قدرت سے ہم نے شام کی اور تیری قدرت سے ہم نے صبح کی اور تیری مدد کے ساتھ ہم زندہ رہتے ہیں اور تیری مدد کے ساتھ ہم مرتے ہیں اور تیری طرف اٹھنا ہے۔'' (ترمذی وابوداؤد وابن ماجہ)

**حکم الحدیث:** یہ حدیث صحیح ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ اور تیری طرف اٹھنا ہے یعنی مرنے کے بعد۔

۲۳۹۰- (۱۰) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ اَبُوْبَكْرٍ قُلْتُ

انہی (سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے' سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مُرْنِيْ بِشَيْءٍ اَقُوْلُهٗ اِذَا اَصْبَحْتُ وَاِذَا اَمْسَيْتُ قَالَ قُلِ اللّٰهُمَّ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ وَّمَلِيْكَهٗ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰـهَ اِلَّا اَنْتَ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِيْ وَمِنْ شَرِّ الشَّيْطَانِ وَشِرْكِهٖ قُلْهُ اِذَا اَصْبَحْتَ وَاِذَا اَمْسَيْتَ وَاِذَا اَخَذْتَ مَضْجَعَكَ۔ (رواه الترمذی و ابوداؤد والدارمی) (ابوداود حدیث رقم ٥٠٦٧ والترمذی حدیث رقم ٣٤٥٢ والدارمی حدیث رقم ٢٦٨٩ واحمد فی المسند ٢/١٩٦)

نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! مجھ کو حکم کیجئے ایک چیز کے ساتھ کہ میں اس کو کہوں ❶ جس وقت کہ میں صبح کروں اور جب میں شام کروں' آپ نے فرمایا: ''تو کہہ یاالٰہی! جاننے والے پوشیدہ اور ظاہر کے آسمانوں کے پیدا کرنے والے اور زمین کے' اے ہر چیز کے رب اور ہر چیز کے مالک! میں گواہی دیتا ہوں کہ کوئی معبود نہیں مگر تو ہی' میں تیرے ساتھ پناہ مانگتا ہوں اپنے نفس کی برائی سے اور شیطان کی برائی سے اور اس کے شرک کروانے سے'' اس کو کہہ جس وقت کہ تو صبح کرے اور شام کرے اور جس وقت کہ تو اپنے سونے کی جگہ پر آئے''۔ (ترمذی' ابوداؤد' دارمی)

**حکم الحدیث:** یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ کہ میں کہوں الخ یعنی اس کا ہمیشہ ورد کروں۔

٢٣٩١ - (١١) وَعَنْ اَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ اَبِيْ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَامِنْ عَبْدٍ يَقُوْلُ فِيْ صَبَاحِ كُلِّ يَوْمٍ وَمَسَاءِ كُلِّ لَيْلَةٍ بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَايَضُرُّمَعَ اسْمِهٖ شَيْءٌ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَآءِ وَهُوَالسَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَيَضُرَّهٗ شَيْءٌ فَكَانَ اَبَانٌ قَدْ اَصَابَهٗ طَرَفُ فَالِجٍ فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَنْظُرُ اِلَيْهِ فَقَالَ لَهٗ اَبَانٌ مَاتَنْظُرُ اِلَيَّ اَمَا اِنَّ الْحَدِيْثَ كَمَا حَدَّثْتُكَ وَلٰكِنِّيْ لَمْ اَقُلْهُ يَوْمَئِذٍ لِيُمْضِيَ اللّٰهُ عَلَيَّ قَدْرَهٗ۔ (رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ) وَفِيْ رِوَايَتِهٖ لَمْ تُصِبْهُ فُجَاءَةُ بَلَاءٍ حَتّٰى يُصْبِحَ وَمَنْ قَالَهَا حِيْنَ يُصْبِحُ لَمْ تُصِبْهُ فُجَاءَةُ بَلَاءٍ حَتّٰى يُمْسِيَ)

(ابوداود حدیث رقم ٥٠٨٨ والترمذی حدیث رقم ٣٤٤٨ وابن ماجه حدیث رقم ٣٨٦٩ واحمد فی المسند ١/ ٦٢)

سیدنا ابان بن عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے اپنے باپ سے سنا وہ کہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کوئی بندہ نہیں کہ ہر روز صبح میں کہے اور ہر رات شام میں' میں نے اللہ تعالیٰ کے نام سے صبح اور شام کی کہ اس کے نام سے زمین میں کوئی چیز ضرر نہیں کرتی اور نہ آسمان میں اور وہ سننے والا جاننے والا ہے یہ تین بار کہے تو اس کو کوئی چیز ❶ ضرر نہ کرے گی اور جب ابان کو فالج کی بیماری پہنچی تھی تو اس شخص نے ابان کی طرف دیکھنا ❷ شروع کیا تو اسے ابان نے کہا' میری طرف کیا دیکھتا ہے' سن لو! تحقیق حدیث اسی طرح ہے کہ جس طرح میں نے تجھ سے بیان کی لیکن میں نے یہ دعا نہیں پڑھی تھی ❸ اس دن تاکہ اللہ تعالیٰ مجھ پر اپنی تقدیر جاری کرے۔ ❹ (ترمذی و ابن ماجہ و ابوداؤد) اور ابوداؤد کی روایت میں یہ ہے ''اس کو صبح تک بلائے اچانک نہیں پہنچتی اور جو اس کو صبح کے وقت پڑھے تو اس کو بلائے اچانک شام تک نہیں پہنچتی''۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



**حکم الحدیث:** اس کی سند صحیح ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ پس اس کو کوئی چیز ضرر کرے الخ یعنی کوئی بیماری اور آفت اس پر نہ آئے گی ❷ ابان کی طرف دیکھنا الخ یعنی اس حدیث کو بیان کرتے وقت تعجب سے ابان کی طرف دیکھتا تھا کہ اگر یہ حدیث صحیح ہوتی تو تم کو فالج کی بیماری کیوں آتی۔ ❸ میں نے اس دن یہ دعاء نہیں پڑھی تھی الخ کیونکہ بھول گئے۔ ❹ تاکہ جاری کرے الخ یعنی میرے مقدر میں فالج کرنا تھا تو حق تعالیٰ نے اس روز یہ دعاء مجھ کو بھلا دی اور مجھ پر فالج گر گیا لہٰذا اس حدیث کی صحت میں کچھ شک نہیں اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قضائے مبرم یعنی قطعی نہیں رک سکتی اور جو تقدیر میں ہے وہ ضرور پورا ہوتا ہے اب یہ اعتراض نہ ہوگا کہ پھر اس دعا کے پڑھنے سے کیا حاصل ہے کیونکہ یہ علم نہیں ہے کہ قضاء مبرم ہے یا معلق احتمال ہے کہ قضاء معلق ہو اس دعا کے پڑھنے پر یعنی یہ دعا اگر پڑھ لے گا تو اس صدمہ سے محفوظ رہے گا اور جب دعاء پڑھ لے تو سمجھنا چاہئے کہ تقدیر میں اس آفت کا ٹل جانا تھا اس دعا کی برکت سے اور اگر نہ پڑھے اور آفت آ جائے تو اس سے معلوم ہوا کہ ہماری تقدیر میں آفت کا گرنا ضروری تھی اب ہم دعا کیسے پڑھ سکتے کیونکہ تقدیر سے بچنا محال ہے۔

۲۳۹۲ - (۱۲) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ اِذَا اَمْسٰى اَمْسَيْنَا وَاَمْسَى الْمُلْكُ لِلّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ رَبِّ اَسْئَلُكَ خَيْرَ مَافِيْ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَخَيْرَ مَا بَعْدَهَا وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّمَا فِيْ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَ شَرِّمَا بَعْدَهَا رَبِّ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَمِنْ سُوْءِ الْكِبَرِ اَوِ الْكُفْرِ وَ فِيْ رِوَايَةٍ مِّنْ سُوْءِ الْكِبَرِ وَالْكِبْرِ رَبِّ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابٍ فِي النَّارِ وَ عَذَابٍ فِي الْقَبْرِ وَ اِذَا اَصْبَحَ قَالَ ذٰلِكَ اَيْضًا اَصْبَحْنَا وَاَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ وَ اَبُوْدَاوٗدَ) وَ فِيْ رِوَايَةٍ لَمْ يَذْكُرْ مِنْ سُوْءِ الْكُفْرِ۔

(مسلم حديث رقم (٧٤۔ ٢٧٢٣) وابو داود حديث رقم ٥٠٧١ والترمذى حديث رقم ٣٤٥٠)

سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' نبی ﷺ جب شام کرتے تو فرماتے تھے ہم نے شام کی اور ملک نے شام کی اللہ تعالیٰ کے لئے اور سب تعریف اللہ تعالیٰ کے لئے ہے کوئی معبود نہیں مگر اللہ اکیلا' اس کا کوئی شریک نہیں' اسی کے لئے بادشاہت اور تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے' اور اے میرے پروردگار! میں تجھ سے بھلائی مانگتا ہوں اس چیز کی کہ جو اس شب میں واقع ہو اور اس چیز کی بھلائی کہ جو اس شب کے بعد واقع ہو اور میں تیرے ساتھ پناہ مانگتا ہوں اس چیز کی برائی سے کہ جو اس رات میں واقع ہو اور اس چیز کی برائی سے کہ جو اس رات کے بعد واقع ہو اے میرے پروردگار میں تیرے ساتھ کاہلی اور بڑھاپہ کی برائی یا کفر کی برائی سے پناہ مانگتا ہوں۔'' اور ایک روایت میں بڑھاپہ کی اور تکبر کی برائی سے ہے' اے میرے رب! میں تیرے ساتھ ❶ عذاب دوزخ اور عذاب قبر سے پناہ مانگتا ہوں'' اور جب کہ ❷ صبح کرتے یہی کہتے اصبحنا و اصبح الملك لله (ابوداؤد و ترمذی) اور ترمذی کی روایت میں لفظ من سوٓء الکفر کا ذکر نہیں کیا۔

**فوائد الحدیث:** ❶ رب انی اعوذبك من عذاب فی النار و عذاب فی القبر اور مسلم کی روایت میں ہے اللهم انی اعوذبك من الكسل و الهرم وسوء الكبر و فتنة الدنيا و عذاب القبر اور جزری رحمہ اللہ نے اپنی کتاب عدہ میں ابوداؤد کے الفاظ کو اختیار کیا ہے حالانکہ چاہئے یہ تھا کہ مسلم کے الفاظ کو اختیار کرے کیونکہ مسلم کے الفاظ بہت صحیح ہیں اور سوء الکبر میں کبر ساتھ فتح باء موحدہ کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ہے اور معنی یہ ہیں کہ عمر کی درازی اور اس کی آفات سے پناہ مانگتا ہوں اور اس دیوانگی سے جو عمر کی درازی کے باعث لاحق ہوتی ہے اور باء کے سکون کے ساتھ بھی پڑھا گیا ہے اور اس کے معنی نخوت اور غرور کے ہیں اور پہلی روایت صحیح ہے۔ (شرح عدہ) ❷ اور جس وقت کہ صبح کرتے کہتے تھے یعنی یہی دعا پڑھتے صبح کے وقت لیکن امسینا و امسی الملك کے مقام اصبحنا و اصبح الملك پڑھتے۔

٢٣٩٣ - (١٣) وَعَنْ بَعْضِ بَنَاتِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُعَلِّمُهَا فَيَقُوْلُ قُوْلِي حِيْنَ تُصْبِحِيْنَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ مَاشَاءَ اللّٰهُ كَانَ وَمَالَمْ يَشَاْلَمْ يَكُنْ اَعْلَمُ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ وَاَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا فَاِنَّهٗ مَنْ قَالَهَا حِيْنَ يُصْبِحُ حُفِظَ حَتّٰى يُمْسِيَ وَمَنْ قَالَهَا حِيْنَ يُمْسِيْ حُفِظَ حَتّٰى يُصْبِحَ (رواه ابو داؤد) (ابو داود حديث رقم ٥٠٧٥)

نبی ﷺ کی بعض بیٹیوں رضی اللہ عنہن سے روایت ہے کہ نبی ﷺ ان کو سکھلاتے تھے' پس فرماتے' کہہ: ''جس وقت کہ تو صبح کرے پاکی اور تعریف اللہ کے لئے ہے اور نہیں قوۃ مگر اللہ تعالیٰ کی مدد کے ساتھ جو اللہ تعالیٰ نے چاہا ہوا اور جو نہ چاہا نہ ہوا' میں جانتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے اور تحقیق اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کو گھیرا ہوا ہے ❶ اپنے علم کے لحاظ سے پس تحقیق جس شخص نے یہ کلمات صبح کے وقت کہے تو وہ شام تک محفوظ رہتا ہے اور جس نے شام کو کہے تو وہ صبح تک محفوظ ❷ رہتا ہے۔'' (ابوداؤد)

**حکم الحدیث:** اس کی سند ضعیف ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ اعلم ان الله علی کل شیء قدیر وان الله قد احاط بکل شیء علما سید جمال الدین نے کہا یہ دونوں صفات اللہ عزوجل کی اس کلام میں موجود ہیں یعنی علم شامل اور قدرت کاملہ' یہی عمدہ ہیں مہمات دین کے اثبات میں اور اس شخص کے رد میں جو حشر اجساد کا انکار کرتا ہے۔ (حاشیہ مشکوۃ) ❷ محفوظ رہتا ہے یعنی بلاؤں اور خطاؤں سے۔

٢٣٩٤ - (١٤) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ حِيْنَ يُصْبِحُ فَسُبْحَانَ اللّٰهِ حِيْنَ تُمْسُوْنَ وَحِيْنَ تُصْبِحُوْنَ وَلَهُ الْحَمْدُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَعَشِيًّا وَحِيْنَ تُظْهِرُوْنَ اِلٰى قَوْلِهٖ وَكَذٰلِكَ تُخْرَجُوْنَ اَدْرَكَ مَافَاتَهٗ فِيْ يَوْمِهٖ ذٰلِكَ وَمَنْ قَالَهُنَّ حِيْنَ يُمْسِيْ اَدْرَكَ مَافَاتَهٗ فِيْ لَيْلَتِهٖ۔ (رواه ابو داؤد) (ابو داود حديث رقم ٥٠٧٦)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو کوئی صبح کے وقت یہ کہے' پس اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کرو جب کہ شام کرتے ہو ❶ اور جب کہ صبح کرتے ہو اور اس کے لئے آسمانوں اور زمین میں تعریف ہے اور عصر کے وقت تسبیح بیان کرو اور ظہر کے وقت تا قول و کذلك تخرجون جس نے یہ آیات پڑھیں اس نے صبح کو وہ چیز پائی کہ جو اس سے اس دن میں رہ گئی تھی اور جس نے پڑھیں شام کے وقت اس نے وہ چیز پائی کہ جو اس سے رہ گئی تھی اس رات میں۔'' (ابوداؤد) ❷

**حکم الحدیث:** اس کی سند ضعیف ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ یعنی مغرب عشاء کے وقت۔ ❷ امام نووی رحمہ اللہ نے اذکار میں کہا ہے کہ ابوداؤد نے اس پر سکوت کیا اور اس کو ضعیف نہیں کہا' جبکہ امام بخاری نے اس کو اپنی تاریخ کبیر و کتاب الضعفاء میں ضعیف کہا اور طبرانی اور ابن السنی نے بھی اس کو ابن عباس رضی اللہ عنہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



سے ذکر کیا ہے اور ابوداؤد کی اسناد میں محمد بن عبدالرحمٰن بیلمانی ہے اور وہ ضعیف ہے۔ (نزول الابرار) اس حدیث کا حاصل یہ ہے کہ جو کوئی ان آیات کو جو اس حدیث میں مذکور ہے صبح کے وقت پڑھتا ہے تو جو بھلائی اور ان کا ورد اس دن میں فوت ہو جاتا ہے تو اس کو اس کا ثواب حاصل ہو جاتا ہے اور اسی طرح شام کے پڑھنے سے رات کی بھلائی اور فوت شدہ ورد کا ثواب پاتا ہے۔ معالم التنزیل میں لکھا ہے کہ نافع بن ازرق نے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہا کہ کیا پانچ نمازوں کا ذکر قرآن مجید میں آیا ہے؟ انہوں نے فرمایا ہاں اور انہوں نے یہ آیات پڑھیں یعنی فسبحان الله سے تظھرون تک اور فرمایا کہ ان آیات نے پانچ نمازوں اور ان کے اوقات کو جمع کیا۔

۲۳۹۵ - (۱۵) وَعَنْ اَبِیْ عَیَّاشٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ قَالَ اِذَا اَصْبَحَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِیْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ كَانَ لَهٗ عِدْلُ رَقَبَةٍ مِّنْ وُّلْدِ اِسْمَاعِیْلَ وَ كُتِبَ لَهٗ عَشْرُ حَسَنَاتٍ وَ حُطَّ عَنْهُ عَشْرُ سَیِّئَاتٍ وَرُفِعَ لَهٗ عَشْرُ دَرَجَاتٍ وَكَانَ فِیْ حِرْزٍ مِّنَ الشَّیْطَانِ حَتّٰى یُمْسِیَ وَاِنْ قَالَهَا اِذَا اَمْسٰى كَانَ لَهٗ مِثْلُ ذٰلِكَ حَتّٰى یُصْبِحَ قَالَ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ فَرَاٰى رَجُلٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فِیْمَا یَرَى النَّائِمُ فَقَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اَبَا عَیَّاشٍ یُحَدِّثُ عَنْكَ بِكَذَا وَكَذَا قَالَ صَدَقَ اَبُوْ عَیَّاشٍ۔ (رواه ابوداؤد و ابن ماجة) (ابوداود حدیث رقم ۵۰۷۷ وابن ماجه حدیث رقم ۳۸۶۷)

سیدنا ابوعیاش رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص کہ صبح کے وقت کہے کوئی معبود نہیں مگر اللہ تنہا اس کا کوئی شریک نہیں اسی کے لئے بادشاہت اور تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے تو اس کے لئے اسمٰعیل علیہ السلام کی اولاد سے غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب ہوتا ہے اس کے لئے دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں اس سے دس برائیاں دور کی جاتی ہیں اور اس کے لئے دس درجات بلند کئے جاتے ہیں اور وہ شام تک شیطان سے پناہ میں ہوتا ہے اور جس نے ان کلمات کو شام کے وقت کہا اس کے لئے صبح تک اسی کی مانند ہوتا ہے۔ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ کو خواب میں دیکھا اور کہا اے اللہ کے رسول! تحقیق ابوعیاش آپ سے حدیث نقل کرتا ہے ایسے اور ایسے آپ نے فرمایا: ''ابوعیاش نے سچ کہا۔'' (ابوداؤد و ابن ماجہ)

**حکم الحدیث**: اس کی سند صحیح ہے۔

**فوائد الحدیث**: ❶ یہ ابوداؤد اور ابن ماجہ نے نقل کی جید اسناد سے اور اس کو نسائی اور احمد نے بھی ذکر کیا ہے۔ اور یہ جو فرمایا کہ ابوعیاش نے سچ کہا تو اس سے حدیث کی مزید تصدیق ہو گئی۔ کیونکہ دوسری حدیث میں ہے کہ جس نے مجھے خواب میں دیکھا تو بے شک اس نے مجھے ہی دیکھا اس لیے کہ شیطان میری صورت نہیں بن سکتا۔

۲۳۹۶ - (۱۶) وَعَنِ الْحَارِثِ بْنِ مُسْلِمِ التَّمِیْمِیِّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهٗ اَسَرَّ اِلَیْهِ فَقَالَ اِذَا انْصَرَفْتَ مِنْ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ فَقُلْ قَبْلَ اَنْ تُكَلِّمَ اَحَدًا اَللّٰهُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّارِ سَبْعَ مَرَّاتٍ فَاِنَّكَ اِذَا قُلْتَ ذٰلِكَ ثُمَّ مُتَّ فِیْ لَیْلَتِكَ كُتِبَ لَكَ جَوَارٌ مِّنْهَا وَاِذَا صَلَّیْتَ الصُّبْحَ فَقُلْ كَذٰلِكَ فَاِنَّكَ اِذَا مُتَّ فِیْ

سیدنا حارث بن مسلم تمیمی رضی اللہ عنہ اپنے والد رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں چپکے سے بات کہی اور فرمایا: ''جس وقت تو مغرب کی نماز سے فارغ ہو اور اس سے پہلے کہ تو کلام کرے کسی سے سات مرتبہ یوں کہے: ''یاالٰہی! مجھے آگ سے پناہ دے'' پس جس وقت تو یہ کہے گا اور تو اسی رات میں فوت ہو جائے تو تیرے لئے آگ سے خلاصی لکھی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



يَوْمِكَ كُتِبَ لَكَ جَوَارٌ مِّنْهَا۔ (رواه ابوداوٗد)

(ابوداود حدیث رقم ٥٠٧٩)

جائے گی اور جس وقت کہ تو صبح کی نماز پڑھے اور تو اسی طرح کہے تو تحقیق اگر تو اس دن میں فوت ہو جائے تو تیرے لئے آگ سے خلاصی لکھی جائے گی۔" (ابوداؤد)

**حکم الحدیث**: اس کی سند ضعیف ہے۔

٢٣٩٧ - (١٧) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَمْ يَكُنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَدَعُ هٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ حِيْنَ يُمْسِيْ وَحِيْنَ يُصْبِحُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ، اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ الْعَفْوَ وَ الْعَافِيَةَ فِيْ دِيْنِيْ وَ دُنْيَايَ وَاَهْلِيْ وَمَالِيْ اَللّٰهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِيْ وَاٰمِنْ رَوْعَاتِيْ اَللّٰهُمَّ احْفَظْنِيْ مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ وَمِنْ خَلْفِيْ وَعَنْ يَمِيْنِيْ وَعَنْ شِمَالِيْ وَمِنْ فَوْقِيْ وَاَعُوْذُ بِعَظَمَتِكَ اَنْ اُغْتَالَ مِنْ تَحْتِيْ يَعْنِي الْخَسْفَ۔ (رواه ابوداوٗد) (ابوداود حدیث رقم ٥٠٧٤ وابن ماجه حدیث رقم ٣٨٧١)

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نہ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ ان کلمات کو چھوڑیں صبح کے وقت اور شام کے وقت، یاالٰہی! میں تجھ سے عافیت چاہتا ہوں اپنی دنیا و آخرت میں، یا اللہ! میں تجھ سے گناہوں سے معافی مانگتا ہوں ❶ اور سلامتی اپنے دین و دنیا کے امور میں اپنے اہل کے حق میں اور اپنے مال میں، یاالٰہی! میرے ❷ عیب ڈھانپ اور خوف کی چیزوں سے امن میں رکھ، یاالٰہی! مجھے محفوظ رکھ میرے آگے سے، میرے پیچھے سے، میرے دائیں سے، میرے بائیں سے، میرے اوپر سے اور تیری بڑائی کے ساتھ میں پناہ مانگتا ہوں اس سے کہ میں اچانک ہلاک کیا جاؤں ❸ اپنے نیچے سے" یعنی زمین میں دھنس جاؤں۔ (ابوداؤد ❹)

**حکم الحدیث**: اس کی سند حسن صحیح ہے۔

**فوائد الحدیث**: ❶ سلامتی یعنی عیوب سے۔ ❷ یاالٰہی! میرے عیب ڈھانپ اور خوف کی چیزوں سے امن میں رکھ الخ یعنی مجھ سے بلائیں رفع کر اور یہ معنی ہیں اللھم استر عوراتی و آمن روعاتی کے امام نووی رحمہ اللہ نے اذکار میں، ابوداؤد نسائی، ابن ماجہ اور ابن حبان نے اس کو عورتی اور روعتی روایت کیا ہے افراد کے ساتھ مگر ابن شیبہ نے عوراتی اور روعاتی جمع کے ساتھ روایت کیا ہے اور عورت ہر وہ کام ہے کہ جب وہ ظاہر ہو تو اس سے شرم آئے اور روع گھبراہٹ کو کہتے ہیں۔ ❸ اس سے کہ ہلاک کیا جاؤں الخ یعنی زمین میں دھنس جانے سے پناہ مانگتا ہوں یہ معنی ہیں من ان اغتال من تحت کے، وکیع بن جراح نے کہا اغتال سے مراد زمین میں دھنسنا ہے۔ ❹ یہ ابوداؤد نے نقل کی الخ امام نووی نے اذکار میں کہا کہ اس کو ابوداؤد اور نسائی اور ابن ماجہ نے صحیح اسناد سے ذکر کیا ہے۔ اس کو ابن حبان نے بھی ذکر کیا اور اس کو صحیح کہا ہے اور اس کو حاکم نے ذکر کیا اور کہا کہ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

٢٣٩٨ - (١٨) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ حِيْنَ يُصْبِحُ اَللّٰهُمَّ اَصْبَحْنَا نُشْهِدُكَ وَ نُشْهِدُ حَمَلَةَ عَرْشِكَ وَمَلٰٓئِكَتَكَ وَجَمِيْعَ خَلْقِكَ اَنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَحْدَكَ

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو شخص اس دعا کو صبح کے وقت کہے، یاالٰہی! ہم نے اس حال میں صبح کی کہ ہم تجھ کو گواہ کرتے ہیں اور ہم تیرے عرش کے اٹھانے والوں کو گواہ کرتے ہیں اور تیرے فرشتوں کو اور تیری

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



لَا شَرِيْكَ لَكَ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ اِلَّا غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ مَا اَصَابَهٗ فِيْ يَوْمِهٖ ذٰلِكَ مِنْ ذَنْبٍ وَاِنْ قَالَهَا حِيْنَ يُمْسِيْ غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ مَا اَصَابَهٗ فِيْ تِلْكَ اللَّيْلَةِ مِنْ ذَنْبٍ۔ (رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ وَ اَبُوْدَاوٗدَ) وَ قَالَ التِّرْمَذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ۔ (ابوداود حديث رقم ٥٠٧٨)

سب مخلوقات کو اس کے ساتھ کہ تحقیق تو اللہ ہے کوئی معبود نہیں مگر تو اکیلا' تیرا کوئی شریک نہیں' تحقیق محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تیرے بندے اور رسول ہیں' تو اللہ تعالیٰ اس کے وہ گناہ بخشتا ہے کہ جو اس سے اس دن میں صادر ہوئے ❶ اور اگر ان کلمات کو شام کے وقت کہے تو اللہ تعالیٰ اس کے وہ گناہ بخشتا ہے کہ جو اس سے اس رات میں صادر ہوئے۔" (ترمذی ❷ وابوداؤد) اور ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے۔

**حکم الحدیث**: اس کی سند ضعیف ہے۔

**فوائد الحدیث**: ❶ وہ گناہ کہ جو اس سے اس دن میں صادر ہوئے الخ یعنی صغیرہ۔ ❷ یہ ترمذی نے نقل کی الخ اس کو طبرانی نے اوسط میں ذکر کیا' اور ابوداؤد نے زیادہ کیا کہ جو شخص ان کلمات کو صبح وشام ایک بار کہتا ہے تو اللہ عزوجل اس کا چوتھا حصہ آگ سے آزاد کر دیتا ہے اور جو شخص دو بار پڑھتا ہے تو اس کو نصف آزاد کر دیتا ہے اور جو شخص تین بار پڑھتا ہے تو اس کے تین حصے آزاد کر دیتا ہے اور جو شخص چار بار پڑھتا ہے تو اس کا سارا بدن آگ سے آزاد کر دیتا ہے۔

٢٣٩٩ - (١٩) وَعَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ عَبْدٍ مُّسْلِمٍ يَقُوْلُ اِذَا اَمْسٰى وَاِذَا اَصْبَحَ ثَلَاثًا رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَبِمُحَمَّدٍ نَّبِيًّا اِلَّا كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ اَنْ يُّرْضِيَهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ (رواه احمد و الترمذى) (الترمذى حديث رقم ٣٤٤٩ وابن ماجه حديث رقم ٣٨٧٠ واحمد في المسند ٥/ ٣٦٧)

سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں کوئی مسلمان بندہ جو کہ شام کے وقت اور صبح کے وقت تین بار کہے میں راضی ہوا اللہ تعالیٰ کے ساتھ رب ہونے پر' اسلام کے ساتھ دین ہونے پر' اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے ساتھ نبی ہونے پر مگر اللہ تعالیٰ ❶ پر لازم ہوگا کہ اس کو قیامت کے دن راضی کرے۔" ❷ (احمد و ترمذی)

**حکم الحدیث**: اس کی سند ضعیف ہے۔

**فوائد الحدیث**: ❶ یعنی از راہ فضل و کرم کے۔ ❷ یعنی اتنا ثواب دے گا کہ یہ راضی ہو جائے گا۔

٢٤٠٠ - (٢٠) وَعَنْ حُذَيْفَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّنَامَ وَضَعَ يَدَهٗ تَحْتَ رَاْسِهٖ ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ قِنِيْ عَذَابَكَ يَوْمَ تَجْمَعُ عِبَادَكَ اَوْ تَبْعَثُ عِبَادَكَ (رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ) (الترمذى حديث رقم ٣٤٠٨ وابن ماجه حديث رقم ٣٨٧٧)

سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' نبی صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت سونے کا ارادہ کرتے تو اپنا ہاتھ اپنے سر کے نیچے رکھتے پھر کہتے' یاالٰہی! مجھے اپنے عذاب سے بچا اس دن کہ جس دن تو اپنے بندوں کو جمع کرے گا' یا کہا ❶ اپنے بندوں کو اٹھائے گا۔" (ترمذی)

**حکم الحدیث**: اس کی سند حسن صحیح ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



**فوائد الحدیث:** ❶ یا کہا تو اٹھائے گا یعنی راوی کو شک ہے تجمع اور تبعث میں کہ ان دونوں میں سے کون سا لفظ فرمایا۔

٢٤٠١- (٢١) وَاَحْمَدُ عَنِ الْبَرَاءِ۔ (احمد فی المسند ٤/ ٢٨١)

اور احمد نے سیدنا براء رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔

٢٤٠٢- (٢٢) وَعَنْ حَفْصَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّرْقُدَ وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى تَحْتَ خَدِّهٖ ثُمَّ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ قِنِيْ عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ۔ (رواه ابوداوٗد) (ابوداود حدیث رقم ٥٠٤٥)

ام المومنین سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، جس وقت رسول اللہ ﷺ سونے کا ارادہ کرتے تھے تو اپنا دایاں ہاتھ اپنے رخسار کے نیچے رکھتے، پھر کہتے: ''یاالٰہی! مجھ کو اپنے عذاب سے بچا اس دن کہ جس دن تو اپنے بندوں کو اٹھائے گا'' تین بار کہتے۔ (ابوداؤد)

**حکم الحدیث:** اس کی سند صحیح ہے۔

٢٤٠٣- (٢٣) وَعَنْ عَلِيٍّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ عِنْدَ مَضْجَعِهٖ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِوَجْهِكَ الْكَرِيْمِ وَكَلِمَاتِكَ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِيَتِهٖ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ تَكْشِفُ الْمَغْرَمَ وَالْمَاْثَمَ اَللّٰهُمَّ لَا يُهْزَمُ جُنْدُكَ وَلَا يُخْلَفُ وَعْدُكَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ (رواه ابوداوٗد) (ابوداود حدیث رقم ٥٠٥٢)

سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ اپنے سونے کے وقت کہتے تھے: یاالٰہی! میں پناہ مانگتا ہوں تیرے عزت والے چہرہ اور تیرے پورے کلمات ❶ کے ساتھ اس چیز کی برائی سے ❷ کہ تو اس کی پیشانی کے بال ❸ پکڑنے والا ہے، یاالٰہی! تو قرض کو اور گناہ کو دور کرتا ہے، یاالٰہی! تیرا لشکر شکست نہیں دیا جاتا ❹ اور تیرا وعدہ خلاف نہیں کیا جاتا، نہیں نفع ❺ دیتی دولت مند کو تیرے عذاب سے دولت مندی، تو پاک ہے اور تیری تعریف بیان کرتا ہوں۔'' (ابوداؤد)

**حکم الحدیث:** اس کی سند ضعیف ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ یعنی اسماء وصفات کے یا تیری کتابوں کے۔ ❷ اس چیز کی برائی سے الخ یعنی ہر چیز کی برائی سے۔ ❸ بال پیشانی کے الخ یعنی ہر چیز کی برائی سے۔ ❹ شکست نہیں دیا جاتا الخ یعنی آخر الامر میں مغلوب نہیں ہوتا۔ ❺ بلکہ عمل صالح نفع دیتے ہیں۔

٢٤٠٤- (٢٤) وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ قَالَ حِيْنَ يَاْوِيْ اِلٰى فِرَاشِهٖ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ ذُنُوْبَهٗ وَاِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ اَوْ عَدَدَ رَمْلِ عَالِجٍ اَوْ عَدَدَ وَرَقِ الشَّجَرِ اَوْ عَدَدَ اَيَّامِ الدُّنْيَا۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ) (الترمذی حدیث رقم ٣٤٥٧)

سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص یہ کہے کہ جب وہ اپنے بچھونے پر جائے ''میں اللہ تعالیٰ سے بخشش چاہتا ہوں ایسا اللہ تعالیٰ کہ کوئی معبود نہیں مگر وہ، زندہ ہے خلق کا قائم رکھنے والا اور میں اس کے حضور توبہ کرتا ہوں'' تین بار کہے، اللہ تعالیٰ اس کے گناہ بخشتا ہے، اگرچہ دریا کی جھاگ کے مانند ہوں یا گنتی ریت عالج کی ❶ یا گنتی درخت کے پتوں کی یا گنتی دنیا کے دنوں کی۔'' (ترمذی) اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



کہا یہ حدیث غریب ہے۔

**حکم الحدیث:** اس کی سند ضعیف ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ عالج کی ریت الخ عالج ایک جنگل کا نام ہے مغرب کی زمین میں وہاں ریت بہت ہوتی ہے۔

٢٤٠٥- (٢٥) وَعَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَامِنْ مُّسْلِمٍ يَّأْخُذُ مَضْجَعَهٗ بِقِرَاءَةِ سُوْرَةٍ مِّنْ كِتَابِ اللّٰهِ اِلَّا وَكَّلَ اللّٰهُ بِهٖ مَلَكًا فَلَا يَقْرَبُهٗ شَيْءٌ يُّؤْذِيْهِ حَتّٰى يَهُبَّ مَتٰى هَبَّ (رواه الترمذى) (الترمذى حديث رقم ٣٤١٨)

سیدنا شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''نہیں کوئی مسلمان کہ سوتے وقت قرآن مجید کی کوئی سورت پڑھتا مگر اللہ تعالیٰ اس پر ایک فرشتہ متعین کرتا ہے تو اس کے پاس کوئی تکلیف دینے والی چیز نہیں ❶ آتی یہاں تک کہ وہ جاگے جس وقت جاگے۔'' (ترمذی)

**حکم الحدیث:** اس کی سند ضعیف ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ متعین کرتا ہے الخ یعنی فرشتہ کو حکم کرتا ہے کہ اس کی حفاظت کرے ضرر کرنے والی چیزوں سے۔

٢٤٠٦- (٢٦) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلَّتَانِ لَا يُحْصِيْهِمَا رَجُلٌ مُّسْلِمٌ اِلَّادَخَلَ الْجَنَّةَ اَلَا وَهُمَا يَسِيْرٌ وَمَنْ يَّعْمَلُ بِهِمَا قَلِيْلٌ يُسَبِّحُ اللّٰهَ فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ عَشْرًا وَيَحْمَدُهٗ عَشْرًا وَيُكَبِّرُهٗ عَشْرًا قَالَ فَاَنَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَعْقِدُهَا بِيَدِهٖ قَالَ فَتِلْكَ خَمْسُوْنَ وَمِائَةٌ بِاللِّسَانِ وَاَلْفٌ وَّخَمْسُ مِائَةٍ فِي الْمِيْزَانِ وَاِذَا اَخَذَ مَضْجَعَهٗ يُسَبِّحُهٗ وَيُكَبِّرُهٗ وَيَحْمَدُهٗ مِائَةً فَتِلْكَ مِائَةٌ بِاللِّسَانِ وَاَلْفٌ فِي الْمِيْزَانِ فَاَيُّكُمْ يَعْمَلُ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ اَلْفَيْنِ وَخَمْسَ مِائَةِ سَيِّئَةٍ قَالُوْا وَكَيْفَ لَا نُحْصِيْهَا قَالَ يَاْتِيْ اَحَدَكُمُ الشَّيْطَانُ وَهُوَ فِيْ صَلَاتِهٖ فَيَقُوْلُ اُذْكُرْ كَذَا اُذْكُرْ كَذَا حَتّٰى يَنْفَتِلَ فَلَعَلَّهٗ اَنْ لَّا يَفْعَلَ وَيَاْتِيْهِ فِيْ مَضْجَعِهٖ فَلَا يَزَالُ يُنَوِّمُهٗ حَتّٰى يَنَامَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ) وَفِيْ رِوَايَةِ اَبِيْ دَاوُدَ قَالَ خَصْلَتَانِ اَوْخُلَّتَانِ لَا يُحَافِظُ عَلَيْهِمَا عَبْدٌ مُّسْلِمٌ وَكَذَا فِيْ رِوَايَتِهٖ بَعْدَ قَوْلِهٖ وَاَلْفٌ وَّخَمْسُ

سیدنا عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''دو عادتیں (چیزیں) ہیں جن کو کوئی مسلمان شخص اختیار کرے تو وہ جنت میں داخل ہوگا' خبردار! وہ دونوں چیزیں آسان ہیں اور ان پر عمل کرنے والے کم ہیں' ایک تو یہ چیز ہے کہ سبحان اللہ پڑھے ہر نماز فرض کے بعد دس بار الحمدللہ دس بار' اللہ اکبر دس بار' انہوں (راوی) نے کہا' پس میں نے دیکھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ آپ ان (تسبیحات) کو اپنے ہاتھ پر شمار تھے' آپ نے فرمایا: ''یہ زبان پر ڈیڑھ سو ❶ ہیں اور میزان میں ڈیڑھ ہزار ہیں ❷ اور دوسری چیز یہ ہے کہ جب وہ اپنی سونے کی جگہ پر آئے تو سبحان اللہ' اللہ اکبر اور الحمدللہ سو بار ❸ پڑھے تو یہ زبان پر سو بار ہیں اور میزان اعمال میں ہزار ہیں ❹ پس تم میں سے کوئی ہے جو رات میں اڑھائی ہزار برائیاں کرتا ❺ ہوگا' صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا' ہم ان چیزوں پر کس ❻ طرح نہ محافظت کریں گے؟ آپ نے فرمایا: ''تمہارے ایک کے پاس شیطان آتا ہے اس حال میں کہ وہ اپنی نماز میں ہوتا ہے اور وہ کہتا ہے کہ فلاں چیز یاد کر' فلاں چیز یاد کر' یہاں تک کہ یہ نماز پڑھ کر پھرتا ہے تو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



مِائَةٍ فِي الْمِيزَانِ قَالَ يُكَبِّرُ أَرْبَعًا وَ ثَلَاثِيْنَ إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ وَيَحْمَدُ ثَلَاثًا وَ ثَلَاثِيْنَ وَ يُسَبِّحُ ثَلَاثًا وَ ثَلَاثِيْنَ وَ فِيْ أَكْثَرِ نُسَخِ الْمَصَابِيْحِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ۔) (ابوداود حدیث رقم ٥٠٦٥ والترمذی حدیث رقم ٣٤٧١)

❼ شاید کہ وہ نہ کر سکے اور شیطان اس کی خواب گاہ میں آتا ہے پس ہمیشہ اس کو سلاتا رہتا ہے یہاں تک کہ وہ سو جاتا ہے۔" (ترمذی و ابوداؤد و نسائی) اور ابوداؤد کی روایت میں یہ ہے کہ آپ نے فرمایا: "دو خصلتیں ❽ یا دو خلتیں ہیں کہ ان پر مسلمان بندہ محافظت نہیں ❾ کرتا" اور اسی طرح ابوداؤد کی روایت میں "والف و خمسمائة فی المیزان" کے بعد اس طرح ہے کہ فرمایا: چونتیس بار اللہ اکبر کہے جس وقت کہ اپنی خواب گاہ میں آئے اور تینتیس بار حمد کرے اور تینتیس بار تسبیح کرے اور اکثر مصابیح کے نسخوں میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے ہے۔

**حکم الحدیث:** اس کی سند صحیح ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ پس یہ ڈیڑھ سو زبان پر ہیں الخ کیونکہ نماز کے بعد تیس بار پڑھنے سے ڈیڑھ سو ہوئے۔ ❷ اور میزان میں ڈیڑھ ہزار میں الخ یعنی اس حساب سے کہ ایک نیکی دس گنا لکھی جاتی ہے۔ ❸ سو بار یعنی تینتیس بار سبحان اللہ کہے اور چونتیس بار اللہ اکبر اور تینتیس بار الحمد للہ۔ ❹ اور ہزار ہیں میزان اعمال میں الخ اب کل ملا کر دو ہزار پانچ سو کلمات ہوئے۔ ❺ کرتا ہوگا یعنی اڑھائی ہزار نیکیاں حاصل کرنے کے بعد اتنی برائیاں باقی کہاں رہ سکتی ہیں۔ ❻ کس طرح الخ یعنی ہم ضرور کریں گے کیونکہ یہ عمل آسان ہے۔
❼ پس شاید کہ وہ نہ کر سکے الخ یعنی ان کلمات پر محافظت۔ ❽ یا فرمایا دو خلتیں راوی کو شک ہوا ہے کہ "خصلتیں" فرمایا یا "خلتیں" دونوں کے معانی ایک ہیں۔ ❾ یعنی بجائے لا یحصیھما رجل مسلم کے لایحافظ علیھما عبد مسلم ہے۔

٢٤٠٧ - (٢٧) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ غَنَّامٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ حِيْنَ يُصْبِحُ اَللّٰهُمَّ مَا أَصْبَحَ بِيْ مِنْ نِعْمَةٍ أَوْبِأَحَدٍ مِنْ خَلْقِكَ فَمِنْكَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ فَلَكَ الْحَمْدُ وَلَكَ الشُّكْرُ فَقَدْ أَدّٰى شُكْرَ يَوْمِهٖ وَمَنْ قَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ حِيْنَ يُمْسِيْ فَقَدْ أَدّٰى شُكْرَ لَيْلَتِهٖ (رواه ابوداوٗد) (ابوداود حدیث رقم ٥٠٧٣)

سیدنا عبداللہ بن غنام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو شخص صبح کے وقت کہے: یاالٰہی! جو نعمت مجھے حاصل ہوئی صبح میں یا تیری مخلوق میں سے کسی کو تو وہ تجھا کیلے ہی کی طرف سے ہے، تیرا کوئی شریک نہیں، پس تیرے لئے ہی تعریف اور شکر ہے، تو تحقیق اس نے اس دن کا شکر ادا کیا اور جو کوئی یہی کلمات شام کے وقت ❶ کہے تو تحقیق اس نے اس رات کا شکر ادا ❷ کیا۔" (ابوداؤد)

**حکم الحدیث:** اس کی سند ضعیف ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ شام کے وقت شام کو یہ دعا پڑھے تو لفظ امسی کہے اصبح کے بدلہ میں۔ ❷ پس تحقیق ادا کیا الخ شکر اس رات کا ایک روایت میں آیا ہے کہ داؤد علیہ السلام نے عرض کیا اے میرے رب تیری نعمتیں مجھ پر بہت ہیں میں ان کا شکر کس طرح ادا کروں؟ تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے حکم ہوا کہ اے داؤد جب تو نے یہ سمجھ لیا کہ یہ سب نعمتیں میری ہی طرف سے ہیں تو تو نے شکر ادا کر دیا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



٢٤٠٨ - (٢٨) وَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ اِذَا اَوٰى اِلٰى فِرَاشِهٖ اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَ رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ فَالِقَ الْحَبِّ وَالنَّوٰى مُنْزِلَ التَّوْرَاةِ وَالْاِنْجِيْلِ وَ الْقُرْاٰنِ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ ذِيْ شَرٍّ اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِيَتِهٖ اَنْتَ الْاَوَّلُ فَلَيْسَ قَبْلَكَ شَيْءٌ وَاَنْتَ الْاٰخِرُ فَلَيْسَ بَعْدَكَ شَيْءٌ وَاَنْتَ الظَّاهِرُ فَلَيْسَ فَوْقَكَ شَيْءٌ وَاَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَيْسَ دُوْنَكَ شَيْءٌ اِقْضِ عَنِّي الدَّيْنَ وَاَغْنِنِيْ مِنَ الْفَقْرِ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ مَعَ اخْتِلَافٍ يَسِيْرٍ) (مسلم حديث رقم (٦١ ـ ٢٧١٣) وابو داود حديث رقم ٥٠٥١ والترمذی حديث رقم ٥٠٥١)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' نبی ﷺ جب آپ اپنے بچھونے کی طرف آتے تو یہ دعا کیا کرتے تھے: یاالٰہی! اے آسمانوں کے پروردگار! زمین کے پروردگار! اے ہر چیز کے پروردگار! اے ❶ دانہ اور گٹھلی کے پھاڑنے والے! اے اتارنے والے تورات' انجیل اور قرآن کے! میں تیرے ساتھ ہر برے کی برائی سے پناہ مانگتا ہوں کہ تو اس کی پیشانی کے بال پکڑنے والا ہے' تو ہی اول ہے ❷ تجھ سے پہلے کوئی چیز نہیں اور تو ہی آخر ہے' تیرے پیچھے کوئی چیز نہیں اور تو ظاہر ہے ❸ تیرے اوپر کوئی چیز نہیں اور تو ہی پوشیدہ ہے کوئی چیز تجھ سے زیادہ پوشیدہ نہیں' مجھ سے قرض ادا کر دے اور مجھے فقر سے غنی کر دے۔'' ❹ (ابوداؤد' ترمذی' ابن ماجہ) اور مسلم نے یہی حدیث تھوڑے سے اختلاف کے ساتھ نقل کی ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ اے گٹھلی اور دانے کے پھاڑنے والے الخ دانہ اور گٹھلی اُگنے کے وقت اوپر اور نیچے سے پھٹ جاتی ہے اوپر کی طرف سے درخت بلند ہو جاتا ہے اور نیچے سے جڑ زمین میں داخل ہوتی جاتی ہے۔ ❷ پہلے تو ہی ہے الخ اور یہ فرمایا کہ اول' آخر اللہ تعالیٰ ہی ہے یعنی اس کی ابتداء ہے نہ انتہا اور مخلوقات کی ابتداء بھی ہے اور انتہاء بھی' ان کا اول عدم تھا اور آخر فنا ہے۔ ❸ اور تو ظاہر ہے الخ یعنی سب سے اوپر جس کے اوپر کوئی نہیں اور باطن یعنی ہر چیز سے نزدیک ہے قرب علمی سے جس کے ورے کوئی چیز نہیں۔ ❹ اور مجھ کو فقر سے غنی کر الخ حصن حصین میں ہے کہ یہ دعا بستر پر لیٹ کر پڑھتے۔

٢٤٠٩ - (٢٩) وَعَنْ اَبِي الْاَزْهَرِ الْاَنْمَارِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ اِذَا اَخَذَ مَضْجَعَهٗ مِنَ اللَّيْلِ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ وَضَعْتُ جَنْبِيْ لِلّٰهِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ ذَنْبِيْ وَاَخْسَأْ شَيْطَانِيْ وَفُكَّ رِهَانِيْ وَاجْعَلْنِيْ فِي النَّدِيِّ الْاَعْلٰى (رواه ابوداوٗد) (ابوداود حديث رقم ٥٠٥٤)

سیدنا ابوالازہر انماری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ جس وقت رات کو اپنی سونے کی جگہ میں جاتے تھے تو فرماتے: ''اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ میں سوتا ہوں' میں نے اپنی کروٹ اللہ تعالیٰ کے لئے رکھی' یاالٰہی! میرے گناہ بخش' میرے شیطان کو دور کر اور چھڑا گروی میری کو ❶ اور مجھ کو اعلیٰ مجلس میں جگہ عطا فرما۔'' (ابوداؤد)

**حکم الحدیث:** اس کی سند صحیح ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ اور میری گروی کو چھڑا الخ گروی سے مراد نفس ہے۔

٢٤١٠ - (٣٠) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ اِذَا اَخَذَ مَضْجَعَهٗ مِنَ اللَّيْلِ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ جب اپنی سونے کی جگہ میں آتے تو فرماتے: ''سب تعریف اللہ تعالیٰ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اَلَّذِیْ کَفَانِیْ وَ اٰوَانِیْ وَاَطْعَمَنِیْ وَ سَقَانِیْ وَ الَّذِیْ مَنَّ فَاَفْضَلَ وَالَّذِیْ اَعْطَانِیْ فَاَجْزَلَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ اَللّٰهُمَّ رَبَّ کُلِّ شَیْءٍ وَّ مَلِیْکِهٖ وَاِلٰهَ کُلِّ شَیْءٍ اَعُوْذُبِكَ مِنَ النَّارِ (رواہ ابوداوٗد) (ابوداود حدیث رقم ۵۰۵۸)

کے لئے ہے جس نے مجھ کو کفایت ❶ کیا اور جگہ ❷ دی اور مجھ کو کھلایا اور پلایا اور وہ اللہ تعالیٰ کہ اس نے مجھ پر احسان ❸ کیا اور زیادہ ❹ دیا اور وہ جس نے مجھ کو دیا تو بہت دیا' ہر حال میں اللہ تعالیٰ کے لئے شکر ہے' اے میرے اللہ! ہر چیز کے پروردگار اور اس کے مالک اور ہر چیز کے معبود' میں تیرے ساتھ آگ سے پناہ مانگتا ہوں۔" (ابوداؤد)

**فوائد الحدیث:** ❶ مجھ کو کفایت کیا الخ یعنی مجھے خلق سے بے پرواہ کیا۔ ❷ اور مجھ کو جگہ دی الخ یعنی رہنے کو مکان دیا کہ جو سردی اور گرمی سے بچاتا ہے۔ ❸ مجھ پر احسان کیا الخ یعنی اس چیز کے دینے کے ساتھ کہ جس کی مجھ کو ضرورت ہے۔ ❹ زیادہ دیا الخ یعنی ضرورت سے زیادہ دیا۔

۲۴۱۱ - (۳۱) وَ عَنْ بُرَیْدَةَ قَالَ شَکَا خَالِدُ بْنُ الْوَلِیْدِ اِلَی النَّبِیِّ ﷺ فَقَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَا اَنَامُ اللَّیْلَ مِنَ الْاَرَقِ فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ اِذَا اَوَیْتَ اِلٰی فِرَاشِكَ فَقُلْ اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوَاتِ السَّبْعِ وَمَا اَظَلَّتْ وَ رَبَّ الْاَرَضِیْنَ وَمَا اَقَلَّتْ وَ رَبَّ الشَّیَاطِیْنِ وَمَا اَضَلَّتْ کُنْ لِیْ جَارًا مِّنْ شَرِّ خَلْقِكَ کُلِّهِمْ جَمِیْعًا اَنْ یَّفْرُطَ عَلَیَّ اَحَدٌ مِّنْهُمْ اَوْاَنْ یَّبْغِیَ عَزَّ جَارُكَ وَجَلَّ ثَنَاؤُكَ وَلَا اِلٰهَ غَیْرُكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ) وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ لَیْسَ اِسْنَادُهٗ بِالْقَوِیِّ وَالْحَکِیْمُ بْنُ ظُهَیْرِ الرَّاوِیْ قَدْ تَرَكَ حَدِیْثَهٗ بَعْضُ اَهْلِ الْحَدِیْثِ۔ (الترمذی حدیث رقم ۳۵۸۹)

سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے شکایت کی اور عرض کیا' اے اللہ کے رسول! میں رات کو بے خوابی کی وجہ سے سو نہیں سکتا' تو نبی ﷺ نے فرمایا: "جب تو اپنے بستر کی طرف آئے تو کہہ' یاالٰہی! ساتوں آسمانوں کے پروردگار اور اس چیز کے کہ جن پر آسمان سایہ کئے ہوئے ہیں' اے زمین کے پروردگار اور اس چیز کے کہ جن کو زمینیں اٹھا رہی ہیں' شیطانوں کے رب اور ان کے کہ جن کو شیطانوں ❶ نے گمراہ کیا ہے تو میرے لئے زیادہ پناہ دینے والا ہو جا اپنی سب مخلوقات کی برائی سے کہ کوئی مجھ پر ان میں سے زیادتی یا ظلم کرے' تیری پناہ غالب ہے اور تیری تعریف بزرگ ہے ❷ اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں' کوئی معبود نہیں مگر تو ہی۔" (ترمذی) اور کہا کہ اس حدیث کی اسناد قوی ❸ نہیں ہے اور حکیم بن ظہیر جو کہ اس حدیث کا راوی ہے بعض اہل حدیث نے اس کی حدیث چھوڑ دی ہے۔

**حکم الحدیث:** اس کی سند ضعیف ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ ان کو الخ یعنی جن وانس۔ ❷ اس حدیث کی سند قوی نہیں اور حصن حصین میں ہے۔ یہ طبرانی نے اوسط میں روایت کیا اور ابن ابی شیبہ نے لیکن ان کی روایت میں اجمعین کی بجائے جمیعا ہے اور یبغی کی بجائے یطغی ہے اور بجائے جل ثناؤك آخر تک کے و تبارك اسمك ہے اور اس میں اسی لفظ پر یہ دعا تمام ہوئی ہے۔ ❸ اور حکیم بن ظہیر الخ سید کے اصل نسخہ میں اسی طرح ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



حکیم یائے تحتانیہ کے ساتھ اور حاشیہ پر لکھا ہے کہ صحیح لفظ حکم ہے حاء کے زبر سے اور کاف کے ساتھ۔

## اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ (تیسری فصل)

۲۴۱۲- (۳۲) عَنْ اَبِیْ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِذَا اَصْبَحَ اَحَدُكُمْ فَلْيَقُلْ اَصْبَحْنَا وَاَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ خَيْرَ هٰذَا الْيَوْمِ فَتْحَهٗ وَنَصْرَهٗ وَنُوْرَهٗ وَبَرَكَتَهٗ وَهُدَاهُ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّمَا فِيْهِ وَمِنْ شَرِّ مَا بَعْدَهٗ ثُمَّ اِذَا اَمْسٰی فَلْيَقُلْ مِثْلَ ذٰلِكَ (رواه ابوداؤد) (ابوداود حدیث رقم ٥٠٨٤)

سیدنا ابو مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس وقت تم میں سے کوئی ایک صبح کرے' تو اسے چاہیے کہ وہ کہے' ہم نے صبح کی اور ملک نے صبح کی خالص اللہ تعالیٰ کے لئے جو عالمین کا پروردگار ہے' یاالٰہی! میں تجھ سے اس دن کی بھلائی مانگتا ہوں' اس کی کشائش اس کی مدد' اس کا نور' اس کی برکت' اس کی ہدایت اور میں تیرے ساتھ پناہ مانگتا ہوں اس چیز کی برائی سے کہ جو اس دن میں ہے اور اس چیز کی برائی سے کہ جو اس کے پیچھے ہے' پھر جب کوئی شام کرے ❶ تو اسے چاہیے کہ وہ اس کی مانند کہے۔'' (ابوداؤد)

**فوائد الحدیث:** ❶ پھر جب کہ شام کرے تو اسے چاہیے کہ اس کی مانند کہے الخ یعنی اصبحنا و اصبح الملك کی بجائے امسينا و امسى الملك پڑھے اور هذا اليوم کی جگہ هذه الليلة اور مذکر ضمیروں کی جگہ مونث ضمیریں یعنی ''ہ'' کی جگہ ''ھا'' پڑھے۔

۲۴۱۳- (۳۳) وَعَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ بَكْرَةَ قَالَ قُلْتُ لِاَبِیْ يَاَبَتِ اَسْمَعُكَ تَقُوْلُ كُلَّ غَدَاةٍ اَللّٰهُمَّ عَافِنِیْ فِیْ بَدَنِیْ اَللّٰهُمَّ عَافِنِیْ فِیْ سَمْعِیْ اَللّٰهُمَّ عَافِنِیْ فِیْ بَصَرِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ تُكَرِّرُهَا ثَلَاثًا حِيْنَ تُصْبِحُ وَثَلَاثًا حِيْنَ تُمْسِیْ فَقَالَ يَا بُنَیَّ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَدْعُوْبِهِنَّ فَاَنَا اُحِبُّ اَنْ اَسْتَنَّ بِسُنَّتِهٖ۔ (رواه ابوداؤد) (ابوداود حدیث رقم ٥٠٩٠)

سیدنا عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے اپنے باپ سے کہا' ابا جان! میں نے آپ سے سنا کہ آپ ہر روز (یہ کلمات) کہتے ہو: ''یاالٰہی! مجھے عافیت دے میرے بدن میں' یاالٰہی! مجھے عافیت دے میری شنوائی میں' یاالٰہی! مجھے عافیت دے میری بینائی میں' کوئی معبود نہیں مگر تو' اس کو تین بار صبح کے وقت اور تین بار شام کے وقت پڑھتے ہیں تو آپ نے کہا' اے میرے بیٹے! میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ ان کلمات کے ساتھ دعا مانگتے تھے' تو اس لیے ❶ میں پسند کرتا ہوں کہ آپ کی سنت پر عمل کروں۔'' (ابوداؤد)

**حکم الحدیث:** اس کی سند ضعیف ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ اس میں اشارہ ہے کہ دعا اور اعمال خیر کے کرنے میں اصلی مقصد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم ماننا اور اتباع سنت کرنا ہو۔

۲۴۱۴- (۳٤) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِیْ اَوْفٰی قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اَصْبَحَ قَالَ اَصْبَحْنَا

سیدنا عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب صبح کرتے تھے ❶ تو کہتے' ہم نے صبح کی اور ملک نے صبح

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



وَاَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالْكِبْرِيَاءُ وَالْعَظْمَةُ لِلّٰهِ وَالْخَلْقُ وَالْاَمْرُ وَ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ وَمَا سَكَنَ فِيْهِمَا لِلّٰهِ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ اَوَّلَ هٰذَا النَّهَارِ صَلَاحًا وَاَوْسَطَهٗ نَجَاحًا وَاٰخِرَهٗ فَلَاحًا يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ذَكَرَهُ النَّوَوِيُّ فِيْ كِتَابِ الْاَذْكَارِ بِرَوَايَةِ ابْنِ السُّنِّيِّ۔

(النووی فی الاذکار ص ١٥٥ الحدیث رقم ١٩٢ وابن السنی فی عمل الیوم واللیلة ص ٢٣ الحدیث ٣٨)

کی اللہ تعالیٰ کے لیے' سب تعریف اللہ تعالیٰ کے لیے ہے' ذات کی بزرگی اور صفات کی بزرگی اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہے' مخلوقات' حکم اور رات و دن اور جو چیزیں آرام پکڑتی ہیں رات اور دن میں سب اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہیں' یاالٰہی! اس دن کا اول کرنیکی کا سبب ❷ اور اس کے درمیان کو سبب برآمد حاجات کا اور اس کے آخر کو نجات کا سبب اے سب رحم کرنے والوں سے بڑھ کر بہت رحم کرنے والے۔'' (یہ حدیث نووی نے ابن سنی کی روایت کے ساتھ کتاب الاذکار میں ذکر کی ہے۔

**حکم الحدیث:** اس کی سند ضعیف ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ جزری رحمہ اللہ نے حصن حصین کی شرح میں کہا کہ پوپھٹنے سے آفتاب کے ڈوبنے تک کو صباح کہتے ہیں اور مساء سے مراد غروب آفتاب سے فجر تک ہے اور جس شخص نے کہا کہ مساء کا وقت زوال سے داخل ہو جاتا ہے تو اس کا قول بعید ہے۔ ابن قیم رحمہ اللہ نے الکلم الطیب میں کہا کہ دن کی دونوں طرف سے صبح اور طلوع آفتاب کا درمیان اور مغرب اور عصر کا درمیان مراد ہے اور ''ابکار'' سے دن کا ابتداء مراد ہے۔ اور عشی سے اس کا اخیر اور صباح اور مساء کی تفسیر جو صبح اور شام کے اوراد کی احادیث میں مذکور ہے' وہ یہ ہے کہ صباح سے مراد آفتاب کے نکلنے سے پہلے کا وقت ہے اور مساء سے غروب سے قبل کا وقت اور ان اوراد کا محل صبح کے بعد اور عصر کے بعد ہے۔
❷ نیکی کا سبب الخ یعنی اس کو طاعات میں خرچ کریں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دعا کو یا ارحم الراحمین پر ختم کیا' اس لئے کہ اس سے دعا جلدی قبول ہوتی ہے۔

٢٤١٥ - (٣٥) وَعَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰى قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ اِذَا اَصْبَحَ اَصْبَحْنَا عَلٰى فِطْرَةِ الْاِسْلَامِ وَ كَلِمَةِ الْاِخْلَاصِ وَ عَلٰى دِيْنِ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ ﷺ وَعَلٰى مِلَّةِ اَبِيْنَا اِبْرَاهِيْمَ حَنِيْفًا وَّمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ۔ (رواه احمد والدارمی)

(الدارمی حدیث رقم ٢٦٨٨)

سیدنا عبدالرحمٰن ابن ابزی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت صبح کرتے تو فرماتے تھے: ''صبح کی ہم نے دین اسلام پر اور کلمہ توحید پر اور اپنے نبی محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے دین ❶ پر اور اپنے باپ ابراہیم علیہ السلام کے دین پر جو کہ یک سو تھے اور وہ مشرکوں میں سے نہ تھے۔'' (احمد ودارمی)

**حکم الحدیث:** اس کی سند حسن ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ اپنے نبی کے دین پر الخ اس لفظ کا ظاہر یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ذات کی طرف بھی مبعوث تھے یا یہ امت کی تعلیم کے لیے ایسا فرمایا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



# بَابُ الدَّعَوَاتِ فِي الْاَوْقَاتِ

## مختلف اوقات کی دعائیں

## اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ (پہلی فصل)

٢٤١٦- (١) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَوْ اَنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّاْتِيَ اَهْلَهُ قَالَ (بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطٰنَ مَا رَزَقْتَنَا) فَاِنَّهُ اِنْ يُّقَدَّرْ بَيْنَهُمَا وَلَدٌ فِيْ ذَالِكَ لَمْ يَضُرَّهُ شَيْطَانٌ اَبَدًا۔(متفق عليه) (البخاری حديث رقم ٣٢٧١ ومسلم حديث رقم ١١٦-١٤٣٤ وابوداود حديث رقم ٢١٦١ والترمذی حديث رقم ١٠٩٨ وابن ماجه حديث رقم ١٩١٩ والدارمی حديث رقم ٢٢١٢)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی اپنی بیوی سے صحبت کرنے کا ارادہ کرے تو یہ کہے: ''اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ' یاالٰہی! ہم کو شیطان سے دور رکھ اور شیطان کو اس اولاد سے ❶ دور رکھ کہ جو تو ہمیں نصیب کرے۔'' پس تحقیق شان یہ ہے کہ اگر مرد اور عورت کے درمیان اس جماع سے فرزند مقدر ہو تو اس کو شیطان کبھی ضرر نہیں پہنچا سکتا۔'' (بخاری ومسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ اور شیطان کو دور رکھ اس اولاد سے کہ تو نصیب کرے الخ اس سے معلوم ہوا کہ صحبت کرنے سے غرض اولاد کی رکھے صرف آبریزی اور شہوت رانی ہی منظور نہ ہو اور سنت ہے کہ اس دعا کو خاص وقت پر پڑھ لیا کرے تا کہ اگر اولاد ہو تو با برکت ہو۔

٢٤١٧- (٢) وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ عِنْدَ الْكَرْبِ (لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْعَظِيْمُ الْحَلِيْمُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَرَبُّ الْاَرْضِ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ)۔(متفق عليه) (البخاری حديث رقم ٦٣٤٥ ومسلم حديث رقم (٨٣- ٢٧٣٠) والترمذی حديث رقم ٣٤٩٦ وابن ماجه حديث رقم ٣٨٨٣)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فکر اور غم کی شدت کے وقت کہتے ❶ تھے اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں کہ عظمت والا بردبار ہے' کوئی معبود نہیں سوائے اللہ تعالیٰ کے بڑے عرش کا پروردگار ہے' اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں آسمان اور زمین کا پروردگار ہے عرش کریم کا پروردگار ہے۔ (بخاری ومسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ کہتے تھے الخ یہ دعا سختی اور کرب کے وقت مفید اور مجرب ہے جیسے کوئی درد لاحق ہو یا آگ لگ جائے یا پانی میں ڈوبنے لگے یا اور کسی بلا میں پھنس جائے۔

٢٤١٨- (٣) عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ قَالَ اِسْتَبَّ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ وَنَحْنُ عِنْدَهُ جُلُوْسٌ

سیدنا سلیمان بن صرد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ دو شخصوں نے آپس میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جھگڑا کیا اور ہم آپ کے پاس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



وَاَحَدُهُمَا يَسُبُّ صَاحِبَهُ مُغْضَبًا قَدْ اِحْمَرَّ وَجْهُهُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ اِنِّي لَاَعْلَمُ كَلِمَةً لَوْ قَالَهَا لَذَهَبَ عَنْهُ مَا يَجِدُ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ فَقَالُوْا لِلرَّجُلِ اَلَا تَسْمَعُ مَا يَقُوْلُ النَّبِيُّ ﷺ قَالَ اِنِّي لَسْتُ بِمَجْنُوْنٍ۔ (متفق عليه) (البخاری حديث رقم ٦١١٥ ومسلم حديث رقم (١٩۔ ٢٦١٠) وابوداود حديث رقم ٤٧٨٠ والترمذی حديث رقم ٣٥١٦ واحمد فی المسند ٥/ ٢٤٠)

بیٹھے ہوئے تھے اور ان میں سے ایک بہت برا کہتا تھا دوسرے کو غصہ میں بھرا ہوا' تحقیق اس کا چہرہ سرخ ہو گیا تھا پس نبی ﷺ نے فرمایا میں ایک کلمہ جانتا ہوں کہ اگر یہ اسے کہے تو جاتا رہے اس سے وہ غصہ کہ پاتا ہے' وہ یہ ہے' میں اللہ کے ساتھ مردود شیطان سے پناہ چاہتا ہوں'' تو صحابہ ؓ نے اس شخص سے کہا' کیا تو وہ چیز نہیں سنتا کہ جو نبی ﷺ فرماتے ہیں؟ اس شخص نے کہا' میں ❶ دیوانہ نہیں ہوں۔'' (بخاری ومسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ تحقیق میں دیوانہ نہیں الخ حقیقت میں وہ دیوانہ تھا تب ہی تو نیک بات نہ سنی' نووی ؒ نے کہا شاید وہ منافق یا بیوقوف ہوگا اور وہ سخت گنوار ہوگا وہ یہی سمجھا کہ اعوذ باللہ صرف جنون ہی کا علاج ہے۔

٢٤١٩ - (٤) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا سَمِعْتُمْ صِيَاحَ الدِّيْكَةِ فَاسْئَلُوا اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهِ فَاِنَّهَا رَاَتْ مَلَكًا وَاِذَا سَمِعْتُمْ نَهِيْقَ الْحِمَارِ فَتَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ فَاِنَّهُ رَاٰی شَيْطَانًا۔ (متفق عليه) (البخاری حديث رقم ٣٣٠٣ ومسلم حديث رقم (٨٢۔ ٢٧٢٩) وابوداود حديث رقم ٥١٠٢ والترمذی حديث رقم ٣٥٢٤)

سیدنا ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم مرغ کی آواز سنو تو اللہ تعالیٰ سے اس کا فضل مانگو اس لئے کہ وہ فرشتہ کو دیکھتا ہے اور جب تم گدھے کی آواز سنو تو اللہ تعالیٰ کے ساتھ راندے ہوئے شیطان سے پناہ مانگو کیونکہ وہ شیطان کو دیکھتا ہے۔'' ❶ (بخاری ومسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ گدھا شیطان کو دیکھ کر بولتا ہے اور مرغ فرشتہ کو دیکھ کر بولتا ہے' گدھا بسبب حماقت اور بہت زیادہ کھانے کے شیطان سے مناسبت رکھتا ہے اور مرغ سخاوت' شجاعت اور کم خوابی میں فرشتہ سے مناسبت رکھتا ہے تو فرشتہ کے سامنے دعا کا حکم کیا اس امید سے کہ فرشتہ بھی دعا میں شریک ہوگا۔ اس سے ثابت ہوا کہ صالحین کے حضور میں دعا مستحب ہے۔

٢٤٢٠ - (٥) عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ اِذَا اسْتَوٰی عَلٰی بَعِيْرِهِ خَارِجًا اِلَی السَّفَرِ كَبَّرَ ثَلٰثًا ثُمَّ قَالَ (سُبْحَانَ الَّذِيْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِيْنَ وَاِنَّا اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْاَلُكَ فِيْ سَفَرِنَا هٰذَا الْبِرَّ وَالتَّقْوٰی وَمِنَ الْعَمَلِ مَا تَرْضٰی اَللّٰهُمَّ هَوِّنْ عَلَيْنَا سَفَرَنَا هٰذَا وَاطْوِلَنَا بُعْدَهُ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ وَالْخَلِيْفَةُ فِي الْاَهْلِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ

سیدنا ابن عمر ؓ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ جب سفر میں نکلنے کے لیے اپنے اونٹ پر سوار ہو جاتے تو تین بار اللہ اکبر کہتے' پھر یہ آیت پڑھتے: ''وہ ذات پاک ہے جس نے ہمارے لئے یہ سواری فرمانبردار کی' ہم اس کے لیے طاقت رکھنے والے نہیں تھے اور تحقیق ہم اپنے پروردگار کی طرف پھرنے والے ہیں'' یاالٰہی! ہم تجھ سے اپنے اس سفر میں نیکی' تقویٰ مانگتے ہیں اور ایسا عمل جس سے تو راضی ہو' یاالٰہی! ہم پر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اَعُوْذُبِكَ مِنْ وَّعْثَآءِ السَّفَرِ وَكَآبَةِ الْمَنْظَرِ وَسُوْءِ الْمُنْقَلَبِ فِي الْمَالِ وَالْاَهْلِ) وَاِذَا رَجَعَ قَالَ هُنَّ وَزَادَ فِيْهِنَّ (آئِبُوْنَ تَآئِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ)۔ (رواہ مسلم) (مسلم حدیث رقم ۴۲۵-۱۳۴۲ وابو داود حدیث رقم ۲۶۰۲)

آسان کر ہمارا یہ سفر اور ہمارے لئے اس کی درازی لپیٹ ❶ یاالٰہی! سفر میں تو ہی ❷ صاحب ہے اور اہل میں خبر گیری کرنے والا' یاالٰہی! میں تیرے ساتھ سفر کی مشقت سے پناہ مانگتا ہوں' بری حالت دیکھنے سے' واپسی کے وقت ❸ مال اور اہل میں برائی دیکھنے سے اور جس وقت کہ آپ سفر سے واپس لوٹتے تو یہی کلمات کہتے اور ان میں یہ کلمات زیادہ کرتے ''ہم اپنے پروردگار کے لیے لوٹنے والے' ❹ توبہ کرنے والے' بندگی کرنے والے' حمد کرنے والے ہیں۔'' (مسلم) ❺

**فوائد الحدیث:** ❶ ہمارے لئے لپیٹ یعنی کم کر دے۔ ❷ تو ہی صاحب ہے یعنی نگہبان۔ ❸ واپسی کے وقت الخ یعنی اس سے پناہ مانگتا ہوں کہ سفر سے واپس آ کر اہل و مال میں نقصان وغیرہ دیکھوں اور رنج اٹھاؤں۔ ❹ واپس لوٹنے والے ہیں الخ یعنی سفر سے سلامتی کے ساتھ اپنے وطن کی طرف۔ ❺ یہ مسلم نے نقل کیا ہے الخ ابوداؤد نے اپنی روایت میں زیادہ کیا کہ نبی ﷺ اور آپ کا لشکر جب ٹیلوں پر چڑھتے تو اللہ اکبر کہتے اور جب اترتے تو سبحان اللہ کہتے' نووی رحمہ اللہ نے اذکار میں کہا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت سے یہ معنی مرفوعاً بھی مروی ہے۔ (نزول الابرار)

۲۴۲۱ - (۶) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَرْجِسَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا سَافَرَ يَتَعَوَّذُ مِنْ وَّعْثَآءِ السَّفَرِ وَ كَآبَةِ الْمُنْقَلَبِ وَالْحَوْرِ بَعْدَ الْكَوْرِ وَدَعْوَةِ الْمَظْلُوْمِ وَسُوْءِ الْمَنْظَرِ فِي الْاَهْلِ وَالْمَالِ۔ (رواہ مسلم) (مسلم حدیث رقم (۴۲۶-۱۳۴۳) والترمذی حدیث رقم ۳۵۰۲ وابن ماجہ حدیث رقم ۳۸۸۸ والدارمی حدیث رقم ۲۶۷۲ واحمد فی المسند ۵/ ۸۲)

سیدنا عبداللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' جب رسول اللہ ﷺ سفر کرتے' سفر کی محنت سے پناہ مانگتے ❶ اور واپس لوٹنے ❷ کی بری ❸ حالت سے اور نقصان ❹ سے زیادتی کے پیچھے' مظلوم کی بد دعا سے ❺ اور اہل و مال میں بری حالت دیکھنے سے۔'' (مسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ سفر کی محنت سے الخ یعنی سفر کی تکلیف سے۔ ❷ یعنی اعمال صالحہ اور اہل و مال میں۔ ❸ اور لوٹنے کی بری حالت سے یعنی لوٹنے کے رنج سے ❹ اور نقصان سے زیادتی کے پیچھے الخ یعنی ترقی کے بعد تنزل سے۔ ❺ اور مظلوم کی بد دعاء سے الخ مظلوم کی بد دعا سے پناہ مانگی ہے کہ میں کسی پر ظلم نہ کروں تاکہ مجھ پر مظلوم بد دعا نہ کرے۔

۲۴۲۲ - (۷) عَنْ خَوْلَةَ بِنْتِ حَكِيْمٍ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ مَنْ نَزَلَ مَنْزِلًا فَقَالَ ((اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّآمَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ)) لَمْ يَضُرَّهٗ شَيْءٌ حَتّٰى يَرْتَحِلَ مِنْ مَنْزِلِهٖ ذٰلِكَ۔ (رواہ مسلم)

سیدہ خولہ بنت حکیم رضی اللہ عنہا سے روایت ہے' میں نے رسول اللہ ﷺ سے فرماتے ہوئے سنا: ''جو کوئی کسی جگہ پڑاؤ ڈالے ❶ تو کہے: ''میں اللہ تعالیٰ کے پورے کلمات کے ساتھ پناہ مانگتا ہوں تمام مخلوق کی برائی سے'' تو اس کو کوئی چیز ضرر نہیں پہنچاتی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



(مسلم حدیث رقم ٥٤-٢٧٠٨ و ابو داود حدیث رقم ٣٤٩٩ و الترمذی حدیث رقم ٣٤٩٩ و ابن ماجه حدیث رقم ٣٥٤٧ والدارمی حدیث رقم ٢٦٨٠ واحمد فی المسند ٢/ ٢٩٠)

یہاں تک کہ وہ اس منزل سے کوچ کرے۔'' (مسلم) ❷

**فوائد الحدیث:** ❶ سفر میں ہو یا حضر میں۔

❷ یہ مسلم نے نقل کیا الخ اور ابن ماجہ نے زیادہ کیا کہ سفر سے واپسی کے وقت آپ ایسا ہی فرماتے۔

٢٤٢٣- (٨) وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا لَقِيْتُ مِنْ عَقْرَبٍ لَدَغَتْنِی الْبَارِحَةَ قَالَ اَمَا لَوْ قُلْتَ حِيْنَ اَمْسَيْتَ (اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ) لَمْ تَضُرَّكَ۔ (رواه مسلم) (مسلم حدیث رقم (٩٠- ٢٧٠)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور کہا' اے اللہ کے رسول! گذشتہ رات بچھو کے ڈسنے کی وجہ سے میں نے بے حد تکلیف پائی ہے' آپ نے فرمایا: ''سن لے! اگر تو شام کے وقت یہ دعا کرتا' میں اللہ تعالیٰ کے پورے کلمات کے ساتھ پناہ مانگتا ہوں اس چیز کی برائی سے کہ جو تو نے پیدا کی' تجھ کو نہ ضرر ❶ پہنچاتا۔'' ❷ (مسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ تجھ کو ضرر نہ پہنچاتا الخ معلوم ہوا کہ اس دعا میں دفع موذیات کی تاثیر ہے۔

❷ تجھ کو ضرر نہ پہنچاتا الخ اور ترمذی کی ایک روایت میں ہے کہ جو کوئی اس کو شام کے وقت تین بار پڑھے تو کسی جانور کا اس رات میں اس پر زہر اثر نہیں کرتا اور ایک روایت میں صبح کے وقت بھی اس دعا کا پڑھنا آیا ہے' پس ایسا ہی فائدہ صبح کے پڑھنے میں بھی ہوتا ہے کہ محفوظ رہتا ہے دن کو موذی چیزوں سے۔ معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ جس نے یہ تعوذ پڑھا تو اس پر ستر ہزار فرشتے متعین ہوتے ہیں کہ جو اس کے لیے بخشش کی دعا کرتے ہیں اور اگر اس دن میں مرتا ہے تو شہید مرتا ہے۔ (مرقاۃ و شرح حصن حصین)

٢٤٢٤- (٩) وَعَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ كَانَ اِذَا كَانَ فِیْ سَفَرٍ وَاَسْحَرَ يَقُوْلُ سَمِعَ سَامِعٌ بِحَمْدِ اللّٰهِ وَحُسْنِ بَلَآئِهٖ عَلَيْنَا رَبَّنَا صَاحِبْنَا وَاَفْضِلْ عَلَيْنَا عَائِذًا بِاللّٰهِ مِنَ النَّارِ۔ (مسلم) (مسلم حدیث رقم (٦٨- ٢٧١٨)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ جس وقت سفر میں ہوتے اور سحر کا وقت ہوتا تو فرماتے: ''تعریف کرنا اللہ تعالیٰ کی اور اقرار کرنا اس کی خوبصورت نعمت کا' سننے والے نے سن لیا ہے' اے ہمارے رب! ہماری نگہبانی کر اور ہم پر احسان کر ہم اللہ تعالیٰ کے ساتھ آگ سے پناہ چاہتے ہیں۔'' (مسلم)

٢٤٢٥- (١٠) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا قَفَلَ مِنْ غَزْوٍ اَوْ حَجٍّ اَوْ عُمْرَةٍ يُكَبِّرُ عَلٰی كُلِّ شَرَفٍ مِّنَ الْاَرْضِ ثَلٰثَ تَكْبِيْرَاتٍ ثُمَّ

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جس وقت کہ جہاد یا عمرہ یا حج سے واپس لوٹتے تو ہر بلند جگہ پر تین مرتبہ تکبیرات کہتے' پھر کہتے کوئی معبود نہیں مگر اللہ تعالیٰ کہ جو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



يَقُوْلُ (لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ اٰئِبُوْنَ تَآئِبُوْنَ عَابِدُوْنَ سَاجِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ صَدَقَ اللّٰهُ وَعْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ)۔ (متفق عليه)

(البخاری حدیث رقم ۱۷۹۷ ومسلم حدیث رقم (۴۲۸۔ ۱۳۴۴) وابوداود حدیث رقم ۲۷۷۰ والترمذی حدیث رقم ۹۵۷ واحمد فی المسند ۲/ ۵)

ایک ہے' اس کا کوئی شریک نہیں' اسی کے لئے ملک ہے' اسی کے لئے حمد ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے' ہم پھرنے والے' توبہ کرنے والے ہیں' عبادت کرنے والے' سجدہ کرنے والے ہیں' اپنے پروردگار کے لئے تعریف کرنے والے ہیں' اللہ تعالیٰ نے اپنا وعدہ سچ کیا' اپنے بندہ ❶ کی مدد کی اور کفار کے گروہوں کو تنہا نے شکست ❷ دی۔'' (بخاری ومسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ اپنے بندہ کی یعنی آپ ﷺ کی۔

❷ یعنی اس نے تنہا بھگا دیا اس میں جنگ خندق کی طرف اشارہ ہے کہ عرب کے کفار نے مدینہ طیبہ گھیر لیا تھا پھر بغیر مقصد حاصل کئے بھاگ گئے' دس ہزار یا بارہ ہزار کفار جمع ہو کر مدینہ پر آ چڑھے تھے اور سرور عالم ﷺ سے لڑائی کا ارادہ رکھتے تھے اللہ تعالیٰ نے ہوا اور لشکر ملائکہ کو ان پر متعین کیا جنہوں نے ان کو ہلاک اور خراب کیا۔

۲۴۲۶- (۱۱) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِىْ اَوْفٰى قَالَ دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ الْاَحْزَابِ عَلَى الْمُشْرِكِيْنَ فَقَالَ (اَللّٰهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ سَرِيْعَ الْحِسَابِ اَللّٰهُمَّ اِهْزِمِ الْاَحْزَابَ اَللّٰهُمَّ اهْزِمْهُمْ وَزَلْزِلْهُمْ)۔ (متفق عليه) (البخاری حدیث رقم ۲۹۳۳ ومسلم حدیث رقم (۲۱۔ ۱۷۴۲) وابوداود حدیث رقم ۲۶۳۱ وابن ماجه حدیث رقم ۲۷۹۶)

سیدنا عبداللہ بن اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے غزوۂ احزاب کے دن مشرکوں پر بددعا کی تو فرمایا: ''یاالٰہی! کتاب کے اتارنے والے' حساب کے جلدی کرنے والے' یاالٰہی! کافروں کے گروہ کو شکست دے' یاالٰہی! ان کو شکست دے اور ہلا دے۔'' (بخاری ومسلم)

۲۴۲۷- (۱۲) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ قَالَ نَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى اَبِىْ فَقَرَّبْنَا اِلَيْهِ طَعَامًا وَّوَطْبَةً فَاَكَلَ مِنْهَا ثُمَّ اُتِىَ بِتَمْرٍ فَكَانَ يَاْكُلُهٗ وَيُلْقِى النَّوٰى بَيْنَ اِصْبَعَيْهِ وَيَجْمَعُ السَّبَّابَةَ وَالْوُسْطٰى وَفِىْ رِوَايَةٍ فَجَعَلَ يُلْقِى النَّوٰى عَلٰى ظَهْرِ اِصْبَعَيْهِ السَّبَّابَةِ وَالْوُسْطٰى ثُمَّ اُتِىَ بِشَرَابٍ فَشَرِبَهٗ فَقَالَ اَبِىْ وَاَخَذَ بِلِجَامِ دَآبَّتِهٖ اُدْعُ اللّٰهَ لَنَا فَقَالَ (اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِيْمَا رَزَقْتَهُمْ وَاغْفِرْ لَهُمْ وَارْحَمْهُمْ)۔ (مسلم) (مسلم حدیث رقم (۱۴۶۔ ۲۰۴۲) وابوداود حدیث رقم

سیدنا عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ میرے باپ کے پاس (مہمان آئے) تو ہم نے کھانا اور مالیدہ ❶ آپ کی خدمت میں پیش کیا' آپ نے اس میں سے کھایا' پھر کھجور خشک لائے' پس آپ اس کو کھاتے' اپنی دونوں انگلیوں کے درمیان گٹھلی ڈالتے اور شہادت اور بیچ کی انگلیاں اکٹھی کرتے اور ایک روایت میں ہے پس آپ گٹھلی ڈالتے اپنی دونوں انگلیوں کی پشت پر ❷ شہادت اور درمیان والی انگلی پر' پھر پانی لایا گیا' آپ نے اس کو پیا' اور میرے باپ نے آپ کے جانور کی لگام پکڑی تھی' اللہ تعالیٰ سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



(۳۷۲۹

ہمارے لئے دعا ❸ فرمائیں' تو آپ نے فرمایا: ''اللہ ان کے لئے اس چیز میں برکت دے کہ جو تو نے ان کو روزی دی اور انہیں بخش اور ان پر رحم فرما۔'' (مسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ مالیدہ الخ یہ ترجمہ ہے وطبہ کا اور وطبہ ایک کھانا ہے جو کھجور' پنیر اور گھی کو ملا کر بناتے ہیں۔

❷ پہلی روایت میں ہے کہ گٹھلیاں ڈالتے تھے دونوں انگلیوں کے درمیان اور تطبیق ان میں یہ ہے کہ کبھی اس طرح ڈالتے تھے اور کبھی انگلیوں کی پشت پر ڈالتے تھے اور انگلیوں سے بائیں ہاتھ کی انگلیاں مراد ہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ سنت ہے اکابر مہمان کی رکاب اور لگام کا پکڑنا از راہ تواضع اور خاطرداری کے اور اسی طرح سنت ہے دروازہ تک مہمان کے ساتھ جانا اور یہ بھی معلوم ہوا کہ ضیافت کرنے والے کے لئے سنت ہے کہ دعا کی طلب کرے مہمان سے اور مہمان کے لئے سنت ہے کہ ضیافت کرنے والے کے لئے دعا کرے۔

❸ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ میزبان' مہمان سے دعا کرا سکتا ہے اور مہمان کو میزبان کے لئے دعا کرنا مستحب ہے۔

## اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ (دوسری فصل)

۲٤۲۸- (۱۳) عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ اِذَا رَأَى الْهِلَالَ قَالَ اَللّٰهُمَّ اَهِلَّهُ عَلَيْنَا بِالْاَمْنِ وَالْاِيْمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْاِسْلَامِ رَبِّيْ وَرَبُّكَ اللّٰهُ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ) (الترمذی حدیث رقم ۳۵۱۵ والدارمی حدیث رقم ۱۶۸۷ واحمد فی المسند ۱/ ۱۶۲)

سیدنا طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت چاند دیکھتے تو یہ دعا فرماتے: ''یا الٰہی! تو اس چاند کو ہم پر نکال امن وایمان' سلامتی اور اسلام کے ساتھ ❶ میرا اور تیرا رب اللہ تعالیٰ ہے۔'' (ترمذی) اور کہا یہ حدیث حسن غریب ہے۔

**حکم الحدیث:** اس کی سند حسن ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ تیرا اور میرا رب اللہ تعالیٰ ہے الخ اس میں ان لوگوں کا رد ہے جو چاند اور سورج کی عبادت کرتے ہیں۔

۲٤۲۹- (۱٤) وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَامِنْ رَجُلٍ رَاٰى مُبْتَلًا فَقَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ عَافَانِيْ مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهٖ وَفَضَّلَنِيْ عَلٰى كَثِيْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِيْلًا اِلَّا لَمْ يُصِبْهُ ذٰلِكَ الْبَلَاءُ كَائِنًا مَّا كَانَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) (الترمذی حدیث رقم ۳٤۹۲)

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اور سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' ان دونوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کوئی شخص نہیں کہ کسی مبتلائے بلا کو ❶ دیکھے' پھر کہے' سب تعریف اللہ تعالیٰ کے لئے ہے کہ مجھے اس چیز سے بچایا کہ جس میں تجھ کو مبتلا کیا اور مجھ کو بہت ساروں پر فضیلت دی' ان سے کہ جو اس نے پیدا کیا' فضیلت دینا مگر یہ کہ اس کو یہ بلا نہیں پہنچتی جو بلا ❷ بھی ہو۔'' (ترمذی)

**حکم الحدیث:** یہ حدیث صحیح ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ دیکھے کسی مبتلا کو الخ مثلاً جذامی یا بیمار کو یا اندھے اور کسی بے دین کو۔ ❷ جو بلا کہ ہو الخ یعنی کسی قسم کی بلا ہو لیکن

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اگر یہ بلا دینی ہو جیسے کسی کو فسق و فجور میں دیکھے تو پکار کر یہ دعا پڑھے تا کہ اس شخص کو نصیحت ہو اور اگر دنیوی بلا ہو جیسے جذام وغیرہ تو آہستہ پڑھے تا کہ وہ شخص اس کو نہ سنے اور نہ اسے رنج ہو۔

٢٤٣٠ - (١٥) (وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَقَالَ التِّرْمَذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَ عَمْرُوبْنُ دِيْنَارٍ الرَّاوِيْ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ)۔ (ابن ماجه حديث رقم ٣٨٩٢)

اور ابن ماجہ نے سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا اور ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے اور عمرو بن دینار قوی نہیں ہیں۔

٢٤٣١ - (١٦) وَعَنْ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ دَخَلَ السُّوْقَ فَقَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ اَلْفَ اَلْفِ حَسَنَةٍ وَمَحٰى عَنْهُ اَلْفَ اَلْفِ سَيِّئَةٍ وَرَفَعَ لَهٗ اَلْفَ اَلْفِ دَرَجَةٍ وَبَنٰى لَهٗ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ وَ ابْنُ مَاجَةَ) وَقَالَ التِّرْمَذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ مَنْ قَالَ فِيْ سُوْقٍ جَامِعٍ يُبَاعُ فِيْهِ بَدَلَ مَنْ دَخَلَ السُّوْقَ)۔ (الترمذي حديث رقم ٣٤٨٨ وابن ماجه حديث رقم ٢٢٣٥)

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص بازار میں داخل ہو اور کہے کوئی معبود نہیں مگر اللہ تعالیٰ وہ ایک ہے' اس کا کوئی شریک نہیں' اسی کے لئے بادشاہت ہے' اسی کے لئے تعریف ہے' وہ زندہ کرتا اور مارتا ہے' وہ زندہ ہے' نہ مرے گا' اس کے ہاتھ بھلائی ہے' وہ ہر چیز پر قادر ہے' اس کے لئے اللہ رب العزت دس لاکھ نیکیاں لکھتا ہے' اس سے دس لاکھ برائیاں دور کرتا ہے' اس کے لئے دس لاکھ درجات بلند کرتا ہے اور اس کے لئے بہشت میں گھر بناتا ہے۔'' (ترمذی وابن ماجہ) اور ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے اور شرح السنۃ میں ہے کہ جو شخص بڑے بازار میں کہے کہ جس میں خرید وفروخت کی جائے من دخل السوق کے بدلہ میں۔

**حکم الحدیث**: یہ حدیث حسن ہے۔

٢٤٣٢ - (١٧) وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ سَمِعَ النَّبِيُّ ﷺ رَجُلًا يَدْعُوْ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ تَمَامَ النِّعْمَةِ فَقَالَ اَيُّ شَيْءٍ تَمَامُ النِّعْمَةِ قَالَ دَعْوَةٌ اَرْجُوْبِهَا خَيْرًا فَقَالَ اِنَّ مِنْ تَمَامِ النِّعْمَةِ دُخُوْلَ الْجَنَّةِ وَالْفَوْزَ مِنَ النَّارِ وَسَمِعَ رَجُلًا يَقُوْلُ يَاذَالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ فَقَالَ قَدِ اسْتُجِيْبَ لَكَ فَسَلْ وَسَمِعَ النَّبِيُّ ﷺ رَجُلًا وَهُوَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ الصَّبْرَ فَقَالَ سَاَلْتَ اللّٰهَ الْبَلَاءَ فَسَلْهُ الْعَافِيَةَ۔

سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص سے سنا وہ دعا مانگتے ہوئے کہتا ہے: یا اللہ! میں تجھ سے مانگتا ہوں پوری نعمت' آپ نے فرمایا: ''پوری نعمت کیا چیز ہے؟'' اس شخص نے کہا یہ دعا ہے کہ امید رکھتا ہوں اس کے ساتھ مال کی' آپ نے فرمایا: ''پوری نعمت داخل ہونا بہشت کا ہے اور دوزخ سے نجات پانا'' اور آپ نے ایک شخص سے سنا کہ وہ کہتا ہے: اے صاحب بزرگی اور بخشش کے' آپ نے فرمایا: ''تحقیق تیری دعا قبول کی گئی' پس تو مانگ'' اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



(رواہ الترمذی) (الترمذی حدیث رقم ۳۵۹۵)

نے سنا ایک شخص کو کہ وہ کہتا ہے: ''یا الٰہی! میں تجھ سے صبر مانگتا ہوں'' تو آپ نے فرمایا کہ ''تو نے اللہ تعالیٰ سے بلا مانگی' پس اس سے عافیت مانگ۔'' (ترمذی)

۲۴۳۳ - (۱۸) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ جَلَسَ مَجْلِسًا فَكَثُرَ فِيْهِ لَغَطُهٗ فَقَالَ قَبْلَ اَنْ يَّقُوْمَ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَ اَتُوْبُ اِلَيْكَ اِلَّا غُفِرَلَهٗ مَا كَانَ فِیْ مَجْلِسِهٖ ذٰلِكَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِی الدَّعْوَاتِ الْكَبِيْرِ) (الترمذی حدیث رقم ۳۴۹۴ واحمد فی المسند ۳/ ۴۵۰)

**حکم الحدیث**: اس کی سند صحیح ہے۔

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص ایک جگہ بیٹھے اور اس میں بے فائدہ باتیں بہت ہوں' پھر اٹھنے سے پہلے کہے یا الٰہی! تو پاک ہے اور تیری پاکی بیان کرتے ہیں' تیری تعریف کے ساتھ' میں گواہی دیتا ہوں کہ کوئی معبود نہیں مگر تو' میں تجھ سے بخشش مانگتا ہوں اور میں تیری طرف توبہ کرتا ہوں' مگر اس کے لیے بخشا جاتا ہے جو کچھ اس مجلس میں ہوا۔'' (ترمذی اور بیہقی فی الدعوات الکبیر)

۲۴۳۴ - (۱۹) وَعَنْ عَلِيٍّ اَنَّهٗ اُتِيَ بِدَابَّةٍ لِيَرْكَبَهَا فَلَمَّا وَضَعَ رِجْلَهٗ فِی الرِّكَابِ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ فَلَمَّا اسْتَوٰى عَلٰى ظَهْرِهَا قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ثُمَّ قَالَ سُبْحَانَ الَّذِيْ سَخَّرَلَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ وَاِنَّا اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ ثُمَّ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ثَلَاثًا وَاللّٰهُ اَكْبَرُ ثَلَاثًا سُبْحَانَكَ اِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ فَاغْفِرْلِيْ فَاِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ ثُمَّ ضَحِكَ فَقِيْلَ مِنْ اَيِّ شَيْءٍ ضَحِكْتَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ صَنَعَ كَمَا صَنَعْتُ ثُمَّ ضَحِكَ فَقُلْتُ مِنْ اَيِّ شَيْءٍ ضَحِكْتَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِنَّ رَبَّكَ لَيَعْجَبُ مِنْ عَبْدِهٖ اِذَا قَالَ رَبِّ اغْفِرْلِيْ ذُنُوْبِيْ يَقُوْلُ اللّٰهُ يَعْلَمُ اَنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ غَيْرِيْ۔ (رواہ احمد و الترمذی و ابوداؤد) (ابوداود حدیث رقم ۲۶۰۲ والترمذی حدیث رقم ۳۵۱۱ واحمد فی المسند ۱/ ۹۷)

سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کے پاس جانور حاضر کیا گیا تاکہ اس پر سوار ہوں تو جب آپ نے اپنا پاؤں رکاب ❶ میں رکھا تو بسم اللہ کہا اور جب کہ اس کی پیٹھ پر چڑھے تو الحمدللہ ❷ کہا' پھر کہا وہ ذات پاک ہے جس نے ہمارے لئے اس جانور کو تابع دار کیا' اور ہم اس کے لئے طاقت رکھنے والے نہ تھے' تحقیق ہم اپنے رب کی طرف پھرنے والے ہیں' پھر تین بار الحمدللہ اور تین بار اللہ اکبر کہا تو پاک ہے تحقیق میں نے اپنے نفس پر ظلم کیا ہے تو میرے لئے بخشش کر' کیونکہ گناہ کو کوئی نہیں بخشتا تیرے سوا' پھر سیدنا علی رضی اللہ عنہ ہنسے ❸ کہا گیا کس لیے تم ہنسے ہو اے امیرالمومنین؟ انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تھا آپ نے بھی ایسا ہی کیا جیسا کہ میں نے کیا ہے پھر آپ ہنسے' تو میں نے کہا اے اللہ کے رسول! آپ کس چیز سے ہنسے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''تیرا پروردگار اپنے بندہ سے راضی ہوتا ہے جب بندہ کہتا ہے' اے میرے رب! میرے لئے میرے گناہ بخش' (تو) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے' یہ بندہ جانتا ہے کہ میرے سوا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



گناہوں کو کوئی نہیں بخشتا۔" (احمد ❹ ترمذی' ابوداؤد)

**حکم الحدیث**: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

**فوائد الحدیث**: ❶ اپنے پاؤں رکاب میں رکھا الخ یعنی پاؤں رکھنے کا ارادہ کیا۔ ❷ پوری نعمت یعنی شکر ہے سواری کی نعمت پر اور جو اس کے علاوہ ہے۔ ❸ پھر ہنسے الخ نبی ﷺ اللہ تعالیٰ کے راضی ہونے سے ہنسے اور سیدنا علی رضی اللہ عنہ آپ کی پیروی کے باعث ہنسے۔ ❹ یہ احمد اور ترمذی اور ابوداؤد نے نقل کیا اور یہ لفظ ابوداؤد کے ہیں اور ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن ہے اور بعض نسخوں میں حسن صحیح لکھا ہے اور اس کو نسائی نے صحیح اسناد سے نقل کیا اور اس کو ابن حبان نے صحیح کہا اور اس کو سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے حاکم نے بھی ذکر کیا اور کہا مسلم کی شرط پر صحیح ہے اور ان سب نے اس حدیث کو سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے موقوفاً بیان کیا ہے اور مقرنین کے معنی مطیقین ہیں یعنی ہمیں طاقت نہ تھی ہم اس پر بیٹھ سکتے۔

٢٤٣٥ - (٢٠) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا وَدَّعَ رَجُلًا اَخَذَ بِيَدِهٖ فَلَا يَدَعُهَا حَتّٰى يَكُوْنَ الرَّجُلُ هُوَ يَدَعُ يَدَالنَّبِيِّ ﷺ وَ يَقُوْلُ اَسْتَوْدِعُ اللّٰهَ دِيْنَكَ وَاَمَانَتَكَ وَاٰخِرَ عَمَلِكَ وَ فِيْ رِوَايَةٍ وَ خَوَاتِيْمَ عَمَلِكَ. (رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ وَ اَبُوْدَاوٗدَ وَ ابْنُ مَاجَةَ وَ فِيْ رِوَايَتِهِمَا لَمْ يَذْكُرُوْا اٰخِرَ عَمَلِكَ)

(ابوداود حديث رقم ٢٦٠٠ والترمذي حديث رقم ٣٥٠٥ وابن ماجه حديث رقم ٢٨٢٦ واحمد في المسند ٢ / ٧)

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ جس وقت کسی ❶ آدمی کو رخصت کرتے تو اس کا ہاتھ پکڑتے اور نہ چھوڑتے ❷ اس کے ہاتھ کو یہاں تک وہ شخص نبی ﷺ کا ہاتھ چھوڑتا' اور آپ فرماتے کہ: "میں نے اللہ تعالیٰ کو تیرا دین ❸ سونپا اور تیری امانت اور تیرا آخری عمل" ❹ اور ایک ❺ روایت میں ہے: و خواتیم عملك (ترمذی' ابوداؤد' ابن ماجہ)' ابوداؤد اور ابن ماجہ کی روایت و اٰخر عملك کے لفظ کا ذکر نہیں کیا۔

**حکم الحدیث**: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

**فوائد الحدیث**: ❶ کسی شخص کو یعنی مسافر کو۔ ❷ نہ چھوڑتے الخ یعنی یہ بسبب حسن خلق اور تواضع کے۔ ❸ تیرا دین الخ یعنی طلب کرتا ہوں تیرے دین ایمان کی حفاظت۔ ❹ آخری عمل تیرا یعنی خاتمہ بخیر ہو۔ ❺ اور ایک روایت میں ہے "و خواتیم عملك" یعنی بجائے اٰخر عملك کے یہ لفظ ہے یعنی تیرے آخری اعمال بھی اللہ تعالیٰ کے سپرد کئے' مطلب وہی ہے جو پہلے جملہ کا تھا۔

٢٤٣٦ - (٢١) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ الْخَطْمِيِّ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اَرَادَاَنْ يَّسْتَوْدِعَ الْجَيْشَ قَالَ اَسْتَوْدِعُ اللّٰهَ دِيْنَكُمْ وَاَمَانَتَكُمْ وَخَوَاتِيْمَ اَعْمَالِكُمْ

(رواه ابو داوٗد) (ابوداود حديث رقم ٢٦٠١)

سیدنا عبداللہ خطمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ جس وقت لشکر رخصت کرنے کا ارادہ کرتے تو فرماتے: "میں نے اللہ تعالیٰ کو تمہارا دین سونپا اور تمہاری امانت اور تمہارے آخری اعمال۔" (ابوداؤد)

**حکم الحدیث**: اس کی سند صحیح ہے۔

٢٤٣٧ - (٢٢) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ قَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اُرِيْدُ سَفَرًا فَزَوِّدْنِيْ فَقَالَ زَوَّدَكَ اللّٰهُ التَّقْوٰى قَالَ زِدْنِيْ قَالَ وَ غَفَرَذَنْبَكَ

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نبی ﷺ کے پاس آیا اور کہا اے اللہ کے رسول! میں سفر کا ارادہ رکھتا ہوں' پس مجھ کو توشہ ❶ دیجئے' آپ نے فرمایا: "تجھ کو اللہ تعالیٰ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



قَالَ زِدْنِي بِأَبِيْ أَنْتَ وَأُمِّيْ قَالَ وَيَسَّرَلَكَ الْخَيْرَ حَيْثُ مَاكُنْتَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ۔ (الترمذی حدیث رقم ۳۵۰۷ والدارمی حدیث رقم ۲۶۷۱)

توشہ دے ❷ تقویٰ کا'' اس نے کہا' میرے لئے زیادہ دعا کیجئے' آپ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ تیرے گناہ بخشے'' اس نے کہا' میرے لئے (اس سے بھی) زیادہ دعا کیجئے میرا باپ اور ماں آپ پر قربان ہوں' آپ نے فرمایا اور تیرے لئے دین و دنیا کی بھلائی آسان کر دے جہاں بھی تو ہو۔'' (ترمذی) اور کہا یہ حدیث غریب ہے۔

**حکم الحدیث:** اس کی سند غریب ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ مجھ کو توشہ دیجئے الخ یعنی برکت کی دعا کیجئے تا کہ میرے سفر میں میرے ساتھ توشہ کی مانند ہو۔
❷ توشہ دے تقویٰ کا الخ یعنی پرہیزگاری نصیب کرے کہ آخرت کا توشہ ہے۔

۲۴۳۸- (۲۳) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّيْ أُرِيْدُ أَنْ أُسَافِرَ فَأَوْصِنِيْ قَالَ عَلَيْكَ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَالتَّكْبِيْرِ عَلٰى كُلِّ شَرَفٍ فَلَمَّا وَلَّى الرَّجُلُ قَالَ اَللّٰهُمَّ اَطْوِلَهُ الْبُعْدَ وَهَوِّنْ عَلَيْهِ السَّفَرَ (رواه الترمذی) (الترمذی حدیث رقم ۳۵۰۸)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے کہا اے اللہ کے رسول! میں سفر کا ارادہ رکھتا ہوں آپ مجھے نصیحت فرمائیے' آپ نے فرمایا: ''اپنے اوپر اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اور ہر بلند جگہ پر اللہ اکبر کہنا لازم کر'' پھر جب اس شخص نے پیٹھ پھیری تو آپ نے فرمایا: ''یاالٰہی! اس کے لئے ❶ سفر کی دوری لپیٹ اور اس پر ❷ سفر آسان کر۔'' (ترمذی) ❸

**حکم الحدیث:** یہ حدیث حسن ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ اس کے لئے لپیٹ الخ یعنی سفر کی مشقت دور کر بسبب نزدیک کر دینے دراز مسافت کے۔ ❷ اور آسان کر الخ یعنی سفر کے سب امور۔ ❸ یہ ترمذی نے نقل کی اور کہا یہ حدیث حسن ہے اور اس کو ابن ماجہ نے نقل کیا اور ''شرف'' فتح شین اور جزم راء کے ہے یہ بلند مکان کو کہتے ہیں' اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب مسافر کسی بلند جگہ پر چڑھے تو تکبیر کہنا مستحب ہے اور یہ جو فرمایا اس کے لئے دوری لپیٹ اس پر سفر کو آسان کرتا کہ اس کی تکلیف اس پر ہلکی ہو جائے اور اس کی مشقت کم ہو اور احمد اور ابو یعلیٰ نے سیدنا انس رضی اللہ عنہ کی حدیث سے نکالا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب زمین سے کسی بلند جگہ پر چڑھتے تو فرماتے اللهم لك الشرف علی كل شرف ولك الحمد علی كل حال یعنی یاالٰہی! تو اونچا ہے ہر اونچائی سے اور بہرحال تیرے لئے ہی تعریف ہے' ہیثمی نے مجمع الزوائد میں کہا کہ اس حدیث میں زیاد نمیری ہے جو یقیناً ضعیف ہے اور اس کے باقی راوی ثقہ ہیں۔ (نزول الابرار)

۲۴۳۹- (۲۴) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا سَافَرَ فَأَقْبَلَ اللَّيْلُ قَالَ يَا أَرْضُ رَبِّيْ وَرَبُّكِ اللّٰهُ أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّكِ وَشَرِّ مَا فِيْكِ وَشَرِّ مَا خُلِقَ فِيْكِ وَشَرِّ مَا يَدِبُّ عَلَيْكِ وَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ أَسَدٍ وَّأَسْوَدَ وَمِنَ الْحَيَّةِ وَالْعَقْرَبِ وَمِنْ شَرِّ سَاكِنِ الْبَلَدِ

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب دوران سفر رات آ جاتی تو آپ فرماتے: ''اے زمین تیرا اور میرا پروردگار اللہ ہے میں پناہ مانگتا ہوں اللہ تعالیٰ کے ساتھ تیری ❶ برائی سے اور اس چیز کی برائی سے کہ جو تجھ میں ❷ ہے اور اس چیز کی برائی سے کہ جو تجھ میں پیدا ❸ کی گئی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



وَمِنْ وَّالِدٍ وَّمَا وَلَدَ۔ (رواہ ابوداوٗد) (ابوداود حدیث رقم ۲۶۰۳ واحمد فی المسند ۲/ ۱۳۲)

ہے اور اس چیز کی برائی سے ❹ کہ جو چلتے پھرتے ہیں تجھ پر' پناہ مانگتا ہوں اللہ تعالیٰ کے ساتھ' شیر' کالے سانپ' ہر طرح کے سانپ سے اور بچھو سے اور ❺ شہر کے رہنے والوں کی برائی سے اور ❻ جننے والے کی برائی سے اور اس چیز سے کہ جو اس نے پیدا کیا۔'' (ابوداوٗد) ❼

**حکم الحدیث:** اس کی سند مجہول ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ تیری برائی سے الخ یعنی جو کہ تیری ذات میں برائی ہے مثل خسف وغیرہ کے۔ ❷ کہ تجھ میں ہے الخ یعنی پانی یا کوئی ایسی بوٹی زمین سے پیدا ہو کہ جو کسی کو بھی ہلاک کرے اس سے بھی پناہ مانگتا ہوں۔ ❸ کہ جو تجھ میں پیدا کی گئی الخ یعنی زہریلے جانور اور دوسری ہلاک کرنے والی چیزیں۔ ❹ یعنی حشرات الارض اور کیڑے مکوڑے۔ ❺ اور برائی شہر کے رہنے والوں سے۔ ❻ اور برائی جننے والی کی سے اور اس چیز کی سے کہ جو اس نے جنا الخ یعنی شیطان اور اس کی اولاد کی برائی سے پناہ مانگتا ہوں جو بھی ہو اور جس کو بھی وہ جنے۔
❼ یہ ابوداوٗد نے نقل کی الخ اور اس کو ترمذی نے بھی ذکر کیا ہے اور حاکم نے مستدرک میں سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث سے اور کہا جان بوجھ کر اس کی سند صحیح ہے اور اس کے لفظ یہ ہیں اعوذ باللہ من اسد آخر تک' بعض نے کہا اسود سے بڑا کالا سانپ مراد ہے اور اس کو ذکر کے ساتھ خاص کیا اس لئے کہ یہ زیادہ پلید ہوتا ہے۔ خطابی نے کہا ساکن البلد سے جن مراد ہیں جو زمین میں رہتے ہیں اور زمین میں سے بلد اس مکان کو کہتے ہیں جہاں جاندار چیزیں رہتی ہوں اگرچہ وہاں کوئی عمارت نہ ہو۔ خطابی نے کہا اور احتمال ہے کہ مراد والد سے ابلیس ہو اور ماولد سے شیطان شرح عدہ میں کہا اور ظاہر یہ ہے کہ مراد ان چیزوں کے استعاذہ سے ہر چھوٹے بڑے حیوان سے استعاذہ ہے خواہ جو بھی ہیں' نووی رحمہ اللہ نے کہا اور اسود کہتے ہیں وجود کو پس جو چیز موجود ہے وہ اسود ہے (نزول الابرار)

۲۴۴۰- (۲۵) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا غَزَا قَالَ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ عَضُدِيْ وَ نَصِيْرِيْ بِكَ اَحُوْلُ وَ بِكَ اَصُوْلُ وَبِكَ اُقَاتِلُ (رواہ الترمذی و ابوداوٗد) (ابوداود حدیث رقم ۲۶۲۲ واحمد فی المسند ۳/ ۱۸٤)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ جب جہاد کرتے تھے کہتے' یاالٰہی! تو ہی ہے بازو میرا اور مددگار میرا' میں تیری قوت کے ساتھ حیلہ کرتا ہوں اور میں تیری قوت کے ساتھ حملہ کرتا ہوں اور میں تیری مدد کے ❶ ساتھ لڑتا ہوں۔'' (ترمذی و ابوداوٗد)

**حکم الحدیث:** یہ حدیث حسن غریب ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ میں تیری مدد کے ساتھ لڑتا ہوں الخ یعنی دشمنان دین سے۔

۲۴٤۱- (۲٦) وَعَنْ اَبِيْ مُوْسٰى اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ اِذَا خَافَ قَوْمًا قَالَ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِيْ نُحُوْرِهِمْ وَ نَعُوْذُبِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ (رواہ احمد و ابوداوٗد) (ابوداود حدیث رقم ۱۵۷۳ واحمد فی المسند ٤/ ٤۱٤)

سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' نبی ﷺ جس وقت کسی قوم سے اندیشہ کرتے' فرماتے: ''یاالٰہی! ہم تجھ کو ان کے مقابل کرتے ہیں اور ہم تیرے ساتھ ان کی برائی سے پناہ مانگتے ہیں۔'' (احمد و ابوداوٗد)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



**حکم الحدیث**: اس کی سند صحیح ہے۔

٢٤٤٢ - (٢٧) وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ إِنَّا نَعُوْذُبِكَ مِنْ أَنْ نَّزِلَّ أَوْ نَضِلَّ أَوْ نَظْلِمَ أَوْ نُظْلَمَ أَوْنَجْهَلَ أَوْيُجْهَلَ عَلَيْنَا (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ التِّرْمَذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ) وَقَالَ التِّرْمَذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَ فِيْ رِوَايَةِ أَبِيْ دَاوُدَ وَ ابْنِ مَاجَةَ قَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ مَاخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ بَيْتِيْ قَطُّ إِلَّا رَفَعَ طَرْفَهٗ إِلَى السَّمَاءِ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُبِكَ أَنْ أَضِلَّ أَوْ أُضَلَّ أَوْ أَظْلِمَ أَوْ أُظْلَمَ أَوْ أَجْهَلَ أَوْيُجْهَلَ عَلَيَّ۔ (ابوداود حديث رقم ٥٠٩٥ والترمذي حديث رقم ٣٤٨٧ وابن ماجه حديث رقم ٣٨٨٤ واحمد في المسند ٦/ ٣٠٦)

ام المومنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ جس وقت کہ اپنے گھر سے نکلتے تھے کہتے' میں اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ نکلتا ہوں' میں نے اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کیا' یاالٰہی! ہم تیرے ساتھ پناہ مانگتے ہیں اس سے کہ ہم پھسلیں ❶ یا ہم گمراہ ہوں ❷ یا ہم ظلم کریں یا ہم پر ظلم کئے جائیں یا ہم جہالت کریں یا ہم پر جہالت کیا جائے۔'' (احمد' ترمذی' نسائی) اور ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابوداؤد اور ابن ماجہ کی روایت میں ہے کہ ام المومنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہا نہیں نکلے رسول اللہ ﷺ کبھی میرے گھر سے مگر یہ کہ آپ نے اپنی نظر آسمان کی طرف اٹھائی' پھر کہا' یاالٰہی! میں تیرے ساتھ تیری پناہ مانگتا ہوں اس سے کہ میں گمراہ ہوں یا گمراہ کیا ❸ جاؤں یا میں ظلم کروں یا میں ظلم کیا جاؤں یا میں جہل کروں یا مجھ پر جہل کیا جائے۔''

**حکم الحدیث**: اس کی سند صحیح ہے۔

**فوائد الحدیث**: ❶ یعنی بغیر قصد کے گناہ کریں۔ ❷ یعنی جان بوجھ کر گناہ کریں۔ ❸ یعنی کوئی گمراہ کردے۔

٢٤٤٣ - (٢٨) وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا خَرَجَ رَجُلٌ مِّنْ بَيْتِهِ فَقَالَ بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ يُقَالُ لَهٗ حِيْنَئِذٍ هُدِيْتَ وَ كُفِيْتَ وَوُقِيْتَ فَيَتَنَحّٰى لَهُ الشَّيْطَانُ وَ يَقُوْلُ شَيْطَانٌ اٰخَرُ كَيْفَ لَكَ بِرَجُلٍ قَدْ هُدِيَ وَ كُفِيَ وَوُقِيَ۔ رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ) وَ رَوَى التِّرْمَذِيُّ إِلٰى قَوْلِهٖ لَهُ الشَّيْطَانُ۔ (ابوداود حديث رقم ٥٠٩٥ والترمذي حديث رقم ٣٤٨٦ وابن ماجه حديث رقم ٣٨٨٦)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب کوئی شخص اپنے گھر سے نکلے' پھر کہے' میں اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ نکلتا ہوں' میں نے اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کیا' نہیں پھرنا گناہوں سے اور عبادت پر قوت مگر اللہ تعالیٰ کی مدد کے ساتھ'' (تو) کہا ❶ جاتا ہے اس کے لئے کہ اس وقت تو راہ راست دکھایا گیا اور تو کفایت ❷ کیا گیا اور تو محفوظ ❸ رہا پس شیطان اس سے دور ہو جاتا ہے اور دوسرا شیطان کہتا ہے تجھ کو تسلط کیوں کر میسر ہوگا اس شخص پر کہ جو تحقیق ہدایت کیا گیا اور کفایت کیا گیا اور سب برائیوں سے محفوظ رہا۔'' (ابوداؤد' ترمذی نے ❹ لفظ له الشيطان تک روایت کیا۔

**حکم الحدیث**: اس کی سند صحیح ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



**فوائد الحدیث:** ❶ کہا جاتا ہے یعنی اس کو فرشتہ ندا کرتا ہے کہ اے بندے۔ ❷ یعنی تمام مشکل کاموں میں۔ ❸ یعنی سب برائیوں سے۔ ❹ اور ترمذی نے نقل کی لفظ "لـه الشیطـان" تک اور کہا یہ حدیث حسن ہے اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے الفاظ یہ ہیں "التکلان علی الله' توکلت علی الله" کی جگہ اس کو ابن ماجہ اور ابن السنی نے روایت کیا۔ (نزول الابرار)

٢٤٤٤- (٢٩) وَعَنْ اَبِيْ مَالِكِ نِ الْاَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا وَلَجَ الرَّجُلُ بَيْتَهٗ فَلْيَقُلْ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ خَيْرَ الْمَوْلِجِ وَ خَيْرَ الْمَخْرَجِ بِسْمِ اللّٰهِ وَلَجْنَا وَعَلَى اللّٰهِ رَبِّنَا تَوَكَّلْنَا ثُمَّ لِيُسَلِّمْ عَلٰى اَهْلِهٖ (رواه ابوداوٗد) (ابوداود حديث رقم ٣٤٨٦)

سیدنا ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جس وقت کہ آدمی اپنے گھر میں داخل ہو' تو چاہیئے کہ وہ کہے: یاالٰہی! میں تجھ سے داخل ہونے کی بھلائی مانگتا ہوں اور نکلنے کی بھلائی' ساتھ نام اللہ تعالیٰ کے ہم داخل ہوئے اور اللہ تعالیٰ پر کہ جو ہمارا رب ہے ہم نے بھروسہ کیا' پھر سلام کرے اپنے اہل پر۔" (ابوداوٗد) ❶

**حکم الحدیث:** اس کی سند صحیح ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ ابوداوٗد اور ابن ماجہ نے نقل کی الخ اور ابن السنی نے بھی اس کو ذکر کیا اور ابو یعلیٰ موصلی اور نسائی نے اور حاکم نے مستدرک میں ذکر کیا اور حاکم نے کہا یہ حدیث صحیح ہے اور اس کو نووی نے بھی صحیح کہا اور اہل علم کی ایک جماعت نے عمرو بن شعیب کی اسناد میں گفتگو کی ہے جو مشہور ہے اور اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ جب زفاف کی رات اپنی بیوی کے پاس جائے تو یہ دعا پڑھے ایسا ہی اذکار اور عدہ میں ہے اور حدیث کے ظاہر الفاظ سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ جب نکاح کرے تو یہ دعا پڑھے۔

٢٤٤٥- (٣٠) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم كَانَ اِذَا رَفَّاَ الْاِنْسَانَ اِذَا تَزَوَّجَ قَالَ بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ وَبَارَكَ عَلَيْكُمَا وَجَمَعَ بَيْنَكُمَا فِيْ خَيْرٍ۔ (رواه احمد و الترمذی و ابوداوٗد و ابن ماجة) (ابوداود حديث رقم ٢١٣٠ والترمذي حديث رقم ١٠٩٧ والدارمي حديث رقم ٢١٧٣ وابن ماجه حديث رقم ١٩٠٥)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم آدمی کو دعا دیتے تھے جب کہ وہ نکاح کرتا' آپ فرماتے: "برکت دے اللہ تعالیٰ تجھے اور تم دونوں کو برکت ❶ دے اور تم دونوں کو تمہارے درمیان جمع کرے ❷ بھلائی میں۔" (احمد' ترمذی' ابوداوٗد' ابن ماجہ)

**حکم الحدیث:** اس کی سند صحیح ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ اور تم کو برکت دے الخ یعنی میاں بیوی کو۔ ❷ تمہارے درمیان جمع کرے بھلائی میں الخ یعنی اطاعت کرتے رہو اور صحت وعافیت سے رہو اور آپس میں سلوک رہے اور اولاد نیک ہو۔

٢٤٤٦- (٣١) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم قَالَ اِذَا تَزَوَّجَ اَحَدُكُمْ اِمْرَاَةً اَوِاشْتَرٰى خَادِمًا فَلْيَقُلْ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَالُكَ خَيْرَهَا وَ خَيْرَ مَا جَبَلْتَهَا عَلَيْهِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّهَا وَ شَرِّ مَا

عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے اپنے باپ سے نقل کی انہوں نے اپنے دادا رضی اللہ عنہما سے ❶ نقل کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جس وقت تم میں سے کوئی ایک کسی عورت سے نکاح کرے یا خادم خریدے تو اسے چاہیئے کہ کہے' یاالٰہی!

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



حَبَلْتَهَا عَلَيْهِ وَاِذَا اشْتَرٰى بَعِيْرًا فَلْيَأْخُذْ بِذُرْوَةِ سَنَامِهٖ وَلْيَقُلْ مِثْلَ ذٰلِكَ وَ فِيْ رِوَايَةٍ فِي الْمَرْأَةِ وَ الْخَادِمِ ثُمَّ لِيَأْخُذْ بِنَاصِيَتِهَا وَلْيَدْعُ بِالْبَرَكَةِ (رواه ابو داؤد و ابن ماجه) (ابو داود حديث رقم ٢١٦٠ وابن ماجه حديث رقم ١٩١٨)

میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اس کی بھلائی اور اس چیز کی بھلائی کہ (جس پر) تو نے اس کو پیدا ❷ کیا اور میں تیرے ساتھ پناہ مانگتا ہوں اس کی برائی سے اور برائی اس چیز کی سے کہ جس پر تو نے اس کو پیدا ❸ کیا اور جب کوئی اونٹ خریدے تو اسے چاہئے کہ پکڑے اس کی کوہان کی بلندی کو اور یہی کلمات کہے اور ایک روایت میں عورت اور خادمہ کے متعلق اس طرح آیا ہے کہ پھر چاہئے کہ پکڑ لے بال پیشانی عورت یا غلام کے اور برکت کی دعا کرے۔'' (ابوداؤد وابن ماجہ) ❹

**حکم الحدیث:** اس کی سند حسن ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ اپنے دادا سے یعنی عبداللہ بن عمرو سے۔ ❷ اس کو پیدا کیا تو نے الخ یعنی اچھے اخلاق۔ ❸ اور برائی اس چیز کی سے کہ جس پر تو نے تو نے اس کو پیدا کیا الخ یعنی اس کی خلقت اور طبیعت کی برائی سے پناہ مانگتا ہوں۔ ❹ یہ ابوداؤد نے نقل کی اور اس کو ضعیف نہیں کیا اور سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو مرد اپنے گھر میں سلام کے ساتھ داخل ہو تو وہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے ذمہ میں ہے یہاں تک کہ وہ مر جائے' پھر اللہ عزوجل اس کو بہشت میں داخل کرے گا' اس کو ابوداؤد نے روایت کیا مطولا حسن رحمہ اللہ کی سند کے ساتھ اور اس کو دوسروں نے بھی روایت کیا اور اس حدیث کے معنی یہ ہیں کہ وہ اللہ عزوجل کی حفاظت میں رہتا ہے اور یہ کتنا بڑا انعام ہے۔ مؤطا امام مالک میں ہے کہ مجھے معلوم ہوا کہ مستحب یہ ہے کہ جب آدمی ایسے گھر میں جائے جہاں کوئی نہیں رہتا تو کہے السلام علینا و علی عباد الله الصالحین۔ (نزل الابرار)

٢٤٤٧ - (٣٢) وَعَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ دَعَوَاتُ الْمَكْرُوْبِ اَللّٰهُمَّ رَحْمَتَكَ اَرْجُوْ فَلَا تَكِلْنِيْ اِلٰى نَفْسِيْ طَرْفَةَ عَيْنٍ وَاَصْلِحْ لِيْ شَانِيْ كُلَّهٗ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ۔ (رواه ابو داؤد) (ابو داود حديث رقم ٥٠٩٠)

سیدنا ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''غم زدہ کی دعا یہ ہے: یاالٰہی! تیری رحمت کا امیدوار ہوں' مجھ کو میرے نفس کی طرف ایک لحہ کے لیے بھی نہ سونپ میرے لئے میرا سارا کام درست کر' تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔'' (ابوداؤد) ❶

**حکم الحدیث:** اس کی سند حسن ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ یہ ابوداؤد نے نقل کی اور اس کو صحیح کہا اور شان کا اطلاق امر اور حال اور کام سب پر آتا ہے اور یہ مفرد ہے اور اس کی جمع شئون ہے اور مراد یہ ہے کہ میرے حالات اور میرے تمام کام درست کر دے جن کا میں اپنی حیات اور ممات میں محتاج ہوں اور اس کو طبرانی نے بھی معجم کبیر میں بیان کیا ہے۔ اس میں دعوات کی بجائے کلمات المکروب ہے اور ہیثمی نے مجمع الزوائد میں کہا ہے کہ اس حدیث کی سند حسن ہے اور سیدہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ مجھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تجھے کچھ کلمات نہ سکھا دوں جن کو تو سختی کے وقت کہا کرے (وہ یہ ہیں) الله الله ربی لا اشرك به شيئا اس کو ابوداؤد' ابن ماجہ' نسائی اور ابن حبان نے ذکر کیا اور طبرانی نے اپنی کتاب الدعاء میں اور اس نے زیادہ کیا کہ اس کو تین بار پڑھے اور ابن حبان نے اس کو ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث سے اس طرح ذکر کیا کہ نبی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے گھر والوں کو جمع کیا اور فرمایا جب کسی کو تم میں سے غم یا سختی پہنچے تو وہ یہ کہے: اللہ اللہ ربی لا اشرك به شیئا الی آخر ماقال فی نزل الابرار۔

٢٤٤٨ - (٣٣) وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَجُلٌ هُمُوْمٌ لَزِمَتْنِیْ وَدُیُوْنٌ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اَفَلَا اُعَلِّمُكَ كَلَامًا اِذَا قُلْتَهٗ اَذْهَبَ اللّٰهُ هَمَّكَ وَقَضٰی عَنْكَ دَیْنَكَ قَالَ قُلْتُ بَلٰی قَالَ قُلْ اِذَا اَصْبَحْتَ وَاِذَا اَمْسَیْتَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحُزْنِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ غَلَبَةِ الدَّیْنِ وَ قَهْرِ الرِّجَالِ قَالَ فَفَعَلْتُ ذٰلِكَ فَاَذْهَبَ اللّٰهُ هَمِّیْ وَقَضٰی عَنِّیْ دَیْنِیْ۔ (رواہ ابوداوٗد) (ابوداود حدیث رقم ١٥٥٥)

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے کہا: اے اللہ کے رسول! میں سخت غم گین اور بہت زیادہ قرض دار ہوں آپ نے فرمایا: "کیا نہ سکھلاؤں میں تجھ کو ایک کلام کہ جس وقت تو اس کو کہے تو اللہ تعالیٰ تیرا فکر دور کرے اور تجھ سے تیرا قرض ادا کرے؟" میں نے کہا بتلایئے آپ نے فرمایا: "جس وقت تو صبح کرے اور جس وقت تو شام کرے تو یہ کہہ یاالٰہی! میں پناہ مانگتا ہوں تیرے ساتھ فکر اور غم سے اور ساتھ تیرے پناہ مانگتا ہوں قرضہ کے غالب ہونے سے اور لوگوں کے غلبہ سے" اس نے کہا جب میں نے یہ کیا تو اللہ تعالیٰ نے میرے فکر دور کئے اور میرا قرض میرے ذمہ سے ادا کیا۔" (ابوداود)

**حکم الحدیث**: اس کی سند ضعیف ہے۔

٢٤٤٩ - (٣٤) وَعَنْ عَلِیٍّ اَنَّهٗ جَآءَهٗ مُكَاتَبٌ فَقَالَ اِنِّیْ عَجَزْتُ عَنْ كِتَابَتِیْ فَاَعِنِّیْ قَالَ اَلَا اُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ عَلَّمَنِیْهِنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَوْ كَانَ عَلَیْكَ مِثْلُ جَبَلٍ كَبِیْرٍ دَیْنًا اَدَّاهُ اللّٰهُ عَنْكَ قُلِ اللّٰهُمَّ اكْفِنِیْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَاَغْنِنِیْ بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَالْبَیْهَقِیُّ فِی الدَّعْوَاتِ الْكَبِیْرِ) وَ سَنَذْكُرُ حَدِیْثَ جَابِرٍ اِذَا سَمِعْتُمْ نُبَاحَ الْكِلَابِ فِیْ بَابِ تَغْطِیَةِ الْاَوَانِیْ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰی۔

(الترمذی حدیث رقم ٣٦٣٤)

سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کے پاس ایک مکاتب آیا تو اس نے کہا میں عاجز ہوں ❶ اپنی کتابت کے بدل سے پس میری مدد کرو ❷ فرمایا: کیا نہ سکھلاؤں میں تجھ کو وہ کلمات کہ سکھلائے مجھ کو رسول اللہ ﷺ نے؟ اگر تجھ پر بڑے پہاڑ ❸ کی مانند بھی قرضہ ہو تو اس کو اللہ تعالیٰ تیرے ذمہ سے ادا کرے گا تو کہہ یاالٰہی! مجھ کو کفایت ❹ کر اپنے حلال کے ساتھ اپنے حرام سے اور بے پرواہ کر مجھے اپنے فضل کے ساتھ اس شخص سے کہ تیرے سوا ہیں۔" (ترمذی) اور بیہقی نے دعوات کبیر میں اور ہم جابر کی حدیث "اذا سمعتم نباح الکلاب" ان شاءاللہ تعالیٰ باب تغطیۃ الاوانی میں ذکر کریں گے۔

**حکم الحدیث**: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

**فوائد الحدیث**: ❶ عاجز ہوں الخ یعنی کتابت کی رقم کی ادائیگی کا وقت آ پہنچا ہے اور میرے پاس مال نہیں ہے۔ ❷ یعنی مال اور دعا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



کے ساتھ۔ ❸ اگر تجھ پر بڑے پہاڑ کی مانند ہو قرض الخ اور دوسری روایت میں یوں ہے کہ اگر تجھ پر ہوگا صبر پہاڑ کے مانند قرض تو اللہ عزوجل تجھ سے دور کرے گا' ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن ہے اور اس کو حاکم نے مستدرک میں نکالا اور صحیح کہا اور صبر یمن میں ایک مشہور پہاڑ ہے۔
❹ یعنی حلال رزق دے کہ بسبب اس کے حرام سے بے پرواہ ہوں۔

## اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ (تیسری فصل)

٢٤٥٠ - (٣٥) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ اِذَا جَلَسَ مَجْلِسًا اَوْصَلّٰى تَكَلَّمَ بِكَلِمَاتٍ فَسَاَلْتُهُ عَنِ الْكَلِمَاتِ فَقَالَ اِنْ تُكُلِّمَ بِخَيْرٍ كَانَ طَابِعًا عَلَيْهِنَّ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَاِنْ تُكُلِّمَ بِشَرٍّ كَانَ كَفَّارَةً لَهُ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَ بِحَمْدِكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ۔ (رواه النسائى)

(النسائی حدیث رقم ٦/ ٧٧)

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ جب بیٹھتے ایک جگہ یا نماز پڑھتے تو چند کلمات پڑھتے ❶ تھے میں نے آپ سے وہ کلمات پوچھے ❷ تو آپ نے فرمایا' اگر اچھا کلام کیا جائے ❸ تو یہ کلمات اس پر قیامت تک مہر ہوں گے ❹ اور اگر برا کلام کیا جائے ❺ تو یہ کلمات اس کی بخشش کا سبب ہوں گے وہ کلمات یہ ہیں یاالٰہی! تو پاک ہے اور تیری پاکی بیان کرتے ہیں' تیری تعریف کے ساتھ' نہیں کوئی معبود تیرے سوا میں تجھ سے بخشش چاہتا ہوں اور تیری طرف توبہ کرتا ہوں۔" (نسائی)

**حکم الحدیث:** اس کی سند صحیح ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ کتنے کلمات پڑھتے الخ یعنی مجلس سے اٹھنے کے وقت اور نماز سے فارغ ہونے کے وقت۔ ❷ پس پوچھے الخ یعنی ان کے فوائد پوچھے۔ ❸ اگر نیک کلام کیا جائے الخ یعنی ان کلمات کے پہلے۔ ❹ یعنی نیک کلام پر وہ کلام محفوظ رہے گا اس کا ثواب ضائع نہیں ہوگا۔ ❺ اور اگر کلام کیا جائے برا الخ یعنی ان کلمات سے پہلے گناہوں کی باتیں کی جائیں۔

٢٤٥١ - (٣٦) وَعَنْ قَتَادَةَ بَلَغَهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ اِذَا رَاَى الْهِلَالَ قَالَ هِلَالُ خَيْرٍ وَّ رُشْدٍ هِلَالُ خَيْرٍ وَّ رُشْدٍ هِلَالُ خَيْرٍ وَّ رُشْدٍ اٰمَنْتُ بِالَّذِىْ خَلَقَكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ يَقُوْلُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ ذَهَبَ بِشَهْرِ كَذَا وَجَاءَ بِشَهْرِ كَذَا۔ (رواه ابوداؤد) (ابوداود حدیث رقم ٥٠٩٢)

قتادہ رحمہ اللہ سے روایت ہے اس کو یہ بات پہنچی کہ رسول اللہ ﷺ جب چاند کو دیکھتے تو کہتے بھلائی اور ہدایت کا چاند ہے۔ بھلائی اور ہدایت کا چاند ہے بھلائی اور ہدایت کا چاند ہے' میں اس ذات کے ساتھ ایمان لایا کہ جس نے تجھ کو پیدا کیا' تین بار کہتے' پھر کہتے تعریف اس اللہ کے لیے ہے کہ جو اس ❶ مہینہ کو لے گیا اور لایا اس ❷ مہینہ کو۔" (ابوداؤد)

**حکم الحدیث:** اس کی سند ضعیف ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ اس مہینہ کو لے گیا الخ یعنی ماہ گذشتہ کا نام لیتے۔ ❷ اور اس مہینہ کو لایا الخ یعنی ماہ آئندہ کا نام لیتے۔

٢٤٥٢ - (٣٧) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ كَثُرَ هَمُّهُ فَلْيَقُلِ اللّٰهُمَّ اِنِّىْ عَبْدُكَ وَابْنُ

سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جس شخص کو بہت زیادہ تفکرات ہوں تو اسے چاہئے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



عَبْدِكَ وَابْنُ اَمَتِكَ وَ فِي قَبْضَتِكَ نَاصِيَتِيْ بِيَدِكَ مَاضٍ فِيَّ حُكْمُكَ عَدْلٌ فِيَّ قَضَآئُكَ اَسْأَلُكَ بِكُلِّ اِسْمٍ هُوَ لَكَ سَمَّيْتَ بِهٖ نَفْسَكَ اَوْ اَنْزَلْتَهٗ فِيْ كِتَابِكَ اَوْعَلَّمْتَهٗ اَحَدًا مِّنْ خَلْقِكَ اَوْ اَلْهَمْتَ عِبَادَكَ اَوِاسْتَأْثَرْتَ بِهٖ فِيْ مَكْنُوْنِ الْغَيْبِ عِنْدَكَ اَنْ تَجْعَلَ الْقُرْاٰنَ رَبِيْعَ قَلْبِيْ وَجِلَآءَ هَمِّيْ وَغَمِّيْ مَاقَالَهَا عَبْدٌقَطُّ اِلَّا اَذْهَبَ اللّٰهُ هَمَّهٗ وَاَبْدَلَهٗ بِهٖ فَرَحًا۔ (رواه رزين)

کہ وہ کہے ''اے میرے اللہ! میں تیرا بندہ ہوں اور تیرے بندہ کا بیٹا ہوں اور تیری لونڈی کا بیٹا ہوں اور تیرے قبضہ میں ہوں' میری پیشانی کے بال تیرے ہاتھ میں ہیں' میرے حق میں تیرا حکم جاری ہے' میرے امر میں تیری قضا عدل ہے' ہر اس نام کے ساتھ تجھ سے وسیلہ مانگتا ہوں کہ جو تیرے لیے ہے' نام رکھا تو نے ساتھ اس کے اپنی ذات کا یا اتارا تو نے اس کو اپنی کتاب میں یا سکھایا تو نے ❶ وہ اسم کسی کو اپنی مخلوق سے یا اختیار کیا❷ تو نے اس کو غیب کے پردہ میں اپنے نزدیک تو قرآن کو میرے دل کی بہار اور فکر اور غم کو دور کرنے والا کر دے' نہیں کہتا اس کو کوئی بندہ کبھی مگر اللہ تعالیٰ اس کا غم دور کرتا ہے اور اس کی جگہ فرحت بدل دیتا ہے۔'' (رزین) ❸

**حکم الحدیث**: اس کی سند ضعیف ہے۔

**فوائد الحدیث**: ❶ تو نے وہ اسم کسی مخلوق اپنی میں سے سکھایا الخ یعنی انبیاء کو الہام کیا کتاب میں ذکر کرنے کے بغیر۔❷ یا تو نے اس کو اختیار کیا غیب کے پردہ میں اپنے نزدیک الخ یعنی تو نے اس پر کسی کو مطلع نہیں کیا۔ ❸ یہ رزین نے نقل کی اور اس کو ابن السنی نے سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا اور اس کو حاکم نے ذکر کیا اور اسے صحیح کہا اور ہیثمی نے مجمع الزوائد میں کہا کہ اس کو امام احمد' ابویعلیٰ' بزار اور طبرانی نے روایت کیا' احمد اور ابویعلی کے راوی' ابوسلمہ جہنی کے سوا بخاری کے روای ہیں اور اس کو ابن حبان نے ثقہ کہا ہے۔ (نزول الابرار)

٢٤٥٣- (٣٨) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا اِذَا صَعِدْنَا كَبَّرْنَا وَ اِذَانَزَلْنَا سَبَّحْنَا (رواه البخارى) (البخارى حديث رقم ٢٩٩٣ والدارمى حديث رقم ٢٦٧٤ واحمد فى المسند ٣/ ٣٣٣)

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب ہم بلندی پر چڑھتے تو اللہ اکبر کہتے اور جب (نیچے) اترتے تو سبحان اللہ کہتے تھے۔ (بخاری)

٢٤٥٤- (٣٩) وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ اِذَا كَرَبَهٗ اَمْرٌ يَقُوْلُ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِيْثُ۔(رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ)وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَلَيْسَ بِمَحْفُوْظٍ (الترمذى حديث رقم ٣٥٩٣)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو جب کوئی امر غمگین کرتا' تو آپ کہتے: اے زندہ قائم رکھنے والے! تیری رحمت کے ساتھ فریاد رسی چاہتا ہوں۔'' (ترمذی) اور کہا یہ حدیث غریب ہے اور محفوظ نہیں۔

**حکم الحدیث**: یہ حدیث شاہد کی بنا پر حسن ہے۔

٢٤٥٥- (٤٠) وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قُلْنَا يَوْمَ الْخَنْدَقِ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ مِنْ شَيْءٍ نَقُوْلُهٗ وَقَدْ

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے خندق کے دن عرض کیا' اے اللہ کے رسول! کیا کوئی چیز ہے کہ ہم اس کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



بَلَغَتِ الْقُلُوْبُ الْحَنَاجِرَ قَالَ نَعَمْ اَللّٰهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِنَا وَاٰمِنْ رَوْعَاتِنَا قَالَ فَضَرَبَ اللّٰهُ وُجُوْهَ اَعْدَائِهٖ بِالرِّيْحِ وَهَزَمَ اللّٰهُ بِالرِّيْحِ (رواه احمد)

(احمد فی المسند ۳/ ۳)

پڑھیں' تحقیق پہنچے ہیں دل گردن کو؟ آپ نے فرمایا: ہاں' وہ یہ ہے: یاالٰہی! ڈھانپ دے عیوب ہمارے اور امن میں رکھ ہم کو ہمارے ڈر سے' ابوسعید رضی اللہ عنہ نے کہا کہ پھر اللہ تعالیٰ نے ان کے دشمنوں کے چہرے ہوا کے ساتھ مارے اور شکست دی ان کو اللہ تعالیٰ نے ہوا ❶ کے ساتھ۔'' (احمد)

**حکم الحدیث:** اس کی سند حسن ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ یعنی ہجرت سے چوتھے برس یہود بنونضیر جو مدینہ سے نکالے گئے تھے وہ ہر قوم میں گئے اور قریش اور فزارہ اور غطفان اور بنوقریظہ کو جو مدینہ کے پاس تھے بارہ ہزار آدمی جمع کر کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر چڑھا لائے اور مسلمان تین ہزار افراد سے بھی کم تھے' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اپنے گرد خندق کھودی' جب فوجیں آئیں تو ایک مہینہ تک دور دور سے لڑتے رہے اور دل حلق تک پہنچ گئے یعنی ڈر کے مارے دھڑکتے تھے' پھر ایک رات اللہ تعالیٰ نے ان پر تیز وتند ہوا بھیجی' کافروں کی آگ بجھ گئی' وہ بھوکے رہے' ان کے خیمے گر پڑے اور گھوڑے چھوٹ گئے اور ان کا سب لشکر برباد ہو گیا تو وہ ناچار اٹھ کر چلے گئے یہ جنگ احزاب کہلاتی ہے اور جنگ خندق بھی۔

۲۴۵٦- (٤١) وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا دَخَلَ السُّوْقَ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ خَيْرَ هٰذِهِ السُّوْقِ وَخَيْرَ مَافِيْهَا وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّهَا وَ شَرِّمَا فِيْهَا اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ اَنْ اُصِيْبَ فِيْهَا صَفْقَةً خَاسِرَةً۔ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِیُّ فِی الدَّعْوَاتِ الْكَبِيْرِ)

سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی بازار میں داخل ہوتے تو کہتے' (آیا میں) ساتھ اللہ تعالیٰ کے یاالٰہی! تحقیق میں تجھ سے بھلائی مانگتا ہوں' اس ❶ بازار کی اور اس ❷ چیز کی بھلائی کہ جو اس میں ہے اور پناہ مانگتا ہوں اس کی برائی سے اور اس ❸ چیز کی برائی سے کہ جو اس میں ہے' یاالٰہی! میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے اس سے کہ پہنچوں میں اس معاملہ میں نقصان کو۔ (بیہقی نے دعوات کبیر میں اس کو روایت کیا)

**حکم الحدیث:** اس کی سند ضعیف ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ اس بازار کی بھلائی الخ یعنی حلال رزق میسر ہو اور نفع میں برکت ہو۔ ❷ یعنی لوگ۔
❸ یعنی بیوع فاسدہ اور نقصان اور مفسد لوگ۔

# بَابُ الْاِسْتِعَاذَةِ

## پناہ مانگنے کے بیان میں

## اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ (پہلی فصل)

۲۴۵۷- (۱) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ﷺ تَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ جَهْدِ الْبَلَاءِ وَدَرْكِ الشَّقَاءِ وَسُوْءِ الْقَضَاءِ وَ شَمَاتَةِ الْاَعْدَاءِ۔ (متفق عليه) (البخاری حديث رقم ٦٦١٦ ومسلم حديث رقم (٥٣ ـ ٢٧٠٧) واحمد فی المسند ٢/ ٢٤٦)

فرمایا: ''پناہ پکڑو ساتھ اللہ تعالیٰ کے بلا کی مشقت ❶ سے اور بدبختی کے پہنچنے سے اور بری تقدیر سے اور دشمنوں کے خوش ہونے سے۔'' (بخاری' مسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ بلا کی مشقت سے الخ بلا کی مشقت یہ کہ مال تھوڑا اور اولاد بہت ہو۔

٢٤٥٨ - (٢) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقُوْلُ (اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحُزْنِ وَالْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَضَلَعِ الدَّيْنِ وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ)۔(متفق عليه) (البخاری حديث رقم ٦٣٦٩ وابوداود حديث رقم ١٥٤١ والترمذی حديث رقم ٣٥٥١ واحمد فی المسند ٣/ ٢٢٦)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' نبی ﷺ فرماتے تھے: ''یاالٰہی! میں پناہ پکڑتا ہوں ساتھ تیرے اندیشہ اور غم سے اور عاجز ہونے سے اور سستی سے اور نامردی سے اور بخیلی سے اور قرض کے بوجھ سے اور لوگوں ❶ کے غلبہ سے۔'' (بخاری' مسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ مردوں کا غلبہ یہ کہ بادشاہ ظالم ہو یا جاہلوں سے سابقہ پڑے یا کہ شہوت پرستی مردوں پر غالب ہو۔

٢٤٥٩ - (٣) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقُوْلُ (اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ وَالْمَغْرَمِ وَالْمَأْثَمِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ النَّارِ وَفِتْنَةِ النَّارِ وَفِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْغِنٰى وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْفَقْرِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ اَللّٰهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَايَ بِمَاءِ الثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّ قَلْبِيْ كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْاَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ وَبَاعِدْ بَيْنِيْ وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ)۔ (متفق عليه) (البخاری حديث رقم ٦٢٧٥ ومسلم حديث رقم (٤٩ـ ٥٨٩) والترمذی حديث رقم ٣٥٦٠ واحمد فی المسند ٢/ ١٨٩)

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے' نبی ﷺ فرماتے تھے: ''یاالٰہی تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے سستی سے اور بڑھاپے سے ❶ اور قرض ❷ سے اور گناہ سے' یاالٰہی! میں ساتھ تیرے پناہ مانگتا ہوں آگ کے عذاب سے اور آگ کے فتنہ سے' قبر کے فتنہ سے' قبر کے عذاب سے اور دولت ❸ کے فتنہ کی برائی سے اور ❹ فقر کے فتنہ کی برائی سے اور کانے دجال کے فتنہ کی برائی سے' یاالٰہی! ❺ میرے گناہ دھو برف اور اولوں کے پانی کے ساتھ اور میرے دل کو پاک کر جیسا کہ سفید کپڑا پاک کیا جاتا ہے میل سے اور میرے اور میری گناہوں کے درمیان دوری ڈال جیسے کہ دوری رکھی تو نے مشرق اور مغرب کے درمیان۔'' (بخاری و مسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ جس میں عقل و ہوش جاتا رہے۔ ❷ اور قرض سے کیونکہ مقروض آدمی جھوٹا وعدہ کرتا ہے اور کبھی ادا کرنے سے پہلے مر جاتا ہے اور کبھی قرض خواہ کو دھوکا دیتا ہے۔ ❸ اور دولت کے فتنہ کی برائی سے الخ مال داری کا فتنہ غفلت اور غرور اور بخل وغیرہ ہے۔ ❹ فقر کے فتنہ کی برائی سے الخ فقر کا فتنہ مال داروں پر حسد کرنا اور ان کے مال میں طمع کرنا اور اپنے مقسوم پر راضی نہ ہونا اور مال کی طلب میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



حرام کاموں کو اختیار کرنا ہے۔ ❺ میرے گناہ پانی اور اولوں کی برف سے دھوالخ یعنی ہر طرح کی مغفرت کر۔

٢٤٦٠ - (٤) وَعَنْ زَيْدِبْنِ اَرْقَمَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم يَقُوْلُ (اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَالْهَرَمِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ اَللّٰهُمَّ اٰتِ نَفْسِىْ تَقْوٰهَا وَزَكِّهَا اَنْتَ خَيْرُ مَنْ زَكّٰهَا اَنْتَ وَلِيُّهَا وَمَوْلٰهَا اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عِلْمٍ لَّا يَنْفَعُ وَمِنْ قَلْبٍ لَّا يَخْشَعُ وَمِنْ نَفْسٍ لَّاتَشْبَعُ وَمِنْ دَعْوَةٍ لَّا يُسْتَجَابُ لَهَا)۔ (رواه مسلم) (مسلم حديث رقم ٧٣-٢٧٢٢)

سیدنا زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے: ''یاالٰہی! میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے عاجز ہونے سے اور سستی سے' نا مردی سے اور بخیلی سے اور بڑھاپے سے اور قبر کے عذاب سے' یاالٰہی! دے میرے ❶ نفس کو پرہیز گاری اس کی اور اس کو پاک کر تو بہترین ہے کہ اس کو پاک کرے تو اس کا کارساز ہے اور اس کا مالک ہے' یاالٰہی! تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں تیرے ساتھ اس علم سے کہ جو نفع نہ دے' اس ❷ دل سے کہ جو نہ ڈرے ❸ اور اس نفس سے کہ جو نہ سیر ❹ ہو اور اس دعا سے کہ جو اس کے لیے قبول نہ کی جائے۔'' (مسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ دے میرے نفس کو یعنی یاالٰہی! نفس کو اس کی پرہیز گاری دے اور اس کو پاک کر جو چیز آخرت میں نقصان دے اس سے بچنے کا نام تقویٰ اور پرہیز گاری ہے باطن کی صفائی تقویٰ کے بغیر ممکن نہیں اس لیے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے تقویٰ کی دعا کی پھر صفائی کی۔ ❷ اس علم سے کہ نفع نہ دے الخ علم غیر نافع یعنی علم بے عمل اور جس کی شرع میں اجازت نہ ہو جیسے سحر اور نجوم اور رمل اور جفر وغیرہ اور جو آخرت میں کام نہ آئے بلکہ ضرر دے جیسے یونانی حکمت اور علم نافع وہ ہے جو دنیا یا آخرت میں یا دونوں میں فائدہ کرے' صرف دنیا کا فائدہ علم طب اور علم حساب میں ہے اور صرف آخرت کا فائدہ علم معرفت اور علم سلوک اور علم اخلاق میں ہے اور دنیا اور آخرت کا فائدہ شریعت کے علوم میں ہے اور جو علم کو نہ نفع کرے نہ ضرر جیسے حاجت سے زیادہ علم حساب اور علم لغت میں زیادہ طاق ہونا۔ ❸ کہ نہ ڈرے الخ یعنی تیرے حضور میں نہ جھکے۔ ❹ کہ نہ سیر ہو الخ یعنی لالچی ہو تھوڑے پر قناعت نہ کرے۔

٢٤٦١ - (٥) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ مِنْ دُعَآءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم (اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِكَ وَتَحَوُّلِ عَافِيَتِكَ وَ فُجَآءَةِ نِقْمَتِكَ وَ جَمِيْعِ سَخَطِكَ)۔ (مسلم) (مسلم حديث رقم (٩٦-٢٧٣٩) وابوداود حديث رقم ١٥٤٥)

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعاؤں سے تھی یہ دعا: ''یاالٰہی! میں ساتھ تیرے پناہ مانگتا ہوں تیری ❶ نعمت کے جاتے رہنے سے اور تیری عافیت ❷ کے بدلنے سے اور تیرے اچانک آ جانے والے عذاب سے اور تیرے تمام غصہ سے۔'' (مسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ نعمت سے مراد ایمان اور اسلام اور نیکیاں اور عرفان ہے۔
❷ مثلاً صحت کے بدلہ بیماری ہو اور غنا کے بدلہ محتاجی ہو۔

٢٤٦٢ - (٦) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم يَقُوْلُ (اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ اَعْمَلْ)۔ (مسلم) (مسلم

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے: ''یاالٰہی! میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے اس کام کی برائی ❶ سے کہ میں نے کیا اور اس کام کی برائی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



حدیث رقم (٩٥۔ ٢٧١٦) وابوداود حدیث رقم ١٥٥٠ واحمد فی المسند ٦/ ١٣٩)

سے کہ میں نے نہیں کیا۔'' ❷

**فوائد الحدیث:** ❶ یعنی جو برے کام میں کر چکا ہوں ان کی برائی سے پناہ مانگتا ہوں یعنی ان پر مواخذہ نہ ہو۔
❷ یعنی آئندہ کوئی ایسا کام نہ کروں جو تیری ناراضامندی کا باعث ہو۔

٢٤٦٣- (٧) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ (اَللّٰهُمَّ لَكَ اَسْلَمْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْكَ اَنَبْتُ وَبِكَ خَاصَمْتُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِعِزَّتِكَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَنْ تُضِلَّنِيْ اَنْتَ الْحَيُّ الَّذِيْ لَا يَمُوْتُ وَالْجِنُّ وَالْاِنْسُ يَمُوْتُوْنَ)۔ (متفق عليه) (البخاري حديث رقم ٦٣١٧ ومسلم حديث رقم (٦٧۔ ٢٧١٧) والدارمي حديث رقم ١٤٨٦ واحمد في المسند ١/ ٩٥)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے: ''یاالٰہی! میں نے تیرے لیے فرمانبرداری کی اور میں تیرے ساتھ ایمان لایا' میں نے تجھی پر توکل کیا' تیری ہی طرف میں نے رجوع کیا اور تیری مدد کے ساتھ میں لڑتا ہوں' یاالٰہی! میں تیری عزت کے ساتھ پناہ مانگتا ہوں' نہیں کوئی معبود مگر تو' اس سے کہ تو مجھ کو گمراہ ❶ کرے' تو زندہ ہے کہ نہ مرے گا اور جن اور آدمی مریں گے۔'' (بخاری و مسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ اس سے کہ گمراہ کرے الخ آج کے دور میں راہ راست پر قائم رہنا بڑا مشکل ہے کیونکہ گمراہ کرنے والے بہت پھیل چکے ہیں' لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے اس زمانہ میں حدیث شریف کی کتب کا ترجمہ کرایا' اب مسلمانوں کو چاہئے کہ ترجمہ قرآن اور ترجمہ حدیث دیکھیں اور اس پر عمل کریں۔

## اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ (دوسری فصل)

٢٤٦٤- (٨) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْاَرْبَعِ مِنْ عِلْمٍ لَّا يَنْفَعُ وَمِنْ قَلْبٍ لَّا يَخْشَعُ وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ وَمِنْ دُعَاءٍ لَّا يُسْمَعُ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ وَ ابْنُ مَاجَةَ) (ابن ماجه حديث رقم ٣٨٣٧ واحمد في المسند ٢/ ١٦٧)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے: ''یاالٰہی! میں ساتھ تیرے پناہ مانگتا ہوں چار چیزوں سے اس علم سے جو نفع نہ دے' ❶ اس دل سے جو عاجزی نہ کرے' اس نفس سے جو سیر نہ ہو' ❷ اور اس دعا سے جو قبول نہ کی جائے۔''

**حکم الحدیث:** اس کی سند ضعیف ہے۔ لیکن حدیث صحیح ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ کہ نہ نفع دے الخ بلکہ بے کار عمر اس میں ضائع ہو۔ نہ دنیا کا فائدہ نہ آخرت کا۔ ❷ نہ سیر ہو یعنی کبھی قناعت نہ کرے جتنا زیادہ ہو اتنا ہی طمع بھی زیادہ ہو۔

٢٤٦٥- (٩) وَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَالنَّسَائِيُّ عَنْهُمَا۔ (الترمذي حديث رقم

احمد و ابوداود و ابن ماجہ اور ترمذی نے سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے ونسائی نے ان دونوں سے روایت کیا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



(٣٥٤٩

**حکم الحدیث:** اس کی سند ضعیف ہے شواہد کی وجہ سے یہ حدیث مضبوط ہوتی ہے۔

٢٤٦٦- (١٠) وَعَنْ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَتَعَوَّذُ مِنْ خَمْسٍ مِّنَ الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَسُوْءِ الْعُمَرِ وَ فِتْنَةِ الصَّدْرِ وَ عَذَابِ الْقَبْرِ (رواہ ابوداوٗد والنسائی) (ابوداود حدیث رقم ١٥٤٠ وابن ماجه حدیث رقم ٣٨٤٤ واحمد فی المسند ١/ ٢٢)

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ پناہ پکڑتے تھے پانچ چیزوں سے' نامردی سے' بخیلی سے' عمر ❶ کی برائی سے' سینہ ❷ کے فتنہ سے اور قبر کے عذاب سے۔'' (ابوداؤد و نسائی)

**فوائد الحدیث:** ❶ اور عمر کی برائی سے الخ عمر کی برائی یہ کہ بہت بوڑھا ہو جائے جس میں عقل و ہوش جاتا رہے اور عبادت نہ ہو سکے۔ ❷ اور سینہ کے فتنہ سے الخ سینہ کا فتنہ یہ کہ سینہ میں برے اخلاق اور عقائد بد گھر کر لیں اور حق بات کے قبول کرنے سے پہلوتہی کرے وکیع نے کہا سینہ کا فتنہ یہ ہے کہ آدمی برے اعتقاد پر مر جائے اور اس سے توبہ نہ کرے۔

٢٤٦٧- (١١) وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْفَقْرِ وَالْقِلَّةِ وَالذِّلَّةِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ اَنْ اَظْلِمَ اَوْ اُظْلَمَ۔ (رواہ ابوداوٗد و النسائی) (ابوداود حدیث رقم ١٥٤٤ والنسائی ٨/ ٢٦١ وابن ماجه حدیث رقم ٣٨٤٢ واحمد فی المسند ٢/ ٣٠٥)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے: ''یاالٰہی! میں ساتھ تیرے پناہ مانگتا ہوں محتاجگی سے اور کمی سے اور ذلت سے اور ساتھ تیرے پناہ مانگتا ہوں کہ میں ظلم کروں یا میں ظلم کیا جاؤں۔'' (ابوداؤد ونسائی)

**حکم الحدیث:** اس کی سند جید ہے۔

٢٤٦٨- (١٢) وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الشِّقَاقِ وَالنِّفَاقِ وَسُوْءِ الْاَخْلَاقِ۔ (رواہ ابوداوٗد و النسائی) (ابوداود حدیث رقم ١٥٤٦ والنسائی ٨/ ٢٦٤)

انہی (سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے: ''یاالٰہی! میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے خلاف ❶ سے' نفاق سے ❷ اور برے اخلاق سے۔'' (ابوداؤد و نسائی)

**حکم الحدیث:** اس کی سند ضعیف ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ خلاف سے الخ یعنی حق کی مخالفت سے یا خلاف سے آپس کا نفاق اور عداوت مراد ہے۔ ❷ اور نفاق سے الخ نفاق سے نفاق کی تمام اقسام مراد ہیں خواہ نفاق عقیدہ میں ہو یا عمل میں۔

٢٤٦٩- (١٣) وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْجُوْعِ فَاِنَّهُ بِئْسَ الضَّجِيْعُ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الْخِيَانَةِ فَاِنَّهَا بِئْسَتِ

انہی (سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ کہا کرتے تھے: ''یاالٰہی! میں ساتھ تیرے پناہ مانگتا ہوں بھوک سے' کیونکہ وہ خواب ❶ بری ہے اور میں ساتھ تیرے خیانت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



الْبِطَانَةُ۔ (رواہ ابوداؤد و النسائی و ابن ماجۃ)

(ابوداود حدیث رقم ۱۵٤۷ وابن ماجه حدیث رقم ۳۳۵٤)

سے پناہ مانگتا ہوں کیونکہ وہ باطنی بری خصلت ہے۔"

(ابوداؤد ونسائی وابن ماجہ)

**حکم الحدیث**: اس کی سند حسن ہے۔

**فوائد الحدیث**: ❶ وہ بری ہے ہم خواب الخ کیونکہ اس سے آدمی کے بدن اور قوی حواس میں نقصان پہنچتا ہے اور عبادت کے کرنے میں فتور آتا ہے۔

۲٤۷۰ - (۱٤) وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْبَرَصِ وَالْجُذَامِ وَالْجُنُوْنِ وَمِنْ سَيِّءِ الْاَسْقَامِ۔ (رواہ ابوداؤد و النسائی) (ابوداود حدیث رقم ۱۵۵٤ واحمد فی المسند ۳/ ۱۹۲)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہا کرتے تھے: یاالٰہی! میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے کوڑھ سے اور جذام سے اور دیوانگی سے اور بری بیماریوں سے۔" (ابوداؤد و نسائی)

**حکم الحدیث**: اس کی سند صحیح ہے۔

۲٤۷۱ - (۱۵) وَعَنْ قُطْبَةَ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِیُّ ﷺ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ مُنْكَرَاتِ الْاَخْلَاقِ وَالْاَعْمَالِ وَالْاَهْوَآءِ۔ (رواہ الترمذی)

(الترمذی حدیث رقم ۳۵۹۱)

سیدنا قطبہ بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہا کرتے تھے: "یاالٰہی! میں ساتھ تیرے پناہ پکڑتا ہوں برے اخلاق اور برے اعمال سے اور بری خواہشات سے۔" (ترمذی)

**حکم الحدیث**: اس کی سند صحیح ہے۔

۲٤۷۲ - (۱٦) وَعَنْ شُتَيْرِ بْنِ شَكَلِ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قُلْتُ يَا نَبِیَّ اللّٰهِ عَلِّمْنِیْ تَعْوِيْذًا اَتَعَوَّذُبِهٖ قَالَ قُلْ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ سَمْعِیْ وَ شَرِّ بَصَرِیْ وَ شَرِّ لِسَانِیْ وَ شَرِّ قَلْبِیْ وَ شَرِّ مَنِيِّیْ۔ (رواہ ابوداؤد و الترمذی و النسائی) (ابوداود حدیث رقم ۱۵۵۱ واحمد فی المسند ۳/ ٤۲۹)

شتیر بن شکل بن حمید نے اپنے باپ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا، انہوں نے کہا، اے اللہ کے نبی! مجھ کو تعویذ سکھائیے کہ میں اس کے ساتھ پناہ پکڑوں، آپ نے فرمایا: "کہہ یاالٰہی! میں پناہ پکڑتا ہوں ساتھ تیرے اپنی شنوائی ❶ کی برائی سے، اپنی بینائی ❷ کی برائی سے، اپنی زبان ❸ کی برائی سے، اپنے دل ❹ کی برائی سے اور اپنی منی ❺ کی برائی سے۔"

(ابوداؤد و ترمذی ونسائی)

**حکم الحدیث**: اس کی سند صحیح ہے۔

**فوائد الحدیث**: ❶ اپنی شنوائی کی برائی سے الخ کانوں کی برائی یہ کہ ان سے غیبت اور راگ اور دوسری بیہودہ باتیں سنے۔
❷ اور اپنی بینائی کی برائی ہے الخ بینائی کی برائی یہ ہے کہ اس سے بیگانی عورتوں اور بے ریش بچوں کو شہوت کی نگاہ سے دیکھے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



❸ اور زبان کی برائی سے الخ زبان کی برائی یہ ہے کہ لوگوں کو گالیاں دے، جھوٹ بولے یا وہ باتیں کرے جن سے کچھ حاصل نہیں۔
❹ اور اپنے دل کی برائی سے الخ دل کی برائی یہ ہے کہ عقیدہ برا ہو اور آدمی لوگوں کے آرام کو نہ دیکھ سکے اور دل میں لوگوں سے عداوت کرے۔ ❺ اور اپنی منی کی برائی سے الخ منی کی برائی یہ ہے کہ اس سے بے حیائی مثلاً زنا کرے یا اغلام کرے یا جلق یا مساحقت کرے۔

۲۴۷۳ - (۱۷) وَعَنْ اَبِي الْيَسَرِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَدْعُوْ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْهَدْمِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ التَّرَدِّيْ وَمِنَ الْغَرَقِ وَالْحَرَقِ وَالْهَرَمِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ اَنْ يَّتَخَبَّطَنِيَ الشَّيْطَانُ عِنْدَ الْمَوْتِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ اَنْ اَمُوْتَ فِيْ سَبِيْلِكَ مُدْبِرًا وَ اَعُوْذُبِكَ مِنْ اَنْ اَمُوْتَ لَدِيْغًا۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَ النَّسَائِيُّ) وَزَادَ فِيْ رِوَايَةٍ اُخْرٰى وَالْغَمِّ۔ (ابوداود حديث رقم ۱۵۵۲ واحمد في المسند ۳/ ۴۲۶)

سیدنا ابوالیسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ دعا مانگتے تھے: ''یاالٰہی! میں تیری پناہ مانگتا ہوں ❶ مکان کے گرنے سے اور پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے بلند جگہ سے گر پڑنے سے اور ڈوبنے سے اور جلنے سے اور بہت بڑھاپے سے اور پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے اس سے کہ مجھ کو شیطان مرنے کے نزدیک حیران کرے اور ساتھ تیرے پناہ مانگتا ہوں اس سے کہ تیری راہ میں پشت ❷ پھیر کر مروں اور ساتھ تیرے پناہ مانگتا ہوں اس سے کہ میں ❸ لدیغ مروں۔'' (ابوداؤد و نسائی) اور نسائی نے ایک اور روایت ❹ میں لفظ غم کا زیادہ کیا ہے۔

**حکم الحدیث**: اس کی سند صحیح ہے۔

**فوائد الحدیث**: ❶ مکان کے گرنے سے یعنی مجھ پر کوئی مکان یا دیوار نہ گر پڑے۔ ❷ پشت پھیر کر الخ یعنی جہاد میں کافروں سے بھاگ کر۔ ❸ کہ میں لدیغ مروں یعنی سانپ بچھو وغیرہ زہریلے جانوروں کے کاٹنے سے۔ ❹ غم کا لفظ الخ یعنی غم سے پناہ چاہتا ہوں۔

۲۴۷۴ - (۱۸) وَعَنْ مُعَاذٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اِسْتَعِيْذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ طَمَعٍ يَّهْدِيْ اِلٰى طَبَعٍ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعْوَاتِ الْكَبِيْرِ) (احمد في المسند ۵/ ۲۳۲)

سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''پناہ پکڑو ساتھ اللہ تعالیٰ کے طمع ❶ سے کہ پہنچائے طرف طبع کے۔'' (احمد اور بیہقی نے دعوات کبیر میں روایت کیا ہے)

**حکم الحدیث**: اس کی سند ضعیف ہے۔

**فوائد الحدیث**: ❶ یعنی اللہ تعالیٰ کے ساتھ پناہ پکڑو اس طمع سے جو تم کو ذلیل کرے، اس طرح کہ کمینوں کے سامنے گڑگڑاؤ۔

۲۴۷۵ - (۱۹) وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَظَرَ اِلَى الْقَمَرِ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ اِسْتَعِيْذِيْ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّ هٰذَا فَاِنَّ هٰذَا هُوَ الْغَاسِقُ اِذَا وَقَبَ (رواه الترمذی) (والترمذي حديث رقم ۳۳۶۶ و احمد في المسند ۶/ ۲۱۵)

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے چاند کی طرف دیکھا تو فرمایا: ''اے عائشہ! پناہ پکڑ تو ساتھ اللہ تعالیٰ کے اس کی برائی سے، کیونکہ یہ ہے غاسق ❶ جب بے نور ہو جائے۔'' (ترمذی)

**حکم الحدیث**: اس کی سند صحیح ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



**فوائد الحدیث:** ❶ یہ غاسق ہے الخ یعنی اندھیرا کرنے والا جب بےنور ہو جائے' غرض یہ ہے کہ قرآن مجید میں جو غاسق سے پناہ طلب کرنے کا ارشاد ہے تو وہاں چاند مراد ہے جب کہ اسے گہن لگ جائے۔

٢٤٧٦- (٢٠) وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِاَبِيْ يَا حُصَيْنُ كَمْ تَعْبُدُ الْيَوْمَ اِلٰهًا قَالَ اَبِيْ سَبْعَةً سِتًّا فِي الْاَرْضِ وَ وَاحِدًا فِي السَّمَآءِ قَالَ فَاَيُّهُمْ تَعُدُّلِرَ غْبَتِكَ وَرَهْبَتِكَ قَالَ الَّذِيْ فِي السَّمَآءِ قَالَ يَا حُصَيْنُ اَمَا اِنَّكَ لَوْ اَسْلَمْتَ عَلَّمْتُكَ كَلِمَتَيْنِ تَنْفَعَانِكَ قَالَ فَلَمَّا اَسْلَمَ حُصَيْنٌ قَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ عَلِّمْنِي الْكَلِمَتَيْنِ الَّتَيْنِ وَعَدْتَّنِيْ فَقَالَ قُلْ اَللّٰهُمَّ اَلْهِمْنِيْ رُشْدِيْ وَاَعِذْنِيْ مِنْ شَرِّ نَفْسِيْ۔ (رواه الترمذی) (الترمذی حدیث رقم ٣٤٨٣)

سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' نبی ﷺ نے میرے باپ ❶ کو فرمایا: ''اے حصین! آج کل تو کتنے معبودوں کی بندگی کرتا ہے؟'' میرے باپ نے کہا سات معبودوں کی ❷ چھ زمین میں اور ایک آسمان میں ❸ ہے آپ نے فرمایا: ''ان میں سے کس کو اپنے لیے امید اور ڈرنے کے قابل سمجھتا ہے؟'' حصین نے کہا' اس کو کہ جو آسمان میں ہے' آپ نے فرمایا: ''اے حصین' سن لے! اگر تو اسلام لاتا میں تجھ کو دو کلمات سکھلاتا جو تجھ کو فائدہ دیتے'' عمران نے کہا کہ جب حصین مسلمان ہوا' تو اس نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! سکھلایئے جن کا آپ نے مجھ سے وعدہ کیا تھا' آپ نے فرمایا: ''کہہ' یاالٰہی! میرے دل میں میری ہدایت ڈال دے اور میرے نفس کی برائی سے مجھ کو پناہ دے۔'' (ترمذی)

**حکم الحدیث:** اس کی سند ضعیف ہے۔لیکن صحیح سند شاہد موجود ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ میرے باپ کے لئے الخ یعنی اسلام لانے سے پہلے۔ ❷ چھ زمین میں یعنی یغوث' یعوق' نصر' منات' لات اور عزیٰ۔ ❸ اور ایک آسمان میں الخ یعنی اللہ عزوجل کی کہ معبود حقیقی یہی ہے حصین کی اس بات کا آپ ﷺ نے انکار نہیں کیا بلکہ ثابت رکھا اور پوچھا کہ تو امید وبیم کس سے رکھتا ہے تو اس نے کہا کہ آسمان والے سے' اس حدیث سے بھی صاف ظاہر ہے کہ ذات الٰہی ہمارے اوپر ہے آسمانوں کے اوپر عرش پر اس پر تمام اہل اسلام کا اتفاق ہے بجز چند جہمیہ اور کورچشم علماء کے جو منطق اور کلام پڑھ کر جہم بن صفوان کے پیچھے لگ گئے اور آپ ﷺ کی اتباع چھوڑ دی فانا لله علیٰ ذلك

٢٤٧٧- (٢١) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِذَا فَزِعَ اَحَدُكُمْ فِي النَّوْمِ فَلْيَقُلْ اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّآمَّاتِ مِنْ غَضَبِهٖ وَعِقَابِهٖ وَ شَرِّ عِبَادِهٖ وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِيْنِ وَاَنْ يَّحْضُرُوْنِ فَاِنَّهَا لَنْ تَضُرَّهٗ وَ كَانَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو يُعَلِّمُهَا مَنْ بَلَغَ مِنْ وَلَدِهٖ وَمَنْ لَّمْ يَبْلُغْ مِنْهُمْ كَتَبَهَا

عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے باپ رضی اللہ عنہ ❶ سے نقل اور انہوں نے اپنے دادا رضی اللہ عنہ سے ❷ نقل کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس وقت تم میں سے کوئی شخص نیند میں ڈر جائے تو اسے چاہیے کہ وہ کہے' پناہ مانگتا ہوں میں ساتھ اللہ تعالیٰ کے کلمات کے اس کے غضب سے اور اس کے عذاب سے اور اس کے بندوں کی برائی سے'

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



فِیْ صَكٍّ ثُمَّ عَلَّقَهَا فِیْ عُنُقِهٖ (رواه ابوداوٗد و الترمذی و هذا لفظه) (ابوداود حدیث رقم ۳۸۹۳ والترمذی حدیث رقم ۳۵۲۸ واحمد فی المسند ۲/ ۱۸۱)

شیطانوں کے وسواس سے اور اس سے کہ حاضر ہوں شیطان میرے پاس' پس شیطان ہرگز ضرر نہ پہنچائیں گے ان کلمات کے کہنے والے کو' عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ اپنے بالغ بچوں کو یہ کلمات سکھلاتے تھے اور جو نابالغ ہوتا تو ان کلمات کو کاغذ کے ٹکڑا پر لکھتے ❸ پھر اس کو اس کی گردن میں لٹکاتے۔" (ابوداؤد و ترمذی) اور یہ لفظ ترمذی کے ہیں۔

**فوائد الحدیث:** ❶ اپنے باپ سے یعنی شعیب سے۔ ❷ اپنے دادا سے یعنی عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے۔
❸ ان کلمات کو پرچہ کاغذ میں لکھتے الخ شیخ نے لمعات میں لکھا تعویذ کرنے والوں کے پاس تعویذ لکھنے کی یہی حدیث دلیل ہے جو کہ کافی ہے (حاشیہ مشکوۃ) اور روضہ میں ہے کہ دم میں کچھ قباحت نہیں بشرطیکہ اس میں شرک کے الفاظ نہ ہوں اور اگر حدیث اور قرآن سے ہو تو بہت عمدہ ہے اور جن احادیث میں منتر و تعویذ سے منع کیا ہے وہ شرک کے مضامین پر محمول ہیں یا اسباب پر تکیہ کرنے پر' اس طرح سے کہ اللہ تعالیٰ سے غافل ہو جائے۔ منتر کے مختلف طریق سلف سے مروی ہیں' پانی میں پڑھ کر پھونکنا اور وہ بیمار کو پلانا یہ ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے اور مجاہدؒ نے کہا کوئی قباحت نہیں اگر قرآن لکھا جائے پھر اس کو بیمار دھو کر پی لے اور سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے دردزہ میں یہ آیات دھو کر پلانے کا حکم دیا اور سعید بن مسیبؒ نے کہا کچھ قباحت نہیں قرآن لکھ کر عورتوں یا بچوں کے گلے میں لٹکایا جائے بشرطیکہ چاندی یا چمڑہ میں بند کر دیا جائے اور ابن عمرو بن عاص اس دعا کو لکھ کر چھوٹے بچوں کے گلے میں لٹکاتے۔

۲۴۷۸ - (۲۲) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ سَاَلَ اللّٰهَ الْجَنَّةَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَتِ الْجَنَّةُ اَللّٰهُمَّ اَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ وَمَنِ اسْتَجَارَ مِنَ النَّارِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَتِ النَّارُ اَللّٰهُمَّ اَجِرْهُ مِنَ النَّارِ۔ (رواه الترمذی و النسائی) (الترمذی حدیث رقم ۲۵۷۲ والنسائی حدیث رقم ۵۵۲۱ واحمد فی المسند ۳/ ۲۰۸)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جو شخص اللہ تعالیٰ سے تین مرتبہ جنت مانگے' تو جنت کہتی ہے' یاالٰہی! تو اس کو جنت میں داخل کر اور جو شخص کہ آگ سے تین مرتبہ پناہ مانگے تو آگ کہتی ہے' یاالٰہی! تو اس کو آگ سے محفوظ رکھ۔" (ترمذی و نسائی)

**حکم الحدیث:** اس کی سند ضعیف ہے۔

## اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ (تیسری فصل)

۲۴۷۹ - (۲۳) عَنِ الْقَعْقَاعِ اَنَّ كَعْبَ الْاَحْبَارِ قَالَ لَوْلَا كَلِمَاتٌ اَقُوْلُهُنَّ لَجَعَلَتْنِیْ یَهُوْدُ حِمَارًا فَقِیْلَ لَهٗ مَاهُنَّ قَالَ اَعُوْذُ بِوَجْهِ اللّٰهِ الْعَظِیْمِ الَّذِیْ لَیْسَ شَیْءٌ اَعْظَمَ مِنْهُ وَ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ الَّتِیْ لَا یُجَاوِزُهُنَّ

قعقاع سے روایت ہے کہ سیدنا کعب ❶ احبار رضی اللہ عنہ نے کہا' اگر نہ کہتا میں چند کلمات تو یہود مجھ کو ❷ گدھا بناڈالتے' ان کو کہا گیا کہ وہ کلمات کیا ہیں؟ کعب نے کہا (وہ کلمات یہ ہیں) "میں اللہ تعالیٰ کے چہرہ کے ساتھ پناہ مانگتا ہوں کہ وہ اللہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



بَرٌّ وَّلَا فَاجِرٌ وَّ بِاَسْمَآءِ اللّٰهِ الْحُسْنٰى مَاعَلِمْتُ مِنْهَا وَمَالَمْ اَعْلَمْ مِنْ شَرِّمَاخَلَقَ وَ ذَرَأَ وَبَرَأَ۔ (رواه مالك) (المؤطا حديث رقم ١٢ من كتاب السفر)

تعالیٰ بڑا ہے اس سے کوئی چیز بڑی نہیں اور اللہ تعالیٰ کے کلمات کے ساتھ کہ جو پورے ہیں نہیں ❸ تجاوز کرتا ان سے نیک اور نہ بد اور اللہ تعالیٰ کے ناموں کے ساتھ کہ جو نیک ہیں جو کچھ کہ میں ان ناموں سے جانتا ہوں اور جو کچھ کہ میں نہیں جانتا اس چیز کی برائی سے کہ جو پیدا کی' پھیلائی اور بنائی۔'' (مالک)

**حکم الحدیث:** اس کی سند صحیح ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ کعب احبار یہودیوں کے بڑے عالم تھے' اور یہ مسلمان ہو گئے۔ ❷ البتہ یہود مجھ کو گدھا بنا ڈالتے الخ یعنی جادو کر کے گدھے کی طرح ذلیل کر دیتے۔ ❸ نہیں تجاوز کرتا الخ اس حدیث میں کلمات الٰہی سے مراد قرآن ہے' نیک و بد کے تجاوز نہ کرنے سے یہ مراد ہے کہ اس کے ثواب و عذاب وغیرہ سے کوئی خارج نہیں یعنی جس سے وعدہ ثواب کا یا عذاب کا یا دوسری چیزوں کا قرآن میں کیا ہے بلا شبہ ہونا ہے یا مراد کلمۃ اللہ سے اللہ تعالیٰ کی صفات اور اس کے علوم ہیں' ان سے بھی کوئی چیز باہر نہیں وہ سب کو محیط ہیں۔

٢٤٨٠ - (٢٤) وَعَنْ مُسْلِمِ بْنِ اَبِىْ بَكْرَةَ قَالَ كَانَ اَبِىْ يَقُوْلُ فِىْ دُبُرِ الصَّلٰوةِ اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ فَكُنْتُ اَقُوْلُهُنَّ فَقَالَ اَىْ بُنَىَّ عَمَّنْ اَخَذْتَ هٰذَا قُلْتُ عَنْكَ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَقُوْلُهُنَّ فِىْ دُبُرِ الصَّلٰوةِ۔ (رَوَاهُ النَّسَائِىُّ) وَ التِّرْمِذِىُّ اِلَّا اَنَّهٗ لَمْ يَذْكُرْ فِىْ دُبُرِ الصَّلٰوةِ وَ رَوٰى اَحْمَدُ لَفْظَ الْحَدِيْثِ وَعِنْدَهٗ فِىْ دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ۔

(ابوداود حديث رقم ٥٠٩٠ والنسائي حديث رقم ٥٤٦٥ واحمد في المسند ٥/ ٣٦)

سیدنا مسلم بن ابو بکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میرے والد رضی اللہ عنہ نماز کے بعد کہا کرتے تھے: ''یاالٰہی! میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے' کفر سے اور فقر سے اور قبر کے عذاب سے اور میں بھی یہ کلمات کہتا تھا تو میرے باپ نے کہا' اے میرے بیٹے! یہ کلمات تو نے کس سے سیکھے؟ میں نے کہا آپ سے' اس نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ ان کلمات کو نماز کے بعد پڑھا کرتے تھے۔'' (نسائی' ترمذی) مگر ترمذی نے لفظ فِي دبر الصلواۃ کا ذکر نہیں کیا اور ❶ نقل کئے احمد نے حدیث کے لفظ اور احمد کے نزدیک لفظ فی دبر کل صلوٰۃ ہے۔

**حکم الحدیث:** اس کی سند صحیح ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ اور نقل کئے احمد نے حدیث کے لفظ الخ یعنی بغیر ذکر کرنے باپ اور بیٹے کے۔

٢٤٨١ - (٢٥) وَعَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الْكُفْرِ وَالدَّيْنِ فَقَالَ رَجُلٌ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَتَعْدِلُ الْكُفْرَ بِالدَّيْنِ قَالَ نَعَمْ وَ فِىْ رِوَايَةٍ اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ قَالَ رَجُلٌ وَ يَعْدِلَانِ قَالَ نَعَمْ۔ (رواه النسائى) (النسائى

سیدنا ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا فرماتے تھے: ''میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ پناہ مانگتا ہوں کفر سے اور قرض سے' تو ایک شخص نے کہا' اے اللہ کے رسول! کیا برابر کیا آپ نے کفر کو قرض کے؟ آپ نے فرمایا: ❶ ''ہاں'' اور ایک روایت میں ہے: ''یاالٰہی! میں تیرے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



حدیث رقم ٥٤٨٥ واحمد فی المسند ٣/ ٣٨)

ساتھ پناہ مانگتا ہوں کفر سے'' اور فقر سے' ایک شخص نے کہا' اور برابر ہوتے ہیں دونوں؟ آپ نے فرمایا: ❷ ''ہاں۔'' (نسائی)

**حکم الحدیث:** اس کی سند ضعیف ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ فرمایا کہ ہاں جیسے کفر سے پناہ مانگی چاہئے ویسے ہی قرض بھی اس لائق ہے کہ اس سے پناہ مانگی جائے کیونکہ آدمی قرض داری میں جھوٹا وعدہ کرتا ہے اور کبھی ادا کرنے سے پہلے مرجاتا ہے اور کبھی قرض خواہ کو دھوکا دیتا ہے۔

❷ فرمایا کہ ہاں الخ یعنی فقر سے بھی ویسے ہی پناہ مانگی جیسے کفر سے کیونکہ حاجت کبھی کافر کردیتی ہے فقر میں آدمی بے صبری کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ پر طرح طرح کی بدگمانیاں کرتا ہے۔

# بَابُ جَامِعِ الدُّعَآءِ

## جامع دعاؤں کے بیان میں ❶

## اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ (پہلی فصل)

٢٤٨٢ - (١) عَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهُ كَانَ يَدْعُوْ بِهٰذَا الدُّعَآءِ (اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ خَطِيْئَتِيْ وَجَهْلِيْ وَاِسْرَافِيْ فِيْ اَمْرِيْ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّيْ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ جِدِّيْ وَهَزْلِيْ وَخَطَئِيْ وَعَمَدِيْ وَكُلُّ ذٰلِكَ عِنْدِيْ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّيْ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ وَاَنْتَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ)۔ (متفق علیه) (البخاری حدیث رقم ٦٣٩٨ ومسلم حدیث رقم (٧٠ـ ٢٧١٩) واحمد فی المسند ٤/ ٤١٧)

سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ یہ دعا مانگتے ❷ تھے: ''یاالٰہی! میرے لئے میری خطا بخش اور میری نادانی اور میری زیادتی میرے کام میں اور وہ گناہ کہ جو تو خوب جانتا ہے مجھ سے' یاالٰہی! بخش میرے لئے قصد سے کرنا میرا اور ہنسی سے کرنا میرا اور نادانستہ میرا کرنا اور جان بوجھ کر میرا کرنا اور یہ سب میرے پاس سے ہیں' یاالٰہی! میرے لئے وہ گناہ بخش کہ جو میں نے پہلے کئے اور وہ گناہ کہ جو اس کے بعد ہوں گے اور وہ گناہ کہ جو میں نے چھپ کر کئے ہیں اور وہ گناہ کہ جو میں نے آشکارا کئے اور وہ گناہ کہ جن کو تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے تو آگے کرنے والا ہے اور تو پیچھے کرنے والا ہے اور تو ہر چیز پر قادر ہے۔'' (بخاری ومسلم)

**حکم الحدیث:** اس کی سند صحیح ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ جامع داؤں کے بیان میں الخ یعنی اس میں ایسی دعائیں ہیں کہ جن کے الفاظ تھوڑے ہیں اور معانی بہت زیادہ یا جامع سے مراد یہ ہے کہ اس میں ایسی دعائیں ہیں کہ جو مقاصد ومطالب کو جمع کرنے والی ہیں۔ ❷ وہ مانگتے تھے یہ دعا' یاالٰہی! میرے لئے میری خطا بخش الخ تحفۃ الاخیار میں ہے کہ نبی ﷺ ہر چند کہ گناہ سے معصوم تھے لیکن تعلیم امت کے لیے یا ترک اولیٰ کے خیال سے ایسی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



دعائیں کرتے تھے کیونکہ جتنا قرب زیادہ ہوتا اتنا ہی خوف بھی زیادہ ہوتا ہے' مثل مشہور ہے نزدیکاں رابیش بود حیرانے یہی معنی بندگی کے ہیں کہ بندہ اپنے رب کے روبرو لرزتا کانپتا رہے اور اپنے قصور کا خواہ ہوا ہو یا نہ ہوا ہوا اقرار کیا کرے۔

٢٤٨٣- (٢) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ (اَللّٰهُمَّ أَصْلِحْ لِيْ دِيْنِيَ الَّذِيْ هُوَ عِصْمَةُ أَمْرِيْ وَأَصْلِحْ لِيْ دُنْيَايَ الَّتِيْ فِيْهَا مَعَاشِيْ وَأَصْلِحْ لِيْ اٰخِرَتِيَ الَّتِيْ فِيْهَا مَعَادِيْ وَاجْعَلِ الْحَيٰوةَ زِيَادَةً لِّيْ فِيْ كُلِّ خَيْرٍ وَّاجْعَلِ الْمَوْتَ رَاحَةً لِّيْ مِنْ كُلِّ شَرٍّ)۔(مسلم) (مسلم حديث رقم ٧١۔ ٢٧٢١)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے: ''یاالٰہی! میرے لئے میرا دین ❶ درست کر وہ جو میرے کام کا بچاؤ ہے' میرے لئے میری دنیا درست کر کہ اس میں میری زندگانی ہے' میرے لئے میری آخرت درست کر کہ اس میں میرا رجوع کرنا ہے' زندگی کو میرے لئے ہر نیکی میں زیادتی کا سبب بنادے اور میرے لئے موت کو آرام کا ہر برائی سے سبب بنادے۔'' (مسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ یاالٰہی میرے لئے میرا دین درست کر الخ یہ دعا ہر مطلب کی جامع ہے اور دنیا کی درستی قوت حاصل ہونے کے ساتھ ہوتی ہے حلال طریقہ سے کہ اس سے گذر اوقات اچھی طرح ہوتی ہے اور اطاعت کی قوت ہوتی ہے اور خاطر جمع ہوتی ہے اور خلل اور تشویش عبادت میں نہیں ہوتی اور درستی آخرت کی توفیق ملنے سے ہوتی ہے کہ اس کی وجہ سے عذاب سے نجات ہو اور اس جہان کی سعادت کو پہنچے اور یہ جو فرمایا کہ میری موت کو میرے لئے آرام کا سبب کر ہر برائی سے' تو اس کا حاصل یہ ہے کہ میری موت کلمہ شہادت اور اچھے اعتقاد پر اور توبہ پر ہو تاکہ مشقت دنیا سے خلاصی کا سبب ہو اور عقبیٰ میں راحت حاصل ہونے کا باعث ہو۔

٢٤٨٤- (٣) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ (اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ الْهُدٰى وَالتُّقٰى وَالْعَفَافَ وَالْغِنٰى)۔ (مسلم) (مسلم حديث رقم (٧٢۔ ٢٧٢١) والترمذی حديث رقم ٣٤٨٩ وابن ماجه حديث رقم ٣٨٣٢ واحمد فی المسند ١/ ٤١١)

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ دعا کیا کرتے تھے: ''یاالٰہی! میں تجھ سے ہدایت اور تقویٰ مانگتا ہوں اور ❶ نفس کا حرام سے باز رکھنا اور سوال کرتا ہوں لاپرواہی کا۔'' (مسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ اور نفس کا حرام سے باز رکھنا الخ یہ ترجمہ ہے ''عفاف'' کا عفاف اور عفت یہ ہے کہ شہوت' شرع اور عقل کے تابع ہو جائے یعنی بغیر شرع کی اجازت کے کسی چیز کی خواہش غلبہ نہ کرے تو اس سے بہت بہتر اخلاق پیدا ہوتے ہیں جیسے سخاوت اور حیاء۔

٢٤٨٥- (٤) وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قُلِ اللّٰهُمَّ اهْدِنِيْ وَسَدِّدْنِيْ وَاذْكُرْ بِالْهُدٰى هِدَايَتَكَ الطَّرِيْقَ وَبِالسَّدَادِ سَدَادَ السَّهْمِ۔ (مسلم) (مسلم حديث رقم (٧٨۔ ٢٧٢٥) وابوداود حديث رقم ٤٢٢٥)

سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کہہ' یاالٰہی! مجھے ہدایت کر اور مجھے سیدھا کر اور ❶ یا ہدایت کے طلب کرنے میں دو تصور کر سیدھا راہ کا چلنا اور راستہ کے طلب کرنے میں تیر کی راستی۔'' (مسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ اور یا ہدایت کے طلب کرنے میں دو تصور کر الخ یعنی اس دعاء کے وقت ہدایت اور راستی سے تیر کی راستی کا خیال کیا کر جیسے کہیں جانا منظور ہوتا ہے تو سیدھے اسی طرف چلتے ہیں دائیں بائیں نہیں جھکتے اسی طرح اللہ تعالیٰ سے ہدایت مانگتے وقت راہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



راست کا خیال ذہن میں ہونا چاہئے کہ جو منزل مقصود کو پہنچائے شرع پر چلا جائے ضلالت اور بدعت کی طرف نہ جھکے اور راستی مانگنے کے وقت تیر کی راستی کو خیال میں کرے یعنی جیسے تیر سیدھا نشانے پر پہنچتا ہے دائیں بائیں نہیں جھکتا اسی طرح اپنے علم وعمل میں راستی کا خیال چاہئے کہ اس میں باطل داخل نہ ہونے پائے اور دوسرا فائدہ اس خیال کا یہ ہے کہ دل کی غفلت دور ہو اور حضور دل حاصل ہو جائے۔

٢٤٨٦ - (٥) وَعَنْ اَبِيْ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيِّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَانَ رَجُلٌ اِذَا اَسْلَمَ عَلَّمَهُ النَّبِيُّ ﷺ الصَّلٰوةَ ثُمَّ اَمَرَهُ اَنْ يَّدْعُوَ بِهٰؤُلَاءِ الْكَلِمٰتِ (اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ وَارْحَمْنِيْ وَاهْدِنِيْ وَعَافِنِيْ وَارْزُقْنِيْ)۔(مسلم)

(مسلم حدیث رقم (٣٥ـ ٦٩٧)

سیدنا ابو مالک اشجعی رضی اللہ عنہ اپنے باپ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں جب کوئی آدمی مسلمان ہوتا تھا تو اس کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز سکھلاتے پھر اس کو حکم کرتے کہ ان کلمات کے ساتھ دعا کرے: ''یاالٰہی! میرے لیے بخش اور مجھ پر رحم کر اور مجھے ہدایت کر اور مجھے عافیت سے رکھ اور ❶ مجھے روزی دے۔'' (مسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ اور مجھے روزی دے الخ یہ دعا بھی ہر مطلب کو جامع ہے مسلم کی دوسری روایت میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص آیا اور کہا اے اللہ کے رسول! میں کس طرح کہوں جب کہ اپنے رب سے سوال کروں تو آپ نے فرمایا تو کہہ اللھم اغفرلی وارحمنی وعافنی وارزقنی سو یقیناً یہ الفاظ تیرے دین اور دنیا کی بہتری کو جامع ہیں۔

٢٤٨٧ - (٦) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ اَكْثَرُ دُعَاءِ النَّبِيِّ ﷺ اَللّٰهُمَّ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔(متفق علیه) (البخاری حدیث رقم ٦٣٨٩ ومسلم حدیث رقم ٢٧ - ٢٦٩٠ والترمذی حدیث رقم ٣٤٨٧ واحمد فی المسند ٣/ ٢٠٨)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اکثر دعا ❶ یہ تھی: ''یاالٰہی! دنیا میں ہم کو نیکی دے ❷ اور آخرت میں نیکی ❸ اور ہم کو دوزخ کے عذاب سے بچا۔'' (بخاری، مسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اکثر دعا تھی الخ یہ دعا مختصر اور جامع ہے دنیا اور آخرت دونوں کی خوبی کا سوال اس میں موجود ہے اسی وجہ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس کو زیادہ پڑھتے تھے طالب صادق اگر وقت حاجت خلوت میں بیٹھ کر صفائی باطن کے ساتھ دعا کرے تو دیکھے کہ اس سے کیا کچھ ذوق ونورانیت اور سعادت حاصل ہوتی ہے۔ ❷ دنیا میں ہم کو نیکی دے یعنی دنیا کی بہتری صحت اور بقدر حاجت کے روزی اور ایمان اور نیک عمل کی توفیق اور سب مکروہات سے پناہ عطا فرما۔ ❸ اور آخرت میں نیکی یعنی آخرت کی بہتری، ثواب اور ترقی درجات اور دیدار الٰہی بہرحال یہ دعا جامع حسنات دارین ہے۔

## اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ (دوسری فصل)

٢٤٨٨ - (٧) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَدْعُوْ يَقُوْلُ رَبِّ اَعِنِّيْ وَلَا تُعِنْ عَلَيَّ وَانْصُرْنِيْ وَلَا تَنْصُرْ عَلَيَّ وَامْكُرْ لِيْ وَلَا تَمْكُرْ عَلَيَّ وَاهْدِنِيْ

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم دعا کیا کرتے تھے: ''اے میرے رب! میری مدد کر، مجھ پر مدد نہ کر، مجھ کو فتح دے، مجھ پر فتح نہ دے، میرے لیے ❶ مکر کر اور نہ مکر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



وَيَسِّرِ الْهُدٰى لِيْ وَ انْصُرْنِيْ عَلٰى مَنْ بَغٰى عَلَيَّ رَبِّ اجْعَلْنِيْ لَكَ شَاكِرًا لَّكَ ذَاكِرًا لَّكَ رَاهِبًا لَّكَ مِطْوَاعًا لَّكَ مُخْبِتًا اِلَيْكَ اَوَّاهًا مُّنِيْبًا رَبِّ تَقَبَّلْ تَوْبَتِيْ وَاغْسِلْ حَوْبَتِيْ وَاَجِبْ دَعْوَتِيْ وَثَبِّتْ حُجَّتِيْ وَسَدِّدْ لِسَانِيْ وَاهْدِ قَلْبِيْ وَاسْلُلْ سَخِيْمَةَ صَدْرِيْ۔ (رواه الترمذی و ابوداؤد و ابن ماجة) (ابوداود حديث رقم ١٥١٠ والترمذی حديث رقم ٣٥٥١ وابن ماجه حديث رقم ٣٨٣٠ واحمد فی المسند ١/ ٢٢٧)

کر مجھ پر اور مجھے سیدھی راہ دکھا' میرے لیے سیدھی راہ پر چلنا آسان کر اور میری مدد کر ان پر کہ جو مجھ پر زیادتی کرے' اے میرے رب! مجھے اپنے لیے شکر کرنے والا' اپنے لیے ذکر کرنے والا' اپنے لیے ڈرنے والا' اپنے لیے بہت فرمانبردار' اپنے لیے عاجزی کرنے والا' اپنی طرف بہت آہ و زاری کرنے والا اور رجوع کرنے والا بنا دے' اے میرے پروردگار! میری توبہ قبول کر' میرے گناہ دھو ڈال' میری دعا قبول کر' میری دلیل ثابت رکھ اور میری زبان سچی کر اور میرے دل کو سیدھا راستہ دکھا اور میرے سینہ کی سیاہی ❷ نکال۔'' (ترمذی وابوداؤد وابن ماجہ)

**فوائد الحدیث:** ❶ اور میرے لیے مکر کر' اللہ تعالیٰ کا مکر یہ ہے کہ دشمنوں پر مصیبت ڈالے۔ ❷ میرے سینہ کی سیاہی نکال الخ سینہ کی سیاہی سے بغض اور دوسرے اخلاق بد مراد ہیں۔

٢٤٨٩- (٨) وَعَنْ اَبِيْ بَكْرٍ قَالَ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ ثُمَّ بَكٰى فَقَالَ سَلُوا اللّٰهَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فَاِنَّ اَحَدًا لَّمْ يُعْطَ بَعْدَ الْيَقِيْنِ خَيْرًا مِنَ الْعَافِيَةِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ) وَقَالَ التِّرْمَذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ اِسْنَادًا۔ (الترمذی حديث رقم ٣٥٥٨ وابن ماجه حديث رقم ٣٨٤٩ واحمد فی المسند ١/ ٣)

سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ ❶ منبر پر کھڑے ہوئے پھر روئے' تو فرمایا: ''اللہ تعالیٰ سے بخشش اور عافیت مانگو اس لئے کہ کوئی نہیں دیا گیا ہے بعد ❷ یقین کے کوئی نعمت بہتر عافیت سے۔'' (روایت کیا ترمذی اور ابن ماجہ نے) اور ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن باعتبار سند کے غریب ہے۔

**حکم الحدیث:** اس کی سند صحیح ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ نبی ﷺ جانتے تھے کہ امت فتنوں میں گرفتار ہوگی اس لئے روئے اور حکم کیا کہ عافیت اور بخشش طلب کرو۔ ❷ بعد یقین کے الخ یعنی ایمان کے بعد تندرستی سے بڑھ کر کوئی نعمت نہیں ہے بلکہ اور سب نعمتیں تندرستی پر قربان اور صدقہ ہیں' اگر تندرستی نہ ہو تو کسی نعمت کی لذت ہی نہ ہوگی۔

٢٤٩٠- (٩) وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَجُلًا جَاءَ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُّ الدُّعَاءِ اَفْضَلُ قَالَ سَلْ رَبَّكَ الْعَافِيَةَ وَ الْمُعَافَاةَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ثُمَّ اَتَاهُ فِي الْيَوْمِ الثَّانِيْ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُّ الدُّعَاءِ

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کے پاس ایک شخص آیا اور کہا' اے اللہ کے رسول! کون سی دعا بہت بہتر ہے؟ آپ نے فرمایا: ''اپنے رب سے دنیا اور آخرت میں عافیت اور معافات مانگ'' پھر وہ شخص دوسرے دن آپ کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اَفْضَلُ فَقَالَ لَهُ مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ اَتَاهُ فِي الْيَوْمِ الثَّالِثِ فَقَالَ لَهُ مِثْلَ ذٰلِكَ قَالَ فَاِذَا اُعْطِيْتَ الْعَافِيَةَ وَالْمُعَافَاةَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ فَقَدْ اَفْلَحْتَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ) وَقَالَ التِّرْمَذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ اِسْنَادًا۔ (الترمذی حدیث رقم ۳۵۱۲ وابن ماجه حدیث رقم ۳۸۴۸ واحمد فی المسند ۳/ ۱۲۷)

پاس آیا اور کہا' اے اللہ کے رسول! کون سی دعا بہتر ہے؟ آپ نے اس کو اسی کی مانند فرمایا' پھر وہ تیسرے دن آیا تو آپ نے اسی کی مانند فرمایا اور فرمایا: ''جس وقت دیا جائے تو عافیت اور معافات دنیا اور آخرت میں تو تحقیق تو مقصد کو پہنچا۔'' ❶ (ترمذی و ابن ماجہ) اور ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن باعتبار سند کے غریب ہے۔

**حکم الحدیث:** اس کی سند ضعیف ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ اور مقصد کو پہنچا الخ بیشک عافیت میں تمام بلاؤں' بیماریوں اور تکالیف سے حفاظت ہو گئی اور معافی میں گناہوں کی بخشش آ گئی اب اور کیا چاہیے یہ دو لفظ ہزاروں الفاظ کو شامل ہیں۔

۲۴۹۱ - (۱۰) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ الْخَطْمِيِّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ فِيْ دُعَائِهِ اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِيْ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يَّنْفَعُنِيْ حُبُّهُ عِنْدَكَ اَللّٰهُمَّ مَارَزَقْتَنِيْ مِمَّا اُحِبُّ فَاجْعَلْهُ قُوَّةً لِّيْ فِيْمَا تُحِبُّ اَللّٰهُمَّ مَازَوَيْتَ عَنِّيْ مِمَّا اُحِبُّهُ فَاجْعَلْهُ فَرَاغًا لِّيْ فِيْمَا تُحِبُّ۔ (رواه الترمذی) (الترمذی حدیث رقم ۳۴۹۱)

سیدنا عبداللہ بن یزید خطمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنی دعا میں کہا کرتے تھے: ''یا الٰہی! نصیب کر مجھے اپنی دوستی اور دوستی اس شخص کی کہ جو نفع دے مجھے دوستی اس کی تیرے نزدیک' ❶ یا الٰہی! جو کچھ کہ تو نے مجھے دیا جس کو میں دوست رکھتا ہوں پس کر تو اس کو میری قوت کا سبب اس چیز میں کہ جس کو تو دوست رکھتا ہے' ❷ یا الٰہی! جو کچھ کہ تو نے سمیٹ رکھا ہے مجھ سے اس چیز سے کہ جو میں دوست رکھتا ہوں پس کر تو اس کو میری فراغت کا سبب اس چیز میں کہ جسے تو دوست رکھتا ہے۔'' (ترمذی)

**حکم الحدیث:** اس کی سند ضعیف ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ یا الٰہی جو کچھ تو نے دیا الخ حاصل یہ ہے کہ اگر تو دنیا کی نعمت عنایت فرمائے تو شکر کی توفیق عطا کر ورنہ صبر دے تا کہ بے صبری کر کے جزع فزع نہ کروں یعنی مال جو اس کو اپنی عبادت میں نہیں دیا ہے مشغولیت کا باعث کر دے کہ بغیر کسی مانع کے تیری عبادت ہی میں مشغول رہوں' ان دونوں جملوں کا حاصل یہ ہے کہ اگر دنیا کی نعمت دے تو اس کے شکر کی توفیق دے تا اغنیا شاکرین سے ہو جاؤں اور اگر نہ دے تو مجھ کو تو میرے دل کو فارغ رکھ تا کہ میرا دل اس میں نہ لگا رہے اور میں عبادت میں مشغول رہوں اور جزع فزع نہ کروں تا کہ میں فقرا صابرین سے ہو جاؤں۔ ❷ کہ تو دوست رکھتا ہے الخ یعنی جو نعمتیں کہ تو نے دی ہیں از قسم مال اور عافیت اور دوسری دنیاوی نعمتوں سے ان کو باعث شکر اور طاعت اپنی کا کر دے کہ میں ان کو تیری راہ اور تیری خوشنودی میں خرچ کروں۔

۲۴۹۲ - (۱۱) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَلَّمَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْمُ مِنْ مَّجْلِسٍ حَتّٰى يَدْعُوَ

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ کسی مجلس سے کم ہی اٹھتے تھے یہاں تک کہ ان دعاؤں کے ساتھ دعا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



بِهٰؤُلَاءِ الدَّعْوَاتِ لِاَصْحَابِهِ اَللّٰهُمَّ اَقْسِمْ لَنَا مِنْ خَشْيَتِكَ مَاتَحُوْلُ بِهٖ بَيْنَنَا وَبَيْنَ مَعَاصِيْكَ وَمِنْ طَاعَتِكَ مَاتُبَلِّغُنَا بِهٖ جَنَّتَكَ وَمِنَ الْيَقِيْنِ مَاتُهَوِّنُ بِهٖ عَلَيْنَا مُصِيْبَاتِ الدُّنْيَا وَ مَتِّعْنَا بِاَسْمَاعِنَا وَاَبْصَارِنَا وَقُوَّتِنَا مَا اَحْيَيْتَنَا وَاجْعَلْهُ الْوَارِثَ مِنَّا وَاجْعَلْ ثَارَنَا عَلٰى مَنْ ظَلَمَنَا وَانْصُرْنَا عَلٰى مَنْ عَادَانَا وَلَا تَجْعَلْ مُصِيْبَتَنَا فِيْ دِيْنِنَا وَلَا تَجْعَلِ الدُّنْيَا اَكْبَرَ هَمِّنَا وَلَا مَبْلَغَ عِلْمِنَا وَلَا تُسَلِّطْ عَلَيْنَا مَنْ لَّا يَرْحَمُنَا. (رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ) (الترمذی حدیث رقم ۳۵۰۲)

کرتے اپنے ساتھیوں کے لیے❶ یاالٰہی! ہمارے لئے اپنا خوف نصیب ❷ کر اس قدر کہ تو حائل ہو بسبب اس کے درمیان ہمارے اور درمیان گناہوں کے اور نصیب کر ہم کو اطاعت اپنی اس قدر کہ تو ہم کو پہنچائے ❸ بسبب اس کے اپنے بہشت میں اور نصیب کر ہم کو اس قدر یقین ❹ کہ تو آسان کرے ہم پر بسبب اس کے مصیبتیں دنیا کی اور ہم کو بہرہ مند کر ساتھ ہمارے شنوائیوں کے اور بینائیوں ہماری کے اور قوت ہماری کو جب تک کہ تو ہم کو زندہ رکھے اور کر بہرہ مندی ❺ کو ہمارا وارث اور گردان کینہ کشی ہماری اس پر کہ جس نے ظلم کیا ہم پر اور ہم کو اس پر فتح دے کہ جو ہم سے دشمنی رکھے اور ❻ نہ گردان مصیبت ہماری ہمارے دین میں اور ❼ نہ کر دنیا کو بہت بڑا اندیشہ ہمارا اور نہ ہمارے علم کی نہایت اور ہم پر اس کو مسلط نہ کر کہ جو ہم پر رحم نہ کرے۔'' (ترمذی نے یہ نقل کی اور کہا یہ حدیث حسن غریب ہے۔)

**حکم الحدیث:** اس کی سند حسن غریب ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ اپنے ساتھیوں کے لئے الخ یعنی ان کی تعلیم کے لئے۔ ❷ یاالٰہی ہمارے لئے اپنا خوف یعنی اس ڈر کے سبب سے ہم تیری نافرمانیاں کر کے گناہوں سے بچیں۔ ❸ اس کے بسبب تو ہمیں اپنی بہشت میں پہنچائے الخ یعنی بہشت کے عالی درجات میں۔ ❹ اور نصیب کر یقین سے الخ یعنی یقین ذات اور اپنی صفات کا اور فرمان رسول مقبول ﷺ پر ایسا یقین دے کہ دنیا کی سختیاں آسان ہوں مثلاً جس کو اللہ تعالیٰ کی رزاقی کا تیقن ہوگا' وہ ہرگز فقر نہیں کرے گا اور بھروسہ کرے گا اسی پر یا جو کوئی یقین کرے گا کہ آخرت کی مصائب بہت سخت ہیں اور یہاں کی ناپائیدار تو اس پر یہاں کی مصائب آسان ہو جائیں گی پس ایسا یقین عطا فرما۔ ❺ ہمارا وارث الخ یعنی تمام عمر ہمارے اعضاء اور حواس صحیح وسلامت رکھ۔ ❻ اور نہ گردان ہماری مصیبت ہمارے دین میں الخ یعنی ایسی چیزوں میں ہم کو مبتلا نہ کر جن سے دین میں نقصان آئے۔ ❼ اور دنیا کو نہ کر الخ یعنی دنیا کی بہت تدبیر اور فکر میں نہ لگے رہیں بلکہ اندیشہ اور فکر امور آخرت ہی کا بہت رکھیں اور معاش کی تھوڑی فکر جائز بلکہ مستحب ہے۔

۲۴۹۳ - (۱۲) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ انْفَعْنِيْ بِمَا عَلَّمْتَنِيْ وَعَلِّمْنِيْ مَا يَنْفَعُنِيْ وَزِدْنِيْ عِلْمًا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ وَّاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ حَالِ اَهْلِ النَّارِ. (رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ دعا کیا کرتے تھے: ''یاالٰہی! مجھے نفع ❶ دے اس چیز کے ساتھ کہ جو تو نے مجھے سکھلائی اور سکھلا ❷ مجھے وہ چیز کہ جو مجھے نفع دے اور ❸ زیادہ کر میرے علم کو' سب تعریف اللہ تعالیٰ کے لیے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



وَابْنُ مَاجَةَ) وَقَالَ التِّرْمَذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ إِسْنَادًا۔ (الترمذی حدیث رقم ۳۵۹۹ وابن ماجه حدیث رقم ۲۵۱)

ہے ہر حال میں اور پناہ مانگتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ ❹ دوزخ والوں کے حال سے۔" (نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے) اور ترمذی نے کہا یہ حدیث باعتبار سند کے غریب ہے۔

**حکم الحدیث:** اس کی سند کمزور ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ مجھے نفع دے الخ یعنی علم پر عمل نصیب ہو۔ ❷ اور مجھے وہ چیز سکھلا کہ مجھ کو نفع دے الخ یعنی ایسا علم دے کہ وہ مجھے نفع دے اور اس پر دنیا اور آخرت میں عمل کرتا۔ ❸ اور مجھے علم الخ یعنی دین کا علم۔ ❹ دوزخیوں کے حال سے الخ یعنی دنیا میں کفر وفسق سے بچوں اور آخرت میں عذاب سے۔

۲۴۹۴- (۱۳) وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا أُنْزِلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ سُمِعَ عِنْدَ وَجْهِهٖ دَوِيٌّ كَدَوِيِّ النَّحْلِ فَأُنْزِلَ عَلَيْهِ يَوْمًا فَمَكَثْنَا سَاعَةً فَسُرِّيَ عَنْهُ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ وَقَالَ اَللّٰهُمَّ زِدْنَا وَلَا تَنْقُصْنَا وَأَكْرِمْنَا وَلَا تُهِنَّا وَأَعْطِنَا وَلَا تَحْرِمْنَا وَآثِرْنَا وَلَا تُؤْثِرْ عَلَيْنَا وَارْضِنَا وَارْضَ عَنَّا ثُمَّ قَالَ أُنْزِلَ عَلَيَّ عَشْرُ آيَاتٍ مَنْ أَقَامَهُنَّ دَخَلَ الْجَنَّةَ ثُمَّ قَرَأَ قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى خَتَمَ عَشْرَ آيَاتٍ (رواه احمد و الترمذی) (الترمذی حدیث رقم ۳۱۷۳ واحمد فی المسند ۱/ ۳۴)

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی ﷺ پر جس وقت وحی اترتی نازل ہوتی تو سنی جاتی تھی آپ کے چہرہ کے نزدیک آواز مانند آواز شہد کی مکھی کی، ایک دن آپ پر وحی اتاری گئی تو ❶ ہم کچھ دیر کے لیے ٹھہرے تو دور کی گئی وہ حالت آپ سے، پھر آپ قبلہ رخ ہوئے اور اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے اور کہا: یاالٰہی! ❷ ہم کو زیادہ کر اور ❸ نہ کم کر ہم کو، ❹ اور ہم کو عزت عطا فرما، ❺ اور ہم کو ذلیل نہ کر ❻ اور ہم کو دے اور ہم کو محروم نہ کر، ہم کو برگزیدہ کر، ❼ نہ برگزیدہ کر ہم پر اور راضی کر ہم کو اور راضی ہو ہم سے" پھر فرمایا: مجھ پر دس آیات اتاری گئی ہیں جو شخص بھی ان پر عمل ❽ کرے گا تو وہ بہشت میں داخل ہو گا پھر نبی ﷺ نے یہ آیات پڑھیں: "مومنوں نے فلاح پائی، یہاں تک کہ دس آیات ختم کیں۔" (احمد وترمذی)

**حکم الحدیث:** اس کی سند کمزور ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ ہم کچھ دیر کے لیے ٹھہرے الخ یعنی منتظر رہے کہ وحی کے اترنے کی وجہ سے جو سختی ہوئی ہے وہ رفع ہو۔
❷ ہم کو زیادہ کر یعنی دنیا اور آخرت کی نعمتیں یا بہت مسلمان ہوں۔ ❸ اور ہم کو کم نہ کر الخ یعنی دنیا اور آخرت کی نعمتیں یا مسلمانوں کو کم نہ کر۔
❹ اور ہم کو عزت عطا فرما الخ یعنی دنیاوی حاجات پوری کرنے کے ساتھ اور عقبیٰ میں درجات بلند کرنے کے ساتھ۔
❺ اور ہم کو ذلیل نہ کر الخ یعنی مذکورہ چیزوں کے نہ ہونے کی وجہ سے۔ ❻ اور ہم کو دے الخ دنیا اور آخرت کی خیر
❼ اور ہم پر برگزیدہ نہ کر الخ یعنی ہمارے غیر کو اپنے لطف وحمایت کے ساتھ پسند نہ کر۔ ❽ عمل الخ یعنی ان پر عمل کرے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



# اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ (تیسری فصل)

۲۴۹۵- (۱۴) عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حُنَيْفٍ قَالَ اِنَّ رَجُلًا ضَرِيْرَ الْبَصَرِ اَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ اُدْعُ اللّٰهَ اَنْ يُعَافِيَنِيْ فَقَالَ اِنْ شِئْتَ دَعَوْتُ وَاِنْ شِئْتَ صَبَرْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكَ قَالَ فَادْعُهُ قَالَ فَاَمَرَهُ اَنْ يَّتَوَضَّأَ فَيُحْسِنَ الْوُضُوْءَ وَيَدْعُوْ بِهٰذَا الدُّعَاءِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْأَلُكَ وَاَتَوَجَّهُ اِلَيْكَ بِنَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ اِنِّيْ تَوَجَّهْتُ بِكَ اِلٰى رَبِّيْ لِيَقْضِيَ لِيْ فِيْ حَاجَتِيْ هٰذِهٖ اَللّٰهُمَّ فَشَفِّعْهُ فِيَّ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ) (ابن ماجه حديث رقم ۱۳۸۵ واحمد فی المسند ۴/ ۱۳۸)

سیدنا عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک اندھا شخص نبی ﷺ کے پاس آیا اور کہا کہ اللہ تعالیٰ سے دعا مانگئے کہ وہ مجھے عافیت دے آپ نے فرمایا: ''اگر تو چاہے تو میں دعا کروں اور اگر چاہے تو صبر کر' پس ❶ تیرے لئے صبر کرنا بہتر ہے'' اس شخص نے کہا' اللہ تعالیٰ کی جناب میں دعا کیجئے' عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا' پس آپ نے اس کو حکم کیا کہ اچھی طرح وضو کرے اور اس دعا کے ساتھ دعا مانگے: ''یاالٰہی! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اور متوجہ کرتا ہوں میں تیری طرف تیرے نبی کو' جس کا نام محمد (ﷺ) ہے جو نبی' رحمت ہیں' بیشک میں نے متوجہ کیا تجھے اپنے رب کی طرف تا کہ وہ پوری کرے میری اس حاجت کو' یاالٰہی! ❷ نبی کی شفاعت قبول کر میرے حق میں۔'' (روایت کی یہ ترمذی نے) اور کہا یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

**حکم الحدیث:** اس کی سند صحیح ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ کیونکہ دونوں آنکھیں آدمی کو بہت پیاری ہیں ان کا پھوٹنا یا ان کی روشنی کا کم ہونا اس پر نہایت شاق ہے جب اس نے ایسی سخت مصیبت پر صبر کیا اور اپنے مالک کا شکوہ نہ کیا تو اس کے لیے اس کا بدلہ بہترین ہوا' نبی ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب میں نے اپنے بندہ کو اس کی دو پیاری چیزوں میں مبتلا کیا یعنی دو آنکھیں اس کی جاتی رہیں' پھر اس نے صبر کیا تو میں ان کے عوض اس کو بہشت دوں گا' اس کو بخاری رحمہ اللہ نے سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔ ❷ بعض لوگ توسل بانبیاء کے جواز پر اس حدیث سے دلیل لیتے ہیں لیکن ان کا اس حدیث سے استدلال توسل بانبیاء کے جواز پر صحیح نہیں کیونکہ اس حدیث میں رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کی ذات مبارکہ کے ساتھ توسل مذکور نہیں ہے بلکہ اس میں نبی ﷺ کی دعا کے ساتھ توسل کا ذکر ہے' سائل آپ ﷺ کی حیات میں دعا کرانے کے لئے آیا تھا آپ نے اس کو یہ دعا سکھائی جو حدیث میں مذکور ہے' آپ کا مطلب یہ تھا کہ میں دعا کرتا ہوں اور تو کہہ کہ میں نے تیرے نبی کی دعا کے ساتھ وسیلہ پکڑا تو اپنے نبی کی دعا میرے حق میں قبول فرما اور دلیل اس پر یہ ہے کہ دعا کے آخر میں ہے ''اللهم فشفعه فی'' اور طبرانی اور بیہقی میں جو مذکور ہے کہ سیدنا عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ کی وفات کے بعد یہی دعا ایک شخص کو کسی ضرورت کے پورا ہونے کے لئے سکھائی اور اس شخص کی اس دعا کے ساتھ مشکل آسان ہوگئی تو یہ روایت صحیح نہیں ہے کیونکہ اس کی اسناد میں طاہر بن عیسیٰ مجہول الحال ہے اور ایک راوی شبیب بن سعید ہے' حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے تقریب میں لکھا ہے کہ جب شبیب سے اس کا پوتا شبیب' جو احمد کا بیٹا ہے روایت کرے تو اس کی روایت ''لا باس بہ'' ہے اور جب ابن وہب اس سے روایت کرے تو اس کی روایت ضعیف ہے اور اس حدیث کو ابن وہب اس سے روایت کرتا ہے۔ ذہبی نے میزان الاعتدال میں کہا کہ ابن وہب شبیب بن سعید سے منکر روایات بیان کرتا ہے اور ابن عدی نے کہا وہ روایت میں غلطی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



کرتا ہے اور وہم کرتا ہے جب اپنی یاد سے بیان کرے اور اس حدیث کے باقی راویوں میں بھی گفتگو ہے' علامہ بغدادی نے فتح المنان میں بعض علماء سے نقل کیا ہے کہ وضع کی علامات اس حدیث پر ظاہر ہیں اور بیہقی نے جو دلائل النبوۃ میں اور طبرانی اور حاکم نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا ہے کہ آدم علیہ السلام نے غلطی کے ہونے کے وقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ توسل کیا اور اللہ عزوجل نے ان کا گناہ معاف کر دیا تو ذہبی نے میزان الاعتدال میں کہا کہ یہ روایت باطل ہے۔ شمس الدین عبدالہادی نے لکھا ہے کہ یہ حدیث صحیح ہے اور نہ ہی ثابت بلکہ یہ ضعیف الاسناد ہے اور بعض ائمہ نے کہا ہے کہ یہ حدیث موضوع ہے۔

۲۴۹۶ - (۱۵) وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَآءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ كَانَ مِنْ دُعَآءِ دَاوُدَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يُّحِبُّكَ وَالْعَمَلَ الَّذِیْ يُبَلِّغُنِیْ حُبَّكَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ حُبَّكَ اَحَبَّ اِلَیَّ مِنْ نَّفْسِیْ وَمَالِیْ وَاَهْلِیْ وَمِنَ الْمَآءِ الْبَارِدِ قَالَ وَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا ذَكَرَ دَاوُدَ يُحَدِّثُ عَنْهُ يَقُوْلُ كَانَ اَعْبَدَ الْبَشَرِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمَذِیُّ) وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ۔ (الترمذی حدیث رقم ۳۴۹۰)

سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''داؤد علیہ السلام کی دعاؤں سے یہ دعا تھی: یا الٰہی! میں تجھ سے تیری محبت مانگتا ہوں' اس شخص کی محبت کہ جو تجھے محبوب رکھے اور وہ عمل کہ جو مجھے تیری محبت کو پہنچائے' یا الٰہی! اپنی محبت کو میری طرف بہت محبوب کر میری جان سے' میرے مال سے' میرے اہل سے اور ٹھنڈے پانی سے'' راوی نے کہا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب داؤد علیہ السلام کا ذکر کرتے تھے تو فرماتے تھے: ''داؤد علیہ السلام ❶ بڑے عابد آدمی تھے۔'' (نقل کی یہ ترمذی نے) اور کہا یہ حدیث حسن غریب ہے۔

**حکم الحدیث**: اس کی سند ضعیف ہے۔

**فوائد الحدیث**: ❶ بڑے عابد آدمیوں میں یعنی اپنے زمانہ کے عابد آدمیوں میں سے۔

۲۴۹۷ - (۱۶) وَعَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ صَلّٰی بِنَا عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ صَلَاةً فَاَوْجَزَ فِيْهَا فَقَالَ لَهٗ بَعْضُ الْقَوْمِ لَقَدْ خَفَّفْتَ وَاَوْجَزْتَ الصَّلَاةَ فَقَالَ اَمَا عَلَیَّ ذٰلِكَ لَقَدْ دَعَوْتُ فِيْهَا بِدَعَوَاتٍ سَمِعْتُهُنَّ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَلَمَّا قَامَ تَبِعَهٗ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ هُوَ اَبِیْ غَيْرَ اَنَّهٗ كَنّٰی عَنْ نَّفْسِهٖ فَسَاَلَهٗ عَنِ الدُّعَآءِ ثُمَّ جَآءَ فَاَخْبَرَ بِهِ الْقَوْمَ اَللّٰهُمَّ بِعِلْمِكَ الْغَيْبَ وَقُدْرَتِكَ عَلَی الْخَلْقِ اَحْيِنِیْ مَا عَلِمْتَ الْحَيٰوةَ خَيْرًا لِّیْ وَتَوَفَّنِیْ اِذَا عَلِمْتَ الْوَفَاةَ خَيْرًا لِّیْ اَللّٰهُمَّ وَاَسْئَلُكَ خَشْيَتَكَ فِی الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ وَاَسْاَلُكَ كَلِمَةَ الْحَقِّ فِی الرِّضَا وَالْغَضَبِ وَاَسْاَلُكَ الْقَصْدَ فِی الْفَقْرِ

عطاء بن سائب رحمہ اللہ نے اپنے باپ سے نقل کیا کہ ہم کو سیدنا عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے ایک نماز پڑھائی' تو ❶ انہوں نے نماز میں اختصار کیا' ان کو بعض لوگوں نے کہا تحقیق تم نے نماز ہلکی پڑھی اور نماز کو مختصر کیا' تو انہوں نے کہا' مجھے یہ تخفیف مضر نہیں اس لئے کہ اس نماز میں ❷ میں نے کئی دعائیں مانگیں کہ میں نے ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا' پس جب وہ کھڑے ہوئے تو ایک شخص ان کے ساتھ ہوا قوم میں سے' وہ میرا باپ ❸ تھا مگر اس نے اپنے کو کنایہ ❹ سے تعبیر کیا' پس اس شخص نے عمار سے دعا کا حال پوچھا' پھر وہ شخص آیا اور اس دعا کے بارہ میں قوم کو بتایا کہ وہ دعا یہ ہے: ''یا الٰہی! بحق جاننے اپنے کے غیب کو بحق اپنی قدرت کے خلق پر زندہ رکھ مجھے جب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



وَالْغِنٰى وَاَسْاَلُكَ نَعِيمًا لَا يَنْفَدُ وَاَسْاَلُكَ قُرَّةَ عَيْنٍ لَاتَنْقَطِعُ وَاَسْاَلُكَ الرِّضَا بَعْدَ الْقَضَآءِ وَاَسْاَلُكَ بَرْدَ الْعَيْشِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَاَسْاَلُكَ لَذَّةَ النَّظْرِ اِلٰى وَجْهِكَ وَالشَّوْقَ اِلٰى لِقَآئِكَ فِي غَيْرِ ضَرَّآءَ مُضِرَّةٍ وَّلَا فِتْنَةٍ مُّضِلَّةٍ اَللّٰهُمَّ زَيِّنَّا بِزِينَةِ الْاِيْمَانِ وَ اجْعَلْنَا هُدَاةً مَّهْدِيِّيْنَ۔ (راوه النسائی) (النسائی حدیث رقم ۱۳۰۵ واحمد فی المسند ۴/ ۲۶۴)

❺ تک کہ جانے تو زندگانی بہتر میرے لئے اور ❻ مجھے موت دے جب کہ تو میرے لئے مرنے کو بہتر جانے' یاالٰہی! میں تجھ سے تیرا ڈر مانگتا ہوں ظاہر و باطن میں' اور حق کا کلمہ کہنا مانگتا ہوں ❼ خوشی میں اور خفگی میں' تجھ سے مانگتا ہوں میانہ روی' حالت فقر اور دولت میں اور میں تجھ سے نعمت ❽ مانگتا ہوں کہ جو نہ تمام ہو اور میں تجھ سے آنکھ کی ٹھنڈک مانگتا ہوں ❾ کہ جو نہ تمام ہو اور میں تجھ سے رضا مانگتا ہوں پیچھے قضاء کے اور میں تجھ سے زندگی کی ٹھنڈک مانگتا ہوں مرنے کے بعد اور میں تجھ سے مانگتا ہوں لذت دیکھنے تیرے چہرہ کی طرف اور شوق تیرے ملنے کی طرف' ❿ غیر سخت حالت میں کہ ضرر پہنچائے اور نہ فتنہ میں کہ جو گمراہ کرے' یاالٰہی! ہم کو زینت دے ساتھ ایمان کی زینت کے اور کر ہم کو راہ راست دکھانے والے راہ راست پر ⓫ چلنے والے۔'' (نسائی)

**حکم الحدیث**: اس کی سند جید ہے۔

**فوائد الحدیث**: ❶ پس اس میں اختصار کیا الخ یعنی لمبی قراءت اور تسبیحات وغیرہ زیادہ نہ پڑھیں۔ ❷ یعنی اس کے قعدہ میں یا سجدہ میں۔ ❸ میرا باپ تھا الخ یعنی عطاء راوی نے کہا کہ وہ شخص میرا باپ سائب تھا۔ ❹ مگر اس نے اپنے کو کنایہ سے تعبیر کیا الخ یعنی اپنے کو شخص کہا اور یوں نہ کہا کہ میں عمار کے ساتھ گیا۔ ❺ یعنی جب تک بھلائی برائی پر غالب ہو تو زندگانی بہتر ہے۔ ❻ یعنی جب برائی بھلائی پر غالب ہو اور فتنے ظاہر ہوں تو ظاہراً و باطناً مرنا ہی بہتر ہے۔ ❼ حق کا کلمہ کہنا مانگتا ہوں الخ یعنی حق ہی کہوں خواہ خلق مجھ سے راضی ہو یا ناراض یا اپنی خوشی و خفگی میں حق بات کہوں عوام کی طرح نہ ہو جاؤں کہ جو ناراضگی میں برا کہتے ہیں اور خوشی میں خوشامد کرتے ہیں۔ ❽ میں تجھ سے نعمت مانگتا ہوں الخ یعنی جنت کی نعمتیں۔ ❾ اور میں تجھ سے آنکھ کی ٹھنڈک مانگتا ہوں کہ جو نہ تمام ہو الخ یعنی جن چیزوں سے انسان کامل لذت پاتا ہے یعنی اطاعات و عبادات وہ مانگتا ہوں یا اولاد کا باقی رہنا مراد ہے اس کے بعد یا نماز پر ہمیشگی کرنا مراد ہے یا دونوں جہان کی بھلائی مراد ہے۔ ❿ غیر سخت حالت میں الخ یہ یا تو متعلق ہے شوق کے ساتھ یعنی تیرے ملنے کا شوق ایسا چاہتا ہوں کہ نقصان نہ کرے میرے سلوک میں اور میری استقامت کے راہ ادب پر اور رعایت احکام پر اس لئے کہ کبھی شوق ایسا ہوتا ہے کہ نقصان کرتا ہے غلبہ حال کے وقت اور یہی مراد اس جملہ سے ہے کہ فرمایا ''ولا فتنة مضلة'' یعنی ایسا شوق چاہتا ہوں کہ گمراہ کرنے والی آزمائش میں نہ ڈالے اور یا یہ متعلق ہے احینی لفظ کے ساتھ کہ اوپر مذکور ہوا تا کہ سب کو شامل ہو یعنی مجھے ان مذکورہ نعمتوں کے ساتھ زندہ رکھ اس طرح کہ میں کسی بلا میں گرفتار نہ ہو جاؤں کہ اس میں صبر اور شکر نہ کر سکوں۔ ⓫ راہ راست چلنے والے الخ یعنی جیسے دوسروں کو اچھی راہ بتائیں آپ بھی اس پر عمل کریں ایسے نہ ہو جائیں کہ خود را فضیحت و دیگران را نصیحت۔

۲۴۹۸- (۱۷) وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ

ام المومنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے' نبی ﷺ نماز فجر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


يَقُوْلُ فِيْ دُبُرِ الْفَجْرِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ عِلْمًا نَّافِعًا وَّ عَمَلًا مُّتَقَبَّلًا وَّرِزْقًا طَيِّبًا۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَ ابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعْوَاتِ الْكَبِيْرِ) (ابن ماجه حديث رقم ٩٢٤ واحمد في المسند ٦/ ٢٩٤)

کے بعد یہ دعا کیا کرتے تھے: ''یاالٰہی! میں تجھ سے نفع دینے والا علم' مقبول عمل اور رزق حلال مانگتا ہوں۔'' (نقل کی یہ احمد اور ابن ماجہ نے اور ❶ بیہقی نے دعوات کبیر میں۔)

**حکم الحدیث**: اس کی سند کمزور ہے۔لیکن طبرانی صغیر کی سند صحیح ہے۔

**فوائد الحدیث**: ❶ اور بیہقی نے دعوات کبیر میں الخ اس کو طبرانی نے صغیر میں ذکر کیا ہیثمی نے مجمع الزوائد میں کہا کہ اس حدیث کے راوی پختہ ہیں۔اس کو امام احمد نے بھی مسند میں ذکر کیا ہے اور ابن سنی نے ام المؤمنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی حدیث سے کہ جب نبی ﷺ صبح کی نماز پڑھ لیتے تو فرماتے آخر تک' (نزول الابرار)

٢٤٩٩- (١٨) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ دُعَاءٌ حَفِظْتُهُ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لَا اَدَعُهُ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ اُعْظِمُ شُكْرَكَ وَاُكْثِرُ ذِكْرَكَ وَاَتَّبِعُ نُصْحَكَ وَاَحْفَظُ وَصِيَّتَكَ۔ (رواه الترمذى) (احمد في المسند ٢/ ٣١١)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک دعا ہے جسے میں نے رسول اللہ ﷺ سے یاد کیا ہے اور میں اس کو چھوڑتا نہیں ہوں' یاالٰہی! کر مجھ کو کہ میں تیرا بڑا شکر کروں اور بہت ذکر کروں میں تیرا اور میں تیری نصیحت کی پیروی ❶ کروں اور میں تیری وصیت یاد رکھوں۔'' (ترمذی)

**حکم الحدیث**: اس کی سند ضعیف ہے۔

**فوائد الحدیث**: ❶ تیری نصیحت کی پیروی کروں الخ نصیحت سے مراد بندوں کے حقوق ہیں اور وصیت سے اللہ تعالیٰ کے حقوق یعنی تو نے جو لوگوں کے حق ادا کرنے اور اپنے حقوق ادا کرنے کے متعلق فرمایا ہے اس کی محافظت کروں اور ادا کرتا رہوں۔

٢٥٠٠- (١٩) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ الصِّحَّةَ وَالْعِفَّةَ وَالْاَمَانَةَ وَحُسْنَ الْخُلُقِ وَالرِّضٰى بِالْقَدَرِ۔ (البزار ذكره في كنز العمال الحديث رقم ٣٦٥٠)

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ یہ دعا کیا کرتے تھے: ''یاالٰہی! میں تجھ سے صحت' ❶ حرام سے بچنا' ❷ امانت' اچھا خلق اور تقدیر کے ساتھ راضی ہونے کا سوال کرتا ہوں۔''

**حکم الحدیث**: اس کی سند ضعیف ہے۔

**فوائد الحدیث**: ❶ تجھ سے صحت مانگتا ہوں یعنی بدن کی تندرستی بری بیماریوں سے یا صحت احوال اور افعال اور اعمال کی۔

❷ اور امانت الخ یعنی لوگوں کے اموال میں یا تمام حقوق شرعی میں خیانت نہ کروں۔

٢٥٠١- (٢٠) وَعَنْ اُمِّ مَعْبَدٍ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ طَهِّرْ قَلْبِيْ مِنَ النِّفَاقِ وَ عَمَلِيْ مِنَ الرِّيَاءِ وَلِسَانِيْ مِنَ الْكِذْبِ وَعَيْنِيْ مِنَ الْخِيَانَةِ فَاِنَّكَ تَعْلَمُ خَائِنَةَ الْاَعْيُنِ وَمَا تُخْفِي الصُّدُوْرُ۔ (رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعْوَاتِ الْكَبِيْرِ) (الخطيب

سیدہ ام معبد رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا' آپ فرماتے تھے: ''یاالٰہی! میرے دل کو نفاق سے میرے عمل کو ریاء سے' میری زبان کو جھوٹ سے اور ❶ میری آنکھ کو خیانت سے پاک فرما' کیونکہ تو آنکھوں کی خیانت کو جانتا ہے اور اس چیز کو کہ جس کو دل چھپاتے ہیں۔'' (یہ دونوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ذکرہ فی کنز العمال حدیث رقم ٣٦٦٠) احادیث بیہقی نے نقل کیں۔)

**حکم الحدیث:** اس کی سند ضعیف ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ اور میری آنکھ کو خیانت سے بچا الخ یعنی نظر حرام سے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے تفسیر خائنۃ الاعین میں کہا ہے کہ مثلاً مردوں کی ایک جماعت بیٹھی تھی کہ اچانک ایک عورت ان کے آگے سے گزری سب نے آپس کی شرم سے نظر نیچے کی' ایک شخص نے ان میں سے آنکھ اٹھائی اور چوری سے اس کو دیکھا۔ (لمعات)

٢٥٠٢ - (٢١) عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَادَ رَجُلًا مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ قَدْ خَفَتَ فَصَارَ مِثْلَ الْفَرْخِ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ هَلْ كُنْتَ تَدْعُو اللّٰهَ بِشَيْءٍ أَوْ تَسْأَلُهٗ إِيَّاهُ قَالَ نَعَمْ كُنْتُ أَقُوْلُ اللّٰهُمَّ مَا كُنْتَ مُعَاقِبِيْ بِهٖ فِي الْاٰخِرَةِ فَعَجِّلْهُ لِيْ فِي الدُّنْيَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ سُبْحَانَ اللّٰهِ لَا تُطِيْقُهٗ وَلَا تَسْتَطِيْعُهٗ أَفَلَا قُلْتَ (اَللّٰهُمَّ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ) قَالَ فَدَعَا اللّٰهَ بِهٖ فَشَفَاهُ اللّٰهُ. (رواه مسلم) (مسلم حديث رقم (٢٣-٢٦٨٨) والترمذی حدیث رقم ٣٤٨٧ واحمد فی المسند ٢/ ١٠٧)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے مسلمانوں میں سے ایک شخص کی عیادت کی جو بڑھاپے کی وجہ سے چوزے کی طرح ہو گیا تھا تو اس کو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تو کسی چیز کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے دعا مانگتا تھا یا یہ کہ تو اللہ تعالیٰ سے کچھ چیز مانگتا تھا؟'' اس نے کہا: ہاں' میں کہتا تھا: یاالٰہی! جو عذاب کرنے والا ہو تو مجھے آخرت میں' پس جلدی کر تو اس کو میرے لئے دنیا میں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عجب دعا مانگی تو نے' نہیں ❶ طاقت رکھتا تو اللہ تعالیٰ کے عذاب کی اور تو اس کے عذاب کو نہیں اٹھا سکے گا' تو نے کیوں نہ کہا' یاالٰہی! ہم کو دنیا میں بھلائی اور آخرت میں بھلائی دے اور ہم کو دوزخ کے عذاب سے بچا۔'' روایت کرنے والے نے کہا پس اس شخص نے اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی تو اللہ تعالیٰ نے اس کو شفاء دی۔ (مسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ نہیں طاقت رکھتا تو اللہ تعالیٰ کے عذاب کی الخ یعنی آدمی کو عذاب الٰہی کی طاقت نہیں نہ دنیا میں اور نہ ہی آخرت میں' دنیا کی تکلیف تو نے اپنے منہ سے کیوں مانگی' پھر اس کو دین اور دنیا کی خیریت کی دعا تعلیم کی' چنانچہ اس کو اسی دعا سے صحت ہو گئی' یہ بندہ کی نادانی ہے کہ مالک سے ایسا سوال کرے کہ جو آخرت کے بدلہ دنیا میں عذاب کر دے' بندہ کی بساط کیا' وہ مالک کے عذاب کو کیوں کر برداشت کر سکتا ہے۔

٢٥٠٣ - (٢٢) وَعَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْبَغِيْ لِلْمُؤْمِنِ أَنْ يُّذِلَّ نَفْسَهٗ قَالُوْا وَكَيْفَ يُذِلُّ نَفْسَهٗ قَالَ يَتَعَرَّضُ مِنَ الْبَلَاءِ لِمَا لَا يُطِيْقُ. (رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ) وَقَالَ التِّرْمَذِيُّ هٰذَا

سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مومن کے لیے یہ لائق نہیں کہ وہ اپنے نفس کو خوار کرے'' صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: وہ کس طرح اپنے نفس کو خوار کرتا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''ان بلاؤں میں ❶ پڑے کہ جن کی نہ طاقت رکھتا ہو۔'' (نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور بیہقی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ) (الترمذی حدیث رقم ٢٢٥٤ واحمد فی المسند ٥/ ٤٠٥)

نے شعب الایمان میں) اور ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن غریب ہے۔

**حکم الحدیث:** اس کی سند حسن غریب ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ مثلاً ایک شخص حساب دان نہیں ہے اور اس نے حساب کا کام اپنے ذمہ لے لیا ہے' اس سے منع فرمایا۔ اس حدیث کو اس باب میں اس لئے لائے کہ جس چیز کا آدمی متحمل نہ ہو سکے اس کے لئے دعا نہ کرے جیسے حدیث انس رضی اللہ عنہ میں گزرا۔

٢٥٠٤- (٢٣) وَعَنْ عُمَرَ قَالَ عَلَّمَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ قُلِ اللّٰهُمَّ اجْعَلْ سَرِيْرَتِيْ خَيْرًا مِّنْ عَلَانِيَتِيْ وَاجْعَلْ عَلَانِيَتِيْ صَالِحَةً اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ مِنْ صَالِحِ مَاتُؤْتِي النَّاسَ مِنَ الْاَهْلِ وَالْمَالِ وَالْوَلَدِ غَيْرِ الضَّآلِّ وَ الْمُضِلِّ۔ (رواہ الترمذی) (الترمذی حدیث رقم ٣٥٨٦)

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے تعلیم دی' فرمایا ''کہہ یاالٰہی! میرے باطن کو میرے ظاہر سے بہتر کر میرے ظاہر کو شائستہ کر' یاالٰہی! میں تجھ سے اس چیز کی بہتری مانگتا ہوں کہ دیتا ہے تو لوگوں کو اہل سے' مال سے اور اولاد سے کہ نہ وہ گمراہ ہوں اور نہ (وہ مجھے) گمراہ کریں۔'' (ترمذی)

**حکم الحدیث:** اس کی سند کمزور ہے۔

○○○

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



# كِتَابُ الْمَنَاسِكِ

## افعال حج کے بیان میں ❶

### اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ (پہلی فصل)

۲۵۰۵- (۱) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ یَآ اَیُّهَا النَّاسُ قَدْ فُرِضَ عَلَیْكُمُ الْحَجُّ فَحُجُّوْا فَقَالَ رَجُلٌ اَكُلَّ عَامٍ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ فَسَكَتَ حَتّٰی قَالَهَا ثَلٰثًا فَقَالَ لَوْ قُلْتُ نَعَمْ لَوَجَبَتْ وَلَمَا اسْتَطَعْتُمْ ثُمَّ قَالَ ذَرُوْنِیْ مَا تَرَكْتُكُمْ فَاِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِكَثْرَةِ سُؤَالِهِمْ وَاخْتِلَافِهِمْ عَلٰی اَنْبِیَآئِهِمْ فَاِذَا اَمَرْتُكُمْ بِشَیْءٍ فَاْتُوْا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَاِذَا نَهَیْتُكُمْ عَنْ شَیْءٍ فَدَعُوْهُ۔ (رواه مسلم)

(مسلم حدیث رقم ٤١٢-١٣٣٧ والنسائی حدیث رقم ٢٦١٩)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم سے فرمایا: ''اے لوگو! تم پر حج فرض کیا گیا پس حج کرو پھر ایک شخص نے کہا' اے اللہ کے رسول! کیا ہر سال ہم حج کریں؟ پس ❷ آپ خاموش رہے' یہاں تک کہ اس شخص نے یہ بات تین بار کہی' پھر آپ نے فرمایا: ''اگر میں ہاں کہتا تو حج فرض ہوتا اور تم طاقت نہ رکھتے'' پھر فرمایا: ''چھوڑ دو ❸ مجھ کو جب تک کہ چھوڑوں میں تم کو' پس سوائے اس کے نہیں کہ وہ لوگ ہلاک ہوئے کہ جو تم سے پہلے تھے بسبب اپنے کثرت سوال کے اور ان کے اختلاف کرنے کے اوپر اپنے انبیاء کے' پس جس وقت کہ میں تم کو کسی چیز کا حکم کروں تو کرو تم اس میں سے اس چیز کو کہ (جس کی) ❹ تم طاقت رکھو اور جس وقت کہ میں تم کو کسی چیز سے منع کروں تو اس کو چھوڑ دو۔'' (مسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ افعال حج کے بیان میں الخ ۹ ہجری میں حج فرض ہوا یا پانچ یا چھ میں اور حج عمر میں ایک بار علی الفور فرض ہے اور اس کا منکر کافر ہے اور اس کا تارک باوجود قدرت کے فاسق اور گناہ گار ہوتا ہے اور حج کی شرائط اسلام اور آزاد ہونا اور عقل والا ہونا اور بالغ ہونا اور تندرست ہونا اور قادر ہونا زاد و راحلہ پر اور خرچ اس قدر کہ جانے اور آنے اور وہاں رہنے کو کفایت کرے اور زائد ہو حوائج اصلیہ اور اس کے عیال کے نفقہ سے واپس آنے کے وقت تک اور امن راہ غالباً یعنی اکثر لوگ امن سے پہنچ جائیں تو فرض ہے' اگر اکثر راہ میں ہلاک ہو جاتے ہوں تو بہ سبب ڈوبنے وغیرہ کے یا لٹ جانے کے تو فرض نہیں اور اگر کبھی کبھی اتفاق ہوتا ہو تو اس کا اعتبار نہیں اور خاوند کا ہمراہ ہونا یا محرم کا عورت کے لئے اگر اس کے درمیان ہو اور درمیان مکہ کے مسافت سفر کی اور درصورت نہ ہونے خاوند یا محرم کے عورت حج کو نہ جائے اور حج کے فرائض یہ ہیں' احرام اور وقوف عرفات اور طواف الزیارت اس کو طواف الافاضہ اور طواف الرکن بھی کہتے ہیں احرام شرط ہے باقی دونوں رکن۔ ❷ پس آپ ﷺ خاموش رہے الخ یعنی آپ نے شفقت کی وجہ سے جواب نہ دیا۔ ❸ مجھ کو چھوڑ دو جب تک کہ میں تم کو چھوڑوں الخ اس سے ثابت ہوا کہ اصل یہ ہے کہ بندوں پر کوئی چیز واجب نہیں ہے جب تک شارع کی طرف سے کوئی حکم نہ پہنچے اور یہی تحقیقی بات ہے۔
❹ کہ تم طاقت رکھو الخ یہ قید استطاعت آپ نے احکام میں بیان فرمائی کہ جتنا ہو سکے بجا لاؤ' معلوم ہوا کہ احکام تب فرض ہوتے ہیں جب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ان کی طاقت ہو اور نواہی میں یہ قید نہیں لگائی کہ اس سے ہر حال میں بچنا ہے اور آپ کا یہ فرمانا کہ جب میں حکم کروں الخ جوامع الکلم میں سے ہے جو ہزار ہا مسائل کو شامل ہے مثلاً نماز وضو میں سے جتنا ممکن ہو بجالاؤ اور جس پر قدرت نہ ہو مثلاً کھڑا ہونا یا پانی کا استعمال کرنا تو وہ معاف ہے۔

٢٥٠٦ - (٢) وَعَنْهُ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَیُّ الْعَمَلِ اَفْضَلُ قَالَ اِیْمَانٌ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ قِیْلَ ثُمَّ مَاذَا قَالَ الْجِهَادُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ قِیْلَ ثُمَّ مَاذَا قَالَ حَجٌّ مَّبْرُوْرٌ۔ (متفق علیه) (البخاری حدیث رقم ٢٦ ومسلم حدیث رقم (١٣٥ ـ ٨٣) والترمذی حدیث رقم ١٥٥٨ والنسائی حدیث رقم ٢٦٢٤ والدارمی حدیث رقم ٣٣٩٣ واحمد فی المسند ٦/ ٣٧٢)

انہی (سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ سے سوال ہوا کہ کون سا عمل بہت بہتر ہے؟ آپ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے ساتھ ایمان لانا'' کہا گیا' پھر کون سا؟ آپ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد'' کہا گیا' پھر کون سا؟ آپ نے فرمایا: ''حج ❶ مقبول۔'' (بخاری ومسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ فرمایا کہ حج مقبول الخ حج مقبول کی نشانی یہ ہے کہ اس کے بعد حاجی کا حال بدل جائے یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہو اور عبادت میں مصروف رہے اور جن گناہوں کو حج سے پہلے کرتا تھا ان کو چھوڑ دے۔

٢٥٠٧ - (٣) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ حَجَّ لِلّٰهِ فَلَمْ یَرْفُثْ وَلَمْ یَفْسُقْ رَجَعَ کَیَوْمِ وَلَدَتْهُ اُمُّهٗ (متفق علیه) (البخاری حدیث رقم ١٥١١ و مسلم حدیث رقم (٤٣٨ ـ ١٣٥٠) والترمذی حدیث رقم ٨١١ والنسائی حدیث رقم ٢٦٢٧ والدارمی حدیث رقم ١٧٩٦ وابن ماجه حدیث رقم ٢٨٨٩ واحمد فی المسند ٢/ ٤٩٤)

انہی (سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص کہ حج کرے اللہ تعالیٰ کے لیے پس اپنی عورت سے صحبت ❶ کرے نہ فسق کرے تو وہ اس دن کی مانند واپس آتا ہے کہ جیسا اس کو اس کی ماں نے جنا۔'' ❷ (بخاری ومسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ پس نہ صحبت کرے الخ حاجی کو لازم ہے کہ حج کی راہ میں گناہوں سے بچے ساتھیوں کے ساتھ نہ لڑے تب گناہوں سے پاک ہو۔ ❷ کہ جیسا اس کو اس کی ماں نے جنا الخ یعنی گناہوں سے پاک ہو جاتا ہے۔

٢٥٠٨ - (٤) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلْعُمْرَةُ اِلَی الْعُمْرَةِ کَفَّارَةٌ لِّمَا بَیْنَهُمَا وَ الْحَجُّ الْمَبْرُوْرُ لَیْسَ لَهٗ جَزَآءٌ اِلَّا الْجَنَّةُ۔(متفق علیه) (البخاری حدیث رقم ١٧٧٣ ومسلم حدیث رقم (٤٣٧ ـ ١٣٤٩) والترمذی حدیث رقم وابن ماجه حدیث رقم ٢٨٨٨ والموطا حدیث رقم ٦٥ من کتاب

انہی (سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایک عمرہ دوسرے عمرہ تک کفارہ ہے ان گناہوں کے لئے کہ جو ان دونوں کے درمیان ہوئے' اور مقبول حج کا بدلہ کوئی نہیں ❶ مگر بہشت۔'' (بخاری ومسلم)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



الحج واحمد فی المسند ۲/ ۲٤٦)

**فوائد الحدیث:** ❶ اس کا بدلہ نہیں الخ یعنی مقبول حج اس طرح گناہوں کو دھو دیتا ہے کہ آدمی بہشتی ہو جاتا ہے۔

۲۵۰۹ - (۵) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ عُمْرَةً فِيْ رَمَضَانَ تَعْدِلُ حَجَّةً۔ (متفق علیه) (البخاری حدیث رقم ۱۷۸۲ ومسلم حدیث رقم (۲۲۱۔ ۱۲۵٦) والنسائی حدیث رقم ۲۱۱۰ وابن ماجه حدیث رقم ۲۹۹٤ والدارمی حدیث رقم ۱۸۵۹ واحمد فی المسند ۱/ ۲۲۹)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''رمضان ❶ میں عمرہ کرنا حج کے برابر ہوتا ہے۔'' (بخاری ومسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ رمضان میں عمرہ کرنا الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ رمضان میں عمرہ کرنا نہایت افضل ہے۔

۲۵۱۰ - (٦) وَعَنْهُ قَالَ اِنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَقِيَ رَكْبًا بِالرَّوْحَاءِ فَقَالَ مَنِ الْقَوْمُ قَالُوا الْمُسْلِمُوْنَ فَقَالُوْا مَنْ اَنْتَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَرَفَعَتْ اِلَيْهِ امْرَاَةٌ صَبِيًّا فَقَالَتْ اَلِهٰذَا حَجٌّ قَالَ نَعَمْ وَلَكِ اَجْرٌ۔ (رواه مسلم) (مسلم حدیث رقم (٤۰۹۔ ۱۳۳٦) وابن ماجه حدیث رقم ۲۹۱۰)

انہی (سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے' نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک قافلہ سے روحاء کے مقام پر ملے تو فرمایا: ''کون قوم؟'' قافلہ والوں نے کہا' ہم مسلمان ہیں' پھر قافلہ والوں نے پوچھا تم کون ہو؟ آپ نے فرمایا: ''میں اللہ کا رسول ہوں'' پس بلند کیا آپ کی طرف ایک عورت نے لڑکے کو' پھر کہا کیا اس پر حج ہے؟ آپ نے فرمایا: ❶ ''ہاں اور تیرے لیے ثواب ہے۔'' (مسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ فرمایا ہاں الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ چھوٹے لڑکے کا حج صحیح اور منعقد ہے اور اس پر ثواب مرتب ہوتا ہے اور یہی مذہب ائمہ ثلاثہ اور جماہیر علماء رحمہم اللہ کا ہے مگر اتنا ہے کہ یہ حج نفل ہوتا ہے اور یہی حدیث ان کی سند ہے' امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے کہا کہ اس کا حج صحیح نہیں۔

۲۵۱۱ - (۷) وَعَنْهُ قَالَ اِنَّ امْرَاَةً مِنْ خَثْعَمَ قَالَتْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ فَرِيْضَةَ اللّٰهِ عَلٰى عِبَادِهٖ فِي الْحَجِّ اَدْرَكَتْ اَبِيْ شَيْخًا كَبِيْرًا لَا يَثْبُتُ عَلَى الرَّاحِلَةِ اَفَاَحُجُّ عَنْهُ قَالَ نَعَمْ وَذَالِكَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ۔ (متفق علیه) (البخاری حدیث رقم ۱۵۱۳ ومسلم حدیث رقم (٤۰۸۔ ۱۳۳۵) وابوداود حدیث رقم ۱۸۰۹ والترمذی حدیث رقم ۹۲۸ والنسائی حدیث رقم ۲٦٤۱ وابن ماجه حدیث رقم ۲۹۰۷ والدارمی

انہی (سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے خثعم قبیلہ کی ایک عورت نے کہا' اے اللہ کے رسول! ''اللہ کی طرف سے اس کے بندوں پر حج کے فریضہ نے پالیا ہے میرے بوڑھے باپ کو جب کہ وہ سواری پر نہیں ٹھہر سکتا' کیا میں اس کی طرف سے حج کروں؟'' آپ نے فرمایا: ''ہاں ❶ حج کر'' اور یہ سوال وجواب تھا حجۃ الوداع میں۔ (بخاری ومسلم)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


حدیث رقم ۱۸۳۱ والمؤطا حدیث رقم ۹۷)

**فوائد الحدیث:** ❶ ہاں حج کرا الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عاجز مایوس کی طرف سے نیابت کے طور پر حج کرنا درست ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ مرد کی طرف سے عورت کا حج کرنا درست ہے اور معلوم ہوا کہ ایسے شخص پر حج واجب ہے کہ خود سفر کی طاقت نہیں رکھتا مگر دوسرے سے حج کرا سکتا ہے۔

۲۵۱۲- (۸) وَعَنْهُ قَالَ اَتٰى رَجُلٌ اَلنَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ اِنَّ اُخْتِيْ نَذَرَتْ اَنْ تَحُجَّ وَاِنَّهَا مَاتَتْ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَوْ كَانَ عَلَيْهَا دَيْنٌ اَكُنْتَ قَاضِيَهٗ قَالَ نَعَمْ' قَالَ فَاقْضِ دَيْنَ اللّٰهِ فَهُوَ اَحَقُّ بِالْقَضَآءِ۔(متفق علیه) (البخاری حدیث رقم ۶۶۹۹ واحمد فی المسند ۱/ ۳۱۰)

انہی (سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ ایک شخص نبی ﷺ کے پاس آیا اور کہا ''میری بہن نے نذر مانی تھی کہ حج کرے گی اور وہ مرگئی'' تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''اگر اس پر قرض ہوتا تو تو اس کو ادا کرتا؟'' اس نے کہا ❶ جی ہاں' آپ نے فرمایا: ''پس ادا کر تو اللہ تعالیٰ کا قرض پس وہ لائق تر ہے ادا کرنے کے ساتھ۔'' (بخاری ومسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ کہا کہ ہاں' اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر ایک شخص حج کی نذر مانے اور نذر کے پورا کرنے سے پہلے مر جائے تو ولی کو لازم ہے کہ اس کی نذر کو پورا کرے۔

۲۵۱۳- (۹) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَاَةٍ وَلَا تُسَافِرَنَّ امْرَاَةٌ اِلَّا وَمَعَهَا مَحْرَمٌ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُكْتُتِبْتُ فِيْ غَزْوَةِ كَذَا وَكَذَا وَخَرَجَتْ امْرَاَتِيْ حَآجَّةً قَالَ اذْهَبْ فَاحْجُجْ مَعَ امْرَاَتِكَ۔(متفق علیه) (البخاری حدیث رقم ۳۰۰۶ ومسلم حدیث رقم ۴۲۴۔ ۱۳۴۱)

انہی (سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کوئی شخص کسی عورت کے ساتھ خلوت ❶ نہ کرے اور کوئی عورت سفر نہ کرے ❷ مگر محرم کے ساتھ'' ایک شخص نے کہا' اے اللہ کے رسول! میں فلاں اور فلاں غزوہ میں لکھا گیا ہوں اور میری بیوی نے حج کے لئے نکلنے کا ارادہ کیا ہے' آپ نے فرمایا: ''جا اور اپنی بیوی کے ساتھ حج کر۔'' (بخاری ومسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ نہ خلوت کرے الخ یعنی اجنبی مرد وعورت تنہا ایک مکان میں جمع نہ ہوں' بیگانی عورت کے پاس مرد کو رہنا اور خلوت کرنا حرام ہے خواہ رات ہو خواہ دن' کنواری عورت ہو خواہ شادی شدہ یا بیوہ۔ ❷ اور عورت سفر نہ کرے الخ عورت کا محرم وہ مرد ہے جس کے ساتھ اس عورت کا کبھی نکاح درست نہ ہو سکے جیسے باپ' بھائی' چچا' بھتیجا' بھانجا' نواسہ' پوتا اور عورت کو سفر کرنا بغیر اپنے خاوند اور محرم کے درست نہیں اس لیے کہ اس میں بڑے فساد ہیں۔

۲۵۱۴- (۱۰) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِسْتَاْذَنْتُ النَّبِيَّ ﷺ فِي الْجِهَادِ فَقَالَ جِهَادُكُنَّ الْحَجُّ۔(متفق علیه) (البخاری حدیث رقم ۲۸۷۵ وابن ماجه حدیث رقم ۲۹۰۱ واحمد فی المسند ۶/ ۶۷)

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے فرمایا: میں نے نبی ﷺ سے جہاد ❶ کرنے کے لیے اجازت مانگی تو آپ نے فرمایا: ''تمہارا جہاد حج ہے''۔ (بخاری ومسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ تمہارا جہاد حج ہے اور بخاری کی روایت میں ہے کہ تمہارا افضل جہاد حج مقبول ہے یعنی جہاد فرض نہیں ان کے حق

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



میں مقبول حج جہاد کے برابر ہے اور مقبول حج وہ ہے کہ جس میں گناہ نہیں۔

۲۵۱۵- (۱۱) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تُسَافِرُ اِمْرَاَةٌ مَسِیْرَةَ یَوْمٍ وَّلَیْلَةٍ اِلَّا وَ مَعَهَاذُوْ مَحْرَمٍ۔ (متفق علیه) (البخاری حدیث رقم ۱۰۸۸ ومسلم حدیث رقم ۴۱۳۔ ۱۳۳۸ و الترمذی حدیث رقم ۱۱۶۹ وابن ماجه حدیث رقم ۳۸۹۸ والدارمی حدیث رقم ۲۶۷۸ والمؤطا حدیث رقم ۳۷ من کتاب الاستئذان واحمد فی المسند ۲/ ۱۳)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کوئی عورت ایک دن اور رات کا سفر نہ کرے ❶ مگر یہ کہ اس کے ساتھ محرم ہو۔'' (بخاری و مسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ سفر نہ کرے الخ ابوداؤد کی روایت میں ہے کہ برید کا سفر نہ کرے اور برید آدھے دن کی مسافت ہے۔ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث میں بروایت مسلم آیا ہے کہ تین رات کا سفر نہ کرے اور یہ اختلاف سوال کرنے والوں کے مختلف ہونے کی وجہ سے ہے جیسا جس نے سوال کیا ویسا جواب پایا اور یہ مراد نہیں کہ جہاں تین دن کی نہی مذکور ہے وہاں ایک دن کا سفر جائز ہے یا ایک برید کا' چنانچہ بیہقی نے بھی تصریح کی ہے کہ مثلاً کسی نے پوچھا کہ ایک دن کا سفر عورت کرے؟ آپ نے فرمایا کہ نہیں پھر کسی نے کہا' دو دن کا' آپ نے فرمایا: نہیں' اور جس نے جیسا سنا اس نے ویسا ہی روایت کر دیا اور سب روایات صحیح ہیں اور مطلب سب کا یہی ہے کہ مطلق جس پر سفر کا نام آئے خواہ بہت ہو یا تھوڑا بے محرم روا نہیں ہے اور سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ کی گذشتہ روایت کا یہی مضمون ہے جس میں مطلق سفر کی نہی آئی ہے۔

۲۵۱۶- (۱۲) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ وَقَّتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِاَهْلِ الْمَدِیْنَةِ ذَالْحُلَیْفَةِ وَلِاَهْلِ الشَّامِ الْجُحْفَةَ وَلِاَهْلِ نَجْدٍ قَرْنَ الْمَنَازِلِ وَ لِاَهْلِ الْیَمَنِ یَلَمْلَمَ فَهُنَّ لَهُنَّ وَلِمَنْ اَتٰی عَلَیْهِنَّ مِنْ غَیْرِ اَهْلِهِنَّ لِمَنْ کَانَ یُرِیْدُ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَمَنْ کَانَ دُوْنَهُنَّ فَمُهَلُّهٗ مِنْ اَهْلِهٖ وَکَذَاكَ وَکَذَاكَ حَتّٰی اَهْلُ مَکَّةَ یُهِلُّوْنَ مِنْهَا۔ (متفق علیه) (البخاری حدیث رقم ۱۵۲۶ ومسلم حدیث رقم (۱۱۔ ۱۱۸۱) وابوداود حدیث رقم ۱۷۳۸ والنسائی حدیث رقم ۲۶۵۸ والدارمی حدیث رقم ۱۷۹۲ واحمد فی المسند ۱/ ۳۳۲)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے احرام باندھنے کی جگہ ❶ معین کی ذوالحلیفہ ❷ کو اہل مدینہ کے لئے، ❸ جحفہ کو شام والوں کے لئے' نجد والوں کے لئے قرن منازل ❹ اور یلملم ❺ کو اہل یمن کے لئے' پس یہ (میقات) ان شہر والوں کے لئے ہیں کہ جو مذکور ہوئے اور ❻ ان کے لئے کہ جو ان مقامات پر گذریں بغیر ان کے اہل سے اس شخص کے لئے کہ حج اور عمرہ کا ارادہ کرے' پس جو شخص ان مقامات کے اندر رہنے ❼ والا ہو تو اس کے احرام کی جگہ اس کے گھر سے ہے یہاں تک کہ مکہ والے مکہ سے احرام باندھیں۔'' (بخاری و مسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ احرام باندھنے کی جگہ الخ یہ وہ مقام ہیں جہاں سے حاجی کو احرام باندھنا ضروری ہوتا ہے اور بغیر احرام باندھے وہاں سے آگے بڑھنا جائز نہیں۔ ❷ مدینہ سے پانچ یا چھ میل پر ذوالحلیفہ ایک مقام ہے۔ ❸ جحفہ اس کو مہیعہ بھی کہتے ہیں یہ مکہ سے تین منزل پر ہے۔ ❹ قرن منازل مکہ سے دو منزل پر ہے اور یہ تمام دوسرے تمام میقات سے مکہ کی طرف نزدیک ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



❺ یلملم ایک پہاڑ ہے مکہ سے دو منزل پر' پاک و ہند کے لوگ جو حج کرنے جاتے ہیں وہ یہیں سے احرام باندھتے ہیں۔

❻ اور ان کے لئے کہ جو ان مقامات پر گزریں الخ یعنی مثلاً پاک و ہند کے حاجی جب سمندر میں یلملم کے مقابل پہنچتے ہیں تو احرام باندھ لیتے ہیں اسی طرح اور شہر والوں کا حال ہے کہ جب وہ کسی میقات پر ان میقات سے گذریں تو وہیں سے احرام باندھیں۔

❼ جو شخص کہ اندر رہنے والا ہو الخ یعنی جو لوگ میقات اور مکہ کے درمیان رہتے ہوں وہ اپنے گھر سے نکلتے وقت احرام باندھیں' اسی طرح جو لوگ خود مکہ میں رہتے ہیں وہ حج کا احرام اپنے گھر سے باندھیں اور عمرہ کا احرام حرم سے باہر جا کر اور افضل مقام عمرہ کے احرام کے لئے جعرانہ ہے پھر تنعیم جہاں سے اب اکثر لوگ عمرہ کا احرام باندھا کرتے ہیں اور وہ مکہ سے تین میل پر ہے اور مسجد عائشہ وہیں ہے۔

٢٥١٧ - (١٣) وَعَنْ جَابِرٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مُهَلُّ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ مِنْ ذِى الْحُلَيْفَةِ وَالطَّرِيْقُ الْاٰخَرُ الْجُحْفَةُ وَمُهَلُّ اَهْلِ الْعِرَاقِ مِنْ ذَاتِ عِرْقٍ وَمُهَلُّ اَهْلِ نَجْدٍ قَرْنٌ وَمُهَلُّ اَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمُ۔ (رواه مسلم) (مسلم حديث رقم ١٨ـ ١١٨٣ والنسائي حديث رقم ٢٦٥١)

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مدینہ والوں کے احرام کی جگہ ذوالحلیفہ ہے اور دوسرا راستہ جحفہ اور اہل عراق کے احرام کی جگہ ذات عرق ❶ ہے اور نجد والوں کے احرام کی جگہ قرن ہے اور اہل یمن کے احرام کی جگہ یلملم ہے۔'' (مسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ ذات عرق ہے الخ وہ مکہ سے مشرق کی جانب دو منزل پر ایک مقام ہے' علماء کا اس میں اختلاف ہے کہ یہ میقات نبی ﷺ نے مقرر کی ہے یا سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے اجتہاد سے مقرر ہوا اور بخاری میں تو اسی کی صراحت ہے کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے اجتہاد سے مقرر ہوا اور جنہوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے مقرر فرمایا ہے تو ان کی دلیل یہی حدیث ہے' دارقطنی نے اس حدیث کو ضعیف کہا ہے اس لئے کہ عراق نبی ﷺ کے زمانہ میں فتح نہیں ہوا تھا مگر دارقطنی کی یہ تعلیل معقول نہیں ہے اس لئے کہ شام بھی آپ کے وقت میں فتح نہیں ہوا تھا اور علماء کا اجماع ہے کہ یہ میقات شرعی ہیں۔

٢٥١٨ - (١٤) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ اِعْتَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَرْبَعَ عُمَرٍ كُلُّهُنَّ فِىْ ذِى الْقَعْدَةِ اِلَّا الَّتِىْ كَانَتْ مَعَ حَجَّتِهٖ عُمْرَةٌ مِّنَ الْحُدَيْبِيَّةِ فِىْ ذِى الْقَعْدَةِ وَعُمْرَةٌ مِّنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ فِىْ ذِى الْقَعْدَةِ وَ عُمْرَةٌ مِّنَ الْجِعِرَّانَةِ حَيْثُ قَسَمَ غَنَآئِمَ حُنَيْنٍ فِىْ ذِى الْقَعْدَةِ وَعُمْرَةٌ مَّعَ حَجَّتِهٖ۔ (متفق عليه) (البخاري حديث رقم ٤١٤٨' مسلم حديث رقم ٢١٧-١٢٥٣' ابو داود حديث رقم ١٩٩٤' الترمذي حديث رقم ٨١٥' الدارمي حديث رقم ١٧٨٧ واحمد في المسند ٣/ ١٣٤)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے چار عمرے ادا کئے' سب ❶ ذی قعدہ میں تھے' مگر صرف وہ عمرہ کہ جو آپ کے حج کے ساتھ تھا' ایک عمرہ حدیبیہ سے ذی القعدہ کے مہینہ میں' دوسرا عمرہ اس سے اگلے برس میں اور وہ بھی ذی قعدہ میں ہوا تیسرا عمرہ جعرانہ سے اس جگہ کہ غزوہ حنین کی غنیمت بانٹی یہ عمرہ بھی ذی قعدہ کے مہینہ میں ہوا اور چوتھا عمرہ ان کے حج کے ساتھ کہ ذوالحجہ میں تھا۔'' (بخاری مسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ سب ذی قعدہ میں الخ آپ نے تمام عمرے ذی قعدہ میں اس لئے کئے تا کہ کفار کی رسم ٹوٹ جائے کیونکہ وہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ایام حج میں عمرہ کو برا جانتے تھے اور اصل میں آپ نے تین ہی عمرے کئے کیونکہ حدیبیہ میں عمرہ پورا نہیں ہوا کافروں نے مکہ میں داخل نہیں ہونے دیا چنانچہ دوسرے سال اسی عمرہ کی قضاء کی' لہٰذا اس طرح سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی آئندہ حدیث جس میں حج سے پہلے دو عمرے کرنے کا ذکر ہے اس کے مخالف نہ ہوگی۔

۲۰۱۹- (۱۵) وَعَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ اِعْتَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ ذِي الْقَعْدَةِ قَبْلَ اَنْ يَّحُجَّ مَرَّتَيْنِ۔ (البخاری) (البخاری حدیث رقم ۱۷۸۱)

سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ذوالقعدہ کے مہینہ میں حج سے پہلے دو بار عمرے کئے۔ (بخاری)

## اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ (دوسری فصل)

۲۰۲۰- (۱۶) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ عَلَيْكُمُ الْحَجَّ فَقَامَ الْاَقْرَعُ بْنُ حَابِسٍ فَقَالَ اَفِيْ كُلِّ عَامٍ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ لَوْ قُلْتُهَا نَعَمْ لَوَجَبَتْ وَلَوْ وَجَبَتْ لَمْ تَعْمَلُوْا بِهَا وَلَمْ تَسْتَطِيْعُوْا وَالْحَجُّ مَرَّةٌ فَمَنْ زَادَ فَتَطَوُّعٌ۔ (رواه احمد والنسائي و الدارمي) (ابوداود حدیث رقم ۱۷۲۱ والنسائی حدیث رقم ۲۶۲۰ وابن ماجه حدیث رقم ۲۸۸۶ والدارمی حدیث رقم ۱۷۸۸ واحمد فی المسند ۱/ ۲۵۵)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے لوگو! اللہ تعالیٰ نے تم پر حج فرض کیا ہے'' اقرع بن حابس رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور کہا' اے اللہ کے رسول! کیا ہر سال میں حج فرض ہے؟ آپ نے فرمایا: ''اگر میں اس کے لئے ہاں کہتا تو واجب ہو جاتا اور اگر واجب ہو جاتا تو تم اس کو نہ کر سکتے اور نہ طاقت رکھتے اور حج ایک ہی بار فرض ہے اور جو ایک بار سے زیادہ کرے تو وہ نفل ہے۔'' (احمد و نسائی و دارمی)

**حکم الحدیث**: اس کی سند صحیح ہے۔

۲۰۲۱- (۱۷) وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ مَّلَكَ زَادًا وَّرَاحِلَةً تُبَلِّغُهٗ اِلٰى بَيْتِ اللّٰهِ وَلَمْ يَحُجَّ فَلَا عَلَيْهِ اَنْ يَّمُوْتَ يَهُوْدِيًّا اَوْنَصْرَانِيًّا وَ ذٰلِكَ اَنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰى يَقُوْلُ وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا۔ (رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ) وَ قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَ فِيْ اِسْنَادِهٖ مَقَالٌ وَ هِلَالُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ مَجْهُوْلٌ وَالْحَارِثُ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيْثِ۔ (الترمذی حدیث رقم ۸۱۲)

سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص کہ سفر خرچ اور سواری کا مالک ہو کہ وہ اس کو بیت اللہ تک پہنچا دے اور اس نے حج نہ کیا تو اس بات میں اس پر فرق نہیں کہ وہ یہودی یا نصرانی ہو کر مرے ❶ اور یہ اس لئے ہے کہ اللہ تعالیٰ بابرکت و برتر نے فرمایا اور اللہ تعالیٰ کے لیے واجب ہے لوگوں پر خانہ کعبہ کا حج کرنا اس پر کہ جو اس کے زادِ راہ کی طاقت رکھے۔'' (یہ ترمذی نے روایت کی) اور کہا یہ حدیث غریب ہے اور اس کی سند میں کلام ہے اور ہلال بن عبداللہ مجہول ہے اور حارث حدیث میں ضعیف ہے۔

**حکم الحدیث**: اس کی سند ضعیف ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



**فوائد الحدیث:** ❶ یہودی یا نصرانی ہو کر مرے الخ حجۃ اللہ میں ہے کہ تارک حج کو یہود اور نصاریٰ سے اس لیے تشبیہ دی ہے کہ عرب کے مشرک تو حج کرتے ہیں لیکن یہود اور نصاریٰ حج نہیں کرتے اور حج میں جو عقلی مصلحت ہے وہ یہ ہے سنت ابراہیم کی موافقت ہو اور اللہ تعالیٰ کا بول بالا ہو اور اللہ کی نعمتوں کو یاد کرے۔

۲۰۲۲ - (۱۸) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا صَرُوْرَةَ فِي الْإِسْلَامِ (رواه ابوداؤد)

(ابوداود حدیث رقم ۱۷۲۹ واحمد فی المسند ۱/ ۳۱۲)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اسلام میں صرورت نہیں۔'' ❶ (ابوداؤد)

**فوائد الحدیث:** ❶ اسلام میں صرورت نہیں الخ حج نہ کرنے کو صرورت کہتے ہیں حاصل یہ ہے کہ اسلام میں یہ عادت بہت بری ہے۔

۲۰۲۳ - (۱۹) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَرَادَ الْحَجَّ فَلْيُعَجِّلْ (رواه ابوداؤد والدارمي) (ابوداود حدیث رقم ۱۷۳۲ وابن ماجه حدیث رقم ۲۸۸۳ والدارمی حدیث رقم ۱۷۸٤ واحمد فی المسند ۱/ ۲۱٤)

انہی (سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو حج کا ارادہ کرے تو اسے چاہئے کہ وہ جلدی کرے۔'' ❶ (ابوداؤد دارمی)

**حکم الحدیث:** یہ حدیث لغیرہ ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ کہ جلدی کرے الخ ابن ماجہ کی روایت میں اتنا زیادہ ہے کیونکہ کبھی آدمی بیمار ہو جاتا ہے کبھی کوئی چیز گم ہو جاتی ہے کبھی کوئی ضرورت پیش آ جاتی ہے یعنی احتمال ہے کہ دیر کرنے میں یہ واقعات درپیش ہوں اور حج نہ کر سکے اور مر جائے تو ایک فرض کا تارک ہو کر مرا' امام ابوحنیفہ اور امام مالک اور امام احمد رحمہ اللہ کے نزدیک حج علی الفور واجب ہے یعنی جب حج فرض ہو اور موسم جانے کا ہو اور قافلہ بہم پہنچے اگر قافلہ کی احتیاج ہو تو اسی سال حج کرے دوسرے سال تک تاخیر نہ کرے' اگر تاخیر کرے گا تو فاسق ہو گا اور اس کی گواہی قبول نہ کی جائے گی اور اگر اس کا اسباب جاتا رہے گا تو فرض اس کے ذمہ رہے گا' امام محمد اور امام شافعی رحمہ اللہ کے نزدیک واجب علی التراخی یعنی اخیر عمر تک اس کی تاخیر جائز ہے مگر یہ کہ حج کے فوت ہو جانے کا گمان ہو تو تاخیر نہ کرے اور حق بات یہی ہے کہ جب حج فرض ہو جائے تو فی الفور واجب ہے آج کل جو قرعہ کا طریقہ رائج ہے تو آدمی اس میں مجبور ہے کہ جب تک نام نہ نکلے حج کو نہیں جا سکتا' تو اس مجبوری کی حالت میں اگر آدمی فوت ہو جائے تو اس پر کچھ گناہ نہیں ہے' ہاں سال بسال درخواست دیتے رہنا لازمی امر ہے۔

۲۰۲٤ - (۲۰) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَابِعُوْا بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ فَإِنَّهُمَا يَنْفِيَانِ الْفَقْرَ وَالذُّنُوْبَ كَمَا يَنْفِي الْكِيْرُ خَبَثَ الْحَدِيْدِ وَالذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَلَيْسَ لِلْحَجَّةِ الْمَبْرُوْرَةِ ثَوَابٌ إِلَّا الْجَنَّةُ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ)

(الترمذی حدیث رقم ۸۱۰ والنسائی حدیث رقم

سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''متواتر ❶ حج اور عمرہ کرو' کیونکہ یہ دونوں فقر کو دور کرتے ہیں اور گناہوں کو جیسے بھٹی دور کرتی ہے لوہے' سونے اور چاندی کی میل اور مقبول حج کے لیے ثواب نہیں ہے مگر بہشت۔'' (روایت کی یہ ترمذی اور نسائی نے)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



(۲٦٣٠

**حکم الحدیث:** اس کی سند حسن ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ متواتر حج کرواؒلخ یعنی حج کے بعد عمرہ کرو عمرہ کے بعد حج یا مراد یہ ہے کہ حج قران کرو کہ اس میں حج اور عمرہ دونوں ہوتے ہیں اور فقر سے حدیث میں فقر ظاہر یا فقر باطن مراد ہے یعنی آدمی مال دار ہو جاتا ہے یا دل غنی ہو جاتا ہے۔

٢٥٢٥- (٢١) وَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ عُمَرَ اِلٰى قَوْلِهٖ خَبَثَ الْحَدِيْدِ۔ (ابن ماجه حديث رقم ٢٨٨٧ واحمد فى المسند ١/ ٣٨٧)

اور احمد' ابن ماجہ نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے نقل کی لفظ خبث الحدید تک۔

٢٥٢٦- (٢٢) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَايُوْجِبُ الْحَجَّ قَالَ الزَّادُ وَالرَّاحِلَةُ۔ (رواه الترمذى و ابن ماجة) (الترمذى حديث رقم ٨١٣ وابن ماجه حديث رقم ٢٨٩٧)

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' ایک شخص نبی ﷺ کی طرف آیا اور عرض کیا' اے اللہ کے رسول! حج کو کیا چیز واجب کرتی ہے؟ آپ نے فرمایا: "توشہ ❶ اور سواری۔" (ترمذی وابن ماجہ)

**حکم الحدیث:** اس کی سند ضعیف ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ یعنی قرآن میں جو آیا ہے کہ جو طاقت رکھے حج کی راہ کی' اس سے مراد یہ ہے کہ کھانے اور سواری کا خرچ اس کے پاس اس قدر ہو جائے کہ اس کے آنے جانے اور وہاں رہنے کے لئے کافی ہو تو حج فرض ہو گیا اور ابھی گزرا کہ امام ابوحنیفہ' امام مالک اور امام احمد رحمہ اللہ کے نزدیک اس پر فی الفور حج واجب ہے اور امام شافعی اور امام محمد رحمہ اللہ کے نزدیک واجب علی التراخی ہے مگر جب فوت ہونے کا گمان ہو تو ان کے نزدیک بھی فی الفور واجب ہے۔

٢٥٢٧- (٢٣) وَعَنْهُ قَالَ سَاَلَ رَجُلٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ مَا الْحَاجُّ قَالَ الشَّعِثُ التَّفِلُ فَقَامَ اٰخَرُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُّ الْحَجِّ اَفْضَلُ قَالَ الْعَجُّ وَالثَّجُّ فَقَامَ اٰخَرُ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَا السَّبِيْلُ قَالَ زَادٌ وَ رَاحِلَةٌ۔ (رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ فِيْ سُنَنِهٖ) اِلَّا اَنَّهٗ لَمْ يَذْكُرِ الْفَصْلَ الْاَخِيْرَ۔ (ابن ماجه حديث رقم ٢٨٩٦ والبغوى فى شرح السنة حديث رقم ١٨٤٧)

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا کون سی چیزیں حج میں زیادہ ثواب رکھتی ہیں؟ آپ نے فرمایا: "بلند کرنا آواز کا لبیک کہنے کے ساتھ (صفت) ❶ اور بہانا خون کا" پھر ایک اور شخص کھڑا ہوا اس نے کہا اے اللہ کے رسول! سبیل کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: "توشہ اور سواری۔" (روایت کی یہ شرح السنہ میں اور روایت کیا ابن ماجہ نے اپنی سنن میں) مگر اخیر کی عبارت ذکر نہیں کی۔ ❷

**حکم الحدیث:** یہ حدیث شواہد کی وجہ سے حسن ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ اور خون کا بہانا یعنی قربانی کا ہدی کا۔

❷ مگر اخیر کی عبارت ذکر نہیں کی یعنی فقام اٰخر فقال یا رسول اللہ سے آخر تک۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



٢٥٢٨- (٢٤) وَعَنْ اَبِیْ رَزِیْنِ الْعُقَیْلِیِّ اَنَّهٗ اَتَی النَّبِیَّ ﷺ فَقَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اَبِیْ شَیْخٌ کَبِیْرٌ لَا یَسْتَطِیْعُ الْحَجَّ وَلَا الْعُمْرَةَ وَلَا الظَّعْنَ قَالَ حُجَّ عَنْ اَبِیْكَ وَاعْتَمِرْ۔ (رَوَاهُ التِّرْمَذِیُّ وَ اَبُوْدَاوٗدَ وَ النَّسَائِیُّ) وَقَالَ التِّرْمَذِیُّ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ۔ (ابوداود حدیث رقم ١٨١٠ والترمذی حدیث رقم ٩٣٠ والنسائی حدیث رقم ٢٦٢١ وابن ماجه حدیث رقم ٢٩٠٦ واحمد فی المسند ٤/ ١٠)

سیدنا ابورزین عقیلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ نبی ﷺ کے پاس آئے اور کہا' اے اللہ کے رسول! میرا باپ بہت بوڑھا ہے جو حج اور عمرہ ❶ اور سوار ہونے کی طاقت نہیں رکھتا' آپ نے فرمایا: ''اپنے باپ کی طرف سے حج اور عمرہ کر۔'' (روایت کی یہ ترمذی ابوداؤد اور نسائی نے کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔)

**حکم الحدیث**: اس کی سند صحیح ہے۔

**فوائد الحدیث**: ❶ حج اور عمرہ کی طاقت نہیں رکھتا الخ یعنی حج اور عمرہ کے افعال نہیں کر سکتا اور نہ ہی سوار ہو کر ان کے لئے جا سکتا ہے۔

٢٥٢٩- (٢٥) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ سَمِعَ رَجُلًا یَقُوْلُ لَبَّیْكَ عَنْ شُبْرُمَةَ؟ قَالَ مَنْ شُبْرُمَةُ قَالَ اَخٌ لِّیْ اَوْ قَرِیْبٌ لِّیْ' قَالَ اَحَجَجْتَ عَنْ نَّفْسِكَ' قَالَ لَا قَالَ حُجَّ عَنْ نَّفْسِكَ ثُمَّ حُجَّ عَنْ شُبْرُمَةَ (رواه الشافعی و ابوداوٗد و ابن ماجة) (ابوداود حدیث رقم ١٨١١ وابن ماجه حدیث رقم ٢٩٠٣)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو سنا جو کہہ رہا تھا لبیک شبرمہ کی طرف سے' آپ نے فرمایا: ''شبرمہ کون ہے؟'' اس نے کہا' میرا بھائی ہے یا کہا میرا قریبی ہے' آپ نے فرمایا: ''کیا تو اپنی طرف سے حج کر چکا ہے؟'' اس نے کہا نہیں' آپ نے فرمایا: ''(پہلے) اپنی طرف سے حج کر پھر ❶ شبرمہ کی طرف سے حج کر۔'' (شافعی و ابوداؤد و ابن ماجہ)

**حکم الحدیث**: اس کی سند صحیح ہے۔

**فوائد الحدیث**: ❶ پھر شبرمہ کی طرف سے حج کر الخ اس حدیث سے ثابت ہوا کہ نائب ہو کر دوسرے کی طرف سے حج کرنا درست ہے لیکن یہ ضروری ہے کہ اس سے پہلے اپنا فرض ادا کر چکا ہو' یہی قول احمد اور شافعی کا اور اصحاب حدیث کا ہے۔

٢٥٣٠- (٢٦) وَعَنْهُ قَالَ وَقَّتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِاَهْلِ الْمَشْرِقِ الْعَقِیْقَ (رواه الترمذی و ابوداوٗد) (ابوداود حدیث رقم ١٧٤٠ والترمذی حدیث رقم ٨٣٢)

انہی (سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے مشرق ❶ والوں کے لئے عقیق احرام کی جگہ معین کی۔ (ترمذی وابوداؤد)

**حکم الحدیث**: اس کی سند ضعیف ہے۔

**فوائد الحدیث**: ❶ مشرق والوں کے لئے عقیق الخ اہل مشرق سے اہل عراق مراد ہیں سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث میں گزر چکا ہے اور ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی آئندہ حدیث میں آئے گا کہ اہل عراق کا میقات ذات عرق ہے اور اس حدیث میں عقیق فرمایا ہے' تو غرض یہ ہے کہ اہل عراق کے دو میقات ہیں جیسے مدینہ والوں کے لئے دو میقات ذوالحلیفہ اور جحفہ ہیں' دونوں مقامات سے احرام باندھ سکتے ہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اور عقیق ایک جگہ کا نام ہے کہ محاذی ہے ذات عرق کے اور مشرق والوں سے وہ لوگ مراد ہیں کہ ان کے گھر حرم سے باہر مکہ کے شرقی جانب میں ہیں اور وہی عراقی کہلاتے ہیں جو اگلی حدیث میں مذکور ہیں۔

۲۰۳۱- (۲۷) وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَقَّتَ لِاَهْلِ الْعِرَاقِ ذَاتَ عِرْقٍ (رواه ابوداوٗد و النسائی) (ابوداود حدیث رقم ۱۷۳۹ والنسائی حدیث رقم ۲۶۵۶)

ام المؤمنین سیدہ عائشہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے عراق والوں کے لئے (احرام کی جگہ) ذات عرق معین فرمائی۔ (ابوداؤد ونسائی)

**حکم الحدیث**: اس کی سند صحیح ہے۔

۲۰۳۲- (۲۸) وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ مَنْ اَهَلَّ بِحَجَّةٍ اَوْ عُمْرَةٍ مِّنَ الْمَسْجِدِ الْاَقْصٰى اِلَى الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ غُفِرَلَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَمَا تَاَخَّرَ اَوْ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ (رواه ابوداوٗد و ابن ماجة) (ابوداود حدیث رقم ۱۷٤۱ وابن ماجه حدیث رقم ۳۰۰۱ واحمد فی المسند ٦/ ۲۹۹)

ام المؤمنین سیدہ ام سلمہ ؓ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا' فرماتے تھے: ''جو شخص حج یا عمرہ کا احرام باندھے بیت المقدس سے مسجد الحرام ❶ تک' بخشے جاتے ہیں اس کے وہ گناہ کہ جو پہلے کئے اور وہ گناہ کہ جو پیچھے (بعد میں) کرے گا'' یا آپ نے فرمایا: ''اس کے لئے بہشت واجب ہوتی ہے۔'' (ابوداؤد وابن ماجہ)

**حکم الحدیث**: اس کی سند ضعیف ہے۔

**فوائد الحدیث**: ❶ مسجد الحرام تک الخ یعنی بیت المقدس سے احرام باندھا اور مکہ میں آ کر عمرہ ادا کیا اور احرام کھولا اور جب آدمی بیت المقدس سے احرام باندھ کر مکہ کی طرف آتا ہے تو راستہ میں مدینہ منورہ آتا ہے پس مشرف ہوتا ہے ساتھ افضل مقامات کے اول' اوسط اور آخر میں' اس سبب سے یہ ثواب عظیم پاتا ہے اور بعض نے کہا اس حدیث میں اشارہ ہے کہ احرام کی جگہ جتنی دور ہوگی اتنا ہی ثواب زیادہ ہوگا اور احرام کی جگہ سے پہلے احرام باندھنا احناف کے نزدیک افضل ہے اور یہ اس وقت ہے کہ جب ممنوعات احرام سے بچ سکے ورنہ میقات سے افضل ہے اور حج کے ماہ سے پہلے حج کا احرام باندھنا جائز نہیں۔

## اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ (تیسری فصل)

۲۰۳۳- (۲۹) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ اَهْلُ الْيَمَنِ يَحُجُّوْنَ فَلَا يَتَزَوَّدُوْنَ وَيَقُوْلُوْنَ نَحْنُ الْمُتَوَكِّلُوْنَ فَاِذَا قَدِمُوْا مَكَّةَ سَاَلُوا النَّاسَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى: وَتَزَوَّدُوْا فَاِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوٰى۔ (رواه البخاری) (البخاری حدیث رقم ۱۵۲۳ وابوداود حدیث رقم ۱۷۳۰)

سیدنا ابن عباس ؓ سے روایت ہے یمن والے حج کرتے تھے تو وہ توشہ نہیں لیتے تھے اور کہتے کہ ہم توکل کرنے والے ہیں اور جب مکہ میں آتے تو لوگوں سے مانگتے' تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی: ''اور توشہ لو (اور سوال سے بچو) کیوں کہ بہتر توشہ (سوال سے) بچنا ہے۔'' (بخاری)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



**حکم الحدیث:** اس کی سند صحیح ہے۔

۲۵۳۴- (۳۰) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ عَلَى النِّسَآءِ جِهَادٌ قَالَ نَعَمْ عَلَيْهِنَّ جِهَادٌ لَا قِتَالَ فِيْهِ' اَلْحَجُّ وَالْعُمْرَةُ (رواه ابن ماجة) (ابن ماجه حديث رقم ۲۹۰۱)

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے میں نے کہا' اے اللہ کے رسول! عورتوں پر جہاد ہے؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں' ❶ عورتوں پر ایسا جہاد ہے کہ اس میں لڑائی نہیں' وہ حج اور عمرہ ہیں۔'' (ابن ماجہ)

**حکم الحدیث:** اس کی سند صحیح ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ ہاں عورتوں پر ایسا جہاد ہے الخ یعنی حج وعمرہ میں لڑائی تو نہیں لیکن مشقت سفر اور مفارقت گھر کے لوگوں کی اور وطن کی ایسی ہوتی ہے جیسے جہاد میں ہوتی ہے اور وہ عورتوں کے حق میں بمنزلہ جہاد کے ہے۔

۲۵۳۵- (۳۱) وَعَنْ اَبِي اُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَّمْ يَمْنَعْهُ مِنَ الْحَجِّ حَاجَةٌ ظَاهِرَةٌ اَوْ سُلْطَانٌ جَائِرٌ اَوْ مَرَضٌ حَابِسٌ فَمَاتَ وَ لَمْ يَحُجَّ فَلْيَمُتْ اِنْ شَآءَ يَهُوْدِيًّا وَ اِنْ شَآءَ نَصْرَانِيًّا۔ (رواه الدارمي) (الدارمي حديث رقم ۱۷۸۵)

سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص کہ اس کو حج سے منع نہ کیا ❶ ظاہری ضرورت نے یا ظالم بادشاہ نے یا بند کرنے والے مرض نے' پس وہ مر گیا اور حج نہ کیا' تو چاہے کہ وہ یہودی ہو کر مرے اور چاہے نصرانی ہو کر۔'' (دارمی)

**حکم الحدیث:** اس کی سند ضعیف ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❷ ظاہری حاجت سے سواری اور زادراہ کا نہ ہونا مراد ہے اور بیمار ہونا اور بادشاہ ظالم کے خوف سے ڈرنا اپنی جان و مال کے تلف ہونے پر تو اسی طرح بیماری کہ اس سے سفر نہ ہو سکے حج کا مانع ہے' پس اندھے اور فالج والے پر حج فرض نہیں' حاصل ساری حدیث کا یہ ہے کہ جس کے پاس سواری اور خرچ راہ ہو اور کوئی بادشاہ ظالم اور بیماری بھی مانع نہ ہو اور باوجود اس کے حج نہ کرے تو چاہے یہودی ہو کر مرے چاہے نصرانی ہو کر اللہ تعالیٰ کو اس کی کچھ پرواہ نہیں۔

۲۵۳۶- (۳۲) وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم اَنَّهٗ قَالَ اَلْحَاجُّ وَالْعُمَّارُ وَفْدُ اللّٰهِ اِنْ دَعَوْهُ اَجَابَهُمْ وَاِنِ اسْتَغْفَرُوْهُ غَفَرَلَهُمْ۔ (رواه ابن ماجه) (ابن ماجه حديث رقم ۲۸۹۲)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''حج اور عمرہ کرنے والے اللہ تعالیٰ کے مہمان ہیں' اگر وہ اللہ تعالیٰ سے دعا مانگتے ہیں تو وہ ان کی دعا قبول کرتا ہے اور اگر اس سے بخشش چاہتے ہیں تو وہ ان ❶ کو بخشتا ہے۔'' (ابن ماجہ)

**حکم الحدیث:** اس کی سند ضعیف ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ ان کو بخشتا ہے کیونکہ مہمان کی خواہش ضرور پوری کی جاتی ہے۔

۲۵۳۷- (۳۳) وَعَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ وَفْدُ اللّٰهِ ثَلَاثَةٌ اَلْغَازِيُ وَالْحَاجُّ وَ الْمُعْتَمِرُ (رواه النسائي و البيهقي في شعب الايمان) (ابن ماجه حديث رقم ۲۸۹۳)

انہی (سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا' آپ فرماتے تھے: ''اللہ تعالیٰ کے تین مہمان ہیں' جہاد کرنے والے' حج کرنے والے اور عمرہ کرنے والے۔'' (نسائی' بیہقی فی شعب الایمان)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



**حکم الحدیث:** اس کی سند حسن ہے۔

۲۵۳۸- (۳۴) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا لَقِيْتَ الْحَاجَّ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ وَصَافِحْهُ وَمُرْهُ أَنْ يَّسْتَغْفِرَلَكَ قَبْلَ أَنْ يَّدْخُلَ بَيْتَهٗ فَإِنَّهٗ مَغْفُوْرٌ لَّهٗ۔ (رواه احمد) (احمد فی المسند ۲/ ۶۹)

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس وقت کہ تو حاجی سے ملاقات کرے تو اس پر سلام کر اور اس سے مصافحہ کر اور اس سے کہہ کہ وہ تیرے لئے بخشش چاہے ❶ اس سے پہلے کہ وہ اپنے گھر میں داخل ہو کیوں کہ وہ بخشش کیا گیا ہے۔'' (احمد)

**حکم الحدیث:** اس کی سند ضعیف ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ اس سے پہلے کہ اپنے گھر میں داخل ہوالخ کیونکہ وہ ابھی تک اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہے اور دنیا کے کاروبار اور اپنے اہل وعیال میں مشغول نہیں ہوا، وہ گناہوں سے پاک ہے، اس کی دعا قبول ہوگی اور عمرہ کرنے والا اور جہاد کرنے والا اور طالب علم بھی حاجی کے حکم میں ہے یعنی یہ جب اپنے گھر کو آئیں تو ان سے بھی گھر میں داخل ہونے سے پہلے اسی طرح سلام وغیرہ کر کے بخشش کی دعا کرائے کیونکہ وہ بھی مغفور ہیں۔

۲۵۳۹- (۳۵) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ خَرَجَ حَاجًّا أَوْ مُعْتَمِرًا أَوْ غَازِيًا ثُمَّ مَاتَ فِيْ طَرِيْقِهٖ كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ أَجْرَ الْغَازِيْ وَالْحَاجِّ وَ الْمُعْتَمِرِ۔ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ) (البیهقی حدیث رقم ۴۱۰۰)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص حج یا عمرہ یا جہاد کے ارادہ سے نکلا پھر اس راستہ میں مر گیا تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے جہاد کرنے والے، حج کرنے والے اور عمرہ کرنے والوں کا ثواب لکھتا ہے۔'' (یہ بیہقی نے شعب الایمان میں نقل کی۔)

**حکم الحدیث:** اس کی سند ضعیف ہے۔

# بَابُ الْإِحْرَامِ وَالتَّلْبِيَةِ

## احرام باندھنے اور لبیک کہنے کے بیان میں

## اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ (پہلی فصل)

۲۵۴۰- (۱) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أُطَيِّبُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لِإِحْرَامِهٖ قَبْلَ أَنْ يُّحْرِمَ وَلِحِلِّهٖ قَبْلَ أَنْ يَّطُوْفَ بِالْبَيْتِ بِطِيْبٍ فِيْهِ مِسْكٌ كَأَنِّيْ أَنْظُرُ إِلٰى وَبِيْصِ الطِّيْبِ فِيْ مَفَارِقِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ مُحْرِمٌ۔ (متفق عليه) (البخاری حدیث رقم ۱۵۳۹ ومسلم حدیث رقم (۳۷۔ ۱۱۸۹) وابو داود حدیث

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں خوشبو ❶ لگاتی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کے احرام کے لیے احرام باندھنے سے پہلے اور ان کے احرام سے نکلنے ❷ سے پہلے خانہ کعبہ کے طواف کرنے سے ساتھ خوشبوئی کے، کہ اس میں مشک ہوتا تھا گویا کہ میں خوشبوئی کی چمک کی طرف دیکھتی ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مانگ میں اور وہ محرم ہوتے تھے۔''

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



رقم ۱۷٤٥ والترمذی حدیث رقم ۹۱۷ والنسائی حدیث رقم ۲٦۹۳ وابن ماجه حدیث رقم ۲۹۲٦ والموطا حدیث رقم ۱۷ من کتاب الحج' والدارمی حدیث رقم ۱۸۳ واحمد فی المسند ٦/ ۹۸)

(بخاری ومسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ میں خوشبو لگاتی تھی رسول اللہ ﷺ کو الخ اس سے معلوم ہوا کہ خوشبو کا استعمال کرنا احرام سے پہلے مستحب اور جائز ہے اس کی خوشبو کا باقی رہنا اور اثر کا بعد احرام باندھنے کے اور حالت احرام میں ابتداءً خوشبو لگانا حرام ہے۔ ❷ احرام سے نکلنے سے الخ اس سے معلوم ہوا کہ جمرہ عقبہ کی رمی کے بعد خوشبو کا استعمال مباح ہے اور حلق بھی روا ہے اگر چہ ابھی طواف افاضہ نہ کیا ہو۔

٢٥٤١ - (٢) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يُهِلُّ مُلَبِّدًا يَقُوْلُ (لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ) لَا يَزِيْدُ عَلٰى هٰؤُلَآءِ الْكَلِمَاتِ۔ **(متفق عليه)** (البخاری حدیث رقم ۱٥٤٠ ومسلم حدیث رقم ۲۱-۱۱۸٤ وابوداود حدیث رقم ۱۷٤۷ وابن ماجه حدیث رقم ۳۰٤۷ والدارمی حدیث رقم ۱۸۰۸ واحمد فی المسند ۲/ ۱۳۱)

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ آواز بلند کرتے تھے تلبید ❶ کیے ہوئے' کہتے: ''حاضر ہوں ❷ تیری خدمت میں یا الٰہی! تیری خدمت میں حاضر ہوں' تیری خدمت میں حاضر ہوں' تیرا کوئی شریک نہیں' تیری خدمت میں حاضر ہوں' تحقیق سب تعریف' نعمت تیرے لیے ہے اور بادشاہت' نہیں کوئی شریک تیرے لیے' ان کلمات پر زیادتی نہ کرتے تھے۔'' (بخاری ومسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ تلبید کئے ہوئے الخ تلبید کہتے ہیں گوند وغیرہ سے سر کے بالوں کے چپکانے کو تاکہ بال گرد وغبار سے خراب نہ ہوں۔ ❷ حاضر ہوں میں تیری خدمت میں الخ یہ لبیک اور تلبیہ کے معنی ہیں' یہ اس ذکر کو کہتے ہیں جو احرام باندھنے کے وقت لبیک کے لفظ کے ساتھ ملا کر پکارتے ہیں نبی ﷺ اس ذکر کو احرام باندھنے کے بعد ہر ایک نماز کے بعد اور بلندی و پستی پر چڑھتے اور اترتے وقت اور لوگوں کے ملنے کے وقت پڑھتے تھے' تمام روایات میں یہ تلبیہ متفق علیہ ہے اس میں کوئی اختلاف نہیں۔

٢٥٤٢ - (٣) وَعَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اَدْخَلَ رِجْلَهٗ فِي الْغَرْزِ وَاسْتَوَتْ بِهٖ نَاقَتُهٗ قَائِمَةً اَهَلَّ مِنْ عِنْدِ مَسْجِدِ ذِى الْحُلَيْفَةِ۔ **(متفق عليه)** (البخاری حدیث رقم ۲۸٦٥ ومسلم حدیث رقم ۲۷-۱۱۸۷ وابوداود حدیث رقم ۱۷۷۳ والنسائی حدیث رقم ۲۷٥۷ وابن ماجه حدیث رقم ۲۹۱٦ والدارمی حدیث رقم ۱۹۲۹ والموطا حدیث رقم ۲۹ من کتاب الحج واحمد فی المسند ۲/ ۱۸)

انہی (سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ جب ❶ پاؤں رکاب میں داخل کرتے اور آپ کو آپ کی اونٹنی لے کر برابر کھڑی ہو جاتی تو آپ مسجد ذی الحلیفہ کے نزدیک تلبیہ پکارتے۔ (بخاری ومسلم)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



**فوائد الحدیث:** ❶ جب اپنا پاؤں رکاب میں داخل کرتے الخ امام شافعی رحمہ اللہ کا بھی قول ہے کہ جب اونٹنی پر سوار ہو تو لبیک پکارے اور احناف کے نزدیک دوگانہ احرام پڑھ کر لبیک پکارے سیدنا سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ نے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہا مجھے تعجب ہے کہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے اس باب میں اختلاف کیا ہے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا میں اس کو سب سے زیادہ جانتا ہوں' آپ نے حج کی لبیک پکاری جب دوگانہ سے فارغ ہوئے' بعض نے اس کو سنا اور یاد رکھا' پھر آپ نے لبیک پکاری جب اونٹ پر سوار ہوئے' بعض نے اس کو سنا اور یاد رکھا اور کہنے لگے آپ نے لبیک پکاری جب اونٹ پر سوار ہوئے پھر جب میدان کی اونچائی پر گئے وہاں بھی لبیک پکاری' بعض نے اس کو سنا اور یاد رکھا کہ آپ نے اس وقت لبیک پکاری اور درحقیقت آپ نے جہاں دوگانہ پڑھا وہیں لبیک پکاری تھی روایت کیا اس کو ابوداؤد نے اور اس سے تمام روایات میں تطبیق حاصل ہو جاتی ہے۔ از حاشیہ مشکوۃ۔

٢٥٤٣ - (٤) وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ نَصْرُخُ بِالْحَجِّ صُرَاخًا۔ (مسلم) (مسلم حدیث رقم (٢١١ـ ١٢٤٧) واحمد فی المسند ٣/ ٥)

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ روانہ ہوئے تو ہم زور زور سے ❶ حج کا تلبیہ پکارتے تھے۔ (مسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ چلاتے تھے الخ اس میں شک نہیں کہ نبی ﷺ اور آپ کے تمام اصحاب کی نیت گھر سے چلتے وقت حج کی تھی اور سرف میں پہنچ کر آپ نے صحابہ رضی اللہ عنہم کو نسک ثلاثہ میں اختیار دیا تو اس حدیث میں ابتداء کا بیان ہے اور خود سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ کا قول خرجنا الخ اس پر صریح دلیل ہے۔

٢٥٤٤ - (٥) عَنْ اَنَسٍ قَالَ كُنْتُ رَدِیْفَ اَبِیْ طَلْحَةَ وَاِنَّهُمْ لَیَصْرُخُوْنَ بِهِمَا جَمِیْعًا اَلْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ۔ (رواہ البخاری) (البخاری حدیث رقم ١٥٦٢ ومسلم حدیث رقم (١١٨ـ ١٢١١) وابوداود حدیث رقم ١٧٧٩ وابن ماجه حدیث رقم ٣٠٠٠ والموطا حدیث رقم ٣٦ من كتاب الحج)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' میں ابوطلحہ کے پیچھے سواری پر بیٹھا ہوا تھا اور تحقیق ❶ صحابہ رضی اللہ عنہم چلاتے تھے ساتھ دونوں کے اکٹھے یعنی حج اور عمرہ ❷ کے۔ (بخاری)

**فوائد الحدیث:** ❶ اور تحقیق صحابہ یعنی اکثر صحابہ رضی اللہ عنہم۔ ❷ یعنی حج اور عمرہ کے یہ اس وقت کی بات ہے جب نبی ﷺ نے ان کو اختیار دیا نسک ثلاثہ میں اور حج اور عمرہ کی ایک ساتھ نیت کرنے کو قران کہتے ہیں یعنی ایک ہی احرام سے حج اور عمرہ ادا کرنا۔

٢٥٤٥ - (٦) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَمِنَّا مَنْ اَهَلَّ بِعُمْرَةٍ وَمِنَّا مَنْ اَهَلَّ بِحَجٍّ وَّعُمْرَةٍ وَمِنَّا مَنْ اَهَلَّ بِالْحَجِّ وَ اَهَلَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِالْحَجِّ فَاَمَّا مَنْ اَهَلَّ بِعُمْرَةٍ فَحَلَّ وَ اَمَّا مَنْ اَهَلَّ بِالْحَجِّ اَوْ جَمَعَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَلَمْ یَحِلُّوْا حَتّٰی كَانَ یَوْمُ النَّحْرِ۔ (متفق علیه)

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے' ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حجۃ الوداع کے سال نکلے پس ❶ بعض ہم میں سے وہ تھے کہ جنہوں نے احرام باندھا ساتھ صرف عمرہ کا اور بعض ہم میں سے وہ تھے کہ جنہوں نے احرام باندھا ساتھ حج اور عمرہ کا اور بعض ہم میں سے وہ تھے کہ جنہوں نے احرام باندھا ساتھ صرف حج کا اور احرام ❷ باندھا رسول اللہ ﷺ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



نے حج کا تو جس نے عمرہ کے ساتھ احرام باندھا وہ تو حلال ہو گیا اور جس نے حج کے ساتھ احرام باندھا یا جمع کیا احرام حج اور عمرہ کا تو وہ نہ حلال ہوا یہاں تک کہ قربانی کا دن ہوا۔“

**فوائد الحدیث:** ❶ پس بعض ہم میں سے الخ یعنی تینوں قسم کے لوگ تھے کسی نے تمتع کا احرام باندھا تھا' کسی نے قران کا اور کسی نے افراد کا۔ قران کے معنی گذر چکے ہیں اور تمتع یہ ہے کہ پہلے عمرہ کا احرام باندھے' پھر عمرہ ادا کرے اور احرام اتارے' پھر آٹھویں تاریخ کو حج کے لیے دوسرا احرام باندھے اور افراد یہ ہے کہ صرف حج کے واسطے احرام باندھے عمرہ نہ کرے بغیر حج کیے احرام نہ اتارے' اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ گھر سے نکلتے ہی تین قسم کے لوگ تھے' متمتع بھی' قارن بھی اور مفرد بھی' حالانکہ ایسا نہیں ہے بلکہ گھر سے چلتے وقت سب کا ارادہ صرف حج کا تھا' چنانچہ مسلم میں ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے ثابت ہو چکا ہے کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے ہمارا ارادہ صرف حج کا تھا یہاں تک کہ ہم سرف میں آئے۔ ❷ اور احرام باندھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کے ساتھ الخ اس سے ان لوگوں نے دلیل لی ہے جو کہتے ہیں کہ آپ کا حج افراد تھا اور یہ ان کی صریح غفلت ہے ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی ان روایات سے جن میں آپ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا قارن ہونا بیان کیا ہے اور خاص آپ سے جو مختلف روایات مروی ہیں ان میں تطبیق اس طرح ہے کہ مدینہ سے نکلتے وقت آپ کی نیت صرف حج مفرد کی تھی' پھر ذوالحلیفہ میں جب آپ نے وادی عقیق میں رات گذاری تو وہاں آپ کو قران کا حکم ہوا تو آپ نے فرمایا: ((لبیك بحجة و عمرة)) پھر جب مکہ میں پہنچے تو آپ کو معلوم ہوا کہ مشرک حج کے مہینہ میں عمرہ کرنا برا جانتے ہیں تو آپ نے انکار کیا اور صحابہ رضی اللہ عنہم کو عمرہ کر کے احرام کھولنے کا اور حج کا احرام فسخ کر دینے کا حکم دیا اور فرمایا کہ اگر میں پہلے سے جانتا جو بعد میں مجھے معلوم ہوا تو میں ہدی ساتھ نہ لاتا یعنی لوگوں کے ساتھ میں بھی احرام کھول ڈالتا۔

٢٠٤٦ - (٧) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ تَمَتَّعَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ بِالْعُمْرَةِ اِلَى الْحَجِّ بَدَأَ فَاَهَلَّ بِالْعُمْرَةِ ثُمَّ اَهَلَّ بِالْحَجِّ۔ (متفق عليه) (البخاری حديث رقم ١٦٩١ ومسلم حديث رقم (١٧٤۔ ١٢٢٧) وابوداود حديث رقم ١٨٠٥ والنسائی حديث رقم ٢٧٣٢ واحمد فی المسند ٢/ ١٣٩)

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمتع ❶ کیا حجۃ الوداع میں عمرہ کا ساتھ حج کے (اس کا بیان یہ ہے کہ) عمرہ کا احرام شروع کیا پھر حج کا احرام باندھا۔ (بخاری ومسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ یعنی صحابہ رضی اللہ عنہم کو تمتع کا حکم دیا اور طیبی نے کہا کہ تمتع سے حج کی قسم مراد نہیں ہے بلکہ اس کے لغوی معنی مقصود ہیں یعنی آپ نے عمرہ کو حج کے ساتھ ملا کر حج تمتع کی طرح فائدہ اٹھایا بلکہ اس سے بھی زیادہ کہ طواف ایک کیا سعی ایک بار کی اور ثواب دو بار کرنے کا ملا۔

## اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ (دوسری فصل)

٢٠٤٧ - (٨) وَعَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّهٗ رَاَى النَّبِيَّ ﷺ تَجَرَّدَ لِاِهْلَالِهٖ وَاغْتَسَلَ (رواه الترمذی والدارمی) (الترمذی حديث رقم ٨٣٠ والدارمی حديث رقم ١٧٩٤)

سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے احرام کے لیے کپڑے اتارے ❶ اور غسل کیا۔ (ترمذی ودارمی)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



**حکم الحدیث:** اس کی سند ضعیف ہے۔لیکن حدیث شواہد کی وجہ سے صحیح ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ آپ نے احرام کے کپڑے اتارے الخ یعنی روزمرہ کے کپڑے اتار ڈالے اور احرام کے کپڑے پہنے۔

٢٠٤٨ - (٩) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَبَّدَ رَأْسَهُ بِالْغِسْلِ (رواه ابوداوٗد) (ابوداود حديث رقم ١٧٤٨)

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے اپنے سر کے بال خطمی وغیرہ کے ساتھ جمائے۔(ابوداؤد)

**حکم الحدیث:** اس کی سند ضعیف ہے۔

٢٠٤٩ - (١٠) وَعَنْ خَلَّادِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَانِيْ جِبْرِيْلُ فَاَمَرَنِيْ اَنْ اٰمُرَ اَصْحَابِيْ اَنْ يَّرْفَعُوْا اَصْوَاتَهُمْ بِالْإِهْلَالِ اَوِ التَّلْبِيَّةِ (رواه مالك و الترمذى و ابوداوٗد و النسائى و ابن ماجة و الدارمى) (ابوداود حديث رقم ١٨١٤ والترمذى حديث رقم ٨٢٩ والنسائى حديث رقم ٢٧٥٣ وابن ماجه حديث رقم ٢٩٢٢ والدارمى حديث رقم ١٨٠٩ و الموطا حديث رقم ٣٤ من كتاب الحج واحمد فى المسند ٤/ ٥٥)

خلاد بن سائب اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میرے پاس جبرائیل علیہ السلام آئے تو مجھے حکم کیا کہ میں اپنے صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کو حکم کروں کہ وہ اپنی آوازیں اہلال کے یا کہا ❶ کہ تلبیہ کے ساتھ بلند کریں۔'' (مالک وترمذی وابوداؤد ونسائی وابن ماجہ و دارمی)

**حکم الحدیث:** اس کی سند صحیح ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ یا کہا کہ تلبیہ کے ساتھ الخ راوی کو شک ہے کہ ''بالا ھلال'' کہا یا ''بالتلبیہ'' معانی دونوں کے ایک ہی ہیں۔

٢٠٥٠ - (١١) وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَامِنْ مُسْلِمٍ يُلَبِّيْ اِلَّا لَبّٰى مَنْ عَنْ يَّمِيْنِهٖ وَ شِمَالِهٖ مِنْ حَجَرٍ اَوْ شَجَرٍ اَوْ مَدَرٍ حَتّٰى تَنْقَطِعَ الْاَرْضُ مِنْ هٰهُنَا وَ هٰهُنَا۔ (رواه الترمذى و ابن ماجة) (الترمذى حديث رقم ١٢٨ وابن ماجه حديث رقم ٢٩٢١)

سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کوئی مسلمان نہیں کہ لبیک کہتا ہو مگر لبیک کہتے ہیں جو اس کے دائیں طرف ہیں اور اس کے بائیں طرف از قسم پتھر یا درخت یا ڈھیلے سے یہاں تک کہ زمین تمام ہو اس طرف سے اور اُس طرف سے۔'' (ترمذی وابن ماجہ)

**حکم الحدیث:** اس کی سند صحیح ہے۔

٢٠٥١ - (١٢) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَرْكَعُ بِذِى الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ اِذَا اسْتَوَتْ بِهٖ

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ دو رکعات ذی الحلیفہ میں پڑھتے، پھر جس وقت کہ اونٹنی کھڑی ہو کر آپ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



النَّاقَةُ قَائِمَةً عِنْدَ مَسْجِدِ ذِي الْحُلَيْفَةِ اَهَلَّ بِهٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ وَيَقُولُ (لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ فِيْ يَدَيْكَ لَبَّيْكَ وَالرَّغْبَاءُ اِلَيْكَ وَالْعَمَلُ)۔(متفق عليه ولفظه لمسلم) (البخاری حديث رقم ١٥٤٩ ومسلم حديث رقم ١٩-١١٨٤ وابوداود حديث رقم ١٨١٢ والترمذی حديث رقم ٨٢٦ والنسائی حديث رقم ٢٧٥٠ وابن ماجه حديث رقم ٢٩١٨ والموطا حديث رقم ٢٨ من كتاب الحج واحمد فی المسند ٢/ ٣)

کو اٹھاتی تو آپ مسجد ذی الحلیفہ کے نزدیک اپنی آواز ان کلمات کے ساتھ بلند کرتے اور کہتے: ''میں تیری خدمت میں حاضر ہوں' یاالٰہی! میں تیری خدمت میں حاضر ہوں' میں تیری خدمت میں اور میں تیری خدمت میں نیک بختی حاصل کرتا ہوں اور بھلائی تیرے ہی ہاتھ میں ہے' تیری خدمت میں حاضر ہوں اور تیری طرف رغبت ہے اور عمل تیرے ہی لئے ہے۔'' (بخاری ومسلم) اور لفظ اس حدیث کے مسلم کے ہیں۔

٢٥٥٢- (١٣) وَعَنْ عُمَارَةَ بْنِ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهُ كَانَ اِذَا فَرَغَ مِنْ تَلْبِيَتِهٖ سَاَلَ اللّٰهَ رِضْوَانَهُ وَالْجَنَّةَ وَاسْتَعْفَاهُ بِرَحْمَتِهٖ مِنَ النَّارِ (رواه الشافعی) (الامام الشافعی فی الام ٢/ ١٥٧)

عمارہ بن خزیمہ بن ثابت سے روایت ہے وہ اپنے باپ رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ نبی ﷺ جب فارغ ہوتے اپنے لبیک کہنے سے تو اللہ تعالیٰ سے اس کی خوشنودی اور جنت مانگتے اور اس سے اس کی رحمت کے ساتھ آگ سے معافی طلب کرتے۔'' (شافعی)

**حکم الحدیث:** اس کی سند سخت ضعیف ہے۔

## اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ (تیسری فصل)

٢٥٥٣- (١٤) عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَمَّا اَرَادَ الْحَجَّ اَذَّنَ فِي النَّاسِ فَاجْتَمَعُوْا فَلَمَّا اَتَى الْبَيْدَاءَ اَحْرَمَ۔(بخاری) (لم نجده عنده البخاری)

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جب حج کا ارادہ کیا لوگوں کو خبردار کر دیا اور وہ جمع ہو گئے تو جب بیداء کے میدان میں آئے تو احرام ❶ باندھا۔ (بخاری)

**فوائد الحدیث:** ❶ احرام باندھا الخ بیداذوالحلیفہ سے آگے مسجد کے قریب مکہ کی راہ میں ایک ٹیلہ ہے اور بیدا اس جگہ کو کہتے ہیں جس میں کچھ اثر عمارت کا نہ ہو اور ہر چٹیل زمین کو بھی بیداء کہتے ہیں مگر یہاں وہی خاص مقام مراد ہے اور اس مسئلہ میں جو اختلاف مشہور ہے اس میں تطبیق پہلی فصل میں مذکور ہو چکی ہے۔

٢٥٥٤- (١٥) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ الْمُشْرِكُوْنَ يَقُوْلُوْنَ (لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ) فَيَقُوْلُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَيْلَكُمْ قَدٍ قَدٍ (اِلَّا شَرِيْكًا هُوَ لَكَ تَمْلِكُهُ وَمَا مَلَكَ) يَقُوْلُوْنَ هٰذَا وَهُمْ يَطُوْفُوْنَ بِالْبَيْتِ۔ (مسلم) (مسلم حديث رقم ٢٢-١١٨٥)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے مشرک کہتے تھے: ''تیری خدمت میں حاضر ہیں' تیرا کوئی شریک نہیں'' تو رسول اللہ ﷺ فرماتے: ''افسوس ہے! تم کو بس ❶ بس' مگر وہ شریک جو تیری ملک ہے تو اس کا مالک ہے اور وہ شریک تیرا مالک نہیں' مشرکین ان کلمات کو کہتے (جب کہ) وہ بیت اللہ کا

www.KitaboSunnat.com



طواف کرتے تھے۔'' (مسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ بس بس الخ یعنی یہیں تک رہنے دو اور آگے نہ کہو اور وہ اس سے آگے کہتے تھے مگر وہ شریک الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مشرکین مکہ بھی اپنے شریکوں کو اللہ تعالیٰ کے برابر نہیں جانتے تھے بلکہ ہر شے کا مالک اللہ تعالیٰ کو ہی جانتے تھے اور ان کو کسی شے کا مالک نہ جانتے تھے تاہم ان کو پکارنا اور اپنا سفارشی اور وکیل قرار دینا اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ان کے مشرک کو اور ابدالاباد کے لئے دوزخ میں جھونکنے کو کافی تھا' تو معلوم ہوا کہ جو اپنا حمایتی اور وکیل اور سفارشی سمجھ کر کسی کی عبادت کرے وہ بھی مشرک ہے گو اس کو اللہ تعالیٰ کے برابر نہ جانے اس لئے کہ نبی ﷺ فرماتے کہ ''لاشریک'' تک رہنے دو۔

# بَابُ قِصَّةِ حَجَّةِ الْوَدَاعِ

## حجۃ ❶ الوداع کے قصہ کے بیان میں

## اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ (پہلی فصل)

۲۵۵۵ - (۱) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَكَثَ بِالْمَدِيْنَةِ تِسْعَ سِنِيْنَ لَمْ يَحُجَّ ثُمَّ اَذَّنَ فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ فِي الْعَاشِرَةِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ حَاجٌّ فَقَدِمَ الْمَدِيْنَةَ بَشَرٌ كَثِيْرٌ فَخَرَجْنَا مَعَهٗ حَتّٰى اِذَا اَتَيْنَا ذَا الْحُلَيْفَةِ فَوَلَدَتْ اَسْمَآءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ مُحَمَّدَ بْنَ اَبِيْ بَكْرٍ فَاَرْسَلَتْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ كَيْفَ اَصْنَعُ قَالَ اِغْتَسِلِيْ وَاسْتَثْفِرِيْ بِثَوْبٍ وَاَحْرِمِيْ فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِي الْمَسْجِدِ ثُمَّ رَكِبَ الْقَصْوَآءَ حَتّٰى اِذَا اسْتَوَتْ بِهٖ نَاقَتُهٗ عَلَى الْبَيْدَآءِ اَهَلَّ بِالتَّوْحِيْدِ ((لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ)) قَالَ جَابِرٌ لَسْنَا نَنْوِيْ اِلَّا الْحَجَّ لَسْنَا نَعْرِفُ الْعُمْرَةَ حَتّٰى اِذَا اَتَيْنَا الْبَيْتَ مَعَهُ اسْتَلَمَ الرُّكْنَ فَطَافَ سَبْعًا فَرَمَلَ ثَلٰثًا وَّمَشٰى اَرْبَعًا ثُمَّ تَقَدَّمَ اِلٰى مَقَامِ اِبْرٰهِيْمَ فَقَرَاَ "وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ مدینہ میں نو برس ٹھہرے رہے آپ نے حج نہیں کیا' پھر دسویں سال میں اعلان کیا گیا کہ رسول اللہ ﷺ حج کا ارادہ رکھتے ہیں' تو مدینہ ❷ میں بہت سے آدمی آئے پھر ہم آپ کے ساتھ نکلے یہاں تک کہ جب ہم ذوالحلیفہ میں پہنچے تو سیدہ اسما بنت عمیس رضی اللہ عنہا نے محمد بن ابی بکر کو جنم دیا اور سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا نے کسی کو رسول اللہ ﷺ کی طرف بھیجا کہ میں کیا کروں؟ آپ نے فرمایا: ''غسل کر ❸ اور لنگوٹ باندھ ساتھ کپڑے کے اور احرام باندھ'' رسول اللہ ﷺ نے نماز ❹ پڑھی ذوالحلیفہ مسجد میں' پھر قصواء ❺ پر سوار ہوئے یہاں تک آپ کی اونٹنی آپ کو لے کر بیداء پر چڑھی تو آپ نے تلبیہ توحید کہا: تیری خدمت میں حاضر ہوں' یاالٰہی! تیری خدمت میں حاضر ہوں' تیری خدمت میں حاضر ہوں' تیرا کوئی شریک نہیں' میں تیری خدمت میں حاضر ہوں' تحقیق تعریف اور نعمت تیرے ہی لئے ہیں اور بادشاہت' تیرا کوئی شریک نہیں' سیدنا جابر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہماری نیت حج کی تھی اور ہم عمرہ ❻ کو نہیں جانتے تھے یہاں تک کہ آپ کے ساتھ جس وقت ہم خانہ کعبہ کے نزدیک آئے تو آپ نے حجر اسود کو بوسہ دیا' پھر سات چکر لگائے جلدی ❼ چلے تین بار اور آہستہ چلے چار بار' پھر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى" فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ فَجَعَلَ الْمَقَامَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْبَيْتِ وَفِي رِوَايَةٍ أَنَّهُ قَرَءَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ وَقُلْ يٰأَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى الرُّكْنِ فَاسْتَلَمَهُ ثُمَّ خَرَجَ مِنَ الْبَابِ إِلَى الصَّفَا فَلَمَّا دَنَا مِنَ الصَّفَا قَرَأَ "إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ" أَبْدَأُ بِمَا بَدَءَ اللّٰهُ بِهِ فَبَدَأَ بِالصَّفَا فَرَقِيَ عَلَيْهِ حَتّٰى رَأَى الْبَيْتَ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَوَحَّدَ اللّٰهَ وَكَبَّرَهُ وَقَالَ ((لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ أَنْجَزَ وَعْدَهُ وَنَصَرَ عَبْدَهُ وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ)) ثُمَّ دَعَا بَيْنَ ذٰلِكَ قَالَ مِثْلَ هٰذَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ نَزَلَ وَمَشٰى إِلَى الْمَرْوَةِ حَتّٰى انْصَبَّتْ قَدَمَاهُ فِي بَطْنِ الْوَادِي ثُمَّ سَعٰى حَتّٰى إِذَا صَعِدَتَا مَشٰى حَتّٰى أَتَى الْمَرْوَةَ فَفَعَلَ عَلَى الْمَرْوَةِ كَمَا فَعَلَ عَلَى الصَّفَا حَتّٰى إِذَا كَانَ آخِرُ طَوَافٍ عَلَى الْمَرْوَةِ نَادٰى وَهُوَ عَلَى الْمَرْوَةِ وَالنَّاسُ تَحْتَهُ فَقَالَ لَوْ أَنِّيْ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِيْ مَا اسْتَدْبَرْتُ لَمْ أَسُقِ الْهَدْيَ وَجَعَلْتُهَا عُمْرَةً فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ لَيْسَ مَعَهُ هَدْيٌ فَلْيَحِلَّ وَلْيَجْعَلْهَا عُمْرَةً فَقَامَ سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَلِعَامِنَا هٰذَا أَمْ لِأَبَدٍ فَشَبَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَصَابِعَهُ وَاحِدَةً فِي الْأُخْرٰى وَقَالَ دَخَلَتِ الْعُمْرَةُ فِي الْحَجِّ مَرَّتَيْنِ لَا بَلْ لِأَبَدِ أَبَدٍ وَقَدِمَ عَلِيٌّ مِّنَ الْيَمَنِ بِبُدْنِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ لَهُ مَاذَا قُلْتَ حِيْنَ فَرَضْتَ الْحَجَّ قَالَ

آگے بڑھے مقام ابراہیم کی طرف پھر پڑھی یہ آیت: اور پکڑو تم مقام ابراہیم کو جائے نماز' پھر کیا مقام ابراہیم کو آپ نے اپنے درمیان اور درمیان خانہ کعبہ کے' اور ایک روایت میں ہے کہ آپ نے دو رکعات میں قل ھو اللہ احد اور قل یا ایہا الکفرون پڑھی 8 پھر 9 آئے حجر اسود کی طرف اور اس کو بوسہ دیا پھر مسجد کے دروازہ سے صفا 10 کی طرف نکلے اور جب صفا کے نزدیک آئے تو یہ آیت پڑھی "تحقیق صفا اور مروہ اللہ تعالیٰ کی نشانیوں سے ہیں" اور آپ نے فرمایا کہ میں اس کے ساتھ شروع کرتا ہوں کہ جس سے شروع کیا اللہ تعالیٰ نے پھر صفا کی طرف چلے اور صفا پر چڑھے یہاں تک کہ خانہ کعبہ کو دیکھا پھر بیت اللہ کے سامنے ہوئے' اللہ تعالیٰ کی وحدانیت بیان کی اور اس کی بڑائی بیان کی اور کہا' نہیں کوئی معبود مگر اللہ اکیلا ہے' اس کا کوئی شریک نہیں' اس کے لئے بادشاہت ہے اور اس کے لئے تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے' نہیں کوئی معبود مگر اللہ ایک پورا کیا اس نے 11 وعدہ اپنا اور اس نے 12 اپنے بندہ کی مدد کی اور کافروں کے گروہ کو تنہا نے شکست دی' پھر اس کے درمیان اس طرح تین مرتبہ دعا کی پھر صفا سے اترے اور مروہ کی طرف چلے یہاں تک کہ آپ کے قدم میدان میں پہنچے پھر دوڑے یہاں تک کہ جب چڑھنے لگے تو آپ کے دونوں قدم آہستہ چلے یہاں تک کہ آپ مروہ پر آئے پھر مروہ پر کیا جو صفا پر کیا تھا' یہاں تک کہ جب ہوا آخری چکر مروہ پر تو پکارا اس حالت میں کہ آپ مروہ پر تھے اور لوگ پہاڑ کے نیچے تھے آپ نے فرمایا: اگر میں 13 پہلے جانتا اپنے امر سے جو کچھ کہ میں نے بعد میں جانا ہے تو نہ لاتا میں ہدی اپنے ساتھ اور میں حج کو عمرہ کر ڈالتا' پس تم میں سے جس کے ساتھ ہدی نہ ہو' تو اسے چاہئے کہ وہ حلال ہو جائے اور حج کو عمرہ کر ڈالے 14 تو کھڑا ہوا سراقہ بن مالک بن جعشم رضی اللہ عنہ اور کہا اے اللہ کے رسول! کیا اسی سال ہمارے لئے یہ حکم ہے یا ہمیشہ کے لئے؟ پس ڈالیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انگلیاں اپنے ہاتھ کی دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں اور فرمایا: عمرہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



قُلْتُ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُهِلُّ بِمَا اَهَلَّ بِهٖ رَسُوْلُكَ قَالَ فَاِنَّ مَعِیَ الْهَدْیَ فَلَا تَحِلُّ قَالَ فَكَانَ جَمَاعَةُ الْهَدْیِ الَّذِیْ قَدِمَ بِهٖ عَلِیٌّ مِّنَ الْیَمَنِ وَالَّذِیْ اَتٰی بِهِ النَّبِیُّ ﷺ مِائَةً قَالَ فَحَلَّ النَّاسُ كُلُّهُمْ وَقَصَّرُوْا اِلَّا النَّبِیَّ ﷺ وَمَنْ كَانَ مَعَهٗ هَدْیٌ فَلَمَّا كَانَ یَوْمُ التَّرْوِیَةِ تَوَجَّهُوْا اِلٰی مِنٰی فَاَهَلُّوْا بِالْحَجِّ وَرَكِبَ النَّبِیُّ ﷺ فَصَلّٰی بِهَا الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ وَالْفَجْرَ ثُمَّ مَكَثَ قَلِیْلًا حَتّٰی طَلَعَتِ الشَّمْسُ وَاَمَرَ بِقُبَّةٍ مِّنْ شَعْرٍ تُضْرَبُ لَهٗ بِنَمِرَةَ فَسَارَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَلَا تَشُكُّ قُرَیْشٌ اِلَّا اَنَّهٗ وَاقِفٌ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ كَمَا كَانَتْ قُرَیْشٌ تَصْنَعُ فِی الْجَاهِلِیَّةِ فَاَجَازَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰی اَتٰی عَرَفَةَ فَوَجَدَ الْقُبَّةَ قَدْ ضُرِبَتْ لَهٗ بِنَمِرَةَ فَنَزَلَ بِهَا حَتّٰی اِذَا زَاغَتِ الشَّمْسُ اَمَرَ بِالْقَصْوَآءِ فَرُحِلَتْ لَهٗ فَاَتٰی بَطْنَ الْوَادِیْ فَخَطَبَ النَّاسَ وَقَالَ اِنَّ دِمَآءَكُمْ وَاَمْوَالَكُمْ حَرَامٌ عَلَیْكُمْ كَحُرْمَةِ یَوْمِكُمْ هٰذَا فِیْ شَهْرِكُمْ هٰذَا فِیْ بَلَدِكُمْ هٰذَا اَلَا كُلُّ شَیْءٍ مِّنْ اَمْرِ الْجَاهِلِیَّةِ تَحْتَ قَدَمَیَّ مَوْضُوْعٌ وَدِمَآءُ الْجَاهِلِیَّةِ مَوْضُوْعَةٌ وَاِنَّ اَوَّلَ دَمٍ اَضَعُ مِنْ دِمَآئِنَا دَمُ ابْنِ رَبِیْعَةَ بْنِ الْحَارِثِ وَكَانَ مُسْتَرْضَعًا فِیْ بَنِیْ سَعْدٍ فَقَتَلَهٗ هُذَیْلٌ وَرِبَا الْجَاهِلِیَّةِ مَوْضُوْعٌ وَاَوَّلُ رِبًا اَضَعُ مِنْ رِبَانَا رِبَا عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ فَاِنَّهٗ مَوْضُوْعٌ كُلُّهٗ فَاتَّقُوا اللّٰهَ فِی النِّسَآءِ فَاِنَّكُمْ اَخَذْتُمُوْهُنَّ بِاَمَانِ اللّٰهِ وَاسْتَحْلَلْتُمْ فُرُوْجَهُنَّ بِكَلِمَةِ اللّٰهِ وَلَكُمْ عَلَیْهِنَّ اَنْ لَّا یُوْطِئْنَ فُرُشَكُمْ اَحَدًا

حج میں داخل ہوا' آپ نے یہ کلمہ دو بار کہا' نہیں بلکہ ہمیشہ ⑮ کے لیے ہے' علی رضی اللہ عنہ یمن سے نبی ﷺ کے لیے کئی اونٹ لائے' پھر آپ نے علی رضی اللہ عنہ کو فرمایا: ''کیا کہا تم نے اس وقت کہ حج لازم کیا تھا؟'' انہوں نے کہا' میں نے کہا تھا' یا الٰہی! تحقیق میں احرام باندھتا ہوں ساتھ اس چیز کے کہ احرام ⑯ باندھا ساتھ اس کے تیرے رسول نے' تو آپ نے فرمایا: ''ساتھ میرے ⑰ ہدی ہے' پس تم بھی احرام سے نہ نکلو'' جابر رضی اللہ عنہ نے کہا' پس وہ تمام اونٹ جو کہ علی رضی اللہ عنہ یمن سے لائے تھے نبی ﷺ کیلئے لائے وہ ایک سو تھے' جابر رضی اللہ عنہ نے کہا' پس سب لوگ حلال ہوئے اور انہوں نے اپنے ⑱ بال کتروائے مگر نبی ﷺ اور وہ لوگ کہ جن کے ساتھ ہدی تھی حلال نہ ہوئے' پھر جب کہ ترویہ ⑲ کا دن ہوا تو منیٰ کی طرف روانہ ہوئے' صحابہ رضی اللہ عنہم نے حج کا احرام باندھا' نبی ﷺ سوار ہوئے اور منیٰ میں پہنچے اور منیٰ میں ظہر' عصر' مغرب' عشاء اور فجر کی نمازیں پڑھیں پھر یہاں تھوڑی سی دیر ٹھہرے رہے کہ آفتاب نکلا اور خیمہ لگانے کا حکم دیا جو کہ بالوں سے بنا ہوا تھا آپ کے لیے وادی نمرہ میں پھر رسول اللہ ﷺ چلے اور قریش گمان نہیں ⑳ کرتے تھے مگر یہ کہ آپ حج کے لئے کھڑے ہوں گے نزدیک مشعر حرام کے جیسے کہ قریش جاہلیت میں کرتے تھے' تو گزرے رسول اللہ ﷺ مزدلفہ سے یہاں تک کہ آئے (میدان) عرفات میں' پس خیمہ پایا جو کہ آپ کے لئے نمرہ میں کھڑا کیا گیا تھا' آپ اس میں اترے یہاں تک کہ جب دوپہر ڈھلی تو قصواء کے لانے کا حکم کیا' پھر وہ آپ کے لئے تیار کی گئی پھر آپ وادی نمرہ کے اندر آئے' پھر لوگوں کے روبرو خطبہ ❶ ارشاد فرمایا اور فرمایا: ''تحقیق تمہارے خون ❷ اور تمہارے مال تم پر حرام ہیں' تمہارے اس دن کے مانند' تمہارے اس مہینہ میں' تمہارے اس شہر میں' سن لو! ہر چیز امر جاہلیت کی میرے قدموں ❸ کے نیچے رکھی گئی ہے اور جاہلیت کے خون موقوف کئے گئے اور تحقیق پہلا خون جو کہ میں اپنے خونوں سے موقوف کرتا ہوں ابن ربیعہ بن حارث کا خون ہے ہاں اور وہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



تَكْرَهُوْنَهُ فَإِنْ فَعَلْنَ ذٰلِكَ فَاضْرِبُوْهُنَّ ضَرْبًا غَيْرَ مُبَرِّحٍ وَلَهُنَّ عَلَيْكُمْ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ وَقَدْ تَرَكْتُ فِيْكُمْ مَا لَنْ تَضِلُّوْا بَعْدَهُ إِنِ اعْتَصَمْتُمْ بِهِ كِتَابُ اللّٰهِ وَأَنْتُمْ تُسْئَلُوْنَ عَنِّيْ فَمَا أَنْتُمْ قَائِلُوْنَ قَالُوْا نَشْهَدُ أَنَّكَ قَدْ بَلَّغْتَ وَأَدَّيْتَ وَنَصَحْتَ فَقَالَ بِإِصْبَعِهِ السَّبَّابَةِ يَرْفَعُهَا إِلَى السَّمَآءِ وَيَنْكُتُهَا إِلَى النَّاسِ اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ أَذَّنَ بِلَالٌ ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى الْعَصْرَ وَلَمْ يُصَلِّ بَيْنَهُمَا شَيْئًا ثُمَّ رَكِبَ حَتّٰى أَتَى الْمَوْقِفَ فَجَعَلَ بَطْنَ نَاقَتِهِ الْقَصْوَآءِ إِلَى الصَّخَرَاتِ وَجَعَلَ حَبْلَ الْمُشَاةِ بَيْنَ يَدَيْهِ وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَلَمْ يَزَلْ وَاقِفًا حَتّٰى غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَذَهَبَتِ الصُّفْرَةُ قَلِيْلًا حَتّٰى غَابَ الْقُرْصُ وَأَرْدَفَ أُسَامَةَ وَدَفَعَ حَتّٰى أَتَى الْمُزْدَلِفَةَ فَصَلّٰى بِهَا الْمَغْرِبَ وَالْعِشَآءَ بِأَذَانٍ وَّاحِدٍ وَّإِقَامَتَيْنِ وَلَمْ يُسَبِّحْ بَيْنَهُمَا شَيْئًا ثُمَّ اضْطَجَعَ حَتّٰى طَلَعَ الْفَجْرُ فَصَلَّى الْفَجْرَ حِيْنَ تَبَيَّنَ لَهُ الصُّبْحُ بِأَذَانٍ وَّإِقَامَةٍ ثُمَّ رَكِبَ الْقَصْوَآءَ حَتّٰى أَتَى الْمَشْعَرَ الْحَرَامَ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَدَعَاهُ وَكَبَّرَهُ وَهَلَّلَهُ وَوَحَّدَهُ فَلَمْ يَزَلْ وَاقِفًا حَتّٰى أَسْفَرَ جِدًّا فَدَفَعَ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَأَرْدَفَ الْفَضْلَ بْنَ عَبَّاسٍ حَتّٰى أَتٰى بَطْنَ مُحَسِّرٍ فَحَرَّكَ قَلِيْلًا ثُمَّ سَلَكَ الطَّرِيْقَ الْوُسْطَى الَّتِيْ تَخْرُجُ عَلَى الْجَمْرَةِ الْكُبْرٰى حَتّٰى أَتَى الْجَمْرَةَ الَّتِيْ عِنْدَ الشَّجَرَةِ فَرَمَاهَا بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ مِّنْهَا

دودھ پیتا تھا بنو سعد کے ہاں اس کو ہذیل نے قتل کیا تھا اور جاہلیت کا سود موقوف کیا گیا اور پہلا سود جو کہ میں نے اپنے سودوں میں سے موقوف کیا' وہ عباس بن عبدالمطلب کا ہے اور تحقیق وہ ❹ موقوف کیا گیا بالکل' تم اللہ تعالیٰ سے ڈرو عورتوں کے حق میں تحقیق تم نے ان کو اللہ تعالیٰ کی امان ❺ کے ساتھ لیا ہے اور تم نے ان کی شرمگاہوں کو اللہ تعالیٰ کے کلمہ کے ساتھ حلال کیا ہے اور تمہارا ان پر یہ حق ہے کہ وہ تمہارے بستر پر کسی کو نہ آنے دیں کہ جس کے آنے کو تم مکروہ جانتے ہو' پس اگر وہ کریں یہ تو ان کو مار وسختی کے بغیر مارنا اور ان کا تم پر حق' ان کی روزی اور ان کا کپڑا موافق تمہاری طاقت کے ہے اور تحقیق میں نے تم میں ایسی چیز چھوڑی ہے کہ ہرگز تم اس کے بعد گمراہ نہیں ہو گے اگر اس کے ساتھ اعتصام رکھو گے' وہ چیز کتاب اللہ ہے اور تم پوچھے جاؤ گے تو کیا جواب دو گے؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا ہم گواہی دیں گے کہ تحقیق آپ نے رسالت پہنچائی اور آپ نے امانت ادا کی اور آپ نے خیر خواہی کی' پھر آپ نے اپنی شہادت ❻ انگلی کے ساتھ اشارہ کیا اس حال میں کہ اس کو آسمان کی طرف اٹھایا اور اس کو لوگوں کی طرف جھکایا اور تین مرتبہ اسی طرح کہا یاالٰہی! گواہ رہ' یاالٰہی! گواہ رہ' پھر بلال رضی اللہ عنہ نے اذان دی' تکبیر کہی' پھر آپ نے ظہر کی نماز پڑھائی پھر تکبیر کہی پھر عصر کی نماز پڑھائی اور نہ پڑھا درمیان ان دونوں کے کچھ پھر سوار ہوئے یہاں تک کہ میدان عرفات میں ٹھہرنے کی جگہ میں آئے اور اپنی اونٹنی قصواء کا پیٹ پتھروں کی طرف کیا اور جبل ❼ مشاۃ کو اپنے آگے کیا اور قبلہ کے سامنے ہوئے' پس مسلسل کھڑے رہے یہاں تک کہ آفتاب غروب ہوا' تھوڑی سی زردی جاتی رہی یہاں تک کہ آفتاب کی ٹکیہ غائب ہوئی اور پیچھے سوار کیا اسامہ کو اور جلدی چلے یہاں تک کہ مزدلفہ میں آئے' پھر اس میں ایک اذان اور دو تکبیرات کے ساتھ مغرب اور عشاء کی نماز پڑھائی اور نہ پڑھی ان دونوں کے درمیان کوئی نماز' پھر لیٹ رہے یہاں تک کہ فجر طلوع ہوئی' پھر جب کہ فجر ظاہر ہوئی تو اذان اور تکبیر کے ساتھ فجر کی نماز

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



مِثْلَ حَصَى الْخَذْفِ رَمٰى مِنْ بَطْنِ الْوَادِىْ ثُمَّ انْصَرَفَ اِلَى الْمَنْحَرِ فَنَحَرَ ثَلٰثًا وَّسِتِّيْنَ بَدَنَةً بِيَدِهٖ ثُمَّ اَعْطٰى عَلِيًّا فَنَحَرَ مَا غَبَرَ وَاَشْرَكَهٗ فِىْ هَدْيِهٖ ثُمَّ اَمَرَ مِنْ كُلِّ بَدَنَةٍ بِبَضْعَةٍ فَجُعِلَتْ فِىْ قِدْرٍ فَطُبِخَتْ فَاَكَلَا مِنْ لَحْمِهَا وَشَرِبَا مِنْ مَرَقِهَا ثُمَّ رَكِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَاَفَاضَ اِلَى الْبَيْتِ فَصَلّٰى بِمَكَّةَ الظُّهْرَ فَاَتٰى عَلٰى بَنِىْ عَبْدِالْمُطَّلِبِ يَسْقُوْنَ عَلٰى زَمْزَمَ فَقَالَ انْزِعُوْا بَنِىْ عَبْدِالْمُطَّلِبِ فَلَوْلَا اَنْ يَّغْلِبَكُمُ النَّاسُ عَلٰى سِقَايَتِكُمْ لَنَزَعْتُ مَعَكُمْ فَنَاوَلُوْهُ دَلْوًا فَشَرِبَ مِنْهُ۔ (رواہ مسلم)

(مسلم حدیث رقم (١٤٧۔ ١٢١٨)

پڑھائی پھر اونٹنی پر سوار ہوئے یہاں تک کہ مشعر حرام پر آئے' تو قبلہ کے سامنے کھڑے ہوئے اور اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی اور تکبیر کہی اور لا الہ الا اللہ کہا اور اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کہی اور مسلسل کھڑے رہے یہاں تک کہ صبح ہوئی خوب روشن اور آفتاب کے نکلنے سے پہلے چلے اور فضل بن عباس رضی اللہ عنہما کو سوار کیا اپنے پیچھے یہاں تک کہ وادی محسر کے درمیان آئے سواری کو تھوڑی سی حرکت ❽ دی' پھر چلے اس راہ میں کہ جو نکلتی ہے جمرہ کبریٰ کی طرف' یہاں تک کہ جمرہ کے پاس ❾ آئے جو درخت کے نزدیک ہے پس اس پر سات کنکریاں پھینکیں' تکبیر کہتے تھے ہر کنکری کے ساتھ' ان کنکریوں سے مانند کنکریوں ❿ خذف کے آپ نے کنکریاں نالہ کے اندر سے ماریں پھر لوٹے طرف جگہ قربانی کرنے کے' تو نبی ﷺ ⓫ نے تریسٹھ اونٹ اپنے ہاتھ کے ساتھ ذبح کئے' باقی علی رضی اللہ عنہ کو عطا کیے' تو ذبح کئے انہوں نے باقی اور شریک کیا نبی ﷺ نے علی رضی اللہ عنہ کو اپنے ہدی میں پھر آپ نے ہر اونٹ میں سے ایک ایک ٹکڑا گوشت کے لینے کا حکم دیا اور گوشت کے ٹکڑے ایک ہانڈی میں ڈالے گئے' ان کو پکایا گیا تو دونوں نے اس قربانی سے کھایا اور دونوں نے اس کے شوربہ میں سے پیا' پھر سوار ہوئے رسول اللہ ﷺ اور خانہ کعبہ کی طرف چلے اور طواف ⓬ کیا' پس مکہ میں ظہر کی نماز پڑھی' پھر عبدالمطلب کی اولاد کے پاس آئے جو زم زم کا پانی پلاتے تھے تو آپ نے فرمایا: ''اے اولاد عبدالمطلب کھینچو! ⓭ اگر اس کا خوف نہ ہوتا کہ تم پر لوگ غلبہ کریں گے اور پر پانی پلانے تمہارے کے' تو البتہ میں تمہارے ساتھ پانی کھینچتا' تو عبدالمطلب کی اولاد نے آپ کو ڈول دیا اور آپ نے اس سے پیا۔'' (مسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ حجۃ الوداع اس حج کو کہتے ہیں جو نبی ﷺ نے بعد فرض ہونے حج کے دسویں سال ہجری میں کیا اور حجۃ الوداع اس لئے کہا گیا کہ نبی ﷺ نے اس میں لوگوں کو احکام شرع کی تعلیم کی اور رخصت کیا اور خبر دی اپنی رحلت کی اور ان کو گواہ کیا اداء رسالت پر اور احکام کے پہنچانے پر۔ ❷ پس مدینے میں بہت آدمی آئے الخ یعنی اس خیال سے کہ نبی ﷺ کی پیروی کریں اور ویسا ہی حج کرنے میں کام کریں جیسے آپ کریں۔ ❸ فرمایا غسل کر الخ اس سے معلوم ہوا کہ مستحب ہے غسل احرام کا اس عورت کو بھی جو حائضہ ہو یا نفاس والی ہو اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



معلوم ہوا کہ نفاس والی عورت کو مستحب ہے لنگوٹ باندھنا کچھ کپڑا اندام نہانی پر رکھ کے اور اس میں اختلاف نہیں۔ ④ پس نماز پڑھی الخ کہا ابن قیم نے زاد المعاد میں یہ نماز ظہر کی تھی احرام کی دو رکعتیں پڑھنا آپ سے کہیں ثابت نہیں' سوائے فرض ظہر کے اور جابر رضی اللہ عنہ کی روایت سے بھی ظاہر یہی معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے دو رکعت پڑھی پس غالب ہے کہ یہ ظہر ہی کی دو رکعتیں ہوں اور احرام کی نہ ہوں اور بعض روایتوں میں آیا ہے کہ آپ نے مدینہ میں ظہر کی چار رکعتیں پڑھیں اور ذوالحلیفہ میں دو' پس یہ دو رکعتیں ظہر ہی کی تھیں۔ ⑤ قصواء آپ کی اونٹنی کا نام تھا۔ ⑥ ہم عمرے کو نہ جانتے تھے بلکہ حج کے مہینوں میں عمرہ بجالانا ایام جہالت سے برا جانتے تھے۔ ⑦ پھر جلدی چلے الخ اس سے معلوم ہوا کہ طواف قدوم میں رمل یعنی اچھل اچھل کر چلنا اور چار بار عادت کے موافق چلنا سنت ہے اور ثابت ہوا کہ طواف قدوم سنت ہے اور اس پر ساری امت کا اتفاق ہے۔ ⑧ نبی ﷺ نے دو رکعتوں میں پڑھی الخ اس سے معلوم ہوا کہ جب طواف سے فارغ ہو تو مقام ابراہیم علیہ السلام کے پیچھے آ کر دو رکعت طواف کی ادا کرے' پہلی رکعت میں سورۂ کافرون اور دوسری رکعت میں سورۂ اخلاص پڑھے۔ ⑨ پھر حجر اسود کی طرف آئے اس سے معلوم ہوا کہ طواف کی رکعتوں سے فارغ ہو کر پھر حجر اسود کو چھوئے اور باب الصفا سے نکلے۔ ⑩ صفا کی طرف الخ صفا ایک پہاڑ تھا نبی ﷺ کے زمانے میں' اسی طرح مروہ اس کے سامنے اب وہاں مکان بن گئے اور پہاڑیوں کی جگہ سیڑھیاں بنا رکھی ہیں صفا کعبہ کے دروازے سے بیس پچیس قدم پر ہے۔ ⑪ پورا کیا وعدہ اپنا الخ یعنی دین کے پھیلانے کا اور اپنے نبی کی مدد کا۔ ⑫ اور اس نے اپنے بندے کی مدد کی الخ یعنی محمد رسول اللہ ﷺ کی۔ ⑬ اگر میں پہلے جانتا الخ اس سے معلوم ہوا کہ انبیاء کو علم غیب نہیں ہوتا جب تک اللہ پاک کسی بات کی خبر بذریعہ وحی یا الہام کے نہ دے تب تک کسی بات کا معلوم کرنا ان کا کام نہیں اور یہ بھی معلوم ہوا کہ آپ نے آرزو کی کہ اگر ہدی ساتھ نہ ہوتی تو احرام حج کا عمرہ کر کے فسخ کر ڈالتا کہ اس میں آسانی اور سہولت ہے' امت کے لئے اور آپ کی عادت تھی کہ جب اختیار دیا جاتا آپ کو دو باتوں میں' تو اسے اختیار کرتے جو آسان یا آسان تر ہوتی اور اس سے ان لوگوں کا قول باطل ہو گیا جو حج کے فسخ کے قائل نہیں عمرہ کر کے اور بڑی تقویت ہوئی ان لوگوں کے مذہب کی جو فسخ حج بعمرہ کے قائل ہیں اور اس سے معلوم ہوا کہ حج کے احرام کو عمرہ کر کے فسخ کر سکتے ہیں علامہ ابن القیم نے زاد المعاد میں مانعین فسخ کے گیارہ جواب دیئے ہیں یہ محل ان کے بسط کا نہیں ہے۔ ⑭ حج کو عمرہ کر ڈالے الخ یعنی اس لئے کہ طواف اور سعی ہو چکے اور عمرہ کے افعال پورے ہو گئے۔ ⑮ بلکہ ہمیشہ کو ہے الخ مانعین فسخ کہتے ہیں احتیاط اس میں ہے کہ حج کے احرام کو فسخ نہ کرے ہم کہتے ہیں ترک فسخ میں احتیاط جب ہوتی کہ نبی ﷺ کی سنت ہم پر ظاہر نہ ہوتی اور جب آپ کی سنت ظاہر ہو گئی اور آپ نے سراقہ بن مالک بن جعشم کے جواب میں قیامت تک کے لئے فرما دیا تو اب احتیاط اتباع سنت میں ہے نہ کہ ترک سنت میں۔ ⑯ کہ احرام الخ اس سے معلوم ہوا کہ اگر یوں احرام باندھے کہ یا اللہ میرا احرام وہی ہے جو فلاں شخص کا احرام ہے تو جائز ہے۔ ⑰ ساتھ میرے ہدی ہے الخ یعنی اس لئے میں نے احرام نہیں کھولا۔ ⑱ اور اپنے بال کترائے الخ یعنی جن کے پاس ہدی نہ تھی وہ حلال ہو گئے اس سے معلوم ہوا کہ بالوں کا کتروانا بھی جائز ہے گو مردوں کو سر کا منڈانا افضل ہے مگر صحابہ نے یہاں افضل پر اس لئے عمل نہ کیا کہ اگر منڈاتے تو حج کے وقت مطلق بال نہ رہتے اس لئے یہاں کترانے پر کفایت کی اور حلق نہ کیا۔ ⑲ یعنی ذی الحجہ کی آٹھویں تاریخ احرام باندھے۔ ⑳ اور گمان نہیں کرتے تھے الخ مطلب یہ ہے کہ قریش تمام عرب کا خلاف کرتے تھے' عرب کے عام لوگ عرفات میں جا کر وقوف کرتے اور قریش مزدلفہ میں کھڑے رہتے اور کہتے ہم اللہ تعالیٰ کے گھر والے ہیں ہم حرم سے باہر نہ جائیں گے اور مزدلفہ حرم میں ہے تو نبی ﷺ نے بفرمان واجب الاذعان قرآن کے عرفات میں جا کر وقوف کیا جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے "پھر تم وہاں سے لوٹو جہاں سے سب لوگ لوٹتے ہیں" یعنی عرفات سے۔

① پھر خطبہ فرمایا الخ ہجرت کے دسویں سال نبی ﷺ نے حج کیا عرب کے ہزاروں آدمی جمع تھے اس وقت نبی ﷺ نے خطبہ پڑھا ناحق خون اور پرائے مال لینے سے روکا اور کفر کی رسموں سے منع کیا اور پچھلے خون کے دعوے اور اگلے بیاج باطل کئے بلکہ اپنے خاندان سے پہلے ان کو موقوف کیا پھر جورو خاوند کے حق بتلائے پھر اپنی موت کا اشارہ کیا اور فرمایا کہ اگر قرآن پر چلو گے تو گمراہ نہ ہو گے پھر لوگوں سے اپنی پیغام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



رسائی کا اقرار لیا اور خدا کو اس پر گواہ کیا اس خطبے کے بعد نبی ﷺ دو مہینے اور بیس دن صحیح اور سالم رہے پھر آخر صفر میں بیمار ہوئے بارہویں ربیع الاول کو انتقال کیا۔ ❷ تحقیق تمہارے خون الخ یعنی جیسے مکہ میں اور ذی الحجہ کے مہینے میں عرفہ کا دن احرام ہے اس میں زیادتی کسی طرح درست نہیں اسی طرح اپنی جانوں اور مالوں کو حرام جانو کسی کو دوسرے مسلمان کا ناحق جان کر مارنا اور مال کا چھین لینا درست نہیں۔ ❸ قدموں کے نیچے الخ یعنی کفر کی باطل رسمیں جیسے نوحہ کرنا' نجومی سے غیب کی بات پوچھنا نسب میں طعن کرنا۔ ❹ تحقیق وہ الخ یعنی سود کا اب لینا دینا حرام ہو گیا ہے صرف اصل قرض کا لین دین ہونا چاہئے۔ ❺ امان اللہ کے الخ یعنی اس کے عہد کی کہ تم سے کیا ہے یا تم نے اس سے کیا ہے ان کے حقوق کی رعایت کے بارے میں۔ ❻ پھر نبی ﷺ نے اپنی شہادت کی انگلی کے ساتھ اشارہ کیا الخ اس سے معلوم ہوا کہ اللہ پاک جل جلالہ وجل شانہ اپنی ذات پاک سے عالم کے اوپر ہے اور یہی عقیدہ تھا نبی ﷺ کا اسی لئے اشارہ حسی کیا طرف اس کی اور باطل ہوا مذہب حیثان امت گرفتاران جہمیت کا جو کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ سب جگہ ہے یا جیسے عرش پر ہے ویسے ہی فرش پر یا جیسے عالم کے اوپر ہے ویسے ہی نیچے ہے اور معلوم ہوا کہ یہی عقیدہ تھا صحابہ کرام کا اس لئے کہ اگر کسی صحابی کا خیال بھی اس کے موافق ہوتا تو وہ بجلی کی طرح چمک کر نبی ﷺ سے سوال کرتا اور آپ کے جواب میں اپنی اصلاح دین و دنیا جانتا اور آپ کے قول کو نور ایمان تصور کرتا اور ظاہر ہے کہ ایسا اجماع جیسے عرفات میں ہوا کبھی نہیں ہوا۔ ❼ حبل مشاۃ کو الخ یعنی پک ڈنڈی کو۔ ❽ حرکت دی الخ اس سے معلوم ہوا کہ بطن محسر سے جلدی گزرنا چاہئے اور یہ سنت ہے اس مقام کی سنتوں میں سے اور وہ ایک تیر کے ٹپہ تک ہے یا ڈھیلہ پھینکنے کی دوری تک الخ اس سے معلوم ہوا کہ لوٹتے وقت عرفات سے اس راہ کے سوا ہے جس راہ سے آپ عرفات کو گئے تھے اور یہ ایسی بات ہے جیسے آپ نے مکہ جاتے وقت ثنیۃ العلیا کی راہ لی اور نکلتے وقت ثنیۃ السفلی کی اور عید میں بھی آپ ایک راہ سے جاتے دوسرے سے آتے یا استسقاء میں چادر الٹتے غرض یہ سب کچھ گویا بطور تفاول کے ہوا۔ ❾ جمرہ کے پاس الخ اور اسی کو جمرہ عقبہ کہتے ہیں۔ ❿ مانند کنکریوں خذف کے الخ یعنی ایسی کنکریاں جو چٹکی سے ماری جاتی ہیں اور مٹر کے دانے کے برابر ہوں' اس سے بڑی ہوں نہ چھوٹی' تب بھی کافی ہیں مگر پتھر ہوں اور یہاں سے معلوم ہوا کہ ایک ایک کنکری الگ الگ مارے اور ہر کنکری پر اللہ اکبر کہے اور بطن وادی میں کھڑا ہو کر مارے۔ ⓫ نبی ﷺ نے الخ اس سے ثابت ہوا کہ مستحب ہے اپنے ہاتھ سے ہدی کا ذبح کرنا اور نیابت بھی جائز ہے بالا جماع جب نائب مسلمان ہو کیونکہ آپ نے سینتیس اونٹوں کے ذبح کرنے کی علی رضی اللہ عنہ کو اجازت دی جو آپ کے ذبح کرنے سے بچ گئے تھے۔ ⓬ اور طواف کیا الخ یعنی طواف افاضہ کیا اس سے معلوم ہوا کہ طواف افاضہ رکن ہے اور یہ بہت بڑا رکن ہے حج کا باجماع مسلمین اول وقت اس کا قربانی کی رات کے نصف سے ہے اور افضل وقت اس کا رمی جمرہ عقبہ کے بعد نیز ذبح ہدی اور حلق کے پیچھے ہے اور تمام امت کا اتفاق ہے کہ اس طواف میں رمل ہے نہ اضطباع اور اس طواف کو طواف الزیارت اور طواف الفرض اور طواف الرکن بھی کہتے ہیں۔ ⓭ کھینچو الخ یہ نبی ﷺ نے زمزم کی سبیل پر عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا اس سے معلوم ہوا کہ پانی بھرنا اور پلانا بڑی فضیلت ہے کیونکہ آپ نے اس کی آرزو کی مگر اس خوف سے کہ کہیں بنی عبدالمطلب کی خدمت چھن نہ جائے آپ اسے بجا نہ لائے اور معلوم ہوا کہ بعض مستحبات کا کسی مصلحت سے ترک کرنا روا ہے۔

٢٥٥٦ - (٢) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَمِنَّا مَنْ اَهَلَّ بِعُمْرَةٍ وَّمِنَّا مَنْ اَهَلَّ بِحَجٍّ فَلَمَّا قَدِمْنَا مَكَّةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ اَهَلَّ بِعُمْرَةٍ وَّلَمْ يُهْدِ فَلْيَحْلِلْ وَمَنْ اَحْرَمَ بِعُمْرَةٍ وَّاَهْدٰى فَلْيُهِلَّ بِالْحَجِّ مَعَ الْعُمْرَةِ ثُمَّ لَا يَحِلُّ حَتّٰى

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے' ہم نبی ﷺ کے ساتھ حجۃ الوداع میں نکلے بعض ہم میں سے وہ تھے کہ جنہوں نے عمرہ کا احرام باندھا اور بعض ہم میں سے وہ تھے کہ جنہوں نے حج کا احرام باندھا' جب ہم مکہ میں آئے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے صرف عمرہ کا احرام باندھا ہے اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



يَحِلَّ مِنْهُمَا وَفِيْ رِوَايَةٍ فَلَايَحِلُّ حَتّٰى يَحِلَّ بِنَحْرِ هَدْيِهٖ وَمَنْ اَهَلَّ بِحَجٍّ فَلْيُتِمَّ حَجَّهٗ قَالَتْ فَحِضْتُ وَلَمْ اَطُفْ بِالْبَيْتِ وَلَا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَلَمْ اَزَلْ حَائِضًا حَتّٰى كَانَ يَوْمُ عَرَفَةَ وَلَمْ اُهْلِلْ اِلَّا بِعُمْرَةٍ فَاَمَرَنِي النَّبِيُّ ﷺ اَنْ اَنْقُضَ رَاْسِيْ وَاَمْتَشِطَ وَاُهِلَّ بِالْحَجِّ وَ اَتْرُكَ الْعُمْرَةَ فَفَعَلْتُ حَتّٰى قَضَيْتُ حَجِّيْ بَعَثَ مَعِيَ عَبْدَالرَّحْمٰنِ بْنَ اَبِيْ بَكْرٍ وَاَمَرَنِيْ اَنْ اَعْتَمِرَ مَكَانَ عُمْرَتِيْ مِنَ التَّنْعِيْمِ قَالَتْ فَطَافَ الَّذِيْنَ كَانُوْا اَهَلُّوْا بِالْعُمْرَةِ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ حَلُّوْا ثُمَّ طَافُوْا طَوَافًا بَعْدَ اَنْ رَجَعُوْا مِنْ مِنًى وَاَمَّا الَّذِيْنَ جَمَعُوا الْحَجَّ وَ الْعُمْرَةَ فَاِنَّمَا طَافُوْا طَوَافًا وَاحِدًا۔ (متفق عليه) (البخاری حديث رقم ٣١٩ ومسلم حديث رقم (١١١۔ ١٢١١) وابو داؤد حديث رقم ١٧٨١ و النسائی حديث رقم ٢٧٦٤ واحمد فی المسند ٦/ ١٧٧)

ہدی نہیں لایا تو اسے چاہئے کہ وہ حلال ہو جائے اور جس نے عمرہ کا احرام باندھا ہے اور ہدی بھی ساتھ لایا ہے تو اسے چاہئے کہ وہ عمرہ کے ساتھ حج کا احرام باندھے پھر احرام سے نہ نکلے یہاں تک کہ ان دونوں سے حلال ہو" اور ایک روایت میں ہے کہ پس نہ حلال ہو یہاں تک کہ حلال ہو اپنی ہدی کے ذبح کرنے سے اور جس نے حج کا احرام ❶ باندھا ہے تو اسے چاہئے کہ اپنا حج پورا کرے" سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا' پس میں حائضہ ہوئی اور میں نے خانہ کعبہ کا طواف کیا اور نہ ہی میں نے صفا اور مروہ کے درمیان سعی کی تھی تو میں حائضہ رہی یہاں تک کہ عرفہ کا دن آ گیا اور میں نے احرام نہیں باندھا تھا مگر عمرہ کا' تو مجھے نبی ﷺ نے حکم فرمایا کہ میں اپنا سر کھولوں اور کنگھی کروں ❷ اور حج کا احرام باندھوں اور چھوڑ دوں میں ❸ عمرہ کو' پس میں نے کیا یہاں تک کہ میں نے اپنا حج ادا کیا آپ نے میرے ساتھ عبدالرحمٰن بن ابوبکر کو بھیجا اور مجھ کو حکم کیا کہ میں اپنے عمرہ کے بدلے تنعیم سے عمرہ کروں' سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا' پس ان لوگوں نے خانہ کعبہ کا طواف کیا جنہوں نے عمرہ کا احرام باندھا تھا اور درمیان صفا اور مروہ کے سعی کی' پھر وہ لوگ احرام سے نکلے' پھر اس کے بعد دوسرا طواف کیا جو منٰی سے لوٹنے کے بعد کیا جاتا ہے اور جن لوگوں نے حج اور عمرہ کو جمع کیا تھا تو انہوں نے صرف ایک طواف ❹ کیا۔" (بخاری و مسلم)

❶ اور جس نے حج کا احرام باندھا ہے الخ یعنی ہدی ساتھ نہیں لایا اس حدیث میں دلیل ہے کہ حج کی تینوں قسمیں جائز ہیں اور ان کے جائز ہونے پر امت کا اجماع ہے۔ ❷ اور حج کا اس کے بعد احرام باندھوں الخ اس سے معلوم ہوا کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا متمتعہ تھیں اور انہوں نے روایت کیا ہے کہ ان کا احرام صرف حج کا احرام تھا اور تطبیق یہ ہے کہ جس نے حج کا احرام کہا اس نے باعتبار اول کے کہا کیونکہ پہلے آپ نے حج کا احرام باندھا تھا جیسے اور صحابہ نے' اس کے بعد نبی ﷺ نے ان کو حکم کیا کہ حج کو فسخ کر کے عمرہ کر لو جیسے اور صحابہ کو حکم فرمایا جن کے ساتھ ہدی نہ تھی اور جس نے عمرہ کا احرام کہا اس نے آخری حالت کو مدنظر رکھتے ہوئے کہا۔ ❸ چھوڑ دوں میں الخ یہ جو فرمایا کہ عمرہ چھوڑ دو تو اس سے یہ مراد نہیں ہے کہ اسے باطل کر دو بلکہ مطلب یہ ہے کہ ابھی اس کے افعال میں دیر کرو یہاں تک کہ پاک ہو جاؤ اور افعال حج بجالانا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



شروع کرو اس لئے افعال حج جیسے وقوف عرفات ہے یا رمی جمار یہ حیض کی حالت میں بھی ہو سکتے ہیں بخلاف طواف کے کہ عمرہ کا بڑا فعل ہے اور وہ مسجد کے اندر ہوتا ہے پھر وہ حائضہ کیونکر کر سکتی ہے۔ ❹ طواف ایک الخ یعنی حج اور عمرہ دونوں کی طرف سے' اس سے معلوم ہوا کہ قارن کو ایک ہی طواف کافی ہے حج اور عمرہ دونوں کی طرف سے اور عمرہ اس کا حج میں داخل ہو جاتا ہے اور ابوحنیفہؒ نے کہا کہ لازم ہیں اس کو دو طواف اور دو سعی اور علی رضی اللہ عنہ سے یہی منقول ہے' امام ابن القیم نے زاد المعاد میں علی رضی اللہ عنہ کی حدیث کو روایت کیا ہے' حفص بن ابوداؤد نے کہا امام احمد اور مسلم نے کہا حفص متروک الحدیث ہے اور ابن خراش نے کہا حفص جھوٹا ہے حدیثیں بنایا کرتا ہے اور اس کی سند میں محمد بن عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ بھی ضعیف ہے۔

۲۵۵۷ - (۳) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ تَمَتَّعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ فَسَاقَ مَعَهُ الْهَدْيَ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ وَبَدَأَ فَأَهَلَّ بِالْعُمْرَةِ ثُمَّ أَهَلَّ بِالْحَجِّ فَتَمَتَّعَ النَّاسُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ فَكَانَ مِنَ النَّاسِ مَنْ أَهْدٰى وَمِنْهُمْ مَنْ لَّمْ يُهْدِ فَلَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ مَكَّةَ قَالَ لِلنَّاسِ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ أَهْدٰى فَإِنَّهُ لَا يَحِلُّ مِنْ شَيْءٍ حَرُمَ مِنْهُ حَتّٰى يَقْضِيَ حَجَّهُ وَمَنْ لَّمْ يَكُنْ مِنْكُمْ أَهْدٰى فَلْيَطُفْ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَلْيُقَصِّرْ وَلْيُحَلِّلْ ثُمَّ لِيُهِلَّ بِالْحَجِّ وَلْيُهْدِ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ هَدْيًا فَلْيَصُمْ ثَلٰثَةَ أَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَسَبْعَةً إِذَا رَجَعَ إِلٰى أَهْلِهِ فَطَافَ حِيْنَ قَدِمَ مَكَّةَ وَاسْتَلَمَ الرُّكْنَ أَوَّلَ شَيْءٍ ثُمَّ خَبَّ ثَلٰثَةَ أَطْوَافٍ وَمَشٰى أَرْبَعًا فَرَكَعَ حِيْنَ قَضٰى طَوَافَهُ بِالْبَيْتِ عِنْدَ الْمَقَامِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ فَانْصَرَفَ فَأَتَى الصَّفَا فَطَافَ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ سَبْعَةَ أَطْوَافٍ ثُمَّ لَمْ يَحِلَّ مِنْ شَيْءٍ حَرُمَ مِنْهُ حَتّٰى قَضٰى حَجَّهُ وَنَحَرَ هَدْيَهُ يَوْمَ النَّحْرِ وَأَفَاضَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ ثُمَّ حَلَّ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ حَرُمَ مِنْهُ وَفَعَلَ مِثْلَ مَا فَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ سَاقَ الْهَدْيَ مِنَ النَّاسِ۔

**(متفق علیہ)** (البخاری حدیث رقم ۱۶۹۱ ومسلم حدیث رقم (۱۷۴۔ ۱۲۲۷) وابو داؤد حدیث رقم

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فائدہ اٹھایا ❶ حجۃ الوداع میں عمرہ کا حج کے ساتھ پس لے چلے اپنے ساتھ ہدی ذوالحلیفہ سے اور شروع کیا تو عمرہ کا احرام باندھا' پھر حج کا احرام باندھا' پس لوگوں نے تمتع کیا نبی ﷺ کے ساتھ عمرہ کا ساتھ حج کے' تو بعض لوگ ہدی لائے تھے اور بعض ان میں سے ہدی نہیں لائے تھے' پھر جب نبی ﷺ مکہ آئے لوگوں کو فرمایا تم میں سے جو ہدی لایا ہے تو وہ کسی چیز سے حلال نہ ہو جس سے باز رہا ہے یہاں تک کہ اپنا حج ادا کرے اور جو شخص کہ تم میں سے ہدی نہ لایا ہو تو وہ خانہ کعبہ کا طواف کرے اور صفا اور مروہ میں سعی کرے اور بال کتراوئے ❷ اور چاہئے کہ احرام سے نکلے' پھر حج کا احرام باندھے اور ہدی ذبح کرے اور جو شخص ہدی نہ پائے تو اسے چاہئے کہ وہ حج کے دنوں میں تین دن ❸ روزے رکھے اور سات دن جب کہ اپنے اہل کی طرف لوٹے' ❹ پھر نبی ﷺ نے خانہ کعبہ کا طواف کیا جب کہ مکہ میں آئے اور حجر اسود کو بوسہ دیا سب چیزوں سے پہلے' پھر جلدی چلے طواف کرنے میں تین بار اور چار بار اپنی چال پر چلے' پھر نزدیک مقام ابراہیم ❺ کے دو رکعات پڑھیں جب کہ پورا کیا اپنا طواف خانہ کعبہ کے گرد' پھر سلام پھیرا' پھر لوٹے اور صفا پر آئے' پھر صفا و مروہ میں سات چکر لگائے پھر کسی چیز سے حلال نہ ہوئے کہ جس سے باز رہے تھے یہاں تک کہ اپنا حج پورا کیا اور اپنی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



۱۸۰۵ والنسائی حدیث رقم ۲۷۳۲ واحمد فی المسند ۲/ ۱۳۹)

ہدی ذبح کی نحر کے دن اور چلے پھر خانہ کعبہ کا طواف کیا پھر ہر چیز سے حلال ہوئے کہ جس سے باز رہے تھے اور صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے جو بھی ہدی لایا تھا اس نے بھی ایسا ہی کیا جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا۔ (بخاری و مسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ فائدہ اٹھایا الخ اس حدیث سے دلیل لی ہے ان لوگوں نے جو کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم متمتع تھے اور یہ ان کی صریح غفلت ہے۔ کیونکہ اس حدیث کے اخیر میں تصریح کی ہے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم قارن تھے کہ پھر کسی چیز کو اپنے اوپر حلال نہیں کیا ان چیزوں میں سے جن کو بہ سبب احرام کے اپنے اوپر حرام کیا تھا یہاں تک کہ حج سے بالکل فارغ ہوئے اس سے معلوم ہوا کہ آپ قارن تھے کیونکہ قارن جب تک وقوف عرفات اور رمی جمار سے فارغ نہ ہو لے تب احرام نہیں کھول سکتا اور یہی مذکور ہے اس حدیث میں کہ آپ نے احرام نہیں کھولا یہاں تک کہ حج سے بالکل فارغ ہوئے تو مراد تمتع سے حدیث میں تمتع لغوی ہے۔ ❷ اور بال کترا دے الخ یہاں آپ نے کترانے کا حکم اس لئے دیا کہ حج کے بعد منڈانا ہے ورنہ بال نہ رہتے۔ ❸ تین روزے رکھے الخ اس سے معلوم ہوا کہ جو حج اور عمرہ جدا جدا نہ کرے ایک ہی سفر میں دونوں ادا کرے تو اس کے لئے قربانی ضروری ہے پھر اگر قربانی میسر نہ ہو تو دس روزے رکھے تین حج کے دنوں میں یعنی ساتویں آٹھویں نویں اور سات اس کے بعد جب گھر کو لوٹے اور قربانی کم از کم ایک بکری ہے ایک شخص کی طرف سے یا ایک گائے یا اونٹ سات آدمیوں کی طرف سے۔ ❹ پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خانہ کعبہ کا طواف کیا الخ اس سے معلوم ہوا کہ طواف قدوم مستحب ہے اور اس میں تین بار اچھل اچھل کر چلنا بھی مستحب ہے۔

❺ مقام ابراہیم کے دو رکعت الخ اس سے معلوم ہوا کہ طواف کی دو رکعتیں مقام ابراہیم کے پیچھے ادا کرنا مستحب ہے۔

۲۵۵۸ - (٤) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ هٰذِهِ عُمْرَةٌ نِ اسْتَمْتَعْنَا بِهَا فَمَنْ لَّمْ يَكُنْ عِنْدَهُ الْهَدْيُ فَلْيَحِلَّ الْحِلَّ كُلَّهٗ فَاِنَّ الْعُمْرَةَ قَدْ دَخَلَتْ فِي الْحَجِّ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ۔ (رواه مسلم) (مسلم حديث رقم (۲۰۳۔ ۱۲٤۱) والنسائی حديث رقم ۲۸۱۵ والدارمی حديث رقم ۱۸۵٦ واحمد فی المسند ۱/ ۲۳٦)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یہ عمرہ ہے کہ ہم نے اس کے ساتھ فائدہ اٹھایا' پس جس شخص کے پاس ہدی نہ ہو تو اسے چاہئے کہ وہ حلال ہو جائے سب طرح کا حلال ہونا' اس لئے کہ تحقیق عمرہ کرنا داخل ہوا حج میں روز قیامت ❶ تک۔'' (مسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ روز قیامت تک الخ اس سے اہل جاہلیت کا قول رد ہو گیا جو حج کے دنوں میں عمرہ کو برا جانتے تھے اور مانعین فسخ کا یہ قول رد ہو گیا کہ حج کے احرام کو فسخ نہ کرے احتیاط جب ہوتی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہم پر ظاہر نہ ہوتی اور جب ہم پر آپ نے قیامت تک کے لئے فرما دیا کہ عمرہ حج میں داخل ہو گیا تو اب احتیاط اتباع سنت میں ہے نہ کہ ترک سنت میں۔

وَهٰذَا الْبَابُ خَالٍ عَنِ الْفَصْلِ الثَّانِيْ۔

اور یہ باب خالی ہے دوسری فصل سے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



# اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ (تیسری فصل)

۲۵۵۹- (۵) وَعَنْ عَطَآءٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ ابْنَ عَبْدِاللّٰهِ فِيْ نَاسٍ مَّعِيَ قَالَ اَهْلَلْنَا اَصْحَابَ مُحَمَّدٍ ﷺ بِالْحَجِّ خَالِصًا وَحْدَهٗ قَالَ عَطَآءٌ قَالَ جَابِرٌ فَقَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ صُبْحَ رَابِعَةٍ مَّضَتْ مِنْ ذِي الْحَجَّةِ فَاَمَرَنَا اَنْ نَّحِلَّ قَالَ عَطَآءٌ قَالَ حِلُّوْا وَاَصِيْبُوا النِّسَآءَ قَالَ عَطَآءٌ وَلَمْ يَعْزِمْ عَلَيْهِمْ وَلٰكِنْ اَحَلَّهُنَّ لَهُمْ فَقُلْنَا لَمَّا لَمْ يَكُنْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ عَرَفَةَ اِلَّا خَمْسٌ اَمَرَنَا اَنْ نُّفْضِيَ اِلٰى نِسَآئِنَا فَنَاْتِيَ عَرَفَةَ تَقْطُرُ مَذَاكِيْرُنَا الْمَنِيَّ قَالَ يَقُوْلُ جَابِرٌ بِيَدِهٖ كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى قَوْلِهٖ بِيَدِهٖ يُحَرِّكُهَا قَالَ فَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ فِيْنَا فَقَالَ قَدْ عَلِمْتُمْ اَنِّيْ اَتْقَاكُمْ لِلّٰهِ وَاَصْدَقُكُمْ وَاَبَرُّكُمْ وَلَوْ لَا هَدْيِيْ لَحَلَلْتُ كَمَا تُحِلُّوْنَ وَلَوِ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ اَمْرِيْ مَا اسْتَدْبَرْتُ لَمْ اَسُقِ الْهَدْيَ فَحِلُّوْا فَحَلَلْنَا وَسَمِعْنَا وَاَطَعْنَا قَالَ عَطَاءٌ قَالَ جَابِرٌ فَقَدِمَ عَلِيٌّ مِنْ سِعَايَتِهٖ فَقَالَ بِمَ اَهْلَلْتَ قَالَ بِمَا اَهَلَّ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَاَهْدِ وَامْكُثْ حَرَامًا قَالَ وَاَهْدٰى لَهٗ عَلِيٌّ هَدْيًا فَقَالَ سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلِعَامِنَا هٰذَا اَمْ لِاَبَدٍ قَالَ لِاَبَدٍ۔ (مسلم) (مسلم حديث رقم (۱٤۱۔ ۱۲۱٦) والنسائي حديث رقم ۲۸۰۵ وابن ماجه حديث رقم ۲۹۸۰ واحمد في المسند ٤/ ۱۷۵)

عطاء رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ میں نے سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ لوگوں میں کتنے میرے ساتھ سننے میں شریک تھے انہوں نے کہا کہ محمد ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم نے احرام باندھا خالص اکیلے حج کا' عطاء نے کہا کہ جابر رضی اللہ عنہ نے کہا' پس نبی ﷺ صبح کے وقت آئے چوتھی تاریخ کے کہ گذری تھی ذوالحجہ کی' تو ہم کو یہ حکم ہوا کہ حلال ہو جائیں' عطاء نے کہا کہ آپ نے فرمایا: ''حلال ہو جاؤ اور عورتوں کے پاس جاؤ'' عطاء نے کہا اور نہ واجب کی آپ نے صحبت کرنا ان پر' لیکن حلال کر دیں ان پر عورتیں' (جابر رضی اللہ عنہ نے کہا) ہم نے کہا جب کہ نہ رہیں درمیان ہمارے اور درمیان عرفہ کے مگر پانچ راتیں تو ہم کو حکم کیا کہ ہم اپنی بیویوں سے صحبت کریں' پھر عرفہ کے میدان میں حاضر ہوں اس حال میں کہ ہماری شرم گاہیں منی ٹپکاتی ہوں ❶ عطاء نے کہا کہ جابر نے اپنے ہاتھ کے ساتھ اشارہ کیا گویا کہ میں ان کے اشارہ کرنے کی طرف دیکھتا ہوں اپنے ہاتھ کے ساتھ کہ اس کو ہلاتے تھے' جابر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی ﷺ کھڑے ہوئے ہمارے درمیان اور فرمایا: ''تم نے جانا کہ میں تمہاری نسبت اللہ تعالیٰ سے بہت ❷ ڈرتا ہوں اور تم میں بہت سچا ہوں اور تم میں بہت نیک ہوں اور اگر میرے ساتھ ہدی نہ ہوتی تو میں بھی حلال ہو جاتا جیسے کہ تم حلال ہوئے ہو اور اگر میں پہلے سے جانتا اپنے کام سے اس چیز کو جو کہ میں نے بعد میں جانا تو میں نہ لاتا ہدی کو' پس تم حلال ہو جاؤ (جابر کہتے ہیں کہ) پھر ہم حلال ہوئے اور ہم نے سنا اور ہم نے اطاعت کی عطاء کہتے ہیں کہا سیدنا جابر رضی اللہ عنہ نے کہ علی رضی اللہ عنہ آئے اپنے کام سے تو آپ نے فرمایا: ''تم نے کس چیز کا احرام باندھا ہے؟'' انہوں نے کہا اس چیز کا ❸ کہ جس کا نبی ﷺ نے احرام باندھا ہے پھر ان کو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''پس ہدی ذبح کرو اور احرام کی حالت میں ٹھہرے رہو'' جابر رضی اللہ عنہ نے کہا آپ کے لیے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



علی رضی اللہ عنہ ہدی لائے' پس سراقہ بن مالک بن جعشم رضی اللہ عنہ نے کہا' اے اللہ کے رسول! کیا یہ ❹ (صرف) اس سال کیلئے ہے یا ہمیشہ کے لئے؟ آپ نے فرمایا: ''یہ ہمیشہ کیلئے ہے۔'' (مسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ ٹپکاتی ہوں الخ یعنی صحابہ نے اس عذر کی وجہ سے احرام کھولنے میں تامل کیا۔ ❷ بہت ڈرتا ہوں الخ یعنی پھر میرے حکم بجالانے میں کیا تامل ہے۔ ❸ کہا اس چیز کے ساتھ الخ یعنی میں نے لبیک میں یہ کہا ہے کہ جو لبیک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ہو وہی میری ہے۔ ❹ یہ الخ یعنی حج کو فسخ کر دینا عمرہ کر کے کئی بار گزرا کہ مانعین فسخ کا قول درست نہیں ہے اس حدیث سے اور ابن عباس رضی اللہ عنہ کی گزشتہ حدیث اور جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث طویل کے رد سے اور یہ اس باب میں نص ہیں اور تمتع کرنا قیامت تک جائز ہے ہر ایک شخص کے لئے ان حدیثوں کے ظاہر سے یہی نکلتا ہے اگر کوئی حج کا احرام باندھے لیکن ہدی ساتھ نہ ہو تو وہ مکہ میں جا کر حج کی نیت فسخ کر سکتا ہے اور عمرہ کر کے احرام کھول سکتا ہے پھر ذوالحجہ کی آٹھویں تاریخ کو حج کا نیا احرام باندھ سکتا ہے اور اس تاریخ تک سب کام کر سکتا ہے جو احرام کی حالت میں جائز نہ تھے اور ابوحنیفہ' امام مالک' اور امام شافعی رحمہ اللہ نے یہ کہا کہ حج کا فسخ کرنا جائز نہیں ہے لیکن تمتع کرنا' یعنی میقات سے صرف عمرے کی نیت کرنا پھر آٹھ تاریخ کو حج کا احرام باندھنا درست ہے وہ اس حدیث کی تاویل کرتے ہیں کہ ہمیشہ تک درست ہونے سے آپ کا یہ مطلب ہے کہ تمتع قیامت تک درست ہے لیکن حج فسخ کر کے عمرہ کر ڈالنا یہ اسی سال سے خاص تھا۔

٢٥٦٠ - (٦) وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم لِأَرْبَعٍ مَّضَيْنَ مِنْ ذِي الْحَجَّةِ أَوْ خَمْسٍ فَدَخَلَ عَلَيَّ وَهُوَ غَضْبَانُ فَقُلْتُ مَنْ أَغْضَبَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَدْخَلَهُ اللّٰهُ النَّارَ قَالَ أَوَ مَا شَعَرْتِ أَنِّي أَمَرْتُ النَّاسَ بِأَمْرٍ فَإِذَا هُمْ يَتَرَدَّدُوْنَ وَلَوْ أَنِّي اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ مَا سُقْتُ الْهَدْيَ مَعِيَ حَتّٰى أَشْتَرِيَهُ ثُمَّ أُحِلَّ كَمَا حَلُّوْا. (رواه مسلم) (مسلم حديث رقم ١٣٠ - ١٢١١)

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئے چوتھی تاریخ جو کہ گذری تھی ذوالحجہ سے یا پانچویں کو پھر میرے پاس اس حالت میں آئے کہ غصہ میں تھے میں نے کہا' اے اللہ کے رسول! آپ کو کس نے غصہ دلایا؟ اس کو اللہ تعالیٰ آگ میں داخل کرے' آپ نے فرمایا: ''کیا تو نہیں جانتی کہ میں نے حکم کیا لوگوں کو ایک امر کے ساتھ' پھر وہ تردد کرتے ہیں اور اگر تحقیق میں پہلے سے جانتا کام اپنے سے اس چیز کو جو کہ میں نے بعد میں جانی تو میں اپنے ساتھ ہدی نہ لاتا یہاں تک کہ میں اس کو خریدتا پھر حلال ہوتا جیسے ❶ لوگ حلال ہوئے۔'' (مسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ جیسے لوگ حلال ہوئے الخ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں حج اور عمرے کی نیت سے احرام باندھا اور قربانی ساتھ لی' جب مکہ میں پہنچے تو حکم کیا کہ جس کے ساتھ قربانی نہ ہو وہ اپنا احرام اتارے اور حج کے موسم میں پھر احرام باندھے تو اصحاب کو احرام کے اتارنے میں تردد تھا اس واسطے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام نہ اتارا تھا سو فرمایا: میں قربانی ساتھ لانے سے مجبور ہو گیا ہوں' اگر میں یہ حال جانتا تو مکے میں قربانی خرید کرتا اور جیسے لوگوں نے احرام اتارا میں بھی اتار دیتا' اہل حدیث نے ظاہر حدیث کی رو سے دونوں امر کو جائز رکھا ہے۔ ابن قیمؒ نے اعلام میں کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فتویٰ دیا حج کو فسخ کر کے عمرہ بنا دینے کا پھر فتویٰ دیا کہ یہ امر مستحب ہے اور یہ حکم کسی دوسرے حکم سے منسوخ نہیں ہوا' اور یہی اللہ کا دین ہے بلکہ ہم یہ کہتے ہیں کہ حج کو فسخ کر ڈالنا اور عمرہ کر دینا اگر کوئی ان حدیثوں کی رو سے واجب کہے تو اس کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



قول قوی ہوگا اس کے قول کی بہ نسبت جو اس سے منع کرتا ہے الی آخرہ۔

# بَابُ دُخُوْلِ مَكَّةَ وَالطَّوَافِ

## مکہ میں داخل ہونے اور طواف کرنے کا بیان

## اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ (پہلی فصل)

۲۵٦۱- (۱) عَنْ نَافِعٍ قَالَ اِنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ لَا يَقْدَمُ مَكَّةَ اِلَّا بَاتَ بِذِیْ طُوًى حَتّٰى يُصْبِحَ وَيَغْتَسِلَ وَيُصَلِّيَ فَيَدْخُلَ مَكَّةَ نَهَارًا وَاِذَا نَفَرَ مِنْهَا مَرَّ بِذِیْ طُوًى وَبَاتَ بِهَا حَتّٰى يُصْبِحَ وَيَذْكُرُ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ كَانَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ۔(متفق علیه) (البخاری حدیث رقم ۱۷۷۳ ومسلم حدیث رقم (۲۲٦ـ ۱۲۵۹) وابو داوٗد حدیث رقم ۱۸٦۵ والنسائی حدیث رقم ۲۸٦۲ والدارمی حدیث رقم ۱۹۲۷ والموطا حدیث رقم ۲۰ من کتاب الحج)

نافع رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ آتے تھے مکہ میں مگر ذی طوی ❶ میں رات گذارتے' یہاں تک کہ صبح کرتے' نہاتے اور نماز پڑھتے' پھر مکہ میں داخل ہوتے دن کو' اور جس وقت مکہ سے نکلتے تو ذی طوی سے گذرتے اور اس میں رات گذارتے یہاں تک صبح کرتے اور ذکر کرتے کہ نبی ﷺ اس طرح کرتے تھے۔ (بخاری ومسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ ذی طویٰ ایک مشہور مقام ہے مکہ سے قریب۔

۲۵٦۲- (۲) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِنَّ النَّبِیَّ ﷺ لَمَّا جَآءَ اِلٰى مَكَّةَ دَخَلَهَا مِنْ اَعْلَاهَا وَخَرَجَ مِنْ اَسْفَلِهَا۔(متفق علیه) (البخاری حدیث رقم ۱۳۷۷ ومسلم حدیث رقم (۲۲٤ـ ۱۲۵۸) وابو داوٗد حدیث رقم ۱۸٦۹ والترمذی حدیث رقم ۸۵۳ والنسائی حدیث رقم ۲۸٦۵ وابن ماجه حدیث رقم ۲۹٤۰ واحمد فی المسند ٦/ ٤۰)

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ جب مکہ کی طرف تشریف لائے تو اس میں بلندی کی طرف سے داخل ہوئے اور اس کے نشیب کی طرف سے نکلے۔ (بخاری ومسلم)

۲۵٦۳- (۳) وَعَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ قَدْ حَجَّ النَّبِیُّ ﷺ فَاَخْبَرَتْنِیْ عَائِشَةُ اَنَّ اَوَّلَ شَیْءٍ بَدَءَ بِهٖ حِيْنَ قَدِمَ مَكَّةَ اَنَّهٗ تَوَضَّاَ ثُمَّ طَافَ بِالْبَيْتِ ثُمَّ لَمْ تَكُنْ عُمْرَةٌ ثُمَّ حَجَّ اَبُوْ بَكْرٍ فَكَانَ اَوَّلُ شَیْءٍ بَدَاَ بِهٖ

سیدنا عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے حج کیا پس مجھے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی کہ پہلا کام جو آپ نے مکہ میں آ کر کیا وہ وضو تھا پھر خانہ کعبہ کا طواف کیا' پھر عمرہ نہ ہوا' ❶ پھر ابو بکر رضی اللہ عنہ نے حج کیا' پس تھا پہلا کام کہ شروع

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



الطَّوَافَ بِالْبَيْتِ ثُمَّ لَمْ تَكُنْ عُمْرَةٌ ثُمَّ عُمَرُ ثُمَّ عُثْمَانُ مِثْلَ ذٰلِكَ۔ (متفق عليه) (البخاری حدیث رقم ١٦١٤ ومسلم حدیث رقم (١٩٠۔ ١٢٣٥)

کیا ساتھ اس کے طواف خانہ کعبہ کا' پھر نہ ہوا عمرہ' پھر عمر رضی اللہ عنہ نے' پھر عثمان رضی اللہ عنہ نے بھی اسی طرح کیا۔ (بخاری و مسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ پھر عمرہ نہ ہوا الخ اس حدیث سے یہ مراد ہے کہ جب تک سعی سے فارغ نہ ہولے احرام سے نہیں نکل سکتا صرف خانہ کعبہ کا طواف کرنے سے' بلکہ جب کعبہ کا طواف کر لے اور طواف کی دو رکعت پڑھ لے پھر صفا و مروہ کے درمیان دوڑے تو عمرے کے اب افعال پورے ہوئے

٢٥٦٤ - (٤) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا طَافَ فِي الْحَجِّ اَوِ الْعُمْرَةِ اَوَّلَ مَا يَقْدَمُ سَعٰى ثَلٰثَةَ اَطْوَافٍ وَمَشٰى اَرْبَعَةً ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ يَطُوْفُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ۔ (متفق عليه) (البخاری حدیث رقم ١٦١٦ ومسلم حدیث رقم ٢٣١-١٢٦١ وابوداؤد حدیث رقم ١٨٩٣ والنسائی حدیث رقم ٢٩٤١ واحمد فی المسند ٢/ ١٢٥)

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب حج یا عمرہ کا طواف کرتے تو سب سے پہلے جلدی چلتے تین بار اور اپنی چال پر چار بار چلتے' پھر دو رکعات نماز پڑھتے' پھر صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرتے۔ (بخاری' مسلم)

٢٥٦٥ - (٥) وَعَنْهُ قَالَ رَمَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنَ الْحَجَرِ اِلَى الْحَجَرِ ثَلٰثًا وَمَشٰى اَرْبَعًا وَكَانَ يَسْعٰى بِبَطْنِ الْمَسِيْلِ اِذَا طَافَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ۔ (رواه مسلم) (البخاری حدیث رقم ١٦٤٤ ومسلم حدیث رقم (٢٣٠۔ ١٢٦١) والترمذی حدیث رقم ٨٥٧ والموطا حدیث رقم ١٠٨ من کتاب الحج والدارمی حدیث رقم ١٨٤١ واحمد فی المسند ٢/ ٤٠)

انہی (سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجر اسود تا حجر اسود تین چکر جلدی ❶ چل کر لگائے اور چار چکروں میں اپنی چال کے موافق چلے' اور بطن مسیل میں ❷ دوڑتے تھے جس وقت کہ صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرتے (مسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ چلنے میں جلدی کی الخ۔ یہ فعل یعنی تین پھیروں میں اچھل کر چلنا اور چار پھیروں میں عادت کے موافق چلنا عمرہ کے طواف اور حج کے طواف قدوم میں مستحب ہے اور اچھل کر چلنا یہ ہے کہ ذرا دوڑ کر مونڈھے ہلاتے ہوئے چلے جیسے بہادر اور زور آور سپاہی چلتے ہیں یہ اول کے تین پھیروں میں ہوتا ہے اور اس کا سبب صحیحین کی روایت میں مذکور ہے کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب مکہ میں آئے تو مشرکین نے کہا کہ یہ لوگ مدینہ کے بخار سے ناتوان ہو گئے ہیں تو آپ نے صحابہ کو تین پھیروں میں رمل کرنے کا حکم دیا۔ تاکہ مشرکین کو یہ معلوم ہو کہ مسلمان ناتواں نہیں ہوئے ہیں بلکہ طاقت ور ہیں پھر یہ سنت قائم رہی اسلام کی ترقی کے بعد بھی اور قیامت تک قائم رہے گی اور بعض لوگوں کا یہ کہنا کہ رمل کی مشروعیت مشرکوں کے ڈرانے کے لئے ہوتی ہے بالکل غلط ہے کیونکہ طواف تو پہلے ہی مشروع اور سنت ابراہیمی تھا۔ ❷ دوڑتے بطن مسیل میں الخ اس سے معلوم ہوا کہ پانی بہنے کی جگہ دوڑ کر چلنا ضروری ہے اب وہاں دو سبز نشان لگا دیئے ہیں ان کو "میلین اخضرین" کہتے ہیں ان کے درمیان دوڑ کر چلے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



٢٥٦٦ - (٦) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَمَّا قَدِمَ مَكَّةَ اَتَى الْحَجَرَ فَاسْتَلَمَهٗ ثُمَّ مَشٰى عَلٰى يَمِيْنِهٖ فَرَمَلَ ثَلٰثًا وَمَشٰى اَرْبَعًا۔ (رواه مسلم) (مسلم حديث رقم (٢٣٣۔ ١٢٦١) والترمذى حديث رقم ٨٥٦ والنسائى حديث رقم ٢٩٣٩ والدارمى حديث رقم ١٨٤٠)

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب مکہ تشریف لائے تو حجر اسود کے پاس آئے' تو اس کو بوسہ دیا' پھر اپنے دائیں ہاتھ کی طرف چلے' تو تین بار بازو ہلا کر جلدی چلے اور چار بار اپنی چال چلے۔ (مسلم)

٢٥٦٧ - (٧) عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَرَبِيٍّ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ اِبْنَ عُمَرَ عَنِ اسْتِلَامِ الْحَجَرِ فَقَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَسْتَلِمُهٗ وَيُقَبِّلُهٗ۔ (رواه البخارى) (البخارى حديث رقم ١٦١١ والترمذى حديث رقم ٨٦١ والنسائى حديث رقم ٢٩٣٩ والدارمى حديث رقم ١٨٤٠)

سیدنا زبیر بن عربی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے حجر اسود کو بوسہ دینے کے متعلق پوچھا تو انہوں نے کہا' میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا آپ اس کو ہاتھ لگاتے تھے اور اس کو بوسہ دیتے تھے۔ (بخاری)

٢٥٦٨ - (٨) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَمْ اَرَ النَّبِيَّ ﷺ يَسْتَلِمُ مِنَ الْبَيْتِ اِلَّا الرُّكْنَيْنِ الْيَمَانِيَيْنِ۔ (متفق عليه) (البخارى حديث رقم ١٦٠٩ ومسلم حديث رقم ٢٤٧ - ١٢٦٩ والترمذى حديث رقم ٨٥٨ واحمد فى المسند ٢/ ١١٤)

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو نہیں دیکھا کہ خانہ کعبہ کو ہاتھ لگاتے ہوئے مگر دو رکنوں کو جو کہ یمن کی جانب ہیں (بخاری و مسلم)

٢٥٦٩ - (٩) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ طَافَ النَّبِيُّ ﷺ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ عَلٰى بَعِيْرٍ يَسْتَلِمُ الرُّكْنَ بِمِحْجَنٍ۔ (متفق عليه) (البخارى حديث رقم ١٦٠٧ ومسلم حديث رقم ٢٢٣ - ١٢٧٢ وابوداؤد حديث رقم ١٨٧٧ والنسائى حديث رقم ٢٩٥٤ وابن ماجه حديث رقم ٢٩٤٨)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی ﷺ نے طواف کیا حجۃ الوداع میں اونٹ پر' حجر اسود کو مجن کے ساتھ ❶ بوسہ دیتے تھے۔ (بخاری' مسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ مجن کے ساتھ الخ مجن اس چھڑی کو کہتے ہیں کہ جس کا سر مڑا ہوا ہو۔ جیسے کھونڈی' اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر ہجوم کے وقت حجر اسود کو نہ چھو سکے تو چھڑی وغیرہ سے چھو لے اور اس کو بوسہ دے لے۔

٢٥٧٠ - (١٠) وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ طَافَ بِالْبَيْتِ عَلٰى بَعِيْرٍ كُلَّمَا اَتٰى عَلَى الرُّكْنِ اَشَارَ اِلَيْهِ

انہی (سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما) سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اونٹ پر خانہ کعبہ کا طواف کیا' جب حجر اسود پر آتے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



بِشَيْءٍ فِيْ يَدِهٖ وَكَبَّرَ۔ (بخاری) (البخاری حدیث رقم ١٦١٣ والترمذی حدیث رقم ٨٦٥ والنسائی حدیث رقم ٢٩٥٥ والدارمی حدیث رقم ١٨٤٥)

تو اس کی طرف اشارہ کرتے ایک چیز کے ساتھ کہ جو آپ کے ہاتھ میں تھی اور اللہ اکبر کہتے۔ (بخاری)

٢٥٧١ - (١١) وَعَنْ اَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَطُوْفُ بِالْبَيْتِ وَيَسْتَلِمُ الرُّكْنَ بِمِحْجَنٍ مَعَهٗ وَيُقَبِّلُ الْمِحْجَنَ۔ (مسلم) (مسلم حدیث رقم (٢٥٧ـ ١٢٧٥) وابن ماجه حدیث رقم ٢٩٤٩)

سیدنا ابوطفیل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ خانہ کعبہ کا طواف کرتے تھے اور اشارہ کرتے تھے حجر اسود کی طرف اپنی کھونڈی کے ساتھ اور (پھر) کھونڈی کو بوسہ دیتے تھے۔ (مسلم)

٢٥٧٢ - (١٢) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ لَا نَذْكُرُ اِلَّا الْحَجَّ فَلَمَّا كُنَّا بِسَرِفَ طَمِثْتُ فَدَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ وَاَنَا اَبْكِيْ فَقَالَ لَعَلَّكِ نَفِسْتِ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَاِنَّ ذَالِكَ شَيْءٌ كَتَبَهُ اللّٰهُ عَلٰى بَنَاتِ اٰدَمَ فَافْعَلِيْ مَا يَفْعَلُ الْحَاجُّ غَيْرَ اَنْ لَّا تَطُوْفِيْ بِالْبَيْتِ حَتّٰى تَطْهُرِيْ۔ (متفق علیه) (البخاری حدیث رقم ٢٩٤ ومسلم حدیث رقم ١٢٠-١٢١١ وابوداود حدیث رقم ١٧٨٢ والنسائی حدیث رقم ٢٧٤١ وابن ماجه حدیث رقم ٢٩٦٣ و الدارمی حدیث رقم ١٨٤٦ والموطا حدیث رقم ٢٢٤)

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ہم نبی ﷺ کے ساتھ روانہ ہوئے، نہیں ذکر کرتے تھے ہم مگر حج کا، تو جب کہ ہم سرف میں پہنچے تو میں حائضہ ہوگئی، نبی ﷺ تشریف لائے اور میں رو رہی تھی، آپ نے فرمایا: ''شاید کہ تو حائضہ ہوگئی'' میں نے کہا، جی ہاں، آپ نے فرمایا: ''یہ ایک چیز ہے کہ ❶ مقدر کیا ہے اس کو اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کی بیٹیوں پر، پس کر تو جو حاجی ❷ کرتے ہیں سوا اس کے کہ طواف کرے تو خانہ کعبہ کا یہاں تک کہ تو پاک ہو جائے۔'' (بخاری ومسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ یعنی اس میں کسی کا کچھ اختیار نہیں پیدائشی بات ہے۔ ❷ یعنی حیض کی حالت میں سب کام درست ہیں طواف کے سوائے، سو اس کو غسل کے بعد کر لینا اس پر تمام علماء کا اجماع ہے کہ حائضہ حج کے تمام ارکان ادا کرے۔ طواف کے سوا اور امام احمدؒ نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے مرفوعاً ایسا ہی نکالا اور ابن ابی شیبہ نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے اور اس حدیث کو مسلم نے بھی روایت کیا ہے۔

٢٥٧٣ - (١٣) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ بَعَثَنِيْ اَبُوْ بَكْرٍ فِي الْحَجَّةِ الَّتِيْ اَمَّرَهُ النَّبِيُّ ﷺ عَلَيْهَا قَبْلَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ يَوْمَ النَّحْرِ فِيْ رَهْطٍ اَمَرَهٗ اَنْ يُّؤَذِّنَ فِي النَّاسِ اَلَا لَا يَحُجَّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ وَلَا يَطُوْفَنَّ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ۔ (متفق علیه) (البخاری حدیث رقم ٣٦٩ ومسلم حدیث رقم (٤٣٥ ـ ١٣٤٧) وابوداود حدیث رقم ١٩٤٦)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس حج میں کہ ان کو نبی ﷺ نے امیر مقرر کیا تھا حجۃ الوداع سے پہلے، نحر کے دن مجھے لوگوں میں بھیجا تا کہ میں لوگوں میں اعلان کروں کہ خبردار! اس سال کے بعد کوئی مشرک حج نہ کرے اور نہ کوئی ننگا ❶ ہو کر خانہ کعبہ کا طواف کرے۔ (بخاری و مسلم)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



**فوائد الحدیث:** ❶ کوئی ننگا ننگا نہ حج ... ہجرت کے نویں سال نبی ﷺ نے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو حاجیوں کا امیر بنا کر مکہ میں حج کو بھیجا اور یہ حدیث فرمائی کہ سب کو یہ حکم پہنچاؤ کہ اگلے سال کوئی کافر حج کو نہ آئے اور نہ کوئی ننگا طواف کرے کافروں کا دستور تھا کہ ننگا ہو کر طواف کرتے تھے ان کا گمان یہ تھا کہ کپڑوں میں ہم نے گناہ کئے ہیں۔ ان سے کیا طواف کریں' شرع میں برہنہ ہونا حرام ہے خصوصاً کعبہ اور مسجد میں۔

## اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ (دوسری فصل)

٢٥٧٤- (١٤) عَنِ الْمُهَاجِرِ الْمَكِّيِّ قَالَ سُئِلَ جَابِرٌ عَنِ الرَّجُلِ يَرَى الْبَيْتَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فَقَالَ قَدْ حَجَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَلَمْ نَكُنْ نَفْعَلُهُ۔ (رواه الترمذی وابو داوٗد) (ابوداوٗد حدیث رقم ١٨٧٠ و الترمذی حدیث رقم ٨٥٥ والنسائی حدیث رقم ٢٨٩٥)

مہاجر مکی سے روایت ہے کہ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سوال کئے گئے اس شخص کے متعلق کہ جو خانہ کعبہ کو دیکھ کر اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے تو جابر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ تحقیق ہم نے نبی ﷺ کے ساتھ حج کیا اور ہم یہ نہ کرتے تھے۔ (ترمذی وابوداؤد)

**حکم الحدیث:** اس کی سند ضعیف ہے۔

٢٥٧٥- (١٥) وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ اَقْبَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَدَخَلَ مَكَّةَ فَاَقْبَلَ اِلَى الْحَجَرِ فَاسْتَلَمَهُ ثُمَّ طَافَ بِالْبَيْتِ ثُمَّ اَتَى الصَّفَا فَعَلَاهُ حَتّٰى يَنْظُرَ اِلَى الْبَيْتِ فَرَفَعَ يَدَيْهِ فَجَعَلَ يَذْكُرُ اللّٰهَ مَا شَاءَ وَيَدْعُوْ۔ (رواه ابو داوٗد) (مسلم حدیث رقم (٨٤۔ ١٧٨٠) وابوداوٗد حدیث رقم ١٨٧٢)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ آئے تو مکہ میں داخل ہوئے' پھر متوجہ ہوئے طرف حجر اسود کے' پھر اس کو بوسہ دیا' پھر خانہ کعبہ کا طواف کیا' پھر صفا کے پاس آئے' تو اس پر چڑھے یہاں تک کہ خانہ کعبہ کی طرف نظر کی' پھر اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے' پھر شروع کیا اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے تھے جس قدر چاہا اور دعا مانگی۔ (ابوداؤد)

**حکم الحدیث:** اس کی سند صحیح ہے۔

٢٥٧٦- (١٦) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ اَلطَّوَافُ حَوْلَ الْبَيْتِ مِثْلَ الصَّلٰوةِ اِلَّا اَنَّكُمْ تَتَكَلَّمُوْنَ فِيْهِ فَمَنْ تَكَلَّمَ فِيْهِ فَلَا يَتَكَلَّمَنَّ اِلَّا بِخَيْرٍ۔ (رَوَاهُ التِّرْمَذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَالدَّارِمِیُّ) وَذَكَرَ التِّرْمَذِیُّ جَمَاعَةً وَقَفُوْهُ عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ۔ (الترمذی حدیث رقم ٩٦٠ والنسائی حدیث رقم ٢٩٢٢ والدارمی حدیث رقم ١٨٤٧ واحمد فی المسند ٥/ ٣٧٧)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''خانہ کعبہ کے گرد طواف کرنا نماز کی مانند ہے' مگر تحقیق تم اس میں بولتے ہو پس جو کوئی اس میں بولے تو نہ بولے مگر نیکی کے ساتھ۔'' (ترمذی ونسائی ودارمی) اور کہا ترمذی نے کہ محدثین کی ایک جماعت نے اس حدیث کو موقوف بیان کیا ہے یعنی یہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کا قول ہے۔

**حکم الحدیث:** اس کی سند صحیح ہے۔

٢٥٧٧- (١٧) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

انہی (سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ الْحَجَرُ الْاَسْوَدُ مِنَ الْجَنَّةِ وَهُوَ اَشَدُّ بَيَاضًا مِّنَ اللَّبَنِ فَسَوَّدَتْهُ خَطَايَابَنِي اٰدَمَ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ) وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔ (الترمذی حدیث رقم ۸۷۷ واحمد فی المسند ۱/ ۳۰۷)

ﷺ نے فرمایا: ''حجر اسود بہشت سے اترا اور وہ دودھ سے زیادہ سفید تھا' پس اس کو بنی آدم کے گناہوں نے سیاہ کر دیا۔'' (روایت کیا اس کو احمد اور ترمذی نے) اور کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

**حکم الحدیث**: اس کی سند صحیح ہے۔

۲۵۷۸ - (۱۸) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَجَرِ وَاللّٰهِ لَيَبْعَثَنَّهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَهٗ عَيْنَانِ يُبْصِرُ بِهِمَا وَلِسَانٌ يَّنْطِقُ بِهٖ يَشْهَدُ عَلٰى مَنِ اسْتَلَمَهٗ بِحَقٍّ۔ (رواه الترمذی وابن ماجة والدارمی) (الترمذی حدیث رقم ۹۶۱ وابن ماجه حدیث رقم ۲۹٤٤ والدارمی حدیث رقم ۱۸۳۹)

انہی (سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حجر اسود کے بارہ میں فرمایا: ''اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے دن اٹھائے گا کہ اس کی دو آنکھیں ہوں گی یہ ان کے ساتھ دیکھے گا اور زبان ہوگی (جس سے یہ) بولے گا اس شخص کے لئے گواہی دے گا کہ (جس نے) اس کو بوسہ دیا ہوگا ساتھ ❶ حق کے۔'' (ترمذی وابن ماجہ ودارمی)

**حکم الحدیث**: اس کی سند صحیح ہے۔

**فوائد الحدیث**: ❶ حق کے ساتھ الخ یعنی ایمان کے ساتھ اس سے وہ مشرک نکل گئے جنہوں نے حجر اسود کو شرک کی حالت میں چوما ان کے لیے اس کا چومنا کچھ مفید نہ ہوگا' طواف کرنے والے کو اختیار ہے کہ تین باتوں میں سے جو ممکن ہو کر لے' ان میں سے ہر ایک کافی ہے حجر اسود کا چومنا یا لکڑی سے اس کی طرف اشارہ کرنا یعنی دونوں ہاتھ اٹھانا جب کہ حجر اسود کے سامنے آئے اگر ہجوم کی وجہ سے چومنا اور چھونا ناممکن ہو تو ہر حال میں لوگوں کو ایذا دینا اور دھکنا منع ہے جیسے اس زمانہ میں قوی لوگ کرتے ہیں یا عورتوں کے درمیان گھسنا' امام احمدؒ نے عمر رضی اللہ عنہ سے نکالا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اے عمر تو ایک قوی شخص ہے تو حجر اسود پر ضعیف کو مت تنگ کر اگر خالی جگہ پائے تو چوم لے ورنہ اس کی طرف منہ کر کے لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر کہہ مگر اس حدیث کی اسناد میں ایک راوی مجہول ہے۔

۲۵۷۹ - (۱۹) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ اِنَّ الرُّكْنَ وَالْمَقَامَ يَا قُوْتَتَانِ مِنْ يَاقُوْتِ الْجَنَّةِ طَمَسَ اللّٰهُ نُوْرَهُمَا وَلَوْ لَمْ يَطْمِسْ نُوْرَهُمَا لَاَضَاءَ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ۔ (رواه الترمذی) (الترمذی حدیث رقم ۸۷۸ واحمد فی المسند ۲/ ۲۱۳)

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا' آپ فرماتے تھے: ''حجر اسود اور مقام ابراہیم بہشت کے یاقوتوں سے دو یاقوت ہیں' اللہ تعالیٰ نے ان دونوں کا نور دور کیا اور اگر ان کا نور دور نہ کرتا تو وہ (ان سے) روشن کر دیتا ہر اس چیز کو جو کہ مشرق اور مغرب کے درمیان ہے۔'' (ترمذی)

**حکم الحدیث**: یہ حدیث صحیح ہے

۲۵۸۰ - (۲۰) وَعَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يُزَاحِمُ عَلَى الرُّكْنَيْنِ زِحَامًا مَّا رَاَيْتُ اَحَدًا مِّنْ

سیدنا عبید بن عمیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ لوگوں پر غلبہ کرتے تھے اوپر ہاتھ لگانے حجر اسود اور رکن یمانی کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يُزَاحِمُ عَلَيْهِ قَالَ اِنْ اَفْعَلُ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ اِنَّ مَسْحَهُمَا كَفَّارَةٌ لِّلْخَطَايَا وَسَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ مَنْ طَافَ بِهٰذَا الْبَيْتِ اُسْبُوْعًا فَاَحْصَاهُ كَانَ كَعِتْقِ رَقَبَةٍ وَسَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ لَا يَضَعُ قَدَمًا وَلَا يَرْفَعُ اُخْرٰى اِلَّا حَطَّ اللّٰهُ عَنْهُ بِهَا خَطِيْئَةً وَكَتَبَ لَهٗ بِهَا حَسَنَةً۔(رواه الترمذی) (الترمذی حدیث رقم ۹۵۹ والنسائی الحدیث رقم ۲۹۱۹ واحمد فی المسند ۲/ ۳)

غلبہ کرنا' میں نے رسول اللہ ﷺ کے کسی صحابی کو اس پر غلبہ کرتے ہوئے نہیں دیکھا' ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے: ''اگر میں غلبہ کروں تو مجھ پر انکار نہ کر و اس لئے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا' آپ فرماتے تھے: ''ہاتھ لگانا ان دونوں رکنوں کا واسطے گناہوں کے لیے کفارہ ہے'' اور میں نے آپ کو فرماتے ہوئے سنا: ''جو شخص خانہ کعبہ کا طواف کرے سات بار اور اس کی محافظت کرے تو اس کا ثواب ہوگا مانند ثواب آزاد کرنے غلام کے'' اور میں نے آپ کو سنا' آپ فرماتے تھے: ''نہیں رکھتا کوئی قدم اور نہیں اٹھاتا دوسری بار مگر اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کے گناہ دور کرتا اور اس کی وجہ سے ❶ اس کے لیے نیکی لکھتا ہے۔'' (ترمذی)

**حکم الحدیث**: اس کی سند صحیح ہے۔

**فوائد الحدیث**: ❶ یہ ترمذی نے نقل کی الخ اور ابن ماجہ نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی ﷺ خانہ کعبہ کے چاروں کونوں میں سے کسی کو نہ چھوتے تھے مگر حجراسود کو اور جو کونہ اس کے قریب ہے یعنی رکن یمانی کو' بنی جمح کے کونوں کی طرف' بخاری اور مسلم نے بھی اس حدیث کو روایت کیا ہے اور جس وقت حجراسود یا رکن یمانی کو آپ استلام کرتے تو فرماتے بسم اللہ واللہ اکبر اور جب حجراسود کے پاس آتے' اللہ اکبر کہتے اور آپ سے کوئی معین دعا طواف میں منقول نہیں مگر ابوداؤد اور ابن حبان نے نکالا ہے کہ آپ رکن یمانی اور حجراسود کے درمیان یہ کہتے ''ربنا اتنا فی الدنیا حسنة وفی الاخرة حسنة وقنا عذاب النار'' اور طواف میں فرماتے ''اللهم متعنی بما رزقتنی و بارك لی فیه و اخلف علیٰ كل غائب لی بخیر'' یہ حاکم نے نکالا اور رکن یمانی اور حجراسود کی تخصیص کی وجہ استلام میں یہ ہے کہ وہ اسی مقام پر باقی ہیں جہاں ابراہیم علیہ السلام نے بنائے تھے باقی دونوں رکنوں کا مقام جاہلیت والوں نے بدل ڈالا ہے۔

۲۵۸۱ - (۲۱) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ السَّائِبِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ مَا بَيْنَ الرُّكْنَيْنِ رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔(رواه ابوداؤد) (ابوداؤد حدیث رقم ۱۸۹۲ واحمد فی المسند ۳/ ۴۱۱)

سیدنا عبداللہ بن سائب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو سنا آپ دونوں رکنوں کے درمیان ❶ فرماتے تھے اے ہمارے رب! ہم کو دنیا میں بھلائی دے اور آخرت میں بھلائی اور ہم کو آگ کے عذاب سے بچا۔'' (ابوداؤد)

**حکم الحدیث**: اس کی سند ضعیف ہے۔

**فوائد الحدیث**: ❶ دونوں رکنوں کے درمیان الخ یعنی حجراسود اور رکن یمانی کے۔

۲۵۸۲ - (۲۲) وَعَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ قَالَتْ اَخْبَرَتْنِيْ بِنْتُ اَبِيْ تُجْرَاةَ قَالَتْ دَخَلْتُ مَعَ نِسْوَةٍ

صفیہ بنت شیبہ سے روایت ہے مجھ کو خبر دی' ابو تجرات کی بیٹی نے کہ میں قریش کی عورتوں کے ساتھ آل ابی حسین کے گھر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



مِنْ قُرَيْشٍ دَارَ اٰلِ اَبِيْ حُسَيْنٍ نَنْظُرُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ يَسْعٰى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَرَاَيْتُهٗ يَسْعٰى وَاِنَّ مِئْزَرَهٗ لَيَدُوْرُ مِنْ شِدَّةِ السَّعْيِ وَسَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ اِسْعَوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ عَلَيْكُمُ السَّعْيَ۔ (رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ وَرَوٰى اَحْمَدُ مَعَ اخْتِلَافٍ) (الدارقطنی من کتاب الحج الحدیث رقم ۸۷ من باب المواقیت والبغوی فی شرح السنۃ حدیث رقم ۱۹۲۱ واحمد فی المسند ۶/ ۴۲۱)

گئی' تا کہ ہم دیکھیں رسول اللہ ﷺ کی طرف جب کہ آپ صفا اور مروہ کے درمیان دوڑتے ہوں' تو میں نے آپ کو صفا اور مروہ کے درمیان دوڑتے ہوئے دیکھا اس حال میں کہ تہبند آپ کا بسبب شدت دوڑنے کے پھرتا تھا اور میں نے آپ کو سنا آپ فرماتے تھے: ''سعی کرو' پس تحقیق اللہ تعالیٰ نے تم پر لکھا ❶ سعی کرنا۔'' (یہ شرح السنہ میں نقل کی اور احمد نے اختلاف کے ساتھ نقل کی۔)

**حکم الحدیث**: اس کی سند ضعیف ہے۔ دوسری ایک سند صحیح موجود ہے۔

**فوائد الحدیث**: ❶ لکھا الخ اس سے امام شافعیؒ نے صفا مروہ کے درمیان دوڑنے کو حج کا فرض قرار دیا ہے اور کہا ہے کہ جو سعی نہ کرے اس کا حج باطل ہے اور امام ابوحنیفہؒ نے فرمایا کہ اس کے معنی ایجاب کے ہیں کیونکہ ان کے نزدیک سعی واجب ہے فرض نہیں۔

۲۵۸۳ - (۲۳) وَعَنْ قُدَامَةَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَسْعٰى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ عَلٰى بَعِيْرٍ لَا ضَرْبَ وَلَا طَرْدَ وَلَا اِلَيْكَ اِلَيْكَ۔ (رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ) (الترمذی حدیث رقم ۹۰۳ النسائی حدیث رقم ۳۰۶۱ وابن ماجہ حدیث رقم ۳۰۳۵ واحمد فی المسند ۳/ ۴۱۳)

سیدنا قدامہ بن عبداللہ بن عمار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے دیکھا رسول اللہ ﷺ کو سعی کرتے ہوئے صفا اور مروہ کے درمیان اونٹ ❶ پر' مارتا تھا' نہ ہانکتا تھا اور نہ کہتا تھا کہ ایک طرف ہو جاؤ۔ (یہ شرح السنہ میں نقل کی)

**فوائد الحدیث**: ❶ اور اس سے پہلی حدیث میں پیادہ سعی کرنا مذکور ہے تو مطلب یہ ہے کہ کسی میں پیدل چلے اور کسی میں سوار۔

۲۵۸۴ - (۲۴) وَعَنْ يَعْلَى ابْنِ اُمَيَّةَ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ طَافَ بِالْبَيْتِ مُضْطَبِعًا بِبُرْدٍ اَخْضَرَ۔ (رواه الترمذی وابو داؤد و ابن ماجة والدارمی) (ابوداؤد حدیث رقم ۱۸۸۳ والترمذی حدیث رقم ۸۵۹ وابن ماجہ حدیث رقم ۲۹۵۴ والدارمی حدیث رقم ۱۸۴۳ واحمد فی المسند ۴/ ۲۲۳)

سیدنا یعلی بن امیہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے خانہ کعبہ کا طواف کیا اضطباع ❶ کئے ہوئے سبز چادر کے ساتھ۔ (ترمذی' ابوداؤد' ابن ماجہ' دارمی)

**حکم الحدیث**: اس کی سند ضعیف ہے۔

**فوائد الحدیث**: ❶ اضطباع کئے ہوئے الخ اضطباع یہ ہے کہ چادر کو دونوں طرف سے بغلوں کے نیچے سے لے جائے اور کندھوں پر ڈال لے اور دونوں بازو کھلے رہیں شجاعت اور بہادری کی یہ بھی علامت ہے جیسے رمل۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



۲۵۸۵ - (۲۵) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَاَصْحَابَهٗ اِعْتَمَرُوْا مِنَ الْجِعِرَّانَةِ فَرَمَلُوْا بِالْبَيْتِ ثَلَاثًا وَجَعَلُوْا اَرْدِيَتَهُمْ تَحْتَ اٰبَاطِهِمْ ثُمَّ قَذَفُوْهَا عَلٰی عَوَاتِقِهِمِ الْيُسْرٰی۔ (رواہ ابوداوٗد)

(ابو داوٗد حدیث رقم ۱۸۸٤ واحمد فی المسند ۱/ ۳۰٦)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اور ان کے اصحاب نے جعرانہ ❶ سے عمرہ کیا تو خانہ کعبہ کے طواف میں تین بار جلد چلے اور اپنی چادروں ❷ کو اپنی بغلوں کے نیچے کیا پھر ان کو اپنے بائیں کاندھوں پر ڈالا۔ (ابوداوٗد)

**حکم الحدیث**: اس کی سند صحیح ہے۔

**فوائد الحدیث**: ❶ جعرانہ ایک بستی ہے مکہ شریف سے ایک منزل حنین اور ہوازن کی طرف نبی ﷺ نے وہاں حنین کی غنیمتیں تقسیم کیں وہاں سترہ دن یا کم زیادہ قیام فرمایا۔ ❷ اور کیا الخ اس سے معلوم ہوا کہ اضطباع سنت ہے ساتوں پھیروں میں اچھل کر چلنے کے بخلاف کہ وہ تین پھیروں میں سنت ہے باقی چار میں عادت کے موافق چلے۔

## اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ (تیسری فصل)

۲۵۸٦ - (۲٦) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ مَا تَرَكْنَا اِسْتِلَامَ هٰذَيْنِ الرُّكْنَيْنِ الْيَمَانِيِّ وَالْحَجَرِ فِيْ شِدَّةٍ وَّلَا رَخَاءٍ مُنْذُ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَسْتَلِمُهُمَا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) (البخاری حدیث رقم ۱٦۰٦ ومسلم حدیث رقم (۲٤٥ـ ۱۲٦۸) والنسائی حدیث رقم ۲۰٥۲ والدارمی حدیث رقم ۱۸۳۸)

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم نے ہاتھ لگانا نہیں چھوڑا ان دونوں ارکان رکن یمانی اور حجر اسود کو بھیڑ میں نہ غیر بھیڑ میں جب سے میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ ان دونوں کو ہاتھ لگاتے تھے۔ (بخاری مسلم)

۲۵۸۷ - (۲۷) وَفِیْ رِوَايَةٍ لَّهُمَا قَالَ نَافِعٌ رَاَيْتُ ابْنَ عُمَرَ يَسْتَلِمُ الْحَجَرَ بِيَدِهٖ ثُمَّ قَبَّلَ يَدَهٗ وَقَالَ مَا تَرَكْتُهٗ مُنْذُ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَفْعَلُهٗ۔ (مسلم حدیث رقم (۲٤٦ـ ۱۲٦۸) وابوداوٗد حدیث رقم ۱۸۷٦)

اور ان کی ایک روایت میں یوں ہے کہ نافع نے کہا میں نے سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ حجر اسود کو اپنا ہاتھ لگاتے تھے پھر بوسہ دیتے تھے اپنے ہاتھ کو اور کہا کہ میں نے اس کو نہیں چھوڑا ❶ جب سے میں نے رسول اللہ ﷺ کو اس کو کرتے ہوئے دیکھا۔

**فوائد الحدیث**: ❶ میں نے نہیں چھوڑا الخ ان دونوں رکنوں کے استلام کی تخصیص کی وجہ گزر چکی کہ وہ اسی مقام پر باقی ہیں جہاں سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے بنائے تھے باقی دوسرے رکنوں کا مقام جن کو رکنیں شامیین کہتے ہیں جاہلیت والوں نے بدل ڈالا ہے۔

۲۵۸۸ - (۲۸) وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ شَكَوْتُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنِّیْ اَشْتَكِیْ فَقَالَ طُوْفِیْ مِنْ وَّرَآءِ النَّاسِ وَاَنْتِ رَاكِبَةٌ فَطُفْتُ وَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ

ام المؤمنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے شکایت کی کہ میں بیمار ہوں تو آپ نے فرمایا: ''طواف کر تو لوگوں کے پرے پرے اس ❶ حال میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



يُصَلِّيْ اِلٰى جَنْبِ الْبَيْتِ يَقْرَأُ بِالطُّوْرِ وَ كِتَابٍ مَّسْطُوْرٍ۔ (متفق عليه) (البخاری حديث رقم ١٦٣٣ ومسلم حديث رقم (٢٥٨۔ ١٢٧٦) وابوداوٗد حديث رقم ١٨٨٢ وابن ماجه حديث رقم ٢٩٦١ والنسائی حديث رقم ٢٩٢٦ والموطا حديث رقم ١٢٣ من كتاب الحج)

کہ تو سوار ہو' پس میں نے طواف کیا اور رسول اللہ ﷺ خانہ کعبہ کے پہلو کی طرف سورۂ طور و کتاب مسطور پڑھتے ہوئے نماز پڑھتے تھے۔ (بخاری ومسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ اس حال میں الخ اس سے معلوم ہوا کہ حج میں بیمار کو سوار ہو کر طواف کرنا درست ہے۔

٢٥٨٩ - (٢٩) وَعَنْ عَابِسِ بْنِ رَبِيْعَةَ قَالَ رَأَيْتُ عُمَرَ يُقَبِّلُ الْحَجَرَ وَيَقُوْلُ اِنِّيْ لَاَعْلَمُ اِنَّكَ حَجَرٌ مَا تَنْفَعُ وَلَا تَضُرُّ وَلَوْ لَا اِنِّيْ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يُقَبِّلُكَ مَا قَبَّلْتُكَ۔ (متفق عليه) (البخاری حديث رقم ١٥٩٧ ومسلم حديث رقم ٢٥١ - ١٢٧٠ وابوداوٗد حديث رقم ١٧٧٣ والترمذی حديث رقم ٨٦٠ و النسائی حديث رقم ٢٩٣٧ وابن ماجه حديث رقم ٢٩٤٣ والموطا حديث رقم ١١٥ من كتاب الحج و احمد فی المسند ١ / ٥٤)

سیدنا عابس بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ حجر اسود کو بوسہ دیتے اور کہتے تھے میں جانتا ہوں کہ تو ایک پتھر ہے' نفع اور ضرر نہیں پہنچا سکتا اور اگر نہ دیکھا ہوتا میں نے رسول اللہ ﷺ کو تجھے بوسہ دیتے ہوئے تو میں تجھ کو بوسہ نہ ❶ دیتا۔ (بخاری ومسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ تو بوسہ نہ دیتا الخ اس حدیث سے گور پرستوں' بت پرستوں' چلہ پرستوں کے چولہے میں پانی پڑ گیا جو قبروں وغیرہ کو اس خیال سے بوسہ دیتے ہیں کہ ہماری مراد پوری کریں گے اس لئے کہ جب حجر اسود جو یمین اللہ ہے اس کا بوسہ بھی جناب رسول اللہ ﷺ کی اتباع کے سبب ہے نہ اس خیال سے کہ یہ ضرر رساں اور نفع دہندہ ہے' تو پھر اور چیزیں جن کا بوسہ کہیں ثابت نہیں بلکہ منع ہے اس خیال ناپاک کے ساتھ کیوں کر جائز ہوگا کہ یہ ہم کو نفع یا نقصان دے سکتی ہیں۔ طیبی نے کہا عمر رضی اللہ عنہ نے یہ اس لئے فرمایا کہ زمانہ جاہلیت اور شرک قریب گزرا تھا' ایسا نہ ہو کہ بعض کچے مسلمان حجر اسود کے چومنے سے دھوکا کھائیں اور حجر اسود کو یہ سمجھیں کہ اس میں کچھ قدرت اختیار ہے جیسے مشرک بتوں کو خیال کرتے تھے تو بیان کر دیا کہ حجر اسود ایک پتھر ہے اس میں کچھ بھی قدرت واختیار نہیں اور اس کا چومنا محض نبی ﷺ کی اقتداء اور پیروی کے لئے ہے۔

٢٥٩٠ - (٣٠) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ وُكِّلَ بِهٖ سَبْعُوْنَ مَلَكًا يَعْنِي الرُّكْنَ الْيَمَانِيَّ فَمَنْ قَالَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّ فِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "متعین ہیں اس یعنی رکن یمانی کے ساتھ ستر فرشتے پس جو کوئی کہے یاالٰہی! تحقیق میں مانگتا ہوں تجھ سے درگزر کرنا گناہوں سے اور عافیت دنیا اور آخرت میں' اے ہمارے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ' قَالُوْا اٰمِيْنَ۔ (رواه ابن ماجة) (ابن ماجه حديث رقم ۲۹۵۷)

رب! ہم کو دنیا میں بھلائی دے اور آخرت میں بھی بھلائی اور ہم کو آگ کے عذاب سے بچا تو فرشتے کہتے ہیں' قبول کر۔" (یہ ابن ماجہ نے نقل کی)

**حکم الحدیث**: اس کی سند ضعیف ہے۔

۲۵۹۱ - (۳۱) وَعَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ مَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا وَلَا يَتَكَلَّمُ اِلَّا بِسُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ مُحِيَتْ عَنْهُ عَشْرُ سَيِّئَاتٍ وَكُتِبَ لَهُ عَشْرُ حَسَنَاتٍ وَرُفِعَ لَهُ عَشْرُ دَرَجَاتٍ وَمَنْ طَافَ فَتَكَلَّمَ وَهُوَ فِيْ تِلْكَ الْحَالِ خَاضَ فِي الرَّحْمَةِ بِرِجْلَيْهِ كَخَائِضِ الْمَآءِ بِرِجْلَيْهِ۔ (رواه ابن ماجة) (ابن ماجه حديث رقم ۲۹۵۷)

انہی (سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "جو شخص کہ طواف کرے سات مرتبہ خانہ کعبہ کا اور نہ کلام کرے مگر ساتھ سبحان اللہ' الحمد للہ' لا الٰہ الا اللہ' اللہ اکبر اور لا حول ولا قوۃ الا باللہ کے تو اس سے دس برائیاں دور کی جاتی ہیں اور اس کے لیے دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور اس کے لیے دس درجات بلند کئے جاتے ہیں اور جو شخص کہ طواف کرے اور کلام کرے اور وہ اس حالت میں ہے کہ دریائے رحمت میں داخل ہوتا ہے اپنے دونوں پاؤں کے ساتھ مانند داخل ہونے والے پانی کے ❶ اپنے پاؤں کے ساتھ۔" (ابن ماجہ)

**حکم الحدیث**: اس کی سند ضعیف ہے۔

**فوائد الحدیث**: ❶ کیونکہ طواف میں آدمی پاؤں سے چلتا ہے تو پاؤں گویا رحمت میں ڈوبتے ہیں اگر طواف میں بات نہ کی اور ذکر الٰہی کرتا رہا تو سارا بدن گویا مستفید ہوا اور پورا فائدہ حاصل ہوا اگر بات کی تو گویا طواف ناقص رہا پاؤں کو رحمت لگی اور باقی جسم محروم رہا۔

# بَابُ الْوُقُوْفِ بِعَرَفَةَ

## میدان عرفات میں ٹھہرنے کا بیان

## اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ (پہلی فصل)

۲۵۹۲ - (۱) عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِيْ بَكْرِ الثَّقَفِيِّ اَنَّهُ سَاَلَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ وَهُمَا غَادِيَانِ مِنْ مِنًى اِلٰى عَرَفَةَ كَيْفَ كُنْتُمْ تَصْنَعُوْنَ فِيْ هٰذَا الْيَوْمِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ كَانَ يُهِلُّ مِنَّا الْمُهِلُّ فَلَا يُنْكَرُ عَلَيْهِ وَيُكَبِّرُ الْمُكَبِّرُ مِنَّا فَلَا يُنْكَرُ عَلَيْهِ۔ (متفق عليه)

محمد بن ابوبکر ثقفی رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ انہوں نے سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے پوچھا جب کہ وہ دونوں صبح کے وقت منیٰ سے عرفات کی طرف جا رہے تھے کہ کس طرح کرتے تھے تم اس دن میں ساتھ رسول اللہ ﷺ کے؟ تو انہوں نے کہا' ہم میں سے لبیک کہتا تھا لبیک کہنے والا تو اس پر انکار نہ کیا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



(البخاری حدیث رقم ۱٦٥۹ ومسلم حدیث رقم (۲۷٤۔ ۱۲۸٥) والموطا حدیث رقم ٤۳ من کتاب الحج واحمد فی المسند ۳/ ۱۱۰)

جاتا تھا اور ہم میں ❶ سے تکبیر کہنے والا تکبیر کہتا تھا تو اس پر بھی انکار نہیں کیا جاتا تھا۔ (بخاری ومسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ پس نہیں الخ اس سے معلوم ہوا کہ تکبیر اور تہلیل دونوں مستحب ہیں جب کہ آدمی عرفہ کے دن منٰی سے عرفات کو جائے اور لبیک ان دونوں سے افضل ہے اور اس روایت سے اس قول کا رد ہو گیا کہ جو کہتا ہے کہ لبیک پکارنا چھوڑ دے بعد صبح کے عرفہ کے دن۔

۲۵۹۳ - (۲) عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ نَحَرْتُ هٰهُنَا وَمِنًى كُلُّهَا مَنْحَرٌ فَانْحَرُوْا فِيْ رِحَالِكُمْ وَوَقَفْتُ هٰهُنَا وَعَرَفَةُ كُلُّهَا مَوْقِفٌ وَوَقَفْتُ هٰهُنَا وَجَمْعٌ كُلُّهَا مَوْقِفٌ۔ (مسلم) (مسلم حدیث رقم (۱٤۹۔ ۱۲۱۸) وابو داؤد حدیث رقم ۱۹۳٦)

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے نحر کیا اس جگہ اور منٰی تمام جگہ نحر کرنے کی ہے پس تم اپنی قیام گاہوں میں نحر کرو اور میں نے اس جگہ وقوف کیا اور عرفات کی تمام جگہ وقوف کی ہے اور اس جگہ میں نے وقوف کیا اور مزدلفہ کی تمام جگہ وقوف کی ہے۔'' (مسلم)

۲۵۹٤ - (۳) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَا مِنْ يَوْمٍ اَكْثَرَ مِنْ اَنْ يُّعْتِقَ اللّٰهُ فِيْهِ عَبْدًا مِّنَ النَّارِ مِنْ يَوْمِ عَرَفَةَ وَاِنَّهٗ لَيَدْنُوْا ثُمَّ يُبَاهِيْ بِهِمُ الْمَلٰٓئِكَةَ فَيَقُوْلُ مَا اَرَادَ هٰٓؤُلَآءِ۔ (مسلم) (مسلم حدیث رقم (٤۳٦۔ ۱۳٤۹) والنسائی الحدیث رقم ۳۰۰۳ وابن ماجه حدیث رقم ۳۰۱٤)

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''نہیں کوئی ❶ دن عرفہ سے بڑھ کر کہ اللہ تعالیٰ اس میں بندوں کو آگ سے نجات دیتا ہو اور وہ نزدیک ہوتا ہے پھر ان کے ساتھ فرشتوں کے روبرو فخر کرتا ہے'' تو فرماتا ہے: ❷ ''کیا چاہتے ہیں یہ لوگ؟'' (مسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ دن عرفہ سے الخ عرفہ ذوالحجہ کی نویں تاریخ کا نام ہے اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ عرفہ کا دن سب دنوں سے افضل ہے۔ ❷ یہ لوگ کیا چاہتے ہیں الخ یعنی جس چیز کی خواہش میں اس قدر رنج کے ساتھ اس میدان میں جمع ہیں فرشتے عرض کرتے ہیں تیری مغفرت چاہتے ہیں اور تیرے عذاب سے پناہ مانگتے ہیں حکم ہوتا ہے میں نے ان کو بخش دیا۔

## اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ (دوسری فصل)

۲۵۹٥ - (٤) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ صَفْوَانَ عَنْ خَالٍ لَّهٗ يُقَالُ لَهٗ يَزِيْدُ ابْنُ شَيْبَانَ قَالَ كُنَّا فِيْ مَوْقِفٍ لَّنَا بِعَرَفَةَ يُبَاعِدُهٗ عَمْرٌو مِنْ مَوْقِفِ الْاِمَامِ جِدًّا فَاَتَانَا ابْنُ مِرْبَعٍ نِ الْاَنْصَارِيُّ فَقَالَ اِنِّيْ رَسُوْلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اِلَيْكُمْ يَقُوْلُ لَكُمْ قِفُوْا عَلٰى مَشَاعِرِكُمْ فَاِنَّكُمْ عَلٰى اِرْثٍ مِّنْ اِرْثِ اَبِيْكُمْ اِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ۔ (رواه الترمذی وابو داؤد

عمرو بن عبداللہ بن صفوان نے اپنے ماموں جن کا نام یزید بن شیبان ہے سے روایت کیا کہ انہوں نے کہا کہ ہم عرفہ کے میدان میں اپنے موقف میں تھے کہ اس کو عمرو بہت دور بیان کرتا تھا، امام کے ٹھہرنے کی جگہ سے تو ہمارے پاس مربع انصاری کے بیٹے آئے اور کہا میں ایلچی ہوں رسول اللہ ﷺ کی طرف سے تمہاری طرف آپ فرماتے ہیں: ''ٹھہرو ❶ تم اپنی عبادت کی جگہ پر اس لئے کہ تم اپنے باپ ابراہیم علیہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



والنسائی و ابن ماجة) (ابوداؤد حدیث رقم ۱۹۱۹ والترمذی حدیث رقم ۸۸۳ والنسائی حدیث رقم ۳۰۱۴ وابن ماجه حدیث رقم ۳۰۱۱ واحمد فی المسند ۴/ ۱۳۷)

السلام کی میراث ❷ پر ہو۔" (ترمذی وابوداؤد ونسائی وابن ماجہ)

**حکم الحدیث:** اس کی سند جید ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ ٹھہر و الخ یعنی جہاں ٹھہرے ہو وہیں ٹھہرے رہو۔ ❷ میراث پر ہو الخ اس لحاظ سے کہ ان کی سنت پر چلتے ہو اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سارے عرفات میں ٹھہرنا کافی ہے اور ہر مقام میں عرفات سے یہ سنت ادا ہو جاتی ہے اگر چہ وہ مقام نبی ﷺ کے مقام سے دور ہو۔

۲۵۹۶- (۵) وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ كُلُّ عَرَفَةَ مَوْقِفٌ وَكُلُّ مِنٰى مَنْحَرٌ وَ كُلُّ الْمُزْدَلِفَةِ مَوْقِفٌ وَكُلُّ فِجَاجِ مَكَّةَ طَرِيْقٌ وَمَنْحَرٌ۔ (رواه ابوداؤد والدارمی) (ابوداؤد حدیث رقم ۱۹۳۷ وابن ماجه حدیث رقم ۳۰۴۸ والدارمی حدیث رقم ۱۸۷۹ واحمد فی المسند ۳/ ۳۲۶)

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "عرفہ کا پورا میدان ٹھہرنے کی جگہ ہے اور ہر جگہ منیٰ کی ذبح کرنے کی جگہ ہے اور ہر جگہ مزدلفہ میں ٹھہرنے کی جگہ ہے اور ہر راہ ❶ مکہ کی راہ اور ذبح کرنے کی جگہ ہے۔" (ابوداؤد و دارمی)

**حکم الحدیث:** اس کی سند حسن ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ اور سب راہیں الخ یعنی جس راہ سے مکہ میں جائیں درست ہے اور جس جگہ مکہ میں ہدی ذبح کریں جائز ہے اس لئے کہ ذبح کرنا اس کا حرم میں چاہئے اور مکہ حرم میں ہے لیکن منی میں ذبح کرنے کی عادت ہوئی ہے کہ نحر کے دن جو کہ دسویں ذوالحجہ کی ہے منیٰ میں ہوتی ہے وہاں ذبح کرتے ہیں اور مقصود آپ کا اصل میں جواز ہے ورنہ نبی ﷺ کے وقوف کی جگہ اور ذبح کی جگہ اور راہ سے افضل ہے۔

۲۵۹۷- (۶) وَعَنْ خَالِدِ بْنِ هَوْذَةَ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِیَّ ﷺ يَخْطُبُ النَّاسَ يَوْمَ عَرَفَةَ عَلٰى بَعِيْرٍ قَائِمًا فِي الرِّكَابَيْنِ۔ (رواه ابوداؤد) (ابوداؤد حدیث رقم ۱۹۱۷ واحمد فی المسند ۵/ ۳۰)

سیدنا خالد بن ہوذہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو دیکھا آپ عرفہ کے ❶ دن اونٹ کے دونوں رکابوں پر کھڑے ہو کر لوگوں کو خطبہ فرماتے تھے۔ (ابوداؤد)

**فوائد الحدیث:** ❶ اونٹ پر کھڑے ہو کر الخ اونٹ پر کھڑے ہو کر خطبہ فرمایا تا کہ دور نزدیک کے سب سنیں۔

۲۵۹۸- (۷) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ خَيْرُ الدُّعَاءِ دُعَاءُ يَوْمِ عَرَفَةَ وَخَيْرُ مَاقُلْتُ اَنَا وَالنَّبِيُّوْنَ مِنْ قَبْلِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ

عمرو بن شعیب نے اپنے باپ رضی اللہ عنہ ❶ سے نقل کیا انہوں نے اپنے دادا رضی اللہ عنہ ❷ سے نقل کی کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "بہترین دعا عرفہ ❸ کے دن کی دعا ہے اور بہترین بات جو میں نے کہی اور جو مجھ سے پہلے انبیاء علیہم السلام نے کہی وہ یہ ہے کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ۔ (رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ) (الترمذی حدیث رقم ۳۵۸۵)

''نہیں کوئی معبود مگر اللہ اکیلا اس کا کوئی شریک نہیں اس کے لئے بادشاہت ہے اور اسی کے لئے تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔'' (ترمذی)

**حکم الحدیث:** اس کی سند حسن ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ اپنے باپ سے یعنی شعیب سے۔ ❷ اپنے دادا سے یعنی عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے۔
❸ دن عرفہ کے ہے الخ یعنی عرفات میں یا جس جگہ پر کریں

۲۵۹۹ - (۸) وَرَوٰى مَالِكٌ عَنْ طَلْحَةَ ابْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ إِلٰى قَوْلِهٖ لَا شَرِيْكَ لَهٗ۔ (الموطا حدیث رقم ۲۴٦ من كتاب الحج)

اور امام مالک رحمہ اللہ نے سیدنا طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ سے ''لا شریک لہ'' تک روایت کیا ہے۔

۲۶۰۰ - (۹) وَعَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ كَرِيْزٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَا رُئِيَ الشَّيْطَانُ يَوْمًا هُوَ فِيْهِ اَصْغَرُ وَلَا اَدْحَرُ وَلَا اَحْقَرُ وَلَا اَغْيَظُ مِنْهُ فِيْ يَوْمِ عَرَفَةَ وَمَا ذَاكَ اِلَّا لِمَا يَرٰى مِنْ تَنَزُّلِ الرَّحْمَةِ وَتَجَاوُزِ اللّٰهِ عَنِ الذُّنُوْبِ الْعِظَامِ اِلَّا مَارُئِيَ يَوْمَ بَدْرٍ فَقِيْلَ مَارُئِيَ يَوْمَ بَدْرٍ ؟قَالَ فَاِنَّهٗ قَدْرَاٰى جِبْرِيْلَ يَزَعُ الْمَلَائِكَةَ۔ (رَوَاهُ مَالِكٌ مُرْسَلًا وَفِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ بِلَفْظِ الْمَصَابِيْحِ) (الموطا حدیث رقم ۲۴۵ من كتاب الحج والبغوی فی شرح السنة حدیث رقم ۱۹۳۰)

سیدنا طلحہ بن عبید اللہ بن کریز رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''نہیں ❶ دیکھا گیا شیطان کسی دن کہ وہ اس میں بہت ذلیل ہو اور بہت راندہ اور بہت حقیر اور بہت غصہ میں عرفہ کے دن سے اور نہیں یہ مگر اس وجہ سے کہ وہ دیکھتا ہے رحمت کا اترنا اور اللہ تعالیٰ کا بڑے گناہوں کو معاف کرنا' ہاں وہ بدر کے دن بھی ایسا ہی دیکھا گیا تھا تو پوچھا گیا کہ بدر کے دن ایسا کیوں دیکھا گیا تھا آپ نے فرمایا کہ جب اس نے جبرائیل علیہ السلام کو دیکھا کہ فرشتوں کی صفوں کو ترتیب ❷ دیتے ہیں۔'' (یہ مالک نے بطریق ارسال کے نقل کی اور شرح سنہ میں یہ حدیث روایت کی لفظ مصابیح کے ساتھ۔)

**حکم الحدیث:** مرسل ہونے کی وجہ سے ضعیف ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ نہیں دیکھا گیا الخ یعنی شیطان ہمیشہ آدمیوں سے نیکیاں دیکھ کر غصہ کھاتا ہے اور خوار ہوتا ہے اور عرفہ کے روز سب دنوں سے زیادہ خوار اور غمناک ہوتا ہے۔ ❷ الخ یعنی جس دن کہ مسلمانوں کو فتح ملی اور اسلام کی عزت اور شوکت ظاہر ہوئی اس دن خواری وذلت شیطان کی مانند خواری وذلت عرفہ کے دن کی تھی یا اس سے زیادہ۔ غزوہ بدر کے دن شیطان بھی کافروں کے ساتھ مل کر لڑنے کو آیا تھا جب اس نے دیکھا کہ مسلمانوں کی مدد کے لئے فرشتے بھی آئے ہیں تو پیٹھ پھیر کر بھاگا۔

۲۶۰۱ - (۱۰) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا كَانَ يَوْمُ عَرَفَةَ اِنَّ اللّٰهَ يَنْزِلُ اِلَى السَّمَآءِ الدُّنْيَا فَيُبَاهِيْ بِهِمُ الْمَلٰٓئِكَةَ فَيَقُوْلُ اُنْظُرُوْا اِلٰى

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس وقت کہ عرفہ کا دن ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ نزول ❶ فرماتا ہے آسمان دنیا کی طرف فرشتوں کے سامنے فخر کرتا ہے اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



عِبَادِیْ اَتَوْنِیْ شُعْثًا غُبْرًا ضَاجِّیْنَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ اُشْهِدُکُمْ اَنِّیْ قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ فَیَقُوْلُ الْمَلٰٓئِکَةُ یَارَبِّ فُلَانٌ کَانَ یُرَهَّقُ وَ فُلَانٌ وَ فُلَانَةٌ قَالَ یَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَمَا مِنْ یَوْمٍ اَکْثَرُ عَتِیْقًا مِّنَ النَّارِ مِنْ یَّوْمِ عَرَفَةَ۔ (رَوَاهُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّةِ) (البغوی فی شرح السنة حدیث رقم ۱۹۳۱)

فرماتا ہے: ''دیکھو میرے بندوں کی طرف' میرے پاس پراگندہ بال گردآلود چلاتے ہوئے آئے ہر راہ دور سے' میں تم کو گواہ کرتا ہوں کہ تحقیق میں نے ان کو بخشا' پھر فرشتے کہتے ہیں' اے پروردگار ہمارے! فلاں شخص ہے کہ گناہ کیا کرتا تھا اور فلاں شخص اور فلاں عورت گناہ کرتے ہیں' نبی ﷺ نے فرمایا' اللہ عزوجل فرماتا ہے کہ ''میں نے ان کو بھی بخش دیا' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تو کوئی دن نہیں کہ اس میں بہت آزاد کیے جائیں آگ سے برابر دن عرفہ کے۔'' (یہ شرح السنہ میں نقل کی۔)

**حکم الحدیث**: اس کی سند ضعیف ہے۔

**فوائد الحدیث**: ❶ اس حدیث سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ عرفہ کے دن آسمان دنیا پر نزول فرماتا ہے اور اس کی تاویل کرنا اس طرح کہ وہ قریب ہوتا ہے رحمت کے ساتھ خلاف عقیدہ سلف صالح ہے' سلف ایسی حدیثوں پر بلا تاویل ایمان لاتے تھے اور ان کی کیفیت اللہ تعالیٰ کے سپرد کرتے تھے اس حدیث اور اس کی مثل دوسری احادیث صفات نے جہمیہ اور فلاسفہ کی تاویلات کو بالکل ناکارہ کر دیا۔

## اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ (تیسری فصل)

۲۶۰۲ - (۱۱) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ کَانَ قُرَیْشٌ وَمَنْ دَانَ دِیْنَهَا یَقِفُوْنَ بِالْمُزْدَلِفَةِ وَکَانُوْا یُسَمَّوْنَ الْحُمْسَ فَکَانَ سَائِرُ الْعَرَبِ یَقِفُوْنَ بِعَرَفَةَ فَلَمَّا جَاءَ الْاِسْلَامُ اَمَرَ اللّٰهُ تَعَالٰی نَبِیَّهٗ اَنْ یَّاْتِیَ عَرَفَاتٍ فَیَقِفَ بِهَا ثُمَّ یُفِیْضَ مِنْهَا فَذَالِكَ قَوْلُهٗ عَزَّوَجَلَّ ثُمَّ اَفِیْضُوْا مِنْ حَیْثُ اَفَاضَ النَّاسُ۔ (متفق علیه) (البخاری حدیث رقم ۴۵۲۰ ومسلم حدیث رقم ۱۵۱ - ۱۲۱۹ وابوداوٗد حدیث رقم ۱۹۱۰ والترمذی حدیث رقم ۸۸۴ والنسائی حدیث رقم ۳۰۱۲)

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے قریش اور وہ لوگ جو ان کے ہم مذہب تھے صرف مزدلفہ میں قیام کرتے تھے اور وہ اپنے کو حمس کہلاتے تھے اور باقی تمام عرب میدان عرفات میں جا کر قیام کرتے' تو پھر جب اسلام آیا تو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کو حکم کیا کہ آپ عرفات میں آئیں اور اس میں ٹھہریں پھر وہاں سے واپس لوٹیں تو اللہ عزوجل کے اس قول کے یہی معنی ہیں: ''پھر ❶ اس جگہ سے واپس پلٹو جہاں سے لوگ پلٹتے ہیں۔'' (بخاری و مسلم)

**فوائد الحدیث**: ❶ پھر اس جگہ سے الخ یہ بھی کفر کی غلطی تھی کہ مکہ کے رہائشی عرفات تک نہ جاتے کہ عرفات حرم سے باہر ہے' حرم کی حد پر ٹھہر رہتے' سو فرمایا کہ جہاں سے سب لوگ طواف کو آئیں تم بھی وہیں سے آؤ۔

۲۶۰۳ - (۱۲) وَعَنْ عَبَّاسِ بْنِ مِرْدَاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ دَعَا لِاُمَّتِهٖ عَشِیَّةَ عَرَفَةَ بِالْمَغْفِرَةِ فَاُجِیْبَ

سیدنا عباس بن مرداس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی امت کے لیے عرفہ کی شام کو بخشش کی دعا مانگی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اَنِّیْ قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ مَاخَلَا الْمَظَالِمَ فَاِنِّیْ اٰخِذٌ لِّلْمَظْلُوْمِ مِنْهُ قَالَ اَیْ رَبِّ اِنْ شِئْتَ اَعْطَیْتَ الْمَظْلُوْمَ مِنَ الْجَنَّةِ وَ غَفَرْتَ لِلظَّالِمِ فَلَمْ یُجَبْ عَشِیَّتَهٗ فَلَمَّا اَصْبَحَ بِالْمُزْدَلِفَةِ اَعَادَ الدُّعَاءَ فَاُجِیْبَ اِلٰی مَاسَاَلَ قَالَ فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَوْقَالَ تَبَسَّمَ فَقَالَ لَهٗ اَبُوْبَكْرٍ وَ عُمَرُ بِاَبِیْ اَنْتَ وَاُمِّیْ اِنَّ هٰذِهٖ لَسَاعَةٌ مَا كُنْتَ تَضْحَكُ فِیْهَا فَمَا الَّذِیْ اَضْحَكَكَ اَضْحَكَ اللّٰهُ سِنَّكَ قَالَ اِنَّ عَدُوَّاللّٰهِ اِبْلِیْسَ لَمَّاعَلِمَ اَنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ قَدِاسْتَجَابَ دُعَائِیْ وَغَفَرَ لِاُمَّتِیْ اَخَذَ التُّرَابَ فَجَعَلَ یَحْثُوْهُ عَلٰی رَأْسِهٖ وَیَدْعُوْ بِالْوَیْلِ وَالثُّبُوْرِ فَاَضْحَكَنِیْ مَارَاَیْتُ مِنْ جَزَعِهٖ۔ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَرَوَی الْبَیْهَقِیُّ فِیْ كِتَابِ الْبَعْثِ وَ النُّشُوْرِ نَحْوَهٗ) (ابن ماجه حدیث رقم ۳۰۱۳ واحمد فی المسند ۴/ ۱۴)

تو قبول کی گئی' کہ میں نے بندوں کے حقوق کے علاوہ ان کو بخش دیا اور تحقیق میں مظلوم کے لیے ظالم سے اس کا حق لوں گا' آپ نے فرمایا: ''اے میرے رب! اگر تو چاہے ❶ تو مظلوم کو جنت کی نعمتوں سے دیدے اور ظالم کو بخش دے'' تو عرفہ کی شام کو نہ قبول کی گئی' پھر جب آپ نے مزدلفہ میں صبح کی' پھر دعا مانگی تو قبول کی گئی جو چیز کہ آپ نے مانگی تھی' راوی نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ ہنسے یا راوی نے کہا مسکرائے' تو ابو بکر رضی اللہ عنہ او رعمر رضی اللہ عنہ نے آپ سے عرض کیا' ہمارے ماں باپ آپ پر قربان ہوں' تحقیق یہ وقت ہے کہ آپ اس میں نہیں ہنستے ❷ تھے تو کس چیز نے آپ کو ہنسایا؟ اللہ تعالیٰ آپ کے دانتوں کو ہنسائے' آپ نے فرمایا: ''تحقیق اللہ تعالیٰ کے دشمن ابلیس نے جب جانا کہ اللہ عزوجل نے میری دعا قبول کی اور بخشا ❸ میری امت کو' تو اس نے مٹی لے کر اپنے سر پر ڈالنی شروع کی اور ویل اور ہلاکت سے پکارنا شروع کیا' پس ہنسایا مجھ کو اس چیز نے کہ دیکھی میں نے اس کی گھبراہٹ۔'' (ابن ماجہ اور بیہقی نے نقل کی اس کے مانند کتاب البعث والنشور میں۔)

**حکم الحدیث**: اس کی سند ضعیف ہے۔

**فوائد الحدیث**: ❶ اگر چاہے الخ یعنی مظلوم کو جنت دے کر اس کو راضی کر دے کہ وہ ظالم کو اپنا بدلہ معاف کر دے۔
❷ نہیں تھے الخ یعنی حج کے مقامات میں کیونکہ یہ عبادت اور دعا کے مقام ہیں۔ ❸ اور بخشا الخ اس سے معلوم ہوا کہ آپ کی امت امت مرحومہ ہے اور اللہ تعالیٰ جس شخص کو چاہے گا آپ کی امت میں سے اس کے حقوق العباد بھی معاف کرا دے گا اس سے کوئی یہ نہ سمجھے کہ جب ہر ایک قسم کے گناہ کی مغفرت کا اللہ تعالیٰ نے وعدہ کیا ہے تو اب گناہ سے زیادہ ڈرنا کیا ضروری ہے کیونکہ جیسے اس حدیث میں مغفرت کا وعدہ ہے ویسے ہی سینکڑوں آیات اور احادیث میں ظالموں کے لئے سخت مؤاخذہ اور عذاب کی وعید بھی آئی ہے اور مغفرت اور تعذیب دونوں کا احتمال ہے، پس موہوم امید پر گناہ کر بیٹھنا دانائی کے خلاف ہے، دوسرا یہ کہ اس حدیث کو ابن جوزی نے موضوع کہا ہے لیکن حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے ایک رسالہ ''قوۃ الحجاج فی عموم المغفرۃ للحاج'' لکھا ہے اور اس میں ثابت کیا ہے کہ حاجیوں کے سارے گناہ بخش دئے جاتے ہیں اور اس حدیث کے کئی اور شواہد بیان کئے ہیں اور ابن جوزی رحمہ اللہ پر رد کیا ہے۔ (شاہ عبدالغنی رحمہ اللہ تعالیٰ)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



# بَابُ الدَّفْعِ مِنْ عَرَفَةَ وَ الْمُزْدَلِفَةِ

## عرفات اور مزدلفہ سے واپس آنے کا بیان

### اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ (پہلی فصل)

٢٦٠٤ - (١) عَـنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سُئِلَ اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ كَيْفَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَسِيْرُ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ حِيْنَ دَفَعَ قَالَ كَانَ يَسِيْرُ الْعَنَقَ فَاِذَا وَجَدَ فَجْوَةً نَصَّ۔ (متفق عليه) (البخاری حديث رقم ١٦٦٦ ومسلم حديث رقم ٢٨٣٠۔ ١٢٨٦ والنسائی حديث رقم ٣٠٢٣ والدارمی حديث رقم ١٨٨٠ والموطا حديث رقم ١٧٦ واحمد فی المسند ٥/ ٢١٠)

ہشام بن عروہ رحمہ اللہ نے اپنے باپ سے نقل کیا کہ سیدنا اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے سوال کیا گیا کہ رسول اللہ ﷺ حجۃ الوداع میں کس طرح چلتے تھے جس وقت کہ عرفات سے واپس آتے تھے؟ انہوں نے کہا کہ: ''جلد چلتے تھے پس جب کشادہ راہ پاتے تو دوڑتے۔'' (یعنی تیز چلتے تھے جب کھلا راستہ آتا) (بخاری ومسلم)

٢٦٠٥ - (٢) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ دَفَعَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عَرَفَةَ فَسَمِعَ النَّبِيُّ ﷺ وَرَآءَهٗ زَجْرًا شَدِيْدًا وَضَرْبًا لِلْاِبِلِ فَاَشَارَ بِسَوْطِهٖ اِلَيْهِمْ وَقَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ عَلَيْكُمْ بِالسَّكِيْنَةِ فَاِنَّ الْبِرَّ لَيْسَ بِالْاِيْضَاعِ۔ (رواه البخاری) (البخاری الحديث رقم ١٦٧١)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ عرفہ کے دن ❶ نبی ﷺ کے ساتھ واپس آئے تو نبی ﷺ نے اپنے پیچھے شدید ڈانٹ ❷ اور شدید اونٹوں کو مارنا' سنا' تو آپ نے کوڑے سے لوگوں کی طرف اشارہ کیا ❸ اور فرمایا: ''لوگو! آرام سے چلو اس لئے کہ دوڑنا نیکی نہیں ہے۔'' ❹

**فوائد الحدیث:** ❶ عرفہ کے دن الخ یعنی عرفات سے منیٰ کی طرف۔ ❷ یعنی جانوروں کو بلند آواز کے ساتھ ہانکنا۔ ❸ پس لوگوں کی طرف اپنے کوڑے کے ساتھ اشارہ کیا الخ یعنی تا کہ لوگ نبی ﷺ کی طرف متوجہ ہوں اور آپ کی بات سنیں۔ ❹ نیکی نہیں ہے الخ یعنی نیکی فقط دوڑانے ہی میں نہیں بلکہ افعال حج کی ادائیگی اور ممنوعات سے پرہیز کرنے میں ہے' حاصل یہ کہ نیکیوں کی طرف جلدی کرنا اچھا ہے لیکن اس طرح کہ مکروہات کو نہ پہنچے اور اس پر گناہ مترتب ہو' تو اس حدیث اور پہلی حدیث میں منافات نہ ہوئی۔

٢٦٠٦ - (٣) وَعَنْهُ اَنَّ اُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ كَانَ رِدْفَ النَّبِيِّ ﷺ مِنْ عَرَفَةَ اِلَى الْمُزْدَلِفَةِ ثُمَّ اَرْدَفَ الْفَضْلَ مِنَ الْمُزْدَلِفَةِ اِلٰى مِنًى فَكِلَاهُمَا قَالَا لَمْ يَزَلِ النَّبِيُّ ﷺ يُلَبِّيْ حَتّٰى رَمٰى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ۔ (متفق عليه)

انہی (سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ نبی ﷺ کے پیچھے تھے عرفہ سے مزدلفہ تک' پھر آپ نے فضل رضی اللہ عنہ کو بھی مزدلفہ سے منیٰ تک پیچھے بٹھا لیا تو ان دونوں نے کہا نبی ﷺ لبیک کہتے رہے یہاں تک ❶ کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



(البخاری الحدیث رقم ١٦٨٦۔ ١٦٨٧) ومسلم الحدیث رقم ٢٦٦۔ ١٢٨٠) والترمذی الحدیث رقم ٩١٨ والنسائی الحدیث رقم ٣٠٨١ وابن ماجه الحدیث رقم ٣٠٤٠ والدارمی الحدیث رقم ١٩٠٤ واحمد فی المسند ١/ ١١٤)

جمرۃ العقبہ پر کنکر پھینکے۔ (بخاری' مسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ یہاں تک الخ یعنی نحر کے دن جب پہلے جمرۃ العقبہ پر کنکر مارے تو لبیک کہنی موقوف کر دی۔

٢٦٠٧ - (٤) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ جَمَعَ النَّبِيُّ ﷺ الْمَغْرِبَ وَالْعِشَآءَ بِجَمْعٍ كُلَّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُمَا بِإِقَامَةٍ وَلَمْ يُسَبِّحْ بَيْنَهُمَا وَلَا عَلٰى اِثْرِ كُلِّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُمَا۔ **(بخاری)** (البخاری الحدیث رقم ١٦٧٣ وابوداوٗد الحدیث رقم ١٩٢٦ واحمد فی المسند ٢/ ٥٦)

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے مغرب اور عشا کی نماز مزدلفہ میں جمع ❶ کر کے پڑھی ہر ایک ان میں سے تکبیر کے ساتھ اور نہ نفل پڑھے ان دونوں کے درمیان اور نہ پیچھے ہر ایک کے ان دونوں میں سے۔ (بخاری)

**فوائد الحدیث:** ❶ جمع کی نبی ﷺ نے الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کو ملا کر پڑھے اور تمام ائمہ کا یہی مذہب ہے۔

٢٦٠٨ - (٥) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ مَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ صَلّٰى صَلٰوةً اِلَّا لِمِيْقَاتِهَا اِلَّا صَلٰوتَيْنِ صَلٰوةَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَآءِ بِجَمْعٍ وَصَلَّى الْفَجْرَ يَوْمَئِذٍ قَبْلَ مِيْقَاتِهَا۔ **(متفق علیه)** (البخاری الحدیث رقم ١٦٨٢ ومسلم الحدیث رقم (٢٩٢۔ ١٢٨٩) وابوداوٗد حدیث رقم ١٩٣٦)

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو نہیں دیکھا کہ کوئی نماز پڑھی ہو مگر اپنے وقت میں دو نمازوں کے سوا' مغرب اور عشاء کی مزدلفہ میں اور فجر کی نماز اس دن اس کے وقت سے پہلے پڑھی۔ (بخاری' مسلم)

٢٦٠٩ - (٦) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَنَا مِمَّنْ قَدَّمَ النَّبِيُّ ﷺ لَيْلَةَ الْمُزْدَلِفَةِ فِيْ ضَعَفَةِ اَهْلِهٖ۔ **(متفق علیه)** (البخاری حدیث رقم ١٦٧٨ ومسلم حدیث رقم (٣٠١۔ ١٢٩٣) وابوداوٗد حدیث رقم ١٩٣٩ والترمذی الحدیث رقم ٨٩٣ والنسائی حدیث رقم ٢٠٣٢ واحمد فی المسند ١/ ٣٤٤)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' میں ان شخصوں میں تھا جن کو نبی ﷺ نے آگے بھیجا تھا مزدلفہ کی رات کو اپنے اہل کے ضعیفوں کے ساتھ۔

٢٦١٠ - (٧) وَعَنْهُ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ وَكَانَ رَدِيْفَ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهٗ قَالَ فِيْ عَشِيَّةِ عَرَفَةَ وَغَدَاةِ

انہی (سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما) سے، انہوں نے فضل بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ وہ نبی ﷺ کے پیچھے سوار تھے کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



جَمْعٍ لِلنَّاسِ حِيْنَ دَفَعُوْا عَلَيْكُمْ بِالسَّكِيْنَةِ وَهُوَ كَافٌّ نَاقَتَهُ حَتّٰى دَخَلَ مُحَسِّرًا وَهُوَ مِنْ مِّنٰى قَالَ عَلَيْكُمْ بِحَصَى الْخَذْفِ الَّذِيْ يُرْمٰى بِهِ الْجَمْرَةُ وَقَالَ لَمْ يَزَلْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُلَبِّيْ حَتّٰى رَمَى الْجَمْرَةَ۔ (رواه مسلم) (مسلم الحديث رقم ٢٦٨-١٢٨٢ والنسائي الحديث رقم ٣٠٥٥)

نبی ﷺ نے عرفہ کی شام اور مزدلفہ کی صبح لوگوں کو جب کہ وہ عرفہ اور مزدلفہ سے لوٹے تھے فرمایا' تم آہستگی کے ساتھ چلو اور آپ اپنی اونٹنی کو روکے ہوئے تھے یہاں تک کہ داخل ہوئے میدان محسر میں اور وہ منٰی سے ہے' آپ نے فرمایا: ''تم کو لازم ہے اٹھا لینا مانند کنکریوں خذف کے جو جمرہ پر ماری جائیں گی اور فضل نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ ہمیشہ لبیک کہتے رہے یہاں تک کہ جمرہ کو کنکر مارے۔'' (مسلم)

٢٦١١ - (٨) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ اَفَاضَ النَّبِيُّ ﷺ مِنْ جَمْعٍ وَ عَلَيْهِ السَّكِيْنَةُ وَ اَمَرَ هُمْ بِالسَّكِيْنَةِ وَ اَوْضَعَ فِيْ وَادِيْ مُحَسِّرٍ وَ اَمَرَهُمْ اَنْ يَّرْمُوْا بِمِثْلِ حَصَى الْخَذْفِ وَقَالَ لِعَلِيٍّ لَا اَرَاكُمْ بَعْدَ عَامِيْ هٰذَا۔ لَمْ اَجِدْ هٰذَا الْحَدِيْثَ فِي الصَّحِيْحَيْنِ اِلَّا فِيْ جَامِعِ التِّرْمِذِيِّ مَعَ تَقْدِيْمٍ وَ تَاخِيْرٍ۔ (ابو داؤد الحديث رقم ١٩٤٤ والترمذي الحديث رقم ٨٨٦)

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ مزدلفہ سے چلے اور ان پر چلنے میں تسکین تھی اور لوگوں کو آہستہ چلنے کا حکم کیا اور اپنی اونٹنی محسر کے میدان میں جلدی چلائی اور لوگوں کو حکم کیا کہ ماریں ساتھ مانند کنکریوں خذف کے اور آپ ﷺ نے علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ''شاید کہ میں تم کو اس برس کے بعد نہ دیکھوں۔'' (صاحب مشکوۃ نے کہا کہ یہ حدیث مجھے بخاری اور مسلم میں نہیں ملی مگر جامع ترمذی میں تقدیم اور تاخیر کے ساتھ موجود ہے)

## اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ (دوسری فصل)

٢٦١٢ - (٩) عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ خَطَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ اِنَّ اَهْلَ الْجَاهِلِيَّةِ كَانُوْا يَدْفَعُوْنَ مِنْ عَرَفَةَ حِيْنَ تَكُوْنُ الشَّمْسُ كَاَنَّهَا عَمَائِمُ الرِّجَالِ فِيْ وُجُوْهِهِمْ قَبْلَ اَنْ تَغْرُبَ وَ مِنَ الْمُزْدَلِفَةِ بَعْدَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ حِيْنَ تَكُوْنُ كَاَنَّهَا عَمَائِمُ الرِّجَالِ فِيْ وُجُوْهِهِمْ وَاِنَّا لَا نَدْفَعُ مِنْ عَرَفَةَ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ وَنَدْفَعُ مِنَ الْمُزْدَلِفَةِ قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ هَدْيُنَا مُخَالِفٌ لِهَدْيِ عَبَدَةِ الْاَوْثَانِ وَالشِّرْكِ۔ (رواه البيهقي) وَقَالَ خَطَبَنَا وَ سَاقَهُ نَحْوَهُ۔ (الحاكم في المستدرك ٢/ ٢٧٧)

سیدنا محمد بن قیس بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے خطبہ ارشاد فرمایا تو فرمایا: ''اہل جاہلیت عرفات سے لوٹتے تھے جس وقت کہ ہوتا آفتاب گویا کہ پگڑیاں ❶ ہیں مردوں کی ان کے چہروں پر غروب ہونے سے پہلے اور آفتاب کے نکلنے کے بعد مزدلفہ سے چلتے اس وقت کہ ہوتا آفتاب گویا کہ مردوں کی پگڑیاں ہیں ان کے چہروں پر اور تحقیق ہم عرفات سے نہیں چلیں گے حتی کہ آفتاب غروب ہو اور ہم مزدلفہ سے آفتاب کے نکلنے سے پہلے چلیں گے' ہمارا طریقہ بت پوجنے والوں اور شرک کرنے والوں کے طریقہ کے ❷ خلاف ہے۔ (بیہقی) اور اس نے کہا ہم کو خطبہ دیا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اور اس نے حدیث اس طرح بیان کی۔

**حکم الحدیث**: یہ حدیث مرسل ہے۔

**فوائد الحدیث**: ❶ گویا کہ مردوں کی پگڑیاں ہیں الخ یعنی آدھا آفتاب باہر اور آدھا اندر رہوتا تھا اس طرح جب وہ چلتے تو سورج اندر باہر ہوتا۔

❷ رواہ کے بعد اصل کتاب میں کچھ نہیں لکھا اور جزریؒ نے حاشیہ میں یہ عبارت لکھی ہے البیهقی وقال خطبنا و ساقه نحوه۔

٢٦١٣ - (١٠) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدَّمَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَيْلَةَ الْمُزْدَلِفَةِ اُغَيْلِمَةِ بَنِيْ عَبْدِالْمُطَّلِبِ عَلٰى حُمُرَاتٍ فَجَعَلَ يَلْطَحُ اَفْخَاذَنَا وَيَقُوْلُ اُبَيْنِيَّ لَاتَرْمُوا الْجَمْرَةَ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ (رواه ابو داوٗد و النسائی و ابن ماجة) (ابو داوٗد الحديث رقم ١٩٤٠ والنسائي الحديث رقم ٣٠٦٤ وابن ماجه الحديث رقم ٣٠٢٥ واحمد في المسند ١/ ٣٢٦)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مزدلفہ کی رات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو بنی عبدالمطلب کے بچوں کے ساتھ پہلے ❶ بھیج دیا تھا اور ہم گدھوں پر سوار تھے اور آپ نے رخصت کرتے وقت از راہ محبت ہماری رانوں پر ہاتھ مارتے ہوئے فرمایا: ”جمرہ پر کنکریاں اس وقت تک نہ مارنا جب تک سورج نہ نکل آئے۔“ (ابوداؤد ونسائی وابن ماجہ)

**حکم الحدیث**: اس کی سند صحیح ہے۔

**فوائد الحدیث**: ❶ ہم کو پہلے بھیجا الخ مزدلفہ سے اکثر لوگ فجر کی نماز پڑھ کر چلتے ہیں لیکن منیٰ میں پہنچنے تک جمرہ کے پاس جہاں کنکریاں مارتے ہیں وہاں رش ہو جاتا ہے اور رش میں عورتوں اور بچوں کو دقت اور تکلیف ہوتی ہے، اس لئے اگر عورتوں اور بچوں کو آدھی رات کے بعد مزدلفہ سے روانہ کر دیا جائے تاکہ وہ لوگوں سے پہلے پہنچ کر سورج نکلتے ہی کنکریاں مار کر فارغ ہو جائیں تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں اور اگر عورتیں اور بچے سورج نکلنے سے بیشتر بھی کنکریاں مار لیں تو درست ہے لیکن مردوں کو سورج نکلنے کے بعد کنکریاں مارنا چاہئیں۔

٢٦١٤ - (١١) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اَرْسَلَ النَّبِيُّ ﷺ بِاُمِّ سَلَمَةَ لَيْلَةَ النَّحْرِ فَرَمَتِ الْجَمْرَةَ قَبْلَ الْفَجْرِ ثُمَّ مَضَتْ فَاَفَاضَتْ وَكَانَ ذٰلِكَ الْيَوْمُ الْيَوْمَ الَّذِيْ يَكُوْنُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عِنْدَهَا (رواه ابو داوٗد) (ابو داوٗد الحديث رقم ١٨١٧)

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ام المؤمنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کو قربانی کی رات بھیجا ❶ پس کنکریاں ماریں انہوں نے فجر سے پہلے پھر چلیں اور طواف ❷ کیا اور یہ دن ایسا دن تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تھے۔ (ابوداؤد)

**حکم الحدیث**: اس کی سند جید ہے۔

**فوائد الحدیث**: ❶ بھیجا الخ یعنی مزدلفہ سے منیٰ کو۔ ❷ اور طواف کیا الخ یعنی طواف افاضہ۔

٢٦١٥ - (١٢) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ يُلَبِّي الْمُقِيْمُ اَوِ الْمُعْتَمِرُ حَتّٰى يَسْتَلِمَ الْحَجَرَ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ) وَقَالَ وَرُوِيَ مَوْقُوْفًا عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ۔ (ابو داوٗد الحديث رقم ١٨١٧)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا: لبیک ❶ کہے مقیم ❷ یا عمرہ کرنے والا یہاں تک کہ حجر اسود کو بوسہ دے۔ (ابوداؤد) اور کہا کہ یہ روایت سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ پر موقوف کی گئی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



**حکم الحدیث:** مرفوعاً یہ سند ضعیف ہے موقوفاً درست ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ لبیک کہے الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مکہ کا رہنے والا اور عمرہ کرنے والا خواہ مکی ہو یا آفاقی لبیک اس وقت موقوف کرے جب حجر اسود کو بوسہ دے لے۔ ❷ مقیم الخ یعنی جو کہ مکہ کا رہنے والا عمرہ کرنے والوں میں سے ہو یا عمرہ کرنے والا باہر سے آیا ہوا عمرہ کرے پس اُو تنویع کے لئے ہے اور یہاں تک کہ بوسہ الخ مقصود یہ ہے کہ عمرہ میں لبیک حجر اسود کے چومنے کے وقت موقوف کرے جیسے کہ حج میں رمی جمرۃ العقبی کے وقت موقوف کرتے ہیں۔

## اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ (تیسری فصل)

٢٦١٦- (١٣) عَنْ يَعْقُوْبَ بْنِ عَاصِمِ بْنِ عُرْوَةَ أَنَّهُ سَمِعَ الشَّرِيْدَ يَقُوْلُ أَفَضْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَمَا مَسَّتْ قَدَمَاهُ الْأَرْضَ حَتّٰى أَتٰى جَمْعًا۔ (رواه ابوداوٗد) (احمد فی المسند ٤/ ٣٨٩)

یعقوب بن عاصم بن عروہ تابعی رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ اس نے سیدنا شرید رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہتے تھے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ لوٹا ❶ تو نبی ﷺ کے پاؤں زمین کو نہ ❷ لگے یہاں تک کہ مزدلفہ میں آئے۔ (ابوداوٗد)

**حکم الحدیث:** اس کی سند ضعیف ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ یعنی عرفات سے۔ ❷ مقصود یہ ہے کہ تمام راہ نبی ﷺ سوار چلے، پیدل نہیں چلے، نہ یہ کہ اصلاً زمین پر اترے ہی نہیں اس لئے کہ صحیح بخاری میں آیا ہے کہ نبی ﷺ راستہ میں پہاڑ کے درہ کی طرف تشریف لے گئے اور پیشاب کیا پھر وضو کیا، سیدنا اسامہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! نماز کا وقت آیا؟ آپ نے فرمایا، نماز آگے ہے یعنی مزدلفہ میں پڑھیں گے۔

٢٦١٧- (١٤) وَعَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ سَالِمٌ أَنَّ الْحَجَّاجَ بْنَ يُوْسُفَ عَامَ نَزَلَ بِابْنِ الزُّبَيْرِ سَأَلَ عَبْدَاللّٰهِ كَيْفَ نَصْنَعُ فِي الْمَوْقِفِ يَوْمَ عَرَفَةَ فَقَالَ سَالِمٌ إِنْ كُنْتَ تُرِيْدُ السُّنَّةَ فَهَجِّرْ بِالصَّلٰوةِ يَوْمَ عَرَفَةَ فَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ صَدَقَ إِنَّهُمْ كَانُوْا يَجْمَعُوْنَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فِي السُّنَّةِ فَقُلْتُ لِسَالِمٍ أَفَعَلَ ذٰلِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ سَالِمٌ وَهَلْ يَتَّبِعُوْنَ ذٰلِكَ إِلَّا سُنَّتَهُ۔ (رواه البخاری) (البخاری الحدیث رقم ١٦٦٢)

ابن شہاب رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ مجھے (سالم بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے) خبر دی کہ حجاج بن یوسف نے جس سال عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کو قتل کیا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ ہم عرفہ کے دن ٹھہرنے میں کس طرح کریں؟ تو سالم نے کہا، اگر تو سنت کا ارادہ کرتا ہے تو عرفہ کے دن نماز سویرے ❶ پڑھ، تو عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ سالم نے سچ کہا کیونکہ صحابہ رضی اللہ عنہم ظہر اور عصر کو سنت طریقہ کے ادا کرنے کے لیے جمع کرتے تھے (ابن شہاب نے کہا) میں نے سالم کو کہا، کیا رسول اللہ ﷺ نے ایسا کیا ہے؟ تو سالم نے کہا، صحابہ رضی اللہ عنہم اس معاملہ میں سنت رسول ہی کی پیروی کرتے تھے۔ (بخاری)

**فوائد الحدیث:** ❶ پس سویرے پڑھ الخ یعنی ظہر اور عصر کو ملا کر۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



# بَابُ رَمْيِ الْجِمَارِ

## جمرات کو کنکریاں مارنے کا بیان

## اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ (پہلی فصل)

٢٦١٨- (١) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَرْمِيْ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ يَوْمَ النَّحْرِ وَيَقُوْلُ لِتَاْخُذُوْا مَنَاسِكَكُمْ فَاِنِّيْ لَا اَدْرِيْ لَعَلِّيْ لَا اَحُجُّ بَعْدَ حَجَّتِيْ هٰذِهٖ۔(مسلم) (مسلم الحديث رقم ٣١٠۔ ١٢٩٧ وابوداوٗد الحديث رقم ١٩٧٠)

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو دیکھا کہ نحر کے دن اپنی سواری پر کنکریاں مارتے اور فرماتے تھے: ”حج کے افعال سیکھو اس لئے کہ میں نہیں جانتا شاید کہ میں اپنے اس حج کے بعد حج کروں گا۔“ (مسلم)

٢٦١٩- (٢) وَعَنْهُ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ رَمَى الْجَمْرَةَ بِمِثْلِ حَصَى الْخَذْفِ۔ (رواه مسلم) (مسلم الحديث رقم ٣١٣۔ ١٢٩٩)

انہی (سیدنا جابر رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا جمرات کو کنکریاں مارتے ہوئے مانند خذف کے۔ ❶ (مسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ مانند خذف کے الخ یعنی کنکریاں مٹر کے برابر ہوں چھوٹی چھوٹی کیونکہ بڑی کنکریوں میں لوگوں کو صدمہ پہنچنے کا ڈر ہے۔

٢٦٢٠- (٣) وَعَنْهُ قَالَ رَمٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلْجَمْرَةَ يَوْمَ النَّحْرِ ضُحًى وَاَمَّا بَعْدَ ذٰلِكَ فَاِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ۔(متفق عليه) (البخاری تعليقا ومسلم حديث رقم ٣١٤-١٢٩٩ وابوداوٗد الحديث رقم ١٩٧١ والترمذی حديث رقم ٨٩٤ والنسائی حديث رقم ٣٠٦٣ وابن ماجه حديث رقم ٣٠٥٣ والدارمی حديث رقم ١٨٩٦ واحمد فی المسند ٣/ ٣١٩)

انہی (سیدنا جابر رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جمرہ کو کنکریاں ماریں نحر کے دن ❶ چاشت کے وقت اور اس کے بعد جس وقت کہ سورج ڈھل چکا۔ (بخاری و مسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ نحر کے دن الخ یعنی دسویں تاریخ صرف جمرہ العقبہ پر کنکریاں مارتے ہیں جس کو اب لوگ ”بڑا شیطان“ کہتے ہیں اس دن سورج نکلنے کے بعد کنکریاں ماری جاتی ہیں پھر گیارہ بارہ اور تیرہ تاریخ کو تینوں جمرات پر سات سات کنکریاں مارتے ہیں لیکن تیسرے پہر کو اور یہ کنکریاں مزدلفہ سے چن کر لانا چاہئے اگر بارہ تاریخ تک ٹھہرنا چاہے تو انچاس کنکریاں کافی ہیں اور اگر تیرہ تاریخ تک ٹھہرنا ہو تو ستر کنکریاں لائے یوم النحر کو بڑے شیطان پر سات کنکریاں مارے اور باقی دنوں میں تینوں پر اکیس اکیس یعنی ہر جمرہ پر سات۔

٢٦٢١- (٤) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّهُ انْتَهٰى اِلَى الْجَمْرَةِ الْكُبْرٰى فَجَعَلَ الْبَيْتَ عَنْ يَّسَارِهٖ وَمِنًى عَنْ يَّمِيْنِهٖ وَرَمٰى بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ جمرہ کبریٰ کی طرف ❶ پہنچے تو خانہ کعبہ کو اپنی بائیں طرف کیا اور منیٰ کو اپنی دائیں طرف اور سات کنکریاں ماریں ہر کنکری کے ساتھ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



حَصَاةٍ ثُمَّ قَالَ هٰكَذَا رَمَى الَّذِيْ اُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ۔ (متفق عليه) (البخاري الحديث رقم ١٧٤٩ ومسلم الحديث رقم (٣٠٥۔ ١٢٩٦) وابوداوٗد الحديث رقم ١٩٧٤ والترمذي الحديث رقم ٩٠١ والنسائي الحديث رقم ٣٠٧٢ وابن ماجه الحديث رقم ٣٠٣٠ واحمد في المسند ١/ ٤٥٨)

اللہ اکبر کہتے تھے پھر سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اسی طرح سے اس شخصیت نے کنکریاں ماریں کہ جن پر سورۂ بقرہ اتاری گئی۔ (بخاری، مسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ جمرہ کبریٰ کی طرف الخ یعنی بڑے شیطان کی۔

٢٦٢٢ - (٥) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلْاِسْتِجْمَارُ تَوٌّ وَرَمْيُ الْجِمَارِ تَوٌّ وَالسَّعْيُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ تَوٌّ وَ الطَّوَافُ تَوٌّ وَ اِذَا اسْتَجْمَرَ اَحَدُكُمْ فَلْيَسْتَجْمِرْ بِتَوٍّ۔ (رواه مسلم) (مسلم الحديث رقم ٣١٥۔ ١٣٠٠)

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''استنجا ❶ طاق ہے کنکریوں کا مارنا طاق ہے، صفا اور مروہ کے درمیان چکر لگانا ❷ طاق ہے اور خانہ کعبہ کے گرد طواف کرنا طاق ہے اور جس ❸ وقت کہ ڈھیلے لے استنجا کے لیے تم میں سے کوئی شخص تو طاق لے۔'' (مسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ استنجا طاق ہے الخ یعنی مٹی تین ڈھیلے لیں یا پانچ جس میں طہارت خوب حاصل ہو۔
❷ اور خانہ کعبہ کے گرد طواف کرنا طاق ہے، الخ یعنی یہ تینوں، رمی جمرات، سعی بین الصفا والمروۃ اور طواف بیت اللہ سات سات ہیں۔
❸ اور جو کہ ڈھیلے لینے کو دوبار فرمایا کمال تاکید کے لیے ہے کیونکہ اس کے بغیر طہارت کوئی درست عبادت نہیں۔

## اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ (دوسری فصل)

٢٦٢٣ - (٦) وَعَنْ قُدَامَةَ ابْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَرْمِي الْجَمْرَةَ يَوْمَ النَّحْرِ عَلٰى نَاقَةٍ صَهْبَاءَ لَيْسَ ضَرْبٌ وَلَا طَرْدٌ وَلَيْسَ قِيْلَ اِلَيْكَ اِلَيْكَ۔ (رواه الشافعي والترمذي والنسائي وابن ماجة والدارمي) (الترمذي الحديث رقم ٩٠٣ والنسائي الحديث رقم ٣٠٦٢ وابن ماجه الحديث رقم ٣٠٣٥ والدارمي الحديث رقم ١٩٠١ واحمد في المسند ٣/ ٤١٢۔ ٤١٣)

سیدنا قدامہ بن عبداللہ بن عمار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ جمرہ العقبہ پر نحر کے دن اونٹنی صہبا پر سوار ہو کر کنکریاں مارتے تھے اس جگہ مارنا تھا نہ ہانکنا اور نہ کہنا ❶ تھا ایک طرف ہو جاؤ ایک طرف ہو جاؤ۔ (شافعی، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، دارمی)

**حکم الحدیث:** اس سے پہلے اس کے دوسرے الفاظ گذر چکے ہیں اس کی سند صحیح ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ نہ تھا الخ حاصل یہ ہے کہ جیسے امیروں کے آگے نقیب و چوب دار (پروٹوکول کا) اہتمام کرتے چلتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے ایسا معمول نہ تھا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



٢٦٢٤ - (٧) وَعَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اِنَّمَا جُعِلَ رَمْيُ الْجِمَارِ وَالسَّعْيُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ لِاِقَامَةِ ذِكْرِ اللّٰهِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ) وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔ (ابوداوٗد الحديث رقم ١٨٨٨ والترمذی الحديث رقم ٩٠٢ والدارمی الحديث رقم ١٨٥٣ واحمد فی المسند ٦/ ١٣٩)

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جمرات کو کنکریاں مارنا مقرر نہیں ❶ کیا گیا اور صفا اور مروہ کے درمیان دوڑنا مگر اللہ تعالیٰ کی یاد قائم کرنے کے لیے کیا گیا ہے۔'' (ترمذی' دارمی اور ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے)۔

**حکم الحدیث**: اس کی سند ضعیف ہے۔

**فوائد الحدیث**: ❶ ظاہر میں یہ ایسے افعال ہیں کہ ان کا عبادت ہونا معلوم نہیں ہوتا اسلئے فرمایا کہ یہ اللہ تعالیٰ کا ذکر قائم کرنے کیلئے۔

٢٦٢٥ - (٨) وَعَنْهَا قَالَتْ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَا نَبْنِيْ لَكَ بِنَاءً يُظِلُّكَ بِمِنًى قَالَ لَا مِنًى مُنَاخُ مَنْ سَبَقَ۔ (رواه الترمذی وابن ماجة والدارمی) (ابوداوٗد الحديث رقم ٢٠١٩ وابن ماجه الحديث رقم ٣٠٠٧ والدارمی الحديث رقم ١٩٣٧ واحمد فی المسند)

انہی (ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا) سے روایت ہے' ہم نے کہا' اے اللہ کے رسول! کیا ہم آپ کے لئے عمارت نہ بنائیں کہ جو آپ کو منیٰ میں سایہ کرے؟ آپ نے فرمایا: ''نہیں' منیٰ اونٹ بٹھانے کی جگہ ہے اس شخص کی کہ جو پہلے ❶ پہنچے۔'' (ترمذی وابن ماجہ و دارمی)

**حکم الحدیث**: اس کی سند صحیح ہے۔

**فوائد الحدیث**: ❶ پہلے پہنچے الخ معنی یہ ہیں کہ خصوصیت اس میں سبقت کے ساتھ ہے نہ کہ مکان بنانے کے ساتھ، یعنی منیٰ وقف مکان ہے جو منیٰ کی کسی جگہ میں پہلے پہنچے وہی اس کا حق دار ہے۔

## اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ (تیسری فصل)

٢٦٢٦ - (٩) وَعَنْ نَافِعٍ قَالَ اِنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَقِفُ عِنْدَ الْجَمْرَتَيْنِ الْاُوْلَيَيْنِ وُقُوْفًا طَوِيْلًا يُكَبِّرُ اللّٰهَ وَيُسَبِّحُهٗ وَيَحْمَدُهٗ وَيَدْعُو اللّٰهَ وَلَا يَقِفُ عِنْدَ جَمْرَةِ الْعَقَبَةِ۔ (رواه مالك) (الموطا الحديث رقم ٢١٢ من كتاب الحج)

نافع رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ پہلے دو جمروں کے نزدیک ❶ ٹھہرتے تھے ٹھہرنا کافی دیر' اللہ اکبر کہتے' سبحان اللہ کہتے' الحمد للہ کہتے اور اللہ تعالیٰ سے دعا مانگتے اور جمرہ العقبہ کے نزدیک نہ ٹھہرتے۔ (مؤطا)

**حکم الحدیث**: موقوفاً صحیح ہے۔

**فوائد الحدیث**: ❶ دو جمروں کے نزدیک الخ دو جمروں سے مراد جمرہ اولیٰ اور وسطیٰ ہے، سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ جب ان پر رمی کر چکتے تو کافی دیر ٹھہر کر دعا وغیرہ کرتے اور عاجزی کرتے اور مذکورہ تسبیحات پڑھنا مسنون ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



# بَابُ الْهَدْيِ

## قربانی کے جانور کا بیان

## اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ (پہلی فصل)

٢٦٢٧ - (١) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلظُّهْرَ بِذِى الْحُلَيْفَةِ ثُمَّ دَعَا بِنَاقَتِهٖ فَاَشْعَرَهَا فِىْ صَفْحَتِ سَنَامِهَا الْاَيْمَنِ وَسَلَتَ الدَّمَ عَنْهَا وَقَلَّدَهَا نَعْلَيْنِ ثُمَّ رَكِبَ رَاحِلَتَهٗ فَلَمَّا اسْتَوَتْ بِهٖ عَلَى الْبَيْدَآءِ اَهَلَّ بِالْحَجِّ۔ (مسلم) (مسلم الحديث رقم (٢٠٥ ـ ١٢٤٣) وابو داؤد الحديث رقم ١٧٥٢ والترمذي الحديث رقم ٩٠٦ والنسائي الحديث رقم ٢٧٧٤ والدارمي الحديث رقم ١٩١٢ واحمد في المسند ١/ ٢١٦)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ذوالحلیفہ میں ظہر کی نماز پڑھی' پھر اپنی ❶ اونٹنی منگوائی پس اس اونٹنی کی کوہان کے دائیں کنارے میں زخم کیا اور اس کا خون پونچھ ڈالا اور دو جوتیوں کا ہار اس کے گلے میں ڈالا پھر اپنی اونٹنی پر سوار ہوئے تو جب اونٹنی نے آپ کو بیداء پر اٹھایا (تو آپ نے) حج کے لیے لبیک کہی۔ (مسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ اپنی اونٹنی الخ یعنی قربانی کے جانور کو یہ زخم کرنا سنت ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو ہدی کے اونٹ میں کیا ہے اور یہ بھی ایک نشان ہے ہدی کے جانور کا تا کہ عرب کے لوگ راستہ میں اس سے تعرض نہ کریں، جمہور علماء اور اہل حدیث کا یہی قول ہے لیکن ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے اشعار کو مکروہ کہا ہے اور کہا کہ وہ ایک قسم کا مثلہ ہے، تعجب ہے کہ ابوحنیفہ رحمہ اللہ اس کام کو مکروہ کہیں جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بنفس نفیس خود اپنے ہاتھ سے کیا ہو' اگر ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے واقعی ایسا کہا بھی ہو تو ان کا قول صحیح احادیث کے خلاف ہونے کی وجہ سے دیوار پر پھینک دیا جائے گا' وکیع بن جراح نے جب اشعار کی حدیث بیان کی تو ایک شخص بول اٹھا کہ ابوحنیفہ رحمہ اللہ اس کو مثلہ کہتے ہیں، وکیع نے کہا میں تجھ سے حدیث بیان کرتا ہوں ﷺ تو ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول لاتا ہے، تو اس لائق ہے کہ قید کیا جائے یہاں تک کہ تو توبہ کرے۔ ایسی بے ادبی سے یہ روایت امام ترمذی نے اپنی جامع میں ذکر کی ہے۔

٢٦٢٨ - (٢) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اَهْدَى النَّبِيُّ ﷺ مَرَّةً اِلَى الْبَيْتِ غَنَمًا فَقَلَّدَهَا۔ (متفق عليه) (مسلم الحديث رقم (٣٦٧ ـ ١٣٢١) وابن ماجه الحديث رقم ٣٠٩٦ واحمد في المسند ٦/ ٤٢)

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ خانہ کعبہ کی طرف ہدی کی بکریاں بھیجیں پھر ان کے گلے میں ہار ڈالا۔ (بخاری' مسلم)

٢٦٢٩ - (٣) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ ذَبَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ عَائِشَةَ بَقَرَةً يَوْمَ النَّحْرِ۔ (رواه مسلم) (مسلم الحديث رقم (٣٥٦ ـ ١٣١٩)

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرف سے نحر کے دن ایک گائے ذبح کی۔ (مسلم)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



۲۶۳۰ - (٤) وَعَنْهُ قَالَ نَحَرَ النَّبِيُّ ﷺ عَنْ نِسَائِهٖ بَقَرَةً فِيْ حَجَّتِهٖ (رواه مسلم) (مسلم الحديث رقم ٢٥٧ـ ١٣١٩)

انہی (سیدنا جابر رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے اپنی ازواج کی طرف سے حجۃ الوداع میں ایک گائے ذبح کی۔ (مسلم)

۲۶۳۱ - (٥) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ فَتَلْتُ قَلَائِدَ بُدْنِ النَّبِيِّ ﷺ بِيَدَيَّ ثُمَّ قَلَّدَهَا وَاَشْعَرَهَا وَاَهْدَاهَا فَمَا حَرُمَ عَلَيْهِ شَيْءٌ كَانَ اُحِلَّ لَهٗ۔ (متفق عليه) (البخاري الحديث رقم ١٦٩٦ ومسلم الحديث رقم ٣٦٩ـ ١٣٢١) والنسائي الحديث رقم ٢٧٩٣ والموطا الحديث رقم ٥٢ من كتاب الحج)

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے اپنے ہاتھوں سے نبی ﷺ کے ہار بنائے پھر ان کے گلے میں ڈالے اور ان کو زخمی کیا اور ان کو خانہ کعبہ کی طرف بھیجا' پس ❶ آپ پر کوئی چیز حرام نہ ہوئی کہ جو ان کے لئے حلال کی گئی تھی۔ (بخاری و مسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ پس نبی ﷺ پر حرام نہ ہوئی الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو شخص قربانی روانہ کر دے وہ محرم نہیں ہوتا' جمہور علماء کا یہی مذہب ہے اور یہی صحیح ہے اور جس نے اس کا خلاف کیا اس کا قول بہ سبب مخالفت حدیث کے مقبول نہیں ہے نووی رحمہ اللہ نے کہا کہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ہدی کا بھیجنا حرم میں مستحب ہے اگر خود نہ جائے تو کسی دوسرے کے ہاتھ بھیج دے اور اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ اشعار سنت ہے' فتح الودود شرح ابوداؤد میں لکھا ہے کہ محققین احناف نے کہا ہے کہ ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک بھی اشعار مستحب ہے لیکن انہوں نے جو مکروہ کہا ہے وہ اشعار میں مبالغہ کرنے کو کہا ہے نہ کہ مطلق اشعار کو جو اعتدال کے طور پر سنت کے موافق ہوں۔ اور ہم کو حیرت یہ ہے کہ مثلہ تو اس کا نام ہے کہ کوئی عضو جیسے کان یا ناک کاٹ ڈالا جائے' اشعار میں کوئی عضو نہیں کاٹا جاتا بلکہ صرف ایک مقام کا خون نکال دیا جاتا ہے' جیسے فصد یا پچھنے لگوانے میں ہوتا ہے اگر یہ مثلہ ہو تو ابوحنیفہ کے نزدیک فصد اور پچھنے لگوانا بھی ناجائز ہوگا حالانکہ کوئی حنفی بھی اس کا قائل نہیں' امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا یہ کہنا کہ نبی ﷺ نے ضرورت سے یہ فعل کیا تھا کیونکہ مشرکین کا غلبہ تھا وہ مسلمانوں کے جانوروں کو لوٹتے تھے' ان کا یہ قول صحیح نہیں ہے' اس لئے کہ اشعار جس زمانہ میں منقول ہوا اس وقت مسلمانوں کی قوت اور شوکت بہت ہو گئی تھی اور مشرکین کو تعرض کی مجال نہ تھی' شیخ عبدالحق دہلوی حنفی نے لمعات میں اس بات کو تسلیم کیا ہے کہ احناف کی یہ توجیہ نہایت بعید ہے۔

۲۶۳۲ - (٦) وَعَنْهَا قَالَتْ فَتَلْتُ قَلَائِدَهَا مِنْ عِهْنٍ كَانَ عِنْدِيْ ثُمَّ بَعَثَ بِهَا مَعَ اَبِيْ۔ (متفق عليه) (البخاري الحديث رقم ١٧٠٠ ومسلم الحديث رقم ٣٦٩-١٣٢١)

انہی (ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا) سے روایت ہے کہ میں نے اونٹوں کے صوف کے ہار بٹے جو کہ میرے پاس تھا' پھر ان کو ہدی کر کے میرے باپ ❶ کے ساتھ بھیجا (بخاری' مسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ میرے باپ کے ساتھ الخ یعنی صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے ساتھ۔

۲۶۳۳ - (٧) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ رَاٰى رَجُلًا يَسُوْقُ بَدَنَةً فَقَالَ ارْكَبْهَا فَقَالَ اِنَّهَا بَدَنَةٌ قَالَ ارْكَبْهَا فَقَالَ اِنَّهَا بَدَنَةٌ قَالَ ارْكَبْهَا وَيْلَكَ فِي الثَّانِيَةِ اَوِ الثَّالِثَةِ۔ (متفق عليه) (البخاري الحديث

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ اونٹ ہانکتا (ہوا جا رہا) ہے' تو آپ نے ❶ فرمایا: ''اس پر سوار ہو جا'' اس نے کہا یہ ہدی ہے' آپ نے فرمایا: ''اس پر سوار ہو جا'' اس نے کہا' یہ ہدی ہے'

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



رقم ۱۶۸۹ ومسلم الحدیث رقم ۳۷۱-۱۳۲۲ و ابوداؤد الحدیث رقم ۱۷۶۰ والترمذی الحدیث رقم ۹۱۱ والنسائی الحدیث رقم ۲۷۹۹ والموطا الحدیث رقم ۱۳۹ من کتاب الحج واحمد فی المسند ۲/ ۵۰۵)

آپ نے فرمایا: ''اس پر سوار ہو جا تجھ پر افسوس ہے'' یہ بات آپ نے دوسری یا تیسری مرتبہ میں فرمائی۔ (بخاری مسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ تو فرمایا اس پر سوار ہو جا، یہ شخص چلنے میں تکلیف اٹھا رہا ہوگا اس لئے اس کو سوار ہونے کی تاکید کی اور نہ سوار ہونے پر ڈانٹا کیونکہ اگلی حدیث میں فرمایا اس شخص کو جس نے ہدی پر سوار ہونے کا مسئلہ پوچھا تو آپ نے فرمایا: اس پر اس طرح سوار ہو کہ اس کو تکلیف نہ ہو اور تجھے ضرورت ہو اور تجھے اور سواری نہ ملے۔

۲۶۳۴- (۸) وَعَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ سُئِلَ عَنْ رُکُوْبِ الْهَدْیِ فَقَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ ﷺ یَقُوْلُ اِرْکَبْهَا بِالْمَعْرُوْفِ اِذَا اُلْجِئْتَ اِلَیْهَا حَتّٰی تَجِدَ ظَهْرًا۔ (رواه مسلم) (مسلم الحدیث رقم (۳۷۵۔ ۱۳۲۴) وابوداؤد الحدیث رقم ۱۷۶۱ والنسائی الحدیث رقم ۲۸۰۲)

ابو زبیر رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ میں نے سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے سنا کہ ہدی پر سوار ہونے کے متعلق سوال ہوا تو انہوں نے فرمایا کہ میں نے نبی ﷺ سے سنا' آپ فرماتے تھے: ''اس پر اچھی طرح سوار ہو' جس وقت کہ تو اس کی طرف مجبور ہو' یہاں تک کہ تو کوئی دوسری سواری پائے۔'' (مسلم)

۲۶۳۵- (۹) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ سِتَّةَ عَشَرَ بَدَنَةً مَعَ رَجُلٍ وَاَمَّرَهٗ فِیْهَا فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ کَیْفَ اَصْنَعُ بِمَا اُبْدِعَ عَلَیَّ مِنْهَا قَالَ اِنْحَرْهَا ثُمَّ اصْبُغْ نَعْلَیْهَا فِیْ دَمِهَا ثُمَّ اجْعَلْهَا عَلٰی صَفْحَتِهَا وَلَا تَاْکُلْ مِنْهَا اَنْتَ وَلَا اَحَدٌ مِّنْ اَهْلِ رُفْقَتِكَ۔ (مسلم) (مسلم الحدیث رقم (۳۷۷۔ ۱۳۲۵) وابوداؤد الحدیث رقم ۱۷۶۳ واحمد فی المسند ۱/ ۲۱۷)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کے ساتھ سولہ اونٹ بھیجے اور اس کو ان پر مقرر کیا' اس نے کہا' اے اللہ کے رسول! میں اس اونٹ کو کیا کروں جو ان میں سے چل نہ سکے؟ آپ نے فرمایا: ''اس کو ذبح کر' پھر اس کے خون ❶ میں اس کی دونوں پاپوشیں رنگ دے' پھر چھاپ لگا تو ان پاپوشوں سے اس کی کوہان کے کنارہ پر اور اس میں سے تو اور تیرے رفیقوں میں سے کوئی بھی نہ کھائے۔'' (مسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ پھر اس کے خون میں اس کی دونوں پاپوشیں رنگ دے الخ یعنی جو ہار میں لٹکائی جائیں تاکہ معلوم ہو کہ یہ قربانی کا جانور ہے' جب قربانی راہ میں تھک جائے تو اس کا حکم یہی ہے جو حدیث میں مذکور ہے اور اس کا کھانا قربانی والے اور اس کے ساتھیوں کو حرام ہے اس لئے کہ لوگ تہمت نہ لگائیں کہ اپنے کھانے کی غرض سے اچھے بھلے جانور کو ذبح کر ڈالا۔

۲۶۳۶- (۱۰) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ نَحَرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ عَامَ الْحُدَیْبِیَةِ الْبَدَنَةَ عَنْ سَبْعَةٍ وَالْبَقَرَةَ

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حدیبیہ کے سال نحر کیا اونٹ سات آدمیوں کی طرف

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



عَنْ سَبْعَةٍ۔ (رواه رواه مسلم) (مسلم الحديث رقم (٣٥٠۔ ١٣١٨) وابوداؤد الحديث رقم ٢٨٠٩ والترمذى الحديث رقم ٩٠٤ وابن ماجه الحديث رقم ٣١٣٢ والموطا الحديث رقم ٩ من كتاب الضحايا واحمد فى المسند ٣/ ٢٩٣)

سے اور گائے سات آدمیوں کی طرف سے۔ (مسلم)

٢٦٣٧- (١١) وعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ اَتٰى عَلٰى رَجُلٍ قَدْ اَنَاخَ بَدَنَتَهُ يَنْحَرُهَا قَالَ ابْعَثْهَا قِيَامًا مُقَيَّدَةً سُنَّةَ مُحَمَّدٍ ﷺ۔ (متفق عليه) (البخارى الحديث رقم ١٧١٣ ومسلم الحديث رقم (٣٥٨۔ ١٣٢٠) وابوداؤد الحديث رقم ١٧٦٨)

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ ایک شخص کے پاس اس وقت آئے کہ وہ اپنے اونٹ کو بٹھا کر اس کو نحر کرتا تھا' سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: ''تو اس کو کھڑا کر اور پاؤں باندھ' ❶ (اور) محمد ﷺ کا طریقہ اپنا۔'' (بخاری ومسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ اور پاؤں باندھ الخ یعنی بایاں پاؤں اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اونٹ کا اگلا بایاں پاؤں باندھ کر کھڑا کر کے نحر کرنا سنت ہے اس حال میں کہ وہ تین پیروں پر کھڑا ہو۔

٢٦٣٨- (١٢) وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ اَمَرَنِىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَنْ اَقُوْمَ عَلٰى بُدْنِهٖ وَاَنْ اَتَصَدَّقَ بِلَحْمِهَا وَجُلُوْدِهَا وَاَجِلَّتِهَا وَاَنْ لَّا اُعْطِيَ الْجَزَّارَ مِنْهَا قَالَ نَحْنُ نُعْطِيْهِ مِنْ عِنْدِنَا۔ (متفق عليه) (بخارى حديث رقم ١٧١٦ ومسلم حديث رقم ٣٤٨-١٣١٧ وابوداؤد حديث رقم ١٧٦٩ و الدارمى حديث رقم ١٩٤٠ وابن ماجه حديث رقم ٢٠٩٩)

سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے حکم فرمایا کہ میں آپ کے اونٹوں کی خبرگیری کروں اور یہ کہ میں ان کے گوشت' کھالوں اور جھولوں کا صدقہ کروں اور یہ کہ میں ان میں سے قصاب کو نہ دوں' آپ نے فرمایا: ''ہم ❶ اس کو اپنے پاس سے دیں گے''۔ (بخاری ومسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ ہم اس کو اپنے پاس سے دیں گے الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قربانیوں کے گوشت اور ان کی کھالیں اور جھولیں سب کا خیرات کر دینا ضروری ہے اور معلوم ہوا کہ قصاب کی اجرت حلال ہے اور قصاب کی اجرت اپنے پاس سے دینا چاہئے۔

٢٦٣٩- (١٣) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا لَا نَاْكُلُ مِنْ لُحُوْمِ بُدْنِنَا فَوْقَ ثَلٰثٍ فَرَخَّصَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ كُلُوْا وَتَزَوَّدُوْا فَاَكَلْنَا وَتَزَوَّدْنَا۔ (متفق عليه) (البخارى الحديث رقم ١٧١٩ ومسلم الحديث رقم (٣٠۔ ١٩٧٢) واحمد فى المسند ٣/ ٣٨٨)

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم تین دن سے زیادہ اپنی قربانی کا گوشت نہ کھاتے تھے' پھر ہم کو رسول اللہ ﷺ نے رخصت دی اور فرمایا کہ ''کھاؤ اور توشہ کر رکھو'' تو ہم نے کھایا اور توشہ کیا۔ ❶ (بخاری ومسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ اور ہم نے توشہ کیا الخ مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا میں نے تم کو منع کیا تھا ان محتاجوں کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



وجہ سے جو آ گئے تھے اب کھاؤ اور رکھ چھوڑو اور خیرات کرو اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ رکھنا منع نہیں ہے اور جس نے منع کیا ہے وہ ان احادیث سے بے خبر ہے۔

## اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ (دوسری فصل)

٢٦٤٠ - (١٤) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اَهْدٰى عَامَ الْحُدَيْبِيَّةِ فِيْ هَدَايَا رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ جَمَلًا كَانَ لِاَبِيْ جَهْلٍ فِيْ رَأْسِهٖ بُرَةٌ مِّنْ فِضَّةٍ وَفِيْ رِوَايَةٍ مِّنْ ذَهَبٍ يَغِيْظُ بِذٰلِكَ الْمُشْرِكِيْنَ۔ (رواه ابو داوٗد) (ابو داوٗد الحديث رقم ١٧٤٩ وابن ماجه الحديث رقم ٣١٠٠ واحمد في المسند ٢٣٤)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ حدیبیہ کے سال اپنے قربانی کے اونٹوں میں ابوجہل کا اونٹ لے گئے کہ اس کی ناک میں ایک چاندی کی نتھنی تھی اور ایک روایت میں آیا ہے کہ سونے کی تھی' اس کی وجہ سے ❶ مشرکوں کو غصہ دلاتے تھے۔ (ابوداؤد)

**حکم الحدیث:** یہ حدیث حسن ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ اس کی وجہ سے مشرکوں کو غصہ دلاتے تھے الخ نبی ﷺ ہجرت کے چھٹے سال عمرہ کے لیے تشریف لے گئے' مشرکوں نے حدیبیہ میں روک دیا اور مکہ میں نہ آنے دیا چنانچہ یہ قصہ مشہور ہے، پس اس سفر میں جو اونٹ اپنی ہدی ذبح کرنے کے لئے لے گئے، ان میں ایک اونٹ ابوجہل کا بھی تھا کہ بدر کی لڑائی میں غنیمت میں ملا تھا، اس کو نبی ﷺ اس لئے لے گئے تا کہ مشرک دیکھ کر جلیں کہ یہ اونٹ مسلمانوں کے ہاتھ لگا، پھر آپ نے اسے ذبح کیا، اس سے معلوم ہوا کہ کافروں کو جلانا اور غصہ میں ڈالنا مستحب ہے۔

٢٦٤١ - (١٥) وَعَنْ نَاجِيَةَ الْخُزَاعِيِّ قَالَ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَيْفَ اَصْنَعُ بِمَا عَطِبَ مِنَ الْبُدْنِ قَالَ انْحَرْهَا ثُمَّ اغْمِسْ نَعْلَهَا فِيْ دَمِهَا ثُمَّ خَلِّ بَيْنَ النَّاسِ وَبَيْنَهَا فَيَاْكُلُوْنَهَا۔ (رَوَاهُ مَالِكٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ) (الترمذي الحديث رقم ٩١٠ وابن ماجه الحديث رقم ٣١٠٦ والموطا الحديث رقم ١٤٨ من كتاب الحج واحمد في المسند ٤/ ٣٣٤)

سیدنا ناجیہ خزاعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے کہا' اے اللہ کے رسول! میں اس جانور کے ساتھ کیا کروں کہ جو ہدی کے جانوروں میں سے مرنے کے قریب پہنچے؟ آپ نے فرمایا: ''اس کو ذبح کر ڈال' پھر ❶ اس کی پاپوش اس کے خون میں رنگ لے پھر ❷ لوگوں کے لئے چھوڑ دے' پس وہ اس سے کھائیں۔'' (مالک' ترمذی' ابن ماجہ)

**حکم الحدیث:** اس کی سند صحیح ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ پھر اس کی پاپوش الخ یعنی جو اس کے ہار میں سے ہے اس کو خون میں رنگ کر اس کی گردن پر چھاپ لگا۔ ❷ پھر چھوڑ دے الخ یعنی فقراء کو اس کے کھانے سے منع نہ کر۔ اور یہ حدیث گذر چکی ہے کہ جب قربانی راہ میں تھک جائے تو اس کا حکم یہی ہے جو حدیث میں مذکور ہے اور اس کا کھانا قربانی والے اور اس کے ساتھیوں کو حرام ہے، اس خیال سے کہ لوگ تہمت نہ لگائیں کہ اپنے کھانے کی غرض سے اچھے تندرست جانور کو ذبح کر ڈالا۔

٢٦٤٢ - (١٦) وَرَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالدَّارِمِيُّ عَنْ

اور ابوداؤد اور دارمی نے سیدنا ناجیہ اسلمی رضی اللہ عنہ سے نقل کیا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



نَاجِيَةَ الْاَسْلَمِيِّ۔ (ابوداؤد الحديث رقم ١٧٦٢ والدارمی الحديث رقم ١٩٠٩)

٢٦٤٣ - (١٧) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ قُرْطٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اِنَّ اَعْظَمَ الْاَيَّامِ عِنْدَاللّٰهِ يَوْمَ النَّحْرِ ثُمَّ يَوْمَ الْقَرِّ قَالَ ثَوْرٌ وَهُوَ الْيَوْمُ الثَّانِيْ قَالَ وَقُرِّبَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بَدَنَاتٌ خَمْسٌ اَوْسِتٌّ فَطَفِقْنَ يَزْدَلِفْنَ اِلَيْهِ بِاَيَّتِهِنَّ يَبْدَاُ قَالَ فَلَمَّا وَجَبَتْ جُنُوْبُهَا قَالَ فَتَكَلَّمَ بِكَلِمَةٍ خَفِيَّةٍ لَّمْ اَفْهَمْهَا فَقُلْتُ مَا قَالَ قَالَ مَنْ شَآءَ اقْتَطَعَ۔ (رواه ابوداؤد) وَ ذُكِرَ حَدِيْثَا ابْنِ عَبَّاسٍ وَ جَابِرٍ فِيْ بَابِ الْاُضْحِيَةِ۔ (ابوداؤد الحديث رقم ١٧٦٥)

سیدنا عبداللہ بن قرط رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی آپ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کے نزدیک دنوں میں بہت بڑا دن نحر کا دن ہے' پھر قر کا دن'' ثور ❶ نے کہا' اور وہ دوسرا دن ❷ ہے' راوی نے کہا کہ پانچ یا چھ اونٹ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک کئے گئے وہ آپ کے نزدیک ہونے لگے ❸ تاکہ ان میں سے پہلے کس کو ذبح کریں' راوی نے کہا جب زمین پر جانوروں کے پہلو گرے' راوی نے کہا کہ آپ بولے آہستہ بولنا کہ میں اس کو نہ سمجھا' پھر میں نے کہا کہ آپ نے کیا فرمایا؟ اس نے کہا' آپ نے فرمایا: ''جو شخص چاہے کہ کاٹ کر لے جائے۔'' (ابوداؤد) اور دو احادیث ابن عباس رضی اللہ عنہ اور جابر رضی اللہ عنہ کی' باب الاضحیہ میں ذکر کی گئیں۔

**حکم الحدیث**: اس کی سند جید ہے۔

**فوائد الحدیث**: ❶ ثور نے کہا الخ اس حدیث کا راوی ثور ہے۔ ❷ اور وہ دن دوسرا دن ہے یعنی گیارھویں ذوالحجہ کا دن۔ ❸ نزدیک ہوتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف الخ یعنی آپ کے دست مبارک کی برکت حاصل کرنے کے لئے ہر ایک قربانی اس بات کی منتظر تھی کہ مجھے پہلے ذبح کریں اور یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزہ تھا۔

## اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ (تیسری فصل)

٢٦٤٤ - (١٨) وَعَنْ سَلَمَةَ ابْنِ الْاَكْوَعِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَنْ ضَحّٰى مِنْكُمْ فَلَا يُصْبِحَنَّ بَعْدَ ثَالِثَةٍ وَ فِيْ بَيْتِهٖ مِنْهُ شَيْءٌ فَلَمَّا كَانَ الْعَامُ الْمُقْبِلُ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نَفْعَلُ كَمَا فَعَلْنَا الْعَامَ الْمَاضِيَ قَالَ كُلُوْا وَ اَطْعِمُوْا وَادَّخِرُوْا فَاِنَّ ذٰلِكَ الْعَامَ كَانَ بِالنَّاسِ جَهْدٌ فَاَرَدْتُّ اَنْ تُعِيْنُوْا فِيْهِمْ۔ (متفق عليه) (البخاری الحديث رقم ٥٥٦٥ ومسلم الحديث رقم (٣٤ - ١٩٧٤)

سیدنا سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم میں سے جو شخص قربانی کرے تو نہ باقی رکھے تیسرے دن کے بعد اپنے گھر میں قربانی کے گوشت میں سے کچھ' پھر جب کہ اگلا برس آیا تو بعض صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا' اے اللہ کے رسول! (کیا) کریں ہم جیسا کہ ہم نے گذرے ہوئے سال میں کیا تھا؟ آپ نے فرمایا: ''کھاؤ' کھلاؤ اور ذخیرہ کرو اس لئے کہ اس سال میں لوگوں پر محنت و مشقت و محتاجگی تھی' تو میں نے چاہا کہ تم ان کی مدد کرو۔'' (بخاری و مسلم)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



٢٦٤٥ - (١٩) وَعَنْ نُبَيْشَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّا كُنَّا نَهَيْنَاكُمْ عَنْ لُحُومِهَا أَنْ تَأْكُلُوهَا فَوْقَ ثَلٰثٍ لِكَيْ تَسَعَكُمْ جَاءَ اللّٰهُ بِالسَّعَةِ فَكُلُوا وَ ادَّخِرُوا وَأْتَجِرُوا أَلَا وَإِنَّ هٰذِهِ الْأَيَّامَ أَيَّامُ أَكْلٍ وَّشُرْبٍ وَّ ذِكْرِ اللّٰهِ۔ (رواه ابوداوٗد) (ابو داود الحديث رقم ٢٨١٣ وابن ماجه الحديث رقم ٣١٦٠ والدارمي الحديث رقم ١٩٥٨)

سیدنا نبیشہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہم تم کو قربانی کے گوشت سے منع کرتے تھے کہ تم اس کو تین دن سے زیادہ کھاؤ تا کہ تم کو وسعت ❶ (کافی) ہو۔ اللہ تعالیٰ وسعت لایا' پس کھاؤ' ذخیرہ کرو اور ثواب طلب کرو ❷ خبردار! ❸ یہ دن کھانے پینے اور اللہ تعالیٰ کے یاد کرنے کے ہیں۔'' (ابوداوٗد)

**حکم الحدیث**: اس کی سند صحیح ہے۔

**فوائد الحدیث**: ❶ تا کہ تم کو وسعت ہوالخ یعنی محتاجوں کو بھی پہنچ جائے ایک سال شدید قحط ہوا تھا کہ مدینہ باہر کے رہنے والوں سے بھر گیا تھا' اس سال نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ جتنا بھی گوشت ہے وہ لوگوں میں تقسیم کردو اور جمع نہ کرو' آئندہ سال میں جب اس کی ضرورت نہ رہی تو آپ نے اجازت دے دی اور اس سے پہلی حدیث میں بھی اسی کا بیان ہے۔
❷ اور ثواب طلب کروالخ یعنی خیرات کر کے۔ ❸ یہ دن الخ یعنی ایام تشریق' گیارہ' بارہ اور تیرہ ذوالحجہ کے دن ہیں۔

# بَابُ الْحَلْقِ

## سر منڈانے کا بیان ❶

## اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ (پہلی فصل)

٢٦٤٦ - (١) عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ حَلَقَ رَأْسَهُ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَأُنَاسٌ مِّنْ أَصْحَابِهِ وَقَصَّرَ بَعْضُهُمْ۔ (متفق عليه) (البخاري الحديث رقم ٤٤١١ ومسلم الحديث رقم (٣١٦-١٣٠١) وابو داود الحديث رقم ١٩٨٠ واحمد في المسند ٢/ ١٢٨)

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے بعض صحابہ رضی اللہ عنہ نے حجۃ الوداع میں اپنا سر منڈایا اور بعض صحابہ رضی اللہ عنہم نے بال کتروائے۔ ❷ (بخاری و مسلم)

**فوائد الحدیث**: ❶ باب سر منڈانے کے بیان میں الخ اس باب میں سر منڈانے اور بال کترانے کا بھی ذکر ہے اور مؤلف نے افضل بات کے بیان کرنے پر اکتفا کیا ہے کہ جو احرام سے نکلے تو اس کو سر منڈانا بال کترانے سے افضل ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حج اور عمرہ کے علاوہ سر کا منڈانا ثابت نہیں ہے۔ ❷ اور بعض صحابہ نے بال کترائے الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حج میں سر منڈانا اور بال کترانا دونوں جائز ہیں لیکن حلق افضل ہے جیسے ابن عمر رضی اللہ عنہ کی آئندہ حدیث میں اس کی تصریح آئے گی ان شاء اللہ تعالیٰ۔

٢٦٤٧ - (٢) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ لِي مُعَاوِيَةُ إِنِّي قَصَّرْتُ مِنْ رَأْسِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ''میں ❶ نے مروہ کے نزدیک قینچی کے ساتھ نبی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



عِنْدَ الْمَرْوَةِ بِمِشْقَصٍ۔ (متفق علیه) (البخاری الحدیث رقم ۱۷۳۰ ومسلم الحدیث (۲۰۹ ۔ ۱۲٤٦) و ابوداود الحدیث رقم ۱۸۰۲ والنسائی الحدیث ۲۹۸۷ واحمد فی المسند ٤/ ۹٦)

ﷺ کے بال کاٹے۔'' (بخاری ومسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کی یہ روایت ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ کے بال کاٹے، یہ عمرہ جعرانہ کی بات ہے' اس لئے کہ حجۃ الوداع میں تو آپ قارن تھے اور ثابت ہے کہ حجۃ الوداع میں آپ نے منیٰ میں حلق کیا اور سیدنا ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے آپ کے بال مبارک تقسیم کئے اور یہ حدیث عمرہ قضا پر محمول نہیں ہو سکتی، اس لئے کہ عمرہ قضا ے ہجری میں ہوا اور اس وقت سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ ایمان نہیں لائے تھے' وہ تو ہجرت کے آٹھویں سال ایمان لائے تھے' یہی قول مشہور اور صحیح ہے۔

۲٦٤٨ - (۳) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ فِیْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ اَللّٰهُمَّ ارْحَمِ الْمُحَلِّقِيْنَ قَالُوْا وَالْمُقَصِّرِيْنَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اَللّٰهُمَّ ارْحَمِ الْمُحَلِّقِيْنَ قَالُوْا وَالْمُقَصِّرِيْنَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَالْمُقَصِّرِيْنَ۔ (متفق علیه) (البخاری الحدیث رقم ۱۷۲۷ ومسلم الحدیث رقم (۳۱۷۔ ۱۳۰۱)

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع میں فرمایا: ''یاالٰہی! سر منڈانے والوں پر رحم کر'' صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! اور بالوں کترانے والوں کے لئے بھی رحمت کی دعا کیجئے' آپ نے فرمایا: ''یاالٰہی! رحم کر سر منڈانے والوں پر'' صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! اور بالوں کترانے والوں کے لئے بھی رحمت کی دعا کیجئے' آپ نے فرمایا: ''اور کترانے ❶ والوں پر بھی رحم کر۔'' (بخاری ومسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ اور کترانے والوں پر بھی رحم کر اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حج میں سر منڈانا افضل ہے۔

۲٦٤٩ - (٤) وَعَنْ يَحْيَى بْنِ الْحُصَيْنِ عَنْ جَدَّتِهٖ اَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِیَّ ﷺ فِیْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ دَعَا لِلْمُحَلِّقِيْنَ ثَلٰثًا وَ لِلْمُقَصِّرِيْنَ مَرَّةً وَّاحِدَةً۔ (رواه مسلم) (مسلم الحدیث رقم (۳۲۱۔ ۱۳۰۳)

یحییٰ بن حصین رحمہ اللہ نے اپنی دادی رضی اللہ عنہا سے روایت بیان کی کہ انہوں نے نبی ﷺ سے حجۃ الوداع میں سنا کہ سر منڈانے والوں کے لیے تین ❶ مرتبہ اور کترانے والوں کے لئے ایک مرتبہ دعا کی۔ (مسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ تین بار اور کتروانے والوں کے لئے ایک بار الخ اور صحیحین کی روایت جو اس سے پیشتر مذکور ہوئی اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ ﷺ نے دو بار سر منڈوانے والوں کے لئے دعا کی اور تیسری بار کترانے والوں کے لئے اور صحیحین میں ایک روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ چوتھی بار آپ نے کترانے والوں کیلئے دعا کی اور اس روایت سے معلوم ہوا کہ تین بار سر منڈانے والوں کے لئے دعا کی اور ایک بار کترانے والوں کے لئے خواہ تیسری بار ان کو شریک کر لیا خواہ چوتھی بار ان کے لئے علیحدہ دعا کی ان میں تطبیق کی وجہ یہ ہے کہ کئی مجالس میں دعا کی گئی' کسی میں دو بار سر منڈانے والوں کے لیے اور تیسری میں کترانے والوں کے لئے دعا کی اور کسی میں تین بار سر منڈانے والوں کے لئے اور چوتھی بار کترانے والوں کے لئے دعا کی' یا یہ کہ جس راوی نے جو سنا اور اس کے نزدیک تحقیق ہوا اس نے وہی روایت کیا۔

۲٦٥۰ - (٥) وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ اَتٰى مِنٰى

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ منیٰ میں آئے پھر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



فَاَتَى الْجَمْرَةَ فَرَمَاهَا ثُمَّ اَتٰى مَنْزِلَهٗ بِمِنًى وَ نَحَرَ نُسُكَهٗ ثُمَّ دَعَا بِالْحَلَّاقِ وَنَاوَلَ الْحَالِقَ شِقَّهُ الْاَيْمَنَ فَحَلَقَهٗ ثُمَّ دَعَا اَبَا طَلْحَةَ الْاَنْصَارِيَّ فَاَعْطَاهُ اِيَّاهُ ثُمَّ نَاوَلَ الشِّقَّ الْاَيْسَرَ فَقَالَ اِحْلِقْ فَحَلَقَهٗ فَاَعْطَاهُ اَبَا طَلْحَةَ فَقَالَ اِقْسِمْهُ بَيْنَ النَّاسِ۔ (متفق علیه) (مسلم الحدیث رقم (٣٢٦۔ ١٣٠٥) وابوداود الحدیث رقم ١٩٨١ والترمذی الحدیث رقم ٩١٢ و احمد فی المسند ٣/ ١٣٧)

جمرۃ العقبہ کے پاس آئے تو اس کو کنکریاں ماریں' پھر منیٰ میں اپنی جگہ پر آئے اور اپنی ہدی ذبح کی' پھر سر مونڈنے ❶ والے کو بلایا اور اپنے سر کی ❷ دائیں طرف سر مونڈنے والے کے آگے کی' تو اس نے آپ کے سر کے بال مونڈھے پھر آپ نے ابوطلحہ انصاری رضی اللہ عنہ کو بلایا اور ان کو مونڈے ہوئے بال دیئے' پھر اپنے سر کی بائیں طرف آگے کی اور فرمایا: ''مونڈ'' تو اس نے مونڈا' پھر آپ نے ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کو مونڈے ہوئے بال دیئے اور فرمایا کہ: ''بالوں کو لوگوں کے درمیان تقسیم کر۔'' (بخاری ومسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ سر مونڈنے والے کو الخ اس کا نام سیدنا معمر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ تھا۔
❷ اپنے سر کے دائیں طرف سے سر منڈوانے میں ابتدا کرنا سنت ہے۔

٢٦٥١ - (٦) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اُطَيِّبُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَبْلَ اَنْ يُّحْرِمَ وَيَوْمَ النَّحْرِ قَبْلَ اَنْ يَّطُوْفَ بِالْبَيْتِ بِطِيْبٍ فِيْهِ مِسْكٌ۔ (متفق علیه) (البخاری حدیث رقم ١٥٣٩ ومسلم حدیث رقم ٤٦-١١٩١ وابوداود الحدیث رقم ١٧٤٥ والترمذی حدیث رقم ٩١٧ والنسائی الحدیث رقم ٢٦٨٥ وابن ماجه حدیث رقم ٢٩٢٦ والموطا الحدیث رقم ١٧ من کتاب الحج واحمد فی المسند ٦/ ١٨٦)

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو احرام باندھنے سے پہلے خوشبو لگاتی تھی اور نحر کے دن ❶ پہلے طواف کرنے خانہ کعبہ کے ساتھ خوشبوئی کے کہ اس میں مشک ہوتا۔ (بخاری ومسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ نحر کے دن الخ نحر کے دن احرام سے نکل آتے ہیں اور عورت کے سوا تمام چیزیں جو محرم پر حرام ہوتی ہیں وہ حلال ہو جاتی ہیں۔

٢٦٥٢ - (٧) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَفَاضَ يَوْمَ النَّحْرِ ثُمَّ رَجَعَ فَصَلَّى الظُّهْرَ بِمِنًى۔ (رواه مسلم) (مسلم الحدیث رقم ٣٣٥۔ ١٣٠٨)

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کے دن طواف اضافہ کیا' پھر واپس آئے اور منیٰ میں ❶ ظہر کی نماز پڑھی۔ (مسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ اور سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کی طویل حدیث میں گذر چکا ہے کہ ظہر کی نماز آپ نے مکہ میں پڑھی تو ممکن ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ میں ظہر پڑھی ہو اور منیٰ میں پھر دوبارہ امامت کرائی ہو کیونکہ متنفل کی امامت جائز ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



## اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ (دوسری فصل)

٢٦٥٣ - (٨) وَعَنْ عَلِيٍّ وَعَائِشَةَ قَالَا نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ تَحْلِقَ الْمَرْاَةُ رَأْسَهَا۔ (رواه الترمذی)

(الترمذی الحدیث رقم ٩١٤)

سیدنا علی رضی اللہ عنہ اور ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے منع ❶ فرمایا کہ عورت اپنا سر منڈائے۔ (ترمذی)

**حکم الحدیث:** اس کی سند ضعیف ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ منع فرمایا الخ یعنی احرام سے نکل کر عورت سر نہ منڈائے بلکہ کچھ بال کٹوائے۔

٢٦٥٤ - (٩) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَيْسَ عَلَى النِّسَآءِ الْحَلْقُ اِنَّمَا عَلَى النِّسَآءِ التَّقْصِيْرُ۔ (رواه ابوداوٗد والدارمی) (ابوداود الحدیث رقم ١٩٨٥ والدارمی الحدیث رقم ١٩٠٦ والدار قطنی الحدیث رقم ١٦٥ من کتاب الحج)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''عورتوں پر سر منڈانا نہیں ❶ ہے عورتوں پر صرف کترانا ہے۔'' (ابوداؤد' دارمی)

**حکم الحدیث:** اس کی سند صحیح ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ نہیں ہے الخ یعنی عورتیں احرام سے نکلیں تو ان پر سر منڈانا واجب نہیں بلکہ حرام ہے اور ان پر بالوں کا کترانا واجب ہے بخلاف مردوں کے' کیونکہ ان پر سر منڈانا یا کترانا واجب ہے جبکہ سر منڈانا افضل ہے۔

وَ هٰذَا الْبَابُ خَالٍ عَنِ الْفَصْلِ الثَّالِثِ۔

اور یہ باب تیسری فصل سے خالی ہے۔

# بَابٌ

## پہلے باب کے متعلقات کے بیان میں

## اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ (پہلی فصل)

٢٦٥٥ - (١) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَقَفَ فِیْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ بِمِنٰى لِلنَّاسِ يَسْاَلُوْنَهٗ فَجَآءَهٗ رَجُلٌ فَقَالَ لَمْ اَشْعُرْ فَحَلَقْتُ قَبْلَ اَنْ اَذْبَحَ فَقَالَ اِذْبَحْ وَلَا حَرَجَ فَجَآءَ اٰخَرُ فَقَالَ لَمْ اَشْعُرْ فَنَحَرْتُ قَبْلَ اَنْ اَرْمِیَ فَقَالَ اِرْمِ وَلَا حَرَجَ فَمَا سُئِلَ النَّبِیُّ ﷺ عَنْ شَیْءٍ قُدِّمَ وَلَا اُخِّرَ اِلَّا قَالَ

سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ حجۃ الوداع میں لوگوں کے لیے منیٰ میں ٹھہرے وہ آپ سے مسائل پوچھتے تھے' تو آپ کے پاس ایک شخص آیا اور کہا' نہ جانتا تھا میں' پس میں نے ذبح کرنے سے پہلے اپنا سر منڈوالیا' آپ نے فرمایا: ''ذبح کر لے اور کوئی گناہ نہیں'' پھر ایک اور شخص آیا اس نے کہا' میں کچھ نہیں جانتا تھا میں نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اِفْعَلْ وَلَا حَرَجَ (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ) وَفِیْ رِوَایَةٍ لِّمُسْلِمٍ اَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ حَلَقْتُ قَبْلَ اَنْ اَرْمِیَ قَالَ اِرْمِ وَلَا حَرَجَ وَاَتَاهُ اٰخَرُ فَقَالَ اَفَضْتُ اِلَی الْبَیْتِ قَبْلَ اَنْ اَرْمِیَ قَالَ اِرْمِ وَلَاحَرَجَ۔ (البخاری الحدیث رقم ۱۷۳۶ ومسلم الحدیث رقم (۳۲۷۔ ۱۳۰٦) وابوداود الحدیث رقم ۲۰۱٤ والترمذی الحدیث رقم ۹۱٦ وابن ماجه الحدیث رقم ۳۰۵۱ والموطا الحدیث رقم ۲٤۲ واحمد فی المسند ۲/ ۱۵۹)

جمرات پر کنکریاں مارنے سے پہلے قربانی ذبح کر لی' آپ نے فرمایا: ''اب کنکریاں مار اور نہیں کوئی گناہ'' تو نہ پوچھے گئے نبی ﷺ کسی چیز سے کہ جو مقدم ہوئی یا مؤخر ہوئی مگر آپ نے فرمایا کہ: ''کر اور کوئی نہیں گناہ۔'' (بخاری و مسلم) اور مسلم کی ایک روایت میں یہ ہے کہ آپ کے پاس ایک شخص آیا اس نے کہا کہ میں نے کنکریاں مارنے سے پہلے اپنا سر منڈا لیا آپ نے فرمایا: ''کنکریاں مار اور کوئی نہیں گناہ'' ایک اور شخص آیا اس نے کہا' میں نے خانہ کعبہ کا طواف افاضہ کنکریاں مارنے سے پہلے کر لیا' آپ نے فرمایا: ''اب کنکریاں مار لے اور کوئی نہیں گناہ۔''

۲٦۵٦ - (۲) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِیُّ ﷺ یُسْئَلُ یَوْمَ النَّحْرِ بِمِنٰی فَیَقُوْلُ لَا حَرَجَ فَسَاَلَهٗ رَجُلٌ فَقَالَ رَمَیْتُ بَعْدَ مَا اَمْسَیْتُ فَقَالَ لَا حَرَجَ۔ (رواه البخاری) (البخاری الحدیث رقم ۱۷۳۵)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ سے نحر ❶ کے دن منیٰ میں مسائل دریافت کیے گئے تو آپ فرماتے: ''نہیں گناہ'' پس ایک شخص نے آپ سے پوچھا کہ میں نے شام ہونے کے بعد کنکریاں ماریں تو آپ نے فرمایا: ''کوئی گناہ نہیں۔'' (بخاری)

**فوائد الحدیث:** ❶ نحر کے دن چار کام ہیں اول رمی جمرہ عقبہ' پھر ذبح' پھر حلق' پھر طواف افاضہ اور سنت یہی ہے کہ چاروں کام اسی ترتیب سے بجالائے اور سلف کا یہی مذہب ہے اور ان کی دلیل یہی روایت ہے' ان کا قول ہے کہ اگر کسی نے ان میں سے کسی کام کو آگے پیچھے کیا تو جائز ہے اور اس پر فدیہ ہے نہ قربانی' اہل حدیث کا عمل انہیں احادیث پر ہے کہ ان اعمال میں اگر سہو سے تقدیم و تاخیر ہو جائے تو کچھ نقصان لازم نہیں آتا اور نہ ہی دم لازم آتا ہے۔ اور یہی قول شافعی' احمد' اسحاق' ابوثور' ابوداود رحمہم اللہ اور جمہور کا ہے اور نخعی اور امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ اس پر دم لازم ہوگا اور اگر قارن ہو تو دو دم دے' جبکہ صاحبین اہل حدیث کے موافق ہیں' احناف کہتے ہیں کہ ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے حدیث بیان کی ہے کہ جو حج میں کسی بات کو مقدم یا مؤخر کرے تو وہ ایک دم دے اور طحاوی نے بھی اس کو ذکر کیا ہے' جبکہ اہل حدیث کہتے ہیں کہ یہ روایت موقوف ہے یعنی ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول ہے اور قول اتنی صحیح مرفوع حدیث کے مقابل کیوں کر حجت ہو سکتا ہے۔

## اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ (دوسری فصل)

۲٦۵۷ - (۳) وَعَنْ عَلِیٍّ قَالَ اَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ اَفَضْتُ قَبْلَ اَنْ اَحْلِقَ قَالَ اِحْلِقْ اَوْ قَصِّرْ وَلَا حَرَجَ وَجَآءَ اٰخَرُ فَقَالَ ذَبَحْتُ قَبْلَ اَنْ اَرْمِیَ قَالَ اِرْمِ وَلَا حَرَجَ۔ (رواه الترمذی)

سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آپ ﷺ کے پاس ایک شخص آیا اور اس نے کہا' اے اللہ کے رسول! میں نے سر منڈانے سے پہلے طواف افاضہ کیا' آپ نے فرمایا: ''اب سر منڈا لے یا کتروا لے اور گناہ نہیں'' ایک اور شخص آیا اور اس نے کہا' میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



(الترمذی الحدیث رقم ۹۱۶)

نے کنکریاں مارنے سے پہلے ذبح کیا' آپ نے فرمایا: ''کنکریاں مارا اور گناہ نہیں۔'' (ترمذی)

**حکم الحدیث**: اس کی سند حسن ہے۔

## اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ (تیسری فصل)

۲۶۵۸-(۴) وَعَنْ اُسَامَةَ بْنِ شَرِيْكٍ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ حَاجًّا فَكَانَ النَّاسُ يَأْتُوْنَهُ فَمِنْ قَائِلٍ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ سَعَيْتُ قَبْلَ اَنْ اَطُوْفَ اَوْ اَخَّرْتُ شَيْئًا اَوْ قَدَّمْتُ شَيْئًا فَكَانَ يَقُوْلُ لَا حَرَجَ اِلَّا عَلٰى رَجُلٍ اِقْتَرَضَ عِرْضَ مُسْلِمٍ وَهُوَ ظَالِمٌ فَذٰلِكَ الَّذِىْ حَرَجَ وَهَلَكَ. (رواه ابوداوٗد) (ابوداود الحدیث رقم ۲۰۱۵)

سیدنا اسامہ بن شریک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کرنے کے لیے نکلا تو لوگ آپ کے پاس آتے تھے کوئی کہنے والا کہتا اے اللہ کے رسول! میں نے پہلے صفا مروہ کی سعی کر لی یا میں نے ایک چیز پیچھے کی یا میں نے ایک چیز پہلے کی' تو آپ فرماتے تھے: ''کچھ گناہ نہیں' لیکن اس شخص پر گناہ ہے کہ جو مسلمان کی آبرو ریزی کرے اس حال میں کہ وہ ظالم شخص ہے' تو یہ شخص گناہ گار ہے اور ہلاک ہونے والا ہے۔'' (ابوداؤد)

**حکم الحدیث**: اس کی سند صحیح ہے۔

# بَابُ خُطْبَةِ يَوْمِ النَّحْرِ وَ رَمْيِ اَيَّامِ التَّشْرِيْقِ وَ التَّوْدِيْعِ

# نحر کے دن خطبہ دینے' ایام تشریق میں کنکریاں مارنے اور طواف وداع کا بیان

## اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ (پہلی فصل)

۲۶۵۹-(۱) عَنْ اَبِىْ بَكْرَةَ قَالَ خَطَبَنَا النَّبِىُّ ﷺ يَوْمَ النَّحْرِ قَالَ اِنَّ الزَّمَانَ قَدِ اسْتَدَارَ كَهَيْئَتِهٖ يَوْمَ خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ اَلسَّنَةُ اِثْنَا عَشَرَ شَهْرًا مِّنْهَا اَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ثَلٰثٌ مُّتَوَالِيَاتٌ ذُوالْقَعْدَةِ وَذُوالْحَجَّةِ وَالْمُحَرَّمُ وَرَجَبُ مُضَرَ الَّذِىْ بَيْنَ جُمَادٰى وَشَعْبَانَ وَقَالَ اَىُّ شَهْرٍ هٰذَا قُلْنَا اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ فَسَكَتَ حَتّٰى ظَنَنَّا اَنَّهٗ سَيُسَمِّيْهِ بِغَيْرِ اِسْمِهٖ فَقَالَ اَلَيْسَ ذَالْحَجَّةِ قُلْنَا بَلٰى قَالَ اَىُّ بَلَدٍ هٰذَا قُلْنَا اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ فَسَكَتَ حَتّٰى ظَنَنَّا اَنَّهٗ

سیدنا ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نحر کے دن خطبہ فرمایا: ''تحقیق زمانہ ❶ پھر گیا ہے اپنی وضع کے مانند کہ تھا اللہ تعالیٰ کے آسمان اور زمین کو پیدا کرنے کے دن میں ایک برس بارہ مہینوں کا ہے' ان میں سے چار ماہ حرمت والے ہیں' تین تو متواتر ذی قعدہ' ذوالحجہ' محرم اور رجب ❷ مضر کا وہ جو کہ درمیان جمادی اور شعبان کے ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کون سا مہینہ ہے؟'' ہم نے عرض کیا' اللہ اور اس کے رسول زیادہ جانتے ہیں پھر سکوت فرمایا آپ نے یہاں تک کہ ہم نے گمان کیا کہ آپ اس کا نام رکھیں گے اس کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



سَيُسَمِّيهِ بِغَيْرِ اِسْمِهِ قَالَ اَلَيْسَ الْبَلْدَةَ قُلْنَا بَلٰى قَالَ فَاَيُّ يَوْمٍ هٰذَا قُلْنَا اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ فَسَكَتَ حَتّٰى ظَنَنَّا اَنَّهٗ سَيُسَمِّيهِ بِغَيْرِ اِسْمِهِ قَالَ اَلَيْسَ يَوْمُ النَّحْرِ قُلْنَا بَلٰى قَالَ فَاِنَّ دِمَآءَ كُمْ وَاَمْوَالَكُمْ وَاَعْرَاضَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا فِيْ بَلَدِكُمْ هٰذَا فِيْ شَهْرِكُمْ هٰذَا وَسَتَلْقَوْنَ رَبَّكُمْ فَيَسْاَلُكُمْ عَنْ اَعْمَالِكُمْ اَلَا فَلَا تَرْجِعُوْا بَعْدِيْ ضُلَّالًا يَّضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ اَلَا هَلْ بَلَّغْتُ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ فَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَآئِبَ فَرُبَّ مُبَلَّغٍ اَوْعٰى مِنْ سَامِعٍ۔ (متفق علیه) (البخاری الحدیث ۱۷۴۱ ومسلم الحدیث (۳۱۔ ۱۶۷۹) وابن ماجه الحدیث رقم ۲۳۳ والدارمی الحدیث رقم ۱۹۱۶ واحمد فی المسند ۵/ ۴۰)

غیر نام کے ساتھ پھر فرمایا: ''کیا یہ ذوالحجہ نہیں ہے؟'' ہم نے کہا' ذوالحجہ ہے؟ آپ نے فرمایا: ''یہ کون سا شہر ہے؟'' ہم نے عرض کیا' اللہ اور اس کے رسول زیادہ جانتے ہیں' پھر سکوت فرمایا آپ نے یہاں تک کہ ہم نے گمان کیا کہ آپ اس کا نام رکھیں گے کوئی اور نام آپ نے فرمایا: ''یہ شہر مکہ نہیں ہے؟'' ہم نے کہا' ہاں' شہر مکہ ہے آپ نے فرمایا: ''یہ کون سا دن ہے؟'' ہم نے عرض کیا اللہ اور اس کے رسول زیادہ جانتے ہیں' پھر سکوت فرمایا آپ نے یہاں تک کہ ہم نے گمان کیا کہ آپ اس کا کوئی اور نام رکھیں گے آپ نے فرمایا: ''کیا نحر کا دن نہیں ❸ ہے؟'' ہم نے عرض کیا کہ ہاں ہے آپ نے فرمایا: ''تحقیق تمہارے خون' تمہارے مال اور تمہاری آبروئیں تم پر حرام ہیں مانند حرام ہونے اس دن تمہارے کی تمہارا اس شہر میں' تمہارے اس مہینہ کے اور البتہ تم اپنے پروردگار سے ملو گے' تو وہ تم سے تمہارے اعمال کے بارہ میں پوچھے گا' خبردار! تم میری وفات کے بعد گمراہ ہو کر واپس نہ لوٹ جانا کہ بعض تمہارا بعض کی گردن مارے' خبردار کیا میں نے پہنچا دیا؟ انہوں نے عرض کیا جی ہاں پہنچا دیا' آپ نے فرمایا: ❹ یاالٰہی! تو گواہ رہ پس چاہئے کہ حاضر غائب کو پہنچائے' کیونکہ بعض پہنچائے گئے زیادہ یاد رکھتے ہیں سننے والے سے۔'' (بخاری و مسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ تحقیق زمانہ پھر گیا ہے اپنی وضع کے مانند الخ چار ماہ کی حرمت مدت سے چلی آتی تھی مگر مکہ کے کافروں کا دستور تھا کہ جب ان کو لڑنا یا غارت گری کرنا منظور ہوتا تو ان مہینوں کو بدل ڈالتے چنانچہ اگر محرم میں لڑتے تو صفر کا نام محرم رکھ لیتے اسی طرح ان کم بختوں نے مہینوں کو خلط ملط کر ڈالا تھا مہینوں کا اصل حساب ٹھیک نہیں رہا تھا جس سال آپ ﷺ نے آخر عمر میں حجۃ الوداع کیا تو ذوالحجہ کا مہینہ دونوں کے حساب سے ٹھیک تھا' اصل کے حساب سے بھی اور کافروں کے حساب بھی تب نبی ﷺ نے حج کے موسم میں عرفہ کے دن ہزاروں آدمیوں کے روبرو یہ حدیث فرمائی یعنی اب زمانہ گردش کھا کر اصل حساب پر ٹھیک ہو گیا ہے اب کوئی اس حساب کو نہ بگاڑے۔

❷ اور رجب مضر کا الخ عرب میں مضر ایک قوم کا نام تھا جو رجب کو بہت مانتے تھے اس لیے رجب کو ان کی طرف نسبت کیا۔

❸ کیا نحر کا دن نہیں ہے الخ اور ابن ماجہ کی روایت میں ہے صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا' حج اکبر کا دن' پھر آپ نے آگے یہی حدیث فرمائی اور حج

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اکبر اور نحر کا ایک ہی دن ہوتا ہے اور وہ نویں ذوالحجہ کی ہے' حج اکبر کہتے ہیں حج کو اور حج اصغر کہتے ہیں عمرہ کو اور حج اکبر کا دن یوم النحر ہے یا عرفہ یا سارے دن حج کے اور عوام میں جو مشہور ہے کہ حج اکبر اس حج کو کہتے ہیں جس میں یوم عرفہ جمعہ کے دن آئے' اس کی شریعت میں کوئی اصل نہیں لیکن بعض احادیث اس مضمون کی آئی ہیں جن سے اس حج کی زیادہ فضیلت نکلتی ہے جس میں عرفہ جمعہ کے دن واقع ہو۔

❹ یا الٰہی تو گواہ رہ۔ ابن ماجہؒ کی روایت میں ہے کہ تین مرتبہ آپ نے یہ فرمایا اور مطلب یہ ہے کہ میں نے تیرا حکم تیرے بندوں تک پہنچا دیا اور ابن ماجہ کی دوسری روایت میں ہے کہ پھر لوگوں کو آپ نے رخصت کیا تو لوگوں نے کہا کہ یہ وداع یعنی رخصت کا حج ہے اس حج کے تھوڑے دنوں کے بعد آپ کی وفات ہوئی اس لیے اس کو حجۃ الوداع کہتے ہیں۔

٢٦٦٠ - (٢) وَعَنْ وَبَرَةَ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ مَتٰى اَرْمِي الْجِمَارَ قَالَ اِذَا رَمٰى اِمَامُكَ فَارْمِهِ فَاَعَدْتُّ عَلَيْهِ الْمَسْاَلَةَ فَقَالَ كُنَّا نَتَحَيَّنُ فَاِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ رَمَيْنَا۔ (رواه البخاری) (البخاری الحدیث رقم ١٧٤٦ وابوداود الحدیث رقم ١٩٧٢)

وبرہ رحمہ اللہ سے روایت ہے' میں نے سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ میں جمرات پر کنکریاں کس ❶ وقت ماروں؟ انہوں نے فرمایا: ''جس وقت ❷ تیرا امام مارے پس تو مار' پھر میں ❸ نے ان پر مسئلہ عرض کیا' تو فرمایا: ''ہم انتظار کرتے ❹ تھے پس جس وقت دوپہر ڈھلتی ❺ تو ہم رمی کرتے۔'' ❻ (بخاری)

**فوائد الحدیث:** ❶ کس وقت ماروں الخ یعنی گیارھویں یا بارھویں ذوالحجہ کو۔ ❷ جس وقت الخ یعنی رمی میں پیروی کر اس کی جو کہ بہ نسبت تیری زیادہ جانتا ہو رمی کے وقت کو۔ ❸ پھر میں نے ان پر مسئلہ عرض کیا الخ یعنی میں نے وقت رمی کی تحقیق چاہی۔

❹ انتظار کرتے یعنی وقت رمی کا۔ ❺ پس جس وقت دوپہر ڈھلتی الخ یعنی گیارہ' بارہ' تیرہ کو اور دسویں تاریخ کو سورج ڈھلنے سے پہلے کنکریاں مارنا جائز ہے یا بعد جب بھی ممکن ہو لیکن زوال سے پہلے مسنون ہے اور ابو حنیفہؒ کے نزدیک تیرہ کی رمی قبل زوال کے بھی درست ہے۔

❻ ہم رمی کرتے الخ یعنی کنکریاں مارتے۔

٢٦٦١ - (٣) وَعَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ كَانَ يَرْمِيْ جَمْرَةَ الدُّنْيَا بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ عَلٰى اِثْرِ كُلِّ حَصَاةٍ ثُمَّ يَتَقَدَّمُ حَتّٰى يُسْهِلَ فَيَقُوْمُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ طَوِيْلًا وَيَدْعُوْ وَيَرْفَعُ يَدَيْهِ ثُمَّ يَرْمِي الْوُسْطٰى بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ كُلَّمَا رَمٰى بِحَصَاةٍ ثُمَّ يَاْخُذُ بِذَاتِ الشِّمَالِ فَيُسْهِلُ وَيَقُوْمُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ ثُمَّ يَدْعُوْ وَيَرْفَعُ يَدَيْهِ وَيَقُوْمُ طَوِيْلًا ثُمَّ يَرْمِيْ جَمْرَةَ ذَاتِ الْعَقَبَةِ مِنْ بَطْنِ الْوَادِيْ بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ عِنْدَ كُلِّ حَصَاةٍ وَّلَا يَقِفُ عِنْدَهَا ثُمَّ يَنْصَرِفُ فَيَقُوْلُ هٰكَذَا رَاَيْتُ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم يَفْعَلُهٗ۔ (رواه البخاری) (البخاری الحدیث رقم ١٧٥٢)

سالم رحمہ اللہ نے سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ وہ پہلے جمرہ پر سات کنکریاں مارتے ہوئے ہر کنکری کے بعد اللہ اکبر کہتے تھے' پھر آگے بڑھتے یہاں تک کہ آتے نرم زمین پر' پھر دیر تک ❶ قبلہ کے سامنے کھڑے ہوتے اور دعا مانگتے اور اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتے' پھر درمیان والے جمرہ پر سات کنکریاں مارتے' جب کنکری مارتے اللہ اکبر کہتے پھر بائیں طرف چلتے یہاں تک کہ نرم زمین میں آتے اور قبلہ کے سامنے کھڑے ہوتے' پھر دعا مانگتے اور اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتے اور دیر تک کھڑے رہتے پھر جمرہ عقبہ پر وادی کے اندر سے سات کنکریاں مارتے ہر کنکری پر اللہ اکبر کہتے تھے' اس کے نزدیک نہ ٹھہرتے پھر واپس آتے اور کہتے' میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



طرح کرتے ہوئے دیکھا۔'' (بخاری)

**فوائد الحدیث:** ❶ دیر تک الخ یعنی سورۂ بقرہ پڑھنے کے مطابق اس حدیث میں جو رمی جمار کی ترتیب مذکور ہے یہ احناف کے نزدیک سنت ہے اور شافعیہ کے نزدیک واجب لیکن عمدہ امر یہ ہے کہ اس ترتیب کا لحاظ رکھے۔

٢٦٦٢ - (٤) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اِسْتَاْذَنَ الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِالْمُطَّلِبِ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَنْ يَّبِيْتَ بِمَكَّةَ لَيَالِيَ مِنٰى مِنْ اَجْلِ سِقَايَتِهٖ فَاَذِنَ لَهٗ۔ (متفق عليه)

(البخاری الحدیث رقم ١٧٤٥ ومسلم الحدیث رقم (٣٤٦۔ ١٣١٥) وابو داود الحدیث رقم ١٩٥٩ وابن ماجه الحدیث رقم ٣٠٦٥ والدارمی الحدیث رقم ١٩٤٣ واحمد فی المسند ٢/ ١٩)

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' سیدنا عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت مانگی مکہ میں رات رہنے کی منیٰ کی راتوں میں بسبب خدمت سبیل زمزم کے' تو ❶ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اجازت دے دی۔'' (بخاری)

**فوائد الحدیث:** ❶ پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اجازت دی الخ اس حدیث سے دو مسائل معلوم ہوئے اول یہ کہ منیٰ کی راتوں میں منیٰ ہی میں رہنا ضروری ہے۔ دوسرا یہ کہ جو لوگ زمزم پلاتے ہیں ان کو رات منیٰ میں رہنا ضروری نہیں بلکہ ان کو ضروری ہے کہ مکہ میں جائیں اور رات کو زمزم پلائیں اور حوضوں کو پانی سے بھریں کہ پینے والے فراغت سے پئیں۔

٢٦٦٣ - (٥) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ جَآءَ اِلَى السِّقَايَةِ فَاسْتَسْقٰى فَقَالَ الْعَبَّاسُ يَا فَضْلُ اذْهَبْ اِلٰى اُمِّكَ فَاْتِ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بِشَرَابٍ مِّنْ عِنْدِهَا فَقَالَ اِسْقِنِيْ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهُمْ يَجْعَلُوْنَ اَيْدِيَهُمْ فِيْهِ قَالَ اِسْقِنِيْ فَشَرِبَ مِنْهُ ثُمَّ اَتٰى زَمْزَمَ وَهُمْ يَسْقُوْنَ وَيَعْمَلُوْنَ فِيْهَا فَقَالَ اِعْمَلُوْا فَاِنَّكُمْ عَلٰى عَمَلٍ صَالِحٍ ثُمَّ قَالَ لَوْلَا اَنْ تُغْلَبُوْا لَنَزَلْتُ حَتّٰى اَضَعَ الْحَبْلَ عَلٰى هٰذِهٖ وَاَشَارَ اِلٰى عَاتِقِهٖ۔ (رواه البخاری) (البخاری الحدیث رقم ١٦٣٥)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پانی پینے کے لیے آئے تو پانی مانگا' تو سیدنا عباس رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے کو کہا' فضل! تو اپنی ماں کے پاس جا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے اپنی ماں کے پاس سے پانی ❶ لے آؤ' آپ نے فرمایا: ''مجھے ❷ پلا'' انہوں نے کہا' اے اللہ کے رسول! اس میں لوگ اپنے ہاتھ ڈالتے ہیں' آپ نے فرمایا: ''مجھ کو ❸ پلا'' پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں سے پیا' پھر زمزم کے کنوئیں کے پاس آئے اور وہ ❹ لوگوں کو پانی پلاتے تھے اور پلانے میں محنت کرتے تھے' پھر فرمایا: ''کام کئے جاؤ پس تحقیق تم اوپر ایک نیک کام کے ہو'' پھر فرمایا: ''اگر اس کا خوف نہ ہوتا کہ تم غلبہ کئے جاؤ گے تو میں اترتا یہاں تک ❺ کہ میں اس پر رسی رکھتا'' اور اپنے کندھے کی طرف اشارہ کیا۔ (بخاری)

**فوائد الحدیث:** ❶ پانی الخ یعنی خاص پانی جو مستعمل نہ ہو۔ ❷ مجھ کو پلا الخ یعنی اس میں سے۔ ❸ مجھ کو پلا الخ یعنی اسی میں سے اس حدیث سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کمال تواضع ثابت ہوئی۔ ❹ اور وہ یعنی عبدالمطلب کی اولاد۔ ❺ یہاں تک کہ میں اس پر رسی رکھتا الخ سیدنا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



عباس رضی اللہ عنہ زمزم کی سبیل پر حاجیوں کو پانی پلاتے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی تعریف کی اور فرمایا کہ پانی نکالنے میں بھی تمہارا شریک ہوتا لیکن مجھے ڈر ہے کہ اگر میں یہ کام کروں تو مجھ کو دیکھ کر سب لوگ ہجوم کریں گے پھر تم کو پانی پلانا مشکل ہو جائے گا۔

٢٦٦٤ - (٦) وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَ الْمَغْرِبَ وَ الْعِشَآءَ ثُمَّ رَقَدَ رَقْدَةً بِالْمُحَصَّبِ ثُمَّ رَكِبَ إِلَى الْبَيْتِ فَطَافَ بِهٖ۔ (رواه البخاری) (البخاری الحديث رقم ١٧٥٦ والدارمی الحديث رقم ١٨٧٣)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر' عصر' مغرب' عشاء کی نماز پڑھی پھر سو رہے تھوڑا سا سونا محصب ❶ میں' پھر خانہ کعبہ کی طرف سوار ہوئے' ❷ اور اس کا طواف کیا۔ (بخاری)

**فوائد الحدیث:** ❶ محصب میں الخ محصب کہتے ہیں پتھر یلی جگہ کو اور حدیث میں محصب سے وہ جگہ مراد ہے جو منٰی کے متصل ہے اور اس کو ابطح اور بطحاء اور خیف بنی کنانہ بھی کہتے ہیں۔ ❷ اور اس کا طواف کیا الخ یعنی طواف الوداع۔

٢٦٦٥ - (٧) وَعَنْ عَبْدِالْعَزِيْزِ بْنِ رُفَيْعٍ قَالَ سَاَلْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قُلْتُ اَخْبِرْنِيْ بِشَيْءٍ عَقَلْتَهٗ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَيْنَ صَلَّى الظُّهْرَ يَوْمَ التَّرْوِيَةِ قَالَ بِمِنٰى قَالَ فَاَيْنَ صَلَّى الْعَصْرَ يَوْمَ النَّفْرِ قَالَ بِالْاَبْطَحِ ثُمَّ قَالَ اِفْعَلْ كَمَا يَفْعَلُ اُمَرَآءُكَ۔ (متفق عليه) (بخاری حديث رقم ١٧٦٣ ومسلم حديث رقم ٣٣٦- ١٣٠٩ وابوداود حديث رقم ١٩١٢ والترمذی حديث رقم ٩٦٤ والنسائی حديث رقم ٢٩٩٧)

عبدالعزیز بن رفیع رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ میں نے سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے پوچھا' مجھ کو اس چیز کے متعلق بتائیے جو آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یاد کی' ذوالحجہ کی آٹھویں تاریخ میں' ظہر کی نماز آپ نے کہاں پڑھی تھی؟ انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''منٰی میں'' (میں نے) کہا' پس نفر کے دن ❶ عصر کی نماز کہاں پڑھی؟ انہوں نے کہا' ابطح میں' پھر (انس رضی اللہ عنہ نے) فرمایا: ''کر تو ❷ جیسا کہ تیرے سردار کرتے ہیں۔'' (بخاری ومسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ نفر کے دن الخ یعنی کوچ کے دن کہ وہ ذوالحجہ کی تیرھویں تاریخ کا دن ہے۔
❷ کر تو الخ یعنی تاکہ مخالفت تیری ان سے فتنہ کا سبب نہ ہو۔

٢٦٦٦ - (٨) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ نُزُوْلُ الْاَبْطَحِ لَيْسَ بِسُنَّةٍ اِنَّمَا نَزَلَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِاَنَّهٗ كَانَ اَسْمَحَ لِخُرُوْجِهٖ اِذَا خَرَجَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) (البخاری رقم ١٧٦٥ ومسلم الحديث رقم (٣٣٩- ١٣١١) وابوداود الحديث رقم ٢٠٠٨ والترمذی الحديث رقم ٩٢٣ وابن ماجه الحديث ٣٠٦٧ واحمد فی المسند ٦/ ٢٣٠)

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ابطح میں اترنا سنت نہیں' ❶ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اترے تھے اس میں اس لیے کہ نکلنا بہت آسان تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے جب آپ نکلے۔ (بخاری ومسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا وہاں اترنا اگرچہ اتفاقی تھا لیکن پھر بھی اترنا نہ اترنے سے بہتر ہے اور صحابہ اور خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



وہاں اترتے رہے اور اگر وہاں نہ اترے تو کچھ مضائقہ نہیں۔

٢٦٦٧ - (٩) وَعَنْهَا قَالَتْ اَحْرَمْتُ مِنَ التَّنْعِيْمِ بِعُمْرَةٍ فَدَ خَلْتُ فَقَضَيْتُ عُمْرَتِيْ وَانْتَظَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِالْاَبْطَحِ حَتّٰى فَرَغْتُ فَاَمَرَ النَّاسَ بِالرَّحِيْلِ فَخَرَجَ فَمَرَّ بِالْبَيْتِ فَطَافَ بِهٖ قَبْلَ صَلَاةِ الصُّبْحِ ثُمَّ خَرَجَ اِلَى الْمَدِيْنَةِ هٰذَا الْحَدِيْثُ مَا وَجَدْتُّهٗ بِرِوَايَةِ الشَّيْخَيْنِ بَلْ بِرِوَايَةِ اَبِيْ دَاوٗدَ مَعَ اخْتِلَافٍ يَسِيْرٍ فِيْ اٰخِرِهٖ۔ (ابوداود الحدیث رقم ٢٠٠٥)

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے تنعیم سے عمرہ کا احرام باندھا' تو میں داخل ہوئی اور میں نے اپنا عمرہ ادا کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابطح میں میرا انتظار کیا' یہاں تک کہ میں فارغ ہوئی پھر لوگوں کو کوچ کرنے کا حکم فرمایا' پھر ❶ آپ نکلے اور خانہ کعبہ پر گذرے' تو ❷ فجر کی نماز سے پہلے اس کا طواف کیا' پھر آپ مدینہ کی طرف نکلے۔ مؤلف نے کہا کہ یہ حدیث میں نے بخاری اور مسلم کی روایت کے ساتھ نہیں پائی' بلکہ ابوداؤد کی روایت کے ساتھ تھوڑے سے اختلاف سے اس کے آخر میں۔

**فوائد الحدیث:** ❶ پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نکلے الخ یعنی ابطح سے اور خانہ کعبہ پر گزرے۔ ❷ پس طواف کیا الخ یعنی طواف وداع کیا۔

٢٦٦٨ - (١٠) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّاسُ يَنْصَرِفُوْنَ فِيْ كُلِّ وَجْهٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَنْفِرَنَّ اَحَدُكُمْ حَتّٰى يَكُوْنَ اٰخِرُ عَهْدِهٖ بِالْبَيْتِ اِلَّا اَنَّهٗ خُفِّفَ عَنِ الْحَآئِضِ۔ (متفق عليه) (البخاری الحدیث رقم ١٧٥٥ ومسلم الحدیث رقم (٣٧٩۔ ١٣٢٧) وابوداود الحدیث ٢٠٠٢ وابن ماجه الحدیث رقم ٣٠٧٠ والدارمی الحدیث رقم ١٩٣٢ واحمد فی المسند ١/ ٢٢٢)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ لوگ ہر طرف سے واپس چلے جاتے تھے' تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''نہ واپس جائے تم میں کوئی ایک یہاں تک کہ اس کا آخر وقت خانہ کعبہ کے ساتھ ❶ ہو' مگر حائضہ عورت سے موقوف کیا گیا ہے۔'' (بخاری و مسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ خانہ کعبہ کے ساتھ الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ طواف وداع واجب ہے' اگر ترک کردے گا تو قربانی لازم ہو گی اور یہ بھی معلوم ہوا کہ حائضہ عورت کو یہ طواف معاف ہے اور اسی پر نفاس والی عورت کو قیاس کرنا چاہیے۔

٢٦٦٩ - (١١) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ حَاضَتْ صَفِيَّةُ لَيْلَةَ النَّفْرِ فَقَالَتْ مَا اُرَانِيْ اِلَّا حَابِسَتَكُمْ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ عَقْرٰى حَلْقٰى اَطَافَتْ يَوْمَ النَّحْرِ قِيْلَ نَعَمْ قَالَ فَانْفِرِيْ۔ (متفق عليه) (البخاری الحدیث رقم ١٧٧١ ومسلم الحدیث رقم (٣٨٧۔ ١٢١١) وابن ماجه الحدیث رقم ٣٠٧٢ واحمد فی المسند ٦/ ٨٥)

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ کوچ (روانگی) کی رات میں ام المؤمنین سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا حائضہ ہو گئیں تو انہوں نے کہا' میں اپنے کو گمان نہیں کرتی مگر یہ کہ تم کو روکوں گی' نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس کو اللہ تعالیٰ ہلاک اور زخمی کرے کیا نحر کے دن طواف کیا ہے؟ کہا گیا' ہاں' فرمایا: ❶ ''پس چل۔'' (بخاری و مسلم)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



**فوائد الحدیث:** ❶ فرمایا پس چل الخ اس حدیث سے بھی معلوم ہوا کہ طواف وداع حائضہ کو معاف ہے اور طواف افاضہ رکن ہے بغیر اس کے ادا کئے روانہ نہیں ہو سکتی۔

## اَلْفَصْلُ الثَّانِي (دوسری فصل)

٢٦٧٠ - (١٢) عَنْ عَمْرِو بْنِ الْأَحْوَصِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ اَيُّ يَوْمٍ هٰذَا قَالُوْا يَوْمَ الْحَجِّ الْاَكْبَرِ قَالَ فَاِنَّ دِمَآءَ كُمْ وَاَمْوَالَكُمْ وَاَعْرَاضَكُمْ بَيْنَكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا فِيْ بَلَدِكُمْ هٰذَا اَلَا لَا يَجْنِيْ جَانٍ عَلٰى نَفْسِهٖ اَلَا لَا يَجْنِيْ جَانٍ عَلٰى وَلَدِهٖ وَلَا مَوْلُوْدٌ عَلٰى وَالِدِهٖ اَلَا وَاِنَّ الشَّيْطَانَ قَدْ اَيِسَ اَنْ يُّعْبَدَ فِيْ بَلَدِكُمْ هٰذَا اَبَدًا وَلٰكِنْ سَتَكُوْنُ لَهٗ طَاعَةٌ فِيْمَا تَحْتَقِرُوْنَ مِنْ اَعْمَالِكُمْ فَسَيَرْضٰى بِهٖ. (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ) (الترمذی الحدیث رقم ٢١٥٩ وابن ماجه الحدیث رقم ٣٠٥٥)

سیدنا عمرو بن احوص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے حجۃ الوداع میں سنا آپ فرماتے تھے: ''کون سا دن ہے؟'' صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا' حج اکبر کا دن ❶ ہے' آپ نے فرمایا: ''پس تمہارے خون' تمہارے مال اور تمہاری آبروئیں تمہارے درمیان حرام کی گئی ہیں مانند حرمت اس دن تمہارے کی' تمہارے اس شہر میں خبردار! کوئی ظلم کرنے والا اپنی جان ❷ پر ظلم نہ کرے' خبردار! کوئی ظلم کرنے والا اپنے بیٹے پر اور بیٹا اپنے باپ پر ظلم نہ کرے' خبردار! تحقیق شیطان نا امید ہوا اس سے کہ تمہارے اس شہر میں اس کی عبادت کی جائے گی لیکن ان چیزوں میں شیطان کی فرمانبرداری ہوگی کہ تم اپنے اعمال سے حقیر جانو گے' اور ❸ وہ اس کے ساتھ خوش ہوگا۔'' (ابن ماجہ' ترمذی) اور اس کو ترمذی نے صحیح کہا۔

**حکم الحدیث:** یہ حدیث حسن ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ حج اکبر کا دن ہے حج اکبر حج کو کہتے ہیں اور حج اصغر عمرہ کو اور حج کا دن نحر کا دن ہے۔
❷ خبر بمعنی نہی ہے اور مراد یہ کہ نہ ظلم کرے کوئی دوسرے پر تا کیسے بات خود اس کے نفس پر ظلم کا سبب نہ بنے قصاص و جزا سے اور آگے والد اور ولد کا ذکر تخصیص بعد تعمیم ہے۔ ❸ اور وہ اس کے ساتھ خوش ہوگا الخ یعنی آپس میں لڑنے اور نا اتفاقی اور خصومت سے خوش ہوگا۔

٢٦٧١ - (١٣) وَعَنْ رَافِعِ بْنِ عَمْرٍو نِ الْمُزَنِيِّ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَخْطُبُ النَّاسَ بِمِنًى حِيْنَ ارْتَفَعَ الضُّحٰى عَلٰى بَغْلَةٍ شَهْبَآءَ وَعَلِيٌّ يُعَبِّرُ عَنْهُ وَالنَّاسُ بَيْنَ قَائِمٍ وَقَاعِدٍ. (رواه ابوداوٗد) (ابوداود الحدیث رقم ١٩٥٦)

سیدنا رافع بن عمرو مزنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو منیٰ میں لوگوں کو خطبہ فرماتے ہوئے چاشت کے وقت اوپر سرخ خچر کے دیکھا اور ❶ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نبی ﷺ کی طرف سے بیان کرتے تھے اور بعض لوگ کھڑے اور بعض بیٹھے تھے۔ (ابوداوٗد)

**حکم الحدیث:** اس کی سند صحیح ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ اور سیدنا علی رضی اللہ عنہ نبی ﷺ کی طرف سے بیان کرتے تھے الخ یعنی جو لوگ کہ دور تھے ان کو سیدنا علی رضی اللہ عنہ پہنچاتے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



تھے جو کچھ کہ آپ فرماتے تھے۔

٢٦٧٢ - (١٤) وَعَنْ عَائِشَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَخَّرَ طَوَافَ الزِّيَارَةِ يَوْمَ النَّحْرِ اِلَى اللَّيْلِ۔ (رواه الترمذی وابو داؤد وابن ماجة) (ابو داود الحديث رقم ٢٠٠٠ والترمذی حديث رقم ٩٢٠ وابن ماجه الحديث رقم ٣٠٥٩ واحمد فی المسند ١/ ٣٠٩)

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اور سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نحر کے دن طواف زیارت کو رات تک مؤخر کیا۔ ❶ (ترمذی وابوداؤد وابن ماجہ)

**حکم الحدیث:** یہ حدیث صحیح ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ مؤخر کیا الخ یعنی تاخیر کی اجازت دی کیونکہ آپ نے تو طواف افاضہ ظہر کی نماز سے پہلے کر لیا تھا۔

٢٦٧٣ - (١٥) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ لَمْ يَرْمُلْ فِی السَّبْعِ الَّذِیْ اَفَاضَ فِيْهِ۔ (رواه ابو داؤد وابن ما جة) (ابو داود الحديث رقم ٢٠٠١ وابن ماجه الحديث رقم ٣٠٦٠)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم طواف افاضہ میں رمل نہیں ❶ کیا۔ (ابوداؤد وابن ماجہ)

**حکم الحدیث:** اس کی سند صحیح ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ رمل نہیں کیا الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ طواف زیارت میں اچھل کر چلنا ضروری نہیں لیکن یہ اس وقت ہے کہ جب طواف قدوم میں رمل کر چکا ہو اور یہی حال صفا اور مروہ کے درمیان دوڑنے کا ہے اور اگر یہ دونوں امر طواف قدوم میں نہیں کیے تو طواف زیارت میں کرنا ضروری ہیں۔

٢٦٧٤ - (١٦) وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ اِذَا رَمٰى اَحَدُكُمْ جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ فَقَدْ حَلَّ لَهٗ كُلُّ شَیْءٍ اِلَّا النِّسَآءَ۔ (رَوَاهُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّةِ) وَقَالَ اِسْنَادُهٗ ضَعِيْفٌ۔ (ابو داود الحديث رقم ١٩٧٨ والدارقطنی الحديث رقم ١٨٥ من باب المواقيت واحمد فی المسند ٦/ ١٤٣)

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس وقت تم میں سے کوئی شخص جمرۃ العقبہ کو کنکریاں مارے تو اس کے لئے عورتوں ❶ کے علاوہ ہر چیز حلال ہوئی۔'' (شرح السنہ) اور کہا اس کی اسناد ضعیف ہیں۔

**حکم الحدیث:** اس کی سند ضعیف ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ عورتوں کے علاوہ الخ اہل حدیث، حنفیہ، شافعیہ اور اکثر علماء کا یہ قول ہے کہ نحر کے دن جب جمرہ عقبہ کی رمی کی تو سب چیزیں حلال ہو گئیں مگر عورتوں سے صحبت کرنا اس وقت تک درست نہیں ہے جب تک کہ طواف افاضہ نہ کر لے۔

٢٦٧٥ - (١٧) وَفِیْ رِوَايَةِ اَحْمَدَ وَالنَّسَائِیِّ عَنِ ابْنِ

احمد اور نسائی کی روایت میں سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



عَبَّاسٍ قَالَ إِذَا رَمَى الْجَمْرَةَ فَقَدْ حَلَّ لَهُ كُلُّ شَيْءٍ إِلَّا النِّسَآءَ۔ (النسائی الحدیث رقم ۳۰۸۴)

طرح ہے کہ: ''جس وقت جمرہ کو کنکریاں مارے تو اس کے لیے عورتوں کے سوا ہر چیز حلال ہوئی۔''

۲۶۷۶ - (۱۸) وَعَنْهَا قَالَتْ أَفَاضَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ اٰخِرِ يَوْمِهِ حِيْنَ صَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى مِنًى فَمَكَثَ بِهَا لَيَالِيَ أَيَّامِ التَّشْرِيْقِ يَرْمِي الْجَمْرَةَ إِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ كُلَّ جَمْرَةٍ بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ وَيَقِفُ عِنْدَ الْأُوْلَى وَالثَّانِيَةِ فَيُطِيْلُ الْقِيَامَ وَيَتَضَرَّعُ وَيَرْمِي الثَّالِثَةَ فَلَا يَقِفُ عِنْدَهَا۔ (رواه ابو داوٗد) (ابوداود الحدیث رقم ۱۹۷۱ والدارقطنی الحدیث رقم ۱۷۹ من باب المواقیت واحمد فی المسند ۶/ ۹۰)

انہی (ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا) سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے نحر کے آخری دن طواف افاضہ اس وقت کیا جب کہ ظہر کی نماز پڑھی' پھر منیٰ کی طرف واپس آئے پھر منیٰ میں ٹھہرے ایام تشریق کی راتوں میں' جمرہ کو کنکریاں مارتے تھے جس وقت دو پہر ڈھلتی ہر جمرہ کو سات سات کنکریاں' ہر کنکری کے ساتھ تکبیر کہتے اور پہلے جمرہ کے نزدیک ٹھہرتے اور دوسرے کے نزدیک کافی دیر ٹھہرتے اور زاری کرتے اور تیسرے جمرہ کو مارتے اور اس کے نزدیک نہ ٹھہرتے۔ (ابوداؤد)

**حکم الحدیث**: اس کی سند ضعیف ہے۔

۲۶۷۷ - (۱۹) وَعَنْ أَبِي الْبَدَّاحِ بْنِ عَاصِمِ بْنِ عَدِيٍّ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ رَخَّصَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِرِعَاءِ الْإِبِلِ فِي الْبَيْتُوْتَةِ أَنْ يَّرْمُوْا يَوْمَ النَّحْرِ ثُمَّ يَجْمَعُوْا رَمْيَ يَوْمَيْنِ بَعْدَ يَوْمِ النَّحْرِ فَيَرْمُوْهُ فِي أَحَدِهِمَا۔ (رَوَاهُ مَالِكٌ وَالتِّرْمَذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ) وَقَالَ التِّرْمَذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ۔ (ابوداود الحدیث رقم ۱۹۷۵ و الترمذی الحدیث رقم ۹۵۵ والنسائی الحدیث رقم ۳۰۶۹ وابن ماجه الحدیث ۳۰۳۷ والموطا الحدیث رقم ۲۱۸ من کتاب الحج واحمد فی المسند ۵/ ۴۵۰)

ابوبداح بن عاصم بن عدی نے اپنے باپ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے ❶ اونٹوں کے چرانے والے کو منیٰ میں رات گذارنے کی اجازت دی اور یہ کہ وہ نحر کے دن کنکریاں ماریں' پھر نحر کے دن کے بعد دو دن کی رمی اکٹھی کریں' دو دنوں کی کنکریاں ایک دن میں ماریں۔'' (مالک' ترمذی' نسائی) اور ترمذی نے کہا یہ حدیث صحیح ہے۔

**حکم الحدیث**: اس کی سند صحیح ہے۔

**فوائد الحدیث**: ❶ کیونکہ ان کو اپنے اونٹ چرانے کی اور اونٹوں کی حفاظت کرنے کی ضرورت پڑتی ہے' اگر وہ منیٰ میں رات گذاریں تو ان کے اونٹ چوری ہو جائیں' اگر اونٹوں کو اپنے ساتھ رکھیں تو آدمیوں کے ہجوم کو اور اونٹوں کو تکلیف ہو' اس لیے آپ نے ان کو اجازت دی کہ وہ رات کو کسی دوسرے مقام میں رہ سکتے ہیں اور ان کے سوا کسی کو درست نہیں کہ وہ منیٰ کی راتوں کو منیٰ کے سوا اور کہیں رہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



# بَابُ مَايَجْتَنِبُهُ الْمُحْرِمُ

## ان چیزوں کا بیان جن سے محرم بچے

## اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ (پہلی فصل)

٢٦٧٨- (١) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ فَقَالَ لَا تَلْبَسُوا الْقُمُصَ وَلَا الْعَمَآئِمَ وَلَا السَّرَاوِيْلَاتِ وَلَا الْبَرَانِسَ وَلَا الْخِفَافَ اِلَّا اَحَدٌ لَّايَجِدُ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسْ خُفَّيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا اَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ وَلَا تَلْبَسُوْا مِنَ الثِّيَابِ شَيْئًا مَّسَّهُ زَعْفَرَانٌ وَّلَا وَرْسٌ (متفق عليه) وَزَادَ الْبُخَارِيُّ فِيْ رِوَايَةٍ وَلَا تَنْتَقِبُ الْمَرْءَةُ الْمُحْرِمَةُ وَلَا تَلْبَسُ الْقُفَّازَيْنِ۔ (البخاری الحديث رقم ١٥٤٢ ومسلم الحديث ١-١١٧٧ وابوداود حديث رقم ١٨٢٣ والترمذی الحديث ٨٣٣ و النسائی الحديث ٢٦٦٧ وابن ماجه الحديث رقم ٢٩٢٩ والدارمی الحديث رقم ١٧٩٨ والموطا الحديث رقم ٨ من كتاب الحج واحمد فی المسند ٢/ ٣٢)

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ کیا محرم کپڑوں کی قسم سے پہنے؟ آپ نے فرمایا: ''کرتے نہ پہنو' پگڑیاں نہ باندھو' پائجامے نہ پہنو' بارانیاں نہ اوڑھو اور موزے نہ پہنو مگر وہ شخص جو کہ جوتے نہ پائے تو وہ موزے پہنے اور چاہیے کہ دونوں ٹخنوں کے نیچے سے موزے کاٹ ڈالے اور کپڑوں میں سے نہ پہنو کہ اس کو زعفران لگی ہو اور نہ وہ کپڑا کہ اس کو ورس لگی ❶ ہو۔'' (بخاری' مسلم) اور ایک روایت میں بخاری نے زیادہ کیا: ''اور احرام والی عورت نقاب ڈالے نہ دستانے پہنے۔''

**فوائد الحدیث:** ❶ اور نہ وہ کپڑا کہ اس کو ورس لگی ہوالخ ورس ایک خوشبودار گھاس ہوتی ہے زرد رنگ کی اس حدیث پر سب اماموں کا عمل ہے کہ احرام والے مرد کو یہ سب چیزیں جو حدیث میں مذکور ہوئیں درست نہیں بخلاف عورتوں کے کہ ان کو سیاہ کپڑا پہننا اور سارا بدن ڈھانپنا مباح ہے' چہرہ کے علاوہ کہ اس کا ڈھانپنا حرام ہے۔

٢٦٧٩- (٢) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَخْطُبُ وَهُوَ يَقُوْلُ اِذَا لَمْ يَجِدِ الْمُحْرِمُ نَعْلَيْنِ لَبِسَ خُفَّيْنِ وَاِذَالَمْ يَجِدْ اِزَارًا لَبِسَ سَرَاوِيْلَ۔ (متفق عليه) (البخاری الحديث ١٨٤١ ومسلم الحديث رقم ٤/ ١١٧٨ وابوداود الحديث رقم ١٨٢٩ والنسائی الحديث رقم ١٦٧١ وابن ماجه الحديث رقم

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا' آپ فرماتے تھے: ''جس وقت محرم جوتے نہ پائے تو وہ موزے پہنے اور جس وقت تہ بند نہ پائے تو پائجامہ پہنے۔'' ❶ (بخاری ومسلم)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



۲۹۳۱ والدارمی الحدیث رقم ۱۷۹۹ واحمد فی المسند ۱/ ۲۱۵)

**فوائد الحدیث:** ❶ پائجامہ پہنے الخ یعنی جو احرام باندھے وہ موزہ یا پائجامہ نہ پہنے اور جس کو ان کے سوا کوئی چیز میسر نہ ہو تو پھر مجبوری کی حالت میں ایسا کرنا درست ہے لیکن موزے کو اوپر سے اتنا کاٹ ڈالے کہ پاؤں کی پشت کھل جائے کما مر فی حدیث ابن عمر۔

۲۶۸۰ - (۳) وَعَنْ يَعْلَى بْنِ اُمَيَّةَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ بِالْجِعِرَّانَةِ اِذْ جَآءَهُ رَجُلٌ اَعْرَابِيٌّ عَلَيْهِ جُبَّةٌ وَهُوَ مُتَضَمِّخٌ بِالْخَلُوْقِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اَحْرَمْتُ بِالْعُمْرَةِ وَ هٰذِهٖ عَلَيَّ فَقَالَ اَمَّا الطِّيْبُ الَّذِيْ بِكَ فَاغْسِلْهُ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ وَاَمَّا الْجُبَّةُ فَانْزِعْهَا ثُمَّ اصْنَعْ فِيْ عُمْرَتِكَ كَمَا تَصْنَعُ فِيْ حَجِّكَ۔ (متفق عليه) (البخاری الحدیث رقم ۱۵۳٦ ومسلم الحدیث رقم (٦۔ ۱۱۸۰) وابوداود الحدیث رقم ۱۸۱۹)

سیدنا یعلی بن امیہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم جعرانہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک تھے کہ اچانک ایک دیہاتی شخص آیا' اس پر کرتہ تھا اور وہ شخص خلوق میں لتھڑا ہوا تھا' اس نے کہا' اے اللہ کے رسول! میں نے عمرہ کا احرام باندھا ہے اس حال میں کہ یہ کرتہ میرے بدن پر تھا' تو آپ نے فرمایا کہ: ''تجھ پر جو خوشبو ہے ❶ پس اس کو تین بار دھو ڈال اور کرتہ کو اتار ڈال' پھر اپنے عمرہ میں کر جیسا کہ تو اپنے حج کے احرام میں کرتا ہے۔'' (بخاری ومسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ پس دھو ڈال الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حالت احرام میں خوشبو لگانا اور سیاہ کپڑا پہننا درست نہیں اور ان چیزوں سے منع کرنے میں یہ حکمت ہے کہ انانیت اور تکلف کی بو جاتی رہے اور عجز و نیاز عبدیت کی خو آ جائے اور موت کو یاد کرے اور کفن پوشی کو اور بعث و قیامت کو کہ اس دن لوگ ننگے پیر اور ننگے بدن ہوں گے۔

۲۶۸۱ - (٤) وَعَنْ عُثْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَنْكِحُ الْمُحْرِمُ وَلَا يُنْكِحُ وَلَا يَخْطُبُ۔ (رواه مسلم) (مسلم الحدیث رقم ٤١-١٤٠٩ وابوداود الحدیث رقم ۱۸٤۱ والترمذی الحدیث رقم ۸٤۰ والنسائی الحدیث رقم ۲۸٤٤ وابن ماجه الحدیث رقم ۱۹٦٦ والدارمی الحدیث رقم ۲۱۹۸ والموطا الحدیث رقم ۷۰ من کتاب الحج واحمد فی المسند ۱/ ۵۷)

سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''احرام والا نکاح کرے' نہ نکاح کرائے اور نہ ہی نکاح کا پیغام بھیجے۔'' (مسلم)

۲۶۸۲ - (۵) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تَزَوَّجَ مَيْمُوْنَةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ۔ (متفق عليه) (البخاری الحدیث رقم ۱۸۳۷ ومسلم الحدیث رقم ٤٦۔ ۱٤۱۰ وابوداود الحدیث رقم ۱۸٤٤ والترمذی الحدیث رقم ۸٤۲

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے میمونہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا اس حال میں کہ آپ احرام باندھے ہوئے تھے۔ (بخاری' مسلم)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



والنسائي الحديث رقم ٢٨٤٠ وابن ماجه الحديث رقم ١٩٦٥ والدارمي الحديث رقم ١٨٢٢ واحمد في المسند ١/ ٢٦٦)

٢٦٨٣ - (٦) وَعَنْ يَزِيْدَ بْنِ الْأَصَمِّ ابْنِ أُخْتِ مَيْمُوْنَةَ عَنْ مَيْمُوْنَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ تَزَوَّجَهَا وَهُوَ حَلَالٌ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ قَالَ الشَّيْخُ الْإِمَامُ مُحْيِ السُّنَّةِ وَالْأَكْثَرُوْنَ عَلٰى أَنَّهُ تَزَوَّجَهَا حَلَالًا وَظَهَرَ أَمْرُ تَزْوِيْجِهَا وَهُوَ مُحْرِمٌ ثُمَّ بَنٰى بِهَا وَهُوَ حَلَالٌ بِسَرِفَ فِيْ طَرِيْقِ مَكَّةَ۔) (مسلم الحديث رقم (٤٨۔ ١٤١١) وابوداود الحديث رقم ١٨٤٣ والترمذي الحديث رقم ٨٤٥ وابن ماجه الحديث رقم ١٩٦٤ واحمد في المسند ٦/ ٣٣٥)

(سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے بھانجے) سیدنا یزید بن اصم رضی اللہ عنہ نے سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے ❶ اس حال میں نکاح کیا کہ آپ احرام میں نہ تھے۔ (مسلم) شیخ امام محی السنہ نے کہا اکثر اس پر ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا بغیر حالت احرام میں اور نکاح کا امر ظاہر ہوا اس وقت کہ وہ احرام میں تھے' پھر ہم بستر ہوئے ان کے ساتھ بغیر حالت احرام کے سرف میں جو کہ مکہ کی راہ میں ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ یہ حدیث بظاہر سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ کی گذشتہ حدیث کے معارض ہے جس میں انہوں نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا سے حالت احرام میں نکاح کیا اور موطا میں سیدنا سلیمان بن یسار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مولی ابورافع اور ایک شخص انصاری کو بھیجا' ان دونوں نے میمونہ بنت حارث رضی اللہ عنہا سے آپ کا نکاح کر دیا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نکلنے سے پہلے مدینہ میں تھے' اس سے معلوم ہوا کہ آپ نے حالت احلال میں نکاح کیا نہ کہ احرام میں' ترمذی اور ابن خزیمہ نے سیدنا ابورافع رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا اور آپ حلال تھے اور زفاف کیا اور آپ حلال تھے اور میں ان دونوں میں سفیر تھا' ابن عبدالبر نے کہا' حالت احلال میں نکاح ہونے کی روایت متواتر ہے سیدنا ابورافع' سیدنا سلیمان بن یسار اور سیدنا یزید بن اصم رضی اللہ عنہم نے ایسا ہی روایت کیا ہے لیکن سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے روایت کیا کہ آپ نے سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا سے حالت احرام میں نکاح کیا' سعید بن میسبؒ نے کہا کہ یہ وہم ہے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے' صاحب تعلیق المجد نے بڑے زور سے یہ امر ثابت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا سے حلال ہونے کی حالت میں نکاح کیا اور حافظ زیلعی نے بھی اس مسئلہ کی خوب تحقیق کی ہے۔

٢٦٨٤ - (٧) وَعَنْ أَبِيْ أَيُّوْبَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَغْسِلُ رَأْسَهُ وَهُوَ مُحْرِمٌ۔ (متفق عليه) (البخاري الحديث رقم ١٨٤٠ ومسلم الحديث رقم (٩١۔ ١٢٠٥) وابوداود الحديث رقم ١٨٤٠ والنسائي الحديث رقم ٢٦٦٥ وابن ماجه الحديث رقم ٢٩٣٤ واحمد في المسند ٥/ ٤١٨)

سیدنا ابوایوب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم احرام کی حالت میں اپنا سر ❶ دھوتے تھے۔ (بخاری و مسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ حالت احرام میں اپنا سر دھوتے تھے الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ محرم کو سر دھونا جائز ہے لیکن اس طرح کہ بال

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



نہ ٹوٹیں۔

٢٦٨٥- (٨) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِحْتَجَمَ النَّبِيُّ ﷺ وَهُوَ مُحْرِمٌ۔ (متفق عليه) (البخاری الحديث رقم ١٨٣٥' مسلم الحديث رقم ٨٧-١٢٠٢' ابو داود الحديث رقم ١٨٣٥ والترمذی الحديث رقم ٨٣٩ و النسائی الحديث رقم ٢٨٤٥ وابن ماجه الحديث رقم ٣٠٨١ والدارمی الحديث رقم ١٨١٩ واحمد فی المسند ١/ ٢١٥)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حالت احرام میں پچھنے لگوائے۔ ❶ (بخاری ومسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ پچھنے لگوائے الخ علماء نے اس حدیث کی رو سے پچھنے لگانے کے جواز پر اجماع کیا ہے اگر چہ بال ٹوٹنے میں فدیہ ہے اگر بال نہ ٹوٹیں تو کچھ فدیہ نہیں۔

٢٦٨٦- (٩) وَعَنْ عُثْمَانَ حَدَّثَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِي الرَّجُلِ اِذَا اشْتَكٰى عَيْنَيْهِ وَهُوَ مُحْرِمٌ ضَمَّدَهُمَا بِالصَّبِرِ۔(مسلم) (مسلم الحديث رقم (٨٩۔ ١٢٠٤) وابو داود الحديث رقم ١٨٣٨ والترمذی الحديث رقم ٩٥٢ والنسائی الحديث رقم ٢٧١١ والدارمی الحديث رقم ١٩٣٠)

سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے ایک شخص کے متعلق رسول اللہ ﷺ سے حدیث بیان کی کہ جب اس کی آنکھیں درد کرنے لگیں اور وہ محرم ہو تو وہ ان کو ایلوی کے ساتھ لیپ ❶ کرے۔ (مسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ لیپ کرے الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صبر وغیرہ کا لیپ کرنا جس میں خوشبو نہ ہو بطور دوا کے درست ہے اور اس میں فدیہ نہیں اور اگر خوشبو دار دوا کی ضرورت ہو تو لگا لے اور فدیہ دیدے۔

٢٦٨٧- (١٠) وَعَنْ اُمِّ الْحُصَيْنِ قَالَتْ رَاَيْتُ اُسَامَةَ وَبِلَالًا وَاَحَدُهُمَا اٰخِذٌ بِخِطَامِ نَاقَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَالْاٰخَرُ رَافِعٌ ثَوْبَهٗ يَسْتُرُهٗ مِنَ الْحَرِّ حَتّٰى رَمٰى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ۔ (رواه مسلم) (مسلم الحديث رقم (٣١٢۔ ١٢٩٨) وابو داود الحديث رقم ١٨٣٤ والنسائی الحديث رقم ٣٠٦٠)

سیدنا حصین رضی اللہ عنہ کی والدہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے سیدنا اسامہ رضی اللہ عنہ اور سیدنا بلال رضی اللہ عنہ کو اس حال میں دیکھا کہ ان میں سے ایک نبی ﷺ کی اونٹنی کی مہار پکڑے ہوئے تھا اور دوسرا آپ کا کپڑا اٹھائے ہوئے آفتاب کی گرمی سے آپ پر سایہ ❶ کرتا تھا' یہاں تک کہ آپ نے جمرۃ العقبہ کو کنکریاں ماریں۔ (مسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ محرم کو اپنے آپ پر سایہ کرنا جائز ہے بشرطیکہ سایہ کرنے والی چیز سر کو نہ لگے اور اکثر علماء کا یہی قول ہے۔

٢٦٨٨- (١١) وَعَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ

سیدنا کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ اس پر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ﷺ مَرَّ بِهٖ وَهُوَ بِالْحُدَيْبِيَةِ قَبْلَ اَنْ يَّدْخُلَ مَكَّةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ وَهُوَ يُوْقِدُ تَحْتَ قِدْرٍ وَالْقُمَّلُ تَتَهَافَتُ عَلٰى وَجْهِهٖ فَقَالَ اَيُؤْذِيْكَ هَوَامُّكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاحْلِقْ رَأْسَكَ وَاَطْعِمْ فَرَقًا بَيْنَ سِتَّةِ مَسَاكِيْنَ وَالْفَرَقُ ثَلٰثَةُ اٰصُعٍ اَوْصُمْ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ اَوِانْسُكْ نَسِيْكَةً۔ (متفق عليه) (البخاری الحديث رقم ۱۸۱٤ ومسلم الحديث رقم (۸۳۔ ۱۲۰۱) والترمذی الحديث رقم ۹۵۳ والموطا الحديث رقم ۲۳۸ من كتاب الحج واحمد فی المسند ۱/ ۲٤۱)

گذرے اور وہ مکہ میں داخل ہونے سے پہلے حدیبیہ میں تھا' اور وہ محرم تھا' وہ ہانڈی کے نیچے آگ جلا رہا تھا اور اس کے چہرے پر جوئیں گرتی تھیں' تو آپ نے فرمایا: ''کیا تجھ کو تیری جوئیں ایذا دیتی ہیں؟'' اس نے کہا' جی ہاں' آپ نے فرمایا: ''پھر تو ❶ اپنا سر منڈوا دے اور چھ مسکینوں کے درمیان قدر فرق کے کھلا اور فرق تین صاع کا ہوتا ہے یا تین دن روزے رکھ یا ذبح کرنے کے لائق جانور ذبح کر۔'' (بخاری و مسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ تو اپنا سر منڈوا دے الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عذر سے احرام والے کو سر منڈانا درست ہے مگر کفارہ دے کر قربانی کرے اگر کفارہ دینے کی طاقت نہ ہو تو تین روزے رکھے اور چھ محتاجوں کو کھانا کھلائے۔

## اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ (دوسری فصل)

۲٦۸۹ – (۱۲) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَنْهَى النِّسَآءَ فِيْ اِحْرَامِهِنَّ عَنِ الْقُفَّازَيْنِ وَالنِّقَابِ وَمَا مَسَّ الْوَرْسُ وَالزَّعْفَرَانُ مِنَ الثِّيَابِ وَلْتَلْبَسْ بَعْدَ ذٰلِكَ مَا اَحَبَّتْ مِنْ اَلْوَانِ الثِّيَابِ مُعَصْفَرٍ اَوْخَزٍّ اَوْ حُلِيٍّ اَوْ سَرَاوِيْلَ اَوْ قَمِيْصٍ اَوْخُفٍّ۔ (رواه ابو داوٗد) (ابوداود الحديث رقم ۱۸۲۷)

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو سنا کہ عورتوں کو ان کے احرام میں دستانوں کے پہننے سے اور نقاب کے ڈالنے سے منع فرماتے تھے اور اس کپڑے کے پہننے سے کہ جس کو ورس اور زعفران لگی ہو اور ❶ ان کے علاوہ مختلف اقسام میں سے جو کپڑا چاہیں پہن سکتی ہیں زرد رنگا خواہ روئی کا ہو یا ریشم کا' زیور یا پاجامہ یا کرتہ یا موزہ۔ (ابوداؤد)

**حکم الحدیث:** اس کی سند حسن ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ اور چاہیے کہ اس کے بعد پہنے الخ یعنی احرام سے نکلنے کے بعد۔

۲٦۹۰ – (۱۳) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ الرُّكْبَانُ يَمُرُّوْنَ بِنَا وَنَحْنُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مُحْرِمَاتٌ فَاِذَا جَاوَزُوْا بِنَا سَدَلَتْ اِحْدَانَا جِلْبَابَهَا مِنْ رَأْسِهَا عَلٰى وَجْهِهَا فَاِذَا جَاوَزُوْنَا كَشَفْنَاهُ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَلِاِبْنِ مَاجَةَ مَعْنَاهُ) (ابوداود الحديث رقم ۱۸۳۳ وابن ماجه الحديث رقم ۲۹۳۵ واحمد فی

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ہمارے پاس سے ❶ قافلہ گذرتا تھا اور ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ احرام باندھے ہوئے ہوتیں' پس جس وقت کہ قافلہ ہمارے آگے سے گذرتا' تو ڈالتی ایک ہماری اپنے سر پر سے چادر اوپر چہرے اپنے کے' پس جس وقت کہ بڑھ جاتا قافلہ ہم سے' تو ہم اپنا چہرہ کھول ❷ دیتیں۔ (ابوداؤد اور ابن ماجہ کے لیے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



المسند ٦/ ٣٠)

اس کے معنی ہیں۔)

**حکم الحدیث**: اس کی سند حسن ہے۔ شواہد کے ساتھ۔

**فوائد الحدیث**: ❶ ہم پر الخ یعنی عورتوں پر۔ ❷ ہم اپنا چہرہ کھول دیتیں الخ احرام کی حالت میں عورت کو بھی چہرہ کھلا رکھنا چاہیے لیکن اگر کسی ایسے طریقہ سے چہرہ پر لٹکائے کہ کپڑا چہرہ سے دور رہے یا ضرورت کے وقت چہرہ پر لٹکائے پھر چہرہ کھول دے تو جائز ہے جیسے اس حدیث میں مذکور ہوا۔

٢٦٩١ - (١٤) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَدَّهِنُ بِالزَّيْتِ وَهُوَ مُحْرِمٌ غَيْرُ الْمُقَتَّتِ يَعْنِي غَيْرَ الْمُطَيَّبِ۔ (رواه الترمذى) (الترمذى الحديث رقم ٩٦٢ وابن ماجه الحديث رقم ٣٠٨٣ واحمد فى المسند ٢/ ١٤٥)

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم حالت احرام میں زیتون کا تیل بغیر خوشبو کے استعمال کرتے تھے۔ (ترمذی)

**حکم الحدیث**: اس کی سند ضعیف ہے۔

## اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ (تیسری فصل)

٢٦٩٢ - (١٥) وَعَنْ نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ وَجَدَ الْقَرَّ فَقَالَ اَلْقِ عَلَيَّ ثَوْبًا يَا نَافِعُ فَاَلْقَيْتُ عَلَيْهِ بُرْنُسًا فَقَالَ تُلْقِيْ عَلَيَّ هٰذَا وَقَدْ نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ يَلْبَسَهُ الْمُحْرِمُ۔ (رواه ابوداؤد) (ابوداود الحديث رقم ١٨٢٨)

نافع رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ نے سردی محسوس کی تو کہا' نافع! مجھ پر کوئی کپڑا ڈال' تو میں نے ان پر بارانی ڈالی تو فرمایا کہ: ''تو مجھ پر یہ ڈالتا ہے اور تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس ❶ سے منع فرمایا کہ اس کو محرم پہنے۔'' (ابوداؤد)

**فوائد الحدیث**: ❶ اس سے منع فرمایا کہ اس کو محرم پہنے الخ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو اپنے اوپر باران کوٹ ڈالنے سے منع فرمایا شاید انہوں نے اس کے سر پر بھی ڈال دیا ہوگا۔

٢٦٩٣ - (١٦) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَالِكِ بْنِ بُحَيْنَةَ قَالَ اِحْتَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ مُحْرِمٌ بِلَحْيِ جَمَلٍ مِّنْ طَرِيْقِ مَكَّةَ فِيْ وَسْطِ رَاْسِهٖ۔ (متفق عليه) (البخارى الحديث رقم ١٨٣٦ ومسلم الحديث رقم ١٨٣٦ والنسائى الحديث رقم ٢٨٥٠ والدارمى الحديث رقم ١٨٢٠ والموطا الحديث رقم ٤٧ من كتاب الحج)

سیدنا عبداللہ بن مالک ابن بحینہ رضی اللہ عنہ ❶ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حالت احرام میں لحی ❷ جمل کے مقام پر راہِ مکہ میں اپنے سر کے درمیان ❸ پچھنے لگوائے۔ ❹ (بخاری ومسلم)

**فوائد الحدیث**: ❶ بیٹے بحینہ الخ بحینہ عبداللہ ابن مالک کی والدہ کا نام ہے اسی لیے ابن کو الف کے ساتھ لکھتے ہیں اور ان کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



باپ کا نام مالک ہے۔ ❷ لحی جمل الخ مکہ اور مدینہ کے درمیان ایک مقام ہے۔ ❸ اپنے سر کے درمیان الخ سر کے درمیان بھری سینگی لگوانا بغیر بال ٹوٹنے کے ممکن نہیں تو اس کو ضرورت پر محمول کریں گے اور ضرورت کے وقت پچھنے لگانے کے جواز پر علماء کا اتفاق ہے مگر بال ٹوٹنے میں فدیہ ہے۔ ❹ پچھنے الخ اس کا فائدہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ کی حدیث میں گذر چکا ہے۔

٢٦٩٤ - (١٧) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ اِحْتَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ مُحْرِمٌ عَلٰى ظَهْرِ الْقَدَمِ مِنْ وَجَعٍ كَانَ بِهٖ۔ (رواه ابوداؤد والنسائى) (ابوداود الحديث رقم ١٨٣٧ والنسائى الحديث رقم ٢٨٤٩)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے پچھنے لگوائے ❶ اور وہ محرم تھے' پشت قدم پر اس کی وجہ سے کہ اس میں درد تھا۔ (ابوداؤد و نسائی)

**حکم الحدیث:** اس کی سند صحیح ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ پچھنے لگوائے الخ یعنی بھری ہوئی۔

٢٦٩٥ - (١٨) وَعَنْ اَبِىْ رَافِعٍ قَالَ تَزَوَّجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَيْمُوْنَةَ وَهُوَ حَلَالٌ وَبَنٰى بِهَا وَهُوَ حَلَالٌ وَكُنْتُ اَنَا الرَّسُوْلَ بَيْنَهُمَا۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمَذِىُّ) وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ۔ (الترمذى الحديث رقم ٨٤١ والدارمى الحديث رقم ١٨٢٥ واحمد فى المسند ٦/ ٣٣٣)

سیدنا ابورافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے میمونہ رضی اللہ عنہا سے اس وقت نکاح کیا کہ وہ احرام کے بغیر تھے اور ان کے ساتھ رات بسر کی اور وہ احرام ❶ کے بغیر تھے اور میں ان دونوں کے درمیان پیغام پہنچانے والا تھا۔ (احمد' ترمذی) اور ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن ہے۔

**حکم الحدیث:** اس کی سند ضعیف ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ احرام کے بغیر الخ اس مسئلہ کی تحقیق سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کی گذشتہ حدیث میں گذر چکی ہے۔

# بَابُ الْمُحْرِمِ يَجْتَنِبُ الصَّيْدَ

## احرام والا شکار سے اجتناب کرے

## اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ (پہلی فصل)

٢٦٩٦ - (١) عَنِ الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ اَنَّهٗ اَهْدٰى لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ حِمَارًا وَحْشِيًّا وَهُوَ بِالْاَبْوَآءِ اَوْ بِوَدَّانَ فَرَدَّ عَلَيْهِ فَلَمَّا رَاٰى مَافِىْ وَجْهِهٖ قَالَ اِنَّا لَمْ نَرُدَّهٗ عَلَيْكَ اِلَّا اَنَّا حُرُمٌ۔ (متفق عليه) (البخارى الحديث رقم ١٨٢٥ ومسلم الحديث رقم (٥٠-١١٩٣) والترمذى الحديث رقم ٨٤٩ والنسائى

سیدنا صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو وحشی گدھا کا تحفہ بھیجا اور آپ اس وقت ابواء یا ودان میں تھے' تو آپ نے ان کو واپس کر ❶ دیا' جب آپ نے وہ چیز دیکھی کہ اس کے چہرہ میں تھی' آپ نے فرمایا: ''ہم نے اس کو تمہیں اس لئے واپس کیا کہ ہم احرام باندھے ہوئے تھے۔'' (بخاری و مسلم)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



الحدیث رقم ۲۸۱۹ وابن ماجه الحدیث رقم ۳۰۹۰ والدارمی الحدیث رقم ۱۸۳۰ والموطا الحدیث رقم ۳۵۳ من کتاب الحج واحمد فی المسند ٤/ ۳۷)

**فوائد الحدیث:** ❶ پس نبی ﷺ نے ان کو واپس کر دیا' آپ حج یا عمرہ کا احرام باندھے ہوئے تھے صعب بن جثامہ نے وحشی گدھا کا شکار کیا اور اس کو زندہ نبی ﷺ کے پاس لائے تو آپ نے اس کو قبول نہ کیا' اس حدیث سے معلوم ہوا کہ احرام والے کو شکار کرنا اور زندہ شکار لینا درست نہیں' ہاں احرام والے کو شکار کا گوشت کھانا درست ہے بشرطیکہ شکار کو اشارے سے نہ بتلایا ہو اور نہ اس کے لئے شکار کیا گیا ہو' سیدنا ابوقتادہ اور جابر رضی اللہ عنہم کی آئندہ احادیث اس کی دلیل ہیں۔

۲٦۹۷- (۲) وَعَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّهُ خَرَجَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَتَخَلَّفَ مَعَ بَعْضِ أَصْحَابِهِ وَهُمْ مُّحْرِمُوْنَ وَهُوَ غَيْرُ مُحْرِمٍ فَرَأَوْا حِمَارًا وَحْشِيًّا قَبْلَ أَنْ يَّرَاهُ فَلَمَّا رَأَوْهُ تَرَكُوْهُ حَتّٰى رَاٰهُ أَبُوْقَتَادَةَ فَرَكِبَ فَرَسًا لَهٗ فَسَأَلَهُمْ أَنْ يُّنَاوِلُوْهُ سَوْطَهٗ فَأَبَوْا فَتَنَاوَلَهٗ فَحَمَلَ عَلَيْهِ فَعَقَرَهٗ ثُمَّ أَكَلَ فَأَكَلُوْا فَنَدِمُوْا فَلَمَّا أَدْرَكُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ سَأَلُوْهُ قَالَ هَلْ مَعَكُمْ مِّنْهُ شَيْءٌ قَالُوْا مَعَنَا رِجْلُهٗ فَأَخَذَهَا النَّبِيُّ ﷺ فَأَكَلَهَا (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) وَفِيْ رِوَايَةٍ لَّهُمَا فَلَمَّا أَتَوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ أَمِنْكُمْ أَحَدٌ أَمَرَهٗ أَنْ يَّحْمِلَ عَلَيْهَا أَوْ أَشَارَ إِلَيْهَا قَالُوْا لَا قَالَ فَكُلُوْا مَا بَقِيَ مِنْ لَحْمِهَا۔ (متفق علیه) (البخاری الحدیث رقم ۱۸۲٤ ومسلم الحدیث رقم ٥٦۔ ۱۱۹٦ وابوداود الحدیث رقم ۱۸۵۲ والترمذی الحدیث رقم ۸٤۷ والنسائی الحدیث رقم ۲۸۱٦ وابن ماجه الحدیث رقم ۳۰۹۲ والموطا الحدیث رقم ۷٦ من کتاب الحج)

سیدنا ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ ❶ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نکلے' تو وہ اپنے بعض ساتھیوں کے ساتھ پیچھے رہ گئے اور وہ محرم تھے اور ابوقتادہ رضی اللہ عنہ غیر محرم تھے تو اس کے ساتھیوں نے اس کے دیکھنے سے پہلے وحشی گدھا دیکھا اور جب اس کے ساتھیوں نے وحشی گدھا کو دیکھا تو اس کو چھوڑ دیا یہاں تک کہ اس کو ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے دیکھا' تو وہ اپنے گھوڑے پر سوار ہوئے پھر ساتھیوں سے مانگا کہ اس کو ان کا کوڑا دیں' انہوں نے کوڑا نہ دیا پھر ❷ ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے کوڑا لیا اور وحشی گدھا پر حملہ کیا' اس کو مارا پھر کھایا اور ساتھ والوں نے کھایا پھر ❸ پشیمان ہوئے' پھر جب کہ وہ رسول اللہ ﷺ سے ملے تو آپ سے پوچھا ❹ آپ نے فرمایا: ''کیا اس میں سے تمہارے پاس کچھ ہے؟'' انہوں نے کہا' ہمارے پاس اس کا پاؤں ہے' پس اس کو نبی ﷺ نے لیا اور اس کو کھایا۔'' (بخاری و مسلم) اور ان دونوں کی ایک روایت میں اس طرح ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے تو آپ نے فرمایا: ''کیا تم میں سے کسی نے ابوقتادہ کو حکم کیا تھا کہ اس پر حملہ کرے یا اس کی طرف اشارہ کیا تھا؟'' انہوں نے کہا نہیں' آپ نے فرمایا: ''پس کھاؤ اس کے گوشت میں سے جو باقی بچا ہو۔''

**فوائد الحدیث:** ❶ وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نکلے الخ یعنی سال حدیبیہ میں۔ ❷ پھر ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے کوڑا لیا الخ یعنی گھوڑے سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اتر کر کوڑا پکڑا۔ ❸ پھر پشیمان ہوئے الخ جیسے اس خیال سے کہ محرم کو مطلق شکار کا کھانا درست نہیں۔
❹ یعنی اس کا حکم کہ کیا اس کا کھانا درست تھا یا نہیں۔

٢٦٩٨ - (٣) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ خَمْسٌ لَا جُنَاحَ عَلٰى مَنْ قَتَلَهُنَّ فِي الْحَرَمِ وَالْإِحْرَامِ اَلْفَأْرَةُ وَ الْغُرَابُ وَ الْحِدَاةُ وَالْعَقْرَبُ وَالْكَلْبُ الْعَقُوْرُ۔ (متفق عليه) (البخاری الحديث رقم ٣٣١٥ ومسلم الحديث رقم ٧٢-١١٩٩ وابو داود الحديث رقم ١٨٤٦ والنسائی الحديث رقم ٢٨٢٨ و ابن ماجه الحديث رقم ٣٠٨٨ والموطا الحديث رقم ٨٩ من كتاب الحج واحمد في المسند ٢/ ٨)

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''پانچ جانور ہیں کہ اس شخص پر کوئی گناہ نہیں جو ان کو حرم میں اور احرام میں مارے چوہا' کوا' چیل' بچھو اور کاٹنے والا کتا۔'' (بخاری و مسلم)

٢٦٩٩ - (٤) وَعَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ خَمْسٌ فَوَاسِقُ يُقْتَلْنَ فِي الْحِلِّ وَالْحَرَمِ اَلْحَيَّةُ وَالْغُرَابُ الْاَبْقَعُ وَالْفَأْرَةُ وَالْكَلْبُ الْعَقُوْرُ وَالْحُدَيَّا۔ (متفق عليه) (البخاری حديث رقم ٣٣١٤ ومسلم حديث رقم ٦٦- ١١٩٨ والترمذی حديث رقم ٨٣٧ والنسائی حديث رقم ٢٨٢٩ وابن ماجه حديث رقم ٣٠٨٧ واحمد في المسند ٦/ ١٦٤)

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نبی ﷺ سے روایت کرتی ہیں کہ آپ نے فرمایا ❶ پانچ فاسق جانور حل میں بھی اور حرم میں بھی مارے جائیں سانپ' کوا ابلق (جس میں سفیدی اور سیاہی ملی ہوئی ہے) چوہا' کاٹنے والا کتا اور چیل۔ (بخاری و مسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ فرمایا پانچ الخ ابن عمر رضی اللہ عنہ کی گذشتہ حدیث اور ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ یہ چھ چیزیں منصوص ہیں چیل' کوا' چوہا' کاٹنے والا کتا' بچھو' سانپ اور جماہیر علماء کا اتفاق ہے ان کے قتل پر حل و حرم و احرام میں اور اس پر اتفاق ہے کہ جو ان کی مثل ہیں وہ بھی انہی میں داخل ہیں اور جمہور کے نزدیک کلب عقور سے ہر درندہ حملہ کرنے والا مراد ہے جیسے چیتا شیر اور بھیڑیا وغیرہ۔

## اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ (دوسری فصل)

٢٧٠٠ - (٥) وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ لَحْمُ الصَّيْدِ لَكُمْ فِي الْإِحْرَامِ حَلَالٌ مَالَمْ تَصِيْدُوْهُ اَوْ يُصَادُ لَكُمْ۔ (رواه ابوداؤد والترمذی والنسائی) (ابو داود الحديث رقم ١٨٥١ والترمذی الحديث رقم ٨٤٦ والنسائی الحديث رقم ٢٧٢٨ والدارقطنی الحديث رقم ٢٣٤ من باب المواقيت

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''شکار کا گوشت ❶ تمہارے لیے احرام میں حلال ہے جب تک کہ تم نے شکار نہ کیا ہو یا تمہارے لیے شکار نہ کیا گیا ہو۔'' (ابوداؤد و ترمذی و نسائی)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



واحمد فی المسند ۳/ ۳۶۲)

**حکم الحدیث:** اس کی سند ضعیف ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ شکار کا گوشت الخ اس کا فائدہ سیدنا صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ کی حدیث متفق علیہ میں گذر چکا ہے۔

۲۷۰۱ - (۶) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ اَلْجَرَادُ مِنْ صَیْدِ الْبَحْرِ۔ (رواہ ابوداوٗد و الترمذی) (ابوداود الحدیث رقم ۱۸۵۳ والترمذی الحدیث رقم ۸۵۰ وابن ماجہ الحدیث رقم ۳۲۲۲ واحمد فی المسند ۲/ ۳۰۶)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''ٹڈی ❶ دریا کے شکار سے ہے۔'' (ابوداؤد و ترمذی)

**حکم الحدیث:** اس کی سند ضعیف ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ محرم کو مکڑی کا شکار کرنا جائز ہے کیونکہ دریائی شکار کی محرم کو اللہ تعالیٰ نے سورۂ مائدہ میں اجازت دی ہے جہاں فرمایا حلال ہے تمہارے لئے دریا کا شکار اور اس کا کھانا تمہارے اور مسافروں کے فائدہ کے لئے۔

۲۷۰۲ - (۷) وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ یَقْتُلُ الْمُحْرِمُ السَّبُعَ الْعَادِیَ۔ (رواہ الترمذی وابوداوٗد وابن ماجة) (ابوداود الحدیث رقم ۱۸۴۸ والترمذی وابن ماجہ فی السنن الحدیث رقم ۳۰۸۹ واحمد فی المسند ۳/ ۳)

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے راویت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''مار ڈالے محرم حملہ کرنے والے درندے ❶ کو۔'' (ترمذی وابوداؤد وابن ماجہ)

**فوائد الحدیث:** ❶ حملہ کرنے والے درندے کو الخ جیسے شیر' بھیڑیا' ریچھ وغیرہ۔

۲۷۰۳ - (۸) وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ عَمَّارٍ قَالَ سَاَلْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ الضَّبُعِ اَصَیْدٌ هِیَ فَقَالَ نَعَمْ فَقُلْتُ اَیُؤْكَلُ فَقَالَ نَعَمْ فَقُلْتُ سَمِعْتَهٗ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ نَعَمْ۔ (رَوَاهُ التِّرْمَذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَالشَّافِعِیُّ) وَقَالَ التِّرْمَذِیُّ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ۔ (الترمذی الحدیث رقم ۱۷۹۱ والنسائی الحدیث رقم ۴۳۲۳ والدارقطنی الحدیث رقم ۴۵ من باب المواقیت واحمد فی المسند ۳/ ۳۱۸)

عبدالرحمٰن بن ابوعمار رحمہ اللہ سے روایت ہے میں نے سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے بجو کا حال پوچھا کہ کیا وہ شکار ہے؟ انہوں نے کہا' ہاں' میں نے کہا' کیا کھایا جائے؟ کہا' ہاں' پھر میں نے کہا' کیا تم نے اس کو رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے؟ ❶ کہا' ہاں۔ (ترمذی' نسائی' شافعی) اور ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

**حکم الحدیث:** یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ کہا ہاں الخ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ بجو حلال ہے' امام شافعی رحمہ اللہ کا یہی قول ہے اور ابوحنیفہ رحمہ اللہ کہتے ہیں وہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



دانت والا درندہ ہے تو دوسرے درندوں کی طرح حرام ہوگا اور جب حلت اور حرمت میں تعارض ہوا تو اس سے باز رہنے ہی میں احتیاط ہے۔

٢٧٠٤ - (٩) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الضَّبُعِ قَالَ هُوَ صَيْدٌ وَيَجْعَلُ فِيْهِ كَبْشًا اِذَا اَصَابَهُ الْمُحْرِمُ۔ (رواه ابوداؤد وابن ماجة والدارمی) (ابوداود الحديث رقم ٣٨٠١ وابن ماجه الحديث رقم ٣٢٣٦ والدارمی الحديث رقم ١٩٤١ والدارقطنی الحديث رقم ٤٨ من باب المواقيت)

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے بجو کے متعلق پوچھا آپ نے فرمایا کہ: ''وہ شکار ہے اور دے اس میں مینڈھا جس وقت کہ پہنچے اس کو محرم۔'' (ابوداؤد وابن ماجہ ودارمی)

**حکم الحدیث**: اس کی سند صحیح ہے۔

٢٧٠٥ - (١٠) وَعَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ جَزِيٍّ قَالَ سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنْ اَكْلِ الضَّبُعِ قَالَ اَوَيَاْكُلُ الضَّبُعَ اَحَدٌ وَسَأَلْتُهُ عَنْ اَكْلِ الذِّئْبِ قَالَ اَوَيَاْكُلُ الذِّئْبَ اَحَدٌ فِيْهِ خَيْرٌ۔ (رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ وَقَالَ لَيْسَ اِسْنَادُهُ بِالْقَوِيِّ) (الترمذی الحديث رقم ١٧٩٢ وابن ماجه الحديث رقم ٣٢٣٥)

سیدنا خزیمہ بن جزی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ ﷺ سے بجو کے کھانے کا حال پوچھا' آپ نے فرمایا: ''کیا بجو کو کوئی کھاتا ہے؟'' ❶ اور میں نے آپ سے بھیڑیئے کے کھانے کے متعلق پوچھا؟ آپ نے فرمایا: ''کیا بھیڑیئے کو کوئی کھاتا ہے کہ اس میں بھلائی ہو۔'' (ترمذی) اور کہا اس کی اسناد قوی نہیں۔

**حکم الحدیث**: اس کی سند کمزور ہے۔

**فوائد الحدیث**: ❶ کیا بجو کو کوئی کھاتا ہے الخ اس حدیث سے ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے بجو کی حرمت پر دلیل لی ہے وہ کہتے ہیں کہ یہ ناسخ ہے پہلی حدیث کی مگر اس کی سند ضعیف ہے بوجہ عبدالکریم بن ابوالمخارق کے اور بجو اگر درندہ ہے تو اس کی حرمت دوسری حدیث سے ثابت ہو گی جو ہر دانت والے درندے کی حرمت میں آئی ہے۔

## اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ (تیسری فصل)

٢٧٠٦ - (١١) وَعَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عُثْمَانَ التَّيْمِيِّ قَالَ كُنَّا مَعَ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِاللّٰهِ وَنَحْنُ حُرُمٌ فَاُهْدِيَ لَهٗ طَيْرٌ وَطَلْحَةُ رَاقِدٌ فَمِنَّا مَنْ اَكَلَ وَمِنَّا مَنْ تَوَرَّعَ فَلَمَّا اسْتَيْقَظَ طَلْحَةُ وَافَقَ مَنْ اَكَلَهٗ قَالَ فَاَكَلْنَاهُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ۔ (رواه مُسْلِمٌ) (مسلم الحديث رقم (٦٥ - ١١٩٧) والنسائی الحديث رقم ٢٨١٧ والدارمی الحديث رقم ١٨٢٩ واحمد فی المسند ١ / ١٦١)

عبدالرحمٰن بن عثمان تیمی رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ ہم سیدنا طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے اور ہم محرم تھے' پس ان کو ہدیہ بھیجا گیا ایک ❶ پرندہ اور طلحہ سویا ہوا تھا' تو ہم میں سے بعض نے کھایا اور ہم میں سے بعض نے پرہیز کیا' پس جب سیدنا طلحہ رضی اللہ عنہ جاگے تو انہوں نے ان لوگوں کی موافقت کی کہ جنہوں نے اس کو کھایا تھا اور کہا کہ ہم نے اس کو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کھایا تھا۔ (مسلم)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



**فوائد الحدیث:** ❶ ایک پرندہ الخ یعنی اس کا گوشت پکا ہوا۔

# بَابُ الْاِحْصَارِ وَ فَوْتِ الْحَجِّ

## محرم کے روکے جانے ❶ اور حج فوت ہو جانے کا بیان

## اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ (پہلی فصل)

٢٧٠٧ - (١) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدْ اُحْصِرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَحَلَقَ رَاْسَهٗ وَجَامَعَ نِسَآءَهٗ وَنَحَرَ هَدْيَهٗ حَتّٰى اعْتَمَرَ عَامًا قَابِلًا۔ (رواه البخاری) (البخاری الحدیث رقم ١٨٠٩)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ روکے گئے تو آپ نے اپنا سر منڈایا اور اپنی عورتوں سے صحبت ❷ کی اور اپنی ہدی ذبح کی یہاں تک کہ اگلے سال عمرہ کیا۔ (بخاری)

**فوائد الحدیث:** ❶ احصار کہتے ہیں آدمی کے روکے جانے کو حج یا عمرہ سے کسی دشمن یا بیماری کی وجہ سے احرام کے بعد۔
❷ یعنی کامل حلال ہونے کے بعد نبی ﷺ عمرہ کا احرام باندھ کر چلے تھے مشرکوں نے حدیبیہ میں روکا تو آپ احرام سے نکل آئے۔

٢٧٠٨ - (٢) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَحَالَ كُفَّارُ قُرَيْشٍ دُوْنَ الْبَيْتِ فَنَحَرَ النَّبِيُّ ﷺ هَدَايَاهُ فَحَلَقَ وَقَصَّرَ اَصْحَابُهٗ۔ (رواه البخاری) (البخاری الحدیث رقم ١٨١٢)

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نکلے ❶ پس کفار قریش نے خانہ کعبہ سے روکا تو نبی ﷺ نے اپنی ہدی کے جانور ذبح کئے سر منڈوایا اور آپ کے ساتھیوں نے بال کتروائے۔ (بخاری)

**فوائد الحدیث:** ❶ نکلے الخ یعنی عمرہ کے لئے۔

٢٧٠٩ - (٣) وَعَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَحَرَ قَبْلَ اَنْ يَّحْلِقَ وَاَمَرَ اَصْحَابَهٗ بِذٰلِكَ۔ (رواه البخاری) (البخاری الحدیث رقم ١٨١١ واحمد فی المسند ٤/ ٣٢٧)

سیدنا مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تحقیق رسول اللہ ﷺ نے نحر کیا سر منڈانے سے پہلے ❶ اور اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کو اس کا حکم کیا۔ (بخاری)

**فوائد الحدیث:** ❶ اور اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کو اس کے ساتھ حکم کیا الخ یعنی سر منڈانے سے پہلے نحر کا احادیث باب سے معلوم ہوا کہ جو شخص دشمن کے باعث روکا جائے اور وہ اس کی وجہ سے بیت اللہ تک نہ جا سکے تو وہ احرام کھول ڈالے اور اپنی ہدی کو نحر کرے اور سر منڈائے جہاں پر اس کو روکا گیا ہے۔

٢٧١٠ - (٤) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ قَالَ اَلَيْسَ حَسْبُكُمْ سُنَّةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اِنْ حُبِسَ اَحَدُكُمْ عَنِ الْحَجِّ طَافَ بِالْبَيْتِ وَ بِالصَّفَا وَ الْمَرْوَةِ ثُمَّ حَلَّ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ حَتّٰى يَحُجَّ عَامًا قَابِلًا فَيُهْدِيَ اَوْ يَصُوْمَ اِنْ لَّمْ

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کیا تم کو رسول اللہ ﷺ کی سنت کفایت نہیں کرتی؟ اگر تم میں کوئی حج کرنے سے روکا جائے تو وہ خانہ کعبہ کا طواف کرے اور صفا اور مروہ میں سعی کرے پھر ہر چیز سے حلال ہوئے ❶ یہاں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



يَجِدْ هَدْيًا۔ (رواه البخاری) (النسائی الحدیث رقم ٢٧٦٩)

تک کہ اگلے سال حج کرے' پھر ہدی ذبح کرے یا روزہ رکھے اگر ہدی نہ پائے۔ (بخاری)

**فوائد الحدیث:** ❶ یہاں تک کہ اگلے سال حج کرے الخ اگر حج فرض ہے اور عمرہ نذر کا ہے یا دونوں نذر ہیں تو ظاہر ہے کہ ان کو آئندہ سال قضا کرے اور اگر نفل ہیں تو شافعی' مالک اور جمہور علماء کا مذہب یہ ہے کہ ان کی قضاء نہیں ہے اور ان کی دلیل یہ ہے کہ امام مالک نے کہا مجھے معلوم ہوا کہ محمد ﷺ اور ان کے اصحاب نے حدیبیہ میں احرام کھول ڈالا اور نحر کیا ہدی کا اور سر منڈائے اور ہر شے سے حلال ہو گئے قبل طواف خانہ کعبہ کے اور قبل پہنچ جانے ہدی کے بیت اللہ کے' پھر ہم نہیں جانتے کہ آپ ﷺ نے حکم کیا ہو کسی کو اپنے اصحاب رضی اللہ عنہم میں سے دوبارہ قضا یا اعادہ کرنے کا۔

٢٧١١ - (٥) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى ضُبَاعَةَ بِنْتِ الزُّبَيْرِ فَقَالَ لَهَا لَعَلَّكِ اَرَدْتِّ الْحَجَّ قَالَتْ وَاللّٰهِ مَا اَجِدُنِيْ اِلَّا وَجِعَةً فَقَالَ لَهَا حُجِّيْ وَاشْتَرِطِيْ وَقُوْلِيْ اَللّٰهُمَّ مَحِلِّيْ حَيْثُ حَبَسْتَنِيْ۔ (متفق علیه) (البخاری الحدیث رقم ٥٠٨٩ ومسلم الحدیث رقم ١٠٤-١٢٠٧ و النسائی الحدیث رقم ٢٧٦٨ واحمد فی المسند ٦/ ١٦٤)

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ضباعہ بنت زبیر رضی اللہ عنہا کے پاس آئے اور فرمایا: ''شاید کہ تو حج کا ارادہ رکھتی ہے؟'' اس نے کہا' اللہ کی قسم! نہیں پاتی میں اپنے تئیں مگر ❶ بیماری تو آپ نے اس سے فرمایا کہ: ''تو حج ❷ کر اور تو شرط کر اور کہہ یا الٰہی! میرا مکان احرام سے نکلنے کا اس جگہ ہوگا کہ جہاں تو مجھے روکے۔'' (بخاری ومسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ مگر بیمار الخ اور مجھے ڈر ہے کہ رہ جاؤں حج کرنے سے اور حج پورا نہ ہو سکے۔
❷ کہ تو حج کر الخ یعنی حج کا احرام باندھ لو اور شرط کر لو' اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جس شخص کو مرض کا دورہ ہوتا ہو اور اسے ڈر ہو تو اس کو جائز ہے کہ احرام کے وقت شرط کر لے کہ اگر بیمار ہو جاؤں تو احرام کھول ڈالوں گا اور معلوم ہوا کہ مرض کی وجہ سے بھی احصار ہو سکتا ہے۔

## اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ (دوسری فصل)

٢٧١٢ - (٦) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَمَرَ اَصْحَابَهٗ اَنْ يُّبَدِّلُوا الْهَدْيَ الَّذِيْ نَحَرُوْا عَامَ الْحُدَيْبِيَّةِ فِيْ عُمْرَةِ الْقَضَاءِ (رَوَاهُ) (ابوداود الحدیث رقم ١٨٦٤)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کو حکم کیا کہ ان جانوروں کے ❶ بدلہ میں جو حدیبیہ کے سال تم نے ذبح کئے تھے قضا عمرہ میں ان کے بدلہ میں جانور ذبح کرو۔ (نقل کی یہ ❷)

**حکم الحدیث:** اس کی سند کمزور ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ بدلہ میں الخ اس حدیث کی صحت میں کلام ہے کیونکہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا ہے کہ قضا اس شخص پر ہے جو اپنا حج لذت اٹھانے کے لئے توڑے' وہ جس کو دشمن وغیرہ روک دے تو وہ احرام کھول ڈالے اور قضا نہ کرے اور اگر اس کے ساتھ ہدی ہو اور وہ رک جائے تو اس کو نحر کرے اگر اس کو حرم میں نہیں بھیج سکتا اور اگر بھیج سکتا ہے تو احرام نہ کھولے جب تک کہ ہدی حرم میں پہنچ کر ذبح نہ ہو لے' اس کو بخاری نے روایت کیا۔ ❷ اصل میں یہاں بیاض ہے اور ایک نسخہ میں رواہ ابوداؤد ہے اور ایک نسخہ میں یہ بھی ہے کہ اس حدیث میں ایک قصہ ہے اور اس کی سند میں محمد بن اسحاق ہے۔ مرقاۃ اور محمد بن اسحٰق میں گفتگو مشہور ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



۲۷۱۳- (۷) وَعَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ عَمْرٍو الْاَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ كُسِرَ اَوْ عُرِجَ فَقَدْ حَلَّ وَ عَلَيْهِ الْحَجُّ مِنْ قَابِلٍ۔ (رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ وَ اَبُوْدَاوُدَ وَ النَّسَائِيُّ وَ ابْنُ مَاجَةَ وَ الدَّارِمِيُّ) وَ زَادَ اَبُوْدَاوُدَ فِيْ رِوَايَةٍ اُخْرٰى اَوْ مَرِضَ وَ قَالَ التِّرْمَذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَ فِي الْمَصَابِيْحِ ضَعِيْفٌ)

(ابو داود الحديث رقم ١٨٦٢ والترمذى الحديث رقم ٩٤٠ والنسائى الحديث رقم ٢٨٦١ وابن ماجه الحديث رقم ٣٠٧٧ والدارقطنى الحديث رقم ١٩١ من باب المواقيت واحمد فى المسند ٣/ ٤٥٠)

سیدنا حجاج بن عمرو انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''وہ شخص کہ ٹوٹ جائے ❶ یا لنگڑا ہو جائے تو وہ ❷ حلال ہو گیا اور اس پر اگلے سال حج لازم ہے۔'' (ترمذی' ابوداؤد' نسائی' ابن ماجہ اور دارمی) اور ایک روایت میں ابوداؤد نے زیادہ کیا یا بیمار ہو جائے اور ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن ہے اور مصابیح میں بغوی نے کہا کہ یہ ضعیف ہے۔

**حکم الحدیث:** یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ ٹوٹ جائے الخ یعنی اس کا پاؤں۔ ❷ حلال ہو گیا یعنی احرام کھول ڈالے اور اپنے گھر چلا آئے' جمہور نے اس حدیث کو حج فرض پر محمول کیا ہے اور احناف نے مطلق حج پر خواہ فرض ہو یا نفل۔

۲۷۱٤- (۸) وَعَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ يَعْمُرَ الدَّيْلِيِّ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ اَلْحَجُّ عَرَفَةُ مَنْ اَدْرَكَ عَرَفَةَ لَيْلَةَ جَمْعٍ قَبْلَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ فَقَدْ اَدْرَكَ الْحَجَّ اَيَّامُ مِنٰى ثَلَاثَةٌ فَمَنْ تَعَجَّلَ فِيْ يَوْمَيْنِ فَلَا اِثْمَ عَلَيْهِ وَمَنْ تَاَخَّرَ فَلَا اِثْمَ عَلَيْهِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ) وَقَالَ التِّرْمَذِيُّ۔ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ) (ابو داود الحديث رقم ١٩٤٩ والترمذى الحديث رقم ٨٨٩ وابن ماجه الحديث رقم ٣٠١٥ و الدارمى الحديث رقم ١٨٨٧ و النسائى الحديث رقم ٣٠٤٤ واحمد فى المسند ٤/ ٣٣٥)

سیدنا عبدالرحمٰن بن یعمر دیلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی ﷺ سے سنا' آپ فرماتے تھے کہ: ''حج عرفہ ہے جس نے کہ پایا وقوف عرفات کا مزدلفہ کی ❶ رات میں فجر کے طلوع ہونے سے پہلے' تو اس نے حج پالیا' منیٰ کے تین دن ہیں ❷ پس جو شخص کہ دو دن میں جلدی کرے ❸ تو اس پر کوئی گناہ نہیں اور جو شخص کہ تاخیر کرے تو اس پر کوئی گناہ نہیں۔'' (ترمذی' ابوداؤد' نسائی' ابن ماجہ اور دارمی) اور ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

**حکم الحدیث:** یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ مزدلفہ کی رات الخ یعنی دسویں رات میں۔ ❷ تین ہیں گیارہ' بارہ' اور تیرہ۔ ❸ جلدی کرے یعنی ان تین دنوں میں دوپہر کو کنکر مارتے ہیں اگر کوئی چاہے تو دو ہی دن رہ کر رخصت ہو جائے اور اگر تین دن رہے تو بہتر ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



# بَابُ حَرَمِ مَکَّۃَ حَرَسَهَا اللّٰهُ تَعَالٰی

## حرم مکہ کا بیان اللہ تعالیٰ اس کی حفاظت فرمائے

### اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ (پہلی فصل)

۲۷۱۵-(۱) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یَوْمَ فَتْحِ مَکَّۃَ لَا هِجْرَۃَ وَلٰکِنْ جِهَادٌ وَنِیَّۃٌ وَاِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوْا وَقَالَ یَوْمَ فَتْحِ مَکَّۃَ اِنَّ هٰذَا الْبَلَدَ حَرَّمَهُ اللّٰهُ یَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فَهُوَ حَرَامٌ بِحُرْمَۃِ اللّٰهِ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ وَاِنَّهٗ لَمْ یَحِلَّ الْقِتَالُ فِیْهِ لِاَحَدٍ قَبْلِیْ وَلَمْ یَحِلَّ لِیْ اِلَّا سَاعَۃً مِّنْ نَّهَارٍ فَهُوَ حَرَامٌ بِحُرْمَۃِ اللّٰهِ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ لَا یُعْضَدُ شَوْکُهٗ وَلَا یُنَفَّرُ صَیْدُهٗ وَلَا یُلْتَقَطُ لُقْطَتُهٗ اِلَّا مَنْ عَرَّفَهَا وَلَا یُخْتَلٰی خَلَاهَا فَقَالَ الْعَبَّاسُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِلَّا الْاِذْخِرَ فَاِنَّهٗ لِقَیْنِهِمْ وَلِبُیُوْتِهِمْ فَقَالَ اِلَّا الْاِذْخِرَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ) (البخاری الحدیث رقم ۱۸۴۳ ومسلم الحدیث رقم (۴۴۵-۱۴۵۳) والنسائی الحدیث رقم ۲۸۷۴ وابن ماجه الحدیث رقم ۲۸۷۴ واحمد فی المسند ۱/ ۲۵۹)۔

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فتح مکہ کے دن فرمایا: ''ہجرت نہیں ❶ ہے لیکن جہاد اور نیت باقی ہے اور جس وقت کہ جہاد کے لئے بلائے جاؤ تو نکلو'' اور فتح مکہ کے دن فرمایا: ''یہ شہر اللہ تعالیٰ نے اس کو اس دن سے حرام کیا کہ جس دن آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا' پس وہ ساتھ حرمت اللہ تعالیٰ کے قیامت تک حرام کیا گیا ہے اور تحقیق ہرگز حلال نہیں ❷ ہوا قتال اس میں کسی کے لئے مجھ سے پہلے اور میرے لئے قتال حلال نہیں ہوا مگر ایک ساعت دن سے' پس وہ ساتھ حرمت اللہ تعالیٰ کے حرام کیا گیا روز قیامت تک' اس کا کانٹے دار درخت نہ کاٹا جائے اور نہ اس کا شکار بھگایا جائے اور نہ اس کا لقطہ اٹھایا جائے مگر ❸ جو شخص کہ اس کی تشہیر کرے اور اس کی گھاس نہ کاٹی جائے'' عباس رضی اللہ عنہ نے کہا' اے اللہ کے رسول! مگر اذخر اس لئے کہ وہ لوہاروں' سناروں اور ان کے گھروں کے لیے ہے' تو آپ نے فرمایا: ''مگر اذخر۔'' ❹ (بخاری' مسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ ہجرت نہیں ہے الخ مراد یہ ہے کہ مکہ کی ہجرت اب نہیں رہی اس لئے کہ وہ دارالاسلام ہو گیا اور ہجرت دار حرب سے دارالاسلام کی طرف قیامت تک باقی ہے اس میں پیشگوئی اور معجزہ ہے نبی ﷺ کا کہ ہمیشہ یہ شہر دارالاسلام رہے گا اور ایسا ہی ہوا اور ہوگا۔ ❷ حلال نہیں ہوا اس میں قتال کسی کے لئے الخ اس سے ثابت ہوا کہ مکہ میں لڑائی حرام ہے۔ ❸ مگر جو شخص کہ اس کی تشہیر کرے الخ یعنی جس کا وہ لقطہ ہو اس کو دے دے اور اس کا خرچ کرنا اور خیرات کرنا جائز نہیں ہے بخلاف دوسرے ممالک کے لقطہ کے یہی مذہب ہے امام شافعی علیہ الرحمۃ کا ہے اور اکثر علماء نے حرم اور غیر حرم کے لقطہ میں فرق نہیں کیا' وہ کہتے ہیں کہ جملہ ''الا من عرفها'' کے معنی یہ ہیں مگر وہ شخص جو تعریف کرتا ہے' وہ کہتے ہیں یہ آپ نے اس لئے فرمایا کہ کوئی یہ خیال نہ کرے کہ جب حج کا وقت گذر گیا تو اب اس چیز کا مالک ملنا دشوار ہے لہٰذا اب اس میں تصرف جائز ہوگا اور امام ابوحنیفہ اور امام احمد کے نزدیک اذخر کے سوا حرم کا گھاس مویشی کو چرایا نہ جائے اور امام شافعی وغیرہ کا یہ مذہب ہے کہ حرم کی گھاس میں مویشی چرانا جائز ہے۔ ❹ مگر اذخر الخ یعنی اس کے توڑنے کاٹنے کی اجازت ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



٢٧١٦ - (٢) وَفِیْ رِوَایَةِ اَبِیْ هُرَیْرَةَ لَا یُعْضَدُ شَجَرُهَا وَلَا یَلْتَقِطُ سَاقِطَتَهَا اِلَّا مُنْشِدٌ۔ (مسلم الحدیث رقم (٤٤٧۔ ١٣٥٥) وابو داود الحدیث رقم ٢٠١٧ واحمد فی المسند ٢/ ٢٣٨)

اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں یہ ہے کہ: ''اس کا درخت نہ کاٹا جائے اور اس کی گری ہوئی چیز نہ اٹھائے مگر مشہور کرنے والا۔''

٢٧١٧ - (٣) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ ﷺ یَقُوْلُ لَا یَحِلُّ لِاَحَدِکُمْ اَنْ یَّحْمِلَ بِمَکَّةَ السِّلَاحَ۔ (مسلم) (مسلم الحدیث رقم ٤٤٩۔ ١٣٥٦)

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا آپ فرماتے تھے کہ: ''تم میں سے کسی کے لیے حلال نہیں ❶ کہ وہ مکہ میں ہتھیار اٹھائے۔'' (مسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ حلال نہیں الخ یعنی بغیر حاجت کے مکہ میں ہتھیار اٹھانا جائز نہیں ہے یہی جمہور کا قول ہے۔ (نووی)

٢٧١٨ - (٤) وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ دَخَلَ مَکَّةَ یَوْمَ الْفَتْحِ وَعَلٰی رَاْسِهِ الْمِغْفَرُ فَلَمَّا نَزَعَهٗ جَآءَ رَجُلٌ وَقَالَ اِنَّ ابْنَ خَطَلٍ مُّتَعَلِّقٌ بِاَسْتَارِ الْکَعْبَةِ فَقَالَ اقْتُلْهُ۔ (متفق علیه) (البخاری الحدیث رقم ١٨٤٦ ومسلم الحدیث رقم (٤٥٠۔ ١٣٥٧) والترمذی الحدیث رقم ١٦٩٣ والنسائی الحدیث رقم ٢٨٦٧ والدارمی الحدیث رقم ١٩٤٨ والموطا الحدیث رقم ٢٤٧ من کتاب الحج واحمد فی المسند ٣/ ١٦٤)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فتح کے دن مکہ میں داخل ہوئے اور آپ کے سر مبارک پر خود تھا' پس جب اس کو اتارا تو ایک شخص آیا اور کہا کہ ابن خطل کعبہ کے پردے کو پکڑے ہوئے ہے' آپ نے ❶ فرمایا: ''اس کو مار ڈال۔'' (بخاری و مسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ فرمایا اس کو مار ڈال الخ مالکیہ اور شافعیہ نے اس حدیث سے اس پر دلیل لی ہے کہ حرم میں قصاص لینا جائز ہے اور ابن خطل نے مار ڈالا تھا اپنے خادم کو جو مسلمان تھا اور ایک لڑکی گانے والی سدھائی تھی جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجو کرتی تھی اس لئے آپ نے اسے مار ڈالنے کا ارشاد فرمایا۔

٢٧١٩ - (٥) وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ دَخَلَ یَوْمَ فَتْحِ مَکَّةَ وَعَلَیْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَآءُ بِغَیْرِ اِحْرَامٍ۔ (رواه مسلم) (مسلم الحدیث رقم (٤٥١۔ ١٣٥٨) والنسائی الحدیث رقم ٢٨٦٩ والدارمی الحدیث رقم ٢٨٦٩)

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے دن بغیر احرام ❶ کے داخل ہوئے اور آپ پر سیاہ ❷ پگڑی تھی۔ (مسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ احرام کے بغیر الخ اس حدیث میں دلیل ہے کہ مکہ میں بغیر احرام کے اس کو جو ارادہ حج اور عمرہ کا نہ رکھتا ہو داخل ہونا درست ہے کسی اور کام کے لئے آیا ہو یا ان کو جائز ہے جو ہمیشہ آتے جاتے ہیں جیسے لکڑیاں باہر سے لانے والے یا گھاس یا شکار لانے والے وغیرہ وغیرہ۔ ❷ ان پر سیاہ پگڑی تھی الخ اور اس سے پہلی حدیث میں گذر چکا کہ آپ کے سر پر خود تھا تو تطبیق اس طرح ہے کہ جب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



داخل ہوئے اس وقت سر پر خود ہوگا پھر اسے اتار کر عمامہ باندھ لیا۔

٢٧٢٠ - (٦) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْزُوْ جَيْشٌ نِ الْكَعْبَةَ فَإِذَا كَانُوْا بِبَيْدَآءَ مِنَ الْأَرْضِ يُخْسَفُ بِأَوَّلِهِمْ وَاٰخِرِهِمْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَكَيْفَ يُخْسَفُ بِأَوَّلِهِمْ وَاٰخِرِهِمْ وَفِيْهِمْ أَسْوَاقُهُمْ وَمَنْ لَيْسَ مِنْهُمْ قَالَ يُخْسَفُ بِأَوَّلِهِمْ وَاٰخِرِهِمْ ثُمَّ يُبْعَثُوْنَ عَلٰى نِيَّاتِهِمْ۔ (متفق عليه) (البخاری الحديث رقم ٢١١٨ كتاب الحج باب هدم الكعبة ومسلم الحديث رقم (٨۔٢٨٨) بلفظ مختلف)

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ایک لشکر کعبہ کو خراب کرنے کا قصد کرے گا' پس جس وقت وہ بیداء کے میدان میں پہنچے گا تو دھنسایا جائے گا ساتھ اول اپنے اور آخر اپنے کے'' میں نے کہا' اے اللہ کے رسول! کس طرح سے دھنسایا جائے گا ساتھ اول اپنے اور آخر اپنے کے اور ان میں ان کے ملازم ہوں گے اور وہ لوگ کہ ان میں سے نہیں' آپ نے فرمایا: ''ساتھ اول اپنے اور آخر اپنے کے دھنسائے جائیں گے' پھر ❶ اٹھائے جائیں گے اپنی نیتوں پر۔'' (بخاری و مسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ پھر اٹھائے جائیں گے اپنی نیتوں پر الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بروں کے ساتھ نیکوں پر بھی دنیاوی عذاب ہوتا ہے لیکن آخرت میں جیسی نیت ہوگی ویسا عوض ملے گا۔

٢٧٢١ - (٧) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُخَرِّبُ الْكَعْبَةَ ذُو السُّوَيْقَتَيْنِ مِنَ الْحَبَشَةِ۔ (متفق عليه) (البخاری الحديث رقم ١٥٩٦ ومسلم الحديث رقم ٥٧۔٢٩٠٩) والنسائی الحديث رقم ٢٩٠٤ واحمد في المسند ٢/ ٣١٠)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کعبہ کو دو چھوٹی پنڈلیوں والا جو حبشیوں میں ❶ سے ہوگا' خراب کرے گا۔'' (بخاری و مسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ حبشیوں میں سے الخ قیامت کے قریب جب کہ عابد بندے نہ رہیں گے تو ایسے ناپاک ضعیف الخلقت کے ہاتھ سے کعبہ شریف خراب ہوگا' اس کی حکمت اللہ تعالیٰ ہی خوب جانتا ہے کہ کیا ہے۔

٢٧٢٢ - (٨) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ كَأَنِّيْ بِهِ أَسْوَدَ أَفْحَجَ يَقْلَعُهَا حَجَرًا حَجَرًا۔ (رواه البخاری) (البخاری الحديث رقم ١٥٩٥)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گویا: ''میں کعبہ کے خراب کرنے والے کو دیکھتا ہوں ایک شخص ہوگا سیاہ رنگ' ٹانگیں پھیلا کر چلنے والا' خانہ کعبہ کا پتھر پتھر ❶ اکھاڑے گا۔'' (بخاری)

**فوائد الحدیث:** ❶ پتھر پتھر الخ یعنی قیامت کے قریب ایک حبشی کے ہاتھ سے کعبہ منہدم ہوگا۔

## اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ (دوسری فصل)

٢٧٢٣ - (٩) عَنْ يَعْلَى ابْنِ أُمَيَّةَ قَالَ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِحْتِكَارُ الطَّعَامِ فِي الْحَرَمِ إِلْحَادٌ فِيْهِ۔

سیدنا یعلی بن امیہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''حرم میں غلہ ذخیرہ کرنا اس میں کج روی ❶ ہے۔''

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



(رواہ ابو داوٗد) (ابوداود الحدیث رقم ۲۰۲۰) (ابوداؤد)

**حکم الحدیث:** اس کی سند ضعیف ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ کج روی ہے اس میں الخ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے سورۂ حج میں فرمایا ''اور جو اس میں چاہے ٹیڑھی راہ شرارت سے اس کو ہم دکھ کی مار چکھائیں گے'' تو غلہ کا روکنا اگرچہ ہر مقام میں برا ہے لیکن حرم میں الحاد ہے جس پر عذاب الیم کا وعید سنایا گیا ہے اعاذنا اللہ من ذلک

۲۷۲۴ - (۱۰) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِمَكَّةَ مَا اَطْيَبَكِ مِنْ بَلَدٍ وَاَحَبَّكِ اِلَيَّ وَلَوْلَا اَنَّ قَوْمِيْ اَخْرَجُوْنِيْ مِنْكِ مَاسَكَنْتُ غَيْرَكِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ) وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ اَسْنَادًا۔ (الترمذی الحدیث رقم ۳۹۲۶)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ کے لیے فرمایا ❶ کیا خوب شہر ہے تو اور بہت محبوب ہے تو میری طرف اور اگر تحقیق ❷ میری قوم نہ نکالتی مجھ کو تجھ میں سے تو نہ رہتا میں کہیں تیرے سوا۔ (ترمذی) اور کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے باعتبار سند کے غریب ہے۔

**حکم الحدیث:** اس کی سند صحیح ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ فرمایا الخ یعنی جب کہ وہاں سے مکہ کے دن رخصت ہوئے۔ ❷ میری قوم الخ یعنی قریش۔

۲۷۲۵ - (۱۱) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَدِيِّ بْنِ حَمْرَاءَ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَاقِفًا عَلَى الْحَزْوَرَةِ فَقَالَ وَاللّٰهِ اِنَّكِ لَخَيْرُ اَرْضِ اللّٰهِ وَاَحَبُّ اَرْضِ اللّٰهِ اِلَى اللّٰهِ وَلَوْ لَا اَنِّيْ اُخْرِجْتُ مِنْكِ مَاخَرَجْتُ۔ (رواہ الترمذی وابن ماجۃ) (الترمذی الحدیث رقم ۳۹۲۵ و ابن ماجہ الحدیث رقم ۳۱۰۸ والدارمی الحدیث رقم ۲۵۱۰ واحمد فی المسند ۴/ ۳۰۵)

سیدنا عبداللہ بن عدی بن حمراء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حزورہ ❶ پر کھڑے ہوئے دیکھا' آپ نے فرمایا: ''اللہ کی قسم! کعبہ کی زمین تو اللہ تعالیٰ کی زمینوں میں سے بہترین زمین ہے اور اللہ تعالیٰ کی زمینوں میں تو اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب ہے اگر مجھ کو تجھ میں سے نہ نکالا جاتا تو نہ نکلتا میں۔'' (ترمذی و ابن ماجہ)

**حکم الحدیث:** اس کی سند صحیح ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ حزورہ پر الخ ساتھ حاء حطی اور زاء معجمہ کے ہے قسورہ کے وزن کے پر اور یہ مکہ معظمہ میں ایک مقام ہے اور اصل میں چھوٹے سے ٹیلے کو حزورہ کہتے ہیں اور چونکہ یہاں ایک چھوٹا سا ٹیلہ تھا اس لئے اس مقام کا نام یہی مشہور ہوا۔

## اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ (تیسری فصل)

۲۷۲۶ - (۱۲) عَنْ اَبِيْ شُرَيْحٍ نِ الْعَدَوِيِّ اَنَّهٗ قَالَ لِعَمْرِو بْنِ سَعِيْدٍ وَهُوَ يَبْعَثُ الْبُعُوْثَ اِلٰى مَكَّةَ اِئْذَنْ لِّيْ اَيُّهَا الْاَمِيْرُ اُحَدِّثْكَ قَوْلًا قَامَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلْغَدَ مِنْ يَوْمِ الْفَتْحِ سَمِعَتْهُ اُذُنَايَ وَوَعَاهُ قَلْبِيْ

ابوشریح عدوی سے روایت ہے کہ انہوں نے عمرو بن سعید رضی اللہ عنہ ❶ کو اس وقت کہا جب کہ وہ مکہ کی طرف ❷ لشکر روانہ کر رہے تھے اے امیر! مجھے اجازت دیجئے تاکہ میں آپ کے سامنے ایک بات بیان کروں کہ اس کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



وَاَبْصَرَتْهُ عَيْنَايَ حِيْنَ تَكَلَّمَ بِهٖ حَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اِنَّ مَكَّةَ حَرَّمَهَا اللّٰهُ وَلَمْ يُحَرِّمْهَا النَّاسُ فَلَا يَحِلُّ لِامْرِءٍ يُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ يَّسْفِكَ بِهَا دَمًا وَّلَا يَعْضُدَ بِهَا شَجَرَةً فَاِنْ اَحَدٌ تَرَخَّصَ بِقِتَالِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْهَا فَقُوْلُوْا لَهٗ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ اَذِنَ لِرَسُوْلِهٖ وَلَمْ يَاْذَنْ لَكُمْ وَاِنَّمَا اَذِنَ لِيْ فِيْهَا سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ وَقَدْ عَادَتْ حُرْمَتُهَا الْيَوْمَ كَحُرْمَتِهَا بِالْاَمْسِ وَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ فَقِيْلَ لِاَبِيْ شُرَيْحٍ مَا قَالَ لَكَ عَمْرٌو قَالَ قَالَ اَنَا اَعْلَمُ بِذٰلِكَ مِنْكَ يَا اَبَا شُرَيْحٍ اِنَّ الْحَرَمَ لَا يُعِيْذُ عَاصِيًا وَّلَا فَارًّا بِدَمٍ وَلَا فَارًّا بِخَرْبَةٍ۔ (متفق عليه و في البخاري الخربة الخيانة)

(البخاري الحديث رقم ١٨٣٢ ومسلم الحديث رقم (٤٦٧۔ ١٣٧٠) وابوداود الحديث رقم ٢٠٣٤ والترمذي الحديث رقم ٢١٢٧ والدارمي الحديث رقم ٢٥٢٩ واحمد في المسند ١/ ٨١)

نے خطبہ فرمایا فتح مکہ سے اگلے دن اس کو میرے کانوں نے سنا' میرے دل نے یاد رکھا اور اس کو میری آنکھوں نے دیکھا جس وقت کہ آپ نے ارشاد فرمایا تعریف کی اللہ تعالیٰ کی اور اس پر ثنا کی' پھر فرمایا: "تحقیق مکہ اس کو اللہ تعالیٰ نے بزرگی دی اور اس کو لوگوں نے بزرگی نہیں دی' تو اس شخص کے لیے حلال نہیں ❸ کہ جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ ایمان رکھتا ہو اور دن آخرت پر کہ اس میں خونریزی کرے اور نہیں حلال کہ اس میں سے درخت کاٹے' پس اگر کوئی اس میں لڑنے کے لیے رسول اللہ ﷺ کے عمل سے رخصت ڈھونڈے تو اس کو کہو کہ تحقیق ❹ اللہ تعالیٰ نے اذن دیا اپنے رسول کو اور تم کو اذن نہیں دیا اور سوا اس کے نہیں کہ اس میں مجھے اجازت دی ایک ساعت دن میں سے اور آج کے دن اس کی تعظیم ہوگی اس کے کل گذرے ہوئے کی طرح اور چاہیے کہ حاضر غائب کو پہنچائے' پس ابوشریح سے کہا گیا کہ تجھ کو عمرو نے کیا جواب دیا؟ ابوشریح نے کہا' عمرو نے کہا میں اس کو خوب ❺ جانتا ہوں تجھ سے اے ابوشریح تحقیق حرم گناہ گار ❻ کو پناہ دیتا ہے نہ خون کے ساتھ بھاگنے والے کو اور نہ تقصیر کے ساتھ بھاگنے والے کو۔" (بخاری' مسلم) اور بخاری میں ہے کہ خربہ کے معنی قصور کے ہیں۔

**فوائد الحدیث:** ❶ عمرو الخ یہ عمرو سعید بن عاص اموی قرشی کا بیٹا ہے جو مدینہ کا حاکم تھا اپنے چچا زاد بھائی عبدالملک بن مروان کی طرف سے' پھر اس کو عبدالملک نے عبداللہ بن زبیر کی لڑائی کے لیے بھیجا جو مکہ میں خلیفہ برحق تھے۔ ❷ مکہ کی طرف الخ یعنی سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے قتل کو۔ ❸ حلال نہیں الخ اس سے استدلال کیا ہے ان لوگوں نے جو کہتے ہیں کہ کفار فروغ اسلام کے مخاطب نہیں ہیں اور صحیح مذہب شافعیہ اور دوسرے فقہاء کا یہ ہے کہ وہ مخاطب ہیں فروغ کے بھی جیسے مخاطب ہیں اصول کے اور آپ نے یہ اس لئے فرمایا کہ پکا مومن تو وہی ہے جو متبع فرمان ہو اور محرمات شرعیہ سے بچنے والا ہو اور یہ مراد نہیں ہے کہ جو مومن نہیں ہے وہ مخاطب ہی نہیں ہے۔ ❹ تحقیق اللہ تعالیٰ عزوجل نے اجازت دی الخ اس سے معلوم ہوا کہ مکہ شریف قہراً اور قتالاً فتح ہوا ہے نہ کہ صلحاً فتح ہوا' وہ اس کی تاویل اس طرح کرتے ہیں کہ مراد اس سے یہ ہے کہ آپ قتال کے لیے تیار تھے مگر ضرورت نہ پڑی پس تیاری بسبب جواز قتال کے تھی گو قتال نہ ہوا۔ ❺ میں اس کو خوب جانتا ہوں تجھ سے الخ ہائے ظالم تو نے بات تو سچی کہی لیکن مراد باطل رکھی۔ ❻ گناہ گار کو الخ اس نے سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کو کہا' معاذ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اللہ من ذلك۔

۲۷۲۷- (۱۳) وَعَنْ عَيَّاشِ بْنِ اَبِي رَبِيْعَةَ الْمَخْزُوْمِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَزَالُ هٰذِهِ الْاُمَّةُ بِخَيْرٍ مَّا عَظَّمُوْا هٰذِهِ الْحُرْمَةَ حَقَّ تَعْظِيْمِهَا فَاِذَا ضَيَّعُوْا ذٰلِكَ هَلَكُوْا۔ (رواه ابن ماجة) (ابن ماجه الحديث رقم ۳۱۱۰)

سیدنا عیاش بن ابی ربیعہ مخزومی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہ امت بھلائی کے ساتھ ہمیشہ رہے گی جب تک کہ اس حرمت کی تعظیم کریں گے جیسے اس کی تعظیم کا حق ہے اور جس وقت اس کو ضائع کریں گے تو ہلاک ❶ ہو جائیں گے۔'' (ابن ماجہ)

**حکم الحدیث**: اس کی سند ضعیف ہے۔

**فوائد الحدیث**: ❶ ہلاک ہو جائیں گے الخ ایسا ہی ہوا کہ یزید کے زمانہ تک مسلمانوں کا غلبہ اور اتفاق رہا جب اس نے مدینہ کی بے حرمتی کی صحابہ رضی اللہ عنہم کو حرہ میں قتل کیا حرم میں گھوڑے بندھوائے جو نبی ﷺ کی قبر شریف کی طرف لید کرتے تھے اور عبدالملک نے اپنے وقت میں حجاج کے ہاتھ سے مکہ پر حملہ کرایا' سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کو شہید کیا تو اس وقت سے مسلمانوں کی تباہی ہوگئی اور آج تک یہ نا اتفاقی اور خونریزی ان میں جاری ہے' یہ حدیث بھی ایک معجزہ ہے رسالت مآب ﷺ کا علیہ الف الف صلوٰۃ وسلام

# بَابُ حَرَمِ الْمَدِيْنَةِ حَرَسَهَا اللّٰهُ تَعَالٰى

## مدینہ کے حرم کا بیان اللہ تعالیٰ اس کو محفوظ رکھے

## اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ (پہلی فصل)

۲۷۲۸- (۱) عَنْ عَلِيٍّ قَالَ مَا كَتَبْنَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اِلَّا الْقُرْاٰنَ وَمَا فِيْ هٰذِهِ الصَّحِيْفَةِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلْمَدِيْنَةُ حَرَامٌ مَّا بَيْنَ عَيْرٍ اِلٰى ثَوْرٍ فَمَنْ اَحْدَثَ فِيْهَا حَدَثًا اَوْ اٰوٰى مُحْدِثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَّلَا عَدْلٌ ذِمَّةُ الْمُسْلِمِيْنَ وَاحِدَةٌ يَسْعٰى بِهَا اَدْنَاهُمْ فَمَنْ اَخْفَرَ مُسْلِمًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَّلَا عَدْلٌ وَّمَنْ وَالٰى قَوْمًا بِغَيْرِ اِذْنِ مَوَالِيْهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ لَايُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَّلَا عَدْلٌ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) وَفِيْ رِوَايَةٍ لَّهُمَا مَنِ ادَّعٰى اِلٰى غَيْرِ اَبِيْهِ اَوْ تَوَلّٰى غَيْرَ مَوَالِيْهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰئِكَةِ

سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ سے سوائے قرآن کے اور اس چیز کے کہ جو اس صحیفہ میں ہے نہیں ❶ لکھا' علی رضی اللہ عنہ نے کہا' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مدینہ حرام ہے درمیان ❷ عیر کے ثور تک' پس جو شخص کہ مدینہ میں بدعت پیدا کرے یا بدعتی کو ٹھکانا دے تو اس پر اللہ تعالیٰ کی' فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی لعنت ہے' نہیں قبول کیے جاتے اس سے فرض اور نہ نفل' مسلمانوں کا عہد ❸ ایک ہے اس کے ساتھ ان کا ادنیٰ سعی کر سکتا ہے پس جو شخص کہ مسلمان کے عہد کو توڑے تو اس پر اللہ تعالیٰ کی' فرشتوں کی اور تمام آدمیوں کی لعنت ہے' نہیں قبول کیے جاتے اس سے فرض' نہ نفل اور جو شخص کہ اپنے ساتھیوں کی اجازت کے بغیر ایک قوم سے موالات کرے پس اس پر اللہ تعالیٰ کی' فرشتوں کی اور تمام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَّلَا عَدْلٌ۔

(البخاری الحدیث رقم ۱۸۷۰ ومسلم الحدیث رقم ۴۶۷-۱۳۷۰ وابوداود الحدیث رقم ۲۰۳۴ و الترمذی الحدیث رقم ۲۱۲۷ والدارمی الحدیث رقم ۲۵۲۹ واحمد فی المسند ۱/ ۸۱)

لوگوں کی لعنت ہے' اس سے فرض اور نفل قبول نہیں کیے جاتے۔'' (بخاری' مسلم) اور مسلم کی ایک روایت میں یہ بھی ہے: ''جو شخص کہ دعویٰ کرے طرف ❹ غیر باپ کے یا غیر مالکوں کی طرف اپنی نسبت کرے تو پس اس پر اللہ تعالیٰ کی' فرشتوں کی اور تمام آدمیوں کی لعنت ہے' نہیں قبول کیے جاتے اس سے فرض اور نہ نفل۔''

**فوائد الحدیث:** ❶ نہیں لکھا الخ مسلم کی روایت میں اس طرح ہے کہ ہم پر سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے خطبہ پڑھا اور فرمایا: جو دعویٰ کرے کہ اہل بیت کے پاس کوئی اور چیز ہے اللہ تعالیٰ کی کتاب کے سوا ہے اور اس صحیفہ کے سوا تو وہ جھوٹا ہے اور اس صحیفہ میں اونٹوں کی عمروں اور دیات کا بیان تھا اور یہ بھی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مدینہ حرم ہے الخ اور سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے جو یہ فرمایا تو اس میں انہوں نے روافض اور شیعہ کے اس باطل خیال کا رد فرمایا جو کہتے ہیں کہ علی رضی اللہ عنہ کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت سی وصیتیں کی تھیں اور اسرار علوم اور دین کے قواعد اور شریعت کے غوامض بتائے تھے اور اپنا وصی قرار دیا تھا اور اہل بیت کو بعض چیزیں سکھائی تھیں جن پر دوسرے صحابہ رضی اللہ عنہم کو آگاہ نہیں کیا۔ ❷ درمیان عیر کے ثور تک الخ یہ دونوں پہاڑ ہیں اور مدینہ کے جنوب وشمال کی یہی حد ہیں اور یہ جو فرمایا کہ مدینہ حرام ہے الخ اس سے غرض یہ ہے کہ جیسے مکہ کے حرم میں زیادتی اور بے ادبی درست نہیں ویسے ہی مدینہ کے حرم میں بھی درست نہیں۔ ❸ یعنی اگر لشکر سے ادنیٰ مسلمان جیسے غلام یا عورت کسی کافر کو پناہ دے تو تمام مسلمانوں پر اس کی رعایت واجب ہوگی جو اس امان کو توڑے تو اس پر لعنت ہے اور جب ایک قوم سے دوستی کی اور آپس میں ایک دوسرے کی مددگاری کا عہد کیا تو ان کی اجازت کے بغیر کسی اور قوم سے راہ ورسم کرنا اور مددگاری کا قول وقرار کرنا درست نہیں۔ ❹ طرف غیر باپ اپنے کے الخ اس میں ان لوگوں کے لئے وعید ہے جو اپنی ذات بدل کر شیخ سے سید بنتے ہیں یا اپنے کو دوسروں کا غلام قرار دیتے ہیں۔

۲۷۲۹ - (۲) وَعَنْ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنِّيْ اُحَرِّمُ مَا بَيْنَ لَابَتَيِ الْمَدِيْنَةِ اَنْ يُّقْطَعَ عِضَاهُهَا اَوْ يُقْتَلَ صَيْدُهَا وَقَالَ الْمَدِيْنَةُ خَيْرٌ لَّهُمْ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ لَا يَدَعُهَا اَحَدٌ رَّغْبَةً عَنْهَا اِلَّا اَبْدَلَ اللّٰهُ فِيْهَا مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِّنْهُ وَلَا يَثْبُتُ اَحَدٌ عَلٰى لَاْوَائِهَا وَجُهْدِهَا اِلَّا كُنْتُ لَهُ شَفِيْعًا اَوْ شَهِيْدًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔

(رواه مسلم) (مسلم الحدیث رقم (۴۵۹- ۱۳۶۳) واحمد فی المسند ۱/ ۱۸۱)

سیدنا سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں درمیان دونوں کناروں سنگستان مدینہ کے حرام کرتا ہوں کہ اس کے کانٹے دار درخت کاٹے ❶ جائیں' نہ اس کا شکار مارا جائے'' اور فرمایا: ''ان کے لیے مدینہ بہتر ہے اگر جانیں اس کو کوئی بے رغبتی سے نہ چھوڑے گا مگر اللہ تعالیٰ اس میں اس شخص کو بدلے گا کہ وہ اس سے بہتر ہوگا اور اس کی سختی اور اس کی مشقت پر جو ثابت رہے گا تو قیامت کے دن میں اس کے لیے شفاعت کرنے والا یا گواہ ہوں گا۔'' (مسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ درخت کاٹے جائیں الخ ایک جماعت علماء اور اہل حدیث کا یہی مذہب ہے کہ مدینہ کا حرم بھی حرمت میں مکہ کے حرم کی طرح ہے اور وہاں کا درخت اکھیڑنا بھی منع ہے اسی طرح وہاں کے شکار کا ستانا اور یہ حدیث اور اس کے علاوہ اور بہت احادیث ان کی دلیل ہیں اور احناف اور جمہور علماء کہتے ہیں کہ مدینہ کا حرم احکام میں مکہ کے حرم کی طرح نہیں ہے تو یہ احادیث ان پر حجت ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



۲۷۳۰ - (۳) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا یَصْبِرُ عَلٰی لَاْوَاءِ الْمَدِیْنَةِ وَشِدَّتِهَا اَحَدٌ مِّنْ اُمَّتِیْ اِلَّا کُنْتُ لَهٗ شَفِیْعًا یَوْمَ الْقِیٰمَةِ۔ (رواه مسلم)

(مسلم الحدیث رقم (۴۸۴ - ۱۳۷۳) والترمذی الحدیث رقم ۳۴۵۴ وابن ماجه الحدیث رقم ۳۳۲۹ والدارمی الحدیث رقم ۲۰۷۲ والموطا الحدیث رقم ۲ من کتاب المدینة واحمد فی المسند ۲/ ۳۳۰)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''نہیں صبر کرے گا مدینہ کی سختی اور شدت پر اور اس کی محنت پر کوئی میری امت میں سے مگر یہ کہ میں قیامت کے دن اس کی شفاعت کروں گا۔'' (مسلم)

۲۷۳۱ - (۴) وَعَنْهُ قَالَ کَانَ النَّاسُ اِذَا رَاَوْا اَوَّلَ الثَّمَرَةِ جَآءُوْا بِهٖ اِلَی النَّبِیِّ ﷺ فَاِذَا اَخَذَهٗ قَالَ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِیْ ثَمَرِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِیْ مَدِیْنَتِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِیْ صَاعِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِیْ مُدِّنَا اَللّٰهُمَّ اِنَّ اِبْرَاهِیْمَ عَبْدُكَ وَخَلِیْلُكَ وَنَبِیُّكَ وَاِنِّیْ عَبْدُكَ وَنَبِیُّكَ وَاِنَّهٗ دَعَاكَ لِمَکَّةَ وَاَنَا اَدْعُوْكَ لِلْمَدِیْنَةِ بِمِثْلِ مَا دَعَاكَ لِمَکَّةَ وَمِثْلَهٗ مَعَهٗ ثُمَّ قَالَ یَدْعُوْا اَصْغَرَ وَلِیْدٍ لَهٗ فَیُعْطِیْهِ ذٰلِكَ الثَّمَرَ۔ (رواه مسلم)

(مسلم الحدیث رقم (۴۷۳ - ۱۳۷۳) والترمذی الحدیث رقم ۳۴۵۴ وابن ماجه الحدیث رقم ۳۳۲۹ والدارمی الحدیث رقم ۲۰۷۲ والموطا الحدیث رقم ۲ من کتاب المدینة واحمد فی المسند ۲/ ۳۳۰)

انہی (سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ جس وقت لوگ نیا پھل دیکھتے اس کو نبی ﷺ کی طرف لاتے' تو جس وقت آپ اس کو لیتے تو کہتے: ''یاالٰہی! برکت دے ہمارے لیے ہمارے میوہ جات میں' ہمارے لیے ہمارے شہر میں برکت دے' ہمارے لیے ہمارے صاع ❶ میں برکت دے' ہمارے لیے ہمارے مد میں برکت دے' یاالٰہی! ابراہیم (علیہ السلام) تیرا بندہ اور تیرا جانی دوست اور تیرا نبی تھا اور تحقیق میں تیرا بندہ اور تیرا نبی ہوں اور ابراہیم علیہ السلام نے دعا کی تھی تجھ سے مکہ کے لیے اور میں تجھ سے مدینہ کے لیے دعا کرتا ہوں اس چیز کی طرح کہ جو ابراہیم علیہ السلام نے تجھ سے مکہ کے لیے دعا کی تھی اور دوچند اس کے کہ دعا کی ابراہیم علیہ السلام نے'' پھر ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا آپ ﷺ اپنے اہل بیت میں سے بہت چھوٹے لڑکے کو بلاتے ❷ اور اس کو وہ پھل دیتے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ ہمارے صاع میں الخ صاع اور مد کی برکت سے مراد اناج کی برکت ہے' ابراہیم علیہ السلام نے مکہ والوں کے لئے پھلوں کی دعا کی تھی اس لیے کہ وہاں اناج نہیں ہوتا تھا اور نبی ﷺ نے مدینہ کے پھل اور اناج دونوں کی برکت کے لیے دعا کی اس لیے کہ وہاں دونوں چیزیں ہوتی ہیں۔ ❷ پس دیتے اس کو وہ پھل الخ اس سے معلوم ہوا کہ چھوٹا پھل چھوٹے لڑکے کو دے اس لیے کہ نئی چیز نئے شخص کو دینا مناسب ہے۔

۲۷۳۲ - (۵) وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ اِنَّ اِبْرَاهِیْمَ حَرَّمَ مَکَّةَ فَجَعَلَهَا حَرَامًا وَاِنِّیْ حَرَّمْتُ الْمَدِیْنَةَ حَرَامًا مَا بَیْنَ مَاْزِمَیْهَا اَنْ لَّا یُهْرَاقَ فِیْهَا دَمٌ

سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو بزرگی دی' اس کو حرمت والا کیا اور تحقیق میں نے مدینہ کو بزرگی دی بزرگی دینا درمیان اس کی دونوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



وَّلَا يُحْمَلَ فِيْهَا سِلَاحٌ لِقِتَالٍ وَّلَا تُخْبَطَ فِيْهَا شَجَرَةٌ اِلَّا لِعَلَفٍ۔ (رواه مسلم) (مسلم الحديث رقم (٤٧٥۔ ١٣٧٤)

طرفوں سے کہ اس میں خونریزی نہ کی جائے اور اس میں لڑائی کے لیے ہتھیار نہ اٹھایا جائے اور نہ اس میں درخت جھاڑا جائے مگر جانوروں کے کھانے کے لیے۔'' (مسلم)

٢٧٣٣- (٦) وَعَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ اَنَّ سَعْدًا رَكِبَ اِلٰى قَصْرِهٖ بِالْعَقِيْقِ فَوَجَدَ عَبْدًا يَقْطَعُ شَجَرًا اَوْ يَخْبِطُهٗ فَسَلَبَهٗ فَلَمَّا رَجَعَ سَعْدٌ جَآءَهٗ اَهْلُ الْعَبْدِ فَكَلَّمُوْهُ اَنْ يَرُدَّ عَلٰى غُلَامِهِمْ اَوْ عَلَيْهِمْ مَا اَخَذَ مِنْ غُلَامِهِمْ فَقَالَ مَعَاذَ اللّٰهِ اَنْ اَرُدَّ شَيْئًا نَفَّلَنِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَ اَبٰى اَنْ يَّرُدَّ عَلَيْهِمْ (رواه مسلم) (مسلم الحديث رقم (٤٦١۔ ١٣٦٤) واحمد فى المسند ١/ ١٦٨)

سیدنا عامر بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سعد رضی اللہ عنہ اپنے محل کی طرف سوار ہوئے جو کہ عقیق میں تھا تو انہوں نے ایک غلام کو پایا کہ درخت کاٹتا تھا یا اس کے پتے جھاڑتا تھا' تو ❶ چھین لئے سعد رضی اللہ عنہ نے اس غلام کے کپڑے اور جب سعد واپس آئے تو ان کے پاس غلام کے مالک آئے' اور ان سے گفتگو کی کہ واپس کر دیں ان کے غلام پر یا ان پر اس چیز کو کہ ان کے غلام سے لی ہے' سعد رضی اللہ عنہ نے کہا' اللہ کی پناہ کہ میں اس چیز کو واپس دوں کہ مجھ کو رسول اللہ ﷺ نے دلوائی ہے اور نہ (اس بات کو) مانا یہ کہ ان کو واپس کر دیں۔'' (مسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ پس چھین لئے الخ ابن قیم رحمہ اللہ نے کہا تعجب ہے ان پر جنہوں نے سنت صحیحہ صریحہ محکمہ کو جس کو بیس سے زیادہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے روایت کیا ہے اور اس کا نبی ﷺ کے ایک متشابہ قول سے معارضہ کیا کہ آپ نے فرمایا اے ابو عمیر! کہاں گئی بلبل اور پھر اس کے کئی ایک جواب دیئے ہیں جن کے بیان کرنے کا یہ محل نہیں ہے اور ثابت کر دکھایا کہ حرم مدینہ بھی مثل حرم مکہ کے ہے۔

٢٧٣٤- (٨) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْمَدِيْنَةَ وُعِكَ اَبُوْ بَكْرٍ وَبِلَالٌ فَجِئْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَاَخْبَرْتُهٗ فَقَالَ ((اَللّٰهُمَّ حَبِّبْ اِلَيْنَا الْمَدِيْنَةَ كَحُبِّنَا مَكَّةَ اَوْ اَشَدَّ وَصَحِّحْهَا وَبَارِكْ لَنَا فِيْ صَاعِهَا وَمُدِّهَا وَانْقُلْ حُمَّاهَا فَاجْعَلْهَا بِالْجُحْفَةِ))۔ (متفق عليه) (البخارى الحديث رقم ١٨٨٩ ومسلم الحديث رقم (٤٨٠۔ ١٣٧٦)' والموطا الحديث رقم ١٤ من كتاب الجامع واحمد فى المسند ٦/ ٥٦)

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ مدینہ میں آئے تو ابوبکر اور بلال رضی اللہ عنہما کو بخار ہو گیا' پھر میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی اور آپ کو خبر دی' تو آپ نے فرمایا: ''الٰہی محبوب کر تو طرف ہماری مدینہ کو مثل محبت ہماری مکہ کی' بلکہ اس سے زیادہ تر' مدینہ کی آب و ہوا کو تو درست کر اور ہمارے لیے اس کے صاع اور اس کے مد میں برکت دے اور اس کے بخار کو نکال ❶ اور اس کو جحفہ میں رکھ۔'' (بخاری' مسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ اور اس کو جحفہ میں رکھا الخ نبی ﷺ کی دعا سے وہ بلا دفع ہوئی جحفہ مدینہ سے چھ کوس پر ایک جگہ ہے وہاں یہود رہتے تھے مدینہ کی بیماری نبی ﷺ کی دعا سے جاتی رہی اور جحفہ ساتھ ضم جیم معجمہ اور سکون حاء حطی کے ہے۔

٢٧٣٥- (٩) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ فِيْ رُؤْيَا

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے نبی ﷺ کے مدینہ کے بارہ میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



النَّبِیِّ ﷺ فِی الْمَدِیْنَةِ رَاَیْتُ امْرَاَةً سَوْدَآءَ ثَائِرَةَ الرَّأْسِ خَرَجَتْ مِنَ الْمَدِیْنَةِ حَتّٰی نَزَلَتْ مَهْیَعَةَ فَتَاَوَّلْتُهَا اَنَّ وَبَآءَ الْمَدِیْنَةِ نُقِلَ اِلٰی مَهْیَعَةِ وَهِیَ الْجُحْفَةُ۔ (رواہ البخاری) (البخاری الحدیث رقم ۷۰۳۹ والترمذی الحدیث رقم ۲۲۹۰ وابن ماجه الحدیث رقم ۳۹۲۴ والدارمی الحدیث رقم ۲۱۶۱ واحمد فی المسند ۲/ ۱۰۷)

خواب دیکھنے کے متعلق روایت ہے' آپ نے فرمایا کہ میں نے ایک کالی عورت دیکھی پراگندہ بال مدینہ سے نکلی یہاں تک کہ مہیعہ میں اتری پس میں نے اس کی تعبیر یہ ٹھہرائی کہ تحقیق مدینہ کی وباء مہیعہ ❶ کی طرف نقل کی گئی کہ نام اس کا جحفہ ہے (بخاری)

**فوائد الحدیث:** ❶ مہیعہ کی طرف الخ مہیعہ جحفہ کا نام ہے جو مدینہ سے چھ کوس پر ہے جب سے نبی ﷺ نے دعا کی اور یہ خواب دیکھا تو وہاں سے وبا جاتی رہی اور جحفہ میں جا پڑی۔

۲۷۳۶ - (۱۰) وَعَنْ سُفْیَانَ بْنِ اَبِیْ زُهَیْرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ یُفْتَحُ الْیَمَنُ فَیَاْتِیْ قَوْمٌ یَبُسُّوْنَ فَیَتَحَمَّلُوْنَ بِاَهْلِیْهِمْ وَمَنْ اَطَاعَهُمْ وَالْمَدِیْنَةُ خَیْرٌ لَّهُمْ لَوْ كَانُوْا یَعْلَمُوْنَ وَیُفْتَحُ الشَّامُ فَیَاْتِیْ قَوْمٌ یَبُسُّوْنَ فَیَتَحَمَّلُوْنَ بِاَهْلِیْهِمْ وَمَنْ اَطَاعَهُمْ وَالْمَدِیْنَةُ خَیْرٌ لَّهُمْ لَوْ كَانُوْا یَعْلَمُوْنَ وَیُفْتَحُ الْعِرَاقُ فَیَاْتِیْ قَوْمٌ یَبُسُّوْنَ فَیَتَحَمَّلُوْنَ بِاَهْلِیْهِمْ وَمَنْ اَطَاعَهُمْ وَالْمَدِیْنَةُ خَیْرٌ لَّهُمْ لَوْ كَانُوْا یَعْلَمُوْنَ۔ (متفق علیه) (البخاری الحدیث رقم ۱۸۷۵ ومسلم الحدیث رقم (۴۹۷-۱۳۸۸) والموطا الحدیث رقم ۷ من کتاب الجامع واحمد فی المسند ۵/ ۲۲۰)

سیدنا سفیان بن ابوزہیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا' آپ فرماتے تھے: ''یمن فتح کیا جائے گا' تو ایک قوم آئے گی' وہ اپنے اہل اور اپنے تابعداروں کے ساتھ کوچ کریں گے اور اگر وہ جانیں تو مدینہ ان کے لیے بہتر ہوگا اور شام فتح کیا جائے گا' پھر ایک قوم آئے گی اور چلے گی وہ اپنے اہل اور اپنے تابعداروں کے ساتھ کوچ کرے گی' اگر وہ سمجھیں ❶ تو ان کے لیے مدینہ بہتر ہوگا' اور عراق فتح کیا جائے گا پس ایک قوم آئے گی چلے گی وہ اپنے اہل اور اپنے تابعداروں کے ساتھ کوچ کرے گی اور اگر وہ سمجھیں تو ان کے لیے مدینہ بہتر ہوگا۔'' (بخاری و مسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ اگر وہ سمجھیں الخ یعنی بعد فتح اسلام کے لوگ مدینہ کی رہائش چھوڑ کر یمن اور شام اور عراق میں مع اپنے گھر بار کے جا بسیں گے حالانکہ نبی ﷺ کا جوار چھوڑنا اور مدینہ کی برکات سے محروم رہنا ان کے حق میں بہتر نہیں' اس حدیث میں رسول اللہ ﷺ کے چند معجزے ہیں اول یہ کہ آپ نے شام' عراق اور یمن کی فتح کی خبر دی اور ویسا ہی ہوا کہ خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم کے ہاتھ پر یہ ممالک فتح ہوئے اور مصداق خلافت راشدہ یہی لوگ ٹھہرے اور مواعید الٰہی ان کے ہاتھ پر پورے ہوئے۔ دوسرا یہ کہ لوگ ان ممالک میں جا بسیں گے اور اپنے اہل وعیال کو لے جائیں گے اور ایسا ہی ہوا۔ تیسرا یہ کہ مفتوح ہونا ان بلاد کا اسی ترتیب سے ہوگا کہ پہلے یمن' پھر شام اور پھر عراق اور اسی ترتیب سے یہ شہر فتح ہوئے اور اس روایت سے بڑی فضیلت سکونت مدینہ طیبہ کی ثابت ہوئی۔

۲۷۳۷ - (۱۱) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اللّٰهِ ﷺ اُمِرْتُ بِقَرْيَةٍ تَاْكُلُ الْقُرٰى يَقُوْلُوْنَ يَثْرِبُ وَهِيَ الْمَدِيْنَةُ تَنْفِي النَّاسَ كَمَا يَنْفِي الْكِيْرُ خَبَثَ الْحَدِيْدِ۔ (متفق عليه) (البخاری الحديث رقم ۱۸۷۱ ومسلم الحديث رقم (۴۸۸۔ ۱۳۸۲) والترمذی الحديث رقم ۳۹۲۰ والموطا الحديث رقم ۵ من كتاب الجامع واحمد فی المسند ۲/ ۳۸۴)

فرمایا: ''حکم کیا گیا ہوں میں ایسی بستی میں ہجرت کرنے کے ساتھ کہ جو تمام بستیوں کو کھائے ❶ گی اس کو یثرب کہتے ❷ ہیں اور وہ مدینہ ہے' وہ دور کرتا ہے برے آدمیوں کو جیسے بھٹی لوہے کا میل دور کرتی ہے۔'' (بخاری ومسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ جو تمام بستیوں کو کھائے گی الخ یعنی فتح اسلام کو ہو گی تمام شہر مدینہ کے تابع ہوں گے۔ ❷ اس کو یثرب کہتے ہیں اور وہ مدینہ ہے الخ مدینہ کا پہلا نام یثرب تھا' نبی ﷺ نے نام بدل ڈالا اس لئے کہ مدینہ تعظیم پر دلالت کرتا ہے اور یثرب مذمت پر کیونکہ یثرب مذمت اور ملامت کرنے کو کہتے ہیں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ''لا تثريب عليكم اليوم''۔

۲۷۳۸ - (۱۲) وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى سَمَّى الْمَدِيْنَةَ طَابَةَ۔ (مسلم) (مسلم الحديث رقم ۴۹۱۔ ۱۳۸۵) واحمد فی المسند ۵/ ۱۰۸)

سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا' آپ فرماتے تھے کہ: ''اللہ تعالیٰ نے مدینہ کا نام طابہ ❶ رکھا ہے۔'' (مسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ یعنی مدینہ پاک ہے اس میں ناپاکی نہیں ایک گنوار مسلمان ہوا پھر جب بیمار پڑا تو مرتد ہو کر مدینہ سے نکل گیا تو اس وقت نبی ﷺ نے فرمایا کہ مدینہ پاک ہے ناپاک کو رہنے نہیں دیتا اور اگلی حدیث اس کی تفسیر ہے اور مدینہ کو طابہ فرمایا یعنی پاکیزہ کہ نجاسات شرک اور خباثات کفر سے پاک ہے یا طیب عیش وہاں حاصل ہے اور طیبہ بھی اسی معنی سے فرمایا جو کہ دوسری حدیث میں ہے۔

۲۷۳۹ - (۱۳) وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّ اَعْرَابِيًّا بَايَعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَاَصَابَ الْاَعْرَابِيَّ وَعْكٌ بِالْمَدِيْنَةِ فَاَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ! اَقِلْنِيْ بَيْعَتِيْ فَاَبٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ جَآءَهُ فَقَالَ اَقِلْنِيْ بَيْعَتِيْ فَاَبٰى ثُمَّ جَآءَهُ فَقَالَ اَقِلْنِيْ بَيْعَتِيْ فَاَبٰى فَخَرَجَ الْاَعْرَابِيُّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّمَا الْمَدِيْنَةُ كَالْكِيْرِ تَنْفِيْ خَبَثَهَا وَتَنْصَعُ طَيِّبَهَا۔ (متفق عليه) (البخاری الحديث رقم ۱۸۸۳ ومسلم الحديث رقم (۴۸۹۔ ۱۳۸۳) والنسائی الحديث رقم ۴۱۸۵ و الموطا الحديث رقم ۴ من كتاب الجامع واحمد فی المسند ۳/ ۳۰۶)

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک اعرابی نے رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی اور اعرابی کو مدینہ میں بخار ہو گیا تو وہ نبی ﷺ کے پاس آیا اور کہا' اے محمد (ﷺ)! مجھ کو میری بیعت واپس کر دیجئے' رسول اللہ ﷺ نے انکار کیا' پھر وہ دوبارہ آپ کے پاس آیا اور کہا کہ مجھ کو میری بیعت واپس کر دیجئے تو آپ نے انکار کیا' پھر آپ کے پاس آیا اور کہا کہ مجھ کو میری بیعت واپس کر دیجئے تو آپ نے انکار کیا' پھر اعرابی نکل گیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سوائے اس کے نہیں کہ مدینہ مانند بھٹی کے ہے جو اپنی میل کو دور کرتا ہے اور اپنے ❶ اچھے کو خالص کرتا ہے۔''

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



**فوائد الحدیث:** ❶ اپنے اچھے کوالخ یہ بات یا تو آپ ﷺ کے دور میں تھی کہ مدینہ ناپاک کو رہنے نہیں دیتا تھا یا آخری دور میں ہوگی جیسے اگلی حدیث میں اس کی صراحت ہے۔

٢٧٤٠ - (١٤) وَعَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی تَنْفِی الْمَدِیْنَةُ شِرَارَهَا کَمَا یَنْفِی الْکِیْرُ خَبَثَ الْحَدِیْدِ۔ (رواه مسلم) (مسلم الحدیث رقم (٤٨٧۔ ١٣٨١)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ مدینہ اپنے شریروں کو دور کرے گا جیسے کہ بھٹی لوہے کا میل دور کرتی ہے۔'' (مسلم)

٢٧٤١ - (١٥) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلٰی اَنْقَابِ الْمَدِیْنَةِ مَلَآئِکَةٌ لَّا یَدْخُلُهَا الطَّاعُوْنُ وَلَا الدَّجَّالُ۔ (متفق علیه) (البخاری الحدیث رقم ١٨٨٠ ومسلم الحدیث رقم (٤٨٥۔ ١٣٧٩) والترمذی الحدیث رقم ٢٢٤٢ والموطا الحدیث رقم ١٦ من کتاب الجامع واحمد فی المسند ٣/ ٣٩٣)

انہی (سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مدینہ کے راہوں پر فرشتے نگہبان ہیں' اس میں طاعون ❶ کی بیماری اور دجال داخل نہیں ہوں گے۔'' (بخاری مسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ اس میں طاعون کی بیماری الخ طاعون ایک بیماری ہے اور وہ مدینہ میں نہیں ہوتی یہ ہمارے نبی ﷺ کا صریح معجزہ ہے۔

٢٧٤٢ - (١٦) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَیْسَ مِنْ بَلَدٍ اِلَّا سَیَطَأُهُ الدَّجَّالُ اِلَّا مَکَّةَ وَالْمَدِیْنَةَ لَیْسَ نَقْبٌ مِّنْ اَنْقَابِهَا اِلَّا عَلَیْهِ الْمَلٰئِکَةُ صَآفِّیْنَ یَحْرُسُوْنَهَا فَیَنْزِلُ السَّبْخَةَ فَتَرْجُفُ الْمَدِیْنَةُ بِاَهْلِهَا ثَلٰثَ رَجَفَاتٍ فَیَخْرُجُ اِلَیْهِ کُلُّ کَافِرٍ وَّمُنَافِقٍ۔ (متفق علیه) (البخاری الحدیث رقم ١٨٨١ ومسلم الحدیث رقم (٤٩٤۔ ١٣٨٧) وابن ماجه الحدیث رقم ٣١١٤)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کوئی شہر نہیں مگر اس کو ❶ دجال پامال کرے گا سوائے مکہ اور مدینہ کے' کوئی راستہ مدینہ کے راستوں سے نہیں مگر اس پر فرشتے صف باندھے ہوئے اس کی نگہبانی کرتے ہیں' پس دجال شور والی زمین میں اترے گا' تو ہلے گا مدینہ اپنے رہنے والوں کے ساتھ تین مرتبہ ہلنا' پھر ہر کافر و منافق دجال کی طرف نکلے گا۔'' (بخاری ومسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ مگر اس کو دجال پامال کرے گا الخ یعنی سب جگہ اس کا عمل دخل ہوگا۔

٢٧٤٣ - (١٧) وَعَنْ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا یَکِیْدُ اَهْلَ الْمَدِیْنَةِ اَحَدٌ اِلَّا انْمَاعَ کَمَا یَنْمَاعُ الْمِلْحُ فِی الْمَآءِ۔ (متفق علیه) (البخاری الحدیث رقم ١٨٧٧ ومسلم الحدیث رقم (٤٩٤۔ ١٣٨٧) وابن ماجه الحدیث رقم ٣١١٤)

سیدنا سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''نہیں مکر کرے گا مدینہ والوں سے کوئی مگر کہ حل ہو جائے گا جیسا کہ نمک پانی میں حل ہو جاتا ❶ ہے۔'' (بخاری مسلم)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



**فوائد الحدیث:** ❶ کہ نمک پانی میں حل ہو جاتا ہے الخ یہ فرمانا آپ کا سچ ہوا مسلم بن عقبہ جس نے مدینہ پر حملہ کیا تھا مدینہ سے لوٹتے وقت مرا اور یزید جس نے مدینہ پر حملہ کرایا چند ہی روز میں تباہ و برباد ہوا۔ اللہ تعالیٰ نے اس نالائق سے ایسا بدلہ لیا کہ چند ہی روز میں اس کو اور اس کی قوم کو سمیٹ لیا اس کی قبر کھودی گئی اس کے بزرگوں کی بھی قبریں کھودی گئیں اور لاشیں نجاست میں پھینکی گئیں ہڈیاں جلائی گئیں یہ حدیث بھی ایک معجزہ ہے نبی ﷺ کا کہ جیسا فرمایا ویسا ہی ہوا۔

٢٧٤٤ - (١٨) وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ فَنَظَرَ اِلٰی جُدُرَاتِ الْمَدِيْنَةِ اَوْضَعَ رَاحِلَتَهُ وَاِنْ كَانَ عَلٰی دَآبَّةٍ حَرَّكَهَا مِنْ حُبِّهَا۔ (رواه البخاری) (البخاری الحدیث رقم ١٨٨٦ والترمذی الحدیث رقم ٣٤٤١ واحمد فی المسند ٣/ ١٥٩)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ جس وقت سفر سے آتے تو مدینہ کی دیواروں کی طرف دیکھتے اور اپنی سواری کو دوڑاتے اور اگر کسی اور جانور پر ہوتے تو بسبب محبت مدینہ کے اس کو جلد چلاتے۔ (بخاری)

٢٧٤٥ - (١٩) وَعَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ طَلَعَ لَهُ اُحُدٌ فَقَالَ هٰذَا جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَ نُحِبُّهُ اَللّٰهُمَّ اِنَّ اِبْرَاهِيْمَ حَرَّمَ مَكَّةَ وَاِنِّیْ اُحَرِّمُ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا۔ (متفق عليه) (البخاری الحدیث رقم ٧٣٣٣ ومسلم الحدیث رقم (٤٦٤ ـ ١٣٦٥) وابن ماجه الحدیث رقم ٣١١٥ والموطا الحدیث رقم ١٠ من كتاب الجامع واحمد فی المسند ٣/ ١٤٩)

انہی (سیدنا انس رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کو احد پہاڑ نظر آیا تو فرمایا: ”یہ پہاڑ ہے ہم کو دوست رکھتا ہے اور ہم اس کو دوست رکھتے ہیں' یاالٰہی! تحقیق ابراہیم (علیہ السلام) نے مکہ کو حرام کیا اور میں حرام کرتا ہوں اس جگہ کو کہ جو درمیان ❶ دونوں طرفوں سنگستان مدینہ کے ہے۔“ (بخاری و مسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ دونوں طرفوں سنگستان مدینہ کے ہے الخ یہ دو سنگستان مدینہ کی مشرقی اور مغربی حد ہیں الخ۔

٢٧٤٦ - (٢٠) عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اُحُدٌ جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ۔ (رواه البخاری) (البخاری الحدیث رقم ١٤٨٢ ومسلم الحدیث رقم (٥٠٤ ـ ١٣٩٣)

سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”احد پہاڑ ہے کہ ہم کو دوست ❶ رکھتا ہے اور ہم اس کو دوست رکھتے ہیں۔“ (بخاری)

**فوائد الحدیث:** ❶ ہم کو دوست رکھتا ہے الخ معلوم ہوا کہ جس دل میں نبی ﷺ کی محبت نہیں وہ پتھر سے سخت اور بدتر ہے اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ پہاڑوں کو بھی شعور و ادراک ہے۔

## اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ (دوسری فصل)

٢٧٤٧ - (٢١) عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ اَبِیْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ رَاَيْتُ سَعْدَ بْنَ اَبِیْ وَقَّاصٍ اَخَذَ رَجُلًا فِیْ حَرَمِ

سیدنا سلیمان بن ابوعبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے ایک شخص

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



الْمَدِيْنَةِ الَّذِىْ حَرَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَسَلَبَهٗ ثِيَابَهٗ فَجَآءَ مَوَالِيْهِ فَكَلَّمُوْهُ فِيْهِ فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ حَرَّمَ هٰذَا الْحَرَمَ وَقَالَ مَنْ اَخَذَ اَحَدًا يَصِيْدُ فِيْهِ فَلْيَسْلُبْهُ فَلَا اَرُدُّ عَلَيْكُمْ طُعْمَةً اَطْعَمَنِيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَلٰكِنْ اِنْ شِئْتُمْ دَفَعْتُ اِلَيْكُمْ ثَمَنَهٗ۔ (رواه ابوداؤد) (ابوداود الحديث رقم ٢٠٣٧ واحمد في المسند ١/ ١٧٠)

کو پکڑا جو مدینہ کے حرم میں شکار کرتا تھا' جس کو رسول اللہ ﷺ نے حرام ٹھہرایا' تو سعد رضی اللہ عنہ نے اس کے کپڑے چھین لئے' اس کے مالک آئے اور سعد سے رضی اللہ عنہ کلام کیا اس کے مقدمہ میں' تو سعد رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اسے رسول اللہ ﷺ نے حرام ٹھہرایا ہے حرم اور فرمایا: ''جو شخص کسی کو پکڑے کہ وہ اس میں شکار کرتا ہو تو اسے چاہئے کہ وہ اس کا اسباب چھین لے'' پس میں تم کو وہ چیز واپس نہیں کروں گا جو کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے دلوائی ہے' لیکن اگر تم چاہو تو میں تم کو اس کی قیمت دے دوں گا (ابوداؤد)

**حکم الحدیث**: یہ حدیث صحیح ہے۔

٢٧٤٨- (٢٢) وَعَنْ صَالِحٍ مَوْلٰى لِّسَعْدٍ اَنَّ سَعْدًا وَجَدَ عَبِيْدًا مِنْ عَبِيْدِ الْمَدِيْنَةِ يَقْطَعُوْنَ مِنْ شَجَرَةِ الْمَدِيْنَةِ فَاَخَذَ مَتَاعَهُمْ وَقَالَ يَعْنِىْ لِمَوَالِيْهِمْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَنْهٰى اَنْ يُّقْطَعَ مِنْ شَجَرِ الْمَدِيْنَةِ شَيْءٌ وَقَالَ مَنْ قَطَعَ مِنْهُ شَيْئًا فَلِمَنْ اَخَذَهٗ سَلَبُهٗ۔ (رواه ابو داؤد) (ابوداود الحديث رقم ٢٠٣٨)

سیدنا سعد رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام سیدنا صالح رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سعد رضی اللہ عنہ نے مدینہ کے غلاموں میں سے کئی غلام پائے جو کہ مدینہ کے درخت کاٹتے تھے' تو سعد رضی اللہ عنہ نے ان کا اسباب لے لیا اور کہا' یعنی غلاموں کے مالکوں کو' میں نے رسول اللہ ﷺ کو سنا آپ منع فرماتے تھے مدینہ کے درخت سے کچھ کاٹا جائے اور فرمایا: ''جو اس میں سے کچھ ❶ کاٹے تو اس کا اسباب اس شخص کے لیے ہے جو اس کو پکڑے۔'' (ابوداؤد)

**فوائد الحدیث**: ❶ ایک جماعت نے ان احادیث سے مدینہ کے حرم ہونے پر استدلال کیا ہے اور وہاں کا شکار حرام ہونے پر اور درخت توڑنے پر اور یہی مذہب ہے امام شافعی اور امام مالکؒ اور ان کے موافقین کا اور احناف نے دلیل لی ہے مدینہ کے شکار کے حلال ہونے پر حدیث ''یا ابا عمیر مافعل النغیر'' سے اور نغیر ایک چڑیا ہے کہ وہ سیدنا انس رضی اللہ عنہ کے بھائی کے پاس تھی اور وہ مرگئی تو آپ نے اس سے پوچھا کہ وہ کیا ہوئی' حالانکہ اس حدیث سے ان کا استدلال محض بے کار ہے اس لئے کہ احتمال ہے کہ وہ چڑیا ان احادیث کے فرمانے سے پہلے پکڑی گئی ہو جب شکار حرام نہ ہوا ہو' دوسرا احتمال یہ ہے کہ اس کو مدینہ کے حرم سے باہر سے پکڑ کر لائے ہوں اور جب ''نغیر'' کی حدیث میں احتمال ہوا تو قابل استدلال نہ رہی خصوصاً ان احادیث صحیحہ کے مقابلہ میں جن میں مدینہ کے حرم ہونے پر نص صریح ہے۔

٢٧٤٩- (٢٣) وَعَنِ الزُّبَيْرِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ صَيْدَ وَجٍّ وَّعِضَاهَهٗ حُرُمٌ مُحَرَّمٌ لِّلّٰهِ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ) وَقَالَ مُحْىِ السُّنَّةِ وَجٌّ ذَكَرُوْا اَنَّهَا مِنْ نَاحِيَةِ الطَّآئِفِ وَقَالَ الْخَطَّابِيُّ اَنَّهٗ بَدَلَ اَنَّهَا۔ (ابوداؤد

سیدنا زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''شکار وج کا اور درخت کانٹے دار اس کے حرام ہیں اور اللہ تعالیٰ کے ❶ لیے حرام کئے گئے ہیں۔'' (ابوداؤد) اور محی السنۃ نے کہا کہ علماء نے وج ذکر کیا کہ تحقیق وہ طائف کی ایک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



الحدیث رقم ۲۰۳۲ واحمد فی المسند ۱/ ۱۶۵) جانب ہے اور کہا خطابی نے لفظ انه بدل انها کے ہے۔

**حکم الحدیث**: اس کی سند ضعیف ہے۔

**فوائد الحدیث**: ❶ اللہ تعالیٰ کے لیے الخ اس حدیث کے مطابق امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ وج میں نہ شکار کیا جائے اور نہ اس کے درخت کاٹے جائیں اور احناف نے اس حدیث کا بھی خلاف کیا ہے اور یہ حدیث ان پر حجت ہے۔

۲۷۵۰ - (۲۴) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنِ اسْتَطَاعَ اَنْ يَّمُوْتَ بِالْمَدِيْنَةِ فَلْيَمُتْ بِهَا فَاِنِّىْ اَشْفَعُ لِمَنْ يَّمُوْتُ بِهَا۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ) وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ اِسْنَادًا۔ (الترمذی الحدیث رقم ۳۹۱۷ وابن ماجه الحدیث رقم ۳۱۱۲ واحمد فی المسند ۲/ ۷۴)

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص کہ طاقت رکھے کہ مدینہ میں مرے تو اسے چاہیے کہ وہ مدینہ میں مرے کیونکہ میں اس شخص کے لیے شفاعت ❶ کروں گا جو مدینہ میں مرے گا۔'' (ترمذی' احمد) اور کہا یہ حدیث حسن صحیح باعتبار سند کے غریب ہے۔

**حکم الحدیث**: اس کی سند صحیح ہے۔

**فوائد الحدیث**: ❶ شفاعت کروں گا الخ سبحان اللہ ہر مومن کو چاہیے کہ عمر کے آخری حصہ میں یا جب امراض کا ہجوم ہو اور موت کا احتمال ہو تو مدینہ میں چلا جائے اگر مدینہ کی نیت سے راہ میں بھی مر جائے تو امید ہے کہ حق تعالیٰ وہی ثواب دے گا۔

۲۷۵۱ - (۲۵) وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اٰخِرُ قَرْيَةٍ مِّنْ قُرَى الْاِسْلَامِ خَرَابًا الْمَدِيْنَةُ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ (الترمذی الحدیث رقم ۳۹۱۹)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''آخر بستی اسلام کی بستیوں سے خراب ہونے میں مدینہ ہوگا۔'' (ترمذی) اور کہا یہ حدیث حسن غریب ہے۔

**حکم الحدیث**: اس کی سند ضعیف ہے۔

۲۷۵۲ - (۲۶) وَعَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ اَوْحٰى اِلَيَّ اَيَّ هٰؤُلَاءِ الثَّلَاثَةِ نَزَلْتَ فَهِيَ دَارُ هِجْرَتِكَ الْمَدِيْنَةِ اَوِ الْبَحْرَيْنِ اَوْ قِنَّسْرِيْنَ۔ (رواه الترمذی) (الترمذی الحدیث رقم ۳۹۲۳)

سیدنا جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے میری طرف وحی کی کہ تم ان بستیوں میں سے جس بستی میں اترو گے' پس وہی تمہاری ہجرت کا گھر ہے' مدینہ یا بحرین ❶ یا قنسرین۔'' (ترمذی)

**فوائد الحدیث**: ❶ بحرین دریائے عمان میں ایک جزیرہ ہے اور قنسرین شام کے شہروں میں سے ایک شہر کا نام ہے۔

## اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ (تیسری فصل)

۲۷۵۳ - (۲۷) عَنْ اَبِىْ بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَدْخُلُ الْمَدِيْنَةَ رُعْبُ الْمَسِيْحِ

سیدنا ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''مدینہ میں کانے دجال کے داخل ہونے کا خوف نہیں' اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



الدَّجَّالِ لَهَا يَوْمَئِذٍ سَبْعَةُ أَبْوَابٍ عَلَى كُلِّ بَابٍ مَلَكَانِ۔ (رواه البخاری) (البخاری الحدیث رقم ۱۸۷۹ واحمد فی المسند ٥/ ٤٧)

دن ❶ مدینہ کے سات دروازے ہوں گے ❷ اور ہر دروازہ پر دو دو فرشتے ہوں گے۔'' (بخاری)

**فوائد الحدیث:** ❶ اس دن الخ یعنی دجال کے نکلنے کے دن۔ ❷ یعنی سات راستے ہوں گے۔

۲۷۵٤- (۲۸) عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اللّٰهُمَّ اجْعَلْ بِالْمَدِيْنَةِ ضِعْفَيْ مَا جَعَلْتَ بِمَكَّةَ مِنَ الْبَرَكَةِ۔ (متفق علیه) (البخاری الحدیث رقم ۱۸۸۵ ومسلم الحدیث رقم (٤٦٦۔ ۱۳٦۹)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''یاالٰہی! ❶ مدینہ میں اس سے دوچند برکت کر کہ جو تو نے مکہ میں کی۔'' (بخاری ومسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ کہ یاالٰہی الخ یعنی مدینہ کی روزی میں بہ نسبت مکہ کی روزی کے دوچند برکت دے۔

۲۷۵۵- (۲۹) وَعَنْ رَجُلٍ مِّنْ اٰلِ الْخَطَّابِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ زَارَنِيْ مُتَعَمِّدًا كَانَ فِيْ جِوَارِيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَمَنْ سَكَنَ الْمَدِيْنَةَ وَ صَبَرَ عَلٰى بَلَآئِهَا كُنْتُ لَهٗ شَهِيْدًا وَّ شَفِيْعًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَ مَنْ مَّاتَ فِيْ اَحَدِ الْحَرَمَيْنِ بَعَثَهُ اللّٰهُ مِنَ الْاٰمِنِيْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔

آل خطاب کے ایک شخص سے روایت ہے کہ نبی ﷺ فرمایا: ❶ ''جس شخص نے ارادۃً میری زیارت کی (تو) قیامت کے دن وہ میرے پڑوس میں ہوگا اور جو شخص کہ مدینہ میں رہا اور اس کی سختیوں پر صبر کیا تو میں اس کے لیے قیامت کے دن گواہ اور شفاعت کرنے والا ہوں گا اور جو شخص دونوں حرموں میں سے ایک میں مرے گا تو اس کو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن امن والوں میں سے اٹھائے گا۔''

**حکم الحدیث:** اس کی سند کمزور ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ فرمایا الخ ان احادیث سے بعض مالکیہ اور بعض ظاہریہ نے نبی ﷺ کی قبر شریف کی زیارت کے وجوب پر استدلال کیا ہے لیکن یہ دونوں احادیث اور دوسری جتنی احادیث اس باب میں وارد ہیں وہ تمام ضعیف بلکہ موضوع ہیں اور حدیث کی معتبر کتابوں میں ان کا کوئی نشان نہیں۔ ابن قدامہ نے اپنی کتاب ''الصارم المنکی علی نحر ابن سبکی'' میں ان تمام احادیث کو پرکھا ہے اور سب کا واہی ہونا ثابت کیا ہے' جمہور علماء کے نزدیک نبی ﷺ کی مرقد مبارک کی زیارت مستحب ہے اور اس میں کسی کا اختلاف نہیں ہے اور شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے اپنی تصنیفات اور فتاویٰ میں اس کا مستحب ہونا ذکر کیا ہے اور اس میں علماء کا خلاف بیان نہیں کیا۔

۲۷۵٦- (۳۰) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ مَرْفُوْعًا مَّنْ حَجَّ فَزَارَ قَبْرِيْ بَعْدَ مَوْتِيْ كَانَ كَمَنْ زَارَنِيْ فِيْ حَيَاتِيْ۔ (رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ)

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے کہ جس شخص نے حج کیا' پھر میرے مرنے کے بعد میری قبر کی زیارت کی تو وہ ہوگا مانند اس شخص کے جس نے میری زندگانی میں میری زیارت کی۔'' (بیہقی نے دونوں احادیث شعب الایمان میں نقل کی ہیں)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



**حکم الحدیث**: یہ روایت من گھڑت ہے۔

٢٧٥٧ - (٣١) وَعَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ جَالِسًا وَ قَبْرٌ يُحْفَرُ فَاطَّلَعَ رَجُلٌ فِي الْقَبْرِ فَقَالَ بِئْسَ مَضْجَعُ الْمُؤْمِنِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِئْسَمَا قُلْتَ قَالَ الرَّجُلُ إِنِّيْ لَمْ أُرِدْ هٰذَا إِنَّمَا أَرَدْتُ الْقَتْلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا مِثْلَ الْقَتْلِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مَا عَلَى الْأَرْضِ بُقْعَةٌ أَحَبُّ إِلَيَّ أَنْ يَكُوْنَ قَبْرِيْ بِهَا مِنْهَا ثَلٰثَ مَرَّاتٍ۔ (رَوَاهُ مَالِكٌ مُرْسَلًا) (الموطا الحديث رقم ٣٣ من كتاب الجهاد)

سیدنا یحییٰ بن سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ بیٹھے تھے اور ایک قبر کھودی جا رہی تھی تو ایک شخص نے قبر میں جھانکا اور کہا قبر مومن کی بہت بری خواب گاہ ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بری ہے وہ چیز جو تو نے کہی'' اس شخص نے کہا' میرا یہ منشا نہیں تھا بلکہ میرا مطلب یہ تھا کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں شہید ہونے سے بہتر کوئی چیز نہیں ہے' آپ نے فرمایا: ''واقعی اللہ تعالیٰ کی راہ میں شہید ہونے کے برابر کوئی چیز نہیں'' ❶ پھر فرمایا: ''زمین کا کوئی ٹکڑا مجھ کو اتنا محبوب نہیں کہ وہاں قبر ہو مدینہ سے۔'' آپ نے تین مرتبہ فرمایا۔ (مالک نے مرسل روایت کیا ہے)

**فوائد الحدیث**: ❶ نہیں ہے کوئی چیز الخ نبی ﷺ نے اس کی بات کو پسند فرمایا یعنی اس میں کچھ شک نہیں ہے کہ شہید ہونے کے برابر اور کوئی مرتبہ نہیں ہے لیکن مدینہ میں مرنا یہ بھی ایک قسم کی فضیلت ہے۔

٢٧٥٨ - (٣٢) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ بِوَادِي الْعَقِيْقِ يَقُوْلُ أَتَانِي اللَّيْلَةَ اٰتٍ مِنْ رَبِّيْ فَقَالَ صَلِّ فِيْ هٰذَا الْوَادِي الْمُبَارَكِ وَقُلْ عُمْرَةٌ فِيْ حَجَّةٍ وَ فِيْ رِوَايَةٍ وَ قُلْ عُمْرَةٌ وَّحَجَّةٌ (رواه البخاری) (البخاری حديث رقم ١٥٣٤ وابوداود حديث رقم ١٨٠٠ وابن ماجه حديث رقم ٢٩٧٦ واحمد فی المسند ١/ ٢٤)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا اور آپ وادی عقیق میں فرماتے تھے: میرے پاس آج کی رات میرے پروردگار کی طرف سے ایک آنے والا آیا اور کہا کہ اس مبارک وادی میں نماز پڑھ اور کہہ ❶ عمرہ حج میں۔'' اور ایک روایت میں ہے: ''کہہ عمرہ اور حج۔'' (بخاری)

**حکم الحدیث**: اس کی سند ضعیف ہے۔

**فوائد الحدیث**: ❶ اور کہہ عمرہ حج میں الخ یعنی کفار جو حج کے مہینہ میں عمرہ کرنا برا سمجھتے تھے یہ ان کا باطل خیال تھا عمرہ حج کے مہینہ میں داخل ہو گیا۔

❁❁❁

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



# كِتَابُ الْبُيُوْعِ

# خرید وفروخت کے مسائل

## بَابُ الْكَسْبِ وَ طَلَبِ الْحَلَالِ

## کسب اور طلب حلال کا بیان

### اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ (پہلی فصل)

۲۷۵۹- (۱) عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيْ كَرِبَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَكَلَ اَحَدٌ طَعَامًا قَطُّ خَيْرًا مِّنْ اَنْ يَّاْكُلَ مِنْ عَمَلِ يَدَيْهِ وَاِنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ دَاوٗدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ يَاْكُلُ مِنْ عَمَلِ يَدَيْهِ۔ (رواه البخاری) (البخاری الحدیث رقم ۲۰۷۲)

سیدنا مقدام بن معدی کرب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''نہیں کھایا کسی نے کوئی کھانا کبھی بہتر اس سے کہ جو کھائے وہ اپنے ہاتھوں کی کمائی سے اور اللہ کے نبی داؤد علیہ السلام اپنے ہاتھوں کے عمل ❶ سے کھاتے تھے۔'' (بخاری)

**فوائد الحدیث**: ❶ اپنے ہاتھوں کے عمل سے الخ داؤد علیہ السلام کا معمول تھا کہ رات کو گشت کرتے اور اپنا حال لوگوں سے پوچھتے پھرتے تھے اگر کوئی نامناسب بات معلوم ہوتی تو اس کو ترک کر دیتے' ایک رات ایک بوڑھی عورت سے پوچھا داؤد کیسا آدمی ہے؟ اس نے کہا' آدمی تو اچھا ہے لیکن ملک کے محصول سے کھاتا ہے تو اس وقت سے داؤد علیہ السلام نے محنت کرنا شروع کی اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے لوہے کو نرم کر دیا اور وہ اپنے ہاتھ سے اس کی زرہ بناتے اور بیچ کر کھاتے۔

۲۷۶۰- (۲) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ طَيِّبٌ لَا يَقْبَلُ اِلَّا طَيِّبًا وَاِنَّ اللّٰهَ اَمَرَ الْمُؤْمِنِيْنَ بِمَآ اَمَرَبِهِ الْمُرْسَلِيْنَ فَقَالَ يَآ اَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوْا مِنَ الطَّيِّبَاتِ وَاعْمَلُوْا صَالِحاً وَ قَالَ يَآاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُلُوْا مِنْ طَيِّبَاتِ مَارَزَقْنَاكُمْ ثُمَّ ذَكَرَ الرَّجُلَ يُطِيْلُ السَّفَرَ اَشْعَثَ اَغْبَرَ يَمُدُّيَدَيْهِ اِلَى السَّمَآءِ يَارَبِّ يَارَبِّ وَ مَطْعَمُهٗ حَرَامٌ وَ مَشْرَبُهٗ حَرَامٌ وَ مَلْبَسُهٗ حَرَامٌ و غُذِيَ بِالْحَرَامِ فَاَنّٰى يُسْتَجَابُ لِذٰلِكَ۔ (رواه مسلم) (مسلم الحدیث رقم

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ پاک ہے' نہیں ❶ قبول کرتا مگر پاک کو اور اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو اس چیز کے ساتھ حکم کیا جس کے ساتھ کہ رسولوں کو حکم کیا' فرمایا: اے رسولو! حلال رزق سے کھاؤ اور اچھے عمل کرو۔'' اور فرمایا: اے مومنو! حلال کھانوں سے کھاؤ جو کچھ کہ ہم نے تم کو دیا ہے۔'' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کا ذکر کیا کہ جو لمبا سفر کرتا ہے' پراگندہ بال اور پاؤں غبار آلودہ' آسمان کی طرف اپنے ہاتھوں کو لمبا کر کے کہتا ہے' اے میرے رب! اے میرے رب! حالانکہ اس کا کھانا حرام' اس کا پینا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



(٦٥۔١٠١٥) والترمذی الحدیث رقم ٢٩٨٩ والدارمی الحدیث رقم ٢٧١٧ واحمد فی المسند ٢/ ٣٢٨)

حرام اس کا پہننا حرام ہے اور حرام کے ساتھ پرورش کیا گیا' تو ❷ اس شخص کی دعا کہاں قبول کی جائے۔" (مسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ نہیں قبول کرتا مگر پاک کوالخ معلوم ہوا کہ حرام مال سے خیرات کرنا بے فائدہ بات ہے اللہ تعالیٰ اس کو قبول نہیں کرتا اس لیے کہ اللہ تعالیٰ پاک ہے' وہ ناپاک چیز کو کس طرح قبول کرے۔ ❷ پس کہاں الخ یعنی ہر چند مضطر اور مسافر رنج کش کی دعا قبول ہوتی ہے لیکن جب اس کا کھانا پینا اور گوشت پوست حرام مال کا ہوا تو دعا قبول ہونے کی کون سی صورت ہے' خواہ سفر حج کا ہو خواہ جہاد کا۔

٢٧٦١ - (٣) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ يَاْتِيْ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَا يُبَالِي الْمَرْءُ مَا اَخَذَ مِنْهُ اَمِنَ الْحَلَالِ اَمْ مِنَ الْحَرَامِ۔ (رواه البخاری) (البخاری الحدیث رقم ٢٠٥٩)

انہی (سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "لوگوں پر ایک زمانہ آئے گا کہ نہیں پرواہ کرے گا آدمی کس مال کے لینے سے' آیا حلال ❶ سے لیا ہے یا حرام سے؟" (بخاری)

**فوائد الحدیث:** ❶ آیا حلال الخ جیسے اس دور کا حال ہے کہ جس طرح کا مال ملتا ہے اسے سمیٹتے چلے جاتے ہیں گویا موت اور قیامت کی کوئی خبر نہیں ہے۔

٢٧٦٢ - (٤) وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْحَلَالُ بَيِّنٌ وَ الْحَرَامُ بَيِّنٌ وَ بَيْنَهُمَا مُشْتَبِهَاتٌ لَا يَعْلَمُهُنَّ كَثِيْرٌ مِّنَ النَّاسِ فَمَنِ اتَّقَى الشُّبُهَاتِ اِسْتَبْرَأَ لِدِيْنِهٖ وَعِرْضِهٖ وَ مَنْ وَّقَعَ فِي الشُّبُهَاتِ وَقَعَ فِي الْحَرَامِ كَالرَّاعِيْ يَرْعٰى حَوْلَ الْحِمٰى يُوْشِكُ اَنْ يَّرْتَعَ فِيْهِ اَلَا وَ اِنَّ لِكُلِّ مَلِكٍ حِمًى اَلَا وَ اِنَّ حِمَى اللّٰهِ مَحَارِمُهٗ اَلَا وَ اِنَّ فِي الْجَسَدِ مُضْغَةً اِذَا صَلَحَتْ صَلَحَ الْجَسَدُ كُلُّهٗ وَ اِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ كُلُّهٗ اَلَا وَ هِيَ الْقَلْبُ۔ (متفق عليه) (البخاری الحدیث رقم ٥٢ ومسلم الحدیث رقم (١٠٧-١٥٩٩) وابوداؤد الحدیث رقم ٣٣٢٩ والترمذی الحدیث رقم ١٢٠٥ والنسائی الحدیث رقم ٤٤٥٣ وابن ماجه الحدیث رقم ٣٩٨٤ والدارمی الحدیث رقم ٢٥٣١ واحمد فی المسند ٤/ ٢٦٧)

سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "حلال ❶ ظاہر ہے اور حرام ظاہر ہے اور حلال اور حرام کے درمیان مشتبہ چیزیں ہیں' بہت سے آدمی ان کو نہیں جانتے' جو شخص شبہ کی چیزوں سے بچا' اس نے اپنے دین کو اور اپنی آبرو کو پاک کیا اور جو شبہ کی چیزوں میں پڑا وہ حرام میں پڑ جائے گا چرواہے کی طرح کہ چراتا ہے گرد چراگاہ کے' قریب ہے کہ اس میں جانور چریں' خبردار ہو جاؤ! ہر بادشاہ کے لیے چراگاہ ہے' خبردار ہو جاؤ! چراگاہ اللہ کی حرام چیزیں ہیں' خبردار ہو جاؤ! آدمی کے بدن میں گوشت کا ایک ٹکڑا ہے' جس وقت وہ درست ہوتا ہے تو اس کا سارا بدن درست ہوتا ہے اور جس وقت وہ بگڑتا ہے تو اس کا سارا بدن بگڑتا ہے' خبردار ہو جاؤ! وہ ❷ ٹکڑا دل ہے۔" (بخاری' مسلم)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



**فوائد الحدیث:** ❶ حلال ظاہر ہے الخ دنیا کی تمام چیزوں کی تین اقسام ہیں حلال و حرام اور شبہ والی' جو چیزیں حلال ہیں وہ قرآن اور حدیث میں صاف کھلی اور سب مسلمانوں میں مشہور ہیں جیسے کھیتی' سوداگری' مزدوری' گائے' بکری' اونٹ' دودھ' شہد' میوے اور جو حرام ہیں وہ بھی مشہور ہیں جیسے ناحق قتل' شراب' سور' جوا' حرام کاری' چوری' دغابازی' جھوٹ اور اسی طرح دوسری چیزیں' ان کو سب حرام جانتے ہیں یہاں تک کہ جاہل بھی اور شبہ والی وہ چیز ہے جو حلال سے بھی مشابہت رکھتی ہے اور حرام سے بھی جیسے کسی چیز میں علما کا اختلاف ہو کوئی حلال بتلاتا ہو' کوئی حرام تو اس کو چھوڑ دے اس میں دین کا بچاؤ ہے اس لیے کہ شاید وہ حرام چیزوں میں گرفتار ہو جاتا ہے۔ ❷ وہ ٹکڑا دل ہے الخ یعنی جب دل میں ایمان رچا تو آنکھ' کان' ہاتھ' پاؤں سب خود بخود سنور جاتے ہیں اس لیے کہ دل تمام بدن کا بادشاہ ہے پھر اگر دل ہی بگڑ جائے تو سارا بدن بگڑ جاتا ہے' آنکھ عورتوں کو دیکھتی ہے' کان غیبت اور باجوں کی آواز پر بے ہوش ہیں' زبان لقمہ حرام چٹ رہی ہے موت کا اور نہ قیامت کا کچھ غم ہے نہ قیامت کا کچھ ڈر۔

٢٧٦٣ - (٥) وَعَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَمَنُ الْكَلْبِ خَبِيْثٌ وَ مَهْرُ الْبَغِيِّ خَبِيْثٌ وَكَسْبُ الْحَجَّامِ خَبِيْثٌ۔ (رواه مسلم) (مسلم الحديث رقم ٤١ ـ ١٥٦٨ وابوداؤد الحديث رقم ٣٤٢١ والترمذى الحديث رقم ١٢٧٥ و الدارمى الحديث رقم ٢٦٢١ واحمد فى المسند ٣/ ٤٦٤)

سیدنا رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کتے کی قیمت پلید ہے' زنا کار عورت کی خرچی (کمائی) حرام ہے اور پچھنے لگانے والے کی کمائی خبیث ❶ ہے۔ (مسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ خبیث ہے الخ اور اسی فصل کی آخری حدیث میں آئے گا کہ ابوطیبہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پچھنے لگائے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو کھجوروں کا ایک صاع دینے کا ارشاد فرمایا' تو ان احادیث کا خلاصہ یہ ہے کہ پچھنے لگانے والے کی اجرت محض حرام نہیں ہے بلکہ اس میں ایک قسم کی کراہت ہے اس کا صرف کرنا اپنے کھانے پینے میں مناسب نہیں ہے بلکہ جانوروں کی خوراک میں صرف کرنا بہتر ہے جیسے اسی باب کی فصل ثانی میں آئے گا کہ محیصہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پچھنے لگانے والے کی کمائی کی بابت پوچھا تو آپ نے منع کیا' انہوں نے ضرورت بیان کی تو فرمایا: پانی لانے کے اونٹوں کو کھلا دے اب تعارض نہ رہا۔

٢٧٦٤ - (٦) وَعَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدِنِ الْاَنْصَارِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَ مَهْرِ الْبَغِيِّ وَحُلْوَانِ الْكَاهِنِ۔ (متفق عليه) (البخارى الحديث رقم ٢٢٣٧ ومسلم الحديث رقم ٣٩ ـ ١٥٦٧ وابوداؤد الحديث رقم ٣٤٢٨ والترمذى الحديث رقم ١٢٧٦ والنسائى الحديث رقم ٤٦٦٦ وابن ماجه الحديث رقم ٢١٥٩ والدارمى الحديث رقم ٢٥٦٨ والموطا الحديث رقم ٦٨ من كتاب البيوع

سیدنا ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ''کتے کی قیمت سے منع کیا' زانیہ عورت کی خرچی (کمائی) اور کاہن ❶ کی اجرت سے منع فرمایا ہے۔'' (بخاری' مسلم)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



واحمد فی المسند ۲/ ۱۱۸)

**فوائد الحدیث:** ❶ کاہن کی اجرت سے الخ کاہن شامل ہے رمال' جفار' پنڈت وغیرہ سب کو جو آئندہ کی خبر بتلائے۔

۲۷۶۵ – (۷) وَعَنْ اَبِیْ جُحَیْفَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنْ ثَمَنِ الدَّمِ وَ ثَمَنِ الْکَلْبِ وَ کَسْبِ الْبَغِیِّ وَلَعَنَ اٰکِلَ الرِّبَا وَ مُوْکِلَهٗ وَ الْوَاشِمَةَ وَ الْمُسْتَوْشِمَةَ وَالْمُصَوِّرَ۔(رواه البخاری) (البخاری الحدیث رقم ۲۲۳۸ واحمد فی المسند ۲/ ۳۰۹)

سیدنا ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خون کی قیمت ❶ کتے کی قیمت اور زانیہ عورت کی خرچی (کمائی) سے منع فرمایا اور سود لینے والے' سود دینے والے' جسم گودنے والی' ❷ گدوانے والی اور مصور پر لعنت کی۔ (بخاری)

**فوائد الحدیث:** ❶ خون کی قیمت سے الخ خون کے بیچنے سے پچھنے لگانے پر اجرت لینا مراد ہے۔

❷ یعنی بدن میں سوئی سے سرمہ یا نیل وغیرہ بھرنا' لوگ پیشانی یا رخساروں یا ہاتھوں پر مختلف تصویریں بنواتے ہیں۔

۲۷۶۶ – (۸) وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ عَامَ الْفَتْحِ وَ هُوَ بِمَکَّةَ اَنَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ حَرَّمَ بَیْعَ الْخَمْرِ وَ الْمَیْتَةِ وَ الْخِنْزِیْرِ وَالْاَصْنَامِ فَقِیْلَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَیْتَ شُحُوْمَ الْمَیْتَةِ فَاِنَّهٗ تُطْلٰی بِهَا السُّفُنُ وَ یُدْهَنُ بِهَا الْجُلُوْدُ وَیَسْتَصْبِحُ بِهَا النَّاسُ فَقَالَ لَا هُوَحَرَامٌ ثُمَّ قَالَ عِنْدَ ذٰلِكَ قَاتَلَ اللّٰهُ الْیَهُوْدَ اِنَّ اللّٰهَ لَمَّا حَرَّمَ شُحُوْمَهَا اَجْمَلُوْهُ ثُمَّ بَاعُوْهُ فَاَکَلُوْا ثَمَنَهٗ۔ (متفق علیه) (البخاری الحدیث رقم ۲۲۳۶ ومسلم الحدیث رقم (۷۱۔ ۱۵۸۱) وابوداوٗد الحدیث رقم ۳۴۸۶ والترمذی الحدیث رقم ۱۲۹۷ والنسائی الحدیث رقم ۴۲۵۶)

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فتح مکہ کے سال سنا اور آپ مکہ میں تھے آپ نے فرمایا کہ اللہ اور اس کے رسول نے شراب' مردار' سور اور بتوں کا بیچنا حرام کیا۔ پس کہا گیا' اے اللہ کے رسول! ہم کو مردار کی چربی کے متعلق خبر دیجئے' کیونکہ وہ ملی جاتی ہیں کشتیوں پر اور چکنے کئے جاتے ہیں اس کے ساتھ چمڑے اور اس کے ساتھ لوگ چراغ جلاتے ہیں تو آپ نے فرمایا: ''اس سے ایسا نفع اٹھانا جائز نہیں' وہ حرام ہے' پھر اسی وقت فرمایا: لعنت کرے اللہ تعالیٰ یہودیوں پر کیونکہ جب اللہ تعالیٰ نے جانوروں کی چربیاں حرام کیں تو وہ چربی کو پگھلاتے' پھر اس کو بیچتے' پھر ❶ اس کی قیمت کھاتے تھے۔'' (بخاری' مسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ پھر اس کی قیمت کھاتے الخ ظاہر میں انہوں نے یہ حیلہ کیا کہ چربی نہیں کھائی اور اس کی قیمت کھائی لیکن اللہ تعالیٰ دلوں کی باتیں جانتا ہے اور کیا عجب ہے کہ حیلہ کرنے والوں کو اصل گناہ کرنے والوں سے زیادہ عذاب ہو۔

۲۷۶۷ – (۹) وَعَنْ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَاتَلَ اللّٰهُ الْیَهُوْدَ حُرِّمَتْ عَلَیْهِمُ الشُّحُوْمُ فَجَمَلُوْهَا فَبَاعُوْهَا۔ (متفق علیه) (البخاری الحدیث رقم ۲۲۲۳' مسلم الحدیث رقم ۷۲-۱۵۸۲'

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ یہود کو مارے' ان پر چربیاں حرام کی گئیں' تو انہوں نے ان کو پگھلایا اور ان کو بیچا۔'' (بخاری' مسلم)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



النسائی الحدیث رقم ٤٢٥٧ والدارمی الحدیث رقم ٢١٠٤ واحمد فی المسند ١/ ٢٥)

٢٧٦٨- (١٠) وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَالسِّنَّوْرِ۔ (رواه مسلم) (مسلم الحدیث رقم (٤٢ـ ١٥٦٩) وابوداوٗد الحدیث رقم ٣٤٧٩ والترمذی الحدیث رقم ١٢٧٩ وابن ماجه الحدیث رقم ٢١٦١ والدار قطنی الحدیث رقم ٢٧١ من کتاب البیوع)

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتے اور ❶ بلی کی قیمت سے منع کیا۔ (مسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ اور بلی کی قیمت سے الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بلی کی بیع درست نہیں اور جنہوں نے اس کے خلاف کہا اور بلی کی بیع کو درست کہا ہے تو ان پر یہ حدیث حجت ہے اور کتا خواہ شکاری ہو خواہ غیر شکاری ائمہ ثلاثہ اور جمہور کے نزدیک اس کی بیع مطلقاً جائز نہیں ہے جبکہ نسائی نے روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کتے کی قیمت سے منع کیا مگر شکاری کتے کی (قیمت سے نہیں)۔

٢٧٦٩- (١١) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ حَجَمَ اَبُوْطَيْبَةَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَلَهٗ بِصَاعٍ مِنْ تَمْرٍ وَ اَمَرَ اَهْلَهٗ اَنْ يُخَفِّفُوْا عَنْهُ مِنْ خَرَاجِهٖ۔ (متفق عليه) (البخاری الحدیث رقم ٢١٠٢ ومسلم الحدیث رقم (٦٤ـ ١٥٧٧) وابوداوٗد الحدیث رقم ٣٤٢٤ والترمذی الحدیث رقم ١٢٧٨ والموطا الحدیث رقم ٢٦ من کتاب الاستئذان واحمد فی المسند ٣/ ١٧٤)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' ابوطیبہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پچھنے لگائے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لئے کھجوروں سے ایک صاع دینے کا حکم کیا اور اس کے مالکوں کو حکم فرمایا کہ "اس سے اس کے خراج سے تخفیف کریں۔" (بخاری' مسلم)

## اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ (دوسری فصل)

٢٧٧٠- (١٢) عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم اِنَّ اَطْيَبَ مَآ اَكَلْتُمْ مِنْ كَسْبِكُمْ وَ اِنَّ اَوْلَادَ كُمْ مِنْ كَسْبِكُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَ ابْنُ مَاجَةَ وَفِيْ رِوَايَةِ اَبِيْ دَاوٗدَ وَالدَّارِمِيِّ اِنَّ اَطْيَبَ مَآ اَكَلَ الرَّجُلُ مِنْ كَسْبِهٖ وَاِنَّ وَلَدَهٗ مِنْ كَسْبِهٖ. (الترمذی الحدیث رقم ١٣٥٨ والنسائی الحدیث رقم ٤٤٥٠ وابن ماجه الحدیث رقم ٢٢٩٠ و الدارمی الحدیث رقم ٢٥٣٧ واحمد فی المسند ٦/ ١٦٢)

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "بہترین اس چیز کی کہ جو کھاتے ہو تم' وہ چیز ہے کہ جو تمہارے کسب سے حاصل ہو اور تحقیق اولاد تمہاری تمہارے کسب سے ہے۔" (ترمذی' نسائی' ابن ماجہ) اور ابوداؤد اور دارمی کی ایک روایت میں ہے "بہترین اس چیز کی کہ آدمی نے کھائی ہے وہ چیز ہے جو اس کے کسب سے حاصل ہو اور اولاد اس کی اس کے کسب ❶ سے ہے۔"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



**حکم الحدیث:** یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ اس کے کسب سے ہے الخ اگر والدین محتاج ہوں تو ان کا خرچ اولاد پر واجب ہے جب وہ خود کمانے کے قابل نہ ہوں اور اگر محتاج یا عاجز نہ ہوں تو پھر بھی اولاد کے مال سے کھا سکتے ہیں اور مطلب یہ ہے کہ والدین کے لئے اولاد کا مال بھی حلال اور طیب ہے اور اولاد کا مال اپنے کمائے ہوئے مال کی طرح ہے۔

٢٧٧١ - (١٣) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَكْسِبُ عَبْدٌ مَالَ حَرَامٍ فَيَتَصَدَّقُ مِنْهُ فَيُقْبَلُ مِنْهُ وَ لَا يُنْفِقُ مِنْهُ فَيُبَارَكُ لَهُ فِيْهِ وَلَا يَتْرُكُهُ خَلْفَ ظَهْرِهٖ اِلَّا كَانَ زَادَهٗ اِلَى النَّارِ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَمْحُو السَّيِّئَ بِالسَّيِّئِ وَلٰكِنْ يَمْحُو السَّيِّئَ بِالْحَسَنِ اِنَّ الْخَبِيْثَ لَا يَمْحُو الْخَبِيْثَ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَ كَذَافِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ) (البغوی الحدیث رقم ٢٠٣٠ واحمد فی المسند ١/ ٣٨٧)

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''نہیں کماتا بندہ مال حرام' پھر اس سے صدقہ کرے پھر ❶ اس سے قبول کیا جائے اور نہیں ❷ خرچ کرتا مال ❸ حرام میں سے' پھر برکت دی جائے اس کے لیے اس مال میں اور نہیں چھوڑتا اپنے پیچھے حرام مال مگر یہ کہ اس کا توشہ آگ کی طرف ہوتا ہے' تحقیق اللہ تعالیٰ ساتھ برائی کو برائی سے دور نہیں کرتا لیکن برائی کو بھلائی کے ساتھ ❹ دور کرتا ہے تحقیق پلید مال پلیدی کو دور نہیں کرتا۔'' (احمد اور اسی طرح شرح السنہ میں ہے۔)

**حکم الحدیث:** اس کی سند ضعیف ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ پھر اس سے قبول کیا جائے الخ یعنی حرام مال میں سے اگر صدقہ دے تو قبول نہیں ہوتا۔ ❷ اور نہیں خرچ الخ یعنی اپنے نفس پر۔ ❸ یعنی حرام مال میں سے جو خرچ کرے اس میں برکت نہیں ہوتی۔ ❹ یعنی بلکہ حلال مال برائی کو دور کرتا ہے۔

٢٧٧٢ - (١٤) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ لَحْمٌ نَبَتَ مِنَ السُّحْتِ وَكُلُّ لَحْمٍ نَبَتَ مِنَ السُّحْتِ كَانَتِ النَّارُ اَوْلٰى بِهٖ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَ الدَّارِمِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ۔) (الدارمی الحدیث رقم ٢٧٧٦ واحمد فی المسند ٣/ ٣٢١ والبیہقی فی شعب الایمان ٥/ ٥٦ الحدیث رقم ٥٧٦١)

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بہشت میں وہ گوشت داخل نہیں ہوگا جو حرام کھانے سے تیار ہوا ہے اور جو گوشت حرام کھانے سے تیار ہوا تو دوزخ کی آگ اس کی زیادہ حق دار ہے۔'' (احمد' دارمی اور بیہقی نے شعب الایمان میں نقل کی)

**حکم الحدیث:** اس کی سند صحیح ہے۔

٢٧٧٣ - (١٥) وَعَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ حَفِظْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْ مَا يُرِيْبُكَ اِلٰى مَا لَا يُرِيْبُكَ فَاِنَّ الصِّدْقَ طُمَاْنِيْنَةٌ وَ اِنَّ الْكَذِبَ

سیدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات یاد کی کہ اس چیز کو چھوڑ دے جو تجھے شک میں ڈالے اس چیز کو اختیار کر جو تجھے شک میں نہ ڈالے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



رِيبَةٌ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَ التِّرمَذِيُّ وَ النَّسَائِيُّ وَرَوَى الدَّارِمِيُّ الْفَصْلَ الْاَوَّلَ۔) (الترمذی الحدیث رقم ۲۵۱۸ والنسائی الحدیث رقم ۵۷۱۱ والدارمی ۲/ ۳۱۹ الحدیث رقم ۲۵۳۲ واحمد فی المسند ۱/ ۲۰۰)

اس لیے کہ حق اطمینان دل کا باعث ہے اور باطل شک اور تردد کا باعث ہے۔'' (احمد' ترمذی' نسائی نے نقل کی اور دارمی نے پہلا جملہ ❶ روایت کیا)

**حکم الحدیث:** اس کی سند صحیح ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ پہلا جملہ یعنی ''دع مایریبك الی مالا یریبك'' فقط اور معنی اس جملہ کے یہ ہیں کہ جب پائے تو اپنے دل کو کہ کسی چیز میں شک کرنے والا خواہ اقوال سے ہو یا اعمال سے تو اس کو چھوڑ دے اور اس چیز کی طرف رجوع کر کہ جس میں تجھے شک نہ ہو اس لئے کہ شک ہونا کسی چیز میں اس کے باطل ہونے کی علامت ہے اور اطمینان حقانیت کی علامت ہے پس یہ قاعدہ کسی چیز کے حسن و قبح اور حلال و حرام کے پہچاننے کا ہے لیکن یہ متحقق نہیں ہوتا مگر اچھے نفسوں میں جو تقویٰ اور عدالت کے ساتھ متصف ہوں۔

۲۷۷٤ - (۱٦) وَعَنْ وَابِصَةَ بْنِ مَعْبَدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا وَابِصَةُ جِئْتَ تَسْأَلُ عَنِ الْبِرِّ وَالْاِثْمِ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَجَمَعَ اَصَابِعَهُ فَضَرَبَ بِهَا صَدْرَهُ وَ قَالَ اِسْتَفْتِ نَفْسَكَ اِسْتَفْتِ قَلْبَكَ ثَلَاثًا اَلْبِرُّ مَا اطْمَأَنَّتْ اِلَيْهِ النَّفْسُ وَاطْمَأَنَّ اِلَيْهِ الْقَلْبُ وَ الْاِثْمُ مَاحَاكَ فِي النَّفْسِ وَ تَرَدَّدَ فِي الصَّدْرِ وَاِنْ اَفْتَاكَ النَّاسُ۔ (رواه احمد و الدارمی) (الدارمی الحدیث رقم ۲۵۳۳ واحمد فی المسند ٤/ ۲۲۸)

سیدنا وابصہ بن معبد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اے وابصہ! تو نیکی اور گناہ کے متعلق پوچھنے کے لئے آیا ہے؟'' میں نے کہا' جی ہاں! راوی نے کہا پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگلیاں جمع کیں اور میرے سینے کو انگلیوں کے ساتھ مارا اور فرمایا: ''فتویٰ پوچھ اپنے نفس سے' فتویٰ ❶ پوچھ اپنے دل سے' تین بار اور فرمایا: نیکی وہ چیز ہے کہ اس کی طرف جی قرار پکڑے اور آرام پکڑے طرف اس کی دل اور گناہ وہ چیز ہے کہ جو دل میں کھٹکے اور سینہ میں تردد کرے اگرچہ لوگ تجھ کو فتویٰ دیں۔'' (احمد' دارمی)

**حکم الحدیث:** اس کی سند ضعیف ہے لیکن اس کا شاہد صحیح سند سے موجود ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ اپنے نفس سے فتویٰ پوچھ الخ دل سے پوچھنا اس صورت میں ہے کہ دلیل شرعی معلوم نہ ہو اور جب شرعی دلیل موجود ہو تو پھر دل کے فتویٰ کی ضرورت نہیں۔

۲۷۷۵ - (۱۷) وَعَنْ عَطِيَّةَ السَّعْدِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَبْلُغُ الْعَبْدُ اَنْ يَكُوْنَ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ حَتّٰى يَدَعَ مَالَا بَاْسَ بِهٖ حَذَرًا لِّمَابِهٖ بَاْسٌ۔ (رواه الترمذی وابن ماجة) (الترمذی الحدیث رقم ۲٤۵۱ وابن ماجه الحدیث رقم ٤۲۱۵)

سیدنا عطیہ سعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بندہ متقیوں کے درجہ کو نہیں ❶ پہنچتا یہاں تک کہ وہ ایسی چیزوں کو چھوڑ دے کہ جس میں قباحت نہیں اس چیز سے بچنے کے لیے کہ جس میں قباحت ❷ ہے۔'' (ترمذی' ابن ماجہ)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



**حکم الحدیث**: اس کی سند ضعیف ہے۔

**فوائد الحدیث**: ❶ نہیں پہنچتا الخ یعنی پرہیز گار نہیں ہوتا۔ ❷ کہ اس میں قباحت ہے الخ یعنی مباح کو ترک کر دے حرام سے بچنے کے لئے مثلاً نامحرم عورت سے بات کرنا درست ہے مگر اس سے بات نہ کرے اس ڈر سے کہ کہیں حرام کاری کا ذریعہ نہ ہو۔

۲۷۷۶ - (۱۸) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْخَمْرِ عَشَرَةً عَاصِرَهَا وَ مُعْتَصِرَهَا وَشَارِبَهَا وَ حَامِلَهَا وَالْمَحْمُوْلَةَ اِلَيْهِ وَ سَاقِيَهَا وَ بَائِعَهَا وَاٰكِلَ ثَمَنِهَا وَ الْمُشْتَرِيَ لَهَا وَالْمُشْتَرٰى لَهٗ۔ (رواه الترمذی وابن ماجة)

(الترمذی الحدیث رقم ۱۲۹۵ وابن ماجه الحدیث رقم ۳۳۸۱)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب کے بارہ میں دس شخصوں پر لعنت کی ''شراب کے نچوڑنے والے' نچڑوانے والے' پینے والے' اٹھانے والے اور اس پر کہ جس کی طرف اٹھائی گئی اور پلانے والے اور بیچنے والے اور اس کی قیمت کھانے والے اور ❶ اس کے خریدنے والے پر اور اس پر کہ جس کے لیے خریدی گئی۔'' (ترمذی وابن ماجہ)

**حکم الحدیث**: اس کی سند حسن ہے۔

**فوائد الحدیث**: ❶ یعنی پینے والے کے لئے یا تجارت کے لئے بطریق وکالت یا ولایت کے قیمت لے۔

۲۷۷۷ - (۱۹) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ اللّٰهُ الْخَمْرَ وَ شَارِبَهَا وَ سَاقِيَهَا وَ بَائِعَهَا وَ مُبْتَاعَهَا وَ عَاصِرَهَا وَ مُعْتَصِرَهَا وَ حَامِلَهَا وَ الْمَحْمُوْلَةَ اِلَيْهِ (رواه ابوداؤد وابن ماجة)

(ابوداؤد الحدیث رقم ۳۶۷٤ وابن ماجه ۱۱۲۱/۲ الحدیث رقم ۳۳۸۰ واحمد فی المسند ۲۵/۲)

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے شراب پر لعنت کی ہے ❶ اس کے پینے والے' اس کے پلانے والے' اس کے بیچنے والے کو اور اس کے خریدنے والے کو اور اس کے نچوڑنے والے کو اور اس کے نچڑوانے والے کو اور اس کے اٹھانے والے کو اور جس کی طرف اٹھائی گئی۔'' (ابوداؤد' ابن ماجہ)

**حکم الحدیث**: اس کی سند صحیح ہے۔

**فوائد الحدیث**: ❶ لعنت کی الخ اس لئے کہ یہ ام الخبائث ہے اور احتمال ہے کہ مراد شراب سے شراب کی کمائی کھانے والا ہو اور نچوڑنے والا ہے وہ جو شراب بنانے کے لئے انگور کا شیرہ نچوڑے خواہ اپنے لئے نچوڑے خواہ دوسرے کے لئے اور اسی طرح نچڑوانے والا خواہ اپنے لئے نچڑوائے خواہ دوسرے کے لئے اور بیچنے والا خواہ وکیل ہو یا دلال اور جو کوئی انگور بیچے شراب نچوڑنے والے کے ہاتھ اور اس سے اس کی قیمت لے تو وہ لعنت کے زیادہ لائق ہے۔

۲۷۷۸ - (۲۰) وَعَنْ مُحَيِّصَةَ اَنَّهٗ اسْتَاْذَنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اُجْرَةِ الْحَجَّامِ فَنَهَاهُ فَلَمْ يَزَلْ يَسْتَاْذِنُهٗ حَتّٰى قَالَ اَعْلِفْهُ نَاضِحَكَ وَاَطْعِمْهُ رَقِيْقَكَ۔ (رواه مالك والترمذی وابوداؤد وابن ماجة) (ابوداؤد الحدیث رقم ۳٤۲۲ والترمذی

سیدنا محیصہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پچھنے لگوانے والے کی مزدوری کے متعلق اجازت طلب کی تو آپ نے اس کو منع کیا پس وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت طلب کرتے رہے یہاں تک کہ آپ نے فرمایا: ''اس کو اپنے اونٹ کو کھلا اور ❶ اس کو اپنے غلام کو کھلا۔'' (مالک' ترمذی'

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



الحدیث رقم ۱۲۷۷ واحمد فی المسند ۵/ ۴۳۵) ابوداؤد ابن ماجہ)

**حکم الحدیث:** اس کی سند صحیح ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ اور کھلا اس کو اپنے غلام کو الخ اس سے معلوم ہوا کہ سینگی لگانے والے کی اجرت بالکل حرام نہیں ہے ورنہ آپ غلاموں اور اونٹوں کو کھلانے کی بھی اجازت نہ دیتے۔

۲۷۷۹- (۲۱) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَكَسْبِ الزَّمَّارَةِ۔ (رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ۔) (البغوی الحدیث رقم ۲۰۳۸)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتے کی قیمت سے اور ❶ گانے والیوں کی کمائی سے منع کیا ہے۔'' (شرح السنہ)

**حکم الحدیث:** یہ حدیث صحیح ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ اور گانے والیوں کی کمائی سے الخ اس حدیث میں وہ لونڈیاں مراد ہیں جن کا پیشہ بدکاری ہے اور وہ اجرت پر گاتی ہیں جیسے ہمارے دور میں رنڈیاں اور کسبیاں ہیں ان کی کمائی بالاتفاق حرام ہے اور اگلی حدیث میں بھی وہی لونڈیاں مراد ہیں جن کا پیشہ بد کاری ہے۔

۲۷۸۰- (۲۲) وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَبِيعُوا الْقَيْنَاتِ وَلَا تَشْتَرُوهُنَّ وَلَا تُعَلِّمُوهُنَّ وَثَمَنُهُنَّ حَرَامٌ وَفِي مِثْلِ هٰذَا أُنْزِلَتْ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْتَرِي لَهْوَ الْحَدِيثِ۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ) وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَعَلِيُّ بْنُ يَزِيدَ الرَّاوِيُّ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيثِ وَسَنَذْكُرُ حَدِيثَ جَابِرٍ نَهَى عَنْ أَكْلِ الْهِرِّ فِي بَابِ مَا يَحِلُّ أَكْلُهُ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالَى۔ (الترمذی الحدیث رقم ۱۲۸۲ وابن ماجہ الحدیث رقم ۲۱۶۸ واحمد فی المسند ۵/ ۲۶۴)

سیدنا ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''گانے والی لونڈیوں کو بیچو نہ ان کو خریدو اور نہ لونڈیوں کو گانا سکھلاؤ اور ان کی قیمت حرام ہے اور اس کی مانند یہ آیت نازل کی گئی ہے'' اور بعض آدمیوں میں سے وہ ہیں کہ کھیل کی بات مول لیتے ہیں۔'' (احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ) اور ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے اور علی بن یزید راوی ضعیف ہے اور ہم سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث عن اکل الھر باب مایحل اکلہ میں ذکر کریں گے اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا۔

**حکم الحدیث:** یہ حدیث صحیح ہے۔

## اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ (تیسری فصل)

۲۷۸۱- (۲۳) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَلَبُ كَسْبِ

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''حلال کمائی کا طلب کرنا فرض ہے بعد ❶ فرض

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



الْحَلَالِ فَرِیْضَةٌ بَعْدَ الْفَرِیْضَةِ۔ (رواه البیهقی فی شعب الایمان) (رواه البیهقی الحدیث رقم ٤٧٤١)

کے۔'' (بیہقی نے شعب الایمان میں نقل کیا)

**حکم الحدیث:** اس کی سند ضعیف ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ بعد فرض کے الخ یعنی بعد ان احکام کے جو مقرر ہیں جیسے روزہ وغیرہ یا فرض سے ایمان مراد ہے یعنی ایمان لانے کے بعد حلال طلب کرنا فرض ہے اور اپنی ذات کے لئے اور ان کے لئے جن کا خرچہ اس پر واجب ہے محنت کر کے روزی کمانا فرض ہے۔

٢٧٨٢ - (٢٤) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ سُئِلَ عَنْ اُجْرَةِ كِتَابَةِ الْمُصْحَفِ فَقَالَ لَابَاْسَ اِنَّمَاهُمْ مُصَوِّرُوْنَ وَ اِنَّهُمْ اِنَّمَايَاْ كُلُوْنَ مِنْ عَمَلِ اَيْدِيْهِمْ۔ (رواه رزین)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ان سے قرآن لکھنے کی مزدوری کے متعلق پوچھا گیا فرمایا: کچھ مضائقہ نہیں' سوائے اس کے نہیں کہ وہ نقش کھینچنے والے ہیں اور وہ نہیں کھاتے مگر ❶ اپنے ہاتھوں کے کام سے (رزین)

**حکم الحدیث:** ابوداؤد نے اسے روایت کیا ہے اور اس کی سند صحیح ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ مگر اپنے ہاتھوں کے کام سے الخ گویا سائل نے کتابت پر مزدوری لینے کو اچھا نہ جانا تو سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ کاتب الفاظ کی صورتوں کے نقوش کھینچتے ہیں اور محنت کرتے ہیں اور اپنے کام کی مزدوری لیتے ہیں' قطع نظر اس سے کہ قرآن ہو یا غیر قرآن۔

٢٧٨٣ - (٢٥) وَعَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِیْجٍ قَالَ قِیْلَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَیُّ الْكَسْبِ اَطْیَبُ قَالَ عَمَلُ الرَّجُلِ بِیَدِهٖ وَ كُلُّ بَیْعٍ مَبْرُوْرٍ۔ (رواه احمد) (احمد فی المسند ٤/ ١٤١)

سیدنا رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا گیا' اے اللہ کے رسول! کون سا کسب پاکیزہ ہے؟ آپ نے فرمایا: آدمی کا اپنے ہاتھ سے کام کرنا اور ہر مشروع بیع۔'' ❶ (احمد)

**حکم الحدیث:** یہ حدیث صحیح ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ یعنی شرع میں صحیح ہو یعنی اگر ہاتھ سے کسب نہ کرے تو تجارت کرے جس میں دیانت اور امانت ہو یہ بھی کسب طیب ہے' اس حدیث سے معلوم ہوا کہ افضل کسب وہ ہے جو ہاتھ سے کیا جاتا ہے جیسے زراعت اور کتابت وغیرہ ذلک۔

٢٧٨٤ - (٢٦) وَعَنْ اَبِیْ بَكْرِ بْنِ اَبِیْ مَرْیَمَ قَالَ كَانَتْ لِمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِیْ كَرِبَ جَارِیَةٌ تَبِیْعُ اللَّبَنَ وَ یَقْبِضُ الْمِقْدَامُ ثَمَنَهٗ فَقِیْلَ لَهٗ سُبْحَانَ اللّٰهِ اَتَبِیْعُ اللَّبَنَ وَ تَقْبِضُ الثَّمَنَ فَقَالَ نَعَمْ وَ مَا بَاْسٌ بِذٰلِكَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ یَقُوْلُ لَیَاْتِیَنَّ عَلَی النَّاسِ زَمَانٌ لَّا یَنْفَعُ فِیْهِ اِلَّا الدِّیْنَا رُوَالدِّرْهَمُ۔ (رواه احمد) (احمد فی المسند ٤/ ١٣٣)

ابوبکر بن ابی مریم تابعی رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ سیدنا مقدام بن معدی کرب رضی اللہ عنہ کی ایک لونڈی دودھ بیچتی ❶ تھی اور مقدام رضی اللہ عنہ اس کی قیمت وصول کرتے تھے' تو مقدام رضی اللہ عنہ سے کہا گیا کہ سبحان اللہ! لونڈی دودھ بیچتی ہے اور آپ دودھ قیمت وصول کرتے ہیں' تو انہوں نے کہا' ہاں! اور اس کا مضائقہ نہیں' میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے: ''لوگوں پر زمانہ آئے گا' نہیں فائدہ دے گا اس میں مگر دینار ❷ اور درہم۔'' (احمد)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



**حکم الحدیث:** اس کی سند ضعیف ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ دودھ بیچتی تھی الخ یعنی سیدنا مقدام رضی اللہ عنہ کے جانوروں کا۔ ❷ مگر دینار و درہم' حقیقت میں یہ زمانہ اس حدیث کا مصداق ہے' لوگوں کے ہاں اہل کمال کی کوئی قدر نہیں ہے اور نالائق مال داروں کی قدر ہے۔

٢٧٨٥- (٢٧) وَ عَنْ نَافِعٍ قَالَ كُنْتُ اُجَهِّزُ اِلَى الشَّامِ وَ اِلٰى مِصْرَ فَجَهَّزْتُ اِلَى الْعِرَاقِ فَاَتَيْتُ اِلٰى اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ عَائِشَةَ فَقُلْتُ لَهَا يَا اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ كُنْتُ اُجَهِّزُ اِلَى الشَّامِ فَجَهَّزْتُ اِلَى الْعِرَاقِ فَقَالَتْ لَا تَفْعَلْ مَالَكَ وَ لِمُتَّجِرِكَ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَا سَبَّبَ اللّٰهُ لِاَحَدِكُمْ رِزْقًا مِّنْ وَجْهٍ فَلَا يَدَعْهُ حَتّٰى يَتَغَيَّرَ لَهٗ اَوْ يَتَنَكَّرَ لَهٗ۔ (رواه احمد و ابن ماجة) (ابن ماجه الحديث رقم ٢١٤٨)

نافع رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں ❶ شام اور مصر کی طرف سامان بھیجتا تھا پھر میں نے عراق کی طرف سامان بھیجا اور میں ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آیا' تو میں نے ان کو کہا' ام المومنین! میں شام کی طرف ❷ تجارت کا سامان لے جاتا تھا اور اب عراق کی طرف سامان لے جانے کا ارادہ کرتا ہوں' انہوں نے فرمایا ایسا نہ کر' کیا ❸ ہے تیرے لیے اور تیری تجارت کے لیے پس میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے: ''جس وقت کسی کے لیے روزی کا کوئی سبب بن جائے تو وہ ❹ اس کو نہ چھوڑے یہاں تک کہ اس کے لیے متغیر ہو یا اس کو نقصان ہو۔'' (احمد' ابن ماجہ)

**حکم الحدیث:** اس کی سند ضعیف ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ سامان بھیجتا الخ یعنی اپنے وکلاء کو تجارت کے مال و اسباب کے ساتھ بھیجتا ہے۔
❷ شام کی طرف الخ یعنی اس سے پہلے۔ ❸ کیا ہے الخ یعنی اپنی تجارت کو کیوں چھوڑتا ہے جو کہ پہلے کرتا تھا۔ ❹ پس اس کو نہ چھوڑ دے الخ یہ حدیث ایک عمدہ قاعدہ ہے جس پر چلنے سے ہمیشہ خوشی اور بے فکری رہتی ہے جو لوگ اپنے رزق کے لئے ایک پر قناعت نہیں کرتے ان کو بجائے امن کے تکلیف ہو جاتی ہے ایسی دولت سے کیا فائدہ جس میں راحت نہ ہو یہ ساری محنت اپنے آرام کے لئے ہے اور جب آرام ہی نہ ہو تو اس مال داری سے فقیری اچھی ہے۔

٢٧٨٦- (٢٨) وَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ لِاَبِيْ بَكْرٍ غُلَامٌ يُّخْرِجُ لَهُ الْخَرَاجَ فَكَانَ اَبُوْبَكْرٍ يَاْكُلُ مِنْ خَرَاجِهٖ فَجَآءَ يَوْمًا بِشَيْءٍ فَاَكَلَ مِنْهُ اَبُوْبَكْرٍ فَقَالَ لَهُ الْغُلَامُ تَدْرِيْ مَا هٰذَا فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ وَ مَا هُوَ قَالَ كُنْتُ تَكَهَّنْتُ لِاِنْسَانٍ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَ مَا اُحْسِنُ الْكَهَانَةَ اِلَّا اَنِّيْ خَدَعْتُهٗ فَلَقِيَنِيْ فَاَعْطَانِيْ بِذٰلِكَ فَهٰذَا الَّذِيْ اَكَلْتَ مِنْهُ قَالَتْ فَاَدْخَلَ اَبُوْبَكْرٍ يَدَهٗ فَقَاءَ كُلَّ شَيْءٍ فِيْ بَطْنِهٖ۔ (رواه البخاری) (البخاری الحديث رقم

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے ابوبکر رضی اللہ عنہ کا ایک غلام تھا وہ خراج ❶ دیتا تھا اور ابوبکر رضی اللہ عنہ اس کی کمائی سے کھاتے تھے' پس ایک دن غلام ایک چیز لایا اس میں سے ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کھایا پھر غلام نے ان کو کہا' جانتے ہو یہ کیا ہے؟ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا' کیا ہے یہ؟ غلام نے کہا' میں ایک آدمی کے لیے جاہلیت ❷ میں غیب کی خبر بتاتا تھا حالانکہ میں یہ خبر دینا اچھی طرح نہیں جانتا تھا لیکن میں اس کو فریب دیتا تھا پس (ایک دفعہ) وہ مجھ سے ملا' تو اس نے دی مجھ کو بدلے اس خبر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



(۳۸۴۲

بتانے کے پس یہ وہ چیز ہے کہ کھائی تم نے اس میں سے' سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا پھر ❸ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اپنا ہاتھ منہ میں ڈالا پس قے کی اور باہر ڈالی ہر چیز جو کہ ان کے پیٹ میں تھی۔'' (بخاری)

**فوائد الحدیث:** ❶ خراج الخ یعنی اس کے ذمہ اس کی کمائی میں سے کچھ مال مقرر تھا۔ ❷ جاہلیت میں الخ یعنی حالت کفر میں۔ ❸ پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ الخ یعنی اپنے حلق میں اس حدیث سے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی کیونکہ اس میں حرمت مغلظ تھی کہانت اور فریب ہونے کی وجہ سے' اس لیے اس کو اچھی طرح نکالا اور اس سے امام شافعی رحمہ اللہ نے یہ ثابت کیا ہے کہ جو کوئی حرام کھائے اور وہ اس کو جانتا تھا یا نہ لیکن بعد میں جانا تو اس پر لازم ہے کہ جو کچھ کھایا ہے اسے فی الفور قے کر دے اور امام غزالی نے منہاج العابدین میں لکھا ہے کہ یہ ورع کے قبیل سے ہے اور کہا ہے کہ حکم ورع کا یہ ہے کہ نہ لے تو کسی سے کچھ یہاں تک کہ پوری تحقیق کرے اور یقین حاصل ہو کہ اس میں کسی قسم کا شبہ نہیں ہے' وگرنہ اسے واپس کر دے۔

۲۷۸۷- (۲۹) وَ عَنْ اَبِیْ بَکْرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَایَدْخُلُ الْجَنَّۃَ جَسَدٌ غُذِیَ بِالْحَرَامِ۔ (رواہ البیھقی فی شعب الایمان)

سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بہشت میں وہ بدن داخل نہیں ہوگا ❶ جو کہ حرام مال کے ساتھ پرورش کیا گیا ہو۔ (بیہقی فی شعب الایمان)

**حکم الحدیث:** اس کی سند صحیح ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ داخل نہیں ہوگا الخ۔ یعنی بغیر عذاب کے اچھے لوگوں کے ساتھ۔

۲۷۸۸- (۳۰) وَعَنْ زَیْدِ بْنِ اَسْلَمَ اَنَّہٗ قَالَ شَرِبَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لَبَنًا وَاَعْجَبَہٗ وَ قَالَ لِلَّذِیْ سَقَاہُ مِنْ اَیْنَ لَکَ ھٰذَا اللَّبَنُ فَاَخْبَرَہٗ اَنَّہٗ وَرَدَ عَلٰی مَاءٍ قَدْ سَمَّاہُ فَاِذَا نَعَمٌ مِنْ نَعَمِ الصَّدَقَۃِ وَ ھُمْ یَسْقُوْنَ فَحَلَبُوْا لِیْ مِنْ اَلْبَانِھَا فَجَعَلْتُہٗ فِیْ سِقَائِیْ وَھُوَ ھٰذَا فَاَدْخَلَ عُمَرُ یَدَہٗ فَاسْتَقَاءَ ہٗ۔ (رَوَاہُ الْبَیْھَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ۔)

(البیھقی الحدیث رقم ۵۷۷۱)

زید بن اسلم سے روایت ہے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے دودھ پیا اور ان کو اچھا لگا' اور ان کو جس شخص نے دودھ پلایا تھا انہوں نے اس سے پوچھا کہ تجھ کو یہ دودھ کہاں سے ملا؟ اس نے بتایا کہ وہ ایک پانی ❶ پر گیا تھا' وہاں کئی چار پائے ❷ تھے' زکوٰۃ کے چار پایوں سے اور ❸ وہ پلاتے تھے' پس انہوں نے میرے لئے ان کا دودھ دوہا' تو میں نے اس کو اپنی مشک میں ڈال لیا اور یہ دودھ وہی ہے پس ❹ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اپنا ہاتھ ڈالا اور اس کو قے کر دیا۔ (بیہقی نے شعب الایمان میں نقل کیا)

**حکم الحدیث:** یہ ضعیف اور منقطع ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ ایک پانی پر الخ یعنی کنوئیں یا چشمہ پر کہ اس کا نام لیا۔ ❷ چار پائے تھے الخ یعنی اونٹ بکری وغیرہ۔ ❸ اور وہ پلاتے تھے الخ یعنی لوگوں کو دودھ۔ ❹ پس عمر رضی اللہ عنہ نے اپنا ہاتھ ڈالا الخ یعنی اپنے منہ میں۔

۲۷۸۹- (۳۱) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ مَنِ اشْتَرٰی ثَوْبًا

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا جو شخص ایک کپڑا دس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



بِعَشْرَةِ دَرَاهِمَ وَ فِيْهِ دِرْهَمٌ حَرَامٌ لَمْ يَقْبَلِ اللّٰهُ تَعَالٰى لَهُ صَلَاةً مَادَامَ عَلَيْهِ ثُمَّ اَدْخَلَ اِصْبَعَيْهِ فِيْ اُذُنَيْهِ وَ قَالَ صُمَّتَا اِنْ لَّمْ يَكُنِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُهُ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ وَ قَالَ اِسْنَادُهُ ضَعِيْفٌ۔) (البیهقی الحدیث رقم ٦١١٤)

درہم میں خریدے اور ان میں ایک درہم حرام کا ہو تو اللہ تعالیٰ اس کی نماز قبول نہیں کرتا جب تک کہ اس پر یہ کپڑا رہے' پھر ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی دونوں انگلیاں اپنے کانوں میں داخل کیں اور کہا' بہرے ہوں یہ دونوں اگر نہ سنا ہو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ اس کو فرماتے تھے۔ (احمد نے' بیہقی فی شعب الایمان اور کہا اس کی اسناد ضعیف ہے)

**حکم الحدیث**: اس کی سند ضعیف ہے۔

# بَابُ الْمُسَاهَلَةِ فِي الْمُعَامَلَةِ

## معاملات میں نرمی کرنے کا بیان

## اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ (پہلی فصل)

٢٧٩٠ - (١) عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ رَحِمَ اللّٰهُ رَجُلًا سَمْحًا اِذَا بَاعَ وَ اِذَا اشْتَرٰى وَ اِذَا اقْتَضٰى۔ (رواه البخاری) (البخاری الحدیث رقم ٢٠٧٦ وابن ماجه الحدیث رقم ٢٢٠٣)

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم فرمائے جو نرمی کرتا ہے' جب وہ بیچتا ہے' جب وہ خریدتا ہے اور جب وہ تقاضا کرتا ہے۔'' (بخاری)

٢٧٩١ - (٢) وَعَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ اِنَّ رَجُلًا كَانَ فِيْمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ اَتَاهُ الْمَلَكُ لِيَقْبِضَ رُوْحَهُ فَقِيْلَ لَهُ هَلْ عَمِلْتَ مِنْ خَيْرٍ قَالَ مَا اَعْلَمُ قِيْلَ لَهُ اُنْظُرْ قَالَ مَا اَعْلَمُ شَيْئًا غَيْرَ اَنِّيْ كُنْتُ اُبَايِعُ النَّاسَ فِي الدُّنْيَا وَ اُجَازِيْهِمْ فَاُنْظِرُ الْمُوْسِرَ وَ اَتَجَاوَزُ عَنِ الْمُعْسِرِ فَاَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔) (البخاری الحدیث رقم ٣٤٥١ ومسلم الحدیث رقم (٢٦۔ ١٥٦٠) والدارمی الحدیث رقم ٢٥٣٦ واحمد فی المسند ٥/ ٣٩٥)

سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک ایک شخص ان لوگوں میں سے تھا جو تم سے پہلے تھے' اس کے پاس فرشتہ آیا تاکہ اس کی روح قبض کرے تو اس شخص سے کہا گیا کہ کیا تو نے کوئی نیک عمل کیا ہے؟ اس نے کہا' میں نہیں جانتا' اس کو کہا گیا کہ سوچ' اس نے کہا میں اس کے سوا کچھ نہیں جانتا کہ میں دنیا میں لوگوں سے معاملات کرتا تھا اور ان کے ساتھ اچھا سلوک کرتا ہے اور میں غنی کو مہلت دیتا تھا اور مفلس کو معاف کرتا تھا' پس اللہ تعالیٰ نے اس کو بہشت میں داخل کیا۔'' (بخاری' مسلم)

٢٧٩٢ - (٣) وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ نَحْوَهُ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ وَ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيِّ فَقَالَ اللّٰهُ اَنَا

اور مسلم کی ایک اسی طرح کی روایت میں سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ اور ابی مسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے ہے پس اللہ تعالیٰ نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اَحَقُّ بِذَامِنْكَ تَجَاوَزُوْا عَنْ عَبْدِیْ۔ (مسلم الحدیث رقم ٢٦ ـ ١٦٠٧) وابن ماجه الحدیث رقم ٢٢٠٩ واحمد فی المسند ٤/ ١١٨)

فرمایا: میں اس کے متعلق تجھ سے زیادہ لائق ہوں' میرے بندے ❶ سے درگزر کرو۔''

**فوائد الحدیث:** ❶ میرے بندے سے درگزر کرو الخ سبحان اللہ اللہ تعالیٰ کی اپنے بندوں پر کس قدر عنایت ہے کہ ایک ذرہ سی نیکی پر اس کے سارے گناہ معاف کر دیئے حقیقت یہ ہے کہ وہاں اخلاق اور عجز درکار ہے خدمت کے لئے تو ہزاروں ایسے غلام موجود ہیں جو کبھی نہیں تھکتے پھر اگر خدمت بھی ہو تو سبحان اللہ کیا کہنا لیکن غرور اور تکبر اور ریاء کا نام نہ ہو ورنہ وہ خدمت سب لغو ہے اور ایسی عبادت سے جو غرور میں ڈالے وہ گناہ بہتر ہے جس پر بندہ اپنے مالک کے سامنے گڑگڑائے اور عاجزی کرے۔

٢٧٩٣ - (٤) وَعَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِيَّاكُمْ وَكَثْرَةَ الْحَلَفِ فِی الْبَيْعِ فَاِنَّهٗ يُنَفِّقُ ثُمَّ يَمْحَقُ۔ (رواه مسلم) (مسلم الحدیث رقم ١٣٢-١٦٠٧ وابن ماجه الحدیث رقم ٢٢٠٩ واحمد فی المسند ٤/ ١١٨)

سیدنا ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''(مال کے) بیچنے میں زیادہ قسم اٹھانے سے بچو اس لئے کہ وہ بیچنے میں رواج دیتی ہے پھر برکت کو کھو دیتی ہے۔'' (مسلم)

٢٧٩٤ - (٥) وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْحَلِفُ مَنْفَقَةٌ لِلسِّلْعَةِ مَمْحَقَةٌ لِلْبَرَكَةِ۔ (متفق علیه) (البخاری الحدیث رقم ٢٠٨٧ ومسلم الحدیث رقم ١٣١ـ ١٦٠٦) وابوداؤد الحدیث رقم ٣٣٣٥ والنسائی الحدیث رقم ٤٤٦١)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے: ''قسم سامان بیچنے کے لیے سبب ہے اور برکت ❶ کے مٹنے کا سبب ہے۔'' (بخاری' مسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ اور برکت کے مٹنے کا سبب ہے الخ یعنی بیچنے والا بار بار جھوٹی قسم اس طرح نہ اٹھائے کہ واللہ! یہ چیز اتنے کی ہے اور فلاں شخص اتنی قیمت مجھ کو دیتا تھا میں نہ مانا' سو فرمایا کہ اس میں آدمی دھوکہ کھا جاتا ہے چیز تو بک جاتی ہے لیکن اس مال میں برکت نہیں رہتی۔

٢٧٩٥ - (٦) وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ قَالَ اَبُوْذَرٍّ خَابُوْا وَخَسِرُوْا مَنْ هُمْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الْمُسْبِلُ وَالْمَنَّانُ وَالْمُنَفِّقُ سِلْعَتَهٗ بِالْحَلِفِ الْكَاذِبِ۔ (رواه مسلم) (مسلم الحدیث رقم ١٧١ـ ١٠٦)

سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: ''تین شخص ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان سے قیامت کے دن نہ کلام ❶ کرے گا' نہ ان کی طرف دیکھے گا ❷ اور نہ ہی ان کو پاک ❸ کرے گا اور ان کے لیے درد دینے والا عذاب ہے'' ابوذر رضی اللہ عنہ نے کہا' خیر سے محروم ہوں اور نقصان اٹھائیں' اے اللہ کے رسول! وہ کون لوگ ہیں' آپ نے فرمایا: ''پانچ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



والنسائی الحدیث رقم ٤٤٥٨ وابن ماجه الحدیث رقم ٢٢٠٨ والدارمی الحدیث رقم ٢٦٠٥ واحمد فی المسند ٥/ ١٥٨)

❹ دراز کرنے والا' احسان ❺ جتانے والا اور جھوٹی قسم سے سودا بیچنے والا۔'' (مسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ کلام نہیں کرے گا الخ یعنی مہربانی اور عنایت کے ساتھ۔ ❷ ان کی طرف نہیں دیکھے گا الخ یعنی بنظر رحمت ❸ اور نہ ان کو پاک کرے گا الخ یعنی گناہوں سے۔ ❹ پانچے دراز کرنے والا الخ یعنی جس کا پاجامہ یا ازار ٹخنے سے نیچے رہے۔ ❺ احسان جتلانے والا الخ یعنی کسی چیز کے دینے کے بعد۔

## اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ (دوسری فصل)

٢٧٩٦ - (٧) عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلتَّاجِرُ الصَّدُوْقُ الْاَمِیْنُ مَعَ النَّبِیِّیْنَ وَالصِّدِّیْقِیْنَ وَالشُّهَدَاءِ (رَوَاهُ التِّرْمَذِیُّ وَالدَّارَمِیُّ وَالدَّارَقُطْنِیُّ۔) (الترمذی الحدیث رقم ١٢٠٩ والدارمی الحدیث رقم ٢٥٣٩)

سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بڑا سچا' امانت دار تاجر ❶ انبیاء' صدیقین اور شہداء کے ساتھ ہوگا۔'' (ترمذی اور دارمی اور دارقطنی)

**حکم الحدیث:** اس کی سند ضعیف ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ ساتھ انبیاء الخ تجارت کے ساتھ سچائی اور امانت داری بہت مشکل ہے اکثر تاجر جھوٹ بولتے ہیں اور سود لیتے ہیں اور جو کوئی تاجر سچا امانت دار متقی اور پرہیزگار ہوگا تو اس کو ایسا درجہ ملے گا۔

٢٧٩٧ - (٨) وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَقَالَ التِّرْمَذِیُّ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ۔ (ابن ماجه الحدیث رقم ٢١٣٩)

اور روایت کیا یہ ابن ماجہ نے سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے۔

**حکم الحدیث:** اس کی سند صحیح ہے۔

٢٧٩٨ - (٩) وَعَنْ قَیْسِ بْنِ اَبِیْ غَرَزَةَ قَالَ کُنَّا نُسَمّٰی فِیْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلسَّمَاسِرَةَ فَمَرَّبِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَسَمَّانَا بِاسْمٍ هُوَ اَحْسَنُ مِنْهُ فَقَالَ یَامَعْشَرَ التُّجَّارِ اِنَّ الْبَیْعَ یَحْضُرُهُ اللَّغْوُ وَالْحَلْفُ فَشُوْبُوْهُ بِالصَّدَقَةِ۔ (رواه ابوداؤد والترمذی والنسائی وابن ماجة) (ابوداؤد الحدیث رقم ٣٣٢٦ والترمذی الحدیث رقم ١٢٠٨ والنسائی الحدیث رقم ٤٤٦٣ وابن ماجه

سیدنا قیس بن ابوغرزہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ہمارا نام سماسرہ ❶ رکھا جاتا تھا پس ہم پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گذرے اور آپ نے ہمارا ایک نام رکھا جو کہ پہلے نام سے بہتر تھا' آپ نے فرمایا: اے تجار کی جماعت! بے شک بیع میں بے فائدہ باتیں ہوتی ہیں اور قسم اٹھائی جاتی ہے پس بیع ❷ کو صدقہ کے ساتھ ملاؤ۔'' (ابوداؤد' ترمذی' نسائی' ابن ماجہ)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



الحدیث رقم ۲۱۴۵)

**فوائد الحدیث:** ❶ یعنی تاجروں کا گروہ ہمارا نام سماسرہ جمع سمسار کی ہے یعنی دلال سوداگری اور بازار والوں کو عرب لوگ یہی کہتے۔
❷ بیع کو صدقہ کے ساتھ ملاؤ الخ یعنی کچھ خیرات بھی کیا کرو اپنے بیوپار میں سے تاکہ وہ گناہوں کا کفارہ ہو جائے۔

۲۷۹۹- (۱۰) وَعَنْ عُبَيْدِ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ التُّجَّارُ يُحْشَرُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فُجَّارًا اِلَّامَنِ اتَّقٰى وَبَرَّ وَصَدَقَ (رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ۔) (الترمذی الحدیث رقم ۱۲۱۰ وابن ماجه الحدیث رقم ۲۱۴۵ والدارمی الحدیث رقم ۲۵۳۸ واحمد فی المسند ۳/ ۴۲۸)

سیدنا عبید بن رفاعة رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں' انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا کہ آپ نے فرمایا: ''فاجر ❶ تاجر قیامت کے دن اکٹھے کئے جائیں گے مگر جس شخص نے پرہیزگاری ❷ کی اور ❸ نیکی کی اور سچ بولا۔'' (ترمذی' ابن ماجہ' دارمی)

**حکم الحدیث:** اس کی سند ضعیف ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ فاجر الخ یعنی دروغ گو اور نافرمان۔ ❷ پرہیزگاری کی الخ یعنی خیانت اور فریب نہ کیا۔
❸ نیکی کی الخ یعنی لوگوں سے اچھا سلوک کیا اور مفلس کو مہلت دی۔

۲۸۰۰- (۱۱) وَرَوَى الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ عَنِ الْبَرَاءِ وَقَالَ التِّرْمَذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔ (الترمذی الحدیث رقم ۱۲۰۸)

اور روایت کیا بیہقی نے شعب الایمان میں سیدنا براء رضی اللہ عنہ سے اور ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

# بَابُ الْخِيَارِ

## خرید و فروخت میں اختیار کا بیان

### اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ (پہلی فصل)

۲۸۰۱- (۱) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْمُتَبَايِعَانِ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا بِالْخِيَارِ عَلٰى صَاحِبِهٖ مَالَمْ يَتَفَرَّقَا اِلَّا بَيْعَ الْخِيَارِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ اِذَا تَبَايَعَ الْمُتَبَايِعَانِ فَكُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا بِالْخِيَارِ مِنْ بَيْعِهٖ مَالَمْ يَتَفَرَّقَا اَوْ يَكُوْنُ بَيْعُهُمَا عَنْ خِيَارٍ فَاِذَا كَانَ بَيْعُهُمَا عَنْ خِيَارٍ فَقَدْ وَجَبَ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِلتِّرْمَذِيِّ الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَالَمْ يَتَفَرَّقَا اَوْ يَخْتَارَا وَفِي الْمُتَّفَقِ عَلَيْهِ اَوْ

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بیچنے اور خریدنے والا ہر ایک ان میں سے اپنے ساتھی پر اختیار ❶ رکھتا ہے جب ❷ تک کہ وہ جدا نہ ہوں مگر بیع ❸ خیار میں۔'' (بخاری' مسلم) اور مسلم کی ایک روایت میں یہ ہے ''جس وقت خرید و فروخت کریں بائع اور مشتری تو ہر ایک ان میں سے اختیار رکھتا ہے اپنی بیع میں جب تک کہ نہ جدا ہوں یا ان کی بیع بشرط خیار کے ہو اور جس وقت ان کی بیع بشرط خیار کے ہوگی تو پھر اختیار واجب ہوا'' اور ترمذی کی ایک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



يَقُوْلُ اَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهٖ اِخْتَرْ بَدْلَ اَوْ يَخْتَارَا۔

(البخاری الحدیث رقم ۲۱۰۷ ومسلم الحدیث رقم ۴۳/ ۱۵۳۱ وابوداوٗد الحدیث رقم ۳۴۵۴ والترمذی الحدیث رقم ۱۲۴۵ والنسائی الحدیث رقم ۴۴۶۵ وابن ماجه الحدیث رقم ۲۱۸۱ ومالك الحدیث رقم ۷۹ من کتاب البیوع واحمد فی المسند ۲/ ۵۲)

روایت میں اس طرح ہے "بائع و مشتری اختیار کے ساتھ ہیں جب تک کہ وہ جدا نہ ہوں مگر یہ کہ اختیار کی شرط کریں" اور بخاری و مسلم کی روایت میں اس طرح ہے: "مگر یہ کہ ان میں سے ایک اپنے ساتھی کو کہے کہ اختیار کی شرط کر۔" یہ عبارت بدلے او یختار کے واقع ہوئی ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ اختیار رکھتا ہے الخ کہ بیع کو ثابت رکھے یا فسخ کر دے۔ ❷ جب تک کہ جدا نہ ہوں اس حدیث سے دلیل ہے اختیار مجلس کے ثبوت پر بائع اور مشتری دونوں کے لئے یہاں تک کہ وہ دونوں مجلس بیع سے جدا ہوں یعنی وہاں سے اور کہیں چلے جائیں اپنے جسم سے جدا ہو جائیں اور جمہور صحابہ اور تابعین کا یہی قول ہے امام نووی نے شرح مسلم میں اور صاحب روضہ نے الروضۃ الندیہ میں ان میں سے بہت سے صحابہ کو بیان کیا ہے اور یہی مذہب تمام محدثین کا ہے۔ ❸ مگر بیع خیار میں الخ یعنی اگر بائع اور مشتری بیع کرتے وقت یہ شرط لگالیں کہ اتنے دنوں تک اختیار ہے تو پھر اس صورت میں بائع اور مشتری کے جدا ہونے سے اختیار باطل نہ ہوگا۔

۲۸۰۲ - (۲) وَعَنْ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَالَمْ يَتَفَرَّقَا فَاِنْ صَدَقَا وَبَيَّنَا بُوْرِكَ لَهُمَا فِيْ بَيْعِهِمَا وَاِنْ كَتَمَا وَكَذَبَا مُحِقَتْ بَرَكَةُ بَيْعِهِمَا۔ (متفق علیه)

(البخاری الحدیث رقم ۲۰۷۹ ومسلم الحدیث رقم (۴۷۔ ۱۵۳۲) والترمذی الحدیث رقم ۱۲۴۶ واحمد فی المسند ۳/ ۴۰۳)

سیدنا حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "بائع اور مشتری اختیار کے ساتھ ہیں جب تک کہ وہ دونوں جدا نہ ہوں اور اگر ❶ وہ دونوں سچ کہیں اور ❷ بیان کریں تو ان دونوں کے لیے ان کی بیع میں برکت دی جاتی ہے اور اگر عیب چھپائیں اور جھوٹ بولیں ❸ (تو پھر) ان کی بیع میں سے برکت دور کر دی جاتی ہے۔" (بخاری مسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ سچ کہیں الخ یعنی فروخت کی جانے والی چیز کی حالت اور اس کی قیمت میں۔ ❷ بیان کریں الخ یعنی فروخت کی جانے والی چیز کا نقائص اور اس کی قیمت کے۔ ❸ دور الخ اس حدیث سے بھی خیار مجلس ثابت ہوا اور معلوم ہوا کہ خرید و فروخت کی برکت سچ بولنے اور اپنی چیز کے نقصان ظاہر کر دینے پر موقوف ہے یہی سبب ہے کہ اب اکثر سوداگروں اور مال داروں کے مال میں برکت نہیں رہتی کیونکہ کاروبار جھوٹ اور دغابازی بہت رائج ہوگئی ہے۔

۲۸۰۳ - (۳) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ اُخْدَعُ فِي الْبُيُوْعِ فَقَالَ اِذَا بَايَعْتَ فَقُلْ لَا خِلَابَةَ فَكَانَ الرَّجُلُ يَقُوْلُهُ۔ (متفق علیه) (البخاری الحدیث رقم ۲۱۱۷ ومسلم الحدیث رقم ۴۸-۱۵۲۲ وابوداوٗد الحدیث رقم ۳۵۰۰

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا میں بیع کے معاملہ میں فریب دیا جاتا ہوں آپ نے فرمایا "جس وقت تو بیع کرے تو کہہ کہ فریب نہیں ہے ❶ (دین میں)" (چنانچہ بیع کے وقت) وہ شخص یہ کہا کرتا تھا۔ (بخاری ومسلم)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



والنسائی الحدیث رقم ٤٤٨٤ والموطا الحدیث رقم ٩٨ من کتاب البیوع واحمد فی المسند ٢ / ٨)

**فوائد الحدیث:** ❶ پس کہہ نہیں ہے فریب الخ یعنی اگر دھوکا دے گا تو چیز واپس کر دوں گا گو یا مول لینا بشرط پسند ہوا۔

## اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ (دوسری فصل)

٢٨٠٤ - (٤) عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ صَفْقَةَ خِيَارٍ وَلَا يَحِلُّ لَهٗ اَنْ يُفَارِقَ صَاحِبَهٗ خَشْيَةَ اَنْ يَّسْتَقِيْلَهٗ۔ (رواه الترمذی و ابوداوٗد و النسائی)

(ابوداوٗد الحدیث رقم ٣٤٥٦ والترمذی الحدیث رقم ١٢٤٧ والنسائی الحدیث رقم ٤٤٨٣ واحمد فی المسند ٢ / ١٨٣)

عمرو بن شعیب نے اپنے باپ سے نقل کیا اس نے اپنے دادا رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بیچنے والے اور خریدنے والے کو اختیار ہے جب تک کہ وہ دونوں جدا نہ ہوں مگر یہ کہ بیع خیار ہو یعنی جس بیع میں خیار شرط ہو اور بائع یا مشتری کو یہ جائز نہیں ❶ کہ اپنے ساتھی سے اس خوف کی وجہ سے جدا ہو کہ (کہیں) وہ اس سے چیز کے واپس کرنے کا مطالبہ نہ کر دے۔'' (ترمذی و ابوداؤد و نسائی)

**حکم الحدیث:** اس کی سند حسن ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ جائز نہیں الخ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ جدا ہونے سے جسموں کا جدا ہونا مراد ہے اور خود سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ نے جو گزشتہ متفق علیہ حدیث کے راوی ہیں یہی معنی سمجھے تھے۔ مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ جب کسی بیع کو پورا کرنا چاہتے تو عقد کے بعد چند قدم چلتے (تاکہ جدائی ہو جائے) پھر اس کے پاس لوٹ آتے اور اگر تفرق سے اقوال مراد ہوتا یعنی ایجاب وقبول کا ہو جانا جیسے احناف کا مذہب ہے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ بیان کرنا کہ بائع اور مشتری کو اپنے صاحب سے اس ڈر سے جدا ہونا جائز نہیں کہ کہیں اس کا صاحب اقالہ طلب نہ کرے بے کار تھا۔

٢٨٠٥ - (٥) وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ لَا يَتَفَرَّقَنَّ اِثْنَانِ اِلَّا عَنْ تَرَاضٍ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ۔)

(ابوداوٗد الحدیث رقم ٣٤٥٨)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بائع اور مشتری آپس میں جدا نہ ہوئیں مگر رضا ❶ سے۔'' (ابوداؤد)

**حکم الحدیث:** اس کی سند حسن یا صحیح ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ مگر رضا سے الخ یعنی جب تک کہ بائع اور مشتری آپس میں لین دین کا معاملہ رضا مندی سے مکمل نہ کر لیں تو اس وقت تک جدا نہ ہوں۔

## اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ (تیسری فصل)

٢٨٠٦ - (٦) عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيَّرَ اَعْرَابِيًّا بَعْدَ الْبَيْعِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمَذِیُّ

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک اعرابی کو بیچنے کے بعد اختیار دیا۔ (ترمذی) اور کہا یہ حدیث

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



وَ قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ۔) حسن صحیح غریب ہے۔)

(الترمذی الحدیث رقم ۱۲۴۹)

**حکم الحدیث:** اس کی سند ضعیف ہے۔

# بَابُ الرِّبٰوا

## سود کا بیان

## اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ (پہلی فصل)

۲۸۰۷- (۱) عَنْ جَابِرٍ قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اٰكِلَ الرِّبَا وَ مُؤْكِلَهٗ وَ كَاتِبَهٗ وَ شَاهِدَيْهِ وَ قَالَ هُمْ سَوَآءٌ۔ (مسلم) (مسلم الحدیث رقم (۱۰۶۔ ۱۵۹۸) والترمذی الحدیث رقم ۱۲۰۶)

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سود لینے دینے لکھنے والے اور اس کے گواہوں پر لعنت فرمائی اور فرمایا وہ ❶ برابر ہیں۔" (مسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ وہ برابر ہیں الخ یعنی گناہ میں۔ اب جو مسلمان تحصیل دار یا منصف سود کا فیصلہ کرتے ہیں اور سود دلاتے ہیں اور جو اہل کار اور منشی سود کا حساب لکھتے ہیں وہ بھی اس حدیث کی رو سے ملعون ہیں' ان کو توبہ کرنا چاہیے اور ایسی نوکری پر خاک ڈالنا چاہیے اور لکھنے والے اور گواہ وغیرہ کو لعنت کی وجہ ان کے ناجائز کام پر مددگار ہونے کی ہے اور اس سے صریح معلوم ہوا کہ سود کا لکھنا اور اس پر گواہ بننا حرام ہے۔

۲۸۰۸- (۲) وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلذَّهَبُ بِالذَّهَبِ وَ الْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ وَالشَّعِيْرُ بِالشَّعِيْرِ وَ التَّمْرُ بِالتَّمْرِ وَ الْمِلْحُ بِالْمِلْحِ مِثْلًا بِمِثْلٍ سَوَآءً بِسَوَاءٍ يَدًا بِيَدٍ فَاِذَا اخْتَلَفَتْ هٰذِهِ الْاَصْنَافُ فَبِيْعُوْا كَيْفَ شِئْتُمْ اِذَا كَانَ يَدًا بِيَدٍ۔ (رواه مسلم) (مسلم الحدیث رقم ۸۱۔ ۱۵۸۷) والترمذی الحدیث رقم ۱۲۰۶)

سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "سونا سونے کے بدلہ' چاندی' چاندی کے بدلہ' گندم' گندم کے بدلہ' جو' جو کے بدلہ' کھجور' کھجور کے بدلہ اور نمک' نمک کے بدلہ جبکہ وہ ایک دوسرے کے مانند ❶ ہوں برابر برابر دست بدست فروخت کیا جائے' اور جب کہ یہ اقسام مختلف ہوں تو پھر جس طرح چاہو بیچو بشرطیکہ بیع دست بدست ہو۔ (مسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ مانند ہوں یعنی مقدار میں برابر ہوں جیسا کہ اس کی تاکید آگے خود بیان کر دی۔

۲۸۰۹- (۳) وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلذَّهَبُ بِالذَّهَبِ وَ الْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ وَ الْبُرُّ بِالْبُرِّ وَ الشَّعِيْرُ بِالشَّعِيْرِ وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ وَ الْمِلْحُ بِالْمِلْحِ مِثْلًا بِمِثْلٍ يَدًا بِيَدٍ

سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سونا سونے کے بدلے' چاندی' چاندی کے بدلے' گیہوں' گیہوں کے بدلے' جو' جو کے بدلے' کھجور' کھجور کے بدلے' اور نمک' نمک کے بدلے بیچنا درست ہے در حال یہ کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



فَمَنْ زَادَ اَوِ اسْتَزَادَ فَقَدْ اَرْبٰى- اَلْآخِذُ وَ الْمُعْطِيْ فِيْهِ سَوَآءٌ- (رواه مسلم) (مسلم الحديث رقم (٨٢- ١٥٨٤)

ایک دوسرے کی مانند ہوں دست بدست، پس جس نے زیادہ دیا یا زیادہ طلب کیا تو اس نے سود کا معاملہ کیا اس میں لینے والا اور دینے والا برابر ہے۔" (مسلم)

٢٨١٠- (٤) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ لَا تَبِيْعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ اِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ وَ لَا تُشِفُّوْا بَعْضَهَا عَلٰى بَعْضٍ وَ لَا تَبِيْعُوا الْوَرِقَ اِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ وَ لَا تُشِفُّوْا بَعْضَهَا عَلٰى بَعْضٍ وَ لَاتَبِيْعُوْا مِنْهَا غَآئِبًا بِنَاجِزٍ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) وَ فِيْ رِوَايَةٍ لَا تَبِيْعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ وَ لَا الْوَرِقَ بِالْوَرِقِ اِلَّا وَزْنًا بِوَزْنٍ- (متفق عليه) (البخاري الحديث رقم ٢١٧٧ ومسلم الحديث رقم (٧٥- ١٥٨٤) والنسائي الحديث رقم ٤٥٧٠ والموطا الحديث رقم ٣٠ من كتاب البيوع واحمد في المسند ٣/ ٩٣)

انہی (سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "سونا سونے کے بدلہ نہ فروخت کرو مگر برابر برابر اور بعض کو بعض پر زیادہ نہ کرو، اور چاندی، چاندی کے بدلہ نہ فروخت کرو مگر برابر برابر اور بعض کو بعض پر زیادہ نہ کرو اور نہ ان میں سے غائب کو حاضر کے بدلہ میں فروخت کرو۔ ❶ (بخاری، مسلم) اور ایک روایت میں ہے: "سونے کو سونے کے بدلہ اور چاندی کو چاندی کے بدلہ میں فروخت نہ کرو مگر یہ کہ وہ وزن میں برابر ❷ ہوں۔"

**فوائد الحدیث:** ❶ اور نہ ان میں سے غائب کو حاضر کے بدلہ میں فروخت کرو الخ یعنی نقد کے بدلہ میں ادھار کے وعدہ پر فروخت نہ کرو۔ ❷ مگر یہ کہ وہ وزن میں برابر ہوں الخ اس سے معلوم ہوا کہ سونے کا زیور سونے کے بدلہ یا چاندی کا چاندی کے بدلہ میں فروخت کرے تو وزن میں برابر ہوں اور زیور بنوائی کی قیمت لینا جائز نہیں، ورنہ زیادتی لازم آئے گی، اس طرح زیور یا سونے کا برتن اگر اشرفیوں کے بدلہ میں فروخت کیا جائے تو ابوحنیفہ رحمہ اللہ اور جمہور علماء کے نزدیک کمی بیشی جائز نہیں ہے اسی حدیث کی رو سے اور شافعی رحمہ اللہ اور بعض علماء کے نزدیک اگر زیور یا برتن والا اپنی بنوائی کے بدلے میں کچھ سونا زیادہ لے تو درست ہے، حافظ ابن قیم رحمہ اللہ کا یہی مذہب ہے اور شوکانی رحمہ اللہ نے سیل جرار میں عدم جواز کو ترجیح دی ہے۔

٢٨١١- (٥) وَعَنْ مَعْمَرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ كُنْتُ اَسْمَعُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَلطَّعَامُ بِالطَّعَامِ مِثْلًا بِمِثْلٍ- (رواه مسلم) (مسلم الحديث رقم (٩٣- ١٥٩٢)

سیدنا معمر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنتا تھا، آپ فرماتے تھے: "طعام، طعام کے بدلہ میں برابر ❶ برابر۔" (مسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ برابر برابر کے ساتھ الخ یعنی غلہ کو اس غلہ کی جنس کے برابر فروخت کرنا چاہیے۔

٢٨١٢- (٦) وَعَنْ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلذَّهَبُ بِالذَّهَبِ رِبًا اِلَّا هَآءَ وَ هَآءَ وَالْوَرِقُ بِالْوَرِقِ رِبًا اِلَّاهَاءَ وَهَآءَ وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ رِبًا اِلَّا

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "سونا سونے کے بدلہ میں سود ❶ ہے، مگر دست بدست اور چاندی، چاندی کے بدلہ میں سود ہے مگر دست بدست، گندم گندم کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



هَآءَ وَهَآءَ وَالشَّعِيْرُ بِالشَّعِيْرِ رِبًا اِلَّا هَآءَ وَ هَآءَ وَ التَّمْرُ بِالتَّمْرِ رِبًا اِلَّا هَآءَ وَهَآءَ۔ (متفق عليه)

(البخاری الحدیث رقم ٢١٣٤ ومسلم الحدیث رقم ٧٩-١٥٨٦ وابوداؤد الحدیث رقم ٣٣٤٨ والترمذی الحدیث رقم ١٢٤٣ والنسائی الحدیث رقم ٤٥٥٨ وابن ماجه الحدیث رقم ٢٢٥٩ والدارمی الحدیث رقم ٢٥٧٨ والموطا الحدیث رقم ٣٨ من کتاب البیوع)

بدلہ میں سود ہے مگر دست بدست اور جَو جَو کے بدلہ میں سود ہے مگر دست بدست' اور کھجور کھجور کے بدلہ میں سود ہے مگر دست بدست۔'' (بخاری ومسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ سود ہے الخ یعنی اگر چہ دونوں برابر ہوں اور اگر دونوں برابر ہوں اور بیع نقد بہ نقد ہو تو درست ہے اس باب کی ان پانچ احادیث سے معلوم ہوا کہ ان ماپ تول کی چیزوں کے بدلنے اور فروخت کرنے کی دو صورتیں ہیں۔ ایک صورت تو یہ کہ ایک ہی جنس کا بدلنا جیسے چاندی کو چاندی سے یا جو کو جو سے تو اس میں شرط یہ ہے کہ اسی وقت دست بدست بدلہ وعدہ نہ ہو اور اگر وزن میں کمی بیشی ہوئی اور دوسری غائب ہو تو پھر یہ سود ہے اور دوسری صورت یہ ہے کہ دو جنس کا بدلنا جیسے چاندی کا سونے سے بدلنا یا گندم کا جو سے بدلنا' تو اس میں شرط یہ ہے کہ دست بدست ہو اس میں کمی بیشی سود نہیں' مثلاً ایک کلو گندم کا دو کلو جو سے بدلنا درست ہے اور اگر دست بدست نہ ہو تو گیہوں آج دے اور جو کل لے تو یہ سود ہرگز درست نہیں۔

٢٨١٣- (٧) وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ وَ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِسْتَعْمَلَ رَجُلاً عَلٰى خَيْبَرَ فَجَآءَهُ بِتَمْرٍ جَنِيْبٍ فَقَالَ اَكُلُّ تَمْرِ خَيْبَرَ هٰكَذَا قَالَ لَا وَاللّٰهِ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا لَنَاْخُذُ الصَّاعَ مِنْ هٰذَا بِالصَّاعَيْنِ وَالصَّاعَيْنِ بِالثَّلَاثِ فَقَالَ لَا تَفْعَلْ بِعِ الْجَمْعَ بِالدَّرَاهِمِ ثُمَّ ابْتَعْ بِالدَّرَاهِمِ جَنِيْبًا وَ قَالَ فِي الْمِيْزَانِ مِثْلَ ذَالِكَ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔) (البخاری الحدیث رقم ٢٢٠١ ومسلم الحدیث رقم (٩٥- ١٥٩٣) والنسائی الحدیث رقم ٤٥٥٣ والدارمی الحدیث رقم ٢٥٧٧ والموطا الحدیث رقم ٢١ من کتاب البیوع)

سیدنا ابوسعید اور سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو خیبر پر عامل بنایا تو وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اچھی کھجوریں لایا تو آپ نے فرمایا: ''کیا خیبر کی تمام کھجوریں ایسی ہی ہوتی ہیں؟'' اس نے کہا اللہ کی قسم! اے اللہ کے رسول! نہیں' ہم ایک صاع اچھی کھجور کے بدلہ میں دو صاع کے اور دو صاع بدلہ میں تین صاع کے لیتے ہیں' تو آپ نے فرمایا کہ اس طرح نہ کر ❶ بلکہ ملی جلی تمام کو فروخت کر قیمتاً پھر عمدہ کھجور قیمتاً خرید کر اور فرمایا کہ: ''وزن میں بھی اسی طرح کر۔'' (بخاری' مسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ نہ کر تو اس طرح الخ یعنی ناقص کھجوروں کا مطلب یہ ہے کہ ایک ہی جنس میں زیادہ دینا لینا سود ہے ایسا نہ کر بلکہ اس کی تدبیر یہ ہے کہ ناقص کو قیمتاً بیچ اور پھر اس کی قیمت سے عمدہ قسم کا مال خرید کر' اسی طرح وزن کی جانے والی تمام چیزیں جیسے گندم' جو اور نمک اور چنے وغیرہ ہیں' ان میں بھی اسی طرح کرنا چاہیے۔

٢٨١٤- (٨) وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ جَآءَ بِلَالٌ اِلٰى

سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے سیدنا بلال رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَمْرٍ بَرْنِيٍّ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَيْنَ هٰذَا قَالَ عِنْدَنَا تَمْرٌ رَدِيٌّ فَبِعْتُ مِنْهُ صَاعَيْنِ بِصَاعٍ فَقَالَ اَوَّهْ عَيْنُ الرِّبَا عَيْنُ الرِّبَا لَا تَفْعَلْ وَلٰكِنْ اِذَا اَرَدْتَّ اَنْ تَشْتَرِيَ فَبِعِ التَّمْرَ بِبَيْعٍ اٰخَرَ ثُمَّ اشْتَرِبِهٖ۔ (متفق عليه)

(البخاری الحدیث رقم ۲۳۱۲ ومسلم الحدیث رقم (۹۶۔ ۱۵۹۴) والنسائی الحدیث رقم ۴۵۵۷)

کے پاس اچھی قسم کی کھجور لائے تو نبی ﷺ نے ان سے فرمایا: ''یہ کہاں سے لائے ہو؟'' انہوں نے کہا کہ میرے پاس ناکارہ کھجوریں تھیں پس میں نے وہ دو صاع ایک ❶ صاع کے بدلہ میں فروخت کیں' آپ نے فرمایا: آہ (یہ تو) عین سود ہے عین سود ہے' تو یہ نہ کر ❷ لیکن جس وقت کہ خریدنے کا ارادہ ❸ کرے تو کھجور فروخت کر اور بیع ❹ کے ساتھ' پھر اس کے بدلہ میں اچھی کھجور خرید کر۔'' (بخاری' مسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ ایک صاع کے بدلہ الخ یعنی اچھی قسم کے۔ ❷ نہ کر الخ یعنی اس طرح نہ کرنا چاہیے۔ ❸ ارادہ کرے الخ یعنی کھجوروں کے خریدنے کا۔ ❹ اور بیع کے الخ یعنی بدلہ درہم کے یا غلہ کے بدلہ میں۔

۲۸۱۵- (۹) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ جَآءَ عَبْدٌ فَبَايَعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْهِجْرَةِ وَلَمْ يَشْعُرْ اَنَّهٗ عَبْدٌ فَجَآءَ سَيِّدُهٗ يُرِيْدُهٗ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعْنِيْهِ فَاشْتَرَاهُ بِعَبْدَيْنِ اَسْوَدَيْنِ وَلَمْ يُبَايِعْ اَحَدًا بَعْدَهٗ حَتّٰى يَسْاَلَهٗ اَعَبْدٌ هُوَ اَوْحُرٌّ۔ (رواه مسلم) (مسلم الحدیث رقم ۱۲۳۔ ۱۶۰۲) والترمذی الحدیث رقم ۱۲۳۹ وابن ماجه الحدیث رقم ۲۸۶۹)

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک غلام آیا تو اس نے نبی ﷺ سے ہجرت ❶ پر بیعت کی اور آپ کو معلوم نہ ہوا کہ یہ غلام ہے' اس کا مالک اس کو ڈھونڈتا ہوا آیا' تو اس کو نبی ﷺ نے فرمایا: ''اس کو میرے ہاتھ بیچ پس اسے ❷ خریدا دو سیاہ رنگ کے غلاموں کے بدلے اور کسی سے نہ بیعت کی اس کے بعد یہاں تک کہ اس سے پوچھ لیتے کہ غلام ہے یا آزاد۔'' (مسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ ہجرت پر الخ یعنی آپ ﷺ سے عہد کیا کہ اپنے وطن سے نکل کر خدمت بابرکت میں حاضر ہوں گا۔ ❷ پس اسے دو سیاہ رنگ کے غلاموں کے بدلہ میں خرید لیا الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ایک غلام کا دو غلام کے بدلہ میں فروخت کرنا جائز ہے۔

۲۸۱۶- (۱۰) وَعَنْهُ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الصُّبْرَةِ مِنَ التَّمْرِ لَا يُعْلَمُ مَكِيْلَتُهَا بِالْكَيْلِ الْمُسَمّٰى مِنَ التَّمْرِ۔ (رواه مسلم)

(مسلم الحدیث رقم (۴۲۔ ۱۵۳۰) والنسائی الحدیث رقم ۴۵۴۷)

انہی (سیدنا جابر رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے کھجور کے ایسے ڈھیر کے کہ جس کی مقدار معلوم نہیں' معین پیمانہ سے ماپی ہوئی کھجور کے بدلہ میں فروخت کرنے سے منع فرمایا۔'' ❶ (مسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ معین پیمانہ کے بدلہ الخ اس لئے کہ جب جنس ایک ہو تو برابر بیچنا چاہیے اور یہاں احتمال ہے کہ ایک طرف کھجوریں وزن میں زیادہ ہوں البتہ اگر دوسری جنس کے بدلہ میں فروخت کرے تو قباحت نہیں ہے۔

۲۸۱۷- (۱۱) وَعَنْ فَضَالَةَ بْنِ اَبِيْ عُبَيْدٍ قَالَ اِشْتَرَيْتُ يَوْمَ خَيْبَرَ قِلَادَةً بِاِثْنَيْ عَشَرَ دِيْنَارًا فِيْهَا

سیدنا فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے خیبر کے دن ❶ ایک ہار بارہ دینار میں خریدا' اس میں سونا اور نگینے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ذَهَبٌ وَخَرَزٌ فَفَصَّلْتُهَا فَوَجَدْتُ فِيهَا أَكْثَرَ مِنِ اثْنَيْ عَشَرَ دِيْنَارًا فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تُبَاعُ حَتّٰى تُفَصَّلَ۔ (رواه مسلم)

(مسلم حدیث رقم ۹۰/۱۵۹۱، ابوداؤد حدیث رقم ۳۳۵۲، الترمذی الحدیث رقم ۱۲۵۵، النسائی حدیث رقم ۴۵۷۳ واحمد فی المسند ٦/ ۲۱)

تھے ❷ تو میں نے اس ہار کو جدا کیا تو میں نے اس میں بارہ دینار سے زیادہ سونا پایا، میں نے نبی ﷺ کے روبرو اس کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا: ''سونا اور نگینے کو جدا ❸ جدا کر کے فروخت کرنا چاہیے۔'' (مسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ خیبر کے دن الخ یعنی خیبر کے سال۔ ❷ یعنی سونے میں سے نگینے نکال ڈالے۔ ❸ جدا جدا کر کے الخ یعنی اس کا سونا نگینوں وغیرہ سے جدا کیا جائے، اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب سونا کسی اور چیز کے ساتھ لگا ہو تو اس کو سونے کے بدلہ میں فروخت کرنا درست نہیں جب تک سونا علیحدہ نہ کیا جائے، پھر سونے کو سونے کے بدلہ میں برابر برابر وزن کر کے فروخت کرنا چاہیے اور دوسری چیز کے لیے اختیار ہے کہ جتنے داموں پر چاہے اسے فروخت کرے اور جب کہ کسی چیز میں چاندی لگی ہو اور وہ چاندی کے بدلہ میں فروخت کی جائے تو اس میں بھی یہی حکم ہے۔

## اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ (دوسری فصل)

۲۸۱۸- (۱۲) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيَأْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَا يَبْقٰى أَحَدٌ إِلَّا أَكِلُ الرِّبَا فَإِنْ لَّمْ يَأْكُلْهُ أَصَابَهٗ مِنْ بُخَارِهٖ وَ يُرْوٰى مِنْ غُبَارِهٖ۔ (رواه احمد و ابوداؤد والنسائي و ابن ماجة) (ابوداؤد الحدیث رقم ۴۵٦۰ وابن ماجه الحدیث رقم ۲۲۵۴)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''البتہ لوگوں پر ایک زمانہ آئے گا کہ کوئی باقی نہیں رہے گا مگر سود کا کھانے والا تو اگر وہ سود نہ کھائے گا تو اس کو اس کا بخار پہنچے گا اور ایک روایت ❶ میں اس طرح ہے کہ اس کے غبار سے۔'' (احمد، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ)

**حکم الحدیث:** اس کی سند ضعیف ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ اور ایک روایت میں اس طرح ہے کہ اس کے غبار سے الخ یعنی بجائے ''من بخارہ'' بھی مروی ہے یہ زمانہ جس کا اس حدیث میں ذکر ہے موجودہ زمانہ ہے بعض پرہیزگار ایسے ہیں جو سود نہیں کھاتے لیکن اپنے بیاہ شادی اور دنیا کی ضروریات میں سودی روپیہ لیتے ہیں تو یہ بھی گناہ میں ایسا ہی ہے بعض اس سے بھی بچتے ہیں تو سودی روپیہ دوسروں کو دلاتے ہیں، بعض سود کے گواہ بن جاتے ہیں، بعض سود کے فیصلے کرتے ہیں اور پیٹ کے لئے یہ حرام اپنے اوپر لیتے ہیں، غرض ایسے آدمی بہت کم ہیں جو ان سب بلاؤں سے پاک ہوں۔

۲۸۱۹- (۱۳) وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَبِيْعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ وَ لَا الْوَرِقَ بِالْوَرِقِ وَ لَا الْبُرَّ بِالْبُرِّ وَ لَا الشَّعِيْرَ بِالشَّعِيْرِ وَ لَا التَّمْرَ بِالتَّمْرِ وَ لَا الْمِلْحَ

سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سونا سونے کے بدلہ میں، نہ چاندی چاندی کے بدلہ میں، نہ گندم گندم کے بدلہ میں اور نہ جو جو کے بدلہ میں اور نہ کھجور کھجور کے بدلہ میں اور نہ نمک، نمک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



بِالْمِلْحِ اِلَّا سَوَآءً بِسَوَآءٍ عَيْنًا بِعَيْنٍ يَدًا بِيَدٍ وَلٰكِنْ بِيْعُوا الذَّهَبَ بِالْوَرِقِ وَالْوَرِقَ بِالذَّهَبِ وَ الْبُرَّ بِالشَّعِيْرِ وَ الشَّعِيْرَ بِالْبُرِّ وَ التَّمْرَ بِالْمِلْحِ وَ الْمِلْحَ بِالتَّمْرِ يَدًا بِيَدٍ كَيْفَ شِئْتُمْ۔ (رواه الشافعي) (النسائي الحديث رقم ٤٥٦٠ وابن ماجه الحديث رقم ٢٢٥٤)

کے بدلہ میں فروخت کرو مگر برابر برابر' نقد بنقد اور ہاتھوں ہاتھ لیکن سونے کو چاندی کے بدلہ میں' چاندی کو سونے کے بدلہ میں اور گندم کو جو کے بدلے اور جو کو گندم کے بدلہ میں اور کھجور کو نمک کے بدلہ میں اور نمک کو کھجور کے بدلہ میں ہاتھ بہ ہاتھ جس طرح چاہو فروخت کرو۔ (شافعی)

**حکم الحدیث**: اس کی سند صحیح ہے۔

٢٨٢٠- (١٤) وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْ شِرَآءِ التَّمْرِ بِالرُّطَبِ فَقَالَ اَيَنْقُصُ الرُّطَبُ اِذَا يَبِسَ فَقَالَ نَعَمْ فَنَهَاهُ عَنْ ذٰلِكَ۔ (رواه مالك والترمذی وابوداوٗد و النسائی وابن ماجة) (ابوداوٗد الحديث رقم ٣٣٥٩ والترمذی الحديث رقم ١٢٢٥ والنسائی الحديث رقم ٣/ ٦٥٤ الحديث رقم ٣٣٥٩ والترمذی الحديث رقم ١٢٢٥ والنسائی الحديث رقم ٤٥٤٥ و ابن ماجه الحديث رقم ٢٢٦٤ والموطا ٢/ ٦٢٤ الحديث رقم ٢٢ من كتاب البيوع واحمد فی المسند ١/ ١٧٥)

سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا' آپ سے خشک کھجور تازہ کھجور خریدنے کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا: ''کیا تازہ کھجور کم ہو جاتی ہے جب خشک ہو؟'' کہا' ہاں! تو آپ نے اس کو اس سے ❶ منع کیا۔ (مالک' ترمذی' ابوداؤ د'نسائی' ابن ماجہ)

**حکم الحدیث**: اس کی سند صحیح ہے۔

**فوائد الحدیث**: ❶ پس اس کو اس سے منع کیا الخ مالک' شافعی' احمد' محمد ابن حسن اور ابو یوسف رحمہم اللہ وغیرہم' تمام علما نے اس حدیث پر عمل کیا ہے کہ تر کھجور کی بیع خشک کھجور کے ساتھ جائز نہیں ہے مگر احناف کے نزدیک برابر برابر بیچنا تر کا خشک کے ساتھ درست ہے وہ کہتے ہیں کہ یہ حدیث ضعیف ہے مگر محدثین نے ان کی اس بات کو تسلیم نہیں کیا اور ابن قیم رحمہ اللہ نے یہاں احناف کا بڑے بسط سے رد کیا ہے۔

٢٨٢١- (١٥) وَعَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ مُرْسَلاً اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ اللَّحْمِ بِالْحَيَوَانِ قَالَ سَعِيْدٌ كَانَ مِنْ مَيْسِرِ اَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ۔ (رواه فی شرح السنة) (مالك فی الموطا الحديث رقم ٦٤ من كتاب البيوع)

سعید بن میبّب رحمہ اللہ سے بطریق ارسال کے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا گوشت کے بیچنے سے بدلے حیوان کے' سعید رحمہ اللہ نے فرمایا گوشت کا حیوان کے بدلے بیچنا جوئے جاہلیت کے جوئے سے تھا۔ ❶ (شرح السنہ)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



**حکم الحدیث**: اس کی سند صحیح اور مرسل ہے۔

**فوائد الحدیث**: ❶ جاہلیت کے جوئے سے الخ مراد یہ ہے کہ جیسے جوئے سے لوگوں کا مال باطل طریقہ سے کھایا جاتا ہے ویسے ہی اس میں ہے اگرچہ کھانے کا طریقہ دونوں میں مختلف ہے۔

٢٨٢٢ - (١٦) وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الْحَيْوَانِ بِالْحَيْوَانِ نَسِيْئَةً۔ (رواه الترمذی' ابوداوٗد' نسائی' ابن ماجه' دارمی) (ابوداوٗد الحدیث رقم ١٢٣٧ والترمذی الحدیث رقم ١٢٣٧ والنسائی الحدیث رقم ٤٦٢٠ وابن ماجه الحدیث رقم ٢٢٧٠ والدارمی الحدیث رقم ٢٥٦٤ واحمد فی المسند ٥/ ١٢)

سیدنا سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حیوان کے بدلہ میں وعدہ کے ساتھ حیوان بیچنے سے ❶ منع فرمایا۔" (ترمذی وابوداؤد ونسائی وابن ماجہ ودارمی)

**حکم الحدیث**: اس کی سند ضعیف ہے لیکن اس کا شاہد صحیح سند سے موجود ہے۔

**فوائد الحدیث**: ❶ بطریق وعدہ کے الخ یعنی جب دونوں طرف سے وعدہ ہو تو یہ معاملہ درست نہیں ہے اور اس معنی پر دلیل وہ حدیث ہے جس میں آپ نے ادھار کے ادھار پر بیچنے سے منع کیا اب عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث آئندہ اس کی معارض نہ ہوگی۔

٢٨٢٣ - (١٧) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَهٗ اَنْ يُّجَهِّزَ جَيْشًا فَنَفِدَتِ الْاِبِلُ فَاَمَرَهٗ اَنْ يَّاْخُذَ عَلٰى قَلَائِصِ الصَّدَقَةِ فَكَانَ يَاْخُذُ الْبَعِيْرَ بِالْبَعِيْرَيْنِ اِلٰى اِبِلِ الصَّدَقَةِ۔ (رواه ابوداوٗد) (ابوداوٗد الحدیث رقم ٣٣٥٧ واحمد فی المسند ٢/ ١٧١)

سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو لشکر کا سامان تیار کرنے کا حکم فرمایا' پس اونٹ ختم ہو گئے تو آپ نے اس کو حکم فرمایا: زکوٰۃ کے اونٹوں کے بدلہ میں ادھار پر اونٹ لے لے' تو ❶ عبداللہ اونٹوں کے' اونٹوں کی زکوٰۃ کے آنے تک دو اونٹوں کے بدلہ میں ایک اونٹ لے لیتے تھے۔

**حکم الحدیث**: اس کی سند ضعیف ہے۔

**فوائد الحدیث**: ❶ پس عبداللہ لیتا تھا الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حیوان کی بیع حیوان کے بدل وعدہ پر جائز ہے۔

## اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ (تیسری فصل)

٢٨٢٤ - (١٨) عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلرِّبَا فِي النَّسِيْئَةِ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ لَا رِبًا فِيْمَا كَانَ يَدًا بِيَدٍ۔ (متفق علیه) (البخاری الحدیث رقم ٢١٧٩ ومسلم الحدیث رقم ١٠١-١٥٩٦ والنسائی الحدیث رقم ٤٥٨٠ وابن

سیدنا اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "سود ❶ وعدے میں ہے۔" اور ایک روایت میں فرمایا: "جو چیز دست بدست ہو اس میں سود نہیں۔" (بخاری' مسلم)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ماجه الحديث رقم ٢٢٥٧ والدارمي الحديث رقم ٢٥٨٠ واحمد في المسند ٥/ ٢٠٠)

**فوائد الحدیث:** ❶ سود وعدہ میں ہے الخ سود ایک جنس پیمائش یا وزنی میں زیادہ لینے کا نام ہے خواہ دست بدست ہو خواہ وعدہ پر اور اگر دو جنسیں ہوں تو وعدہ سود ہے زیادتی سود نہیں اور اس حدیث سے ظاہراً معلوم ہوا کہ دست بدست میں زیادہ لینا دینا سود نہیں مطلب حدیث کا یہ ہے کہ جب دو جنس ہوں جیسے چاندی کو سونے سے بیچے تو دست بدست زیادہ لینا سود نہیں اس میں وعدہ سود ہے اس لئے کہ یہ حدیث مجمل ہے اور سیدنا ابو سعید رضی اللہ عنہ اور سیدنا عبادہ رضی اللہ عنہ کی احادیث مبیّن ہیں اور مجمل کا مبیّن پر محمول کرنا واجب ہے۔

٢٨٢٥- (١٩) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَنْظَلَةَ غَسِيْلِ الْمَلَآئِكَةِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِرْهَمُ رِبًا يَاكُلُهُ الرَّجُلُ وَ هُوَ يَعْلَمُ اَشَدُّ مِنْ سِتَّةٍ وَّ ثَلَاثِيْنَ زِنْيَةً (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالدَّارَ قُطْنِيُّ وَرَوَى الْبُيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْاِيْمَانِ) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَزَادَ وَ قَالَ مَنْ نَبَتَ لَحْمُهُ مِنَ السُّحْتِ فَالنَّارُ اَوْلٰى بِهٖ۔ (احمد في المسند ٥/ ٢٢٥)

سیدنا عبداللہ بن حنظلہ رضی اللہ عنہ غسیل الملائکہ ❶ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو آدمی ایک درہم سود کا ❷ کھائے اور وہ جانتا ہو کہ یہ گناہ میں چھتیس مرتبہ کے زنا سے بہت زیادہ ہے۔'' (احمد دار قطنی) اور روایت کیا اس کو بیہقی نے شعب الایمان میں سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے اور بیہقی نے اس عبارت کو زیادہ کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص کہ اس کا گوشت حرام مال سے تیار ہو تو دوزخ کی آگ اس کے لئے زیادہ لائق ہے۔''

**حکم الحدیث:** اس کی سند صحیح ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ غسیل الملائکہ الخ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ احد کی طرف نکلنے کے لئے اعلان فرمادیا تو اس وقت یہ عبداللہ رضی اللہ عنہ اپنی زوجہ سے ہم بستر تھے جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان واجب الاذعان ان کے گوش باہوش میں پہنچا تو انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نفیر کی استجابت میں جلدی کی یہاں تک کہ جنابت کا غسل بھی نہ کیا' پھر لڑے اور شہید ہو گئے' جب دفن کرنے لگے تو ان کی بیوی نے اس بات کو ظاہر کیا لیکن ان کو بلا غسل دفن کیا گیا اور دفن سے پہلے فرشتوں نے ان کو غسل دیا۔ ❷ کہ یہ سود کا درہم ہے۔

٢٨٢٦- (٢٠) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلرِّبَا سَبْعُوْنَ جُزْءًا اَيْسَرُهَا اَنْ يَّنْكِحَ الرَّجُلُ اُمَّهٗ۔ (ابن ماجه الحديث رقم ٢٢٧٤)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کہ سود کے گناہ کے ستر جز ❶ ہیں' ان میں سے ادنیٰ تر یہ ہے کہ آدمی اپنی ماں سے (نکاح) زنا کرے۔''

**حکم الحدیث:** اس کی سند ضعیف ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ ستر جزو ہے الخ یعنی ستر گناہوں کا مجموعہ ہے۔

٢٨٢٧- (٢١) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الرِّبَا وَ اِنْ كَثُرَ فَاِنَّ عَاقِبَتَهٗ تَصِيْرُ اِلٰى قُلٍّ۔ (رواهُمَا ابْنُ مَاجَةَ وَالْبُيْهَقِيُّ

سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سود اگرچہ زیادہ ہو لیکن اس کا انجام ❶ کمی کی صورت میں ہوتا ہے۔'' (یہ دونوں احادیث ابن ماجہ نے نقل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ وَرَوٰی اَحْمَدُ الْاَخِیْرَ)۔ (ابن ماجه الحدیث رقم ۲۲۷۹ واحمد فی المسند ۱/ ۳۹۵)

کیں اور بیہقی نے شعب الایمان میں اور احمد نے اخیر کی روایت کی۔)

**حکم الحدیث:** اس کی سند صحیح ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ انجام الخ اس امر کا تجربہ ہو چکا ہے کہ مسلمان کو کبھی سود سے فلاح نہیں ہو سکتی۔ البتہ کافروں کا مال سود سے بڑھ جاتا ہے تو وہ کافر ہیں ان کو سود کی حرمت سے کیا غرض ان کو تو پہلے ایمان لانے کا حکم ہے۔

۲۸۲۸- (۲۲) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَيْتُ لَيْلَةَ اُسْرِیَ بِیْ عَلٰی قَوْمٍ بُطُوْنُهُمْ كَالْبُيُوْتِ فِيْهَا الْحَيَّاتُ تُرٰی مِنْ خَارِجِ بُطُوْنِهِمْ فَقُلْتُ مَنْ هٰؤُلَآءِ يَا جِبْرِيْلُ قَالَ هٰؤُلَآءِ اَكَلَةُ الرِّبَا۔ (رواه احمد و ابن ماجة) (ابن ماجه الحدیث رقم ۲۲۷۳ واحمد فی المسند ۲/ ۳۶۳)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں شب معراج میں ایک قوم پر گزرا کہ ان کے پیٹ گھروں کی مانند تھے ان میں سانپ تھے جو معلوم ہوتے تھے ان کے پیٹوں کے باہر سے تو میں نے کہا' اے جبرائیل! یہ لوگ کون ہیں؟ کہا یہ سود کھانے والے ہیں۔'' (احمد و ابن ماجہ)

**حکم الحدیث:** اس کی سند ضعیف ہے۔

۲۸۲۹- (۲۳) وَعَنْ عَلِیٍّ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ اٰكِلَ الرِّبَا وَ مُوْكِلَهٗ وَكَاتِبَهٗ وَ مَانِعَ الصَّدَقَةِ وَ كَانَ يَنْهٰی عَنِ النَّوْحِ۔ (رواه النسائی) (النسائی الحدیث رقم ۵۱۰۳)

سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ سود لینے والے پر' اس کے دینے والے' اس کے لکھنے والے اور زکوٰۃ کے نہ دینے والے پر لعنت کرتے تھے اور آپ نوحہ کرنے سے منع کرتے تھے۔'' (نسائی)

**حکم الحدیث:** اس کی سند ضعیف ہے لیکن حدیث شواہد کی وجہ سے صحیح ہے۔

۲۸۳۰- (۲۴) وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اِنَّ اٰخِرَ مَا نَزَلَتْ اٰيَةُ الرِّبَا وَاَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُبِضَ وَلَمْ يُفَسِّرْ هَالَنَا فَدَعُوا الرِّبَا وَالرِّيْبَةَ۔ (رواه ابن ماجة والدارمی) (ابن ماجه الحدیث رقم ۲۲۷٦)

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آخری آیت ❶ جو اتری ہے وہ سود کی آیت ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وفات پا گئے اور ❷ اس کو ہمارے لئے واضح نہیں کیا' پس ربا اور ریبہ ❸ کو چھوڑ دو۔ (ابن ماجہ' دارمی)

**فوائد الحدیث:** ❶ آخری آیت الخ اگرچہ ربا کی آیت کے بعد اور کئی آیات بھی نازل ہوئیں لیکن اس کو آخری آیت اس اعتبار سے کہا کہ معاملات کے بارہ میں اس کے بعد کوئی آیت نازل نہیں ہوئی اور غرض اس سے یہ ہے کہ سود کی آیت منسوخ نہیں بلکہ اس کا حکم قیامت تک باقی ہے۔ ❷ نہیں واضح کیا الخ یعنی جیسا چاہیے تھا ویسا کھول کر سود کا بیان نہیں کیا' چھ چیزوں کا بیان کر دیا کہ ان میں سود ہے سونا' چاندی' گندم' نمک' کھجور' جو اور دوسری چیزیں بیان نہیں کیں کہ ان میں بھی سود ہوتا ہے یا نہیں لیکن مجتہدین نے اپنے قیاس سے دوسری چیزوں میں بھی سود ٹھہرایا' اب جن چیزوں کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کر دیا ان میں تو سود کی حرمت قطعی ہے کسی مسلمان کو ان کے نزدیک نہ جانا چاہیے اور جن چیزوں کے بارہ میں علماء کا اختلاف ہے تو تقویٰ تو یہ ہے کہ ان میں بھی سود سے پرہیز کرے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



❸ اور ربیہ کو یعنی جس چیز میں ربا کا شبہ ہو اس کو بھی چھوڑ دو۔

۲۸۳۱ - (۲۵) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَقْرَضَ اَحَدُكُمْ قَرْضًا فَاَهْدٰى اِلَيْهِ اَوْحَمَلَهٗ عَلَى الدَّآبَّةِ فَلَا يَرْكَبْهُ وَلَا يَقْبَلْهَا اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ جَرٰى بَيْنَهٗ وَ بَيْنَهٗ قَبْلَ ذٰلِكَ، (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ) (ابن ماجه الحديث رقم ٢٤٣٢ والبيهقي فى شعب الايمان الحديث رقم ٥٥٣٢)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس وقت کہ تم میں سے کوئی شخص کسی کو قرض دے پھر قرض لینے والا اس کی طرف تحفہ بھیجے یا اس کو سواری کا جانور دے تو وہ اس پر سوار ہو اور نہ ہی تحفہ قبول کرے مگر یہ اس کے اور اس کے درمیان اس سے پہلے یہ سلسلہ جاری ہو۔'' (ابن ماجہ، بیہقی فی شعب الایمان)

**حکم الحدیث:** اس کی سند جید ہے۔

۲۸۳۲ - (۲۶) وَعَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَقْرَضَ الرَّجُلُ الرَّجُلَ فَلَا يَاْخُذْ هَدِيَّةً۔ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِيْ تَارِيْخِهٖ هٰكَذَا فِي الْمُنْتَقٰى۔

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس وقت کوئی کسی کو قرض دے تو پس وہ (اس سے) تحفہ نہ لے۔'' (بخاری نے اپنی تاریخ میں اسے روایت کیا اور منتقی میں اسی طرح ہے۔)

۲۸۳۳ - (۲۷) وَعَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ بْنِ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ قَدِمْتُ الْمَدِيْنَةَ فَلَقِيْتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ سَلَامٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ اِنَّكَ بِاَرْضٍ فِيْهَا الرِّبَا فَاشٍ فَاِذَا كَانَ لَكَ عَلٰى رَجُلٍ حَقٌّ فَاَهْدٰى اِلَيْكَ حِمْلَ تِبْنٍ اَوْحِمْلَ شَعِيْرٍ اَوْحَبْلَ قَتٍّ فَلَا تَاْخُذْهُ فَاِنَّهٗ رِبًا۔ (رواه البخاری) (البخاری الحديث رقم ٣٩١٤)

ابو بردہ بن ابی موسیٰ سے روایت ہے میں مدینہ آیا تو میں عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے ملا' انہوں نے کہا کہ تو ایسی زمین میں ہے کہ اس میں سود کا بہت رواج ہے' پس جس وقت کسی پر تیرا حق ہو' پھر وہ تیری طرف تحفہ بھیجے اور بوجھ بھس کا یا جو کا یا گٹھا گھاس کا' تو تو اس کو نہ لے اس لئے کہ وہ سود ❶ کا حکم رکھتا ہے۔'' (بخاری)

**فوائد الحدیث:** ❶ وہ سود کا حکم رکھتا ہے الخ ان احادیث سے یہ ثابت ہوا کہ اگر قرض لینے سے پہلے آپس میں میل جول تحفہ تحائف کی راہ و رسم تھی تو اب بھی اس کا قبول کرنا درست ہے اور جو قرض لینے سے پہلے اس کی رسم نہ تھی تو یقیناً اس کا سبب قرض ہی ہے اور ہماری شریعت میں قرض دے کر نفع اٹھانا جائز نہیں ہے۔

# بَابُ الْمَنْهِيِّ عَنْهَا مِنَ الْبُيُوْعِ

## ممنوعہ بیوع کا بیان

## اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ (پہلی فصل)

۲۸۳٤ - (۱) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مزابنہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُزَابَنَةِ اَنْ يَّبِيْعَ ثَمَرَ حَآئِطِهٖ اِنْ كَانَ نَخْلاً بِتَمْرٍ كَيْلاً وَ اِنْ كَانَ كَرْمًا اَنْ يَّبِيْعَهٗ بِزَبِيْبٍ كَيْلاً اَوْ كَانَ۔ وَ عِنْدَ مُسْلِمٍ وَ اِنْ كَانَ زَرْعًا اَنْ يَّبِيْعَهٗ بِكَيْلِ طَعَامٍ، نَهٰى عَنْ ذٰلِكَ كُلِّهٖ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) وَ فِىْ رِوَايَةٍ لَّهُمَا نَهٰى عَنِ الْمُزَابَنَةِ قَالَ وَ الْمُزَابَنَةُ اَنْ يُّبَاعَ مَا فِىْ رُؤُوْسِ النَّخْلِ بِتَمْرٍ بِكَيْلٍ مُّسَمًّى اِنْ زَادَ فَلِىْ وَ اِنْ نَقَصَ فَعَلَىَّ۔ (البخاری الحدیث رقم ۲۲۰۵ ومسلم الحدیث رقم ۷۶-۱۵۴۲ والترمذی الحدیث رقم ۱۳۰۰ والنسائی الحدیث رقم ۴۵۴۹ وابن ماجه الحدیث رقم ۲۲۶۵ والموطا الحدیث رقم ۲۳ من کتاب البیوع واحمد فی المسند ۲/۷)

سے منع کیا' یہ کہ بیچے اپنے باغ کا تازہ پھل' اگر کھجور کا باغ ہے بدلے ماپی ہوئی خشک کھجور کے اور اگر ہے انگور کا باغ تو پھر یہ ہے کہ بیچے تازے انگور بدلے ماپے ہوئے خشک (منقی) انگور کے ساتھ یا ہو۔'' اور مسلم میں یہ الفاظ ہیں ''اور اگر کھیتی ہو تو اس کو ماپے ہوئے غلہ کے بدلہ میں فروخت کرے آپ نے ان تمام صورتوں سے منع فرمایا ہے ❶ (بخاری' مسلم) اور بخاری و مسلم کی ایک دوسری روایت میں اس طرح ہے کہ آپ ﷺ نے مزابنت سے منع ❷ فرمایا اور مزابنت یہ ہے کہ بیچا جائے وہ تازہ پھل جو درختوں پر ہے خشک پھل کے بدلہ میں جو معین پیمانے سے ماپا گیا ہے' بیچنے والا یہ کہے کہ اگر باغ کا پھل زیادہ نکلے تو میرا ہے اور اگر کم نکلے تو اس کی ذمہ داری مجھ پر ہے۔''

**فوائد الحدیث:** ❶ اس سبب سے منع فرمایا الخ کیونکہ سب میں کمی اور بیشی کا احتمال ہے۔

❷ مزابنت سے منع فرمایا الخ مالک نے کہا جو چیز ڈھیر لگا کر بیچی جائے اور اس کا وزن اور کیل معلوم نہ ہو وزن اور ماپی ہوئی چیز کے بدلہ میں تو وہ مزابنہ میں داخل ہے (بشرطیکہ ایک جنس ہو) اگر ایک شخص دوسرے شخص سے کہے کہ یہ جو ڈھیر تیرا پڑا ہے گیہوں یا کھجور یا چارہ یا گٹھلیوں یا گھاس یا کسم یا روئی یا کتان یا ریشم کا اس کو ناپ یا تول یا شمار کر' اگر اس قدر سے کم نکلے تو میں تجھ کو دوں گا اور اگر زیادہ نکلے تو میں لے لوں گا' اس قسم کی بیع درست نہیں ہے' بلکہ یہ جوئے کے مشابہ ہے اسی طرح اگر کوئی شخص دوسرے سے کہے کہ یہ کپڑا اتنی ٹوپیوں کو کافی ہے اگر کم نکلے تو میں دوں گا اور اگر بڑھ جائے تو میں لوں گا یا اس کپڑے میں اتنے کرتے بنیں گے اگر کم نکلے تو میں دوں گا اور اگر زیادہ ہوئے تو میں لوں گا یا اس قدر کھالوں میں اتنے جوتے بنیں گے اگر کم ہوں تو میں دوں گا اور اگر زیادہ ہوئے تو میں لوں گا یہ سب مزابنہ میں داخل ہے اور یہ جائز نہیں ہے۔

۲۸۳۵ - (۲) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُخَابَرَةِ وَ الْمُحَاقَلَةِ وَ الْمُزَابَنَةِ وَ الْمُحَاقَلَةُ اَنْ يَّبِيْعَ الرَّجُلُ الزَّرْعَ بِمِائَةِ فَرَقِ حِنْطَةٍ وَ الْمُزَابَنَةُ اَنْ يَّبِيْعَ التَّمْرَ فِىْ رُؤُوْسِ النَّخْلِ بِمِائَةِ فَرَقٍ وَ الْمُخَابَرَةُ كِرَآءُ الْاَرْضِ بِالثُّلُثِ وَ الرُّبُعِ۔ (رواه مسلم) (مسلم الحدیث رقم ۸۱-۱۵۳۶)

سیدنا جابر ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مخابرت' محاقلت اور مزابنت سے منع فرمایا اور محاقلت یہ ہے کہ آدمی کھیتی کو سو فرق گیہوں کے بدلہ میں فروخت کرے اور مزابنت یہ ہے کہ تازہ کھجور جو درختوں پر ہے سو فرق خشک کھجور کے بدلہ میں فروخت کرے اور مخابرت تہائی ❶ یا چوتھائی پر زمین کو کرائے پر دینے کو کہتے ہیں۔'' (مسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ تہائی یا چوتھائی پر الخ ہمارے دور میں اس کو بٹائی کہتے ہیں زمین کا کرایہ دینا چاندی اور سونے کے بدلے میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



بالاتفاق درست ہے مگر پیداوار کے ایک حصہ پر کرایہ دینا جس کو مزارعت اور مخابرت کہتے ہیں مختلف فیہ ہے ابوحنیفہ اور مالک رحمہ اللہ کے نزدیک ممنوع ہے اس حدیث کی رو سے اور احمد رحمہ اللہ اور اسحاق اور ابو یوسف اور محمد اور اہل حدیث کے نزدیک درست ہے انہوں نے اس نہی کو تنزیہ پر محمول کیا ہے اور اس پر کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں رغبت دی ہے زمین کے مفت دینے میں اور نووی رحمہ اللہ نے اس کو ترجیح دی ہے۔

٢٨٣٦ - (٣) وَعَنْهُ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَ الْمُزَابَنَةِ وَالْمُخَابَرَةِ وَالْمُعَاوَمَةِ وَ عَنِ الثُّنْيَا وَرَخَّصَ فِى الْعَرَايَا۔ (رواه مسلم) (مسلم الحديث رقم ٨٥-١٥٣٦ والترمذى الحديث رقم ١٣١٣ واحمد فى المسند ٣/ ٣١٣)

انہی (سیدنا جابر رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے محاقلت مزابنت' مخابرت' ❶ معاومت اور ثنیا ❷ سے منع فرمایا اور عرایا میں رخصت دی۔" ❸ (مسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ محاقلت مزابنت اور مخابرت' معاومت ان لفظوں کے معنی خود احادیث میں گزرے اور معاومت یہ ہے کہ کوئی شخص اپنے باغ کا میوہ چار پانچ برس کے لئے کسی کے ہاتھ بیچے ایک معین قیمت پر تو یہ ناجائز ہے کیونکہ اس میں دھوکا ہے احتمال ہے کہ میوہ پیدا ہی نہ ہو یا پیدا ہو لیکن آفت آ کر خراب کر جائے تو خریدار کا روپیہ برباد جائے گا ہمارے زمانہ میں یہ بیع بہت رواج پا گئی ہے اور مسلمان برابر ایسی بیوع کرتے ہیں اور اللہ سے نہیں ڈرتے' اللہ رحم کرے۔ ❷ اور ثنیاء سے الخ یعنی ایک مجہول مقدار نکال لینے سے جیسے یوں کہے میں نے تیرے ہاتھ یہ غلہ کا ڈھیر فروخت کیا مگر تھوڑا اس میں سے نکال لوں گا اور جو استثناء معلوم ہو جیسے یوں کہے یہ ڈھیر غلہ کا بیچا مگر چوتھائی اس میں سے نکال لوں گا تو یہ استثناء اتفاقاً صحیح ہے۔ ❸ عرایا میں الخ عرایا بھی مزابنہ ہے لیکن نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت دی عرایا کی مسکینوں کے فائدے اور آرام کے لئے اور عرایا جمع ہے عریہ کی اور وہ یہ ہے کہ کوئی آدمی اپنے باغ میں سے دو تین درخت کسی مسکین کو دے پھر آنا اس کا بار بار باغ میں نامناسب خیال کر کے ان درختوں کا میوہ خشک میوے کے بدل اس سے خریدے اور ضروری ہے کہ یہ پانچ وسق سے کم ہو جیسے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث آئندہ میں جس کو بخاری و مسلم نے روایت کیا اس کی صراحت ہے۔

٢٨٣٧ - (٤) وَعَنْ سَهْلِ بْنِ اَبِىْ حَثْمَةَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ التَّمْرِ بِالتَّمْرِ اِلَّا اَنَّهٗ رَخَّصَ فِى الْعَرِيَّةِ اَنْ تُبَاعَ بِخَرْصِهَا تَمْرًا يَاْكُلُهَا اَهْلُهَا رُطَبًا۔ (متفق عليه) (البخارى الحديث رقم ٢١٩١ ومسلم الحديث رقم ٧-١٥٤٠ والنسائى الحديث رقم ٤٥٤٢)

سیدنا سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خشک کھجوروں کو درخت پر لگے ہوئے میوہ کے بدلہ میں بیچنے سے منع فرمایا مگر عریہ میں رخصت دی' عریہ یہ ہے کہ تازہ پھل جو کہ درخت پر ہے اس کو خشک ہونے کی حالت میں اندازہ کر کے فروخت کیا جائے اور خریدنے والے تازہ پھل کھائیں۔ (بخاری' مسلم)

٢٨٣٨ - (٥) وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْخَصَ فِىْ بَيْعِ الْعَرَايَا بِخَرْصِهَا مِنَ التَّمْرِ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ اَوْ فِىْ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ شَكَّ دَاوٗدُ بْنُ الْحُصَيْنِ۔ (متفق عليه) (البخارى الحديث رقم ٢١٩٠ ومسلم الحديث رقم ٧١-١٥٤١

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عرایہ کے بیچنے میں رخصت دی اس کے اندازہ کے ساتھ ❶ کھجوروں سے اس مقدار میں کہ پانچ وسق سے کم ہو یا پانچ وسق میں' داؤد بن حصین راوی نے شک کیا۔ (بخاری و مسلم)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



وابوداؤد الحدیث رقم ۳۳٦٤ والترمذی الحدیث رقم ۱۳۰۱ والموطا الحدیث رقم ۱٤ من کتاب البیوع)

**فوائد الحدیث:** ❶ ساتھ الخ یعنی اندازہ کرلیں کہ خشک ہو کر یہ پھل کس قدر رہ جائے گا اس قدر خشک کھجوریں دے کر لے لے۔

۲۸۳۹ – (٦) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الثِّمَارِ حَتّٰى يَبْدُوَصَلَاحُهَا، نَهَى الْبَائِعَ وَالْمُشْتَرِيَ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ نَهٰى عَنْ بَيْعِ النَّخْلِ حَتّٰى تَزْهُوَ وَعَنِ السُّنْبُلِ حَتّٰى يَبْيَضَّ وَيَاْمَنَ الْعَاهَةَ۔ (البخاری الحدیث رقم ۲۱۹٤ ومسلم الحدیث رقم (٤٩۔ ۱۵۳٤) وابوداؤد الحدیث رقم ۳۳٦۷ وابن ماجه الحدیث رقم ۲۲۱٤)

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھل (درخت پر لگے ہوئے) کو بیچنے سے منع فرمایا یہاں تک کہ اس کی پختگی ظاہر ہو' ایسی خرید و فروخت کرنے والے دونوں کو منع کیا۔ (بخاری' مسلم) اور مسلم کی ایک روایت میں ہے: ''کھجور کے (پر لگے ہوئے) پھل کو بیچنے سے منع فرمایا یہاں تک کہ وہ خشک و زرد ہو جائے اور کھیتی کے خوشے بیچنے سے منع فرمایا یہاں تک کہ وہ آفت سے پختہ اور امن میں ہوں۔''

۲۸٤۰ – (۷) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الثِّمَارِ حَتّٰى تُزْهِيَ قِيْلَ وَمَاتُزْهِيَ قَالَ حَتّٰى تَحْمَرَّ وَقَالَ اَرَأَيْتَ إِذَا مَنَعَ اللّٰهُ الثَّمْـرَةَ بِمَ يَأْخُذُ اَحَدُكُمْ مَالَ اَخِيْهِ۔ (متفق عليه) (البخاری الحدیث رقم ۲۱۹۸ ومسلم الحدیث رقم (۱۵۔ ۱۵۵۵) والنسائی الحدیث رقم ٤۵۲٦ والموطا الحدیث رقم ۱۱ من کتاب البیوع)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھل کے بیچنے سے منع فرمایا یہاں تک کہ وہ خوش رنگ ہو۔'' کہا گیا' خوش رنگ ہونے کے کیا معنی ہیں؟ فرمایا: ''یہاں تک کہ سرخ ❶ ہو۔'' اور فرمایا: ''کیا تم دیکھتے نہیں کہ جب اللہ تعالیٰ پھل کو روک لے تو تم میں سے کوئی اپنے ❷ بھائی کا مال کس بنا پر لے گا۔'' (بخاری' مسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ یہاں تک کہ سرخ ہو' الخ یعنی درخت پر جو پھل لگے ہوں ان کا بیچنا جائز نہیں مگر جب پھل پکنے کے قریب ہو گئے ہوں اور یقین ہو گیا ہو کہ اب یہ پھل آفت سے محفوظ رہے گا اور لازماً صحیح و سالم درخت سے اترے گا۔ ❷ اپنے بھائی کا مال الخ یعنی اگر پھل پکنے سے پہلے جھڑ جائے تو خریدار سے قیمت لینا کیوں کر حلال ہو گا۔

۲۸٤۱ – (۸) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ السِّنِيْنَ وَاَمَرَ بِوَضْعِ الْجَوَائِحِ۔ (رواه مسلم) (مسلم الحدیث رقم ۱۰۱-۱۵۳٦ الحدیث رقم ۱۷ ۱۵۵٤ وابوداؤد الحدیث رقم ۳۳۷٤ والنسائی الحدیث رقم ٤۵۳۱ و ابن ماجه الحدیث رقم ۲۲۱۸ واحمد فی المسند ۳۰۹/۳)

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے باغوں کو کئی سال تک بیچنے سے منع فرمایا اور آفات کے ساتھ موقوف ❶ کر دینے کا حکم فرمایا۔ (مسلم)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



**فوائد الحدیث:** ❶ ساتھ موقوف کر دینے آفات کے الخ یعنی آفت کے وقت نقصان کی کٹوتی دینے کا حکم فرمایا۔

۲۸۴۲ - (۹) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ بِعْتَ مِنْ اَخِيْكَ ثَمَرًا فَاَصَابَتْهُ جَائِحَةٌ فَلَا يَحِلُّ لَكَ اَنْ تَاْخُذَ مِنْهُ شَيْئًا بِمَ تَاْخُذُ مَالَ اَخِيْكَ بِغَيْرِ حَقٍّ۔ (رواه مسلم) (مسلم الحديث رقم ١٤-١٥٥٤ وابوداوٗد الحديث رقم ٣٤٧٠ والنسائی الحديث رقم ٤٥٣٧ وابن ماجه الحديث رقم ٢٢١٩)

انہی (سیدنا جابر رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر تو نے اپنے بھائی کے ہاتھ پھل فروخت کیا' پھر کوئی ایسی آفت آ پڑی کہ جس سے وہ پھل برباد ہو گیا تو تجھے اس سے کچھ بھی لینا حلال نہیں ❶ تو کس سبب سے اپنے بھائی کا مال حق کے بغیر لیتا ہے۔'' (مسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ امام احمدؒ کا یہی مذہب ہے کہ جب مالک نے درخت پر لگا ہوا پھل فروخت کیا پھر کسی آفت سے وہ پھل برباد ہو گیا تو باغ کا مالک باغ کا پھل خریدنے والے سے قیمت یا قیمت کے بدلہ میں کوئی چیز بھی نہ وصول کرے اور امام مالکؒ کے نزدیک اس پھل کی قیمت ایک تہائی کر دے اور امام ابوحنیفہ اور شافعی رحمہما اللہ کے نزدیک اگر مالک نے باغ' پھل کے خریدار کے سپرد کر دیا ہو تو قیمت لینا درست ہے لیکن اس کو کچھ قیمت معاف کرنا مستحب ہے اور اگر سپرد کرنے سے پہلے ہی پھل برباد ہوا تو پھر کسی امام کے نزدیک بھی قیمت لینا درست نہیں۔

۲۸۴۳ - (۱۰) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانُوا يَبْتَاعُوْنَ الطَّعَامَ فِيْ اَعْلَی السُّوْقِ فَيَبِيْعُوْنَهٗ فِيْ مَكَانِهٖ فَنَهَاهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِهٖ فِيْ مَكَانِهٖ حَتّٰی يَنْقُلُوْهُ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ) وَلَمْ اَجِدْهُ فِی الصَّحِيْحَيْنِ۔ (البخاری الحديث رقم ٢١٦٧ ومسلم الحديث رقم (٣٣۔ ١٥٢٧) وابوداوٗد الحديث رقم ٣٤٩٣ والنسائی الحديث رقم ٤٦٠٦ والموطا الحديث رقم ٤٢ من كتاب البيوع)

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے بازار کی بلندی کی جانب میں لوگ غلہ خریدتے تھے پھر اس کو اسی جگہ ❶ فروخت کر دیتے تو ان کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے اس جگہ میں بیچنے سے منع فرمایا یہاں تک کہ وہ اس کو (اپنے ہاں) منتقل کریں۔ (ابوداؤد) اور میں نے اس کو صحیحین میں نہیں پایا۔

**فوائد الحدیث:** ❶ اسی جگہ الخ یعنی اپنے قبضہ میں کر لینے سے پہلے۔

۲۸۴۴ - (۱۱) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ ابْتَاعَ طَعَامًا فَلَا يَبِعْهُ حَتّٰی يَسْتَوْفِيَهٗ۔ (البخاری الحديث رقم ٢١٢٦ ومسلم الحديث رقم (٣٢۔ ١٥٢٦) وابوداوٗد الحديث رقم ٣٤٩٢ والنسائی الحديث رقم ٤٦٠٤ وابن ماجه الحديث رقم ٢٢٢٦ والدارمی الحديث رقم ٢٥٥٩ والموطا الحديث رقم ٤٠ من كتاب البيوع واحمد فی المسند ٢ / ٢٢)

اور انہی (سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص کہ غلہ خریدے تو اس کو نہ بیچے یہاں تک کہ اس کو پورا لے۔''

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



۲۸٤٥ - (۱۲) وَفِیْ رِوَایَةِ ابْنِ عَبَّاسٍ حَتّٰی یَکْتَالَهٗ۔ (متفق علیه) (مسلم الحدیث رقم (۳۲۔ ۱۵۲۵) وابوداوٗد الحدیث رقم ۳٤۹٦ والترمذی الحدیث رقم ۱۲۹۱ والنسائی الحدیث رقم ٤۵۹۷ وابن ماجه الحدیث رقم ۲۲۲۷)

اور سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت میں یہ ہے: ''یہاں تک کہ اس کو ماپے (وزن کر لے)۔ (بخاری، مسلم)

۲۸٤٦ - (۱۳) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَمَّا الَّذِیْ نَهٰی عَنْهُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَهُوَا لطَّعَامُ اَنْ یُّبَاعَ حَتّٰی یُقْبَضَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَلَا اَحْسِبُ کُلَّ شَیْءٍ اِلَّا مِثْلَهٗ۔ (متفق علیه) (البخاری الحدیث رقم ۲۱۳۵ ومسلم الحدیث رقم ۳۰-۱۵۳۵)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا کہ وہ چیز کہ جس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا: ''تو وہ غلہ ہے کہ جس کے بیچنے سے منع کیا یہاں تک ❶ کہ اسے قبضہ میں لے لیا جائے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا اور میں ہر چیز کو غلہ کی مانند گمان کرتا ہوں (بخاری، مسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ یہاں تک کہ اسے قبضہ میں لے لیا جائے' الخ مروان اپنی حکومت میں سپاہیوں کو تنخواہ کے عوض میں ایک کاغذ پر لکھ دیتا کہ اتنا اناج فلاں ضلع کے فلاں گاؤں سے لے لو' سپاہی لوگ بغیر اناج لئے لوگوں کے ہاتھ وہ کاغذ بیچ ڈالتے' تو اس وقت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے مروان کو یہی حدیث سنائی اور فرمایا کہ تو نے سود کو حلال کر دیا کہ بغیر قبضہ کئے ہوئے لوگ اناج کے کاغذات بیچ ڈالتے ہیں' میں نے جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث سنی ہے کہ اپنے قبضہ میں لیے بغیر اناج بیچنا درست نہیں' پھر مروان اس سے رک گیا۔

۲۸٤۷ - (۱٤) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَلَقَّوُا الرُّکْبَانَ لِبَیْعٍ وَلَا یَبِعْ بَعْضُکُمْ عَلٰی بَیْعِ بَعْضٍ وَلَا تَنَاجَشُوْا وَلَا یَبِعْ حَاضِرٌ لِّبَادٍ وَلَا تُصَرُّوا الْاِبِلَ وَالْغَنَمَ فَمَنِ ابْتَاعَهَا بَعْدَ ذٰلِكَ فَهُوَ بِخَیْرِ النَّظْرَیْنِ بَعْدَ اَنْ یَّحْلِبَهَا اِنْ رَضِیَهَا اَمْسَکَهَا وَاِنْ سَخِطَهَا رَدَّهَا وَصَاعًا مِنْ تَمْرٍ (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ) وَفِیْ رِوَایَةٍ لِّمُسْلِمٍ مَنِ اشْتَرٰی شَاةً مُصَرَّاةً فَهُوَ بِالْخِیَارِ ثَلَاثَةَ اَیَّامٍ فَاِنْ رَدَّهَا رَدَّ مَعَهَا صَاعًا مِنْ طَعَامٍ لَا سَمْرَآءَ۔ (البخاری الحدیث رقم ۲۱۵۰ ومسلم الحدیث رقم (۱۱۔ ۱۵۱۵) وابوداوٗد الحدیث رقم ۳٤٤۳ والنسائی الحدیث رقم ٤٤۸۷ وابن ماجه الحدیث رقم ۲۲۳۹ والموطا الحدیث رقم ۹٦ من کتاب البیوع)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم قافلے کو آگے جا ❶ کر نہ ملو مول لینے کے لئے اور ❷ نہ کوئی کسی کی بیع پر بیع کرے ❸ اور نہ دھوکہ دے ❹ اور نہ شہری دیہاتی کے لیے بیچے اور نہ جمع کرو دودھ اونٹ اور بکری کے تھنوں میں اور جو شخص اس جانور کو خریدے دودھ جمع کرنے کے بعد پس وہ رکھنے اور واپس کرنے میں مختار ہے اس کے دوہنے کے بعد اگر اس سے راضی ہو تو رکھے اور اگر ناراض ہو تو اسے واپس کر دے اور ایک صاع کھجوریں دے۔'' (بخاری، مسلم) اور مسلم کی ایک روایت میں یوں ہے: ''جو کوئی بکری خریدے جس کے دودھ کو روکا گیا تھا تو وہ تین دن تک اختیار رکھتا ہے پھر اگر اس کو واپس کرے ❺ تو اس کے ساتھ ایک صاع کھجور دے گیہوں نہیں۔''

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



**فوائد الحدیث:** ❶ آ گے نہ الخ یعنی شہر سے کوس دو کوس آ گے بڑھ کے اناج اور غلہ مول لینا حرام ہے اس لیے کہ اس میں دو نقصان ہیں ایک نقصان بیوپاری کا ہے کہ شاید بازار میں زیادہ قیمت پر فروخت ہوتا اور دوسرا یہ ہے کہ اس میں تمام شہر کی حق تلفی ہے کیونکہ اگر بازار میں مال آتا تو سب لوگ خرید لیتے اس لیے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بیوپاری کو اختیار دیا اور یہ اختیار سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی آئندہ حدیث میں مذکور ہے جس کو صرف مسلم نے روایت کیا۔ ❷ کوئی کسی کی بیع پر بیع نہ کرے الخ یعنی اگر ایک شخص اپنی چیز فروخت کرنا چاہتا ہو اور اس کی کسی سے اور قیمت طے ہو رہی ہو تو اس کی چیز کو برا بتلا کر اپنی چیز نہ فروخت کرو' کیونکہ اس میں دوسرے کی حق تلفی ہے اور اگر کھلی چیز کو لینے والا ناپسند کرے تو اس وقت دوسرے کو بیچنا درست ہے۔ ❸ اور نہ دھوکہ دے الخ یعنی دوسرے کو نقصان دینے کے لئے قیمت نہ بڑھاؤ جب کہ تم نے وہ چیز خرید نہ کرنا ہو۔ ❹ اور نہ بیچے الخ یعنی اگر کوئی باہر سے شہر میں اناج بیچنے کے لئے لائے اور بازار کے نرخ کے مطابق فروخت کرنے کا ارادہ کرے اور کوئی شہر کا رہنے والا اس سے کہے تو ابھی نہ بیچ' اس کو میرے پاس رکھ کر چلا جا' میں تجھ کو مہنگا بیچ دوں گا' اس کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا کیونکہ اس میں لوگوں کا نقصان ہے۔ ❺ تو واپس کرے' الخ صاع انداز اً پونے تین سیر کا ہوتا ہے اور امام شافعی رحمہ اللہ اور جمہور علماء نے اسی حدیث کے موافق فتوی دیا ہے مگر احناف نے اس حدیث کے خلاف کیا ہے اور کہا ہے کھجور کا ایک صاع دینے کی کچھ ضرورت نہیں ہے حجۃ اللہ میں ہے کہ بعض احناف نے اس حدیث پر عمل نہ کرنے کے لئے ایک قاعدہ بنایا ہے' وہ یہ ہے کہ جس حدیث کا راوی فقیہ نہ ہو اور وہ حدیث قیاس کے خلاف ہو تو اس پر عمل نہ کیا جائے گا اور یہ قاعدہ غلط ہونے کے علاوہ اس مقام میں چل بھی نہیں سکتا کیونکہ امام بخاری نے مصراۃ کی حدیث کو ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے اور ظاہر ہے کہ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ احناف کے نزدیک تمام صحابہ رضی اللہ عنہم میں زیادہ فقیہ تھے' امام ابن قیم رحمہ اللہ نے اس موقع پر بڑی تفصیلی بحث کی ہے۔

٢٨٤٨ - (١٥) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَلَقَّوُا الْجَلَبَ فَمَنْ تَلَقَّاهُ فَاشْتَرٰى مِنْهُ فَاِذَا اَتٰى سَيِّدُهُ السُّوْقَ فَهُوَ بِالْخِيَارِ۔ (رواه مسلم)

(مسلم الحديث رقم (١٧ - ١٥١٩) وابوداؤد الحديث رقم ٣٤٣٧ والترمذی الحديث رقم ١٢٢١ والنسائی الحديث رقم ٤٥٠١ وابن ماجه الحديث رقم ٢١٧٨ والدارمی الحديث رقم ٢٥٦٦)

انہی (سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم تجارتی قافلہ سے جو کہ غلہ وغیرہ لایا ہو آگے سے جا کر (راستہ میں) نہ ملو پھر جو اس سے ملا اور اس سے (مال) خرید لیا تو جس وقت اس کا مالک (قافلہ والا) بازار میں آئے تو وہ (رقم وغیرہ) واپس کرنے اور (مال اپنے قبضہ میں) رکھنے کا اختیار رکھتا ہے۔'' (مسلم)

٢٨٤٩ - (١٦) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَلَقَّوا السِّلَعَ حَتّٰى يُهْبَطَ بِهَآ اِلَى السُّوْقِ۔ (متفق عليه)

(البخاری الحديث رقم ٢١٦٥ ومسلم الحديث رقم (١٤ - ١٥١٧) وابوداؤد الحديث رقم ٣٤٣٦ والترمذی الحديث رقم ١٢٢٠ والدارمی الحديث رقم ٢٥٦٧ واحمد فی المسند ٢/ ٩١)

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اسباب سے آگے جا کر نہ ملو یہاں تک کہ وہ اسباب بازار کی طرف اتارا جائے۔'' (بخاری و مسلم)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



٢٨٥٠- (١٧) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَبِيْعُ الرَّجُلُ عَلٰى بَيْعِ اَخِيْهِ وَ لَا يَخْطُبُ عَلٰى خِطْبَةِ اَخِيْهِ اِلَّا اَنْ يَّاْذَنَ لَهٗ۔ (رواه مسلم) (البخاری الحديث رقم ١٩٤٢ ومسلم الحديث رقم (٨۔ ١٤١٢) وابوداؤد الحديث رقم ٢٠٨١ والنسائی الحديث رقم ٣٢٤٣ وابن ماجه الحديث رقم ١٨٦٨ والدارمی الحديث رقم ٢١٧٦ والموطا الحديث رقم ٢ من كتاب النكاح واحمد فی المسند ٢/ ٤٢)

اور انہی (سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''آدمی اپنے بھائی کی بیع پر بیع کرے اور نہ اپنے بھائی کے پیغام نکاح پر پیغام نکاح بھیجے ❶ مگر یہ کہ وہ اسے اجازت دے۔'' (مسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ اور الخ یعنی جب ایک مسلمان کی کسی جگہ شادی کی نسبت ٹھہر گئی ہو تو پھر وہاں اپنا پیغام دینا حلال نہیں کہ اس میں دوسرے مسلمان کی حق تلفی ہے اور اگر ابھی تک نسبت نہ ٹھہری ہو تو پھر پیغام دینے میں کوئی مضائقہ نہیں۔

٢٨٥١- (١٨) وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَسُمِ الرَّجُلُ عَلٰى سَوْمِ اَخِيْهِ الْمُسْلِمِ۔ (رواه مسلم) (مسلم الحديث رقم (٩۔ ١٥١٥) وابن ماجه الحديث رقم ٢١٧٢ واحمد فی المسند ٢/ ٥٢٩)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''آدمی ❶ اپنے مسلمان بھائی کی قیمت لگانے پر قیمت نہ لگائے۔'' (مسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ قیمت نہ لگائے' الخ یعنی اگر چیز کی قیمت طے ہوگئی ہو اور مالک راضی ہو چکا ہو تو کوئی دوسرا شخص زیادہ قیمت دے کر اس کو خریدنے کی کوشش نہ کرے کیونکہ اس میں دوسرے مسلمان کی حق تلفی ہے۔

٢٨٥٢- (١٩) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَبِعْ حَاضِرٌ لِّبَادٍ دَعُوا النَّاسَ يَرْزُقُ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ مِنْ بَعْضٍ۔ (رواه مسلم) (مسلم الحديث رقم (٢٠۔ ١٥٢٢) وابوداؤد الحديث رقم ٣٤٤٢ والترمذی الحديث رقم ١٢٢٣ والنسائی الحديث رقم ٤٤٩٥ وابن ماجه الحديث رقم ٢١٧٦)

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''شہری دیہاتی کے لئے نہ بیچے لوگوں کو چھوڑ دو تا کہ اللہ ان کے بعض کو بعض سے روزی دے۔'' (مسلم)

٢٨٥٣- (٢٠) وَعَنْ اَبِیْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِیِّ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لِبْسَتَيْنِ وَ عَنْ بَيْعَتَيْنِ نَهٰى عَنِ الْمُلَامَسَةِ وَ الْمُنَابَذَةِ فِی الْبَيْعِ

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو طرح کے لباس اور دو طرح کے بیچنے سے منع کیا' ملامسۃ سے اور منابذت سے بیچنے میں منع فرمایا اور ملامسۃ یہ ہے کہ آدمی کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



وَالْمُلَامَسَةُ لَمْسُ الرَّجُلِ ثَوْبَ الْاٰخَرِ بِيَدِهٖ بِاللَّيْلِ اَوْ بِالنَّهَارِ وَ لَا يُقَلِّبُهٗ اِلَّا بِذٰلِكَ وَالْمُنَابَذَةُ اَنْ يَّنْبِذَ الرَّجُلُ اِلَى الرَّجُلِ بِثَوْبِهٖ وَيَنْبِذَ الْاٰخَرُ ثَوْبَهٗ وَ يَكُوْنُ ذٰلِكَ بَيْعُهُمَا عَنْ غَيْرِ نَظْرٍ وَ لَا تَرَاضٍ وَاللِّبْسَتَيْنِ اِشْتِمَالُ الصَّمَّآءِ وَالصَّمَّآءُ اَنْ يَّجْعَلَ ثَوْبَهٗ عَلٰى اَحَدِ عَاتِقَيْهِ فَيَبْدُوَ اَحَدُ شِقَّيْهِ لَيْسَ عَلَيْهِ ثَوْبٌ وَاللِّبْسَةُ الْاُخْرٰى اِحْتِبَآءُهٗ بِثَوْبِهٖ وَهُوَ جَالِسٌ لَيْسَ عَلٰى فَرْجِهٖ مِنْهُ شَيْءٌ۔ (متفق عليه) (البخاري الحديث رقم ٥٨٢٠ ومسلم الحديث رقم ٣-١٥١٢ وابو داؤد الحديث رقم ٣٣٧٧ والنسائي الحديث رقم ٤٥١٦ وابن ماجه الحديث رقم ٢١٧٠ والدارمي الحديث رقم ٢٥٦٢ واحمد في المسند ٣/ ٩٥)

اپنا ہاتھ دوسرے کے کپڑوں کو لگانا رات یا دن میں اور نہیں ہاتھ لگاتا اس کو مگر بسبب ❶ اسی بیع کے اور بیع منابذہ یہ ہے کہ ایک شخص اپنا کپڑا دوسرے کی طرف پھینکے اور دوسرا اپنا کپڑا پھینکے اور ان کی یہ بیع دیکھنے اور رضامندی کے بغیر ہو اور دو طرح کے لباس سے جو منع کیا ایک تو کپڑے کا پہننا ہے بطریق صماء کے اور صماء یہ ہے کہ اپنا کپڑا کندھے پر ڈالے اور اس کی ایک جانب ظاہر ہو ❷ اس پر کوئی کپڑا نہ ہو اور دوسرا پہناوا یہ ہے کہ کپڑے سے گوٹ مارنا اس حال میں کہ وہ بیٹھا ہو اس کپڑے میں سے کچھ اس کی شرمگاہ پر نہ ہو (بخاری' مسلم)

**فوائد الحديث:** ❶ مگر بسبب اسی کے الخ یعنی بیع کے لئے ان دونوں سے منع کیا اس لئے کہ ان میں دھوکا ہے اور یہ شرط فاسد ہے کہ دیکھنے پر کسی کو فسخ بیع کا اختیار نہ ہوگا۔

❷ اس پر کوئی کپڑا نہ ہو الخ ایسے پہننے میں ایک سائیڈ ساری کھلی رہتی ہے اور ستر کھل جاتا ہے اس لئے منع ہوا۔

٢٨٥٤ - (٢١) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الْحَصَاةِ وَ عَنْ بَيْعِ الْغَرَرِ۔ (رواه مسلم) (مسلم الحديث رقم (٤-١٥١٣) وابو داؤد الحديث رقم ٣٣٧٦ والترمذي الحديث رقم ١٢٣٠ والنسائي الحديث رقم ٤٥١٨ وابن ماجه الحديث رقم ٢١٩٤ والدارمي الحديث رقم ٢٥٦٣ واحمد في المسند ٢/ ٢٥٠)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حصاۃ ❶ اور غرر کی بیع سے منع فرمایا۔ (مسلم)

**فوائد الحديث:** ❶ بیع حصاۃ بیع حصاۃ یہ ہے کہ آدمی کنکر پھینکے اور جس چیز پر وہ کنکر جا کر گرے اس کی بیع ہو اس کا جاہلیت میں رواج تھا اور بیع غرر یہ ہے کہ جس چیز کے ملنے یا نہ ملنے میں تردد ہو جیسے مچھلی دریا میں یا پرندہ ہوا میں' اس کی بیع کرے۔

٢٨٥٥ - (٢٢) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ حَبَلِ الْحَبَلَةِ وَ كَانَ بَيْعًا يَتَبَايَعُهٗ اَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ كَانَ الرَّجُلُ يَبْتَاعُ

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حبل الحبلہ ❶ کی بیع سے منع فرمایا اور یہ ایک بیع تھی جس کو اہل جاہلیت کیا کرتے تھے۔ مثلاً ایک آدمی اس شرط پر اونٹ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



الْجَزُوْرَ اِلٰی اَنْ تُنْتَجَ النَّاقَةُ ثُمَّ تَنْتِجُ الَّتِیْ فِیْ بَطْنِهَا۔ (متفق علیه) (البخاری الحدیث رقم ٢١٤٣ ومسلم الحدیث رقم (٥۔ ١٥١٤) وابوداوٗد الحدیث رقم ٣٣٨٠ والترمذی الحدیث رقم ١٢٢٩ والنسائی الحدیث رقم ٤٦٢٥ وابن ماجه الحدیث رقم ٢١٩٧ والموطا الحدیث رقم ٦٢ من کتاب البیوع واحمد فی المسند ٢/ ١٥)

خریدتا کہ یہ اونٹنی مادہ جنے' پھر وہ مادہ جب جوان ہو کر بچہ جنے گی تو اس وقت قیمت ادا ہو گی (بخاری' مسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ حبل الحبلہ الخ زمانہ جاہلیت میں قیمت کی ادائیگی کا ایک وعدہ ہوتا تھا مثلاً خریدنے والا کہتا کہ جب یہ اونٹنی مادہ جنے گی اور پھر وہ مادہ جوان ہو کر جب بچہ جنے گی تو اس وقت اس اونٹ کی قیمت ادا کروں گا چونکہ یہ وعدہ مجہول ہے اور اس میں دھوکہ کئی ایک احتمالات ہیں مثلاً وہ اونٹنی مادہ ہی نہ جنے اگر جنے تو کیا معلوم وہ زندہ رہے یا نہ' اگر زندہ رہے تو معلوم نہیں وہ بچہ دینے کے قابل ہو یا نہ' غرض اس طرح کے کئی احتمالات ہیں اس لئے شریعت نے اس بیع سے منع کر دیا ہے۔

٢٨٥٦- (٢٣) وَعَنْهُ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَسْبِ الْفَحْلِ۔ (رواه البخاری) (البخاری الحدیث رقم ٢٢٨٤ وابوداوٗد الحدیث رقم ٣٤٢٩ والترمذی الحدیث رقم ١٢٧٣ واحمد فی المسند ٢/ ١٤)

انہی (سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما) سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نر کو مادہ پر کدانے (چڑھانے) کی اجرت سے منع فرمایا۔" (بخاری)

٢٨٥٧- (٢٤) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَیْعِ ضِرَابِ الْجَمَلِ وَعَنْ بَیْعِ الْمَآءِ وَالْاَرْضِ لِتُحْرَثَ۔ (رواه مسلم) (مسلم الحدیث رقم (٣٥۔ ١٥٦٥) والنسائی الحدیث رقم ٤٦٧٠)

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹ کے جست کرنے کے کرایہ ❶ سے منع فرمایا نیز پانی اور زمین کے بیچنے ❷ سے تاکہ کاشت کی جائے۔" (مسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ کرایہ الخ نر گھوڑا ہو یا اونٹ یا گدھا یا بیل یا بکرا وغیرہ مادیان سے جفتی کرانے کی اجرت لینا منع ہے البتہ اگر بلا شرط مادہ والا بطور سلوک کچھ دے تو اس کا لینا درست ہے۔

❷ اور زمین کے بیچنے الخ یعنی مزارعت سے منع کیا اور پہلے بیان ہو چکا ہے کہ یہ نہی' نہی تنزیہی ہے۔

٢٨٥٨- (٢٥) وَعَنْهُ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَیْعِ فَضْلِ الْمَآءِ۔ (رواه مسلم) (مسلم الحدیث رقم (٣٤۔ ١٥٦٥) وابن ماجه

انہی (سیدنا جابر رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ضرورت سے بچے ❶ ہوئے پانی کے بیچنے سے منع فرمایا۔ (مسلم)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



الحدیث رقم ۲٤۷۷)

**فوائد الحدیث:** ❶ اور اس سے اگلی روایت میں ہے منع کیا زائد پانی کے روکنے سے تاکہ اس کی وجہ سے زائد گھاس رکی رہے اور مطلب یہ ہے کہ ایک شخص کا جنگل میں کنواں ہو اور اس میں اس کی ضرورت سے زیادہ پانی نکلے اور اس جنگل میں گھاس بھی ہو لیکن پانی اس کے کنوئیں کے سوا اور کہیں نہ ہو اب کنوئیں والا قیمت لئے بغیر پانی نہ دے تاکہ اس بہانے سے گویا گھاس کی چرائی کی قیمت لے یہ حرام ہے۔

۲۸۵۹- (۲٦) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یُبَاعُ فَضْلُ الْمَآءِ لِیُبَاعَ بِهِ الْکَلَآءُ۔ (متفق علیه) (البخاری الحدیث رقم ۲۳۵۳ ومسلم الحدیث رقم (۳۸۔ ۱۵٤٦٦) وابوداوٗد الحدیث رقم ۳٤۷۳ والترمذی الحدیث رقم ۱۲۷۲ وابن ماجه الحدیث رقم ۲٤۷۸ والموطا الحدیث رقم ۲۹ من کتاب الاقضیة واحمد فی المسند ۲/ ۲۷۳)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ضرورت سے زائد پانی نہ بیچا جائے تاکہ اس کے سبب گھاس بیچی جائے۔'' (بخاری' مسلم)

۲۸٦۰- (۲۷) وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلٰی صُبْرَةِ طَعَامٍ فَاَدْخَلَ یَدَهٗ فِیْهَا فَنَالَتْ اَصَابِعُهٗ بَلَلًا فَقَالَ مَا هٰذَا یَا صَاحِبَ الطَّعَامِ قَالَ اَصَابَتْهُ السَّمَآءُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اَفَلَا جَعَلْتَهٗ فَوْقَ الطَّعَامِ حَتّٰی یَرَاهُ النَّاسُ، مَنْ غَشَّ فَلَیْسَ مِنِّیْ۔ (رواه مسلم) (مسلم الحدیث رقم (۱٦٤۔ ۱۰۲) والترمذی الحدیث رقم ۱۳۱۵ وابن ماجه الحدیث رقم ۲۲۲٤)

انہی (سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک غلہ کے ڈھیر کے پاس سے گذرے آپ نے اپنا ہاتھ اس میں داخل کیا تو آپ کی انگلیوں نے تراوٹ پائی' آپ نے فرمایا: ''اے غلہ کے مالک! ❶ یہ کیا ہے؟ اس نے کہا' اے اللہ کے رسول! اس پر بارش ہوگئی تھی' ❷ آپ نے فرمایا: ''تو نے تر کو غلہ کے اوپر کی جانب کیوں نہ کیا تاکہ اسے لوگ دیکھتے' جو فریب دے پس وہ مجھ سے نہیں۔'' ❸

**فوائد الحدیث:** ❶ اے غلہ کے مالک الخ یعنی کہاں سے یہ تری پہنچی اور کیوں تر کیا۔
❷ بارش ہوگئی تھی الخ یعنی میں نے تر نہیں کیا بارش سے تر ہو گیا۔ ❸ مجھ سے نہیں الخ یعنی میرے طریقہ پر نہیں۔

## اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ (دوسری فصل)

۲۸٦۱- (۲۸) عَنْ جَابِرٍ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰی عَنِ الثُّنْیَا اِلَّا اَنْ یُّعْلَمَ۔ (رواه الترمذی) (مسلم الحدیث رقم (۸۵۔ ۱۵۳٦) وابوداوٗد الحدیث رقم ۳٤۰٤ والترمذی الحدیث رقم ۱۲۹۰ والنسائی الحدیث رقم ٤٦۳۳ واحمد فی المسند ۳/ ۳٦٤)

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے استثنا کرنے سے منع ❶ کیا مگر یہ کہ جانا جائے۔ (ترمذی)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



**حکم الحدیث**: اس کی سند صحیح ہے۔

**فوائد الحدیث**: ❶ منع کیا الخ استثناء کے معنی اور اس کی مثال فصل اول میں جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث میں گذر چکی ہے۔

٢٨٦٢ - (٢٩) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الْعِنَبِ حَتّٰى يَسْوَدَّ وَعَنْ بَيْعِ الْحَبِّ حَتّٰى يَشْتَدَّ هٰكَذَا (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ) وَلَيْسَ عِنْدَهُمَا بِرَوَايَتِه نَهٰى عَنْ بَيْعِ التَّمَرِ حَتّٰى تَذْهُوَ اِلَّا بِرَوَايَةِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ التَّمَرِ حَتّٰى يَذْهُوَ وَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ عَنْ اَنَسٍ وَالزِّيَادَةُ الَّتِيْ فِي الْمَصَابِيْحِ وَ هِيَ قَوْلُهٗ نَهٰى عَنْ بَيْعِ التَّمَرِ حَتّٰى تَزْهُوَ اِنَّمَا ثَبَتَتْ فِيْ رِوَايَتِهِمَا عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ النَّخْلِ حَتّٰى تَزْهُوَ (وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ) (ابو داوٗد الحدیث رقم ٣٣٧١ والترمذی الحدیث رقم ١٢٢٨ وابن ماجه الحدیث رقم ٢٢١٧ واحمد فی المسند ٣/ ٢٢١)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع ❶ فرمایا: ''انگور کے بیچنے سے یہاں تک کہ وہ ❷ سیاہ ہو جائے اور غلہ کے بیچنے سے منع فرمایا یہاں تک کہ وہ اسی طرح سے سخت ❸ ہو جائے۔ (ترمذی اور ابوداؤد نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا) اور زیادہ کیا جو کہ مصابیح میں ہے وہ اس طرح ہے کہ آپ نے کھجور کے بیچنے سے منع فرمایا یہاں تک کہ وہ خوش رنگ ہو۔ (یہ اضافہ ترمذی وابوداؤد میں صرف ❹ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے ثابت ہے) اور وہ اس طرح ہے کہ آپ نے کھجور کے بیچنے سے منع کیا یہاں تک کہ وہ خوش رنگ ہو'' اور ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن غریب ہے۔

**حکم الحدیث**: اس کی سند صحیح ہے۔

**فوائد الحدیث**: ❶ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا الخ اس کی وجہ فصل اول میں انس رضی اللہ عنہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث پر گزری۔
❷ سیاہ الخ یعنی پک جائے۔ ❸ سخت ہو جائے یعنی قابل انتفاع ہو۔ ❹ مگر ابن عمر رضی اللہ عنہ سے الخ یعنی نہ انس رضی اللہ عنہ سے۔

٢٨٦٣ - (٣٠) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الْكَالِئِ بِالْكَالِئِ۔ (رواه الدارقطنی) (الدار قطنی الحدیث رقم ٢٦٩ من کتاب البیوع)

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ادھار کے بدلہ میں ادھار کے فروخت کرنے سے منع فرمایا۔ ❶ (دار قطنی)

**حکم الحدیث**: اس کی سند ضعیف ہے۔

**فوائد الحدیث**: ❶ ادھار کے بیچنے سے منع فرمایا الخ اس کی صورت یہ ہے کہ زید کا عمرو کے ذمہ ایک کپڑا ہو اور بکر کے عمرو پر دس درہم ہوں اب زید بکر کو کہے کہ میں نے تیرے ہاتھ اپنا وہ کپڑا فروخت کیا کہ جو عمرو کے ذمہ ہے اس دس درہم کے بدلہ میں جو کہ تیرے عمرو پر ہیں اور بکر نے قبول کر لیا تو یہ بیع اس لئے ناجائز ہے کہ یہ بیع اس چیز کی ہے جو قبضہ میں نہیں۔

٢٨٦٤ - (٣١) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ

عمرو بن شعیب نے اپنے باپ سے نقل کیا' انہوں نے اپنے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



جَدِّهٖ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الْعُرْبَانِ۔ (رواه مالك وابو داؤد وابن ماجة)

دادا (رضی اللہ عنہ) سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عربان ❶ کی بیع سے منع فرمایا۔ (مالک ابوداؤد ابن ماجہ)

(ابوداؤد الحديث رقم ٣٥٠٢ وابن ماجه الحديث رقم ٢١٩٢ والموطا الحديث رقم ١ من كتاب البيوع)

**حکم الحدیث**: اس کی سند ضعیف ہے۔

**فوائد الحدیث**: ❶ عربان کی بیع سے الخ وہ یہ ہے کہ خریدار فروخت کرنے والے بیعانہ کے طور پر کچھ رقم دے اور یہ شرط کرے کہ اگر یہ چیز میں نہ لوں تو بیعانہ کا روپیہ بائع کا ہو جائے گا اور مشتری کو واپس نہ ملے گا ہمارے زمانہ میں اس کو بیعانہ یا پیشگی کہتے ہیں اس کا عام رواج ہو گیا ہے سرکاری معاملات میں اور عام خرید و فروخت میں بھی اگر مشتری وہ معاملہ نہ کرے تو پیشگی ضبط ہو جاتی ہے یہ صریح ظلم اور ناجائز اور خلاف شرع ہے۔

٢٨٦٥ - (٣٢) وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الْمُضْطَرِّ وَعَنْ بَيْعِ الْغَرَرِ وَعَنْ بَيْعِ الثَّمَرَةِ قَبْلَ اَنْ تُدْرِكَ (رواه ابو داؤد)

سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مضطر کے بیچنے ❶ غرر کے بیچنے ❷ اور پھل کے پختہ ہونے سے پہلے بیچنے سے منع فرمایا۔ (ابوداؤد)

(ابوداؤد الحديث رقم ٣٣٨٢ واحمد فى المسند ١/ ١١٦)

**حکم الحدیث**: اس کی سند ضعیف ہے۔

**فوائد الحدیث**: ❶ مضطر کے بیچنے سے منع فرمایا الخ بیچنے سے مراد یہاں خرید کرنا ہے یعنی اس سے منع فرمایا کہ کسی سے زبردستی کچھ خریدے۔ ❷ اور غرر کے بیچنے سے اور وہ یہ ہے کہ جس چیز کے ملنے یا نہ ملنے میں تردد ہو اس کو خرید کرے جیسے مچھلی دریا میں یا پرندہ ہوا میں۔

٢٨٦٦ - (٣٣) وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَجُلًا مِنْ كِلَابٍ سَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَسْبِ الْفَحْلِ فَنَهَاهُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا نُطْرِقُ الْفَحْلَ فَنُكْرَمُ فَرَخَّصَ لَهٗ فِي الْكَرَامَةِ۔ (رواه الترمذى) (الترمذى الحديث رقم ١٢٧٤)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ قوم کلاب میں سے ایک شخص نے نر کدانے کی اجرت کے متعلق نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تو آپ نے اس کو منع فرمایا پھر اس نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! ہم نر کو عاریۃ دیتے ہیں پھر ہم انعام دیئے جاتے ہیں تو آپ نے اسے انعام لینے میں اجازت دیدی۔ (ترمذی)

**حکم الحدیث**: اس کی سند صحیح ہے۔

٢٨٦٧ - (٣٤) وَعَنْ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَ نَهَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَبِيْعَ مَا لَيْسَ عِنْدِيْ (رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ) وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهٗ وَلِاَبِيْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيِّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ يَاْتِيْنِي الرَّجُلُ

سیدنا حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے منع فرمایا: "کہ میں اس چیز کو بیچوں جو کہ میرے پاس نہیں۔ (ترمذی) اور ترمذی کی ایک دوسری روایت میں اور ابوداؤد اور نسائی کی روایت میں اس طرح ہے حکیم رضی اللہ عنہ کہتے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



فَيُرِيْدُ مِنِّي الْبَيْعَ وَ لَيْسَ عِنْدِيْ فَابْتَاعُ لَهُ مِنَ السُّوْقِ قَالَ لَا تَبِعْ مَالَيْسَ عِنْدَكَ۔ (ابوداؤد الحديث رقم ٣٥٠٣ والترمذى الحديث رقم ١٢٣٣ والنسائى الحديث رقم ٤٦١٣ وابن ماجه الحديث رقم ٢١٨٧ واحمد فى المسند ٣/ ٤٠٢)

ہیں میں نے کہا' اے اللہ کے رسول! میرے پاس ایک شخص آتا ہے' وہ مجھ سے ایک چیز خریدنے کا ارادہ کرتا ہے اور وہ میرے پاس نہیں ہوتی تو میں اس کے لئے بازار سے خریدتا ہوں' فرمایا اس چیز کو نہ بیچ جو کہ تیرے ❶ پاس نہیں۔"

**حکم الحدیث**: اس کی سند صحیح ہے۔

**فوائد الحدیث**: ❶ نہ بیچ الخ یعنی اس چیز کو فروخت نہ کر' جو معاملہ طے ہوتے وقت تیری ملکیت میں نہیں' شرح السنہ میں ہے کہ یہ حدیث محمول ہے ذوات کی بیع پر نہ صفات کی بیع میں اور اسی لیے ایک موصوف چیز میں سلم کرنا جس کا محل مشروط کے وقت ہونا کثیر ہو جائز ہے اگرچہ وہ چیز فروخت کے وقت بائع کے پاس نہیں ہوتی ہے اور بھاگے ہوئے غلام کا بیچنا بھی اسی حکم میں ہے اور مبیع کا بیچنا قبل قبض کے اور غیر کے مال کا اس کی اجازت کے بغیر بیچنا یہ بھی اسی حکم میں ہے۔

٢٨٦٨- (٣٥) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعَتَيْنِ فِيْ بَيْعَةٍ۔ (رواه مالك والترمذى و ابوداؤد و النسائى)

(ابوداودى الحديث رقم ٣٤٦١ والترمذى الحديث رقم ١٢٣١ والنسائى الحديث رقم (٤٦٣٢)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بیع میں دو بیعوں سے منع فرمایا (یعنی نقد سو میں اور ادھار ڈیڑھ سو میں)۔ (مالک و ترمذی و ابوداؤد و نسائی)

**حکم الحدیث**: اس کی سند حسن ہے۔

٢٨٦٩- (٣٦) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعَتَيْنِ فِيْ صَفْقَةٍ وَّاحِدَةٍ۔ (رواه فى شرح السنة)۔

(البغوى الحديث رقم ٢١١٢)

سیدنا عمرو بن شعیب نے اپنے باپ سے نقل کیا اور شعیب نے اپنے دادا (رضی اللہ عنہ) سے نقل کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا: "دو بیعوں ❶ سے ایک عقدہ میں۔" (شرح السنۃ)

**حکم الحدیث**: اس کی سند حسن ہے۔

**فوائد الحدیث**: ❶ دو بیعوں سے ایک عقد میں الخ اس کی مثال یہ ہے کہ فروخت کرنے والا خریدار سے کہے کہ میں یہ کپڑا تجھے نقد دس روپیہ میں اور ادھار پندرہ روپے میں فروخت کرتا ہوں اور اس سے پہلی حدیث کا بھی یہی مطلب ہے۔

٢٨٧٠- (٣٧) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ سَلَفٌ وَبَيْعٌ وَ لَا شَرْطَانِ فِيْ بَيْعٍ وَ لَارِبْحُ مَالَمْ يُضْمَنْ وَ لَا بَيْعُ مَالَيْسَ عِنْدَكَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ وَ اَبُوْدَاوُدَ وَ النَّسَائِيُّ) وَ قَالَ التِّرْمَذِيُّ

اور انہی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "قرض اور بیع ❶ حلال نہیں اور بیع میں دو شرطیں ❷ کرنا درست نہیں ہیں اور اس چیز کا نفع اٹھانا درست نہیں جو اس کی ضمان ❸ میں نہیں آئی اور اس چیز کا بیچنا درست نہیں کہ جو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ۔ (ابوداؤد الحديث رقم ٣٥٠٤ والترمذی الحديث رقم ١٢٣٤ والنسائی الحديث رقم ٤٦١١ وابن ماجه الحديث رقم ٢١٨٨ واحمد فی المسند ٢/ ١٧٨)

تیرے پاس نہیں۔'' (ابوداؤد' نسائی) اور ترمذی نے کہا یہ حدیث صحیح ہے۔

**حکم الحدیث**: اس کی سند حسن ہے۔

**فوائد الحدیث**: ❶ قرض اور بیع حلال نہیں الخ مثلاً ایک شخص کسی کو قرض دے اور پھر کوئی اپنی چیز اس کے ہاتھ بیچے اور قیمت زیادہ وصول کرے۔ ❷ بیع میں دو شرطیں کرنا الخ یعنی ایک بیع میں دو بیعیں نہ کرے جس کی مثال ابھی گزری ہے۔ ❸ ضمان میں نہیں آئی الخ یعنی اگر وہ چیز تلف ہو جائے اور تیرا کچھ نقصان نہ ہو تو ایسی چیز کا نفع اٹھانا بھی درست نہیں' یہ شرع کا ایک عام مسئلہ ہے کہ ہمیشہ نفع ضمان کے ساتھ ہے' جو شخص کسی چیز کا ضامن ہے وہی اس کے نفع کا مستحق ہے مثلاً ابھی خریدار نے خریدی ہوئی چیز پر قبضہ نہیں کیا اور وہ چیز خریدار کے ضمان میں داخل نہیں ہوئی' اب خریدار اس کو قبضہ سے پہلے کسی اور کو فروخت کر کے نفع کمائے تو یہ درست نہیں۔

٢٨٧١ - (٣٨) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنْتُ اَبِيْعُ الْاِبِلَ بِالنَّقِيْعِ بِالدَّنَانِيْرِ فَاٰخُذُ مَكَانَهَا الدَّرَاهِمَ وَ اَبِيْعُ بِالدَّرَاهِمِ فَاٰخُذُ مَكَانَهَا الدَّنَانِيْرَ فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ لَا بَاْسَ اَنْ تَاْخُذَهَا بِسِعْرِ يَوْمِهَا مَالَمْ تَفْتَرِقَا وَبَيْنَكُمَا شَيْءٌ۔ (رواه الترمذی و ابوداؤد و النسائی و الدارمی) (ابوداؤد الحديث رقم ٣٣٥٤ والترمذی الحديث رقم ١٢٤٢ والنسائی الحديث رقم ٤٥٨٢ وابن ماجه الحديث رقم ٢٢٦٢ والدارمی الحديث رقم ٢٥٨١)

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں اونٹوں کو دیناروں کے بدلے نقیع میں بیچتا تھا' پھر میں دینار کے بدلے درہم لیتا اور میں اونٹوں کو درہموں کے بدلے بیچتا اور میں درہموں کے بدلے دینار لیتا تھا پھر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا تو میں نے آپ سے یہ ذکر کیا تو آپ نے فرمایا: ''کوئی حرج نہیں بشرطیکہ تو اس دن کے نرخ کے مطابق لے جب کہ تمہاری ایک دوسرے سے علیحدگی ❶ ایسی صورت میں نہ ہو کہ تم نے ایک دوسرے کا کچھ دینا ہو۔'' (ترمذی' ابوداؤد' نسائی' دارمی)

**حکم الحدیث**: اس کی سند موقوف ہے۔

**فوائد الحدیث**: ❶ تمہاری ایک دوسرے سے علیحدگی الخ کیونکہ چاندی سونے کی خرید و فروخت میں ہاتھ بہ ہاتھ لینا دینا ضروری ہے۔

٢٨٧٢ - (٣٩) وَعَنِ الْعَدَّاءِ بْنِ خَالِدِ بْنِ هَوْذَةَ اَخْرَجَ كِتَابًا هٰذَا مَا اشْتَرَى الْعَدَّاءُ بْنُ خَالِدِ بْنِ هَوْذَةَ مِنْ مُّحَمَّدٍ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِشْتَرٰى مِنْهُ عَبْدًا اَوْ اَمَةً لَا دَاءَ وَ لَا غَائِلَةَ وَ لَا خِبْثَةَ بَيْعُ الْمُسْلِمِ الْمُسْلِمَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ وَ قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ۔) (البخاری فی صحيحه ٤/ ٣٠٩)

سیدنا عداء بن خالد بن ہوذہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے ایک خط نکالا جس میں لکھا تھا کہ یہ وہ ہے جو عداء بن خالد بن ہوذہ نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے خریدا' اس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک غلام ❶ یا لونڈی خریدی اس میں بیماری ہے نہ دھوکہ اور نہ بدی ❷ یہ بیع ہے مسلمان کی مسلمان سے۔'' (ترمذی اور کہا یہ حدیث غریب ہے۔)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



معلقا فی کتاب البیوع باب ۱۹ والترمذی الحدیث رقم ۲۵۸۱ وابن ماجه الحدیث رقم ۲۲۵۱)

**حکم الحدیث:** اس کی سند حسن ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ غلام اور لونڈی الخ یہ راوی کو شک ہوا ہے کہ غلام کہا یا لونڈی۔ ❷ نہ بدی الخ بدی سے مراد وہ عیب ہے جو مشتری کے مال کی ہلاکت کا سبب ہو مثلاً ایسا غلام چور ہے یا بھاگ جاتا ہے۔

۲۸۷۳ - (۴۰) وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَاعَ حِلْسًا وَقَدَحًا فَقَالَ مَنْ يَّشْتَرِيْ هٰذَا الْحِلْسَ وَالْقَدَحَ فَقَالَ رَجُلٌ اٰخُذُهُمَا بِدِرْهَمٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَّزِيْدُ عَلٰى دِرْهَمٍ فَاَعْطَاهُ رَجُلٌ دِرْهَمَيْنِ فَبَاعَهُمَا مِنْهُ۔ (رواه الترمذی و ابوداؤد و ابن ماجة) (ابوداؤد الحدیث رقم ۱٦٤۱ والترمذی الحدیث رقم ۱۲۱۸ والنسائی الحدیث رقم ٤٥۰۸ وابن ماجه الحدیث رقم ۲۱۹۸ واحمد فی المسند ۳/ ۱۱٤)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ٹاٹ اور پیالہ بیچا تو فرمایا: ''اس ٹاٹ اور پیالے کو کون خریدتا ہے؟'' ایک شخص نے کہا' میں ان دونوں کو ایک درہم سے لیتا ہوں' پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کون ❶ ہے جو ایک درہم سے زیادہ دے تو ایک شخص نے آپ کو دو درہم دیئے اور آپ نے ان دونوں چیزوں کو اس شخص کے ہاتھ بیچ دیا۔'' (ترمذی و ابوداؤد وابن ماجہ)

**حکم الحدیث:** اس کی سند ضعیف ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ کون ہے جو ایک درہم سے زیادہ دے الخ اس طرح کے بیچنے کو نیلام کہتے ہیں یہ بیع شرع میں درست ہے اور جس حدیث میں یہ آیا ہے کہ ایک کی قیمت پر دوسرا قیمت نہ لگائے تو وہ اس صورت میں ہے کہ جب بیچنے اور لینے والے دونوں ایک قیمت پر راضی ہو گئے ہوں جبکہ نیلام میں یہ بات نہیں ہوتی بلکہ بیچنے والے کو بھی منظور ہوتا ہے کہ جو زیادہ قیمت دے گا میں اس کو دوں گا اس کو عربی میں ''بیع من یزید'' کہتے ہیں۔

## اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ (تیسری فصل)

۲۸۷٤ - (٤۱) عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ بَاعَ عَيْبًا لَمْ يُنَبِّهْهُ لَمْ يَزَلْ فِيْ مَقْتِ اللّٰهِ اَوْلَمْ تَزَلِ الْمَلَائِكَةُ تَلْعَنُهُ۔ (رواه ابن ماجة) (ابن ماجه الحدیث رقم ۲۲٤۷)

سیدنا واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے: ''جو شخص عیب دار چیز فروخت کرے اور خریدار کو عیب کے متعلق نہ بتائے تو وہ ہمیشہ غضب الٰہی میں رہتا ہے۔'' یا فرمایا: ''ہمیشہ اس پر فرشتے لعنت کرتے ہیں۔'' (ابن ماجہ)

**حکم الحدیث:** اس کی سند ضعیف ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



# بَابٌ

## اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ (پہلی فصل)

٢٨٧٥ - (١) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ ابْتَاعَ نَخْلاً بَعْدَ اَنْ تُؤَبَّرَ فَثَمَرَتُهَا لِلْبَائِعِ اِلَّا اَنْ يَّشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ وَ مَنِ ابْتَاعَ عَبْدًا وَلَهُ مَالٌ فَمَالُهُ لِلْبَائِعِ اِلَّا اَنْ يَّشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ) وَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ الْمَعْنَى الْاَوَّلَ وَحْدَهُ۔ (البخاری الحدیث رقم ٢٣٧٩ ومسلم الحدیث رقم (٨۔ ١٥٤٣) والترمذی الحدیث رقم ١٢٤٤ والنسائی الحدیث رقم ٤٦٣٦ وابن ماجه الحدیث رقم ٢٢١١ واحمد فی المسند ٢/ ٧٨)

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص کھجور کا درخت تابیر ❶ کے بعد خریدے تو ❷ اس کا پھل بیچنے والے کے لئے ہے مگر یہ کہ خریدنے والا شرط کرے اور جو شخص کہ غلام خریدے اور اس کے لیے مال ہو تو اس کا مال بیچنے والے کے لئے ہے مگر یہ کہ خریدنے والا شرط کرے۔'' (مسلم) اور بخاری نے فقط پہلا جملہ روایت کیا۔

**فوائد الحدیث:** ❶ کھجور کا درخت نر اور مادہ ہوتا ہے مادہ کی بالی چیر کر نر کی بالی اس میں پیوند کرتے ہیں تو اس سے پھل زیادہ ہوتا ہے عربی میں اس کو تابیر کہتے ہیں۔ ❷ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر درخت کا گابھا پیوند نہ ہوا ہو تو پھل خریدار کا ہوگا البتہ اگر بیچنے والا شرط کرلے کہ پھل ... لوں گا اور مشتری راضی ہو جائے تو پھر پھل بائع کو ملے گا اور امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے کہا کہ ہر صورت میں پھل بائع کو ملے گا اور ابن ابی لیلیٰ کے نزدیک ہر حال میں پھل خریدار کا ہوگا اور یہ حدیث ان دونوں پر حجت ہے۔

٢٨٧٦ - (٢) وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّهُ كَانَ يَسِيْرُ عَلٰى جَمَلٍ لَهُ قَدْ اَعْيٰى فَمَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهِ فَضَرَبَهُ فَسَارَ سَيْرًا لَيْسَ يَسِيْرُ مِثْلَهُ قَالَ بِعْنِيْهِ بِوُقِيَّةٍ قَالَ فَبِعْتُهُ فَاسْتَثْنَيْتُ حُمْلَانَهُ اِلٰى اَهْلِيْ فَلَمَّا قَدِمْتُ الْمَدِيْنَةَ اَتَيْتُهُ بِالْجَمَلِ وَ نَقَدَنِيْ ثَمَنَهُ۔ وَ فِيْ رِوَايَةٍ فَاَعْطَانِيْ ثَمَنَهُ وَرَدَّهُ عَلَيَّ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) وَ فِيْ رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ اَنَّهُ قَالَ لِبِلَالٍ اِقْضِهِ وَزِدْهُ فَاَعْطَاهُ وَزَادَهُ قِيْرَاطًا۔ (البخاری الحدیث رقم ٢٧١٨ ومسلم الحدیث رقم ١٠٩-٧١٥)

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ اپنے اونٹ پر سفر کر رہے تھے جب کہ وہ تھک گیا تھا' نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس سے گذرے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹ کو مارا' تو وہ ایسا چلنے لگا کہ اس کی طرح کوئی اونٹ نہیں چلتا تھا آپ نے فرمایا: ''اس کو وقیہ کے ساتھ مجھے فروخت کر دے' جابر رضی اللہ عنہ نے کہا' پس میں نے اس اونٹ کا سودا کر لیا اور میں نے اپنے گھر تک اس کی سواری کی استثنا ❶ کی جب میں مدینہ پہنچا تو میں آپ کے پاس اونٹ لایا اور آپ نے مجھے اس کی قیمت دیدی۔ اور ایک روایت میں ہے کہ مجھے اس کی قیمت دی اور مجھے اونٹ بھی واپس کر دیا۔ (بخاری' مسلم) اور بخاری کی ایک روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا بلال رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ''جابر کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اونٹ کی قیمت دے اور کچھ زیادہ دے'' تو بلال رضی اللہ عنہ نے ان کو اونٹ کی قیمت سے ایک ❷ قیراط زیادہ دیا۔

**فوائد الحدیث:** ❶ استثناء کے الخ امام احمد رحمہ اللہ اور ان کے موافقین نے اس حدیث سے دلیل لی ہے کہ جانور کی بیع اس شرط سے درست ہے کہ مالک اپنی سواری اس پر ٹھہرا لے اور علماء حنفیہ کے نزدیک یہ شرط جائز نہیں ہے اس لئے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بیع میں شرط کرنے سے منع کیا انہوں نے اس حدیث کی تاویل کی ہے کہ حقیقت میں یہ شرط نہ تھی بلکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے احسان تھا۔ اور سواری کی اجازت منظور رعایت تھی یا یہ کہ بات محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو خاص تھی اور ظاہراً نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو جابر رضی اللہ عنہ سے احسان کرنا منظور تھا قیمت لینے کی غرض ہی نہ تھی اور صحیح بات یہی ہے کہ جانور کی بیع میں شرط کرنا جائز ہے (مرقاۃ و کتب حدیث) ❷ ایک قیراط چار جو یا پانچ جو کے برابر ایک وزن ہوتا ہے۔

۲۸۷۷ - (۳) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَتْ بَرِيرَةُ فَقَالَتْ إِنِّي كَاتَبْتُ عَلَى تِسْعِ أَوَاقٍ فِي كُلِّ عَامٍ وَقِيَّةٌ فَأَعِينِينِي فَقَالَتْ عَائِشَةُ إِنْ أَحَبَّ أَهْلُكِ أَنْ أَعُدَّهَا لَهُمْ عَدَّةً وَّاحِدَةً وَ أُعْتِقَكِ فَعَلْتُ وَ يَكُونُ وَلَاءُكِ لِي فَذَهَبَتْ إِلَى أَهْلِهَا فَأَبَوْا إِلَّا أَنْ تَكُونَ الْوَلَاءُ لَهُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذِيهَا وَأَعْتِقِيهَا ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَمَا بَالُ رِجَالٍ يَشْتَرِطُونَ شُرُوطًا لَيْسَتْ فِي كِتَابِ اللّٰهِ مَا كَانَ مِنْ شَرْطٍ لَيْسَ فِي كِتَابِ اللّٰهِ فَهُوَ بَاطِلٌ وَ إِنْ كَانَ مِائَةَ شَرْطٍ فَقَضَاءُ اللّٰهِ أَحَقُّ وَ شَرْطُ اللّٰهِ أَوْثَقُ وَ إِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ۔ (متفق عليه)

(البخاری الحدیث رقم ۲۱۶۸ ومسلم الحدیث رقم (٦ ـ ١٥٠٤) وابو داؤد الحدیث رقم ٣٩٢٩ والترمذی الحدیث رقم ١٢٥٦ وابن ماجه الحدیث رقم ٢٥٢١ والموطا الحدیث رقم ١٧ من باب کتاب العتق واحمد فی المسند ٦/ ٢١٣)

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ بریرہ رضی اللہ عنہا آئی اور کہا میں نے مکاتبت ❶ کی ہے نو اوقیہ پر کہ ہر سال میں ایک اوقیہ دوں گی' تو آپ میری مدد کریں ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: اگر تیرے مالک چاہیں کہ میں انہیں سارے اوقیہ ایک ہی مرتبہ ادا کر دوں اور تجھے میں آزاد کروں اور تیری ولاء کا حق مجھے ملے تو وہ اپنے مالکوں کی طرف گئی تو انہوں نے نہ مانا مگر یہ کہ ولاء کا حق ان کا ہی رہے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا کہ تو اس کو لے اور آزاد کر۔'' پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں میں خطبہ فرمایا' اللہ کی حمد کی اور اس کی تعریف کی' پھر اس کے بعد فرمایا ان لوگوں کا کیا حال ہے کہ ایسی شرطیں کرتے ہیں کہ جو کتاب اللہ میں نہیں اور جو شرط کتاب اللہ میں نہیں تو وہ باطل ہے اگرچہ سو شرائط ہوں' پس اللہ کا حکم لائق تر ہے کہ اس پر عمل کیا جائے اور اللہ کی شرط مضبوط تر ہے اور سوائے اس کے نہیں کہ ولاء ❷ اس کے لئے ہے جو آزاد کرے۔'' (بخاری ومسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ کتابت کہتے ہیں غلام لونڈی سے کچھ روپیہ مقرر کر کے اس کی آزادی کو ادائے قیمت پر معلق کرنا مثلاً مالک ایک غلام سے کہے کہ تو اس قدر روپیہ اتنی مدت میں مجھے ادا کر دے تو تو آزاد ہے اب وہ جو روپیہ مقرر ہوا وہ بدل کتابت ہوگا۔
❷ یعنی وراثت کا حق آزاد کرنے والے کو ملتا ہے اور ولاء ایک شرعی حق ہے جو آزاد کرنے والے کو اپنے غلام پر حاصل ہوتا ہے اور وہ یہ ہے کہ آزاد کرنے والا اپنے غلام کا عصبہ وارث ہو جاتا ہے۔ امام نوویؒ نے کہا کہ یہ حدیث (مسائل کے لحاظ سے) بہت بڑی حدیث ہے اور اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



سے بہت سے مسائل علماء کرام نے نکالے ہیں پھر ان سب کو انہوں نے بڑی تفصیل سے بیان کیا۔

۲۸۷۸- (٤) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الْوَلَاءِ وَعَنْ هِبَتِهٖ۔ (متفق عليه) (البخاری الحديث رقم ٢٥٣٥ ومسلم الحديث رقم (١٦-٦-١٥٠٦) وابو داؤد الحديث رقم ٢٩١٩ والترمذی الحديث رقم ١٢٣٦ وابن ماجه الحديث رقم ٢٧٤٧ والدارمی الحديث رقم ٣١٥٦ والموطا الحديث رقم ٣٠ من كتاب العتق)

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ولاء کے بیچنے ❶ اور اس کے ہبہ کرنے سے منع فرمایا۔ (بخاری' مسلم)

**فوائد الحديث**: ❶ منع فرمایا الخ اس حدیث سے ولاء کی فروخت اور ہبہ کی حرمت ثابت ہوگئی' لہٰذا اس کو فروخت اور اس کو ہبہ کرنا صحیح نہیں ہے اور ولاء کا حق اپنے مستحق کی طرف سے اور کسی کی طرف منتقل نہ ہوگا بلکہ ولاء رشتوں کی طرح کا ایک رشتہ ہے۔ جمہور علماء کا بھی یہی قول ہے۔

## اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ (دوسری فصل)

۲۸۷۹- (٥) عَنْ مَخْلَدِ بْنِ خُفَافٍ قَالَ ابْتَعْتُ غُلَامًا فَاسْتَغْلَلْتُهٗ ثُمَّ ظَهَرْتُ مِنْهُ عَلٰى عَيْبٍ فَخَاصَمْتُ فِيْهِ إِلٰى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ فَقَضٰى لِيْ بِرَدِّهٖ وَقَضٰى عَلَيَّ بِرَدِّ غَلَّتِهٖ فَاَتَيْتُ عُرْوَةَ فَاَخْبَرْتُهٗ فَقَالَ اَرُوْحُ إِلَيْهِ الْعَشِيَّةَ فَاُخْبِرُهٗ اَنَّ عَائِشَةَ اَخْبَرَتْنِيْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى فِيْ مِثْلِ هٰذَا اَنَّ الْخَرَاجَ بِالضَّمَانِ فَرَاحَ إِلَيْهِ عُرْوَةُ فَقَضٰى لِيْ اَنْ اٰخُذَ الْخَرَاجَ مِنَ الَّذِيْ قَضٰى بِهٖ عَلَيَّ لَهٗ (رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ۔) (ابو داؤد الحديث رقم ٣٥٠٩ والترمذی الحديث رقم ١٢٨٥ والنسائی الحديث رقم ٤٤٩٠ واحمد فی المسند ٦/ ٤٩)

مخلد بن خفاف سے روایت ہے میں نے ایک غلام خریدا' اور میں نے اس کی کمائی لے لی' پھر میں اس کے عیب پر مطلع ہوا تو میں اس غلام کا مقدمہ عمر بن عبدالعزیز کی طرف لے گیا (جو کہ خلیفہ تھے) انہوں نے مجھے غلام کے واپس کر دینے کا حکم فرمایا اور مجھے اس کی کمائی بھی واپس کر دینے کا حکم فرمایا پھر میں عروہ کے پاس آیا اور میں نے ان کو خبر دی تو انہوں نے کہا میں شام کے وقت عمر بن عبدالعزیز کی طرف جاؤں گا اور انہیں خبر دوں گا کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے مجھے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح کے واقعہ میں حکم دیا کہ: "منفعت ❶ ضمان کے بدلہ میں ہے" تو وہ عمر بن عبدالعزیز کی طرف گئے پھر انہوں نے میرے حق میں فیصلہ کیا کہ میں اس شخص سے غلام کی کمائی لوں کہ جس کے متعلق میرے خلاف فیصلہ کیا تھا۔ (شرح السنۃ)

**حكم الحديث**: اس کی سند ضعیف ہے۔

**فوائد الحديث**: ❶ منفعت ضمان کے بدلہ میں ہے الخ یعنی اگر غلام اس حالت میں مر جاتا یا ناقص ہو جاتا تو قیمتاً لینے والے کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



نقصان ہوتا اور بیچنے والے پر کوئی جرمانہ نہ ہوتا' اب اگر فائدہ حاصل ہوا تو وہ بھی قیمتاً لینے والے کو ملنا چاہیے۔

۲۸۸۰ - (٦) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اخْتَلَفَ الْبَيِّعَانِ فَالْقَوْلُ قَوْلُ الْبَائِعِ وَالْمُبْتَاعُ بِالْخِيَارِ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) وَفِيْ رِوَايَةِ ابْنِ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيِّ قَالَ الْبَيِّعَانِ إِذَا اخْتَلَفَا وَالْمَبِيْعُ قَائِمٌ بِعَيْنِهِ وَلَيْسَ بَيْنَهُمَا بَيِّنَةٌ فَالْقَوْلُ مَا قَالَ الْبَائِعُ أَوْيَتَرَادَّانِ الْبَيْعَ۔ (ابوداؤد الحديث رقم ٣٥١١ والنسائي الحديث رقم ٤٦٤٨ وابن ماجه الحديث رقم ٢١٨٦ والدارمي الحديث رقم ٢٥٤٩ واحمد في المسند ١/ ٤٦٦)

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس وقت بائع اور مشتری اختلاف کریں تو بیچنے والے کا قول معتبر ہے اور لینے والے کو اختیار ہے۔'' (ترمذی) اور ابن ماجہ اور دارمی کی روایت میں اس طرح ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بیچنے والا اور لینے والا جس وقت کہ اختلاف کریں اور وہ چیز جو کہ فروخت ہوئی ہے' وہ جوں کی توں قائم ہو اور ان دونوں کے درمیان کوئی گواہ نہ ہو تو بات وہ معتبر ہوگی جو بیچنے والے نے کہی یا وہ دونوں بیع کو واپس کر دیں۔ ❶

**حکم الحدیث**: یہ روایت مرسل ہے لیکن حدیث صحیح ہے۔

**فوائد الحدیث**: ❶ یا دونوں بیع کو پھیر دیں' الخ شافعی رحمہ اللہ اور اہل حدیث کا عمل اسی حدیث کے موافق ہے کہ جب بائع اور مشتری میں قیمت وغیرہ کا اختلاف ہو تو بائع کو قسم دیں گے اور مشتری کو اختیار ہوگا خواہ بائع کی قسم کے موافق راضی ہو کر بیع قبول کرے خواہ خود قسم اٹھائے اگر دونوں نے قسم کھائی اور راضی ہو گئے تو خیر' ورنہ قاضی اس بیع کو فسخ کر دے گا۔

۲۸۸۱ - (٧) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَقَالَ مُسْلِمًا أَقَالَهُ اللّٰهُ عَثْرَتَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ (رَوَاهُ أَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ) وَفِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ بِلَفْظِ الْمَصَابِيْحِ عَنْ شُرَيْحٍ الشَّامِيِّ مُرْسَلًا۔ (ابوداؤد الحديث رقم ٣٤٦٠ وابن ماجه الحديث رقم ٢١٩٩ واحمد في المسند ٢/ ٢٥٢)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص کسی مسلمان کی بیع واپس کر لے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس سے اس ❶ کے گناہ بخشے گا۔'' (ابوداؤد و ابن ماجہ) اور شرح السنہ میں یہ حدیث ان الفاظ کے ساتھ ہے جو مصابیح میں شریح شامی سے بطریق ارسال کے منقول ہے۔

**حکم الحدیث**: اس کی سند صحیح ہے۔

**فوائد الحدیث**: ❶ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن الخ جب بیع بہ شرط خیار ہو تو جس کو اختیار دیا ہو اس کو فسخ کا اختیار حاصل ہوتا ہے' اگر دونوں نے اختیار رکھا ہو تو دونوں کو اختیار ہوگا لیکن اگر اختیار کی مدت گزر جائے یا اختیار کی شرط ہی نہ ہو تو اب بیع فسخ نہیں ہو سکتی مگر اس صورت میں جب کہ بائع اور مشتری دونوں راضی ہو جائیں اور دونوں مل کر بیع کو فسخ کر دیں' تو یہ جب چاہیں ہو سکتا ہے۔ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ مشتری یا بائع ایک مدت کے بعد اپنا نقصان دیکھ کر فسخ بیع چاہتا ہے لیکن دوسرے فریق کے وہ اختیار میں ہوتا ہے تو حدیث میں اس کی ترغیب دی کہ ایسی حالت میں بھی بیع کا فسخ کر دینا بہتر ہے اور ثواب ہے کیونکہ وہ مسلمان پر احسان ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



## اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ (تیسری فصل)

۲۸۸۲- (۸) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِشْتَرٰی رَجُلٌ مِّمَّنْ کَانَ قَبْلَکُمْ عَقَارًا مِّنْ رَجُلٍ فَوَجَدَ الَّذِی اشْتَرَی الْعَقَارَ فِیْ عَقَارِهٖ جَرَّةً فِیْهَا ذَهَبٌ فَقَالَ لَهُ الَّذِی اشْتَرَی الْعَقَارَ خُذْ ذَهَبَكَ عَنِّیْ اِنَّمَا اشْتَرَیْتُ الْعَقَارَ وَلَمْ اَبْتَعْ مِنْكَ الذَّهَبَ فَقَالَ بَآئِعُ الْاَرْضِ اِنَّمَا بِعْتُكَ الْاَرْضَ وَ مَافِیْهَا فَتَحَاكَمَآ اِلٰی رَجُلٍ فَقَالَ الَّذِیْ تَحَاكَمَآ اِلَیْهِ اَلَکُمَا وَلَدٌ فَقَالَ اَحَدُهُمَا لِیْ غُلَامٌ وَّقَالَ الْاٰخَرُ لِیْ جَارِیَةٌ فَقَالَ اَنْکِحُو الْغُلَامَ الْجَارِیَةَ وَاَنْفِقُوْا عَلَیْهِمَا مِنْهُ وَ تَصَدَّقُوْا۔ (متفق علیه) (البخاری الحدیث رقم ۳۴۷۲ ومسلم الحدیث رقم ۲۱-۱۷۲۱ وابن ماجه الحدیث رقم ۲۵۱۱ واحمد فی المسند ۲/ ۳۱۶)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ایک شخص نے ان لوگوں میں سے جو تم سے پہلے ہوئے ہیں کسی شخص سے زمین خریدی' تو جس شخص نے زمین خریدی تھی اس کو زمین میں سے ایک گھڑا ملا (دفینہ) جس میں سونا تھا' اس نے زمین فروخت کرنے والے سے کہا کہ تو اپنا سونا مجھ سے لے لے' میں نے تجھ سے صرف زمین خریدی ہے نہ کہ سونا' زمین فروخت کرنے والے نے کہا میں نے زمین اور جو چیز اس میں ہے سب کچھ تجھے فروخت کر دیا ہے' تو وہ دونوں یہ معاملہ ایک منصف کی طرف لے گئے' منصف نے کہا کیا تم دونوں کی کوئی اولاد ہے؟ ایک نے کہا کہ میرا لڑکا ہے اور دوسرے نے کہا کہ میری ایک لڑکی ہے' منصف نے کہا کہ لڑکے کی لڑکی سے شادی کر دو اور اس سونا میں سے کچھ ان پر خرچ ❶ کر دو اور کچھ فی سبیل اللہ صدقہ کر دو۔'' (بخاری و مسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ اورخرچ کردو الخ یعنی ان پر خیرات کرو اس حدیث میں نیک نیتی اور دیانت داری کا بیان ہے اور حاکم نے جب ان کو نیک نیت دیکھا تو ان میں رشتہ داری کو مناسب جانا اور اس مال کے خرچ کرنے کا کیا خوب طریقہ نکالا۔

# بَابُ السَّلَمِ وَالرَّهْنِ

## باب بیع سلم اور گروی کے بیان میں

## اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ (پہلی فصل)

۲۸۸۳- (۱) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِیْنَةَ وَ هُمْ یُسْلِفُوْنَ فِی الثِّمَارِ السَّنَةَ وَالسَّنَتَیْنِ وَ الثَّلٰثَ فَقَالَ مَنْ اَسْلَفَ فِیْ شَیْءٍ فَلْیُسْلِفْ فِیْ کَیْلٍ مَّعْلُوْمٍ وَوَزْنٍ مَّعْلُوْمٍ اِلٰی اَجَلٍ مَّعْلُوْمٍ۔ (متفق علیه) (البخاری الحدیث رقم

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے جبکہ وہ لوگ پھلوں میں ایک سال دو سال اور تین سال کے لیے بیع سلم ❶ کرتے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص کسی چیز میں بیع سلم کرے تو اسے چاہیے کہ ماپ معلوم میں' وزن معلوم میں اور مدت معلوم تک سلم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



۲۲۳۹ ومسلم الحدیث رقم ۱۲۷-۱۶۰٤ ابوداوٗد الحدیث رقم ۳٤٦۳ والترمذی الحدیث رقم ۱۳۱۱ والنسائی الحدیث رقم ٤٦۱٦ وابن ماجه الحدیث رقم ۲۲۸۰ والدارمی الحدیث رقم ۲۵۸۳ واحمد فی المسند ۱/ ۲۱۷)

کرے۔'' ❷ (بخاری' مسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ سلم اور سلف اس بیع کو کہتے ہیں جس میں قیمت پیشگی دی جاتی ہے اور مال دینے کے لئے ایک مدت معین ہوتی ہے اور اہل اسلام نے اس کے جائز ہونے پر اتفاق کیا ہے۔ ❷ مدت معلوم تک الخ جب نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم مکہ سے مدینہ تشریف لائے تو دیکھا کہ وہاں کے لوگ بیع سلم کرتے تھے قول اور مدت میں جھگڑا ہوتا تھا تب نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے یہ حدیث فرمائی۔

۲۸۸٤ - (۲) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِشْتَرٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا مِّنْ یَّهُوْدِیٍّ اِلٰی اَجَلٍ وَرَهَنَهٗ دِرْعًا لَّهٗ مِنْ حَدِیْدٍ۔ (متفق علیه) (البخاری الحدیث رقم ۲۰٦۸ ومسلم الحدیث رقم (۱٦۲-۱٦۰۳) والنسائی الحدیث رقم ٤٦۰۹ وابن ماجه الحدیث رقم ۲٤۳٦ واحمد فی المسند ٦/ ۱٦۰)

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ایک یہودی سے کچھ غلہ خریدا کچھ مدت کے وعدہ پر اور اس کے پاس اپنی لوہے کی زرہ رہن رکھی (بخاری' مسلم)

۲۸۸۵ - (۳) وَعَنْهَا قَالَتْ تُوُفِّیَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَدِرْعُهٗ مَرْهُوْنَةٌ عِنْدَ یَهُوْدِیٍّ بِثَلَاثِیْنَ صَاعًا مِّنْ شَعِیْرٍ۔ (رواه البخاری) (البخاری الحدیث رقم ٤٤۹۷)

انہی (ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا) سے روایت ہے رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے وفات پائی اس حالت میں کہ آپ کی زرہ ❶ تیس صاع جو کے بدلہ میں یہودی کے ہاں گروی تھی۔ (بخاری)

**فوائد الحدیث:** ❶ ان کی زرہ یہودی کے نزدیک گروی تھی الخ ان دونوں احادیث سے معلوم ہوا کہ رہن حضر میں بھی جائز ہے اور قرآن میں سفر کی قید اتفاق ہے اور معلوم ہوا کہ ذمی کافروں سے معاملہ کرنا درست ہے لیکن مسلمانوں کو درست نہیں ہے کہ حربی کافروں کے ہاتھ ہتھیار بیچیں۔

۲۸۸٦ - (٤) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الظَّهْرُ یُرْکَبُ بِنَفَقَتِهٖ اِذَا کَانَ مَرْهُوْنًا وَ لَبَنُ الدَّرِّ یُشْرَبُ بِنَفَقَتِهٖ اِذَا کَانَ مَرْهُوْنًا وَ عَلَی الَّذِیْ یَرْکَبُ وَ یَشْرَبُ النَّفَقَةُ۔ (رواه البخاری) (البخاری الحدیث رقم ۲۵۱۲ وابوداوٗد

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: ''سواری کا جانور ❶ سواری کیا جائے اس خرچ کے بدلہ میں جس وقت کہ وہ گروی ہو اور شیر دار جانور کا دودھ پیا جائے اس کے خرچ کرنے کے بدلہ میں جس وقت کہ وہ گروی ہو اور جو سواری کرے اور دودھ پیئے اس پر خرچ ہے۔'' (بخاری)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



الحدیث رقم ٣٥٢٦ والترمذی الحدیث رقم ١٢٥٤ وابن ماجه الحدیث رقم ٢٤٤٩ واحمد فی المسند ٢/ ٤٧٢)

**فوائد الحدیث:** ❶ جانور الخ اہل حدیث کا یہی مذہب ہے کہ مرتہن جانور کی خوراک اور خرچ کے بدلہ میں اس پر سواری کر سکتا ہے اور اس کا دودھ لے سکتا ہے۔ امام ابن قیم ؒ نے کہا ان لوگوں کا قول فاسد ہے جو اس حدیث کے برخلاف کہتے ہیں۔ کبھی راہن غائب ہوتا ہے اور مرتہن کو اس سے خرچ لینا دشوار ہو جاتا ہے اور کبھی راہن سے خرچ لینے کے لئے حاکم کے پاس جانے کی ضرورت پڑتی ہے اور رہن کا اثبات اور راہن کا غائب ہونا اور خرچ کی مقدار کا ثابت کرنا اور اس کا حساب لکھنا اور کبھی دودھ والے جانور کا دودھ تلف ہو جانا' یہ سب قباحتیں حدیث کے خلاف رائے دینے سے واقع ہوتی ہیں۔ جو قاعدہ حدیث میں مذکور ہے اس سے کیسی آسانی ہے کہ مرتہن جانور پر سواری کر لے اس کا دودھ پئے اور اس کے بدلہ میں اس جانور کا خرچ اپنے پاس سے دے اور اگر حدیث نہ ہوتی تب بھی قیاس کے موافق یہی حکم تھا' نہ کہ وہ حکم جو ان لوگوں نے دیا ہے۔

## اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ (دوسری فصل)

٢٨٨٧ - (٥) عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَغْلَقُ الرَّهْنُ الرَّهْنَ مِنْ صَاحِبِهِ الَّذِیْ رَهَنَهُ لَهُ غُنْمُهُ وَعَلَيْهِ غُرْمُهُ۔ (رَوَاهُ الشَّافِعِیُّ مُرْسَلًا) (الدار قطنی الحدیث رقم ١٣٣ من كتاب البيوع)

سعید بن مسیّب سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''گروی رکھنا گروی رکھی ہوئی چیز کو اس کے مالک سے نہیں ❶ روکتا کہ جس نے اسے گروی رکھا ہے اس ❷ کے لئے اس کی زیادتی اور اس پر اس کا تاوان ہے روایت کیا اس کو شافعی نے مرسلاً۔

**حکم الحدیث:** یہ روایت مرسل ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ مالک سے نہیں روکتا الخ راہن نے جب معین میعاد پر نہ چھوڑا تو اب مرتہن اس چیز کو اپنی ملکیت نہ سمجھے بلکہ جب بھی راہن رہن کی قیمت ادا کرے تو مرتہن کو وہ چیز حوالہ کرنا پڑے گی۔ ❷ اس کے لئے اس کی زیادتی اور اس پر اس کا تاوان ہے الخ یہ حکم حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے خلاف نہیں ہے جو ابھی فصل اول میں گزری جس میں مرتہن کا خرچ کے بدلہ میں مرہون سے فائدہ اٹھانا مذکور ہے کیونکہ دودھ اور سواری بے شک راہن کا حق تھا مگر اب خوراک کے بدلے مرتہن کا حق ہو گیا اور شافعی ؒ نے کہا غنمہ سے مراد مرہون چیز کا زیادہ ہونا جیسے جانور کا موٹا ہونا یا اس کے بچے پیدا ہوں تو یہ بالاتفاق راہن کے ہوں گے وغیرہ۔

٢٨٨٨ - (٦) وَرُوِیَ مِثْلُهُ اَوْ مِثْلُ مَعْنَاهُ لَا يُخَالِفُهُ عَنْهُ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ مُتَّصِلًا۔ (الحاكم فی المستدرك ٢/ ٥١)

اور روایت کی گئی ہے حدیث متصل عن سعید بن میسب عن ابی ہریرہ مثل اس کے یا اس کے معنی کے مطابق جو اس کے بالکل مخالف نہیں ہے۔

٢٨٨٩ - (٧) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمِكْيَالُ مِكْيَالُ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''ماپ اہل مدینہ کا ماپ ❶ ہے اور تول اہل مکہ کا تول ہے۔''

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



وَالْمِيْزَانُ مِيْزَانُ اَهْلِ مَكَّةَ۔ (رواه ابوداؤد والنسائی) (ابوداؤد الحديث رقم ٣٣٤٠ والنسائی الحديث رقم ٢٥٩٤) (ابوداؤد)

**حکم الحدیث**: اس کی سند صحیح ہے۔

**فوائد الحدیث**: ❶ پیمانہ اہل مدینہ کا پیمانہ ہے الخ یعنی حقوق شرعیہ میں مثلاً زکوٰۃ اور صدقہ فطر کا اعتبار مدینہ والوں کے پیمانہ کا ہے اور مکہ والوں کے تول کا اعتبار ہے۔

٢٨٩٠ - (٨) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَصْحَابِ الْكَيْلِ وَالْمِيْزَانِ اِنَّكُمْ قَدْ وُلِّيْتُمْ اَمْرَيْنِ هَلَكَتْ فِيْهِمَا الْاُمَمُ السَّابِقَةُ قَبْلَكُمْ۔ (الترمذی) (الترمذی الحديث رقم ١٢١٧)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ماپنے اور تولنے والوں کے لئے فرمایا: '' بے شک تم دو ایسے ❶ کاموں کے والی بنائے گئے ہو کہ تم سے پہلی امتیں ان میں مبتلا ہو کر ہلاک ہو گئی ہیں۔'' (ترمذی)

**حکم الحدیث**: اس کی سند ضعیف ہے۔

**فوائد الحدیث**: ❶ دو ایسے کاموں کے الخ یعنی ماپنے اور تولنے کے۔

## اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ (تیسری فصل)

٢٨٩١ - (٩) عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَسْلَفَ فِيْ شَيْءٍ فَلَا يَصْرِفْهُ اِلٰى غَيْرِهٖ قَبْلَ اَنْ يَّقْبِضَهٗ۔ (رواه ابوداؤد و ابن ماجة) (ابوداؤد الحديث رقم ٣٤٦٨ وابن ماجه الحديث رقم ٢٢٨٣)

سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو ❶ شخص بیع سلم کرے کسی چیز میں تو وہ اس پر قبضہ کرنے سے پہلے اس کو کسی اور کو نہ دے۔'' (ابوداؤد ابن ماجہ)

**حکم الحدیث**: اس کی سند ضعیف ہے۔

**فوائد الحدیث**: ❶ جو شخص بیع سلم کرے الخ مطلب یہ ہے کہ جب تک اس پر قبضہ نہ کرے اس وقت تک اس کو دوسرے کے ہاتھ نہ بیچے اور اگر غیرہ میں شئے کو مرجع قرار دیں تو معنی یہ ہوں گے مسلم فیہ کا بدلنا درست نہیں ہے یا تو وہی مال لے جس کا سودا ہوا تھا یا اپنا راس المال واپس لے لیکن اول معنی درست ہیں اور یہ معنی غلط ہیں۔

# بَابُ الْاِحْتِكَارِ

## سٹاک کرنے ❶ کا بیان

## اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ (پہلی فصل)

٢٨٩٢ - (١) عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

سیدنا معمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ احْتَكَرَ فَهُوَ خَاطِئٌ. (رواه مسلم) (مسلم حديث رقم ١٢٩-١٦٠٥، ابوداؤد حديث رقم ٣٤٤٧، ابن ماجه حديث رقم ٢٢٠، الدارمي حديث رقم ٢٤٤٥ واحمد في المسند ٣/١٥٦)

شخص ذخیرہ اندوزی کرے تو وہ گناہ گار ہے۔" (مسلم)

وَسَنَذْكُرُ حَدِيْثَ عُمَرَ كَانَتْ اَمْوَالُ بَنِي النَّضِيْرِ فِيْ بَابِ الْفَيْءِ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ تَعَالٰى.

اور ہم عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث کانت اموال بنی النضیر باب فئ نئے میں ذکر کریں گے اگر اللہ تعالیٰ چاہے گا۔

**فوائد الحدیث:** ❶ احتکار کے لغ احتکار یہ ہے کہ غلہ خرید کر سٹاک کر لے کہ جب مہنگا ہوگا تو بیچیں گے۔

## اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ (دوسری فصل)

٢٨٩٣ - (٢) عَنْ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْجَالِبُ مَرْزُوْقٌ وَالْمُحْتَكِرُ مَلْعُوْنٌ. (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ) (ابن ماجه الحديث رقم ٣٤٥١ والترمذي الحديث رقم ٢٥٤٤)

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "سوداگر کو رزق دیا جاتا ہے اور سٹاک کرنے والا ملعون ❶ ہے۔ (ابن ماجہ دارمی)

**حکم الحدیث:** اس کی سند ضعیف ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ حکرہ اور احتکار یہ ہے کہ مال کو خرید کر سٹاک کر لے اس انتظار سے کہ جب مہنگا ہوگا تو بیچیں گے اور جلب یہ ہے کہ دوسرے ممالک سے شہر میں بیچنے کے لئے مال لے کر آئے' نووی رحمہ اللہ نے کہا جو احتکار حرام ہے وہ اناج کا احتکار ہے یعنی اناج کی گرانی کی حالت میں خرید کرے اور اس کو سٹاک کر کے رکھ لے کہ جب مہنگا ہوگا تو بیچیں گے لیکن اگر ارزانی کی حالت میں خرید کرے یا دوسرے ملک سے لائے اور اس کو سٹاک کر کے گرانی کے وقت میں بیچنے کے لئے تو یہ حرام نہیں' اسی طرح جو کوئی گرانی کی حالت میں اپنے کھانے کے لئے غلہ خرید کر کے رکھے یا گرانی کی حالت میں خریدے اسی وقت بیچنے کے لئے تو اس پر گناہ نہیں ہے اسی طرح اناج کے سوا اور چیزوں کا احتکار منع نہیں ہے جیسے کپڑے یا اینٹ یا چونہ یا کوئلہ وغیرہ کا روکنا۔ ہدایہ میں ہے کہ احتکار مکروہ ہے انسان اور جانوروں کی غذا میں اس حالت میں جب شہر والوں کو اس احتکار سے نقصان پہنچتا ہو اور جو کوئی اپنے کھیت کا غلہ احتکار کرے یا دوسرے شہر سے لائے تو وہ محتکر نہیں ہے۔

٢٨٩٤ - (٣) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ غَلَا السِّعْرُ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ سَعِّرْ لَنَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمُسَعِّرُ الْقَابِضُ الْبَاسِطُ الرَّازِقُ وَاِنِّيْ لَاَرْجُوْ اَنْ اَلْقٰى رَبِّيْ وَلَيْسَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ يَطْلُبُنِيْ بِمَظْلِمَةٍ بِدَمٍ وَّلَا مَالٍ. (رواه الترمذي، وابوداؤد وابن ماجة) (ابوداؤد الحديث رقم ٣٤٥١ والترمذي الحديث رقم

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں غلہ کا نرخ مہنگا ہوا تو صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا' اے اللہ کے رسول! ہمارے لئے نرخ مقرر کیجئے' تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اللہ نرخ مقرر کرنے والا' تنگی کرنے والا' فراخی کرنے والا اور روزی دینے والا ہے' میں امید رکھتا ہوں کہ میں اپنے پروردگار سے اس حالت میں ملوں کہ تم میں سے کوئی بھی مجھ سے خون یا مال کا بدلہ لینے والا نہ ہو۔" ❶ (ترمذی' ابوداؤد' ابن ماجہ)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



١٣١٤ وابن ماجه الحديث رقم ٢٢٠٠ والدارمی الحديث رقم ٢٥٤٥ واحمد فی المسند ٣/ ١٥٦)

**حکم الحدیث:** اس کی سند صحیح ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ لینے والا نہ ہوا الخ یعنی مالی نہ جانی کسی طرح کا ظلم میں نے کسی پر نہ کیا ہو اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نرخ مقرر کرنا سوداگروں پر اور غلہ کے تاجروں پر ایک مالی ظلم ہے۔

## اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ (تیسری فصل)

٢٨٩٥- (٤) عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنِ احْتَكَرَ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ طَعَامَهُمْ ضَرَبَهُ اللّٰهُ بِالْجُذَامِ وَالْإِفْلَاسِ۔ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ وَرَزِيْنٌ فِيْ كِتَابِهٖ) (ابن ماجه الحديث رقم ٢١٥٥ واحمد فی المسند ١/ ٢١)

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے: ''جو کوئی مسلمانوں کا غلہ روک کر بیچے (تو) اللہ تعالیٰ اس کو جزام ❶ اور افلاس پہنچاتا ہے۔'' (ابن ماجہ و بیہقی فی شعب الایمان اور رزین نے اپنی کتاب میں روایت کیا ہے)

**حکم الحدیث:** اس کی سند ضعیف ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ جزام پہنچاتا ہے الخ اس سے معلوم ہوا کہ جو کوئی مسلمانوں کو ضرر پہنچانے کا ارادہ کرتا ہے تو اس کو اللہ تعالیٰ بدنی اور مالی آزمائش میں مبتلا کرتا ہے۔

٢٨٩٦- (٥) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ احْتَكَرَ طَعَامًا اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا يُرِيْدُ بِهِ الْغَلَاءَ فَقَدْ بَرِئَ مِنَ اللّٰهِ وَ بَرِئَ اللّٰهُ مِنْهُ۔ (رواه رزين)

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص چالیس دن اس ارادہ سے غلہ کو سٹاک کر کے رکھے کہ وہ مہنگا ہو تو وہ اللہ سے بیزار ہوا ❶ اور اللہ تعالیٰ ❷ اس سے بیزار ہوا۔'' (رزین)

**حکم الحدیث:** اس کی سند ضعیف ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ اللہ سے بیزار ہوا الخ یعنی اس کا عہد توڑا جو کہ بجا آوری احکام اور شفقت کرنے کے خلق پر باندھا ہے۔

❷ اور اللہ اس سے بیزار ہوا الخ یعنی حفظ اور عنایت اپنی اس سے اٹھالی۔

٢٨٩٧- (٦) وَعَنْ مُعَاذٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ بِئْسَ الْعَبْدُ الْمُحْتَكِرُ اِنْ اَرْخَصَ اللّٰهُ الْاَسْعَارَ حَزِنَ وَ اِنْ اَغْلَاهَا فَرِحَ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ وَ رَزِيْنٌ فِيْ كِتَابِهٖ) (البيهقي الحديث رقم ١١٢١٥٠)

سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے: ''احتکار کرنے والا آدمی برا ہے اگر اللہ تعالیٰ نرخوں کو سستا کرے تو غمگین ہو اور اگر نرخوں کو مہنگا کرے تو یہ خوش ہو۔'' (بیہقی نے شعب الایمان میں اور رزین نے اپنی کتاب میں روایت کیا)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



**حکم الحدیث**: اس کی سند ضعیف ہے۔

۲۸۹۸ - (۷) وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ احْتَكَرَ طَعَامًا اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا ثُمَّ تَصَدَّقَ بِهٖ لَمْ يَكُنْ لَهٗ كَفَّارَةً۔ (رواه رزين)

سیدنا ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص چالیس دن غلہ بند رکھے پھر اس کو صدقہ کر دے' تو وہ اس کے لیے کفارہ نہیں ہوگا۔'' (رزین)

**حکم الحدیث**: یہ من گھڑت روایت ہے۔

# بَابُ الْاِفْلَاسِ وَ الْاِنْظَارِ

## مفلسی اور مہلت دینے کا بیان

## اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ (پہلی فصل)

۲۸۹۹ - (۱) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّمَا رَجُلٍ اَفْلَسَ فَاَدْرَكَ رَجُلٌ مَالَهٗ بِعَيْنِهٖ فَهُوَ اَحَقُّ بِهٖ مِنْ غَيْرِهٖ۔ (متفق عليه)

(البخاری الحدیث رقم ۲٤۰۲ ومسلم فی صحیحه ۳/ ۱۱۹٤ وابوداؤد الحدیث رقم ۳۵۲۰ والترمذی فی ۳/ ۵٦۲ والموطا الحدیث رقم ۸۸ من کتاب البیوع واحمد فی المسند ۲/ ٤٦۸)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص کہ مفلس ہوا' پس ایک شخص نے اپنا مال پایا بعینہٖ تو کسی دوسرے کی نسبت ❶ اس مال کا وہ زیادہ حق دار ہے۔'' (بخاری' مسلم)

**فوائد الحدیث**: ❶ کسی دوسرے کی نسبت الخ اہل حدیث نے اسی حدیث کے موافق حکم دیا ہے لیکن ابوحنیفہ اور ابو یوسف اور محمد اور زفر رحمہم اللہ اور فقہاء کوفہ نے کہا ہے کہ ہر حال میں بائع دوسرے قرض خواہوں کی مثل ہوگا اور ان کا قول اس باب میں صحیح احادیث کے خلاف ہے اور طحاوی نے جو توجیہ کی ہے کہ یہ حدیث اس بارہ میں ہے کہ جب کوئی اپنا غصب کیا ہوا مال یا مال مسروقہ یا امانت کی چیز شخص کے پاس پائے' تو یہ اس کی صریح غفلت ہے کیونکہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی کئی روایات میں ''ایما رجل باع'' ہے یعنی بیع کی تصریح موجود ہے۔

۲۹۰۰ - (۲) وَعَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ قَالَ اُصِيْبَ رَجُلٌ فِیْ عَهْدِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ ثِمَارٍ ابْتَاعَهَا فَكَثُرَ دَيْنُهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَصَدَّقُوْا عَلَيْهِ فَتَصَدَّقَ النَّاسُ عَلَيْهِ فَلَمْ يَبْلُغْ ذٰلِكَ وَفَاءَ دَيْنِهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِغُرَمَآئِهٖ خُذُوْا مَا وَجَدْتُّمْ وَلَيْسَ لَكُمْ اِلَّا ذٰلِكَ۔

(رواه مسلم) (مسلم الحدیث رقم (۱۸۔ ۱۵۵٦)

سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں پھل میں نقصان پہنچا کہ اس نے اس کو خریدا تھا پس اس پر بہت زیادہ قرض ہوا' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس کو صدقہ دو'' لوگوں نے اس کو صدقہ دیا' وہ صدقہ اس کے قرض کے مطابق نہ ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے قرض خواہوں کو فرمایا: کہ ''جو تم پاؤ' وہ لے لو اور تمہارے ❶ لئے بس یہی کچھ ہے۔'' (مسلم)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



والترمذی الحدیث رقم ٦٥٥ والنسائی الحدیث رقم ٤٦٧٨ وابن ماجه الحدیث رقم ٢٣٥٦)

**فوائد الحدیث:** ❶ اور تمہارے لئے نہیں مگر یہ الخ معنی یہ ہیں کہ نہیں پہنچتا تم کو تنبیہ کرنا اور قید کرنا اس کو بسبب ظاہر ہونے اس کے افلاس کے پس اس کو مہلت دینا واجب ہے اور جب اس کے پاس کچھ دیکھو گے تو پھر لے لینا' نہ یہ کہ بیچنے والے کا حق اس کے ذمہ سے ساقط ہوا۔

٢٩٠١- (٣) وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ رَجُلٌ يُدَايِنُ النَّاسَ فَكَانَ يَقُوْلُ لِفَتَاهُ اِذَا اَتَيْتَ مُعْسِرًا تَجَاوَزْ عَنْهُ لَعَلَّ اللّٰهَ اَنْ يَّتَجَاوَزَ عَنَّا قَالَ فَلَقِیَ اللّٰهَ فَتَجَاوَزَ عَنْهُ۔ (متفق عليه) (البخاری الحدیث رقم ٢٠٧٨ ومسلم الحدیث رقم (٣١- ١٥٦٢) واحمد فی المسند ٢/ ٢٦٣)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ایک شخص لوگوں سے قرض کا معاملہ کرتا تھا اور اپنے نمائندہ کو کہتا تھا کہ جب تو تنگدست کے پاس آئے تو اس سے درگذر کر شاید کہ اللہ تعالیٰ ہم سے درگذر کرے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''پس اس نے اللہ تعالیٰ سے ملاقات کی تو ❶ اللہ تعالیٰ نے اس سے درگذر کیا۔'' (بخاری' مسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو مخلوق کو تنگ نہیں کرتا اللہ تعالیٰ اس کو تنگ نہیں کرتا۔

٢٩٠٢- (٤) وَعَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَرَّهٗ اَنْ يُّنَجِّيَهُ اللّٰهُ مِنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ فَلْيُنَفِّسْ عَنْ مُّعْسِرٍ اَوْيَضَعْ عَنْهُ۔ (رواه مسلم) (مسلم الحدیث رقم (٣٢- ١٥٦٣)

سیدنا ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس کو خوش لگے کہ نجات دے اس کو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن کی سختیوں سے تو اسے چاہیے کہ وہ محتاج کو مہلت دے ❶ یا قرض معاف کردے۔'' ❷ (مسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ مہلت دے الخ یعنی قرض مانگنے میں جلدی نہ کرے۔ ❷ معاف کردے الخ یعنی سب یا تھوڑا۔

٢٩٠٣- (٥) وَعَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ اَنْظَرَ مُعْسِرًا اَوْوَضَعَ عَنْهُ اَنْجَاهُ اللّٰهُ مِنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ۔ (رواه مسلم)

انہی (سیدنا ابوقتادہ رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ: ''جو شخص کسی مفلس کو مہلت دے یا اسے معاف کرے ❶ تو اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن کی سختیوں سے نجات عطا فرمائے گا۔'' (مسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ یا اسے معاف کرے الخ یعنی سب یا کچھ۔

٢٩٠٤- (٦) وَعَنْ اَبِی الْيُسَرِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ اَنْظَرَ مُعْسِرًا اَوْوَضَعَ عَنْهُ اَظَلَّهُ اللّٰهُ فِیْ ظِلِّهٖ۔ (رواه مسلم) (مسلم الحدیث رقم (٧٤- ٣٠٠٦)

سیدنا ابوالیسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ: ''جو شخص کسی تنگ دست کو مہلت دے یا اس کو معاف کرے تو اللہ تعالیٰ اسے اپنے سایہ ❶ کے نیچے جگہ عطا فرمائے گا۔'' (مسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ اپنے سایہ کے نیچے رکھے گا الخ مسلم کی دوسری روایت میں بروایت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اتنا زیادہ ہے: ''جس دن

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اس کے سایہ کے علاوہ کہیں سایہ نہ ہوگا۔ یعنی قیامت کے دن۔

٢٩٠٥ - (٧) وَعَنْ اَبِیْ رَافِعٍ قَالَ اِسْتَسْلَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَكْرًا فَجَآءَتْهُ اِبِلٌ مِنَ الصَّدَقَةِ قَالَ اَبُوْرَافِعٍ فَاَمَرَنِیْ اَنْ اَقْضِیَ الرَّجُلَ بَكْرَهٗ فَقُلْتُ لَآ اَجِدُ اِلَّا جَمَلًا خِيَارًا رَبَاعِيًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْطِهٖ اِيَّاهُ فَاِنَّ خَيْرَ النَّاسِ اَحْسَنُهُمْ قَضَآءً۔ (رواہ مسلم) (مسلم الحدیث رقم ١١٨-١٦٠٠ وابوداؤد الحدیث رقم ٣٣٤٦ والترمذی الحدیث رقم ١٣١٨ والنسائی الحدیث رقم ٤٦١٧ وابن ماجه الحدیث رقم ٢٢٨٥ والدارمی الحدیث رقم ٢٥٦٥)

سیدنا ابو رافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جوان اونٹ قرض لیا پھر آپ کے پاس زکوٰۃ کے اونٹ آئے' ابو رافع نے کہا' آپ نے مجھ کو حکم فرمایا کہ میں اس شخص کو اس کا اونٹ دوں تو میں نے کہا کہ نہیں پاتا میں مگر اچھا اونٹ سات برس کا' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس کو اچھا اونٹ دے کیونکہ لوگوں میں بہترین شخص وہ ہے جو قرض کے ادا کرنے میں بہت اچھا ہو۔'' (مسلم)

٢٩٠٦ - (٨) وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَجُلًا تَقَاضٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَغْلَظَ لَهٗ فَهَمَّ اَصْحَابُهٗ فَقَالَ دَعُوْهُ فَاِنَّ لِصَاحِبِ الْحَقِّ مَقَالًا فَاشْتَرُوْا لَهٗ بَعِيْرًا فَاَعْطُوْهُ اِيَّاهُ قَالُوْا لَا نَجِدُ اِلَّآ اَفْضَلَ مِنْ سِنِّهٖ قَالَ اِشْتَرُوْهُ فَاَعْطُوْهُ اِيَّاهُ فَاِنَّ خَيْرَكُمْ اَحْسَنُكُمْ قَضَآءً۔ (متفق علیه) (البخاری الحدیث رقم ٢٣٠٦ ومسلم الحدیث رقم ١٢٠-١٦٠١ والترمذی الحدیث رقم ١٣١٧ واحمد فی المسند ٢/ ٤١٦)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تقاضا کیا اور آپ پر سختی' کی آپ کے صحابہ نے اسے ایذا دینے کا ارادہ کیا تو ❶ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس کو چھوڑ دو اس لئے کہ صاحب حق کو بات کرنے کا حق ہے اور اس کے لئے اونٹ خرید و'' پس اس کو وہی اونٹ دو' صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا' ہم نہیں پاتے مگر زیادہ تر اس کی عمر سے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس کو خرید و' پھر وہ اس کو ادا کرو کیونکہ تم میں سے ❷ بہتر وہ ہے جو قرض ادا کرنے میں اچھا ہے۔'' (بخاری' مسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو چھوڑ دو الخ اور ابن ماجہ کی روایت میں ہے کہ آپ نے فرمایا تم نے قرض دار کی طرف داری کیوں نہ کی اس حدیث سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا کمال خلق معلوم ہوتا ہے اور یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ آپ سچے نبی تھے اگر دنیا کے حاکموں کی طرح ہوتے تو اس کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم مار کر نکلوا دیتے۔ سبحان اللہ! کیا عدل و انصاف تھا کہ آپ نے صحابہ رضی اللہ عنہم کو یہ فرمایا کہ تم قرض خواہ کی مدد کرو میری رعایت کیوں کرتے ہو حق کا خیال اس سے زیادہ اور کیا ہوگا۔ آپ کے نبی ہونے کی یہ ایک کھلی دلیل ہے نبی کے سوا ایسا عدل اور انصاف ہونا ممکن نہیں دوسری روایت میں ہے کہ پھر وہ گنوار جو کافر تھا مسلمان ہو گیا اور کہنے لگا کہ میں نے آپ سے زیادہ صابر نہیں دیکھا اور یہ جو فرمایا کہ صاحب حق کو بات کرنے کا حق ہے' تو اس کے یہ معنی ہیں کہ وہ سختی کے ساتھ بھی مانگ سکتا ہے تقاضا کر سکتا ہے لیکن یہ اس وقت ہے کہ جب قرض دار بلا ضرورت ٹالتا ہو اگر اس کے پاس واقعی کچھ نہ ہو اور وہ سچا عذر کرے تو پھر زبان درازی اور تقاضا درست نہیں ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



❷ تم میں سے بہتر وہ ہے جو قرض ادا کرنے میں اچھا ہو الخ قرض کا اچھی طرح ادا کرنا یہ ہے کہ قرض کے مال سے اچھا مال دے یا کچھ زائد دے یا قرض خواہ کا شکریہ ادا کرے قرض میں زائد ادا کرنا مستحب ہے اور یہ منع نہیں ہے کیونکہ منع تو اس وقت ہے کہ جب زیادہ دینے کی شرط ہو اور یہ زیادتی ہی سود ہے۔

۲۹۰۷- (۹) وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَطْلُ الْغَنِيِّ ظُلْمٌ فَاِذَا اُتْبِعَ اَحَدُكُمْ عَلٰى مَلِيٍّ فَلْيَتْبَعْ۔ (متفق عليه) (البخاری الحديث رقم ۲۲۸۷ ومسلم الحديث رقم ۳۳-۱۵٦٤ وابوداوٗد الحديث رقم ۳۳٤۵ والترمذی الحديث رقم ۱۳۰۸ والنسائی الحديث رقم ٤٦۹۱ وابن ماجه الحديث رقم ۲٤۰۳ والدارمی الحديث رقم ۲۵۸٦ والموطا الحديث رقم ۸٤ من كتاب البيوع واحمد فی المسند ۲/ ۷۱)

انہی (سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''غنی کا تاخیر ❶ کرنا ظلم ہے۔'' پس جب تم میں سے کسی شخص کو غنی کی ضمانت دی جائے تو ❷ اسے چاہیے کہ وہ ضمانت قبول کر لے۔'' (بخاری' مسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ غنی کا تاخیر کرنا ظلم ہے الخ یعنی اگر آدمی مفلس ہو اور اس کے پاس ادائیگی کے لیے روپیہ پیسہ نہ ہو تو قرض ادا کرنے میں مجبوری ہے لیکن پیسہ ہوتے ہوئے لوگوں کا قرض نہ دینا اور اس میں دیر کرنا قرض خواہ پر ظلم ہے گویا اس کا حق مارنا ہے اور اپنے نفس پر بھی ظلم ہے اس لیے کہ زندگی کا اعتبار نہیں شاید مر جائے اور قرض خواہ کا قرض رہ جائے اس لئے جب پیسہ ہو تو فوراً قرض ادا کر دے۔
❷ پس چاہیے کہ ضمانت قبول کرے الخ یعنی اگر محتاج قرض دار کسی مال دار سے قرض دلائے تو لازم ہے کہ وہ مان لے۔

۲۹۰۸- (۱۰) وَعَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّهٗ تَقَاضٰى ابْنَ اَبِيْ حَدْرَدٍ دَيْنًا لَهٗ عَلَيْهِ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ فَارْتَفَعَتْ اَصْوَاتُهُمَا حَتّٰى سَمِعَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِيْ بَيْتِهٖ فَخَرَجَ اِلَيْهِمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى كَشَفَ سِجْفَ حُجْرَتِهٖ وَنَادٰى كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ يَا كَعْبُ قَالَ لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاَشَارَ بِيَدِهٖ اَنْ ضَعِ الشَّطْرَ مِنْ دَيْنِكَ قَالَ كَعْبٌ قَدْ فَعَلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ قُمْ فَاقْضِهٖ۔ (متفق عليه) (البخاری الحديث رقم ٤۵۷ ومسلم الحديث رقم (۲۰۔ ۱۵۵۸) وابوداوٗد الحديث ۳۵۹۵

سیدنا کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں مسجد میں سیدنا ابن ابی حدرد رضی اللہ عنہ سے اپنے قرض کا مطالبہ کیا' پس (ہم) دونوں کی آوازیں بلند ہوئیں یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آوازوں کو اپنے گھر میں سنا تو ان کی طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نکلنے کا ارادہ کیا یہاں تک کہ اپنے حجرہ کا پردہ اٹھایا اور کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کو آواز دی اور فرمایا: کعب! انہوں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! میں حاضر ہوں' آپ نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا یہ کہ اپنے قرض سے آدھا چھوڑ دے۔ کعب رضی اللہ عنہ نے کہا' اے اللہ کے رسول! ٹھیک ہے میں نے چھوڑ دیا' آپ نے فرمایا' کھڑا ہو پس ❶ باقی ادا کر۔'' (بخاری' مسلم)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



والنسائی الحدیث رقم ٥٤٠٨ وابن ماجه الحدیث رقم ٢٤٢٩ واحمد فی المسند ٦/ ٣٩٠)

**فوائد الحدیث:** ❶ پس باقی ادا کرالخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جس امر میں گناہ نہ ہو اس میں سفارش کا اشارہ کرنا درست ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ مسجد میں تقاضا کرنا بھی درست ہے۔

٢٩٠٩- (١١) وَعَنْ سَلْمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ قَالَ كُنَّا جُلُوْسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ اُتِيَ بِجَنَازَةٍ فَقَالُوْا صَلِّ عَلَيْهَا فَقَالَ هَلْ عَلَيْهِ دَيْنٌ قَالُوْا لَا فَصَلّٰى عَلَيْهَا ثُمَّ اُتِيَ بِجَنَازَةٍ اُخْرٰى فَقَالَ هَلْ عَلَيْهِ دَيْنٌ قِيْلَ نَعَمْ قَالَ فَهَلْ تَرَكَ شَيْئًا قَالُوْا ثَلَاثَةَ دَنَانِيْرَ فَصَلّٰى عَلَيْهَا ثُمَّ اُتِيَ بِالثَّالِثَةِ فَقَالَ هَلْ عَلَيْهِ دَيْنٌ قَالُوْا ثَلَاثَةُ دَنَانِيْرَ قَالَ هَلْ تَرَكَ شَيْئًا قَالُوْا لَا قَالَ صَلُّوْا عَلٰى صَاحِبِكُمْ قَالَ اَبُوْقَتَادَةَ صَلِّ عَلَيْهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَ عَلَيَّ دَيْنُهٗ فَصَلّٰى عَلَيْهِ۔ (رواه البخاری) (البخاری الحدیث رقم ٢٢٨٩ وابو داوٗد الحدیث رقم ٣٣٤٣)

سیدنا سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے اچانک ایک جنازہ لایا گیا' صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا' اس پر نماز پڑھیے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا اس پر قرض ہے کہ'' صحابہ نے کہا' نہیں' تو آپ نے اس پر نماز پڑھی پھر ایک اور جنازہ لایا گیا' آپ نے فرمایا: ''کیا اس پر قرض ہے' کہا گیا ہاں' آپ نے فرمایا یہ کیا کچھ چھوڑ گیا ہے؟'' صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا تین دینار چھوڑ گیا ہے' آپ نے اس پر نماز پڑھی' پھر تیسرا جنازہ لایا گیا' آپ نے فرمایا: ''کیا اس پر قرض ہے؟'' صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا' تین دینار' آپ نے فرمایا: ''کیا یہ کچھ چھوڑ گیا ہے'' عرض کیا نہیں' فرمایا: ❶ اپنے ساتھی کی نماز جنازہ پڑھو' ابوقتادہ نے کہا' اے اللہ کے رسول! اس پر نماز پڑھئے اور میرے ذمہ اس کا قرض ہے' پھر آپ نے اس پر نماز پڑھی (بخاری)

**فوائد الحدیث:** ❶ فرمایا پڑھو نماز اپنے ساتھی پرالخ اوائل زمانہ اسلام میں جب مال کم تھا تو جو کوئی قرض دار مرتا نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس پر نماز نہ پڑھتے' بلکہ صحابہ رضی اللہ عنہم کو فرماتے اور وہ پڑھ لیتے پھر جب اللہ تعالیٰ نے فتوحات دیں اور مال ہاتھ آیا تو آپ نے یہ حکم دیا کہ اب جو کوئی مسلمان قرض دار فوت ہو تو اس کا قرضہ میں ادا کروں گا' اسی طرح جو بے معاش بال بچے چھوڑ جائے ان کی پرورش بھی میرے ذمہ ہے اور یہی مضمون بعینہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی آئندہ حدیث میں موجود ہے جس کو شیخین نے روایت کیا ہے۔

٢٩١٠- (١٢) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَخَذَ اَمْوَالَ النَّاسِ يُرِيْدُ اَدَاءَهَا اَدَّى اللّٰهُ عَنْهُ وَ مَنْ اَخَذَ يُرِيْدُ اِتْلَافَهَا اَتْلَفَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ۔ (رواه البخاری) (البخاری الحدیث رقم ٢٣٨٧ واحمد فی المسند ١/ ٣٦١)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص لوگوں کا مال قرض لے' اس کے ادا کرنے کا ارادہ رکھتا ہو' اللہ تعالیٰ اس سے ادا کرے گا اور جو شخص مال لے اس کے ضائع کرنے کا ارادہ رکھتا ہو' اللہ تعالیٰ اس کو اس پر ❶ ضائع کرے گا۔'' (بخاری)

**فوائد الحدیث:** ❶ ضائع کرے گا الخ یعنی جس مسلمان کو کچھ ضرورت ہو اور وہ بہ نیت ادائیگی قرض لے اور اس کے ادا کرنے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



میں کوشش کرے تو اللہ تعالیٰ اس سے ادا کرا دے گا یعنی ادا کرنے کا سامان کر دے گا دنیا یا آخرت میں اور جو ان مالوں کو برباد کرنے کے ارادے پر لے تو اللہ تعالیٰ اسی کو برباد کر ڈالے گا۔

٢٩١١- (١٣) وَعَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ اِنْ قُتِلْتُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ صَابِرًا مُحْتَسِبًا مُقْبِلاً غَيْرَ مُدْبِرٍ يُكَفِّرُ اللّٰهُ عَنِّيْ خَطَايَايَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ فَلَمَّا اَدْبَرَ نَادَاهُ فَقَالَ نَعَمْ اِلاَّ الدَّيْنَ كَذٰلِكَ قَالَ جِبْرِيْلُ۔ (رواه مسلم) (مسلم الحديث رقم (١١٧ ـ ١٨٨٥) والترمذى الحديثمرقم ١٧١٢ والنسائى الحديث رقم ٣١٥٦ والدارمى الحديث رقم ٢٤١٢ والموطا الحديث رقم ٣١ من كتاب الجهاد واحمد فى المسند ٥/٢٩٧)

سیدنا ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے کہا' اے اللہ کے رسول! مجھے بتایئے کہ اگر میں اللہ کی راہ میں اس حال میں مارا جاؤں کہ میں ثواب ڈھونڈنے والا' صبر کرنے والا' پیش قدمی کرنے والا' پیٹھ نہ پھیرنے والا ہوں تو کیا اللہ تعالیٰ مجھ سے میرے گناہ جھاڑ دے گا؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہاں' پس وہ شخص جانے لگا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو پکارا' پھر فرمایا: ''ہاں' مگر قرض اسی طرح سے جبرائیل علیہ السلام نے کہا ہے۔'' (مسلم)

٢٩١٢- (١٤) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُغْفَرُ لِلشَّهِيْدِ كُلُّ ذَنْبٍ اِلاَّ الدَّيْنَ۔ (رواه مسلم) (مسلم الحديث رقم (١١٩ ـ ١٨٨٦)

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''شہید کے تمام گناہ بخشے جاتے ہیں مگر قرض۔'' ❶ (مسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ مگر قرض الخ یعنی قرض کا مؤاخذہ شہید سے بھی باقی رہتا ہے ان دونوں احادیث میں اشارہ ہے کہ قرض ادا کرنے میں سستی نہ کرے علماء نے کہا ہے کہ قرض سے مراد جمیع حقوق عباد ہیں یعنی شہید سے حقوق اللہ کے سب گناہ معاف ہو جاتے ہیں مگر بندوں کے حقوق گناہ کا مؤاخذہ رہتا ہے۔

٢٩١٣- (١٥) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم يُؤْتٰى بِالرَّجُلِ الْمُتَوَفّٰى عَلَيْهِ الدَّيْنُ فَيَسْأَلُ هَلْ تَرَكَ لِدَيْنِهٖ قَضَاءً فَاِنْ حُدِّثَ اَنَّهٗ تَرَكَ وَفَاءً صَلّٰى وَاِلاَّ قَالَ لِلْمُسْلِمِيْنَ صَلُّوْا عَلٰى صَاحِبِكُمْ فَلَمَّا فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْفُتُوْحَ قَامَ قَالَ اَنَا اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ فَمَنْ تُوُفِّيَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ فَتَرَكَ دَيْنًا فَعَلَيَّ قَضَاؤُهٗ وَمَنْ تَرَكَ مَالاً فَهُوَ لِوَرَثَتِهٖ۔ (متفق عليه) (البخارى الحديث رقم ٢٢٩٨ ومسلم الحديث رقم

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب کوئی میت لائی جاتی جس پر قرض ہوتا تو آپ سوال کرتے' ''کیا اس نے اپنے قرض کے لئے کوئی مال چھوڑا ہے؟'' پس اگر بیان کیا جاتا کہ قرض کے مطابق چھوڑ گیا ہے تو آپ اس پر نماز پڑھتے ❶ ورنہ مسلمانوں کو فرماتے: ''نماز ❷ پڑھو اپنے ساتھی پر'' پس جب اللہ تعالیٰ نے آپ پر فتوحات کا دروازہ کھولا ❸ تو آپ کھڑے ہوئے ❹ اور فرمایا کہ: ''میں بہت زیادہ لائق ہوں مسلمانوں کے ساتھ ان کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



(٤ ـ ١٦١٩) وابوداوٗد الحدیث رقم ٣٣٤٣ والترمذی الحدیث رقم ١٠٧٠ والنسائی الحدیث رقم ١٩٦٣ وابن ماجه الحدیث رقم ٢٤١٥ واحمد فی المسند ٢/ ٤٥٣)

جانوں' سے پس جو کوئی مرے مسلمانوں سے اور قرض ❺ چھوڑ جائے تو اس کا قرضہ ادا کرنا میرے ذمہ ہے اور جو شخص کہ مال چھوڑ جائے تو وہ اس کے ورثا کے لئے ہے؟'' (بخاری' مسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ اس قدر کہ قرض ادا ہو جائے گا۔ ❷ نماز پڑھو الخ یعنی آپ نماز نہ پڑھتے اور دوسروں کو فرماتے کہ تم پڑھو۔ ❸ فتوحات الخ یعنی غنیمت کے اموال ❹ کھڑے ہوئے الخ یعنی خطبہ کے لئے۔ ❺ اور قرض چھوڑ جائے الخ یعنی اس کا کچھ اور مال نہ ہو۔

## اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ (دوسری فصل)

٢٩١٤ - (١٦) عَنْ اَبِیْ خَلْدَةَ الزُّرَقِیِّ قَالَ جِئْنَا اَبَا هُرَیْرَةَ فِیْ صَاحِبٍ لَّنَا قَدْ اَفْلَسَ فَقَالَ هٰذَا الَّذِیْ قَضٰی فِیْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَیُّمَا رَجُلٍ مَاتَ اَوْ اَفْلَسَ فَصَاحِبُ الْمَتَاعِ اَحَقُّ بِمَتَاعِهٖ اِذَا وَجَدَهٗ بِعَیْنِهٖ۔ (رَوَاهُ الشَّافِعِیُّ وَ ابْنُ مَاجَةَ) (ابوداوٗد الحدیث رقم ٣٥٢٣ وابن ماجه الحدیث رقم ٢٣٦٠)

سیدنا ابو خلدہ زرقی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اپنے ایک ساتھی کے لیے جو ❶ مفلس ہو گیا تھا' پس انہوں نے کہا' یہ اس شخص کی مانند ہے کہ جس کے بارہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ جو شخص مرے یا مفلس ہو جائے تو اسباب کا مالک زیادہ حق دار ہے اپنے اسباب کا جب کہ وہ اسے جوں کا توں پائے۔'' (شافعی' ابن ماجہ)

**حکم الحدیث:** اس کی سند ضعیف ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ اور اس کے پاس لوگوں کا اسباب تھا کہ جس کی قیمت اس نے ادا نہیں کی تھی اس مسئلہ پر گفتگو باب کی اول حدیث میں گذر چکی ہے۔

٢٩١٥ - (١٧) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَفْسُ الْمُؤْمِنِ مُعَلَّقَةٌ بِدَیْنِهٖ حَتّٰی یُقْضٰی عَنْهُ۔ (الشافعی' احمد' والترمذی' وابن ماجه والدارمی) (الترمذی الحدیث رقم ١٠٧٨ وابن ماجه الحدیث رقم ٢٤١٣ والدارمی الحدیث رقم ٢٥٩١ واحمد فی المسند ٢/ ٤٤٠)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مومن کی روح اپنے قرض کے بدلہ میں لٹکائی جاتی ❶ ہے یہاں تک کہ اس کا قرض ادا کیا جائے۔'' (شافعی' احمد' ترمذی' ابن ماجہ' دارمی)

**حکم الحدیث:** اس کی سند صحیح ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ لٹکائی جاتی ہے الخ یعنی اس کو آرام نہیں ملتا یا جنت میں نہ داخل ہو گا۔

٢٩١٦ - (١٨) وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَاحِبُ الدَّیْنِ

سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قرض دار اپنے قرض کی وجہ سے قید ❶ میں ہوتا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



مَاسُوْرٌ بِدَيْنِهٖ يَشْكُوْ اِلٰى رَبِّهِ الْوَحْدَةَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ (رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ) (البغوی الحدیث رقم ۲۱٤۸)

ہے وہ قیامت کے دن اپنے پروردگار سے تنہائی کا شکوہ کرے گا۔'' (شرح السنۃ)

**حکم الحدیث**: اس کی سند ضعیف ہے۔

**فوائد الحدیث**: ❶ قید کیا جائے گا الخ یعنی جنت کے داخل ہونے سے روکا جائے گا۔

۲۹۱۷- (۱۹) وَرُوِيَ اَنَّ مُعَاذًا كَانَ يَدَّانُ فَاَتٰى غُرَمَاؤُهُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَاعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَالَهُ كُلَّهُ فِيْ دَيْنِهٖ حَتّٰى قَامَ مُعَاذٌ بِغَيْرِ شَيْءٍ مُرْسَلٌ هٰذَا لَفْظُ الْمَصَابِيْحِ وَلَمْ اَجِدْهُ فِي الْاُصُوْلِ اِلَّا فِي الْمُنْتَقٰى۔

اور روایت کی گئی کہ سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ قرض لیتے تھے' پھر ❶ ان کے قرض خواہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا تمام مال ان کے قرض میں ❷ فروخت کر دیا یہاں تک سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ مفلس ہو گئے' یہ حدیث مرسل ہے اور یہ لفظ مصابیح کے ہیں اور میں نے یہ حدیث اصول میں ❸ نہیں پائی مگر منتقی میں۔

**حکم الحدیث**: یہ روایت مرسل ہے۔

**فوائد الحدیث**: ❶ پھر ان کے قرض خواہ الخ یعنی طلب قرض کے لئے' ان احادیث میں قرض لینے کی برائی کو بیان کیا ہے اور دوسری احادیث میں قرض لینے کی فضیلت مذکور ہے اور مراد اس قرض سے وہ ہے جو اپنے یا اپنے بال بچوں یا عزیزوں کے ضروری خرچ کے لئے لیا جائے یا اللہ کی راہ میں مسکینوں اور طالب علموں اور مسافروں کے کھلانے کے لئے ہو جو شخص ایسی باتوں میں قرض دار ہو جاتا ہے اور اس کی نیت ادا کرنے کی ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ ضرور اس کی مدد کرتا ہے اور اس کا قرض ادا کرا دیتا ہے اور بغیر ضرورت کے قرض لینا کسی نے بھی جائز نہیں کہا' اور ہمیشہ اولیاء اللہ اور نیک لوگ قرض لینے سے ڈرتے رہے اور اس سے پناہ مانگتے رہے اور سب سے زیادہ برا قرض وہ ہے جو ہمارے زمانہ میں لوگ لیتے ہیں اور حرام میں مبتلا ہوتے ہیں' سودی قرض کسی حال میں بھی درست نہیں اگر چہ کیسی ہی شدید ضرورت ہو اور نہ سودی قرض لے کر کار خیر میں صرف کرنے سے کچھ اجر حاصل ہو گا مسلمان کو قرض لینے کی کبھی ضرورت نہیں ہوتی مگر اس حال میں کہ جب وہ یا اس کے بال بچے بھوک سے مرتے ہوں' تو اس وقت بھی ضرورت کے موافق قرض لے تو اللہ تعالیٰ اس کو ادا کرا دے گا' رہا شادی اور موت تو اس سے شرع کے موافق زیادہ خرچ ہی نہیں ہے اور نکاح صرف ایجاب وقبول سے ہو جاتا ہے جبکہ سوم' چہلم وغیرہ یہ کام سب منع ہیں۔
❷ ان کے قرض میں الخ یعنی ان کے قرض ادا کرنے کے لئے۔ ❸ اصول میں الخ یعنی صحاح ستہ وغیرہ میں۔

۲۹۱۸- (۲۰) وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ شَابًّا سَخِيًّا وَكَانَ لَا يُمْسِكُ شَيْئًا فَلَمْ يَزَلْ يَدَّانُ حَتّٰى اَغْرَقَ مَالَهُ كُلَّهُ فِي الدَّيْنِ فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلَّمَهُ لِيُكَلِّمَ غُرَمَاءَهُ فَلَوْ تَرَكُوْا لِاَحَدٍ لَتَرَكُوْا لِمُعَاذٍ لِاَجْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَاعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

سیدنا عبدالرحمن بن کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سخی جوان تھے اور اپنے پاس ❶ کوئی چیز بھی نہ رکھتے تھے اور وہ ہمیشہ قرض لیا کرتے تھے یہاں تک کہ انہوں نے اپنا سارا مال قرض میں ڈبو دیا' پھر وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے بات کی تا کہ ان کے قرض خواہوں ❷ سے کہیں ❸ پس اگر وہ کسی کے لئے قرض

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُمْ مَالَهُ حَتّٰى قَامَ مُعَاذٌ بِغَيْرِ شَيْءٍ۔ (رَوَاهُ سَعِيدٌ فِي سُنَنِهِ مُرْسَلًا) (الدار قطنی الحدیث رقم ۹۵ من باب المرأة تقتل اذا ارتدت)

چھوڑتے تو البتہ رسول اللہ ﷺ کی خاطر معاذ کے لئے چھوڑتے پس رسول اللہ ﷺ نے ان (قرض خواہوں) کے لئے ان کا مال بیچا' یہاں تک کہ سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ مفلس ہو گئے' (سعید نے بطریق ارسال اپنی سنن میں نقل کی)

**فوائد الحدیث:** ❶ اوراپنے پاس کوئی چیز نہ رکھتے تھے الخ یعنی سخاوت کرنے کی وجہ سے۔ ❷ یعنی یہ کہ قرض چھوڑ دیں سب یا بعض۔ ❸ یعنی نبی ﷺ نے معاذ رضی اللہ عنہ کے قرض خواہوں سے سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ کے بارہ میں بات چیت کی تا کہ معاذ سے قرض کا مطالبہ نہ کریں مگر انہوں نے نہ چھوڑا

۲۹۱۹- (۲۱) وَعَنِ الشَّرِيدِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُّ الْوَاجِدِ يُحِلُّ عِرْضَهُ وَعُقُوبَتَهُ قَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ يُحِلُّ عِرْضَهُ يُغَلَّظُ لَهُ وَعُقُوبَتَهُ يُحْبَسُ لَهُ۔ (رواه ابوداؤد و النسائی)

(ابوداؤد الحدیث رقم ۳۶۲۸ والنسائی الحدیث رقم ۴۶۹۰ وابن ماجه الحدیث رقم ۲۴۲۷ واحمد فی المسند ۴/ ۳۸۹)

سیدنا شرید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''غنی کا دیر سے قرض ادا کرنا جائز کر دیتا ❶ ہے اس کی بے آبروئی کو اور اس کے سزا دینے کو۔'' امام ابن المبارک نے کہا جائز کر دینا اس کی بے آبروئی کا یہ ہے کہ اس کو سخت طریقہ سے ڈانٹا جائے اور اس کو سزا دینا یہ ہے کہ اس کو قید کروایا جائے۔ (ابوداؤ د' نسائی)

**حکم الحدیث:** اس کی سند صحیح ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ جائز کر دیتا ہے الخ یعنی جو غنی ہو کر قرض خواہ کا قرض ادا نہ کرے تو اس کی آبروریزی کرنا اور اس کو قید کرنا درست ہے۔

۲۹۲۰- (۲۲) وَعَنْ اَبِي سَعِيدِنِ الْخُدْرِيِّ قَالَ اُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجَنَازَةٍ لِيُصَلِّيَ عَلَيْهَا فَقَالَ هَلْ عَلٰى صَاحِبِكُمْ دَيْنٌ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ هَلْ تَرَكَ لَهُ مِنْ وَفَاءٍ قَالُوْا لَا قَالَ صَلُّوْا عَلٰى صَاحِبِكُمْ قَالَ عَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ عَلَيَّ دَيْنُهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَتَقَدَّمَ فَصَلّٰى عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ مَعْنَاهُ وَقَالَ فَكَّ اللّٰهُ رِهَانَكَ مِنَ النَّارِ كَمَا فَكَكْتَ رِهَانَ اَخِيكَ الْمُسْلِمِ لَيْسَ مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يَقْضِي عَنْ اَخِيهِ دَيْنَهُ اِلَّا فَكَّ اللّٰهُ رِهَانَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔ (رواه فی شرح السنة)

(البغوی الحدیث رقم ۲۱۵۵ والدار قطنی الحدیث رقم ۲۹۱ من کتاب البیوع)

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی ﷺ کے پاس ایک جنازہ لایا گیا تا کہ اس پر نماز پڑھیں' آپ نے فرمایا: ''کیا تمہارے اس ساتھی پر قرض ہے؟'' لوگوں نے کہا' ہاں' آپ نے فرمایا: ''کیا وہ اپنے قرض کی ادائیگی کے مطابق مال چھوڑ گیا ہے؟'' ❶ عرض کیا' نہیں' آپ نے فرمایا: ''اپنے ساتھی پر نماز پڑھو' علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اللہ کے رسول! اس کا قرض میرے ذمہ ہے پس آپ آگے بڑھے اور اس پر نماز پڑھی اور ایک روایت میں اس حدیث کے ہم معنی ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ تیرے نفس کو آگ دوزخ سے خلاصی کرے گا جیسا کہ تو نے اپنے مسلمان بھائی کی خلاصی کی' کوئی بندہ مسلمان نہیں مگر وہ اپنے بھائی کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



طرف سے اس کا قرض ادا کرے مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اس کے نفس کی قیامت کے دن خلاصی کرے گا۔'' (شرح السنہ)

**حکم الحدیث:** اس کی سند ضعیف ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ کیا چھوڑ گیا الخ یعنی مال بقدر ادائیگی کے اس حدیث پر گفتگو سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی متفق علیہ حدیث میں گذر چکی ہے۔ آپ کی عنایت اور رحم و کرم پر قربان کہ جو مال چھوڑ جائے وہ تو وارثوں کا اور جو قرض چھوڑ جائے وہ آپ کے ذمہ ہے۔

۲۹۲۱ - (۲۳) وَعَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَّاتَ وَهُوَ بَرِيْءٌ مِّنَ الْكِبْرِ وَالْغُلُوْلِ وَالدَّيْنِ دَخَلَ الْجَنَّةَ۔ (رواه الترمذی وابن ماجة و الدارمی) (الترمذی الحدیث رقم ۱۵۷۲ وابن ماجه الحدیث رقم ۲٤۱۲ والدارمی الحدیث رقم ۲۵۹۲ واحمد فی المسند ۵/ ۲۷۶)

سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص اس حال میں مرے کہ وہ تکبر، خیانت اور قرض سے پاک ہو تو وہ جنت میں ❶ داخل ہوگا۔'' (ترمذی، ابن ماجہ، دارمی)

**حکم الحدیث:** اس کی سند صحیح ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ داخل ہوگا الخ یعنی مقبولوں کے ساتھ۔

۲۹۲۲ - (۲٤) وَعَنْ اَبِيْ مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَعْظَمَ الذُّنُوْبِ عِنْدَ اللّٰهِ اَنْ يَّلْقَاهُ بِهَا عَبْدٌ بَعْدَ الْكَبَآئِرِ الَّتِيْ نَهَى اللّٰهُ عَنْهَا اَنْ يَّمُوْتَ رَجُلٌ وَ عَلَيْهِ دَيْنٌ لَا يَدَعُ لَهٗ قَضَآءً۔ (رواه احمد و ابوداوٗد) (ابوداوٗد الحدیث رقم ۳۳٤۲ واحمد فی المسند ٤/ ۳۹۲)

سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک کبیرہ گناہوں کے بعد جن سے اللہ تعالیٰ نے منع کیا ہے اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے بڑا گناہ یہ ہے کہ آدمی ایسی حالت میں مرے کہ اس پر قرض ہو ❶ اور وہ اس کی ادائیگی کے لئے کچھ نہ چھوڑے بقدر ادائیگی کے۔'' (احمد و ابوداؤد)

**فوائد الحدیث:** ❶ کہ اس پر قرض ہو الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قرض کبیرہ گناہ نہیں ہے اور اس سے نہی جو وارد ہوئی ہے تو بسبب عارضہ کے ہے کہ اس سے لوگوں کے حقوق ضائع ہوتے ہیں اگر یہ عارضہ نہ ہو تو قرض لینا مستحب ہے۔

۲۹۲۳ - (۲۵) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ الْمُزَنِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصُّلْحُ جَائِزٌ بَيْنَ الْمُسْلِمِيْنَ اِلَّا صُلْحًا حَرَّمَ حَلَالًا اَوْ اَحَلَّ حَرَامًا وَالْمُسْلِمُوْنَ عَلٰى شُرُوْطِهِمْ اِلَّا شَرْطًا حَرَّمَ حَلَالًا اَوْ اَحَلَّ حَرَامًا (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ ابْنُ مَاجَةَ وَاَبُوْدَاوٗدَ) وَ انْتَهَتْ رِوَايَتُهٗ عِنْدَ قَوْلِهٖ عَلٰى

سیدنا عمرو بن عوف مزنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مسلمانوں کے درمیان ❶ صلح جائز ہے مگر وہ صلح کہ حلال کو حرام کرے یا حرام کو حلال کرے اور مسلمان اپنی شرائط پر ہیں مگر وہ شرط کہ جو حلال کو حرام کرے یا حرام کو حلال کرے۔'' (ترمذی، ابن ماجہ، ابوداؤد) اور ابوداؤد کی روایت تمام ہوئی لفظ شروطهم تک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



شُرُوْطِهِمْ۔ (ابوداوٗد الحدیث رقم ٣٥٩٤ والترمذی الحدیث رقم ١٣٥٢ وابن ماجه الحدیث رقم ٢٣٥٣)

**حکم الحدیث**: یہ حدیث صحیح ہے۔

**فوائد الحدیث**: ❶ مسلمانوں کے درمیان صلح جائز ہے الخ اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ خلاف شرع صلح جائز ہے اور نہ ہی کوئی شرط جائز ہے باقی جس صلح یا جس شرط میں شرع کی مخالفت نہ ہو تو وہ صلح اور شرط ہر طرح سے جائز ہے اس حدیث کو ابوداؤ د ترمذی حاکم اور ابن حبان نے بھی روایت کیا ہے لیکن اس کی اسناد میں کثیر بن عبداللہ ضعیف ہے اور ترمذی نے اس کو صحیح کہا لیکن ان کا قول درست نہیں ہے اور حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے کہا شاید ترمذی نے اس کو اس اعتبار سے صحیح کہا کہ اس کے اور طریق بھی ہیں کیونکہ ابوداؤد اور حاکم نے اس کو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نکالا' حاکم نے کہا یہ بخاری اور مسلم کی شرط پر ہے اور ابن حبان نے اس کو صحیح کہا اور ترمذی نے اس کو حسن کہا اور حاکم نے اس کو انس رضی اللہ عنہ سے نکالا اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی اور دارقطنی نے بھی اسے روایت کیا ہے۔

## اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ (تیسری فصل)

٢٩٢٤ - (٢٦) عَنْ سُوَيْدِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ جَلَبْتُ اَنَا وَ مَخْرَفَةُ الْعَبْدِيُّ بَزًّا مِنْ هَجَرَ فَاَتَيْنَا بِهِ مَكَّةَ فَجَاءَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِيْ فَسَاوَمَنَا بِسَرَاوِيْلَ فَبِعْنَاهُ وَ ثَمَّ رَجُلٌ يَزِنُ بِالْاَجْرِ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زِنْ وَارْجِحْ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَ اَبُوْدَاوُدَ وَ التِّرْمِذِيُّ وَ ابْنُ مَاجَةَ وَ الدَّارِمِيُّ) وَ قَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔ (ابوداوٗد الحدیث رقم ٣٣٣٦ والترمذی الحدیث رقم ١٣٠٥ والنسائی الحدیث رقم ٢٥٩٢ والدارمی الحدیث رقم ٢٥٨٥ واحمد فی المسند ٤/ ٣٥٢)

سیدنا سوید بن قیس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ لایا میں اور مخرفہ عبدی ہجر سے ❶ کپڑا بیچنے کے لئے مکہ میں لائے تو ہمارے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس حال میں آئے کہ آپ پیدل تھے پس سودا کیا ہم سے پائجامہ کا' ہم نے اسے بیچا اور اس جگہ ایک شخص اجرت پر وزن کرتا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: ''تول اور جھکتا تول۔'' (احمد' ابوداؤد' ترمذی' ابن ماجہ' دارمی) اور ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

**حکم الحدیث**: اس کی سند صحیح ہے۔

**فوائد الحدیث**: ❶ ہجر یمن یا شام میں ایک گاؤں ہے یا یہ تمام بحرین کا نام ہے۔ اس حدیث سے صرف یہ ثابت ہوتا ہے کہ آپ نے پائجامہ خریدا اور اس حدیث میں پہننے کا ثبوت نہیں اور جس روایت میں ہے کہ آپ نے پائجامہ پہنا وہ حدیث موضوع ہے' انجاح الحاجہ

٢٩٢٥ - (٢٧) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ لِيْ عَلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم دَيْنٌ فَقَضَانِيْ وَزَادَنِيْ۔ (رواه ابوداوٗد) (ابوداوٗد الحدیث رقم ٣٣٤٧ والنسائی الحدیث رقم

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر میرا قرض تھا پس آپ نے مجھ کو ادا کیا اور زیادہ دیا۔ ❶ (ابوداؤد)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



(٤٥٩١

**حکم الحدیث:** یہ حدیث بخاری و مسلم میں موجود ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ پس مجھ کو دیا اور زیادہ دیا الخ ان احادیث سے معلوم ہوا کہ جو شخص قرض ادا کرتے وقت قرض خواہ کو اپنی طرف سے کچھ زیادہ دے دے تو درست ہے بشرطیکہ قرض لینے کے وقت زیادہ دینے کی شرط نہ کی ہو اور یہ سود نہیں ہے۔

٢٩٢٦- (٢٨) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِىْ رَبِيْعَةَ قَالَ اِسْتَقْرَضَ مِنِّى النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْبَعِيْنَ اَلْفًا جَآءَهُ مَالٌ فَدَفَعَهُ اِلَىَّ وَ قَالَ بَارَكَ اللّٰهُ تَعَالٰى فِىْ اَهْلِكَ وَ مَالِكَ اِنَّمَا جَزَآءُ السَّلَفِ اَلْحَمْدُ وَ الْاَدَآءُ۔ (رواه النسائى) (النسائى الحديث رقم ٤٦٨٣ وابن ماجه الحديث رقم ٢٤٢٤)

سیدنا عبداللہ بن ابی ربیعہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے چالیس ہزار درہم قرض لئے، پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مال آیا تو وہ چالیس ہزار درہم مجھے دیئے اور فرمایا: ''اللہ تعالیٰ تجھے تیرے اہل میں اور تیرے مال میں برکت کرے قرض کا بدلہ نہیں ❶ مگر شکریہ اور ادا کرنا۔'' (نسائی)

**حکم الحدیث:** اس کی سند صحیح ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ قرض کا بدلہ نہیں الخ اور قرض خواہ کو اس وقت یوں کہنا چاہیے تو نے میرا حق پورا دیا اللہ تعالیٰ تجھے تیرا حق پورا دے۔

٢٩٢٧- (٢٩) وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ لَهٗ عَلٰى رَجُلٍ حَقٌّ فَمَنْ اَخَّرَهٗ كَانَ لَهٗ بِكُلِّ يَوْمٍ صَدَقَةٌ۔ (رواه احمد) (احمد فى المسند ٤/ ٤٤٢)

سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کہ جس شخص کا کسی شخص پر کوئی حق ہو اور وہ اس میں تاخیر کرے تو یہ اس کے لیے ہر دن کے بدلہ میں صدقہ ہوگا۔'' ❶ (احمد)

**حکم الحدیث:** اس کی سند ضعیف ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ اس کے لیے ہر دن کے بدلہ میں صدقہ ہوگا۔ الخ اور ایک روایت میں ہے جو کوئی محتاج پر آسانی کرے گا' اس کو مہلت دے گا' تقاضا نہ کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس پر دنیا آخرت میں آسانی کرے گا اور ایک روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی چاہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو اپنے سائے میں رکھے تو وہ محتاج کو مہلت دے یا کچھ قرضہ معاف کر دے اور ایک روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص مر گیا' اس سے پوچھا گیا تو نے کیا عمل کیا اس نے خود یاد کیا یا اس کو یاد دلایا گیا (اللہ کی طرف سے) کہ میں سکہ اور نقد میں چشم پوشی کرتا (یعنی اگر کوئی بٹہ کا روپیہ یا اشرفی بھی مجھ کو دیتا تو میں لے لیتا) اپنا نقصان گوارا کرتا لیکن دوسرے پر سختی نہ کرتا اور محتاج کو مہلت دیتا' یہ سن کر اللہ تعالیٰ نے اس کو بخش دیا۔ ان تمام احادیث کو ابن ماجہ نے ''باب نظائر المعسر'' میں روایت کیا ہے۔

٢٩٢٨- (٣٠) وَعَنْ سَعْدِ بْنِ الْاَطْوَلِ قَالَ مَاتَ اَخِىْ وَ تَرَكَ ثَلَاثَ مِائَةِ دِيْنَارٍ وَ تَرَكَ وُلْدًا صِغَارًا فَاَرَدْتُّ اَنْ اُنْفِقَ عَلَيْهِمْ فَقَالَ لِىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَخَاكَ مَحْبُوْسٌ بِدَيْنِهٖ فَاقْضِ عَنْهُ قَالَ فَذَهَبْتُ فَقَضَيْتُ عَنْهُ ثُمَّ جِئْتُ فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ

سیدنا سعد بن اطول رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میرا بھائی فوت ہوا تو وہ تین سو دینار اور چھوٹے چھوٹے بچے چھوڑ گیا پس میں نے چاہا کہ میں ان پر خرچ کروں گا' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا: ''تیرا بھائی قید کیا گیا ہے اپنے قرض کے بدلہ میں پس اس کی طرف سے ادا کر'' سعد نے کہا' پس گیا میں اور میں نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اللّٰهِ قَدْقَضَيْتُ عَنْهُ وَ لَمْ تَبْقَ اِلَّا اِمْرَأَةٌ تَدَّعِىْ دِيْنَارَيْنِ وَ لَيْسَتْ لَهَا بَيِّنَةٌ قَالَ اَعْطِهَا فَاِنَّهَا صَادِقَةٌ۔ (رواه احمد) (احمد فی المسند ٤/ ١٣٦)

قرض ادا کیا اس کی طرف سے' پھر میں آیا اور عرض کیا' اے اللہ کے رسول! میں نے اس کی طرف سے ادا کیا اور باقی نہیں رہی مگر ایک عورت کہ جو دو دینار کا دعویٰ کرتی ہے اور اس کے پاس کوئی گواہ بھی نہیں' آپ نے فرمایا: ''اس کو دے' اس لئے کہ وہ سچی ❶ ہے۔'' (احمد)

**حکم الحدیث:** دو میں سے ایک سند صحیح ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ وہ سچی ہے الخ نبی ﷺ کو بذریعہ وحی معلوم ہو گیا ہو گا اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قرض میراث پر مقدم ہے۔

٢٩٢٩- (٣١) وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ جَحْشٍ قَالَ كُنَّا جُلُوْسًا بِفِنَاءِ الْمَسْجِدِ حَيْثُ يُوْضَعُ الْجَنَائِزُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ بَيْنَ ظَهْرَيْنَا فَرَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَصَرَهُ قِبَلَ السَّمَاءِ فَنَظَرَ ثُمَّ طَأْطَأَ بَصَرَهُ وَوَضَعَ يَدَهُ عَلٰى جَبْهَتِهِ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ مَا نَزَلَ مِنَ التَّشْدِيْدِ قَالَ فَسَكَتْنَا يَوْمَنَا وَ لَيْلَتَنَا فَلَمْ نَرَ اِلَّا خَيْرًا حَتّٰى اَصْبَحْنَا قَالَ مُحَمَّدٌ فَسَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا التَّشْدِيْدُ الَّذِىْ نَزَلَ قَالَ فِى الدَّيْنِ وَ الَّذِىْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَوْ اَنَّ رَجُلًا قُتِلَ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ عَاشَ ثُمَّ قُتِلَ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ عَاشَ ثُمَّ قُتِلَ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ عَاشَ وَ عَلَيْهِ دَيْنٌ مَادَخَلَ الْجَنَّةَ حَتّٰى يُقْضٰى دَيْنُهٗ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَ فِىْ شَرْحِ السُّنَّةِ نَحْوُهٗ) (احمد فی المسند ٥/ ٢٨٩)

سیدنا محمد بن عبداللہ بن جحش رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم مسجد ❶ کے صحن میں بیٹھے ہوئے تھے جس جگہ کہ جنازے رکھے جاتے ہیں اور رسول اللہ ﷺ ہمارے درمیان بیٹھے ہوئے تھے' رسول اللہ ﷺ نے اپنی نظر آسمان کی طرف اٹھائی' دیکھا' پھر اپنی نظر جھکائی اور اپنا ہاتھ اپنی پیشانی کے اوپر رکھا' کہا' سبحان اللہ! ❷ سبحان اللہ! کس قدر سختی اتری'' اور راوی نے کہا کہ ہم خاموش رہے اس دن اور رات' ہم نے نہ دیکھی ❸ مگر بھلائی یہاں تک کہ ہم نے صبح کی' محمد راوی نے کہا پس ہم نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کیا سختی ہے جو کہ اتری ہے؟ آپ نے فرمایا: ''قرض کے بارہ میں سختی اتری ہے اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اگر کوئی شخص اللہ کی راہ میں مارا جائے پھر زندہ ہو' پھر اللہ کی راہ میں مارا جائے' پھر زندہ ہو' پھر اللہ کی راہ میں مارا جائے' پھر زندہ ہو اور اس پر قرض ہو تو وہ بہشت میں داخل نہیں ہو گا یہاں تک ❹ اس کا قرض ادا کیا جائے۔'' (احمد) اور شرح السنہ میں اس کی مانند ہے۔

**حکم الحدیث:** اس کی سند صحیح ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ ہم مسجد کے صحن میں بیٹھے ہوئے تھے الخ یعنی صحابہ رضی اللہ عنہم۔ ❷ سبحان سبحان اللہ الخ یعنی از راہ تعجب کے۔ ❸ پس ہم نے سمجھا تھا کہ سختی سے مراد شاید عذاب ہے جو اترے گا اور وہ نہ اترا۔ ❹ یہاں تک الخ یعنی اگر کئی بار اللہ کی راہ میں مارا جائے تو بھی کفارہ قرض کا نہیں ہوتا۔ باب کی احادیث میں قرض لینے کی برائی کو بیان کیا ہے اور ان احادیث کے مصداق وہ لوگ ہیں جو اپنی ذات

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



کے عیش اور آرام یا فضول خرچیوں یا دنیا کی واہی تباہی رسموں کے لئے قرض لیتے ہیں اور ان کی ادا کرنے کی نیت نہیں ہوتی۔ اور جو کوئی نیک اور ثواب کے کاموں میں قرض دار ہو جائے جیسے مسلمانوں کے ساتھ سلوک کرنے میں یا یتیموں اور بیواؤں کی پرورش میں اور ادا کرنے کی نیت ہو تو حق تعالیٰ سے امید ہے کہ قیامت کے دن وہ اس کے قرض کی ادائیگی کی کوئی صورت نکال دے' بشرطیکہ دنیا میں اس کو اتنا مال نہ ملے جو قرضہ ادا کرنے کو کافی ہو۔ ورنہ جب مال ملے تو قرض کا فوراً ادا کرنا ضروری ہے اور ہر حال میں یہی بہتر ہے کہ قرض سے بچتا رہے جہاں تک ہو سکے لیکن اگر سخت ضرورت میں اللہ تعالیٰ کے بھروسہ پر قرض لے تو وہ ادا بھی کرا دے گا۔

# بَابُ الشِّرْكَةِ وَ الْوَكَالَةِ

## شرکت اور وکالت کا بیان

## اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ (پہلی فصل)

۲۹۳۰- (۱) عَنْ زُهْرَةَ بْنِ مَعْبَدٍ اَنَّهٗ كَانَ يَخْرُجُ بِهٖ جَدُّهٗ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ هِشَامٍ اِلَى السُّوْقِ فَيَشْتَرِى الطَّعَامَ فَيَلْقَاهُ ابْنُ عُمَرَ وَابْنُ الزُّبَيْرِ فَيَقُوْلَانِ لَهٗ اَشْرِكْنَا فَاِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ دَعَالَكَ بِالْبَرَكَةِ فَيُشْرِكُهُمْ فَرُبَّمَا اَصَابَ الرَّاحِلَةَ كَمَا هِيَ فَيَبْعَثُ بِهَآ اِلَى الْمَنْزِلِ وَ كَانَ عَبْدُاللّٰهِ ابْنُ هِشَامٍ ذَهَبَتْ بِهٖ اُمُّهٗ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَسَحَ رَأْسَهٗ وَ دَعَالَهٗ بِالْبَرَكَةِ۔ (رواه البخاری) (البخاری الحدیث رقم ۲۵۰۱)

زہرہ بن معبد رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ انہیں ان کے دادا عبداللہ بن ہشام رضی اللہ عنہ بازار کی طرف لے جاتے تھے تو وہ غلہ خریدتے پھر ان سے ابن عمر اور ابن زبیر رضی اللہ عنہما ملتے تو وہ دونوں انہیں کہتے کہ ہمیں ❶ بھی شریک کر لے کیونکہ تیرے لئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے برکت کی دعا کی ہے' پس وہ انہیں بھی شریک کر لیتے' اکثر اوقات فائدہ ❷ حاصل کرتا غلہ میں ایک اونٹ کے پورے بوجھ کی مقدار پس بھیجتے اسے اپنے گھر کی طرف اور برکت کی وجہ یہ تھی کہ عبداللہ بن ہشام ❸ کی والدہ ایک دفعہ لے گئی تھیں ان کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس' تو آپ نے ان کے سر پر ہاتھ پھیرا اور ان کے لئے برکت کی دعا کی تھی۔ (بخاری)

**فوائد الحدیث:** ❶ ہمیں شریک کر لے الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عقود میں شراکت جائز ہے۔ ❷ مقدار الخ یعنی بغیر نقصان کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کی برکت سے۔ ❸ ہشام کی ماں الخ یعنی سیدہ زینب رضی اللہ عنہا۔

۲۹۳۱- (۲) وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَتِ الْاَنْصَارُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْسِمْ بَيْنَنَا وَ بَيْنَ اِخْوَانِنَا النَّخِيْلَ قَالَ لَا تَكْفُوْنَنَا الْمُؤْنَةَ وَنُشْرِكُكُمْ فِى الثَّمَرَةِ قَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا۔ (رواه البخاری) (البخاری الحدیث رقم ۲۳۲۵)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انصار نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ ہمارے اور ہمارے مہاجر بھائیوں کے درمیان کھجوروں کے درخت تقسیم فرما دیں' آپ نے فرمایا: "ایسا نہ کرو بلکہ تم ہم سے محنت ❶ کو کفایت کرو اور ہم تمہیں پھلوں میں شریک کر لیں گے" انصار نے کہا' ہم نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اس بات کو بخوشی قبول کیا۔ (بخاری)

**فوائد الحدیث:** ❶ تم ہم سے محنت کو کفایت کرو الخ جب مہاجر اپنا گھر بار چھوڑ کر مدینہ چلے آئے تو انصار نے عرض کیا کہ ہمارے باغات ہمارے درمیان تقسیم کر دیجئے تو اس وقت نبی ﷺ نے یہ حدیث فرمائی یعنی تم ہی ان کی حفاظت و محنت اپنے ذمہ رکھو، یہ بیچارے کاشتکاری نہیں جانتے اور جب پھل اترے گا تو ان کو تقسیم کر دینا' انصار پر قربان جائیں کہ جنہوں نے نبی ﷺ کے حکم کو نہ لوٹایا اور بسر و چشم منظور کیا۔ اس حدیث میں شراکت کی صحت کا بیان ہے۔

٢٩٣٢ - (٣) وَعَنْ عُرْوَةَ بْنِ اَبِی الْجَعْدِ الْبَارِقِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْطَاهُ دِيْنَارًا لِيَشْتَرِیَ لَهٗ شَاةً فَاشْتَرٰی لَهٗ شَاتَيْنِ فَبَاعَ اِحْدَاهُمَا بِدِيْنَارٍ وَ اَتَاهُ بِشَاةٍ وَدِيْنَارٍ فَدَعَالَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ بَيْعِهٖ بِالْبَرَكَةِ فَكَانَ لَوِ اشْتَرٰی تُرَابًا لَّرَبِحَ فِيْهِ۔ (رواه البخاری) (البخاری الحدیث رقم ٣٦٤٢ ابوداوٗد الحدیث رقم ٣٣٨٤ والترمذی الحدیث رقم ١٢٥٨ وابن ماجه الحدیث رقم ٢٤٠٢ واحمد فی المسند ٤/ ٣٧٥)

سیدنا عروہ بن ابوالجعد البارقی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس کو ایک دینار دیا ❶ تاکہ وہ ان کے لئے ایک بکری خریدے' پس اس نے آپ کے لئے دو بکریاں خریدیں اور ان میں سے ایک بکری ایک دینار کے بدلہ میں فروخت کر دی اور آپ کے پاس ایک بکری اور ایک دینار لے آیا تو رسول اللہ ﷺ نے عروہ رضی اللہ عنہ کے لئے برکت کی دعا کی' پھر اگر وہ مٹی بھی خریدتے تو ضرور اس میں فائدہ اٹھاتے۔ (بخاری)

**فوائد الحدیث:** ❶ اس کو ایک دینار دیا الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ایسی چیزوں میں وکیل بنانا جائز ہے جن میں شرعاً نیابت جاری ہو سکتی ہے اور جو شخص غیر کا مال اس کی اجازت کے بغیر بیچ دے تو وہ بیع منعقد ہو جاتی ہے لیکن اس کا صحیح ہونا مالک کی اجازت پر موقوف ہوتا ہے۔

## اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ (دوسری فصل)

٢٩٣٣ - (٤) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَفَعَهٗ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ يَقُوْلُ اَنَا ثَالِثُ الشَّرِيْكَيْنِ مَالَمْ يَخُنْ اَحَدُهُمَا صَاحِبَهٗ فَاِذَا خَانَهٗ خَرَجْتُ مِنْ بَيْنِهِمَا۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ) وَزَادَ رَزِيْنٌ وَجَآءَ الشَّيْطَانُ۔ (ابوداوٗد الحدیث رقم ٣٣٨٣)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے "اللہ عزوجل فرماتا ہے: میں تیسرا ❶ ہوں دو شریکوں کا جب تک کہ ان کا ایک اپنے شریک سے خیانت نہیں کرتا پھر جس وقت وہ اس کی خیانت کرتا ہے تو میں ان دونوں کے درمیان سے نکل جاتا ہوں۔" (ابوداؤد) اور رزین نے زیادہ کیا کہ "اور شیطان (ان کے درمیان) آ جاتا ہے۔"

**حکم الحدیث:** اس کی سند ضعیف ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ میں تیسرا ہوں دو شریکوں کا الخ یعنی ان کی مدد کرتا ہوں۔

٢٩٣٤ - (٥) وَعَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

انہی (سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے نبی ﷺ نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



قَالَ اَدِّالْاَ مَانَةَ اِلٰى مَنِ ائْتَمَنَكَ وَ لَا تَخُنْ مَنْ خَانَكَ۔ (رواه الترمذی، وابوداوٗد، والدارمی)

(ابوداوٗد الحديث رقم ٣٥٣٥ والترمذی الحديث رقم ١٢٦٤ والدارمی الحديث رقم ٢٥٩٧)

فرمایا: ''ادا کر امانت اس شخص کی جس نے تجھ کو امانت دار بنایا ہے اور خیانت نہ ❶ کر اس شخص کی جس نے تیری خیانت کی ہے۔'' (ترمذی' ابوداؤ' دارمی)

**حکم الحدیث:** اس کی سند صحیح ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ نہ خیانت کر الخ مراد یہ ہے کہ نہ معاملہ کر خائن سے مانند اس کے معاملہ کے پس تو اس کی مثل ہو گا اور اس میں وہ شخص داخل نہیں جو کسی منکر سے اپنا حق لے کیونکہ حق لینا زیادتی نہیں اور خیانت زیادتی ہے مثلاً کسی کا کچھ حق کسی کے ذمہ آتا ہو اور حق دار ہو تو اس کے مال میں سے اپنے حق کے مطابق لے لے مثلاً دس روپے اس کے کسی کے ذمہ تھے اور یہ اس کے روپوں پر قادر ہو تو دس روپے لے لے۔

٢٩٣٥ - (٦) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ اَرَدْتُّ الْخُرُوْجَ اِلٰى خَيْبَرَ فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ وَ قُلْتُ اِنِّيْ اَرَدْتُّ الْخُرُوْجَ اِلٰى خَيْبَرَ فَقَالَ اِذَا اَتَيْتَ وَكِيْلِيْ فَخُذْ مِنْهُ خَمْسَةَ عَشَرَ وَ سْقًافَاِنِ ابْتَغٰى مِنْكَ اٰيَةً فَضَعْ يَدَكَ عَلٰى تَرْقُوَتِهٖ۔ (رواه ابوداوٗد)

(ابوداوٗد الحديث رقم ٣٦٣٢)

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' انہوں نے کہا' میں نے خیبر کی طرف نکلنے کا ارادہ کیا پس ❶ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا انہیں سلام کیا اور کہا کہ میں خیبر کی طرف جانا چاہتا ہوں' آپ نے فرمایا: ''جس وقت کہ تو پہنچے میرے وکیل کے پاس تو اس سے پندرہ وسق لے لینا اور اگر وہ تجھ سے کوئی نشانی مانگے تو اپنا ہاتھ اس کے حلق پر رکھ دینا۔'' ❷ (ابوداؤد)

**حکم الحدیث:** اس کی سند ضعیف ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ پس میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا الخ یعنی بارادہ رخصت ہونے کے۔ ❷ ہاتھ رکھ الخ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وکیل کو تعلیم کر دیا ہو گا کہ جو کوئی میری طرف سے کچھ لینے آئے اور تو اس سے کسی نشانی کا مطالبہ کرے اور وہ تیرے حلق پر ہاتھ رکھے تو جان لینا کہ اسے میں نے بھیجا ہے اور پندرہ وسق یعنی کھجوریں اور ایک وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے۔

## اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ (تیسری فصل)

٢٩٣٦ - (٧) عَنْ صُهَيْبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثٌ فِيْهِنَّ الْبَرَكَةُ اَلْبَيْعُ اِلٰى اَجَلٍ وَالْمُقَارَضَةُ وَاِخْلَاطُ الْبُرِّ بِالشَّعِيْرِ لِلْبَيْتِ لَا لِلْبَيْعِ۔ (رواه ابن ماجة) (ابن ماجه الحديث رقم ٢٢٨٩)

سیدنا صہیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تین چیزوں میں برکت ہے' بیچنا بوعدہ اور مضاربت ❶ اور گیہوں کا ملانا جو کے ساتھ' گھر کے لئے نہ کہ بیچنے کے لئے۔'' (ابن ماجہ)

**حکم الحدیث:** اس کی سند ضعیف ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ اور مضاربت' مضاربت' یہ ہے کہ ایک آدمی دوسرے کو اپنا روپیہ دے اور وہ اس میں محنت و تجارت کرے اس شرط پر کہ نفع میں دونوں کا حصہ ہو گا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



٢٩٣٧ - (٨) وَعَنْ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مَعَهُ بِدِيْنَارٍ لِيَشْتَرِيَ لَهُ بِهِ اُضْحِيَةً فَاشْتَرٰى كَبْشًا بِدِيْنَارٍ وَبَاعَهُ بِدِيْنَارَيْنِ فَرَجَعَ فَاشْتَرٰى اُضْحِيَةً بِدِيْنَارٍ فَجَآءَ بِهَا وَ بِالدِّيْنَارِ الَّذِي اسْتَفْضَلَ مِنَ الْاُخْرٰى فَتَصَدَّقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالدِّيْنَارِ فَدَعَالَهُ اَنْ يُّبَارِكَ لَهُ فِيْ تِجَارَتِهٖ۔ (رواه الترمذى و ابو داوٗد) (ابو داوٗد الحديث رقم ٣٣٨٦ والترمذى الحديث رقم (١٢٥٧)

سیدنا حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو ایک دینار دے کر بھیجا تا کہ آپ کے لئے اس دینار سے قربانی خرید لائے' پس حکیم رضی اللہ عنہ نے اس دینار سے ایک مینڈھا خرید کر کے دو دیناروں کے عوض فروخت کر ڈالا' واپسی پر آپ کے لئے ایک دینار سے قربانی خریدی (چنانچہ) قربانی اور باقی بچا ہوا دینار آپ کے پاس لے آیا' تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دینار کا صدقہ کر دیا اور حکیم رضی اللہ عنہ کے لئے دعائے برکت کی کہ اللہ تعالیٰ اس کی تجارت میں برکت عطا کرے۔" (ترمذی' ابوداؤد)

**حکم الحدیث**: اس کی سند ضعیف ہے۔

# بَابُ الْغَصَبِ وَالْعَارِيَةِ

## غصب اور عاریۃً لینے کا بیان ❶

## اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ (پہلی فصل)

٢٩٣٨ - (١) عَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَخَذَ شِبْرًا مِّنَ الْاَرْضِ ظُلْمًا فَاِنَّهٗ يُطَوَّقُهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ سَبْعِ اَرْضِيْنَ۔ **(متفق عليه)** (البخارى الحديث رقم ٣١٩٨ ومسلم الحديث رقم (١٤٠- ١٦١٠) والترمذى الحديث رقم ١٤١٨ والدارمى الحديث رقم ٢٦٠٦ واحمد فى المسند ١/ ١٨٧)

سیدنا سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو شخص از راہ ظلم بالشت بھر زمین سے (ہتھیا) لے تو ❷ وہ بطور طوق کے اس کی گردن میں قیامت کے دن پہنائی جائے گی ساتوں زمینوں میں سے۔" (بخاری' مسلم)

**فوائد الحدیث**: ❶ غصب اور عاریۃ کے بیان میں الخ غصب چھین لینا ہے مال کسی کا ناحق از راہ ظلم کے بغیر چوری کے۔
❷ وہ زمین بطور طوق کے اس کی گردن الخ طبرانی اور احمد رحمہ اللہ نے یعلی سے روایت کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ظلم سے کسی کی زمین ایک بالشت برابر بھی چھین لے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو مجبور کرے گا کہ اس زمین کو سات طبق تک کھودے پھر اس کے گلے میں قیامت کے دن اس کا طوق ڈالا جائے گا یہاں تک کہ حساب سے فراغت ہو۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ زمین کھد کر اس کے گلے میں مثل طوق ہونے کی یہ صورت ہے کہ ظالم زمین میں دھنسایا جائے گا تو زمین مثل طوق ہو جائے گی چنانچہ اس باب کی فصل ثالث کی پہلی اور دوسری حدیث میں اس کا بیان صاف ہے لہٰذا اس سے معلوم ہوا کہ زمین کا غصب کرنا نہایت ہی سخت گناہ ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



٢٩٣٩ - (٢) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَايَحْلُبَنَّ اَحَدٌ مَاشِيَةَ امْرِىءٍ بِغَيْرِ اِذْنِهٖ اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ تُؤْتٰى مَشْرُبَتُهٗ فَتُكْسَرَ خِزَانَتُهٗ فَيُنْتَقَلَ طَعَامُهٗ وَاِنَّمَا يَخْزُنُ لَهُمْ ضُرُوْعُ مَوَاشِيْهِمْ اَطْعِمَاتِهِمْ۔ (رواه مسلم) (البخاری الحدیث رقم ٢٤٣٥ ومسلم الحدیث رقم (١٣-١٧٢٦) وابوداؤد الحدیث رقم ٢٦٢٣ وابن ماجه الحدیث رقم ٢٣٠٢ والموطا الحدیث رقم ١٧ من کتاب الاستئذان)۔

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کوئی شخص کسی شخص کے جانور کا دودھ اس کی اجازت کے بغیر نہ دوہے' کیا تمہارا ایک پسند کرتا ہے کہ آئے اس کے خزانہ میں کوئی پس توڑا جائے اس کا خزانہ اور اس کا غلہ اٹھایا لیا جائے اور اسی طرح محفوظ کرتے ❶ ہیں ان کے جانوروں کے تھن ان کے طعاموں کو۔'' (مسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ اور اسی طرح محفوظ کرتے ہیں الخ یعنی ان کے جانوروں کے تھن کوٹھڑی کی طرح ہیں ان کے دودھ کی حفاظت کے واسطے۔

٢٩٤٠ - (٣) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ بَعْضِ نِسَآئِهٖ فَاَرْسَلَتْ اِحْدٰى اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ بِصَحْفَةٍ فِيْهَا طَعَامٌ فَضَرَبَتِ الَّتِیْ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ بَيْتِهَا يَدَالْخَادِمِ فَسَقَطَتِ الصَّحْفَةُ فَانْفَلَقَتْ فَجَمَعَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَقَ الصَّحْفَةِ ثُمَّ جَعَلَ يَجْمَعُ فِيْهَا الطَّعَامَ الَّذِیْ كَانَ فِی الصَّحْفَةِ وَيَقُوْلُ غَارَتْ اُمُّكُمْ ثُمَّ حَبَسَ الْخَادِمَ حَتّٰى اُتِیَ بِصَحْفَةٍ مِّنْ عِنْدِ الَّتِیْ هُوَ فِیْ بَيْتِهَا فَدَفَعَ الصَّحْفَةَ الصَّحِيْحَةَ اِلَى الَّتِیْ كُسِرَتْ صَحْفَتُهَا وَاَمْسَكَ الْمَكْسُوْرَةَ فِیْ بَيْتِ الَّتِیْ كَسَرَتْ۔ (رواه البخاری) (البخاری الحدیث رقم ٥٢٢٥ والنسائی الحدیث رقم ٣٩٥٥ واحمد فی المسند ٣/ ٢٦٣)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی کسی زوجہ محترمہ کے پاس تھے' پس امہات المومنین میں سے کسی ایک نے پلیٹ بھیجی کہ اس میں کھانا تھا' پس اس بی بی نے جس کے گھر میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم موجود تھے خادم کے ہاتھ کو مارا تو وہ پلیٹ گری اور ٹوٹ گئی' نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پلیٹ کے ٹکڑے جمع کئے' پھر ٹکڑوں میں کھانا اکٹھا کیا جو کہ پلیٹ میں تھا اور فرمایا: ''تمہاری ماں نے غیرت ❶ کی' پھر خادم کو ٹھہرائے رکھا یہاں تک کہ اس زوجہ محترمہ کے پاس سے پلیٹ لائی گئی جس کے گھر میں آپ تھے' صحیح پلیٹ اس زوجہ محترمہ کی طرف بھیجی جن کی پلیٹ توڑی گئی تھی اور ٹوٹی ہوئی پلیٹ اس کے گھر میں رکھ دی کہ جس نے توڑی تھی (بخاری)

**فوائد الحدیث:** ❶ اور فرمایا کہ تمہاری ماں نے غیرت کی الخ بعض روایات میں آیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں تھے اور ام المومنین سیدہ زینب رضی اللہ عنہا نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کھانا بھیجا تھا' رشک کرنا عورتوں میں پیدائشی چیز ہے خصوصا سوکنوں میں' لہذا شرع میں اس پر پکڑ نہیں' اسی لیے آپ نے بھی ان پر کچھ غصہ نہ کیا اس سے معلوم ہوا کہ آپ کا کمال تحمل اور تواضع اور ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ساتھ خوش مزاجی پروردگار کی ایک نعمت تھی اور تمہاری ماں نے الخ یہ خطاب عام ہے اس قصہ سننے والوں سے آپ نے اپنی زوجہ محترمہ کی طرف سے عذر بیان کیا کہ یہ بات صادر ہوئی ہے بہ سبب غیرت کے کہ عورتوں میں ایک پیدائشی بات ہے اور یہ اس لئے فرمایا کہ لوگ اس فعل کو برائی پر محمول نہ کریں بلکہ جان لیں کہ باقتضائے بشری یہ امر صادر ہوا۔ اور قاضی نے کہا اس حدیث کو اس باب میں اس لئے لائے کہ پلیٹ کا توڑنا ایک طرح کا غصب تھا اس لئے کہ غیر کا مال تلف کرنا تھا یا یہ کہ بطور تحفہ کے طعام کا بھیجنا تھا اور جس پلیٹ میں طعام آیا تھا وہ بطریق عاریت کے تھی۔

۲۹۴۱ - (٤) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ نَهٰى عَنِ النُّهْبَةِ وَالْمُثْلَةِ۔ (رواه البخاری) (البخاری الحدیث رقم ٢٤٧٤)

سیدنا عبداللہ بن یزید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لوٹنے اور مثلہ ❶ کرنے سے منع فرمایا۔ (بخاری)

**فوائد الحدیث:** ❶ مثلہ کہتے ہیں ناک کان وغیرہ کے کاٹنے کو اور مسلمان کا مال لوٹنا حرام ہے اور مثلہ بھی حرام ہے۔

۲۹۴۲ - (٥) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ مَاتَ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى بِالنَّاسِ سِتَّ رَكْعَاتٍ بِاَرْبَعِ سَجْدَاتٍ فَانْصَرَفَ وَقَدْ اٰضَتِ الشَّمْسُ وَ قَالَ مَامِنْ شَيْءٍ تُوْعَدُوْنَهٗ اِلَّا قَدْرَاَيْتُهٗ فِيْ صَلَاتِيْ هٰذِهٖ لَقَدْ جِيْءَ بِالنَّارِ وَ ذٰلِكَ حِيْنَ رَاَيْتُمُوْنِيْ تَاَخَّرْتُ مَخَافَةَ اَنْ يُّصِيْبَنِيْ مِنْ لَفْحِهَا وَ حَتّٰى رَاَيْتُ فِيْهَا صَاحِبَ الْمِحْجَنِ يَجُرُّ قُصْبَهٗ فِي النَّارِ وَكَانَ يَسْرِقُ الْحَاجَّ بِمِحْجَنِهٖ فَاِنْ فُطِنَ لَهٗ قَالَ اِنَّمَا تَعَلَّقَ بِمِحْجَنِيْ وَ اِنْ غُفِلَ عَنْهُ ذَهَبَ بِهٖ حَتّٰى رَاَيْتُ فِيْهَا صَاحِبَةَ الْهِرَّةِ الَّتِيْ رَبَطَتْهَا فَلَمْ تُطْعِمْهَا وَ لَمْ تَدَعْهَا تَاْكُلُ مِنْ خِشَاشِ الْاَرْضِ حَتّٰى مَاتَتْ جُوْعًا ثُمَّ جِيْئَ بِالْجَنَّةِ وَ ذٰلِكَ حِيْنَ رَاَيْتُمُوْنِيْ تَقَدَّمْتُ حَتّٰى قُمْتُ فِيْ مَقَامِيْ وَ لَقَدْ مَدَدْتُّ يَدِيْ وَاَنَا اُرِيْدُ اَنْ اَتَنَاوَلَ مِنْ ثَمَرَتِهَا لِتَنْظُرُوْا اِلَيْهِ ثُمَّ بَدَالِيْ اَنْ لَّا اَفْعَلَ۔ (رواه مسلم) (مسلم الحدیث رقم (١٠ ـ ٩٠٤) واحمد فی المسند ٣/ ٣١٨)

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں سورج گرہن ہوا جس دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بیٹے ابراہیم دنیا سے رخصت ہوئے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو چھ ❶ رکوع اور چار سجود کے ساتھ نماز پڑھائی پھر نماز سے فارغ ہوئے اس حال میں کہ پورا آفتاب روشن ہو گیا اور فرمایا: ''کوئی چیز نہیں کہ جس کا تمہیں وعدہ دیا جاتا ہے مگر وہ میں نے اپنی اس نماز میں دیکھی ہے' بے شک دوزخ لائی گئی اور یہ اس وقت تھا کہ جب تم نے مجھ کو پیچھے ہٹتے ہوئے دیکھا' میں پیچھے اس لئے ہٹا کہ مجھے اس کی گرمی پہنچنے کا خطرہ تھا اور میں نے اس ٹیڑھے سرے کی لاٹھی ❷ والے کو بھی دیکھا کہ وہ اپنی انتڑیاں دوزخ میں کھینچتا تھا اور اسے یہ سزا اس لئے ملی کہ وہ حاجیوں کی چیزیں اپنی خم دار لاٹھی سے چراتا تھا' پس اگر پتہ چل جاتا تو کہتا میری لاٹھی سے اٹک گئی ہے اور اگر پتہ نہ چلتا تو اس چیز کو لے جاتا اور یہاں تک کہ میں نے دوزخ میں ایک بلی والی عورت کو دیکھا کہ اس نے بلی کو باندھ رکھا تھا تو وہ اسے کچھ کھلاتی تھی اور نہ ہی اسے چھوڑتی تھی تا کہ وہ حشرات ❸ الارض کھائے' یہاں تک کہ بھوک کی وجہ سے وہ بلی مر گئی پھر بہشت لائی گئی اور یہ اس وقت تھا جب کہ تم نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



مجھے آگے بڑھتے ہوئے دیکھا' یہاں تک کہ میں اپنے کھڑے ہونے کی جگہ میں کھڑا ہوا اور میں نے اپنا ہاتھ لمبا کیا اس ارادہ سے کہ اس کے پھلوں میں سے کچھ لوں تا کہ تم بھی اسے دیکھو لیکن مجھے خیال آیا کہ ایسا نہ کروں۔'' (مسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ چھ رکوع چار سجود کے ساتھ الخ یعنی دو رکعات پڑھیں اور ہر رکعت میں تین تین رکوع کئے اور دو دو سجدے ادا کیے۔ ❷ لاٹھی والے کو الخ یعنی عمرو بن لحی کو۔ ❸ اس حدیث میں خشاش کا لفظ ہے خاء معجمہ یعنی زمین کے کیڑے اور بعض نے حشاش کہا ہے حائے حطی سے اور یہ سہو ہے کیونکہ حشاش خشک گھاس کو کہتے ہیں۔ اسی سے حشیش ہے اور وہ بلی کی غذا نہیں ہے۔ اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ جان دار کو قید کر رکھنا اور اس کو خوراک نہ دینا حتی کہ وہ ہلاک ہو جائے بہت بڑا گناہ ہے جس کی وجہ سے آدمی دوزخ میں جائے گا۔

٢٩٤٣- (٦) وَعَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا يَقُوْلُ كَانَ فَزَعٌ بِالْمَدِيْنَةِ فَاسْتَعَارَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَسًا مِنْ اَبِيْ طَلْحَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يُقَالُ لَهُ الْمَنْدُوْبُ فَرَكِبَ فَلَمَّا رَجَعَ قَالَ مَا رَاَيْنَا مِنْ شَيْءٍ وَ اِنْ وَّجَدْنَاهُ لَبَحْرًا۔ (متفق عليه) (البخاری الحديث رقم ٢٦٢٧ ومسلم الحديث رقم (٤٩- ٢٣٠٧) وابوداوٗد الحديث رقم ٤٩٨٨ والترمذی الحديث رقم ١٦٨٦ واحمد فی المسند ٣/ ١٧١)

سیدنا قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے سنا' مدینہ میں گھبراہٹ واقع ہوئی تو ❶ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے عاریۃ گھوڑا مانگا پھر اس گھوڑے پر جس کا نام مندوب تھا سوار ہوئے اور جب واپس ہوئے تو آپ نے فرمایا کہ: ''میں نے کوئی خطرے کی چیز نہیں دیکھی اور میں ❷ نے اس (گھوڑے) کو سمندر کی طرح (تیز رفتار) پایا ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ پس عاریۃً الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عاریۃ کسی چیز کا کسی سے لینا جائز ہے۔ ❷ میں نے اس گھوڑے کو تیز رفتار پایا الخ سیدنا ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کا گھوڑا بہت سست رفتار تھا لیکن نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری مبارک سے تیز رفتار ہو گیا آپ کے سوار ہونے پر قربان۔

## اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ (دوسری فصل)

٢٩٤٤- (٧) عَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ مَنْ اَحْيٰى اَرْضًا مَّيْتَةً فَهِيَ لَهٗ وَ لَيْسَ لِعِرْقٍ ظَالِمٍ حَقٌّ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَ التِّرْمَذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ) (ابوداوٗد الحديث رقم ٣٠٧٣ والترمذی الحديث رقم ١٣٧٨)

سیدنا سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص کہ بنجر زمین کو آباد کرے تو وہ ❶ اسی کی ہی ہے اور رگ ظالم کے واسطے کوئی حق نہیں۔'' ❷ (احمد' ترمذی' ابوداؤد)

**حکم الحدیث:** اس کی سند جید ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ پس وہ اسی کی ہی ہے الخ بشرطیکہ کسی کی ملکیت میں نہ ہو۔ ❷ اور رگ ظالم کے واسطے کوئی حق نہیں الخ امام مالک رحمہ اللہ نے کہا کہ ظلم سے تصرف کرنے کی مثال یہ ہے کہ جیسے وہاں گڑھا کھودے یا کچھ زمین پر قبضہ کرے یا درخت لگائے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



٢٩٤٥- (٨) وَ رَوَاهُ مَالِكٌ عَنْ عُرْوَةَ مُرْسَلاً وَ قَالَ التِّرْمَذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ۔ (والموطا الحديث رقم ٢٦ من كتاب الاقضية)

اور مالک رحمہ اللہ نے عروہ رحمہ اللہ سے روایت کی بطریق ارسال کے اور ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن غریب ہے۔

٢٩٤٦- (٩) وَعَنْ اَبِيْ حُرَّةَ الرَّقَاشِيِّ عَنْ عَمِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا لَا تَظْلِمُوْا اَلَا لَا يَحِلُّ مَالُ امْرِءٍ اِلَّا بِطِيْبِ نَفْسٍ مِّنْهُ (رَوَاهُ الْبُيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ وَالدَّارَقُطْنِيُّ فِي الْمُجْتَبٰى) (احمد فی المسند ٥/ ٧٢)

ابوحرہ رقاشی نے اپنے چچا رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”خبردار! نہ ظلم کرو، خبردار! نہیں حلال کسی شخص کا مال مگر اس کی خوشی کے ساتھ۔“ (بیہقی فی شعب الایمان) اور دارقطنی نے مجتبیٰ میں روایت کیا۔

**حکم الحدیث**: اس کی سند ضعیف ہے لیکن حدیث صحیح ہے۔

٢٩٤٧- (١٠) وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ لَا جَلَبَ وَلَا جَنَبَ وَلَا شِغَارَ فِي الْاِسْلَامِ وَ مَنِ انْتَهَبَ نُهْبَةً فَلَيْسَ مِنَّا۔ (رواه الترمذی) (ابوداؤد الحديث رقم ٢٥٨١ والترمذی الحديث رقم ١١٢٣ والنسائی الحديث رقم ٣٣٣٤ واحمد فی المسند ٤/ ٤٣٩)

سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”نہیں ❶ ہے جلب اور جنب اور شغار اسلام میں نہیں ❷ ہے اور جو شخص ڈاکہ زنی کرے تو وہ ہم میں سے نہیں ہے۔“ (ترمذی)

**حکم الحدیث**: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

**فوائد الحدیث**: ❶ نہیں ہے جلب اور جنب الخ صدقہ جو جلب اور جنب ہوتا ہے اس کا بیان تو کتاب الزکوۃ میں ہو چکا رہا گھوڑ دوڑ میں جلب اور جنب تو اس کو ہم کتاب الجہاد میں ان شاء اللہ تعالیٰ بیان کریں گے۔ ❷ اور شغار اسلام میں نہیں ہے الخ شغلہ یہ ہے کہ ایک مرد دوسرے سے کہے کہ تو اپنی بیٹی یا بہن کا نکاح مجھ سے کر دے اس شرط پر کہ میں اپنی بیٹی یا بہن کا نکاح تجھ سے کر دوں اور دونوں طرف سے کچھ مہر مقرر نہ کیا جائے بلکہ ہر ایک جانب سے مہر یہی ہو کہ دوسرے کی بہن یا بیٹی حاصل کرے۔

٢٩٤٨- (١١) وَعَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَاْخُذُ اَحَدُكُمْ عَصَا اَخِيْهِ لَاعِبًا جَادًّا فَمَنْ اَخَذَ عَصَا اَخِيْهِ فَلْيَرُدَّهَا اِلَيْهِ (رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ وَ اَبُوْدَاوٗدَ وَ رِوَايَتُهٗ اِلٰى قَوْلِهٖ جَادًّا) (ابوداؤد الحديث رقم ٥٠٠٣ والترمذی الحديث رقم ٢١٦٠ واحمد فی المسند ٤/ ٢٢١)

سائب بن یزید سے روایت ہے کہ ان کے باپ رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا کہ آپ نے فرمایا: ”کہ تمہارا ایک لاٹھی نہ لے اپنے بھائی کی کھیلتے ہوئے ❶ قصد کرنے والا پس جو شخص کہ اپنے بھائی کی لاٹھی لے تو اسے چاہیے کہ اس کو واپس لوٹا دے۔“ (ترمذی و ابوداؤد) اور ابوداؤد کی روایت لفظ جاد تک ہے۔

**حکم الحدیث**: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



**فوائد الحدیث:** ❶ کھیلتے ہوئے قصد کرنے والا الخ یعنی ظاہر میں تو فنی کرے اور اس کے نہ دینے کا ارادہ ہو۔

۲۹۴۹ - (۱۲) وَعَنْ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ وَّجَدَ عَيْنَ مَالِهِ عِنْدَ رَجُلٍ فَهُوَ اَحَقُّ بِهٖ وَيَتَّبِعُ الْبَيِّعُ مَنْ بَاعَهٗ۔ (رواه احمد و ابوداوٗد و النسائی) (ابوداوٗد الحدیث رقم ۳۵۳۱ والنسائی الحدیث رقم ٤٦١ واحمد فی المسند ٥/ ١٣)

سیدنا سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص اپنا مال بعینہٖ کسی کے ہاں پائے تو وہ اس کا زیادہ حق دار ہے وہ ❶ اور مول لینے والا اس شخص کا پیچھا کرے گا جس نے ❷ اس کو فروخت کیا ہے۔'' (احمد' ابوداؤد' نسائی)

**حکم الحدیث:** اس کی سند ضعیف ہے البتہ دوسری ایک سند صحیح موجود ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ پس وہ اس کا زیادہ حق دار ہے الخ یعنی اصل مالک جس کا مال چوری کیا گیا تھا وہ اپنی چیز لے لے۔
❷ اور مول لینے والا اس شخص کا پیچھا کرے الخ یعنی خریدار چور کی تلاش کرے یہاں تک کہ چور کا پتہ چل جائے اور وہ گرفتار ہو اور اگر جس سے اس نے مول لیا' وہ نہ ملے تو اس کا روپیہ گیا لیکن اصل مالک اپنی چیز لے لے گا۔

۲۹۵۰ - (۱۳) وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَلَى الْيَدِ مَا اَخَذَتْ حَتّٰى تُؤَدِّيَ۔ (رواه الترمذی و ابوداوٗد وابن ماجة) (ابوداوٗد الحدیث رقم ۳۵٦۱ والترمذی الحدیث رقم ۱۲٦٦ وابن ماجه الحدیث رقم ۲٤۰۰ والدارمی الحدیث رقم ۲۵۹٦ واحمد فی المسند ٥/ ٨)

انہی (سیدنا سمرہ رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے' نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''وہ چیز اوپر ہاتھ کے ہے کہ لے یہاں تک کہ ❶ ادا کرے۔'' (ترمذی' ابوداؤد' ابن ماجہ)

**حکم الحدیث:** مسند احمد میں صحیح سند سے موجود ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ یہاں تک کہ ادا کرے الخ اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ عاریت کا ضمان مستعیر پر لازم ہے اور شاید یہ حدیث اس حالت پر محمول ہو جب کہ مستعیر کی غفلت یا قصور کی وجہ سے وہ چیز تلف ہو جائے تو اس حالت میں بالاتفاق اس پر تاوان لازم ہوگا۔

۲۹۵۱ - (۱٤) وَعَنْ حَرَامِ بْنِ سَعْدِ بْنِ مُحَيِّصَةَ اَنَّ نَاقَةً لِلْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ دَخَلَتْ حَآئِطًا فَاَفْسَدَتْ فَقَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ عَلٰى اَهْلِ الْحَوَائِطِ حِفْظَهَا بِالنَّهَارِ وَ اَنَّ مَآ اَفْسَدَتِ الْمَوَاشِيْ بِاللَّيْلِ ضَامِنٌ عَلٰى اَهْلِهَا۔ (رواه مالك و ابوداوٗد و ابن ماجة) (ابوداوٗد الحدیث رقم ۳۵٦۹ وابن ماجه الحدیث رقم ۲۳۳۲ والموطا الحدیث رقم

سیدنا حرام بن سعد بن محیصہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی اونٹنی ایک باغ میں چلی گئی اور خراب کیا' پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ کیا' باغوں کی نگرانی باغ والوں پر ہے دن کو اور وہ باغ جن کو مواشی رات کو ❶ خراب کرے تو مواشی کے مالکوں پر بدلہ دینا آتا ہے۔'' (مالک' ابوداؤد' ابن ماجہ)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



۳۷ من کتاب الاقضیة واحمد فی المسند ٥/ ٤٣٦)

**حکم الحدیث**: اس کی سند صحیح ہے۔

**فوائد الحدیث**: ❶ مواشی کے مالکوں پر بدلہ دینا آتا ہے الخ اس لئے کہ رات کو جانوروں والوں کو چاہیے کہ اپنے جانور باندھ کر رکھیں، جب انہوں نے چھوڑ دیا اور کسی کا نقصان کیا تو نقصان ان کو بھرنا پڑے گا۔

٢٩٥٢ - (١٥) وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلرِّجْلُ جُبَارٌ وَ قَالَ اَلنَّارُ جُبَارٌ۔ (رواه ابوداؤد) (ابوداؤد الحدیث رقم ٤٥٩٢ وابن ماجه الحدیث رقم ٢٥٧٦)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ❶ ''پاؤں معاف ہے۔'' اور فرمایا: ''آگ بھی معاف ہے۔'' (ابوداؤد)

**حکم الحدیث**: اس کی سند ضعیف ہے۔

**فوائد الحدیث**: ❶ پاؤں معاف ہے الخ یعنی اگر کسی کا جانور بلا تعدی مالک کے کسی کو مار ڈالے یا زخمی کرے تو اس کے مالک پر تاوان نہیں اسی طرح اگر کسی نے آگ جلائی بغیر قصد کسی کی ایذا رسانی کے اور کسی کی چیز پر اس سے اتفاقاً انگارہ جا پڑا اور جل گئی تو آگ جلانے والے پر تاوان نہیں۔

٢٩٥٣ - (١٦) وَعَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَتٰی اَحَدُكُمْ عَلٰی مَاشِيَةٍ فَاِنْ كَانَ فِيْهَا صَاحِبُهَا فَلْيَسْتَاْذِنْهُ وَ اِنْ لَّمْ يَكُنْ فِيْهَا فَلْيُصَوِّتْ ثَلَاثًا فَاِنْ اَجَابَهٗ اَحَدٌ فَلْيَسْتَاْذِنْهُ وَاِنْ لَّمْ يُجِبْهُ اَحَدٌ فَلْيَحْتَلِبْ وَلْيَشْرَبْ وَ لَا يَحْمِلْ۔ (رواه ابوداؤد) (ابوداؤد الحدیث رقم ٢٦١٩ والترمذی الحدیث رقم ١٢٩٦)

حسن رحمہ اللہ نے سیدنا سمرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس وقت کہ تم میں سے کوئی مواشی کے پاس آئے پس اگر ان میں ان کا مالک ہو تو اس سے اجازت مانگے اور اگر مالک اس کے پاس نہ ہو تو اسے چاہیے کہ تین بار آواز بلند کرے، اگر اس کو کسی نے جواب دیا تو اس سے پوچھ لے اور اگر اس کو کسی نے جواب نہ دیا تو دودھ ❶ دوہے اور پی لے اور اس میں سے کچھ اٹھا کر نہ لے جائے۔'' (ابوداؤد)

**حکم الحدیث**: اس کی سند میں تدلیس ہے لیکن اس کا شاہد صحیح سند سے موجود ہے۔

**فوائد الحدیث**: ❶ پس دودھ دوہے اور پی لے الخ یہ حدیث اور آئندہ حدیث سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ کی جس میں میوہ کھانے کی اجازت مذکور ہے اس حالت پر محمول ہیں کہ جب آدمی بھوک کی وجہ سے بے تاب ہو تو ایسی حالت میں حرام حلال ہو جاتا ہے، پھر میوہ یا دودھ بغیر اجازت کھا لینا بدرجہ اولیٰ درست ہوگا لیکن یہ ضروری ہے کہ بقدر سد رمق کھائے، ضرورت سے زیادہ اس کا مال خراب نہ کرے، جمہور علماء کا یہی قول ہے۔

٢٩٥٤ - (١٧) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ دَخَلَ حَائِطًا فَلْيَاْكُلْ وَلَا يَتَّخِذْ خُبْنَةً۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَ ابْنُ مَاجَةَ) وَ قَالَ التِّرْمِذِیُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ۔ (الترمذی الحدیث رقم ١٢٨٧ وابن ماجه الحدیث رقم ٢٣٠١)

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص کسی باغ میں جائے تو اسے چاہیے کہ کھا لے اور جھولی میں نہ لے۔'' (ترمذی، ابن ماجہ) اور ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



**حکم الحدیث:** یہ حدیث حسن ہے۔

٢٩٥٥ - (١٨) وَعَنْ اُمَيَّةَ بْنِ صَفْوَانَ عَنْ اَبِيهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِسْتَعَارَمِنْهُ اَدْرَاعَهُ يَوْمَ حُنَيْنٍ فَقَالَ اَغَصْبًا يَا مُحَمَّدُ قَالَ بَلْ عَارِيَةٌ مَضْمُونَةٌ۔ (رواه ابوداؤد) (ابوداؤد الحديث رقم ٣٥٦٢ واحمد في المسند ٦/ ٤٦٥)

امیہ بن صفوان اپنے باپ سے نقل کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے اس سے کئی ایک زر ہیں غزوۂ حنین کے دن عاریت لیں، پس صفوان نے کہا، کیا غصب ہے اے محمد! (ﷺ) آپ نے فرمایا: ”بلکہ عاریت لیتا ہوں کہ واپس کر ❶ دی جائیں گی۔“ (ابوداؤد)

**حکم الحدیث:** اس کی سند ضعیف ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ کہ واپس کردی جائیں گی الخ صفوان اس وقت کافر تھے۔ پھر مشرف بہ اسلام ہوئے اہل حدیث کے نزدیک امانت اور عاریت کا ایک سا ہی حکم ہے اگر امانت، امانت دار کے پاس اور عاریت مستعیر کے پاس تلف ہو جائے تو اس پر تاوان نہیں آتا مگر اس صورت میں کہ امانت دار یا مستعیر کی غفلت یا قصور سے وہ چیز تلف ہو جائے اور یہ حدیث بھی اسی پر محمول ہے۔

٢٩٥٦ - (١٩) وَعَنْ اَبِي اُمَامَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَلْعَارِيَةُ مُؤَدَّاةٌ وَ الْمِنْحَةُ مَرْدُوْدَةٌ وَ الدَّيْنُ مَقْضِيٌّ وَالزَّعِيْمُ غَارِمٌ۔ (رواه الترمذي و ابوداؤد) (ابوداؤد الحديث رقم ٣٥٦٥ والترمذي الحديث رقم ١٢٦٥ وابن ماجه الحديث رقم ٢٣٩٨ واحمد في المسند ٥/ ٢٦٧)

سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے: ”عاریت ادا کی جائے اور دودھ کے لئے لیا جانے والا جانور واپس کیا جائے، قرض ادا کیا جائے اور ضامن ضمان بھرنے والا ہے۔“ (ترمذی، ابوداؤد)

**حکم الحدیث:** یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

٢٩٥٧ - (٢٠) وَعَنْ رَافِعِ بْنِ عَمْرٍو نِالْغِفَارِيِّ قَالَ كُنْتُ غُلَامًا اَرْمِيْ نَخْلَ الْاَنْصَارِ فَاُتِيَ بِيَ النَّبِيَّ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا غُلَامُ لِمَ تَرْمِي النَّخْلَ قُلْتُ اٰكُلُ قَالَ فَلَا تَرْمِ وَكُلْ مِمَّا سَقَطَ فِيْ اَسْفَلِهَا ثُمَّ مَسَحَ رَأْسَهُ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اَشْبِعْ بَطْنَهُ۔ (رواه الترمذي و ابوداؤد و ابن ماجة) وَسَنَذْكُرُ حَدِيْثَ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ فِيْ بَابِ اللُّقْطَةِ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى۔ (ابوداؤد الحديث رقم ٢٦٢٢ والترمذي الحديث رقم ١٢٨٨ وابن ماجه الحديث رقم ٢٢٩٩ واحمد في المسند ٥/ ٣١)

سیدنا رافع بن عمرو غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب میں لڑکا تھا تو انصار کی کھجوروں کے درختوں پر پتھر پھینکتا تھا مجھے نبی ﷺ کے روبرو لایا گیا تو آپ نے فرمایا: ”اے لڑکے! کھجوروں پر پتھر کیوں پھینکتا ہے؟ میں نے کہا، میں کھجوریں کھاتا ہوں، آپ نے فرمایا: ”پتھر نہ پھینک اور جو اس کے نیچے گرا پڑا ہوا سے کھالے“ ❶ پھر میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور کہا: ”یاالٰہی! تو اس کا پیٹ بھر۔“ (ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ) اور ہم عمرو بن شعیب کی حدیث لقطہ کے باب میں ذکر کریں گے اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



**حکم الحدیث:** اس کی سند میں جہالت ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ جو گرا پڑا ہوا سے کھا لے الخ جو میوہ درخت سے گرے اس کا مالک کی اجازت کے بغیر کھا لینا درست ہے یا نہیں اس میں بھی علماء کا اختلاف ہے بعض نے کہا ہر ملک کا دستور علیحدہ ہے شاید مدینہ میں یہ دستور ہوگا کہ درخت سے جو میوہ گرے اس کے کھانے کی عوام کو اجازت ہوگی اور اس سے منع نہ کرتے ہوں گے تو آپ نے اسی دستور کے موافق اجازت دی۔

## اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ (تیسری فصل)

٢٩٥٨ - (٢١) عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ اَخَذَ مِنَ الْاَرْضِ شَيْئًا بِغَيْرِ حَقِّهٖ خُسِفَ بِهٖ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اِلٰى سَبْعِ اَرْضِيْنَ۔ (رواه البخاری) (البخاری الحديث رقم ٢٤٥٤ واحمد فی المسند ٢/ ٩٩)

سالم نے اپنے باپ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص زمین سے کچھ ناحق لے اس کو قیامت کے دن سات زمینوں تک دھنسایا جائے گا۔'' ❶ (بخاری)

**فوائد الحدیث:** ❶ شاید بعض چھیننے والوں کو خسف کے ساتھ عذاب ہو اور بعض کو طوق کے ساتھ اور بعض کو اس زمین کے اٹھانے کے ساتھ۔ باب کی آخری حدیث میں آیا ہے کہ جو بالشت بھر زمین کسی کی ظلم سے چھین لے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو مجبور کرے گا کہ اس زمین کو سات طبق تک کھودے پھر اس کے گلے میں قیامت کے دن اس کا طوق ڈالا جائے گا یہاں تک کہ حساب سے فراغت ہو۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ظالم زمین میں دھنسایا جائے گا تو زمین مثل طوق ہو جائے گی اور حدیث آئندہ سے معلوم ہوتا ہے کہ زمین کھدا کر اس کے گلے میں مثل طوق پڑے گی تا کہ وہ ظالم سب لوگوں کے سامنے ذلیل ہو معلوم ہوا کہ زمین کا غصب کرنا نہایت سخت گناہ ہے۔

٢٩٥٩ - (٢٢) وَعَنْ يَعْلَى بْنِ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ اَخَذَ اَرْضًا بِغَيْرِ حَقِّهَا كُلِّفَ اَنْ يَّحْمِلَ تُرَابَهَا الْمَحْشَرَ۔ (رواه احمد) (احمد فی المسند ٤/ ١٧٢)

سیدنا یعلی بن مرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے: ''جو شخص ناحق زمین لے اسے مجبور کیا جائے گا کہ وہ محشر میں اس کی مٹی سر پر اٹھائے۔'' (احمد)

**حکم الحدیث:** اس کی سند جید ہے۔

٢٩٦٠ - (٢٣) وَعَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَيُّمَا رَجُلٍ ظَلَمَ شِبْرًا مِّنَ الْاَرْضِ كَلَّفَهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اَنْ يَّحْفِرَهٗ حَتّٰى يَبْلُغَ اٰخِرَ سَبْعِ اَرْضِيْنَ ثُمَّ يُطَوَّقُهٗ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ حَتّٰى يُقْضٰى بَيْنَ النَّاسِ۔ (رواه احمد) (احمد فی المسند ٤/ ١٧٣)

اور انہی سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے: ''جو شخص کسی کی زمین ایک بالشت برابر بھی ظلم سے چھین لے تو اللہ عزوجل اسے تکلیف دے گا کہ وہ اسے کھودے یہاں تک کہ ساتوں زمینوں تک پہنچے پھر طوق بنا کر وہ زمین اس کے گلے میں قیامت کے دن ڈالی جائے گی یہاں تک کہ لوگوں کے درمیان فیصلہ کیا جائے۔'' (احمد)

**حکم الحدیث:** اس کی سند صحیح ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



# بَابُ الشُّفْعَةِ

## شفعہ کا بیان ❶

## اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ (پہلی فصل)

٢٩٦١- (١) عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالشُّفْعَةِ فِي كُلِّ مَالَمْ يُقْسَمْ فَإِذَا وَقَعَتِ الْحُدُوْدُ وَصُرِفَتِ الطُّرُقُ فَلَا شُفْعَةَ۔ (رواه البخاري) (البخاري الحديث رقم ٢٢١٣ وابوداوٗد الحديث رقم ٣٥١٤ والترمذي الحديث رقم ١٣٧٠ وابن ماجه الحديث رقم ٢٤٩٩ واحمد في المسند ٣/ ٣٩٩)

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شفعہ کے ثابت ہونے کا حکم فرمایا: ''ہر چیز میں کہ جو تقسیم نہ کی گئی ہو اور جس وقت کہ حد بندی کر دی جائے اور راہیں پھیری جائیں تو شفعہ نہیں۔'' ❷ (بخاری)

**فوائد الحدیث**: ❶ شفعہ اس حق کو کہتے ہیں جو شریک کو جائیداد بیچتے وقت حاصل ہوتا ہے اور وہ حق یہ ہے کہ جو قیمت دوسرا خریدار دیتا ہے وہی قیمت ادا کر کے وہ جائیداد لے لے۔ ❷ پس شفعہ نہیں الخ اس حدیث سے جمہور اور اہل حدیث نے استدلال کیا ہے کہ شفعہ شریک کے سوا اور کسی کو حاصل نہیں ہے اور شفعہ جائیداد غیر منقولہ میں خاص ہے اور اس میں کہ جو تقسیم کے قابل ہو اب جو جائیداد تقسیم کے قابل نہیں ہے جیسے حمام یا چکی تو اس میں اصح قول پر شفعہ نہیں۔

٢٩٦٢- (٢) وَعَنْهُ قَالَ قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالشُّفْعَةِ فِي كُلِّ شِرْكَةٍ لَمْ تُقْسَمْ رَبْعَةٍ اَوْحَائِطٍ لَا يَحِلُّ لَهٗ اَنْ يَّبِيْعَ حَتّٰى يُؤْذِنَ شَرِيْكَهٗ فَإِنْ شَآءَ اَخَذَ وَإِنْ شَآءَ تَرَكَ فَإِذَا بَاعَ وَلَمْ يُؤْذِنْهُ فَهُوَ اَحَقُّ بِهٖ۔ (رواه مسلم) (مسلم الحديث رقم ١٣٤-١٦٠٨)

انہی (سیدنا جابر رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شفعہ کا حکم فرمایا: ''ہر مشترکہ زمین میں کہ جو تقسیم نہ کی گئی ہو گھر ہو یا باغ ہو مالک کو بیچنا حلال نہیں ہے یہاں تک کہ اپنے شریک کو خبر کرے، پس اگر چاہے وہ لے اور اگر چاہے چھوڑ دے اور جس وقت کہ وہ فروخت کرے اور اس کو خبر نہ دے تو وہ اس کا زیادہ حق دار ہے۔'' (مسلم)

٢٩٦٣- (٣) وَعَنْ اَبِيْ رَافِعٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْجَارُ اَحَقُّ بِسَقَبِهٖ۔ (رواه البخاري) (البخاري الحديث رقم ٢٢٥٨)

سیدنا ابو رافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہمسایہ ❶ اپنے نزدیک ہونے کی وجہ سے زیادہ حق دار ہے۔'' (بخاری)

**فوائد الحدیث**: ❶ ہمسایہ الخ یہ حدیث ابوحنیفہ رحمہ اللہ کی دلیل ہے لیکن اہل حدیث اور جمہور کے نزدیک حدیث میں ہمسایہ سے وہ ہمسایہ مراد ہے جو زمین یا راستہ میں شریک ہو۔

٢٩٦٤- (٤) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

انہی (سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَايَمْنَعُ جَارٌ جَارَهُ اَنْ يَّغْرِزَ خَشَبَةً فِيْ جِدَارِهٖ۔(متفق عليه) (البخاری الحديث رقم ٢٤٦٣ ومسلم الحديث رقم (٣٦۔ ١٦٠٩) وابوداوٗد الحديث رقم ٣٦٣٤ والترمذی الحديث رقم ١٣٥٣ وابن ماجه الحديث رقم ٢٣٣٥ والموطا الحديث رقم ٣٢ من كتاب الاقضية واحمد فی المسند ٢/ ٤٦٣)

نے فرمایا: "ہمسایہ اپنے ہمسائے کو ❶ اپنی دیوار میں لکڑی گاڑنے سے نہ منع کرے۔" (بخاری، مسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ نہ منع کرے الخ یعنی اگر پڑوسی دیوار میں گاڈر یا آر وغیرہ رکھنا چاہے تو اس کو نہ روکے کہ یہ ہمسایہ کا حق ہے۔

٢٩٦٥ - (٥) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اخْتَلَفْتُمْ فِي الطَّرِيْقِ جُعِلَ عَرْضُهٗ سَبْعَةَ اَذْرُعٍ۔(رواه مسلم) (البخاری الحديث رقم ٢٤٧٣ ومسلم الحديث رقم ١٤٣/ ١٦١٣ وابوداوٗد الحديث رقم ٣٦٣٣ و الترمذی الحديث رقم ١٣٥٦ وابن ماجه الحديث رقم ٢٣٣٨)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جس وقت کہ تم راستہ میں اختلاف کرو تو اس کی چوڑائی سات ہاتھ مقرر کی جائے۔" ❶ (مسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ تو اس کی چوڑائی سات ہاتھ مقرر کی جائے الخ یعنی اگر راستہ دراز ہو جس میں شہر والوں کی آمدورفت ہو اور راستہ کی زمین کا مالک وہاں مکان بنانا چاہے اور لوگ منع کرتے ہوں تو اس میں شرع کا یہ حکم ہے کہ سات ہاتھ چوڑائی راستہ کی چھوڑ کر عمارت بنائے تاکہ اونٹ اور گائے اور لوگوں کی آمدورفت میں حرج نہ ہو اور اگر ایسا کوچہ ہو کہ صرف محلہ کے لوگ ہی آتے جاتے ہوں تو اس کی اتنی چوڑائی چاہیے کہ جس میں محلہ والوں کا حرج نہ ہو اور زنانہ سواری اور جنازہ جانے کو تنگی نہ ہو۔

## اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ (دوسری فصل)

٢٩٦٦ - (٦) عَنْ سَعِيْدِ بْنِ حُرَيْثٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ بَاعَ مِنْكُمْ دَارًا اَوْعَقَارًا قَمِنٌ اَنْ لَّايُبَارَكَ لَهٗ اِلَّا اَنْ يَّجْعَلَهٗ فِيْ مِثْلِهٖ۔ (رواه ابن ماجة والدارمی) (ابن ماجه الحديث رقم ٢٤٩٠ والدارمی الحديث رقم ٢٦٢٥ واحمد فی المسند ٤/ ٣٠٧)

سیدنا سعید بن حریث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے: "جو شخص تم میں سے زمین یا گھر فروخت کرے تو وہ اس لائق ❶ ہے کہ اس کے لیے برکت نہ دی جائے مگر یہ کہ اس کو اس کی طرح بنائے۔" (ابن ماجۃ، داری)

**حکم الحدیث:** اس کی سند ضعیف ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ اس لائق ہے کہ اس کے لیے برکت نہ دی جائے الخ سبحان اللہ یہ حدیث دنیاداروں کے لئے بڑی نصیحت ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



نقد پیسہ خرچ ہو کر برباد ہو جاتا ہے رہنے کا مکان اور معاش کی صورت بھی ہاتھ سے جاتی رہتی ہے۔

۲۹۶۷- (۷) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْجَارُ اَحَقُّ بِشُفْعَتِهٖ يُنْتَظَرُ لَهَا وَ اِنْ كَانَ غَائِبًا اِذَا كَانَ طَرِيْقُهُمَا وَاحِدًا۔ (رواه احمد و الترمذی و ابوداوٗد و ابن ماجة و الدارمی)

(ابوداوٗد الحديث رقم ۳۵۱۸ والترمذی الحديث رقم ۱۳۶۹ وابن ماجه الحديث رقم ۲۹۴ والدارمی الحديث رقم ۲۶۲۸ واحمد فی المسند ۳/ ۳۰۳)

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہمسایہ اپنے شفعہ کا زیادہ حق دار ہے اس کا انتظار بسبب شفعہ کے کیا جائے اگر چہ وہ غائب ہو جس ❶ وقت کہ ان دونوں کا راستہ ایک ہو۔'' (احمد' ترمذی' ابوداؤد' ابن ماجہ' دارمی)

**حکم الحدیث**: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

**فوائد الحدیث**: ❶ جس وقت کہ ان دونوں کا ایک راستہ ہوالخ یعنی راستہ میں شریک ہوں' اس حدیث سے معلوم ہوا کہ شفعہ کا سبب صرف شرکت ہے خواہ اصل جائیداد میں ہو یا اس کے راستہ میں یا اس کے کسی اور حق میں' مثلاً پانی کے راستہ میں' اس سے تائید ہوئی اہل حدیث کے مذہب کی' وہ کہتے ہیں اس حدیث سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ اگر ایک راستہ نہ ہو تو صرف ہمسائیگی سے حق شفعہ نہ ہوگا تو ہماری دلیل حدیث ہوئی نہ کہ فریق مخالف کی' شوکانی رحمہ اللہ نے الدرر البهیہ میں اہل حدیث کا یہی قول قرار دیا ہے۔

۲۹۶۸- (۸) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلشَّرِيْكُ شَفِيْعٌ وَالشُّفْعَةُ فِيْ كُلِّ شَيْءٍ۔ (رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ) (الترمذی الحديث رقم ۱۳۷۱)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''شریک شفیع ہے اور شفعہ ہر چیز میں ❶ ہے۔'' (ترمذی)

**فوائد الحدیث**: ❶ ہر چیز میں ہے الخ یعنی غیر منقولہ جائیداد میں مگر کنوئیں اور کھجور کے نر درخت میں شفعہ نہیں ہے اور اسی باب کی فصل ثالث کی پہلی حدیث میں یہ مضمون موجود ہے۔

۲۹۶۹- (۹) قَالَ وَ قَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا وَهُوَ اَصَحُّ۔

(الترمذی الحديث رقم ۱۳۷۱)

ترمذی نے کہا اور یہ حدیث ابن ابی ملیکہ سے روایت کی گئی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بطریق ارسال کے اور وہ صحیح تر ہے۔

**حکم الحدیث**: یہ حدیث ضعیف ہے۔

۲۹۷۰- (۱۰) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ حُبَيْشٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَطَعَ سِدْرَةً صَوَّبَ اللّٰهُ رَأْسَهٗ فِي النَّارِ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ) وَ قَالَ هٰذَا الْحَدِيْثُ مُخْتَصَرٌ يَعْنِيْ مَنْ قَطَعَ سِدْرَةً فِيْ فَلَاةٍ

سیدنا عبداللہ بن حبیش رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص کہ بیری کا درخت کاٹے اللہ تعالیٰ اس کا سر دوزخ میں الٹا ڈالے گا۔'' (ابوداؤد) اور کہا یہ حدیث مختصر ہے یعنی جو شخص کہ بیری کو جنگل میں کاٹے' کہ اس کے ذریعہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



يَسْتَظِلُّ بِهَا ابْنُ السَّبِيْلِ وَالْبَهَآئِمِ غَشْمًا وَظُلْمًا بِغَيْرِ حَقٍّ يَكُوْنُ لَهُ فِيْهَا صَوَّبَ اللّٰهُ رَأْسَهُ فِي النَّارِ۔

(ابو داؤد الحديث رقم ٥٣٢٩)

مسافر اور جانور سایہ حاصل کرتے ہیں' از راہ ظلم و زیادتی کے غیر حق کے کہ اس کے لیے اس درخت میں ہو' تو اللہ تعالی اس کا سر جہنم میں الٹا ڈالے گا۔

**حکم الحدیث:** یہ حدیث صحیح ہے۔

## اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ (تیسری فصل)

٢٩٧١ - (١١) عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ اِذَا وَقَعَتِ الْحُدُوْدُ فِي الْاَرْضِ فَلَا شُفْعَةَ فِيْهَا وَ لَا شُفْعَةَ فِيْ بِئْرٍ وَلَا فَحْلِ النَّخْلِ۔ (رواه مالك) (في الموطا الحديث رقم ٤ من كتاب الشفعة)

سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' جس وقت کہ واقع ہوں زمین میں حدیں' پس اس میں شفعہ نہیں اور نہ شفعہ ❶ ہے کنوئیں میں اور نہ کھجور کے درخت میں۔'' (مالک)

**حکم الحدیث:** اس کی سند ضعیف اور منقطع ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ اور نہ شفعہ ہے کنوئیں میں اور نہ نر کھجور کے درخت میں الخ کنوئیں میں شفعہ اس لئے نہیں ہے کہ وہ تقسیم نہیں ہو سکتا اور نہ درخت میں اس لئے کہ عرب میں ہر شخص کے کھجور کے درخت علیحدہ علیحدہ ہوتے تھے اور نر درخت ایک ہوتا تھا جس میں سب شریک ہوتے تھے پھر ایک اس کا گا بھا لے کر اپنے مادہ درختوں میں شریک کیا کرتا ان میں سے اگر کوئی اپنے درختوں کو فروخت کرے تو دوسرے درخت والوں کو شفعہ نہ ہوگا اس وجہ سے کہ نر درخت میں سب شریک ہیں۔

# بَابُ الْمُسَاقَاةِ وَالْمُزَارَعَةِ

## مساقات اور مزارعت کا بیان ❶

## اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ (پہلی فصل)

٢٩٧٢ - (١) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَفَعَ اِلٰى يَهُوْدِ خَيْبَرَ نَخْلَ خَيْبَرَ وَاَرْضَهَآ اِلٰى اَنْ يَعْتَمِلُوْهَا مِنْ اَمْوَالِهِمْ وَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَطْرُ ثَمَرِهَا۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ) وَ فِيْ رِوَايَةِ الْبُخَارِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْطَى خَيْبَرَ الْيَهُوْدَ اَنْ يَعْمَلُوْهَا وَيَزْرَعُوْهَا وَلَهُمْ شَطْرُ مَايَخْرُجُ مِنْهَا۔

(البخاري الحديث رقم ٢٢٨٥ ومسلم الحديث رقم

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے یہود کو خیبر کے کھجور کے درخت اور اس کی زمین اس شرط پر دیئے کہ اس میں اپنے مالوں سے محنت کریں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے اس کا آدھا پھل ہوگا۔'' (مسلم) اور بخاری کی روایت میں یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے یہود کو اس شرط پر دیا کہ وہ اس میں محنت کریں اور اس میں کھیتی کریں اور ان ❷ کے لئے اس چیز کا آدھا ہو جو اس میں سے نکلے۔''

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



(۵۔ ۱۵۵۱) وابوداؤد الحدیث رقم ۳٤۰۹ والترمذی الحدیث رقم ۱۳۸۳ وابن ماجه الحدیث رقم ۲٤٦۷ والدارمی الحدیث رقم ۲٦۱٤ واحمد فی المسند ۲/ ۱۷)

**فوائد الحدیث:** ❶ مساقات اور مزارعت کے بیان میں الخ مساقات اس کو کہتے ہیں کہ ایک آدمی اپنے درختوں کو دوسرے کے حوالے کر دے تاکہ وہ ان کی پرورش کرے پھر جب پھل اترے تو اس کو بھی ایک حصہ اس میں سے ملے اور مزارعت یہ ہے کہ زمین ایک کی ہو اور وہ دوسرے کو سپرد کر دے تاکہ وہ اس میں محنت کرے اس میں ہل چلائے کاشت کرے اور جو کچھ پیدا ہو تو اس میں سے ایک حصہ زمین کا مالک لے اور ایک حصہ کاشتکار آج کے دور میں اس کو بٹائی کہتے ہیں۔ تمام ائمہ مساقات اور مزارعت کے جواز کے قائل ہیں مگر امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے ناجائز کہا ہے۔ ❷ اور یہود الخ اس حدیث سے مساقات اور مزارعت دونوں کا جواز ثابت ہوا کیونکہ مسلمانوں نے جب خیبر کو فتح کیا تو وہ درخت اور زمین مسلمانوں کی ملکیت ہو گئے انہوں نے اپنی طرف سے یہود کو مقرر کیا کہ وہی محنت اور مشقت کریں اور آدھا پھل خود لیا کریں آدھا ہم کو دیا کریں۔

۲۹۷۳ - (۲) وَعَنْهُ قَالَ كُنَّا نُخَابِرُ وَلَا نَرٰى بِذٰلِكَ بَأْسًا حَتّٰى زَعَمَ رَافِعُ بْنُ خَدِيْجٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْهَا فَتَرَكْنَاهَا مِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ۔ (رواہ مسلم) (مسلم الحدیث رقم (۱۰٦ ـ ۱۵٤۷) وابن ماجه الحدیث رقم ۲٤۵۰)

انہی (سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ ہم مخابرت کرتے اور اس میں کوئی مضائقہ نہ سمجھتے تھے یہاں تک کہ رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع کیا' تو ❶ ہم نے مخابرت کو اس سبب سے چھوڑ دیا (مسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ تو ہم نے مخابرت کو اس سبب سے چھوڑ دیا الخ مخابرت یہی مزارعت ہے سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کہا کرتے تھے سیدنا رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کو اللہ تعالیٰ بخشے اللہ کی قسم! میں اس حدیث کو ان سے زیادہ جانتا ہوں' دو شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے وہ لڑ چکے تھے' آپ نے فرمایا: اگر تمہارا یہ حال ہے تو کھیتوں کو بٹائی پر مت دیا کرو' پس سیدنا رافع رضی اللہ عنہ نے اتنا ہی جملہ سن لیا کہ کھیتوں کو کرایہ پر مت دیا کرو اور مطلق ممانعت روایت کرنے لگے حالانکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مشروط فرمایا تھا کہ اگر جھگڑا کرتے ہو تو بٹائی مت کیا کرو اس کو ابن ماجہ نے سیدنا عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔

۲۹۷٤ - (۳) وَعَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ قَيْسٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَمَّايَ اَنَّهُمْ كَانُوْا يُكْرُوْنَ الْاَرْضَ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا يَنْبُتُ عَلَى الْاَرْبِعَاءِ اَوْ شَيْءٍ يَسْتَثْنِيْهِ صَاحِبُ الْاَرْضِ فَنَهَانَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَقُلْتُ لِرَافِعٍ فَكَيْفَ هِيَ بِالدَّرَاهِمِ وَالدَّنَانِيْرِ فَقَالَ لَيْسَ بِهَا بَأْسٌ وَكَانَ الَّذِيْ نُهِيَ عَنْ ذٰلِكَ مَالَوْ

سیدنا حنظلہ بن قیس رضی اللہ عنہ نے رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے نقل کیا' کہ مجھے میرے دو چچاؤں نے خبر دی کہ صحابہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں زمین کرایہ پر دیتے تھے اس چیز کے ساتھ کہ جو نالوں پر پیدا ہو یا اس چیز کے ساتھ کہ جو اس کو زمین کا مالک مستثنیٰ کرے پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس سے منع فرمایا' حنظلہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے رافع رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ پھر مزارعت کا درہم اور دینار کے بدلہ میں کیا حکم ہے؟ تو انہوں نے کہا کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



نَظَرَفِيْهِ ذَوُوا الْفَهْمِ بِالْحَلَالِ وَ الْحَرَامِ لَمْ يَجِيْزُوْهُ لِمَا فِيْهِ مِنَ الْمُخَاطِرَةِ۔ (متفق عليه) (البخاری الحديث رقم ٢٣٤٦ واحمد في المسند ٤/ ١٤٢)

اس کا مضائقہ نہیں اور وہ چیز ❶ کہ جس سے منع کیا گیا ہے وہ وہ چیز ہے کہ اگر اس میں صاحب فہم دیکھے حلال اور حرام کے ساتھ تو اسے اس چیز کے لئے جائز نہ رکھے کہ اس میں جو خطرہ ہے (بخاری، مسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ اور وہ چیز الخ سیدنا رافع رضی اللہ عنہ کی اس حدیث سے بھی اہل حدیث اور جمہور کے مذہب کی تائید ہوئی کیونکہ جن صورتوں کو سیدنا رافع رضی اللہ عنہ نے ذکر کیا ہے یہ صورتیں تو جمہور کے نزدیک بھی ناجائز ہیں اور اس حدیث میں دلیل ہے کہ جس بٹائی میں خطرہ نہ ہو تو وہ جائز ہے اور سیدنا رافع رضی اللہ عنہ کی آئندہ حدیث بھی اسی تقریر کی مؤید ہے۔

٢٩٧٥ - (٤) وَعَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ كُنَّا اَكْثَرَ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ حَقْلاً وَ كَانَ اَحَدُنَا يُكْرِيْ اَرْضَهُ فَيَقُوْلُ هٰذِهِ الْقِطْعَةُ لِيْ وَهٰذِهِ لَكَ فَرُبَّمَا اَخْرَجَتْ ذِهْ وَلَمْ تُخْرِجْ ذِهْ فَنَهَاهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ (متفق عليه) (البخاری الحديث رقم ٢٣٣٢ واخرجه مسلم الحديث رقم (١١٧ـ ١٥٤٧)

سیدنا رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم مدینہ والوں میں زیادہ کھیتی کرتے تھے اور ہم میں کوئی ایک اپنی زمین کو کرائے پر دیتا تھا اور کہتا تھا اس قدر زمین کا ٹکڑا میرے لئے ہے اور یہ تیرے لئے پس بعض اوقات اس قطعہ (زمین کے ایک حصہ) میں کھیتی نکلتی اور اس قطعہ میں نہ نکلتی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو منع فرمایا۔ (بخاری ومسلم)

٢٩٧٦ - (٥) وَعَنْ عَمْرٍو قَالَ قُلْتُ لِطَاوُسٍ لَوْتَرَكْتَ الْمُخَابَرَةَ فَاِنَّهُمْ يَزْعُمُوْنَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْهُ قَالَ اَيْ عَمْرُو اِنِّيْ اُعْطِيْهِمْ وَاُعِيْنُهُمْ وَ اِنَّ اَعْلَمَهُمْ اَخْبَرَنِيْ يَعْنِي ابْنَ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَنْهَ عَنْهُ وَلٰكِنْ قَالَ اَنْ يَّمْنَحَ اَحَدُكُمْ اَخَاهُ خَيْرٌ لَّهُ مِنْ اَنْ يَّاْخُذَ عَلَيْهِ خَرْجًا مَّعْلُوْمًا۔ (متفق عليه) (البخاری الحديث رقم ٢٣٣٠ ومسلم الحديث رقم (١٢٠ـ ١٥٥٠) وابوداوٗد الحديث رقم ٣٣٨٩ والنسائي الحديث رقم ٣٨٧٣ واحمد في المسند ١/ ٢٣٤)

سیدنا عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے طاؤس سے کہا اگر تو مزارعت کو چھوڑ دیتا تو بہتر تھا' اس لئے کہ وہ گمان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے' طاؤس نے کہا اے عمرو! میں لوگوں ❶ کو دیتا ہوں اور ان کی مدد کرتا ہوں اور ان کے بڑے عالم یعنی ابن عباس رضی اللہ عنہما نے مجھے خبر دی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع نہیں فرمایا لیکن یہ فرمایا ہے کہ تم میں سے کسی ایک کا اپنے بھائی کو زمین کا عطیہ دینا اس بات سے بہتر ہے کہ اس سے کرایہ معین کر کے لے۔'' (بخاری، مسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ میں لوگوں کو دیتا ہوں الخ یعنی زمین کھیتی باڑی کرنے کے لئے۔

٢٩٧٧ - (٦) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَتْ لَهُ اَرْضٌ فَلْيَزْرَعْهَا اَوْلِيَمْنَحْهَا اَخَاهُ فَاِنْ اَبٰى فَلْيُمْسِكْ اَرْضَهُ۔ (متفق

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس شخص کی زمین ہو تو اسے چاہیے کہ وہ اس میں کھیتی کر لے یا اپنے بھائی کو عاریت دے' اگر وہ (مالک) نہ مانے تو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



علیه) (البخاری الحدیث رقم ۲۳٤۰ ومسلم الحدیث رقم (۸۹۔ ۱۵۳٦) والنسائی الحدیث رقم ۳۸۷٤ وابن ماجه الحدیث رقم ۲٤٥۱ واحمد فی المسند ۳/ ۳۷۳)

چاہیے کہ وہ اپنی زمین اپنے پاس رکھے۔“ ❶ (بخاری ومسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ اپنی زمین اپنے پاس رکھے الخ اس سے بھی معلوم ہوا کہ زمین کا کرایہ پر دینا منع نہیں ہے لیکن مفت دینا اور اپنے بھائی مسلمان پر احسان کرنا افضل ہے۔

۲۹۷۸ - (۷) وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ وَرَاٰی سِكَّةً وَشَيْئًا مِنْ اٰلَةِ الْحَرْثِ فَقَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَدْخُلُ هٰذَا بَيْتَ قَوْمٍ اِلَّا اَدْخَلَهُ اللّٰهُ الذُّلَّ۔ (رواه البخاری) (البخاری الحدیث رقم ۲۳۲۱)

سیدنا ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اس حال میں کہ انہوں نے کھیتی باڑی کا ساز و سامان ہل وغیرہ دیکھا تو کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ: ”نہیں داخل ہوتا یہ کسی کے گھر میں مگر اللہ تعالیٰ ❶ داخل کرتا ہے اس گھر میں ذلت کو۔“ (بخاری)

**فوائد الحدیث:** ❶ اللہ تعالیٰ داخل کرتا ہے اس گھر میں ذلت کو الخ یعنی جس قوم نے جہاد چھوڑا اور کھیتی میں مشغول ہوئے تو وہ بیشک ذلیل اور بے قدر ہوئے کہ حاکم ان کو محصول کے لیے پکڑتا ہے اور مارتا ہے اور ہزار طرح سے ذلیل کرتا ہے۔ اس حدیث میں اشارہ ہے کہ مسلمان جہاد نہ چھوڑیں اور دنیا کمانے میں مشغول نہ ہوں ورنہ ذلیل اور خوار ہوں گے اور کافر غالب ہو جائیں گے چنانچہ آج کے دور میں ویسا ہی ہو رہا ہے۔

## اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ (دوسری فصل)

۲۹۷۹ - (۸) عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ زَرَعَ فِیْ اَرْضِ قَوْمٍ بِغَيْرِ اِذْنِهِمْ فَلَيْسَ لَهُ مِنَ الزَّرْعِ شَیْءٌ وَلَهُ نَفَقَتُهُ۔ (رَوَاهُ التِّرْمَذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ) وَ قَالَ التِّرْمَذِیُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ۔ (ابو داؤد الحدیث رقم ۳٤۰۳ والترمذی الحدیث رقم ۱۳٦٦ وابن ماجه الحدیث رقم ۲٤٦٦ واحمد فی المسند ۳/ ٤٦٥)

سیدنا رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو شخص کسی قوم کی زمین میں ان کی اجازت ❶ کے بغیر کھیتی کرے تو ان کے لئے کھیتی میں کچھ نہیں اور اس کے لیے ❷ اس کا خرچ ہے۔“ (ترمذی، ابوداؤد) اور ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے۔

**حکم الحدیث:** اس کی سند کمزور ہے لیکن اس کے شواہد موجود ہیں جو اسے صحیح کے درجہ تک لے جاتے ہیں۔

**فوائد الحدیث:** ❶ ان کی اجازت کے بغیر الخ یعنی ان کے حکم اور ان کی رضا کے بغیر۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ پیداوار زمین کے مالک کی ہوگی اور بونے والے کے لئے کچھ نہیں ہے سوائے تخم کے، امام احمد رحمہ اللہ کا یہی مذہب ہے۔ ❷ اور اس کے لیے اس کا خرچ ہے الخ اس حدیث سے بھی معلوم ہوا کہ تہائی یا چوتھائی پیداوار پر مزارعت کرنا جائز ہے اور وہ یہ ہے کہ زمین ایک کی ہو اور وہ دوسرے کے سپرد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



کرے تاکہ وہ اس میں محنت کرے اور کھیتی باڑی کرے اور جو کچھ اس میں سے پیدا ہو ایک حصہ زمین کا مالک لے اور ایک حصہ کاشتکار یعنی محنت کرنے والا آج کے دور میں اس کو بٹائی کہتے ہیں' یہ اکثر علماء کے نزدیک جائز ہے جیسے اہل حدیث اور صاحبین اور احمد اور اسحاق وغیرہم اور اسی کو ترجیح ہے اور ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے اس سے منع کیا ہے اور انہوں نے سیدنا رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کی گزشتہ حدیث سے دلیل لی ہے اور ہم نے اس کی توجیہ میں سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کا قول بیان کیا جس کو ابن ماجہ نے روایت کیا کہ وہ کہا کرتے تھے سیدنا رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کو اللہ تعالیٰ بخشے اللہ کی قسم! میں اس حدیث کو ان سے زیادہ جانتا ہوں' دو شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے' وہ لڑ چکے تھے' آپ نے فرمایا: اگر تمہارا یہ حال ہے تو زمین کو بٹائی پر مت دیا کرو اور وہ مطلق روایت کرنے لگے حالانکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مشروط فرمایا تھا کہ اگر جھگڑا کرتے ہو تو بٹائی مت کیا کرو اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خود خیبر والوں سے بٹائی کی جیسے فصل اول کی پہلی حدیث میں اس کا قصہ گزر چکا ہے۔

## اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ (تیسری فصل)

٢٩٨٠ - (٩) عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ اَبِيْ جَعْفَرٍ قَالَ مَا بِالْمَدِيْنَةِ اَهْلُ بَيْتِ هِجْرَةٍ اِلَّا يَزْرَعُوْنَ عَلَى الثُّلُثِ وَالرُّبُعِ وَزَارَعَ عَلِيٌّ وَ سَعْدُ بْنُ مَالِكٍ وَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ وَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِالْعَزِيْزِ وَ الْقَاسِمُ وَ عُرْوَةُ وَ اٰلُ اَبِيْ بَكْرٍ وَ اٰلُ عُمَرَ وَ اٰلُ عَلِيٍّ وَ ابْنُ سِيْرِيْنَ وَ قَالَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ الْاَسْوَدِ كُنْتُ اُشَارِكُ عَبْدَالرَّحْمٰنِ بْنَ يَزِيْدَ فِي الزَّرْعِ وَ عَامَلَ عُمَرُ النَّاسَ عَلٰى اِنْ جَآءَ عُمَرُ بِالْبَذْرِ مِنْ عِنْدِهٖ فَلَهُ الشَّطْرُ وَاِنْ جَآءُوْا بِالْبَذْرِ فَلَهُمْ كَذَا۔ (رواه البخاری)

(البخاری فی صحیحه ٥/ ١٤ معلقا کتاب الحرث والمزارعة باب المزارعة بالشطر)

قیس بن مسلم نے ابو جعفر سے ❶ نقل کیا کہا کہ مدینہ میں مہاجرین کا کوئی گھر نہیں مگر وہ زراعت کرتے تہائی اور چوتھائی پر' اور زراعت کی علی نے' سعد بن مالک نے' عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ' عمر بن عبدالعزیز نے اور قاسم' عروہ رحمہ اللہ اولاد ابوبکر' اولاد عمر' اولاد علی رضی اللہ عنہم اور ابن سیرین نے اور عبدالرحمن بن اسود تابعی رحمہ اللہ نے کہا میں عبدالرحمن بن یزید رحمہ اللہ سے شراکت کرتا تھا مزارعت میں عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے معاملہ کیا اس شرط پر کہ اگر لائے عمر اپنا بیج تو اس کے لئے آدھا اور اگر لوگ بیج لائیں تو ان کے لئے اتنا (آدھا)۔" (بخاری)

**فوائد الحدیث:** ❶ ابو جعفر رضی اللہ عنہ سے یعنی امام محمد باقر رحمہ اللہ سے۔

# بَابُ الْاِجَارَةِ

## اجارہ ❶ کا بیان

## اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ (پہلی فصل)

٢٩٨١ - (١) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ زَعَمَ ثَابِتُ بْنُ الضَّحَّاكِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سیدنا عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے سیدنا ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مزارعت سے ❷

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



نَهٰى عَنِ الْمُزَارَعَةِ وَّاَمَرَ بِالْمُوَاجَرَةِ وَ قَالَ لَابَاْسَ بِهَا۔ (رواه مسلم) (مسلم الحديث رقم (١١٩۔ ١٥٤٩)

منع فرمایا اور اجرت پر کام کرنے کا حکم فرمایا اور فرمایا اس میں کوئی مضائقہ نہیں۔ (مسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ اجارہ کے بیان میں الخ یعنی کسی کو محنت مزدوری پر رکھنا درست ہے قرآن شریف سے اس کا جواز ثابت ہے اور جو کام شرع کی رو سے جائز ہے اس پر اجارہ درست ہے۔ (الدرر البھیہ) ❷ مزارعت سے منع فرمایا ممنوع بٹائی وہی ہے جس میں دھوکا ہو جیسے مالک شرط کرے کہ نالوں پر جو زراعت اگے وہ میرے لئے ہے اور باقی کاشتکار کے لئے وغیرہ ذلک' قولہ علی ان جآء عامل کے فاعل سے حال ہے اور جملہ شرطیہ بطور حکایت محلا مجرور ای عاملھم بنا علی ھذا الشرط

٢٩٨٢ - (٢) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِحْتَجَمَ فَاَعْطَى الْحَجَّامَ اَجْرَهٗ وَاسْتَعَطَ۔ (متفق عليه) (البخاري الحديث رقم ٥٦٩١ ومسلم الحديث رقم (٦٥۔ ١٢٠٢) وابو داؤد الحديث رقم ٣٤٢٣ وابن ماجه الحديث رقم ٢١٦٢ واحمد في المسند ١/ ٢٥٨)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھنے لگوائے پس آپ نے پچھنے لگانے والے کو اس کی مزدوری دی اور ناک میں دوائی ڈالی (بخاری' مسلم)

٢٩٨٣ - (٣) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَابَعَثَ اللّٰهُ نَبِيًّا اِلَّا رَعَى الْغَنَمَ فَقَالَ اَصْحَابُهٗ وَاَنْتَ فَقَالَ نَعَمْ كُنْتُ اَرْعٰى عَلٰى قَرَارِيْطَ لِاَهْلِ مَكَّةَ۔ (رواه البخاري) (البخاري الحديث رقم ٢١٤٩ وابن ماجه الحديث رقم ٢١٤٩)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "نہیں بھیجا اللہ تعالیٰ نے کوئی نبی مگر اس ❶ نے بکریاں چرائی ہیں" آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا' کیا آپ نے بھی چرائی ہیں؟ آپ نے فرمایا: "ہاں میں چند ❷ قیراط کی اجرت پر مکہ والوں کی بکریاں چراتا تھا۔" (بخاری)

**فوائد الحدیث:** ❶ مگر اس نے بکریاں چرائی ہیں الخ بکریاں چرانے میں یہ حکمت ہے کہ انبیاء علیہم السلام گلہ بانی کے ذریعہ جہاں بانی کا طریقہ سیکھیں کیونکہ بکری انتہائی شرارتی اور منتشر ہونے والا جانور ہے خصوصاً جب کہ زیادہ ہوں تو ان کا اکٹھا رکھنا بہت محنت کا کام ہے اور پھر اس کی ایسی شرارتیں ہوتی ہیں جن سے بہت غصہ آتا ہے لیکن اس کی کمزوری کی بناء پر چرواہا نرمی اور شفقت سے کام لیتا ہے۔ اس لئے بکریوں کے چرانے میں امت کی ہر تکلیف نیز تمام معاملات میں نبی کو صبر و تحمل کی تمرین مقصود ہے یا یہ حکمت ہوگی کہ اللہ تعالیٰ کا احسان اپنے پر سمجھیں کہ پہلے یہ کس کام پر تھے اور اب ان کو اللہ تعالیٰ نے کس مرتبہ پر پہنچا دیا ہے اور زمانہ کے سب لوگوں سے افضل بنا دیا لمعات حاشیہ مشکوٰۃ۔ ❷ چند قیراط کے' قیراط سونے کے پانچ جو کے برابر ہوتا ہے۔

٢٩٨٤ - (٤) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى ثَلَاثَةٌ اَنَا خَصْمُهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ رَجُلٌ اَعْطٰى بِيْ ثُمَّ غَدَرَ وَرَجُلٌ بَاعَ حُرًّا فَاَكَلَ ثَمَنَهٗ وَرَجُلٌ اِسْتَاْجَرَ اَجِيْرًا فَاسْتَوْفٰى مِنْهُ وَلَمْ

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ فرماتا ہے" میں قیامت کے دن تین شخصوں سے جھگڑوں گا ایک وہ کہ جس نے عہد دیا ❶ میرے نام کے ساتھ پھر اس کو توڑ ڈالا اور دوسرا وہ شخص کہ اس نے ایک آزاد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



يُعْطِهِ أَجْرَهُ۔ (رواه البخاری) (البخاری الحدیث رقم ٢٢٢٧ وابن ماجه الحدیث رقم ٢٤٤٢ واحمد فی المسند ٢/ ٣٥٨)

کو فروخت کیا پھر اس کی قیمت کھا گیا اور تیسرا وہ شخص کہ جس نے ایک مزدور مزدوری پر لگایا پھر اس سے پورا کام لیا اور اس کو اس کی مزدوری نہ دی۔'' (بخاری)

**فوائد الحدیث:** ❶ عہد دیا میرے نام کے ساتھ الخ یعنی کسی سے قول وقرار کیا اللہ کو ضامن دے کر قرض لیا۔

٢٩٨٥ - (٥) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ نَفَرًا مِّنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرُّوْا بِمَآءٍ فِيهِمْ لَدِيْغٌ أَوْ سَلِيْمٌ فَعَرَضَ لَهُمْ رَجُلٌ مِّنْ أَهْلِ الْمَآءِ فَقَالَ هَلْ فِيْكُمْ مِنْ رَاقٍ إِنَّ فِي الْمَآءِ رَجُلًا لَدِيْغًا أَوْ سَلِيْمًا فَانْطَلَقَ رَجُلٌ مِّنْهُمْ فَقَرَأَ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ عَلٰى شَآءٍ فَبَرَأَ فَجَآءَ بِالشَّاءِ إِلٰى أَصْحَابِهِ فَكَرِهُوْا ذٰلِكَ وَقَالُوْا أَخَذْتَ عَلٰى كِتَابِ اللّٰهِ أَجْرًا حَتّٰى قَدِمُوا الْمَدِيْنَةَ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَخَذَ عَلٰى كِتَابِ اللّٰهِ أَجْرًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَحَقَّ مَآ أَخَذْتُمْ عَلَيْهَآ أَجْرًا كِتَابُ اللّٰهِ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ) وَفِيْ رِوَايَةٍ أَصَبْتُمْ اقْسِمُوْا وَاضْرِبُوْا لِيْ مَعَكُمْ سَهْمًا۔ (البخاری الحدیث رقم ٥٧٣٧ وابن ماجه الحدیث رقم ٢١٥٦ واحمد فی المسند ٣/ ٨٣)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت ایک پانی (کے چشمہ) پر گذری کہ اس میں لدیغ ❶ یا سلیم تھا پس آیا ان کے پاس ایک شخص بستی والوں میں سے' اس نے کہا' کیا تم میں کوئی دم پڑھنے والا ہے؟ کیونکہ بستی میں ایک شخص کو بچھو یا سانپ ڈس گیا ہے' صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے ایک شخص گیا اور سورۃ فاتحہ پڑھی بکریوں کے لینے پر تو وہ شخص اچھا ہو گیا' پھر وہ صحابی رضی اللہ عنہ اپنی بکریاں لے کر اپنے ساتھیوں کے پاس آیا' صحابہ رضی اللہ عنہم نے اس اجرت کو مکروہ جانا اور کہا کہ تو نے کتاب اللہ پر اجرت لی ہے' یہاں تک کہ جب وہ مدینہ آئے تو انہوں نے کہا' اے اللہ کے رسول! فلاں شخص نے کتاب اللہ پڑھنے پر اجرت لی ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک لائق ❷ ترین اجرت لینی کتاب اللہ کی ہے۔'' (بخاری) اور ایک روایت میں ہے' فرمایا: ''تم نے اچھا کیا اس کو تقسیم کرو اور اپنے ساتھ ساتھ میرے لیے بھی حصہ رکھو۔''

**فوائد الحدیث:** ❶ لدیغ یا سلیم یعنی بچھو یا سانپ کا کاٹا ہوا۔ ❷ لائق ترین الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قرآن مجید کے ساتھ دم جھاڑے پر اجرت لینا درست ہے۔ امام شوکانی رحمہ اللہ نے درر میں اہل حدیث کا یہی مذہب قرار دیا ہے لیکن قرآن مجید کی تعلیم پر اجرت لینے میں علماء کا اختلاف ہے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک مکروہ بلکہ حرام ہے جبکہ جمہور محدثین اور متاخرین حنفیہ کے نزدیک جائز ہے۔

## اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ (دوسری فصل)

٢٩٨٦ - (٦) عَنْ خَارِجَةَ بْنِ الصَّلْتِ عَنْ عَمِّهِ قَالَ أَقْبَلْنَا مِنْ عِنْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَيْنَا عَلٰى حَيٍّ مِّنَ الْعَرَبِ فَقَالُوْا إِنَّا أُنْبِئْنَا أَنَّكُمْ قَدْ جِئْتُمْ مِنْ عِنْدِ هٰذَا الرَّجُلِ بِخَيْرٍ فَهَلْ عِنْدَكُمْ مِّنْ

خارجہ بن صلت نے اپنے چچا رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے اپنے وطن کی طرف چلے پس ہم عرب کے ایک قبیلہ کے پاس سے گزرے تو انہوں نے کہا: ہمیں بتایا گیا ہے کہ تم اس شخص کے پاس سے بھلائی لائے ہو' کیا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


دَوَآءٍ اَوْرُقْيَةٍ فَاِنَّ عِنْدَنَا مَعْتُوْهًا فِي الْقُيُوْدِ فَقُلْنَا نَعَمْ قَالَ فَجَآءُوْا بِمَعْتُوْهٍ فِي الْقُيُوْدِ فَقَرَأْتُ عَلَيْهِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ غُدْوَةً وَّعَشِيَّةً اَجْمَعُ بُزَاقِيْ ثُمَّ اَتْفُلُ قَالَ فَكَاَنَّمَآ اُنْشِطَ مِنْ عِقَالٍ فَاَعْطُوْنِيْ جُعْلًا فَقُلْتُ لَا حَتّٰى اَسْاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كُلْ فَلَعَمْرِيْ لَمَنْ اَكَلَ بِرُقْيَةٍ بَاطِلٍ لَقَدْ اَكَلْتَ بِرُقْيَةٍ حَقٍّ۔ (رواه احمد و ابوداوٗد) (اخرجه ابوداوٗد الحديث رقم ٣٤٢٠ واحمد في المسند ٥/ ٢١٠)

تمہارے پاس کوئی دوا یا منتر ہے؟ ہمارے پاس بیڑیوں میں جکڑا ہوا دیوانہ ہے' ہم نے کہا ہاں ہمارے ہاں منتر ہے کہا پھر وہ دیوانہ کو بیڑیوں میں جکڑا ہوا لائے' میں نے اس پر سورۃ فاتحہ پڑھی تین دن صبح اور شام اور اس حال میں کہ میں اپنا تھوک جمع کرتا پھر میں اس پر تھوکتا' کہا گویا کہ وہ کھولا گیا بندھی ہوئی رسی سے پھر انہوں نے مجھ کو مزدوری دی تو میں نے کہا میں نہیں یہاں تک کہ میں نبی ﷺ سے پوچھوں (جب میں نے آپ سے پوچھا) تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''کھا تو' پس میری زندگانی کی قسم! البتہ ❶ وہ شخص بھی ہے کہ جو کھاتا ہے باطل کے ساتھ' تو نے کھایا حق کے ساتھ۔'' (احمد' ابوداؤد)

**فوائد الحدیث:** ❶ البتہ جو شخص کہ کھاتا ہے ساتھ باطل کے الخ یعنی وہ برا ہے۔ جس منتر میں شرک اور کفر کے الفاظ ہوں یا ایسے الفاظ جن کے معانی سمجھ میں نہ آتے ہوں وہ منتر برے ہیں اور آیات قرآنی سے دم کرنا برا نہیں ہے۔ نبی ﷺ کا اپنی عمر کی قسم اٹھانا' شاید نہی سے پہلے ہو اور طیبی نے ایسی قسموں کو نبی ﷺ کا خاصہ قرار دیا ہے۔

٢٩٨٧- (٧) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْطُوا الْاَجِيْرَ اَجْرَهٗ قَبْلَ اَنْ يَّجِفَّ عَرَقُهٗ۔ (رواه ابن ماجة) (اخرجه ابن ماجه الحديث رقم ٢٤٤٣)

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مزدور کو اس کی مزدوری اس کا پسینہ خشک ہونے سے پہلے ❶ دو۔'' (ابن ماجہ)

**حکم الحدیث:** یہ حدیث صحیح ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ اس کے پسینہ خشک ہونے سے پہلے الخ یعنی محنت ختم ہوتے ہی اس کی اجرت دے دو' یہ نہیں کہ اجرت دینے میں تو ٹال مٹول کرو اور کام بخوبی لے لو۔

٢٩٨٨- (٨) وَعَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلسَّائِلِ حَقٌّ وَّاِنْ جَاءَ عَلٰى فَرَسٍ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَ اَبُوْدَاوٗدَ) وَ فِي الْمَصَابِيْحِ مُرْسَلٌ۔ (اخرجه ابوداوٗد الحديث رقم ١٦٦٥ والموطا الحديث رقم ٣ من كتاب الصدقة واحمد في المسند ١/ ٢٠١)

سیدنا حسین بن علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مانگنے والے کے لئے حق ہے اگرچہ ❶ گھوڑے پر آئے۔'' (احمد' ابوداؤد) اور مصابیح میں یہ حدیث مرسل ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



**حکم الحدیث:** اس کی سند کمزور ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ اگر چہ الخ اس حدیث میں علماء کا خلاف ہے' امام شوکانی رحمہ اللہ نے فوائد میں قزوینی سے اس کا موضوع ہونا نقل کیا ہے اور گویا یہ اجرت سائل کے سوال کی ہے' اسی لئے باب الاجارہ میں لائے' اس حدیث کی کوئی سند جس کے ساتھ احتجاج درست ہو میرے علم میں نہیں ہے اور ابن عدی نے اس حدیث کو بطریق عبداللہ بن زید موصولا روایت کیا ہے لیکن عبداللہ کلی طور پر ضعیف ہے اس کا کوئی طریقہ علت سے خالی نہیں اور جس نے حسن کہا ہے اس نے تعدد طرق اور اعتضاد بالمرسل کی وجہ سے حسن کہا ہے مگر ہر تعدد طرق واعتضاد بالمرسل موجب حسن نہیں ہوتا کما تقرر فی اصول الحدیث۔

## اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ (تیسری فصل)

۲۹۸۹- (۹) عَنْ عُتْبَةَ بْنِ الْمُنْذِرِ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَ طٰسٓمّٓ حَتّٰى بَلَغَ قِصَّةَ مُوْسٰى قَالَ اِنَّ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ اٰجَرَ نَفْسَهٗ ثَمَانَ سِنِيْنَ اَوْعَشْرًا عَلٰى عِفَّةِ فَرْجِهٖ وَطَعَامِ بَطْنِهٖ۔ (رواه احمد و ابن ماجة) (اخرجه ابن ماجه الحديث رقم ٢٤٤٤)

سیدنا عتبہ بن منذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے' آپ نے طٰسٓمّٓ پڑھی' یہاں تک کہ موسیٰ علیہ السلام کے قصہ تک پہنچے آپ نے فرمایا: ''موسیٰ علیہ السلام نے اپنی ذات کو مزدوری میں دیا آٹھ برس یا دس برس اپنی شرم گاہ کے بچانے ❶ اور اپنے پیٹ کے طعام پر۔'' (احمد' ابن ماجہ)

**حکم الحدیث:** اس کی سند سخت ضعیف ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ اپنی شرم گاہ کے بچانے پر الخ جب سیدنا موسیٰ علیہ السلام مصر سے بھاگ کر مدین پہنچے تو وہاں سیدنا شعیب علیہ السلام کے ہاں نوکر ہوئے' اقرار یہ تھا کہ آٹھ یا دس برس تک ان کی خدمت کریں عفت کے ساتھ یعنی ان کی بیٹیوں پر جو جوان تھیں دست درازی نہ کریں اور پیٹ بھر کر کھانا کھائیں اور مدت گذرنے کے بعد ان سے ایک بیٹی کا نکاح کر دیا جائے گا' یہ قصہ سورۃ القصص میں تفصیل سے مذکور ہے اور تورات میں بھی ہے۔

۲۹۹۰- (۱۰) وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ رَجُلٌ اَهْدٰى اِلَيَّ قَوْسًا مِمَّنْ كُنْتُ اُعَلِّمُهُ الْكِتَابَ وَ الْقُرْاٰنَ وَ لَيْسَتْ بِمَالٍ فَاَرْمِيْ عَلَيْهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَالَ اِنْ كُنْتَ تُحِبُّ اَنْ تُطَوَّقَ طَوْقًا مِنْ نَّارٍ فَاقْبَلْهَا۔ (رواه ابوداؤد و ابن ماجة) (اخرجه ابوداؤد الحديث رقم ٣٤١٦ وابن ماجه الحديث رقم ٢١٥٧ واحمد في المسند ٥/ ٣١٥)

سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' میں نے کہا اے اللہ کے رسول! ایک شخص نے میری طرف بطور تحفہ کمان بھیجی ان شخصوں میں سے کہ میں ان کو کتاب اور قرآن سکھلاتا تھا اور نہیں ہے کمان مال پس اس سے اللہ کی راہ میں تیر اندازی کروں گا' فرمایا: ''اگر تو یہ پسند کرتا ہے کہ تجھے آگ کا طوق پہنایا جائے تو اس کو قبول کر۔'' ❶ (ابوداؤد' ابن ماجہ)

**حکم الحدیث:** ان کی اسناد ضعیف ہیں لیکن ایک اور صحیح سند بھی موجود ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ پس اس کو قبول کر الخ تعلیم قرآن پر اجرت جائز نہ ہونے کی دلیل ایک تو سیدنا عبادہ رضی اللہ عنہ کی یہ حدیث ہے اور دو تین احادیث صاحب روضہ نے بیان کیں پھر کہا اس باب میں کئی اور احادیث بھی ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



# بَابُ اِحْيَآءِ الْمَوَاتِ وَالشِّرْبِ

## بنجر ❶ زمین آباد کرنے اور پانی کی باری کا بیان

### اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ (پہلی فصل)

٢٩٩١ - (١) عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ عَمَرَ اَرْضًا لَيْسَتْ لِاَحَدٍ فَهُوَ اَحَقُّ قَالَ عُرْوَةُ قَضٰى بِهٖ عُمَرُ فِيْ خِلَافَتِهٖ (رواه البخاری) (اخرجه البخاری الحديث رقم ٢٣٣٥ واحمد فی المسند ٦/ ١٢٠)

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے' نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو شخص ایسی زمین کو آباد کرے جو کہ کسی کی نہیں ہے تو وہی اس کا زیادہ حق دار ہے۔" عروہ نے کہا اسی حکم ❷ کے ساتھ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی خلافت میں فیصلہ کیا تھا۔ (بخاری)

**فوائد الحدیث:** ❶ قاموس میں لکھا ہے کہ موات بروزن سحاب ہے اور موات وہ زمین ہے جس کا کوئی مالک نہ ہو اور نہایہ میں لکھا ہے موات وہ زمین ہے جس میں نہ بویا گیا ہو اور نہ آباد کی گئی ہو اور نہ وہ کسی کے قبضہ میں آئی ہو اور اس کا زندہ کرنا یہ ہے کہ اس کو آباد کرے ویران زمین کو موات اس لئے کہتے ہیں کہ وہ کام نہیں آتی اور شرب پانی کے حصہ کو کہتے ہیں اور شریعت کی اصطلاح میں پانی لینے کی باری کو کہتے ہیں جو کھیتوں میں چوپایوں کے لئے مقرر ہوتی ہے۔ ❷ حکم کیا الخ ان کے حکم کرنے سے معلوم ہوا کہ یہ حدیث منسوخ نہیں۔

٢٩٩٢ - (٢) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ الصَّعْبَ بْنَ جَثَّامَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا حِمٰى اِلَّا لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ۔ (رواه البخاری) (اخرجه البخاری الحديث رقم ٢٣٧٠ واحمد فی المسند ٤/ ٣٨)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا' آپ فرماتے تھے "نہیں ہے جائز مخصوص کرنا کسی چراگاہ کا سوا ❶ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے۔" (بخاری)

**فوائد الحدیث:** ❶ مگر الخ اللہ کے اور اس کے رسول کے لیے' کسی حاکم کو اپنے لئے روند کر روکنا جائز نہیں ہے مگر جہاد کے گھوڑوں اور اونٹوں اور زکوۃ کے جانوروں کے لئے چراگاہ روکنے کی اجازت ہے۔

٢٩٩٣ - (٣) وَعَنْ عُرْوَةَ قَالَ خَاصَمَ الزُّبَيْرُ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ فِيْ شِرَاجٍ مِّنَ الْحَرَّةِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِسْقِ يَا زُبَيْرُ ثُمَّ اَرْسِلِ الْمَآءَ اِلٰى جَارِكَ فَقَالَ الْاَنْصَارِيُّ اَنْ كَانَ ابْنُ عَمَّتِكَ فَتَلَوَّنَ وَجْهُهٗ ثُمَّ قَالَ اِسْقِ يَا زُبَيْرُ ثُمَّ احْبِسِ الْمَآءَ حَتّٰى يَرْجِعَ اِلَى الْجَدْرِ ثُمَّ اَرْسِلِ الْمَآءَ اِلٰى جَارِكَ

سیدنا عروہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جھگڑا کیا سیدنا زبیر رضی اللہ عنہ اور ایک انصاری شخص نے حرہ ❶ کی ایک پانی کی نالی کے متعلق تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اے ❷ زبیر! اپنی کھیتی کو پانی دے کر پھر پانی اپنے ہمسایہ کی طرف چھوڑ دے" انصاری نے کہا' اس لئے کہ وہ آپ کی پھوپھی کے بیٹے ہیں (یہ سن کر) آپ کے چہرے کا رنگ متغیر ہوا' پھر آپ نے فرمایا: "اے زبیر!

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



فَاسْتَوْعَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلزُّبَيْرِ حَقَّهٗ فِيْ صَرِيْحِ الْحُكْمِ حِيْنَ اَحْفَظَهُ الْاَنْصَارِيُّ وَكَانَ اَشَارَ عَلَيْهِمَا بِاَمْرٍ لَهُمَا فِيْهِ سَعَةٌ۔ (متفق علیه) (اخرجه البخاری الحدیث رقم ٢٣٥٩ ومسلم الحدیث رقم (١٢٩ ـ ٢٣٥٧) وابوداوٗد الحدیث رقم ٣٦٣٧ والترمذی الحدیث رقم ١٣٦٣ والنسائی الحدیث رقم ٥٤٠٧ وابن ماجه الحدیث رقم ٢٤٨٠ واحمد فی المسند ٤/ ٥)

اپنی کھیتی کو پانی پلا پھر پانی روک رکھ' یہاں تک کہ پانی ❸ منڈیر تک پہنچے پھر پانی چھوڑ دے اپنے ہمسایہ کی طرف'' نبی ﷺ نے زبیر رضی اللہ عنہ کو ان کا حق پورادلوایا صریح حکم میں جب کہ انصاری نے آپ کو غصہ دلوایا حالانکہ آپ نے ان دونوں کو پہلی مرتبہ ایک ایسے امر کا مشورہ دیا تھا کہ اس میں ان دونوں کے لئے آسانی تھی۔ (بخاری' مسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ حرہ الخ حرہ مدینہ کی کالی پتھریلی زمین ہے۔ ❷ اے زبیر اپنی کھیتی کو الخ سیدنا زبیر رضی اللہ عنہ کا کھیت نہر کی طرف اونچا تھا اس کے بعد انصاری کا تھا۔ ❸ یہاں تک کہ پانی منڈیر تک پہنچے پھر چھوڑ دے الخ یہی قانونی فیصلہ ہے جس میں رعایت نہیں لیکن پہلے آپ نے رحم وکرم سے انصاری پر شفقت کرنے کا حکم دیا اس نے بے وقوفی سے ناشکری کی اور بے ادبی کی بات کہہ بیٹھا تو آپ ﷺ نے شفقت کو ترک کیا اور انصاف کا حکم دیا یہ اس کی سزا تھی۔

٢٩٩٤ - (٤) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَمْنَعُوْا فَضْلَ الْمَاءِ لِتَمْنَعُوْا بِهٖ فَضْلَ الْكَلَاءِ۔ (متفق علیه) (اخرجه البخاری الحدیث رقم ٢٣٥٤ ومسلم الحدیث رقم (٣٧ ـ ١٥٦٦) وابوداوٗد الحدیث رقم ٣٤٧٣ والترمذی الحدیث رقم ١٢٧٢ وابن ماجه الحدیث رقم ٢٤٧٨ واحمد فی المسند ٢/ ٢٤٤)

انہی (سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم بچے ہوئے پانی کو مت روکو تاکہ اس سبب سے بچے ہوئے گھاس کو روکو۔'' ❶ (بخاری' مسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ گھاس کو روکو بہ سبب اس کے زیادہ گھاس کو الخ یعنی پانی روکنے سے تمہاری غرض یہ ہے کہ اس تدبیر سے چارا بچے کیونکہ آدمی وہاں آئیں گے نہ جانور اور نہ گھاس چریں گے۔

٢٩٩٥ - (٥) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ رَجُلٌ حَلَفَ عَلٰى سِلْعَةٍ لَقَدْ اُعْطِيَ بِهَا اَكْثَرَ مِمَّا اُعْطِيَ وَهُوَ كَاذِبٌ وَرَجُلٌ حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنٍ كَاذِبَةٍ بَعْدَ الْعَصْرِ لِيَقْتَطِعَ بِهَا مَالَ رَجُلٍ مُسْلِمٍ وَرَجُلٌ مَنَعَ فَضْلَ مَاءٍ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ الْيَوْمَ اَمْنَعُكَ

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تین شخص ہیں کہ ان سے اللہ قیامت کے دن ❶ کلام کرے گا نہ ان کی طرف ❷ دیکھے گا' ایک وہ شخص کہ جو قسم اٹھاتا ہے ❸ اپنے سامان کی قیمت پر تاکہ اس سبب سے زیادہ قیمت دیا جائے حالانکہ وہ جھوٹا ہے ❹ اور دوسرا وہ شخص کہ ایک چیز پر جھوٹی قسم اٹھائی نماز عصر کے بعد ❺ تاکہ اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



فَضْلِي كَمَا مَنَعْتَ فَضْلَ مَآءٍ لَمْ تَعْمَلْ يَدَاكَ۔ (متفق عليه)

قسم کی وجہ سے کسی مسلمان شخص کا مال (ہتھیا) لے اور تیسرا وہ شخص کہ اس نے بچے ہوئے پانی کو روکا تو اللہ تعالیٰ ❻ فرمائے گا آج روکوں گا میں تجھ سے فضل اپنا جیسا کہ تو نے بچا ہوا پانی روکا تھا' وہ تیرے ہاتھوں نے نہیں نکالا ❼ تھا۔'' (بخاری' مسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ نہ بولے گا الخ یعنی رحمت کا بولنا۔ ❷ نہ دیکھے گا الخ یعنی نظر عنایت سے نہیں دیکھے گا۔ ❸ قسم اٹھاتا ہے الخ یعنی بیچنے والا قسم اٹھاتا ہے کہ مجھ کو اس سے زیادہ ملتا تھا۔ ❹ جھوٹا ہے الخ یعنی اس قسم میں۔ ❺ نماز عصر کے بعد الخ قسم عصر کے بعد اور مسجد میں یا منبر نبوی ﷺ پر اٹھانے سے مغلظ ہو جاتی ہے۔ ❻ پس اللہ تعالیٰ آج کے دن فرمائے گا الخ یعنی قیامت کے دن۔ ❼ نہیں نکالا الخ اگرچہ کنواں اور نہریں آدمی کی مشقت سے بنتی ہیں لیکن پانی کا نکلنا محض اللہ تعالیٰ کی قدرت سے ہے۔

وَذُكِرَ حَدِيْثُ جَابِرٍ فِيْ بَابِ الْمَنْهِيِّ عَنْهَا مِنَ الْبُيُوْعِ۔ (اخرجه البخاری الحديث رقم ٢٣٦٩ ومسلم الحديث رقم (١٧٣ ـ ١٠٣) وابوداوٗد الحديث رقم ٣٤٧٤ والنسائی الحديث رقم ٤٤٦٢ وابن ماجه الحديث رقم ٢٢٠٧ واحمد فی المسند ٢/ ٢٥٣)

اور سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کی ❶ حدیث ذکر کی گئی ہے باب المنهی عنها من البيوع میں۔

**فوائد الحدیث:** ❶ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث الخ اور وہ یہ ہے کہ ضرورت سے زائد پانی کے بیچنے سے منع فرمایا۔

## اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ (دوسری فصل)

٢٩٩٦ - (٦) عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَحَاطَ حَائِطًا عَلَى الْاَرْضِ فَهُوَ لَهٗ۔ (رواه ابوداوٗد) (اخرجه ابوداوٗد الحديث رقم ٣٠٧٧ واحمد فی المسند ٥/ ٢١)

حسن بصری رحمہ اللہ نے سمرہ رضی اللہ عنہ سے' انہوں نے نبی ﷺ سے نقل کیا' آپ نے فرمایا کہ: ''جو شخص زمین پر دیوار کر لے تو ❶ وہ اس کے لئے ہے۔'' (ابوداؤد)

**حکم الحدیث:** اس کی سند کمزور ہے لیکن شاہد کی سند صحیح ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ تو وہ اس کے لئے ہے الخ یعنی جو کوئی بنجر زمین پر جو کہ کسی کی ملکیت میں نہیں ہے اس کو آباد کرنے کے لئے دیوار کھینچ لے تو وہ زمین اس کی ہو جاتی ہے۔

٢٩٩٧ - (٧) وَعَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقْطَعَ لِلزُّبَيْرِ نَخِيْلًا۔ (رواه ابوداوٗد) (اخرجه ابوداوٗد الحديث رقم ٣٠٦٩)

سیدہ اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے سیدنا زبیر رضی اللہ عنہ کو کھجوروں کے درختوں کی جاگیر (عطا) کر دی۔ (ابوداؤد)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



**حکم الحدیث**: اس کی سند جید ہے۔

۲۹۹۸ - (۸) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَقْطَعَ لِلزُّبَیْرِ حُضْرَ فَرَسِہٖ فَاَجْرٰی فَرَسَہٗ حَتّٰی قَامَ ثُمَّ رَمٰی بِسَوْطِہٖ فَقَالَ اَعْطُوْہُ مِنْ حَیْثُ بَلَغَ السَّوْطُ۔ (رواہ ابوداوٗد) (اخرجہ ابوداوٗد الحدیث رقم ۳۰۷۲ واحمد فی المسند ۲/ ۱۵٦)

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے زبیر رضی اللہ عنہ کو ان کے گھوڑے دوڑنے کے مطابق ❶ جاگیر دی پس انہوں نے اپنا گھوڑا دوڑایا یہاں تک کہ وہ ٹھہرا' پھر انہوں نے اپنا کوڑا پھینکا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''زبیر کو اتنی زمین دیدو جہاں تک کہ اس کا کوڑا پہنچا ہے۔'' (ابوداؤد)

**حکم الحدیث**: اس کی سند ضعیف ہے۔

**فوائد الحدیث**: ❶ یعنی ایک دوڑ میں گھوڑا جہاں جا کر ٹھہر جائے وہاں تک جاگیر ہے۔

۲۹۹۹ - (۹) وَعَنْ عَلْقَمَۃَ بْنِ وَائِلٍ عَنْ اَبِیْہِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَقْطَعَہٗ اَرْضًا بِحَضْرَ مَوْتَ قَالَ فَاَرْسَلَ مَعِیَ مُعَاوِیَۃَ قَالَ اَعْطِہَا اِیَّاہُ۔ (رواہ الترمذی و الدارمی) (اخرجہ ابوداوٗد الحدیث رقم ٤٤٣ الحدیث رقم ۳۰۵۸ والترمذی الحدیث رقم ۱۳۸۱ والدارمی الحدیث رقم ۲٦۰۹ واحمد فی المسند ٦/ ۳۹۹)

سیدنا علقمہ بن وائل رضی اللہ عنہ نے اپنے باپ سے نقل کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو حضر موت میں ❶ زمین جاگیر کے طور پر عطا کی' وائل نے کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے ساتھ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کو بھیجا تاکہ وہ مجھ کو زمین کی پیمائش دیں۔ (ترمذی' دارمی)

**حکم الحدیث**: اس کی سند صحیح ہے۔

**فوائد الحدیث**: ❶ حضر موت ایک شہر کا نام ہے اور وائل بن حجر رضی اللہ عنہ وہاں ہی رہتے تھے۔

۳۰۰۰ - (۱۰) وَعَنْ اَبْیَضَ بْنِ حَمَّالٍ الْمَارِبِیِّ اَنَّہٗ وَفَدَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاسْتَقْطَعَہُ الْمِلْحَ الَّذِیْ بِمَارِبَ فَاَقْطَعَہٗ اِیَّاہُ فَلَمَّا وَلّٰی قَالَ رَجُلٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّمَا اَقْطَعْتَ لَہُ الْمَآءَ الْعِدَّ قَالَ فَرَجَعَہٗ مِنْہُ قَالَ وَ سَاَلَہٗ مَاذَا یُحْمٰی مِنَ الْاَرَاکِ مَالَمْ تَنَلْہُ اَخْفَافُ الْاِبِلِ۔ (رواہ الترمذی و ابن ماجۃ و الدارمی) (اخرجہ الترمذی الحدیث رقم ۱۳۸۰ وابن ماجہ الحدیث رقم ۲٤۷۵ والدارمی الحدیث رقم ۲٦۰۸)

ابیض بن حمال ماربی سے روایت ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا یہ کہ اس کو نمک کی کان جاگیر میں دیں جو کہ مارب ❶ میں تھی تو آپ نے اس کو نمک کی کان جاگیر میں دیدی' جب ابیض واپس ہوا تو ایک شخص نے کہا' اے اللہ کے رسول! آپ نے تو اس کو تیار شدہ پانی دے دیا ہے' آپ ❷ نے ابیض سے وہ کان واپس لے لی' راوی نے کہا اور سوال کیا آپ سے ایک شخص نے کہ پیلو کے درختوں سے کہاں تک زمین روکی جائے؟ آپ نے فرمایا: ''وہ زمین کہ جہاں اونٹ نہ پہنچیں۔'' ❸

**حکم الحدیث**: اس کی سند ضعیف ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



**فوائد الحدیث:** ❶ مارب میں ٗمارب یمن میں ایک بستی ہے ٗ کہتے ہیں بلقیس وہیں کی رہنے والی تھی نبی ﷺ نے وہاں نمک ان کو مقطعہ کے طور پر دے دیا کہ ان کے سوا اور کوئی نمک وہاں سے لینے نہ پائے تاکہ وہ اس کو اپنے اختیار سے فروخت کرے۔ ❷ تو نبی ﷺ نے اس کو ابیض سے پھیر لیا الخ اور اس کو وقف کر دیا اور فرمایا وہ تیری طرف سے صدقہ ہے اور وہ مثل جاری پانی ہے جو وہاں جائے اس کو لے اور اس کے بدلہ میں نبی ﷺ نے ابیض کو جرف مراد میں کچھ زمین اور کھجور کے درخت جاگیر میں عطا کر دیئے۔ ❸ اس کو اونٹوں کے پاؤں نہ پہنچیں الخ اس سے معلوم ہوا کہ آبادی کے آس پاس روندر وکنا جائز نہیں کیونکہ وہاں جانوروں کے چرانے کی ضرورت پڑتی ہے۔

٣٠٠١- (١١) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلْمُسْلِمُوْنَ شُرَكَآءُ فِيْ ثَلَاثٍ فِي الْمَآءِ وَ الْكَلَاَ وَ النَّارِ۔ (رواہ ابوداوٗد و ابن ماجۃ) (اخرجہ ابوداوٗد الحدیث رقم ٣٤٧٧ وابن ماجہ الحدیث رقم ٢٤٧٢ واحمد فی المسند ٥/ ٣٦٤)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تمام مسلمان ❶ تین چیزوں میں شریک ہیں ٗ پانی ❷ گھاس اور آگ میں۔'' (ابوداؤد و ابن ماجہ)

**حکم الحدیث:** اس کی سند صحیح ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ شریک یعنی ہر ایک کو ان سے مفت فائدہ لینا درست ہے۔ ❷ پانی الخ ابوسعید جو اس حدیث کا ایک راوی ہے وہ کہتا ہے اس سے جاری پانی مراد ہے (جیسے دریا یا چشمہ کا روکنا کسی مسلمان سے ناجائز اور حرام ہے)

٣٠٠٢- (١٢) وَعَنْ اَسْمَرَ بْنِ مُضَرِّسٍ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَايَعْتُهُ فَقَالَ مَنْ سَبَقَ اِلٰى مَآءٍ لَمْ يَسْبِقْهُ اِلَيْهِ مُسْلِمٌ فَهُوَ لَهٗ۔ (رواہ ابوداوٗد) (اخرجہ ابوداوٗد الحدیث رقم ٣٠٧١)

سیدنا اسمر بن مضرس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نبی ﷺ کے پاس آیا تو میں نے آپ ﷺ سے بیعت کی آپ نے فرمایا: ''جو شخص ❶ پہلے پہنچے کسی پانی کی طرف کہ نہیں پہنچا اس کی طرف کوئی مسلمان ٗ تو وہ پانی اس کے لئے ہے۔'' (ابوداؤد)

**حکم الحدیث:** اس کی سند ضعیف ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ پہلے پہنچے الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جس شخص کو کوئی ایسی مباح چیز مل جائے جس تک اس سے پہلے کوئی مسلمان نہیں پہنچ سکا تو وہی اس کا مالک ہے۔

٣٠٠٣- (١٣) وَعَنْ طَاوُسٍ مُرْسَلاً اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَحْيَا مَوَاتًا مِّنَ الْاَرْضِ فَهُوَ لَهٗ وَ عَادِيُّ الْاَرْضِ لِلّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ ثُمَّ هِيَ لَكُمْ مِنِّيْ۔ (رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ) (اخرجہ الشافعی فی الام ٤/ ٤٥ کتاب احکام الھبۃ باب عمارۃ ما لیس معمورا)

طاؤس رحمہ اللہ سے مرسل روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص بنجر زمین کو آباد کرے تو وہ اس کے لئے ہے اور قدیم ❶ زمین اللہ اور اس کے رسول کے لئے ہے ٗ پھر میری طرف سے تمہارے لئے ہے۔'' (شافعی)

**حکم الحدیث:** اس کی سند ضعیف ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ قدیم زمین سے وہی بنجر زمین مراد ہے جو کسی کی ملک میں نہ ہو۔

٣٠٠٤- (١٤) وَرُوِيَ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ اَنَّ النَّبِيَّ

اور شرح السنہ میں روایت کیا گیا کہ نبی ﷺ نے سیدنا عبداللہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْطَعَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَلدُّوْرَ بِالْمَدِيْنَةِ وَهِيَ بَيْنَ ظَهْرَ انِي عِمَارَةِ الْأَنْصَارِ مِنَ الْمَنَازِلِ وَ النَّخْلِ فَقَالَ بَنُوْ عَبْدِ بْنِ زُهْرَةَ نَكِّبْ عَنَّا ابْنَ أُمِّ عَبْدٍ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلِمَ ابْتَعَثَنِيَ اللّٰهُ اِذًا اِنَّ اللّٰهَ لَا يُقَدِّسُ أُمَّةً لَا يُؤْخَذُ لِلضَّعِيْفِ فِيْهِمْ حَقُّهُ. (الشافعی فی المسند ٢/ ١٣٣ كتاب الجهاد باب ما جاء فی الحما و القطائع)

بن مسعود رضی اللہ عنہ کو مدینہ میں گھر دیا اور وہ گھر انصار کی آبادی کے درمیان تھا (یعنی ان کے مکانوں اور کھجوروں کے درمیان) پس عبد بن زہرہ کے بیٹوں نے کہا کہ ہم سے ام عبد ❶ کے بیٹے کو دور رکھو تو ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”مجھے اللہ تعالیٰ نے کس لئے بھیجا ہے؟ اللہ تعالیٰ اس امت کو پاک نہیں کرتا (جب تک) کہ ضعیف کے لئے ان میں اُس کا حق ❷ نہ لیا جائے۔“

**حکم الحدیث**: یہ سند منقطع ہے۔

**فوائد الحدیث**: ❶ ام عبد کے بیٹے کو الخ ابن ام عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی کنیت ہے۔
❷ یعنی عبداللہ ضعیف ہے لہٰذا مجھ پر یہ لازم ہے کہ میں اس کی پاس داری کروں۔

٣٠٠٥- (١٥) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى فِيْ السَّيْلِ الْمَهْزُوْرِ أَنْ يُّمْسَكَ حَتّٰى يَبْلُغَ كَعْبَيْنِ ثُمَّ يُرْسِلَ الْأَعْلٰى عَلَى الْأَسْفَلِ. (رواه ابوداؤد و ابن ماجة) (ابوداؤد الحديث رقم ٣٦٣٩ وابن ماجه الحديث رقم ٢٤٨٢ والموطا الحديث رقم ٢٨ من كتاب الاقضية)

عمرو بن شعیب نے اپنے باپ سے اور اس نے اپنے دادا رضی اللہ عنہم سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ❶ مہزور کے پانی کے بارہ میں حکم فرمایا کہ بند کیا جائے یہاں تک کہ وہ ٹخنوں تک پہنچے پھر ❷ چھوڑ دے اوپر والا نیچے والے پر۔“ (ابوداؤد، ابن ماجہ)

**حکم الحدیث**: اس کی سند حسن ہے۔

**فوائد الحدیث**: ❶ مہزور کے پانی کے بارہ میں الخ مہزور بنی قریظہ کے ایک نالہ کا نام ہے۔ مصابیح کے اکثر نسخوں میں ”سیل اور مہزور“ دونوں معرف باللام کی طرف بطور اضافت آیا ہے اور یہ ترکیب نحوی اصول سے ممنوع ہے۔ بہتر یہ تھا کہ دونوں پر الف لام تعریف کا نہ ہوتا اور لفظ سیل مہزور کی طرف مضاف ہوتا؟ اس کا جواب یہ ہے کہ مہزور علم ہے جو کہ صفت سے منقول ہے اور ایسے علم میں دونوں وجوہات جائز ہیں جیسے حارث اور عباس۔ ❷ پھر چھوڑ دے اوپر والا نیچے والے پر الخ یعنی اوپر والا اپنے کھیت میں ٹخنوں تک پانی بھر کر اس کی طرف چھوڑ دے جو نشیب میں ہے اس طرح آخر تک عمل کیا جائے۔

٣٠٠٦- (١٦) وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ أَنَّهٗ كَانَتْ لَهٗ عَضُدٌ مِنْ نَخْلٍ فِيْ حَائِطِ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ وَمَعَ الرَّجُلِ أَهْلُهٗ فَكَانَ سَمُرَةُ يَدْخُلُ عَلَيْهِ فَيَتَأَذّٰى بِهٖ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهٗ

سیدنا سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک انصاری شخص کے باغ میں ان کے کھجوروں کے کئی درخت تھے اور وہ انصاری شخص اپنے اہل سمیت اس باغ میں رہتا تھا تو جب سمرہ رضی اللہ عنہ باغ میں جاتے تو انصاری کو تکلیف ہوتی، پس وہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



فَطَلَبَ اِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَبِيْعَهٗ فَاَبٰى فَطَلَبَ اَنْ يُّنَاقِلَهٗ فَاَبٰى قَالَ فَهَبْهُ لَهٗ وَلَكَ كَذَا اَمْرًا رَغَّبَهٗ فِيْهِ فَاَبٰى فَقَالَ اَنْتَ مُضَارٌّ فَقَالَ لِلْاَنْصَارِيِّ اِذْهَبْ فَاقْطَعْ نَخْلَهٗ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ)

وَ ذُكِرَ حَدِيْثُ جَابِرٍ مَنْ اَحْيٰى اَرْضًا فِيْ بَابِ الْغَصْبِ بِرِوَايَةِ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ۔

نبی ﷺ کے پاس آیا اور آپ کے سامنے اس تکلیف کا ذکر کیا' نبی ﷺ نے سمرہ رضی اللہ عنہ کو طلب کیا تا کہ ❶ وہ اپنے درختوں کو انصاری کے ہاتھ فروخت کر ڈالے تو سمرہ رضی اللہ عنہ نے انکار کر دیا پھر آپ ﷺ نے ❷ چاہا کہ اس سے تبادلہ کر لے' سمرہ رضی اللہ عنہ نے اس سے بھی انکار کر دیا' آپ نے فرمایا: ''اپنے درخت انصاری کو ہبہ کر دے اور تجھے آخرت ❸ میں اجر ملے گا ایک کام تھا جس میں آپ نے اس کو ترغیب دلائی تھی تو سمرہ رضی اللہ عنہ نے اس کو بھی نہ مانا' آپ نے فرمایا: ''تم تو ضرر ❹ پہنچانے والے ہو'' اور آپ نے انصاری کو حکم دیا'' جا اس کے درخت کاٹ ڈال۔'' (ابوداؤد) اور جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث من احیا ارضا غصب کے باب میں ذکر کی گئی سعید بن زید رضی اللہ عنہ کی روایت ہے۔

**حکم الحدیث**: اس کی سند ضعیف ہے۔

**فوائد الحدیث**: ❶ تا کہ انصاری کے ہاتھ بیچے الخ یعنی کھجور کے درخت تا کہ اس کو ایذا نہ ہو۔ ❷ چاہا کہ الخ یعنی رسول اللہ ﷺ نے سیدنا سمرہ رضی اللہ عنہ کو کہا کہ ان درختوں کے بدلہ میں دوسرے باغ میں انصاری سے درخت لے لے۔ ❸ اور تجھ کو اس قدر الخ یعنی بہشت کی نعمتیں ملیں۔ ❹ کہ تو ضرر پہنچانے والا ہے الخ یعنی اس انصاری کو اور جو کوئی کسی کو ضرر پہنچائے تو ضرر کا اس سے دفع کرنا واجب ہے۔

وَسَنَذْكُرُ حَدِيْثَ اَبِيْ صِرْمَةَ مَنْ ضَارَّ اَضَرَّ اللّٰهُ بِهٖ فِيْ بَابِ مَايُنْهٰى مِنَ التَّهَاجُرِ۔ (اخرجه ابوداؤد الحيدث رقم ٣٦٣٦)

اور ہم ابوصرمہ کی حدیث من ضار اضر اللہ بہ فی باب ماینھی من التھاجر کے باب میں ذکر کریں گے۔

## اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ (تیسری فصل)

٣٠٠٧- (١٧) عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا الشَّيْءُ الَّذِيْ لَا يَحِلُّ مَنْعُهٗ قَالَ الْمَاءُ وَ الْمِلْحُ وَ النَّارُ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا الْمَاءُ قَدْعَرَفْنَاهُ فَمَا بَالُ الْمِلْحِ وَ النَّارِ قَالَ يَاحُمَيْرَاءُ مَنْ اَعْطٰى نَارًا فَكَاَنَّمَا تَصَدَّقَ بِجَمِيْعِ مَا اَنْضَجَتْ تِلْكَ النَّارُ وَ مَنْ اَعْطٰى مِلْحًا فَكَاَنَّمَا تَصَدَّقَ بِجَمِيْعِ مَاطَيَّبَتْ تِلْكَ الْمِلْحُ وَ مَنْ سَقٰى مُسْلِمًا شَرْبَةً مِنْ مَّاءٍ حَيْثُ

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا' اے اللہ کے رسول! کیا چیز ہے کہ جس کا روکنا درست نہیں؟ آپ نے فرمایا: ''پانی' نمک ❶ اور آگ'' سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میں نے کہا اے اللہ کے رسول! پانی کو تو ہم نے جان لیا' پس نمک اور آگ کا کیا حال ہے؟ ❷ آپ نے فرمایا: ''اے حمیراء! جو شخص کسی کو آگ دے تو گویا کہ اس نے صدقہ کیا اس تمام چیز کو کہ جس کو آگ نے پکایا اور جس شخص

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



يُوْجَدُ الْمَآءُ فَكَاَنَّمَا اَعْتَقَ رَقَبَةً وَ مَنْ سَقٰى مُسْلِمًا شَرْبَةً مِنْ مَاءٍ حَيْثُ لَا يُوْجَدُالْمَآءُ فَكَاَنَّمَا اَحْيَاهَا۔ (رواه ابن ماجة) (اخرجه ابن ماجه الحديث رقم ٢٤٧٤)

نے نمک دیا تو گویا کہ اس نے تمام چیز کو صدقہ کیا جس کو اس نمک نے اچھا کر دیا اور جس نے مسلمانوں کو پانی پلایا ایک بار پلانا اس جگہ کہ جہاں پانی پایا جاتا ہے تو گویا کہ اس نے ایک غلام آزاد کیا اور جس نے مسلمان کو ایک بار پانی پلایا اس جگہ پلانا کہ جہاں پانی نہیں پایا جاتا تو گویا اس نے اس کو زندہ کیا۔" (ابن ماجہ) ❸

**حکم الحدیث**: اس کی سند ضعیف ہے۔

**فوائد الحدیث**: ❶ نمک اور آگ کا کیا حال ہے الخ یعنی اس کا روکنا کیوں منع ہے؟ ❷ آپ نے فرمایا اے رنگ والی حجت اللہ میں ہے اگر یہ چیزیں مملوک ہوں تو بھی ان کو مفت دینے کی استحباباً تاکید ہے اور اگر مملوک نہ ہوں تو پھر تو ان کا روکنا کسی حال میں بھی جائز نہیں۔ ❸ اس حدیث کی سند میں علی بن زید بن جدعان راوی ضعیف ہے' علاوہ ازیں امام احمد وابوداؤد نے اس حدیث کو بروایت ابوخراش عن بعض الصحابہ بیان کیا ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا مسلمان تین چیزوں میں شریک ہیں پانی گھاس اور آگ میں۔ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے کہا کہ اس کی اسناد صحیح ہے ابونعیم نے بھی اس حدیث کو درست کہا ہے لیکن اس نے عن بعض الصحابہ کا ذکر نہیں کیا پھر کسی نے امام ابوحاتم سے ابوخراش کے متعلق پوچھا تو انہوں نے کہا ابوخراش نے نبی ﷺ کو نہیں دیکھا اور حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے بلوغ المرام میں کہا ہے کہ اس کے راوی ثقہ ہیں۔ مزید تفصیل کے لئے فتح الباری اور نیل الاوطار کی طرف رجوع فرمائیں۔

# بَابُ الْعَطَايَا

## عطیات کا بیان

### اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ (پہلی فصل)

٣٠٠٨- (١) عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ اَصَابَ اَرْضًا بِخَيْبَرَ فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اَصَبْتُ اَرْضًا بِخَيْبَرَ لَمْ اُصِبْ مَالًا قَطُّ اَنْفَسَ عِنْدِيْ مِنْهُ فَمَا تَاْمُرُنِيْ بِهٖ قَالَ اِنْ شِئْتَ حَبَّسْتَ اَصْلَهَا وَ تَصَدَّقْتَ بِهَا فَتَصَدَّقَ بِهَا عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ لَا يُبَاعُ اَصْلُهَا وَلَا يُوْهَبُ وَلَا يُوْرَثُ وَ تُصُدِّقَ بِهَا فِي الْفُقَرَآءِ وَفِي الْقُرْبٰى وَ فِي الرِّقَابِ وَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ ابْنِ السَّبِيْلِ وَ الضَّيْفِ لَا جُنَاحَ عَلٰى مَنْ وَّلِيَهَا اَنْ يَّاْكُلَ مِنْهَا بِالْمَعْرُوْفِ

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے ایک زمین خیبر میں پائی وہ نبی ﷺ کے پاس آئے اور کہا' اے اللہ کے رسول! میں نے خیبر میں ایک زمین پائی ہے کہ میں نے کوئی مال کبھی نہیں پایا کہ جو میرے نزدیک اس زمین سے بہت نفیس ہو آپ مجھے اس کے بارہ میں کیا حکم کرتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: "اگر چاہے تو زمین کے اصل کو روک رکھ اور اس کے حاصل کو صدقہ کر" تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اس زمین کو اس شرط پر صدقہ کیا کہ اس کا اصل فروخت نہ کیا جائے اور نہ ہبہ کی جائے اور نہ ہی اس کو میراث بنایا جائے اور اس میں سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اَوْیُطْعِمَ غَیْرَ مُتَمَوِّلٍ قَالَ ابْنُ سِیْرِیْنَ غَیْرَ مُتَأَثِّلٍ مَالًا۔ (متفق علیه) (اخرجه البخاری الحدیث رقم ۲۷۳۷ ومسلم الحدیث رقم (۱۵۔ ۱۶۳۲) والنسائی الحدیث رقم ۳۵۹۷) وابن ماجه الحدیث رقم ۲۳۹۶ واحمد فی المسند ۲/ ۱۲)

حاصل ہونے والی آمدن کو فقیروں' رشتہ داروں' غلاموں کے آزاد ❶ کرنے' اللہ کی راہ میں' مسافروں' مہمانوں پر صدقہ کیا جائے اور اس شخص پر کوئی گناہ نہیں کہ جو اس زمین کا متولی ہو کہ وہ اس میں سے کھائے عرف کے موافق یا اس حالت میں کھلائے ❷ کہ مال کو ❸ جمع کرنے والا نہ ہو اس کے حاصل میں سے۔'' ابن سیرین نے کہا کہ نہ جمع کرنے والا ہو (بخاری' مسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ غلاموں کے آزاد کرنے میں الخ یعنی ان کی آزادی میں مدد دینے کے لئے۔
❷ یا کھلائے الخ یعنی کسی دوست کو۔ ❸ مال کو نہ جمع کرنے والا ہو الخ یعنی روپیہ جوڑنے کی نیت سے اس میں تصرف نہ کرے' امام نووی رحمہ اللہ نے کہا اس حدیث میں دلیل ہے کہ وقف صحیح ہے اور جمہور علماء کا یہی مذہب ہے اور وقف کرنے والے کی شرائط صحیح ہیں اور وقف کی بیع یا ہبہ یا میراث درست نہیں ہے اور وقف صدقہ جاریہ ہے۔

۳۰۰۹- (۲) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعُمْرٰی جَائِزَةٌ۔ (متفق علیه) (ابوداوٗد الحدیث رقم ۳۵۴۸ والنسائی الحدیث رقم ۳۵۴۸ واحمد فی المسند ۲/ ۳۴۷)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''عمریٰ ❶ جائز ہے۔'' (بخاری' مسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ نووی نے کہا عمریٰ کہتے ہیں اس طرح کہنے کو کہ یہ گھر میں نے تجھے عمر بھر کے لئے دیا' یا زندگی بھر کے لئے یا جب تک تو جئے یا باقی رہے اور عمریٰ کی تین صورتیں ہیں (۱) اس طرح کہے کہ میں نے تجھے یہ گھر عمر بھر کے لئے دیا پھر جب تو مر جائے تو وہ تیرے وارثوں کا ہے یہ عمریٰ تو بلا اختلاف صحیح ہے اور مثل ہبہ کی ہے اس صورت میں موہوب لہ کی وفات کے بعد وہ گھر اس کے ورثا کا ہوگا' اگر اس کا کوئی وارث نہ ہو تو وہ بیت المال میں داخل ہوگا اور عمریٰ کرنے والے کو پھر نہ ملے گا۔ (۲) اس طرح کہے کہ میں نے تجھے عمر بھر کے لئے دیا' اس میں اختلاف ہے' مگر صحیح قول یہ ہے کہ اس کا حکم بھی اول جیسا ہے۔ (۳) اس طرح کہے کہ یہ گھر میں نے تجھے عمر بھر کے لئے دیا جب تو مر جائے تو گھر میرا ہے یا میرے ورثا کا' اس کی صحت میں بھی علماء کا اختلاف ہے مگر صحیح بات یہی ہے کہ یہ عقد بھی صحیح ہے اور اس کا حکم بھی اول کا سا ہے اور شروط فاسدہ لغو ہیں۔

۳۰۱۰- (۳) وَعَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ اِنَّ الْعُمْرٰی مِیْرَاثٌ لِاَهْلِهَا۔ (رواه مسلم) (اخرجه مسلم الحدیث رقم (۳۱۔ ۱۶۲۵)

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''عمریٰ اس کے گھر والوں کا میراث ہوتا ہے۔'' (مسلم)

۳۰۱۱- (۴) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَیُّمَا رَجُلٍ اُعْمِرَ عُمْرٰی لَهٗ وَلِعَقِبِهٖ فَاِنَّهَا لِلَّذِیْ اُعْطِیَهَا لَایَرْجِعُ اِلَی الَّذِیْ اَعْطَاهَا لِاَنَّهٗ اَعْطٰی

انہی (سیدنا جابر رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس شخص کے لئے عمریٰ کیا گیا وہ اس کا مالک ہے اور اس کے بعد اس کے رشتہ دار' کیونکہ وہ (عمریٰ) اسی کا ہوتا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



عَطَآءٌ وَقَعَتْ فِيهِ الْمَوَارِيْثُ۔ (متفق عليه) (اخرجه البخاري الحديث رقم ٢٦٢٥ ومسلم الحديث رقم (٢٠۔ ١٦٢٥) وابوداؤد الحديث رقم ٣٥٥٣ والترمذي الحديث رقم ١٣٥٠ وابن ماجه الحديث رقم ٢٣٨٠)

ہے جس کو دیا گیا ہے' جو کہ نہیں لوٹتا دینے والے کی طرف کیونکہ دینے والے نے ایک ایسا عطیہ ❶ دیا ہے کہ جس میں میراث واقع ہوئی ہے۔" (بخاری' مسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ ایک ایسا عطیہ ہے کہ جس میں میراث واقع ہوئی ہے الخ عمری کسی چیز کے عمر بھر دینے کو کہتے ہیں خواہ اپنی زندگی تک دے یا جس کو دے اس کی زندگی تک دے باب کی احادیث کا مطلب یہ ہے کہ عمریٰ دینے سے وہ ہمیشہ کے لئے دینے والے کے ملک سے نکل جائے گی اور اسی کی ہو جائے گی جس کو عمریٰ دیا گیا اس کے بعد اس کے ورثا کو ملے گی' اہل حدیث اور جمہور علماء کا یہی قول ہے اور مسلم کی ایک آئندہ روایت میں جو یہ مذکور ہے کہ نبی ﷺ نے جس عمریٰ کو جائز رکھا وہ یہ ہے کہ عمریٰ دینے والا یوں کہے یہ چیز تیری اور تیرے ورثا کی ہے لیکن اگر صرف اتنا کہے کہ وہ تیری ہے جب تک تو زندہ رہے تو اس کے مرنے کے بعد وہ چیز پھر دینے والے کے پاس آ جائے گی تو یہ حدیث نہیں بلکہ راوی کا کلام ہے اور اس روایت سے حجت صحیح نہیں ہے۔

٣٠١٢- (٥) وَعَنْهُ قَالَ اِنَّمَا الْعُمْرَى الَّتِيْ اَجَازَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّقُوْلَ هِيَ لَكَ وَلِعَقِبِكَ فَاَمَّا اِذَا قَالَ هِيَ لَكَ مَاعِشْتَ فَاِنَّهَا تَرْجِعُ اِلٰى صَاحِبِهَا۔ (متفق عليه) (اخرجه مسلم الحديث رقم ٢٣۔ ١٦٢٥) وابوداؤد الحديث رقم ١٣٥٠ وابن ماجه الحديث رقم ٢٣٨٠)

انہی (سیدنا جابر رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے جس عمریٰ کو رسول اللہ ﷺ نے جائز قرار دیا ہے وہ یہ ہے کہ مالک کہے کہ یہ تیرے لئے ہے اور تیرے ورثا کے لئے اور جس وقت کہ مطلق کہے کہ یہ عمریٰ تیرے لئے ہے جب تک کہ تو زندہ رہے تو وہ عمریٰ دینے والی کی طرف واپس آ تا ہے۔" (بخاری' مسلم)

## اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ (دوسری فصل)

٣٠١٣- (٦) عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُرْقِبُوْا وَلَا تُعْمِرُوْا فَمَنْ اُرْقِبَ شَيْئًا اَوْ اُعْمِرَ فَهِيَ لِوَرَثَتِهِ۔ (رواه ابوداؤد) (ابوداؤد الحديث رقم ٣٥٥٦ والنسائي الحديث رقم ٣٧٣١)

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: "رقبیٰ کرو ❶ نہ عمریٰ پس جس شخص کے لئے کوئی چیز رقبیٰ یا عمریٰ کی گئی ہے تو وہ اس کے ورثا کے لئے ہے۔" (ابوداؤد)

**حکم الحدیث:** اس کی سند صحیح ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ رقبیٰ کرو نہ عمریٰ الخ رقبیٰ یہ ہے کہ کوئی دوسرے سے کہے میں نے یہ مکان اس شرط پر تجھے دیا کہ اگر میں پہلے مر جاؤں تو مکان تیرا ہے اور اگر تو مر جائے تو مکان میں لوں گا' اس کا حکم بھی اہل حدیث' شافعی' احمد اور ابو یوسف کے نزدیک عمریٰ کا سا ہے' یعنی وہ چیز اسی کی ہو جائے گی جس کے لئے رقبیٰ کیا گیا ہے۔

٣٠١٤- (٧) وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

انہی (سیدنا جابر رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



قَالَ الْعُمْرٰی جَائِزَةٌ لِاَهْلِهَا وَالرُّقْبٰی جَائِزَةٌ لِاَهْلِهَا۔ (رواه احمد و الترمذی و ابوداوٗد) (ابوداوٗد الحدیث رقم ۳۵۵۸ والترمذی الحدیث رقم ۱۳۵۱ والنسائی الحدیث رقم ۳۷۳۹ وابن ماجه الحدیث رقم ۲۳۸۳ واحمد فی المسند ۳/ ۳۰۳)

"عمریٰ عمریٰ والوں کے لئے عطیہ ہے اور رقبیٰ رقبیٰ والوں کے لئے۔" (احمد' ترمذی' ابوداؤد)

**حکم الحدیث:** یہ حدیث حسن ہے۔

## اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ (تیسری فصل)

۳۰۱۵- (۸) عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمْسِكُوْا اَمْوَالَكُمْ عَلَيْكُمْ لَا تُفْسِدُوْهَا فَاِنَّهٗ مَنْ اَعْمَرَ عُمْرٰی فَهِيَ لِلَّذِیْ اُعْمِرَ حَيًّا وَمَيِّتًا وَّلِعَقِبِهٖ۔ (رواه مسلم) (مسلم الحدیث رقم ۲۶-۱۶۲۵ واحمد فی المسند ۳/ ۳۱۲)

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "تم اپنے مالوں کو اپنے پاس رکھو' ان کو خراب نہ کرو کیونکہ جو شخص کسی کو بطریق عمریٰ کے دیتا ہے تو وہ عمریٰ اس شخص کے لئے ہے جس کے لئے عمرہ کیا گیا حالت زندگی اور موت میں اور اس کی اولاد کے لئے۔" (مسلم)

# بَابٌ

## پہلے باب کے متعلق

## اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ (پہلی فصل)

۳۰۱۶- (۱) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عُرِضَ عَلَيْهِ رَيْحَانٌ۔ فَلَا يَرُدُّهٗ فَاِنَّهٗ خَفِيْفُ الْمَحْمَلِ طَيِّبُ الرِّيْحِ۔ (رواه مسلم) (مسلم الحدیث رقم (۲۰۔ ۲۲۵۳) وابوداوٗد الحدیث رقم ۴۱۷۲ والترمذی الحدیث رقم ۲۷۹۱ والنسائی الحدیث رقم ۵۲۵۹)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جس شخص کو خوشبودار پھول دیا جائے تو وہ اس کو واپس نہ کرے اس لئے کہ وہ سبک بار ❶ ہے اور اس کی بو اچھی ہے۔" (مسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ سبک بار ہے الخ یعنی ہلکا احسان ہے کیونکہ خوشبودار پھول کچھ بڑا احسان نہیں کہ اس کا عوض دینا کچھ مشکل ہو یا عوض نہ دینے سے کوئی گلہ شکوہ کرے تو ایسی چیز کیوں رد کرے۔

۳۰۱۷- (۲) وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَرُدُّ الطِّيْبَ۔ (رواه البخاری)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم خوشبو واپس نہیں کرتے تھے۔ (بخاری)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



(البخاری الحدیث رقم ٥٩٢٩ والنسائی الحدیث رقم ٥٢٥٨)

٣٠١٨- (٣) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْعَائِدُ فِيْ هِبَتِهٖ كَالْكَلْبِ يَعُوْدُ فِيْ قَيْئِهٖ لَيْسَ لَنَا مَثَلُ السَّوْءِ۔ (رواه البخاری)

(البخاری الحدیث رقم ٢٦٢٢ ومسلم الحدیث رقم (٥/ ١٦٢٢) وابوداؤد الحدیث رقم ٣٥٣٨ والنسائی الحدیث رقم ٣٧٠١ وابن ماجه الحدیث رقم ٢٣٨٥)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہبہ کرکے واپس لینے والا کتے ❶ کی مانند ہے جو اپنی قے چاٹتا ہے بری مثال ہمارے لائق نہیں۔'' (بخاری)

**فوائد الحدیث:** ❶ کتے کی مانند ہے الخ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ دے کر پھر واپس لینا' نہایت کمینہ پن' دناءت اور خست ہے اور مروت کے خلاف ہے اور اکثر علماء ہبہ میں رجوع کو حرام کہتے ہیں مگر باپ کو رجوع جائز ہے اس میں جو اپنی اولاد کو ہبہ کرے اور سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کی حدیث آئندہ اور اسی باب کی فصل ثانی کی حدیث اول و دوم میں اس کا صاف بیان ہے۔

٣٠١٩- (٤) وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ اَنَّ اَبَاهُ اَتٰى بِهٖ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّيْ نَحَلْتُ اِبْنِيْ هٰذَا غُلَامًا فَقَالَ اَكُلَّ وَلَدِكَ نَحَلْتَ مِثْلَهٗ قَالَ لَا قَالَ فَارْجِعْهُ وَ فِيْ رِوَايَةٍ اَنَّهٗ قَالَ اَيَسُرُّكَ اَنْ يَّكُوْنُوْا اِلَيْكَ فِي الْبِرِّ سَوَآءً قَالَ بَلٰى قَالَ فَلَا اِذًا وَ فِيْ رِوَايَةٍ اَنَّهٗ قَالَ اَعْطَانِيْ اَبِيْ عَطِيَّةً فَقَالَتْ عَمْرَةُ بِنْتُ رَوَاحَةَ لَا اَرْضٰى حَتّٰى تُشْهِدَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّيْ اَعْطَيْتُ اِبْنِيْ مِنْ عَمْرَةَ بِنْتِ رَوَاحَةَ عَطِيَّةً فَاَمَرَتْنِيْ اَنْ اُشْهِدَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اَعْطَيْتَ سَائِرَ وَلَدِكَ مِثْلَ هٰذَا؟ قَالَ لَا قَالَ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَ اعْدِلُوْا بَيْنَ اَوْلَادِكُمْ قَالَ فَرَجَعَ فَرَدَّ عَطِيَّتَهٗ وَ فِيْ رِوَايَةٍ اَنَّهٗ قَالَ لَا اُشْهَدُ عَلٰى جَوْرٍ۔ (متفق عليه)

(البخاری الحدیث رقم ٢٥٨٧ ومسلم الحدیث رقم (٩/ ١٩٢٣) والترمذی الحدیث رقم ١٣٦٧ والنسائی الحدیث رقم ٣٦٧٢ وابن ماجه الحدیث رقم ٢٣٧٥

سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اس کا باپ اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا' اور کہا کہ میں نے اس اپنے بیٹے کو ایک غلام ہبہ کیا ہے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا تو نے اس بیٹے کی طرح اپنے تمام فرزندوں کو دیا ہے؟'' والد نے کہا' نہیں' آپ نے فرمایا: ''پس واپس کر ❶ اس کو'' اور ایک روایت میں ہے آپ نے فرمایا: ''کیا تجھے یہ بات پسند آتی ہے کہ تیری سب اولاد تجھ سے اچھا سلوک کرے؟'' اس نے کہا' ہاں اور ایک روایت میں یہ ہے: نعمان رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میرے باپ نے مجھے ایک چیز دی' پس عمرہ بنت رواحہ نے کہا' میں نہیں راضی ہوتی یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تو گواہ کر' تو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا' اور کہا کہ اے اللہ کے رسول! میں نے اپنے بیٹے کو جو عمرہ بن رواحہ کے بطن سے ہے' ایک چیز دی ہے' عمرہ نے مجھ سے کہا ہے کہ میں آپ کو گواہ کروں' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا تو نے اپنے سارے فرزندوں کو اس دینے کی طرح دیا ہے؟ کہا نہیں' آپ نے فرمایا: ''پس اللہ سے ڈرو اور اپنی اولاد ❷ کے درمیان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



والموطا الحديث رقم ٣٩ من كتاب الاحكام واحمد في المسند ٤/ ٢٦٩)

انصاف کرو" نعمان رضی اللہ عنہ نے کہا پس وہ واپس آئے اور اپنے عطیہ کو واپس لے لیا اور ایک روایت میں یہ ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "میں ظلم پر گواہ نہیں بنتا۔"

**فوائد الحدیث:** ❶ پس پھیر لے اس کو الخ یعنی ایسا مت کر کہ ایک بیٹے کو دے اور دوسروں کو محروم رکھ کیونکہ جب تو ایسا کرے گا تو دوسرے بیٹوں کے دل میں تیرا بغض پیدا ہوگا اور وہ بڑے ہو کر تیرے ساتھ بھلائی نہ کریں گے' اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اولاد کو کم و بیش دینا ظلم ہے اور جس نے ایسا کیا تو رجوع کرے' طاؤس' ثوری' احمد' اسحاق اور بعض مالکیہ رحمہم اللہ اسی کے قائل ہیں اور جمہور کے نزدیک برابری مستحب ہے' شافعی اور ابوحنیفہ رحمہما اللہ نے کہا برابر نہ کرنا مکروہ ہے لیکن تصرف نافذ ہو جائے گا اور سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو دوسری اولاد سے زیادہ دیا اور اہل حدیث کہتے ہیں کہ برابری کرنا واجب ہے اور اس حدیث سے یہ بھی ثابت ہوا کہ والدین جو اپنی اولاد کو دیں اس میں ان کو رجوع کرنا درست ہے اسی طرح دادا اور دادی اور نانا اور نانی کو بھی درست ہے لیکن ان کے سوا دوسرے لوگوں کو ہبہ میں رجوع کرنا جائز نہیں۔ ❷ اور اپنی اولاد کے درمیان انصاف کرو الخ یعنی سب کو برابر دیا کرو بعض کو زیادہ اور بعض کو کم دینا شفقت پدری کے مناسب نہیں اور امام احمد رحمہ اللہ کی روایت میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھ کو گواہ مت کر ظلم پر اور تیرے بیٹوں کا تجھ پر حق ہے کہ تو ان کو دینے میں برابری کرے اور صحیحین کی ایک روایت میں ہے کہ جو تو نے دیا ہے وہ واپس لے لے' طبرانی' بیہقی اور سعید بن منصور نے نکالا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنی اولاد کو دینے میں برابری کرو اور اگر میں کسی کو زیادہ دلاتا تو لڑکیوں کو دلاتا' کیونکہ وہ کمائی کرنے پر قادر نہیں ہیں۔ اس کی اسناد میں سعید بن یوسف ضعیف ہے' حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے فتح الباری میں کہا' اس کی اسناد اچھی ہیں' ان احادیث سے بھی یہی نکلتا ہے کہ اولاد کو کم و بیش دینا ظلم ہے اور برابری واجب ہے۔

## اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ (دوسری فصل)

٣٠٢٠ - (٥) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرْجِعُ اَحَدٌ فِيْ هِبَتِهٖ اِلَّا الْوَالِدُ مِنْ وَلَدِهٖ۔ (رواه النسائى و ابن ماجة) (النسائي الحديث رقم ٣٦٨٩ وابن ماجه الحديث رقم ٢٣٧٨ واحمد في المسند ٢/ ١٨٢)

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "نہ رجوع کرے کوئی اپنے ہبہ میں مگر باپ اپنے بیٹے سے۔" (نسائی' ابن ماجہ)

**حکم الحدیث:** اس کی سند صحیح ہے۔

٣٠٢١ - (٦) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ وَ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِلرَّجُلِ اَنْ يُّعْطِيَ عَطِيَّةً ثُمَّ يَرْجِعُ فِيْهَا اِلَّا الْوَالِدَ فِيْمَا يُعْطِيْ وَلَدَهٗ وَ مَثَلُ الَّذِيْ يُعْطِي الْعَطِيَّةَ ثُمَّ يَرْجِعُ فِيْهَا كَمَثَلِ الْكَلْبِ اَكَلَ حَتّٰى اِذَا شَبِعَ قَآءَ ثُمَّ عَادَ فِيْ قَيْئِهٖ۔

سیدنا ابن عمر اور سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "آدمی کے لئے حلال نہیں کہ کچھ دے پھر اس میں رجوع کرے مگر باپ ❶ کو رجوع کرنا درست ہے' اس چیز میں کہ جو وہ اپنے بیٹے کو دے اور جو شخص کوئی چیز دے کر واپس لے لیتا ہے تو اس کی مثال اس کتے کی سی ہے جس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



(رواہ ابوداوٗد والترمذی والنسائی و ابن ماجۃ و صححہ الترمذی) (ابوداوٗد الحدیث رقم ۳۵۳۹ والترمذی الحدیث رقم ۲۱۳۲ والنسائی الحدیث رقم ۳۶۹۰ وابن ماجہ الحدیث رقم ۲۳۷۷ واحمد فی المسند ۱/ ۲۳۷)

نے خوب پیٹ بھر کر کھایا اور جب پیٹ بھر لیا تو قے کر ڈالی اور پھر اپنی قے چاٹنے لگا۔'' (ابوداؤ' ترمذی' نسائی' ابن ماجہ) اور ترمذی نے اس کو صحیح کہا ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ مگر باپ کو رجوع کرنا درست ہے الخ ان احادیث سے ثابت ہوا کہ والدین جو اپنی اولاد کو دیں تو اس میں ان کو رجوع کرنا درست ہے اور امام ابوحنیفہ اور شافعی رحمہما اللہ کہتے ہیں کہ والد کو بھی رجوع جائز نہیں جو اس نے اپنی اولاد کو ہبہ کیا اس میں امام ابن قیم رحمہ اللہ نے اہل حدیث کا مذہب ثابت کیا ہے اور امام شافعی اور امام ابوحنیفہ رحمہما اللہ پر رد کیا ہے۔

۳۰۲۲- (۷) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ اَعْرَابِیًّا اَهْدٰی لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَكْرَةً فَعَوَّضَهٗ مِنْهَا سِتَّ بَكَرَاتٍ فَتَسَخَّطَ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَ اَثْنٰی عَلَیْهِ ثُمَّ قَالَ اِنَّ فُلَانًا اَهْدٰی اِلَیَّ نَاقَةً فَعَوَّضْتُهٗ مِنْهَا سِتَّ بَكَرَاتٍ فَظَلَّ سَاخِطًا لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ لَّا اَقْبَلَ هَدِیَّةً اِلَّا مِنْ قُرَشِیٍّ اَوْ اَنْصَارِیٍّ اَوْ ثَقَفِیٍّ اَوْ دَوْسِیٍّ۔ (رواہ الترمذی و ابوداوٗد و النسائی) (ابوداوٗد الحدیث رقم ۳۵۳۷ والترمذی الحدیث رقم ۳۹۴۵ والنسائی الحدیث رقم ۳۷۵۹)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک اعرابی رسول اللہ ﷺ کے لئے ایک جوان اونٹنی تحفہ لایا تو آپ ﷺ نے اس کو اس اونٹنی کے بدلہ میں چھ جوان اونٹنیاں دیں' وہ پھر بھی راضی نہ ہوا' (اور جب) نبی ﷺ کو یہ خبر پہنچی تو آپ نے اللہ کی حمد و ثناء بیان کی' پھر فرمایا: ''فلاں شخص میری طرف ایک اونٹنی کا تحفہ لایا تھا تو اس کے بدلہ میں میں نے اس کو چھ اونٹنیاں دیں پھر بھی وہ راضی نہ ہوا (لہٰذا) میں نے قصد کیا ہے کہ میں کوئی تحفہ نہ قبول کروں مگر قریشی کا یا انصاری کا یا ثقفی ❶ کا یا دوسی کا۔'' (ترمذی' ابوداؤ' نسائی)

**حکم الحدیث:** اس کی سند حسن لذاتہ ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ ثقفی کا' دوسی کا الخ ثقیف اور دوس دو قبائل کے نام ہیں اور ان کو خاص کر اس لیے ذکر کیا کہ یہ دونوں علو ہمتی اور سخاوت نفوس میں دوسروں سے زیادہ ہوں گے۔

۳۰۲۳- (۸) وَعَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اُعْطِیَ عَطَآءً فَوَجَدَ فَلْیَجْزِبِهٖ وَمَنْ لَّمْ یَجِدْ فَلْیُثْنِ فَاِنَّ مَنْ اَثْنٰی فَقَدْ شَكَرَ وَمَنْ كَتَمَ فَقَدْ كَفَرَ وَ مَنْ تَحَلّٰی بِمَالَمْ یُعْطَ كَانَ كَلَابِسِ ثَوْبَیْ زُوْرٍ۔ (رواہ الترمذی و ابوداوٗد) (ابوداوٗد الحدیث رقم ۴۸۱۳ والترمذی الحدیث رقم ۲۰۳۴)

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص کو کوئی چیز عطیہ دی جائے اور اس کو عوض کی طاقت ہو تو وہ ضرور اس کا بدلہ دے اور جس کو بدلہ دینے کی طاقت نہ ہو تو وہ دینے والے کی تعریف کرے' اس لئے کہ جس نے تعریف کی اس نے شکریہ ادا کیا اور جس نے احسان کو چھپایا اس نے کفران نعمت کیا اور جو شخص اپنے میں اس چیز کو ظاہر کرے جو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اس میں نہیں ہے تو اس کی مثال اس شخص کی سی ہے جو دو ❶ جھوٹے کپڑے پہننے والا ہے۔'' (ترمذی' ابوداؤد)

**حکم الحدیث**: اس کی سند ضعیف ہے۔

**فوائد الحدیث**: ❶ یعنی دین اور دنیا کے کمال کا اظہار یا علماء صلحاء کا لباس پہن کر اپنے کو عالم اور صالح ظاہر کرے اور بعض نے کہا کہ کرتا ایک پہنے اور کرتے کی آستین میں دو اور آستینین جوڑے تا کہ دو کرتے پہننے والا معلوم ہو علماء نے کہا یہ عرب میں دستور تھا کہ بعض لوگ اشراف لوگوں کی طرح دو کپڑے پہن لیتے اور لوگ ان کو نیک پاک سمجھتے اور ان کی بات اور جھوٹی گواہی کا بھی اعتبار کر لیتے۔

٣٠٢٤ - (٩) وَعَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صُنِعَ اِلَيْهِ مَعْرُوْفٌ فَقَالَ لِفَاعِلِهٖ جَزَاكَ اللّٰهُ خَيْرًا فَقَدْ اَبْلَغَ فِي الثَّنَاءِ. (رواه الترمذی) (الترمذی الحدیث رقم ٢٠٣٥)

سیدنا اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس شخص کی طرف احسان کیا جائے تو وہ احسان کرنے والے کے لئے کہے کہ تجھ کو اللہ تعالیٰ بہتر بدلہ دے' تو اس نے بہت ❶ کامل تعریف کی۔'' (ترمذی)

**حکم الحدیث**: اس کی سند صحیح ہے۔

**فوائد الحدیث**: ❶ بہت کامل تعریف کی الخ یعنی مبالغہ کیا اس کے ادائے شکر میں' اس لئے کہ اس نے اقرار کیا اپنے قصور کا اور عاجز ہونے کا اس کا بدلہ اتارنے سے پس اس کا بدلہ اللہ تعالیٰ کی طرف سونپا۔

٣٠٢٥ - (١٠) وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَّمْ يَشْكُرِ النَّاسَ لَمْ يَشْكُرِ اللّٰهَ. (رواه احمد و الترمذی) (ابوداوٗد الحدیث رقم ٤٨١١ والترمذی الحدیث رقم ١٩٥٥ واحمد فی المسند ٢/ ٢٥٨)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص ❶ لوگوں کا شکریہ (ادا) نہیں کرتا ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا نہیں کرتا۔'' (احمد و ترمذی)

**حکم الحدیث**: اس کی سند صحیح ہے۔

**فوائد الحدیث**: ❶ جو شخص کہ لوگوں کا شکر نہیں کرتا ہے' تو وہ اللہ تعالیٰ کا شکر نہیں کرتا ہے' الخ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے لوگوں کی قدر دانی کرنے کا حکم کیا ہے جو اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کے پہنچانے میں واسطہ ہیں' تو جس نے اللہ عزوجل کی لوگوں کا قدر کرنے میں فرمانبرداری نہ کی تو اس نے اللہ عزوجل کا شکر ادا نہ کیا یا یہ معنی کہ جس نے لوگوں کا قدر نہ کیا باوجودیکہ لوگ اپنی قدر دانی کے حریص ہوتے ہیں اور اپنی قدر دانی سے فائدہ اٹھاتے ہیں تو وہ اللہ تعالیٰ کا شکر بھی ادا نہیں کرتا جس کے نزدیک شکر کرنا یا نہ کرنا دونوں برابر ہیں۔

٣٠٢٦ - (١١) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ اَتَاهُ الْمُهَاجِرُوْنَ فَقَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَارَأَيْنَا قَوْمًا اَبْذَلَ مِنْ كَثِيْرٍ وَّلَا اَحْسَنَ مُوَاسَاةً مِّنْ قَلِيْلٍ مِنْ قَوْمٍ نَّزَلْنَا بَيْنَ اَظْهُرِهِمْ لَقَدْ كَفَوْنَا الْمَئُوْنَةَ وَاَشْرَكُوْنَا فِي الْمَهْنَاِ حَتّٰى لَقَدْ

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں آئے تو آپ کے پاس مہاجر حاضر ہوئے اور عرض کیا' اے اللہ کے رسول! ہم نے کسی قوم کو بہت خرچ کرنے والی' بہت ہمدردی کرنے والی تھوڑے مال سے اس قوم سے' جن میں ہم نے اقامت اختیار کی ہے' بڑھ کر نہیں دیکھا انہوں

www.KitaboSunnat.com



خِفْنَا اَنْ يَّذْهَبُوْا بِالْاَجْرِ كُلِّهٖ فَقَالَ لَا مَادَعَوْتُمُ اللّٰهَ لَهُمْ وَ اَثْنَيْتُمْ عَلَيْهِمْ (رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ وَ صَحَّحَهُ)

(الترمذی الحدیث رقم ۲٤۸۷)

نے ہم کو محنت سے کفایت کیا اور ہم کو منفعت میں شریک کیا' یہاں تک کہ ہم ڈرے کہ وہ تمام ثواب لے جائیں گے' تو آپ نے ❶ فرمایا: ''نہیں' جب تک کہ دعا کرو گے تم اللہ تعالیٰ سے ان کے لئے اور تم ان کی تعریف کرو گے۔'' (ترمذی) اور ترمذی نے اس حدیث کو صحیح کیا۔

**حکم الحدیث**: اس کی سند صحیح ہے۔

**فوائد الحدیث**: ❶ فرمایا نہیں الخ یعنی ایسا نہ ہوگا کہ تم ثواب سے محروم رہ جاؤ' اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جس شخص پر کوئی احسان کرے تب وہ احسان کرنے والے کے لئے دعا کرے اور اس کی تعریف کرے تو جو ثواب انعام کرنے والے اور احسان کرنے والے کو اللہ عزوجل دیتا ہے تو ویسا ہی اس شخص کو بھی ثواب دیتا ہے جس پر کسی نے احسان کیا۔ اس حدیث سے انصار کی بڑی فضیلت معلوم ہوئی کہ انہوں نے مہاجرین کا ایک مدت تک بھار اٹھایا بھلا اب یہ کیونکر سکتا ہے' رضی اللہ عنهم ورضوا عنه واعدلهم جنت تجری تحتها الانهار خالدين فيها ذلك هو الفوز العظيم۔

۳۰۲۷- (۱۲) وَعَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَهَادُوْا فَاِنَّ الْهَدِيَّةَ تُذْهِبُ الضَّغَائِنَ۔ (رواه) (قوله: ((رواه)) بياض فی آخره)

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ''آپس میں تحفہ بھیجا کرو' اس لئے کہ تحفہ بھیجنا کینہ کی باتوں کو دور کرتا ہے۔'' (اس کو روایت کیا---) ❶

**حکم الحدیث**: اس کی سند کمزور ہے۔

**فوائد الحدیث**: ❶ رواہ' جزری نے کہا یہاں اصل میں سفیدی چھوڑی ہوئی ہے اور مصنف کو اس حدیث کا مخرج معلوم نہیں ہوا اور اس حدیث کو ترمذی نے روایت کیا ہے۔

۳۰۲۸- (۱۳) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَهَادُوْا فَاِنَّ الْهَدِيَّةَ تُذْهِبُ وَحَرَ الصَّدْرِ وَلَا تَحْقِرَنَّ جَارَةٌ لِجَارَتِهَا وَلَوْ شِقَّ فِرْسَنِ شَاةٍ۔ (رواه الترمذی) (الترمذی الحدیث رقم ۲۰۳۰ واحمد فی المسند ۲/ ۲٦٤)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ''آپس میں تحفہ بھیجا کرو اس لئے کہ تحفہ سینے کی کدورت دور کرتا ہے' اور ہمسایہ اپنے ہمسایہ کے لئے حقیر نہ جانے اگرچہ ❶ بکری کے کھر کا ایک ٹکڑا ہو۔'' (ترمذی)

**حکم الحدیث**: اس کی سند کمزور ہے۔

**فوائد الحدیث**: ❶ اگرچہ بکری کے کھر کا ایک ٹکڑا بھیجے الخ یعنی ہمسایہ اور پڑوسیوں کو آپس میں محبت اور الفت سے رہنا چاہیے آپس میں تحفہ دینے لینے سے محبت زیادہ ہوتی ہے تھوڑے اور بہت کا خیال نہ کرنا چاہیے اور عورتوں کو خاص کر اس لیے فرمایا کہ ان کو تحمل نہیں ہوتا کم چیز کو حقیر جان کر پھیر دیتی ہیں اور اس کو ذلیل کرتی ہیں تو محبت کہاں بلکہ اس سے تو مزید عداوت پیدا کی۔

۳۰۲۹- (۱٤) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثٌ لَا تُرَدُّ الْوَسَائِدُ

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تین چیزیں ہیں کہ واپس نہ کی جائیں' تکیہ' تیل اور دودھ۔''

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



وَالدُّهْنُ وَاللَّبَنُ (رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ) وَ قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ قِيْلَ اَرَادَ بِالدُّهْنِ الطِّيْبَ۔ (الترمذی الحدیث رقم ۲۷۹۰)

(ترمذی) اور کہا یہ حدیث غریب ہے' کہا گیا ہے کہ آپ نے تیل سے خوشبو مراد لی ہے۔

**حکم الحدیث**: اس کی سند جید ہے۔

۳۰۳۰- (۱۵) وَعَنْ اَبِیْ عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اُعْطِيَ اَحَدُكُمُ الرَّيْحَانَ فَلَا يَرُدُّهُ فَاِنَّهُ خَرَجَ مِنَ الْجَنَّةِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ مُرْسَلًا) (الترمذی الحدیث رقم ۲۷۹۱)

ابوعثمان نہدی سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس وقت تم میں سے کوئی شخص خوشبودار پھول دیا جائے تو وہ اس کو واپس نہ کرے' کیونکہ وہ بہشت سے نکلا ❶ ہے۔'' (ترمذی بطریق ارسال)

**حکم الحدیث**: یہ روایت ضعیف ہے۔

**فوائد الحدیث**: ❶ وہ بہشت سے نکلا ہے الخ یعنی پھول کا اصل بہشت سے ہے۔

## اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ (تیسری فصل)

۳۰۳۱- (۱۶) عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَتْ اِمْرَاَةُ بَشِيْرٍ اِنْحَلِ ابْنِيْ غُلَامَكَ وَاَشْهِدْلِيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ ابْنَةَ فُلَانٍ سَاَلَتْنِيْ اَنْ اَنْحَلَ ابْنَهَا غُلَامِيْ وَ قَالَتْ اَشْهِدْلِيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَلَهٗ اِخْوَةٌ قَالَ نَعَمْ قَالَ اَفَكُلَّهُمْ اَعْطَيْتَهُمْ مِثْلَ مَآ اَعْطَيْتَهٗ قَالَ لَا قَالَ فَلَيْسَ يَصْلُحُ هٰذَا وَاِنِّيْ لَآ اَشْهَدُ اِلَّا عَلٰى حَقٍّ۔ (رواہ مسلم) (مسلم الحدیث رقم (۱۹۔ ۱۶۲۴) واحمد فی المسند ۳/ ۳۲۶)

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' بشیر رضی اللہ عنہ کی بیوی نے (بشیر) سے کہا: تو میرے بیٹے کو غلام کا عطیہ دے اور میرے لئے رسول اللہ ﷺ کو گواہ بنا' تو وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور کہا فلاں ❶ کی بیٹی نے مجھ سے سوال کیا کہ میں اس کے بیٹے کو غلام عطا کروں اور کہا کہ میرے لیے رسول اللہ ﷺ کو گواہ بناؤ' آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا اس بیٹے کے بھائی ہیں؟'' اس نے کہا' ہاں' آپ نے فرمایا: ''کیا تو نے سب کو دی ہے اس چیز کی مانند کہ جو تو نے اس بیٹے کو دی ہے؟'' اس نے کہا' نہیں' آپ نے فرمایا: ''پس یہ درست نہیں اور میں گواہ نہیں ❷ ہوتا مگر حق پر۔'' (مسلم)

**فوائد الحدیث**: ❶ فلاں کی بیٹی نے الخ یعنی عمرہ بنت رواحہ رضی اللہ عنہا نے جو میری بیوی ہے۔ ❷ میں گواہ نہیں ہوتا مگر حق پر الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اولاد کو جب دے تو برابر دے اور اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ اپنی اولاد کو صدقہ دے کر اس سے رجوع کر سکتا ہے اور وہ منع نہیں ہے۔ امام نووی رحمہ اللہ نے کہا اس حدیث سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ اولاد کو دینے میں برابری کرنا چاہیے اور لڑکا لڑکی اس ہبہ میں برابر ہیں اور بعض نے لڑکے کے دو حصے رکھے ہیں اور لڑکی کا ایک حصہ لیکن اگر ایک کو زیادہ دے اور دوسرے کو کم تو امام شافعی' امام مالک اور ابوحنیفہ رحمہم اللہ کے نزدیک یہ مکروہ ہے' حرام نہیں اور یہ ہبہ صحیح ہے اور طاؤس' عروہ' مجاہد' نووی' احمد اور اسحاق رحمہم اللہ کے نزدیک یہ حرام ہے اور ہبہ باطل ہے۔ قال النووی فی شرحہ علی المسلم اور یہی قول اہل حدیث کا ہے جیسے کہ گذرا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



۳۰۳۲- (۱۷) وَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اُتِیَ بِبَاكُوْرَةِ الْفَاكِهَةِ وَ ضَعَهَا عَلٰی عَیْنَیْهِ وَ عَلٰی شَفَتَیْهِ وَ قَالَ اَللّٰهُمَّ كَمَا اَرَیْتَنَا اَوَّلَهٗ فَاَرِنَا اٰخِرَهٗ ثُمَّ یُعْطِیْهَا مَنْ یَّكُوْنُ عِنْدَهٗ مِنَ الصِّبْیَانِ۔ (رَوَاهُ الْبَیْهَقِیُّ فِی الدَّعْوَاتِ الْكَبِیْرِ)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا' جب آپ کی خدمت میں کوئی نیا پھل پیش کیا جاتا تو آپ اسے اپنی آنکھوں اور ہونٹوں پر رکھتے اور فرماتے: ''یا الٰہی! جس طرح تو نے ہم کو اس پھل کا اول دکھایا ہے' اسی طرح اس کا آخر بھی دکھا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس پھل کو ان بچوں کو دے دیتے جو اس وقت آپ کے پاس موجود ہوتے۔'' (روایت کیا اس کو بیہقی نے دعوات کبیر میں)

**حکم الحدیث**: اس کی سند ضعیف ہے۔

# بَابُ اللُّقْطَةِ

## لقطہ کا بیان ❶

## اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ (پہلی فصل)

۳۰۳۳- (۱) عَنْ زَیْدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَهٗ عَنِ اللُّقْطَةِ فَقَالَ اِعْرِفْ عِفَاصَهَا وَوِكَاءَهَا ثُمَّ عَرِّفْهَا سَنَةً فَاِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا وَاِلَّا فَشَاْنُكَ بِهَا قَالَ فَضَالَّةُ الْغَنَمِ قَالَ هِیَ لَكَ اَوْلِاَخِیْكَ اَوْلِلذِّئْبِ قَالَ فَضَالَّةُ الْاِبِلِ قَالَ مَالَكَ وَلَهَا مَعَهَا سِقَاءُهَا وَحِذَاءُهَا تَرِدُ الْمَاءَ وَتَاْكُلُ الشَّجَرَ حَتّٰی یَلْقَاهَا رَبُّهَا (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ) وَفِیْ رِوَایَةٍ لِّمُسْلِمٍ فَقَالَ عَرِّفْهَا سَنَةً ثُمَّ اِعْرِفْ وِكَاءَهَا وَعِفَاصَهَا ثُمَّ اسْتَنْفِقْ بِهَا فَاِنْ جَاءَ رَبُّهَا فَاَدِّهَا اِلَیْهِ۔

(البخاری الحدیث رقم ۲٤۲۹ ومسلم الحدیث رقم (۱۔ ۱۷۲۲) وابوداؤد الحدیث رقم ۱۷۰٤ والترمذی الحدیث رقم ۱۳۷۲ وابن ماجه الحدیث رقم ۲۵۰٤ والموطا الحدیث رقم ٤٦ من کتاب الاقضیة واحمد فی المسند ٤/ ۱۱٦)

سیدنا زید بن خالد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ سے گری پڑی چیز کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا: ''اس کا ظرف پہچان ❷ رکھ اور اس کا سربند پہچان رکھ پھر ❸ ایک سال اس کا اعلان کر' پس اگر اس کا مالک آئے تو اس کو دے دے ❹ ورنہ تجھے اختیار ہے۔'' اس شخص نے کہا' گم شدہ بکری کا کیا حکم ہے؟ آپ نے فرمایا: ''وہ تیرے لئے ہے یا تیرے بھائی کے لئے یا پھر بھیڑیے ❺ کے لئے'' اس نے کہا' گم شدہ اونٹ کا کیا حکم ہے؟ آپ نے فرمایا: ''تجھے اس سے کیا کام ہے' اس کے ساتھ اس کی ❻ مشک ہے اور اس کا موزہ' ❼ وہ پانی پر آتا ہے اور درخت میں سے کھاتا ہے' یہاں تک کہ اس سے اس کا مالک آملتا ہے۔'' (بخاری' مسلم) اور مسلم کی ایک روایت میں اس طرح ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس کی ایک برس تک تعریف کر' پھر اس کا سربند اور ظرف پہچان رکھ' پھر اس کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



خرچ ❽ کر پس اگر اس کا مالک آ جائے تو اس کو اس کی قیمت ادا کر دے۔''

**فوائد الحدیث:** ❶ لقطہ کا بیان الخ راستہ میں گری پڑی چیز کو لقطہ کہتے ہیں۔ ❷ اس کا ظرف پہچان رکھ الخ یعنی جس میں وہ لقطہ ہو خواہ چمڑے میں ہو کپڑے میں۔ ❸ پھر اس کی ایک برس تعریف کر الخ یعنی ایسے مقامات میں جہاں لوگ جمع ہوا کرتے ہیں جیسے جامع مسجد' عیدگاہ اور میلے ٹھیلوں میں پکار کر اعلان کرے کہ جس کی کوئی چیز گم ہوگئی ہو تو ہمارے پاس اس کا پتہ بتلائے۔ ❹ ورنہ تجھے اختیار ہے الخ یعنی تو چاہے تو اسے اپنے استعمال میں لا سکتا ہے۔ ❺ یا بھیڑیئے کے لیے الخ مطلب یہ ہے کہ بکری کو پکڑ لے چھوڑ نہ دے' اگر اس کا مالک آ جائے تو اس کے حوالہ کر دے ورنہ تو اپنے کام میں لا' اگر چھوڑ دے گا تو احتمال ہے کہ بھیڑیا اس کو پھاڑ ڈالے یا اور کوئی جانور مار ڈالے' اس سے مسلمان کا مال ناحق ضائع ہوگا۔ ❻ اس کے ساتھ اس کی مشک ہے الخ یعنی اس کے پیٹ میں پانی بھرا رہتا ہے جس سے وہ کئی دن تک پیاس کا متحمل ہو سکتا ہے۔ ❼ اور اس کا موزہ الخ یعنی اس کے تلوے مضبوط اور زور آور ہیں کہ چلنے سے گھستے نہیں غرض یہ ہے کہ اونٹ کو پکڑنا جائز نہیں کیونکہ اس کے تلف ہونے کا خوف نہیں ہے۔ ❽ پھر اس کو خرچ کر الخ مسلم کی ایک روایت میں اتنا زیادہ ہے لیکن وہ روپیہ یا اشرفی تیرے پاس امانت ہوگا' سو اگر عمر بھر میں کبھی کسی دن اس کا مالک تلاش کرتا ہوا آئے تو اس کو دے دے' اس روایت سے غرض یہ ہے کہ روپیہ اشرفی کے لقطہ کا خرچ کرنا سال بھر کے بعد اگرچہ جائز ہے لیکن اس کو قرض سمجھے اور جب اس کا مالک آئے تو اس کو دیدے۔

٣٠٣٤- (٢) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اٰوٰى ضَآلَّةً فَهُوَ ضَآلٌّ مَالَمْ يُعَرِّفْهَا۔ (رواه مسلم) (مسلم الحديث رقم (١٢ـ ١٧٢٥) واحمد فى المسند ٤/ ١١٧)

انہی (سیدنا زید بن خالد رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص گم شدہ جانور کو اپنے پاس رکھے' تو وہ گمراہ ❶ ہے' جب تک کہ اس کی پہچان نہ کرائے۔ (مسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ پس وہ گمراہ ہے جب تک کہ تعریف نہ کرے الخ اس سے معلوم ہوا کہ لقطہ کا معلوم کرانا اور بتلانا ضروری ہے۔

٣٠٣٥- (٣) وَعَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عُثْمَانَ التَّيْمِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ لُقْطَةِ الْحَآجِّ۔ (رواه مسلم) (مسلم الحديث رقم (١ـ ١٧٢٤) وابوداؤد الحديث رقم ١٧١٩ واحمد فى المسند ٣/ ٤٩٩)

سیدنا عبدالرحمٰن بن عثمان تیمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حاجیوں کی گری پڑی چیز اٹھانے سے منع فرمایا۔ ❶ (مسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ حاجیوں کا لقطہ اٹھانے سے منع فرمایا الخ یعنی واسطے مِلک کے نہ کہ واسطے حفاظت کے۔ (نووی رحمہ اللہ)

## اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ (دوسری فصل)

٣٠٣٦- (٤) عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ سُئِلَ عَنِ الثَّمَرِ الْمُعَلَّقِ فَقَالَ مَنْ اَصَابَ مِنْهُ مِنْ ذِىْ

عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے رضی اللہ عنہم انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا کہ آپ سے ان پھلوں کے متعلق پوچھا گیا جو درختوں پر لٹکے ہوں' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



حَاجَةٍ غَيْرَ مُتَّخِذٍ خُبْنَةً فَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ وَمَنْ خَرَجَ بِشَيْءٍ مِّنْهُ فَعَلَيْهِ غَرَامَةُ مِثْلَيْهِ وَ الْعُقُوبَةُ وَ مَنْ سَرَقَ مِنْهُ شَيْئًا بَعْدَ اَنْ يُّؤْوِيَهُ الْجَرِيْنُ فَبَلَغَ ثَمَنَ الْمِجَنِّ فَعَلَيْهِ الْقَطْعُ وَ ذَكَرَ فِيْ ضَالَّةِ الْاِبِلِ وَ الْغَنَمِ كَمَا ذَكَرَ غَيْرُهُ قَالَ وَسُئِلَ عَنِ اللُّقْطَةِ فَقَالَ مَا كَانَ مِنْهَا فِي الطَّرِيْقِ الْمِيْتَاءِ وَالْقَرْيَةِ الْجَامِعَةِ فَعَرِّفْهَا سَنَةً فَاِنْ جَآءَ صَاحِبُهَا فَادْفَعْهَآ اِلَيْهِ وَاِنْ لَّمْ يَاْتِ فَهُوَلَكَ وَ مَا كَانَ فِي الْخَرَابِ الْعَادِيِّ فَفِيْهِ وَ فِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ۔ (رَوَاهُ النَّسَائِيُّ) وَرَوٰى اَبُوْدَاوُدَ عَنْهُ مِنْ قَوْلِهٖ وَ سُئِلَ عَنِ اللُّقْطَةِ اِلٰى اٰخِرِهٖ۔ (ابو داوٗد الحدیث رقم ١٧١٠ والترمذی الحدیث رقم ١٢٨٩ والنسائی الحدیث رقم ٤٩٥٨ وابن ماجه الحدیث رقم ٢٥٩٦ واحمد فی المسند ٢/ ٢٨٠)

فرمایا: ''جو ضرورت مند ❶ اس سے لے اس حال میں کہ جھولی بھرنے والا نہ ہو تو اس پر کوئی حرج نہیں اور جو شخص توڑ کر لے جائے تو اس پر ان پھلوں کا دوگنا تاوان واجب ہے اور سزا بھی' اور جو شخص پھلوں کو چرائے کھلیان میں سے پس چرائے ہوئے پھلوں کی قیمت ڈھال کی قیمت ❷ کے برابر پہنچ جائے تو اس کی سزا ہاتھ کاٹنا ہے اور ذکر کیا راوی نے گم شدہ اونٹ اور گم شدہ بکری کا جیسا کہ دوسرے راویوں نے ذکر کیا ہے کہا راوی نے اور پوچھا گیا آپ سے لقطہ کا حکم تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''جو گری پڑی چیز آمد و رفت والے راستہ اور آباد گاؤں میں ملے تو اس کا اعلان ایک ❸ سال تک کر' اگر اس کا مالک آ جائے تو اس کو دے دے اور اگر مالک نہ آئے تو وہ تیرے لئے ہے اور وہ لقطہ جو قدیم ویران زمین میں پایا جائے تو اس میں اور دفینہ جاہلیت میں پانچواں حصہ اللہ کی راہ کا ہے۔'' (نسائی) اور ابوداؤد نے عمرو بن شعیب سے روایت کی اس کے قول و سئل عن اللقطه آخر تک۔

**حکم الحدیث**: اس کی سند حسن ہے۔

**فوائد الحدیث**: ❶ یعنی جو شخص بھوک کی شدت سے بے تاب ہو جائے وہ اگر درخت کا میوہ کھائے بقدر سد رمق کے اور جھولی نہ بھر لے تو گناہ گار نہیں ہوتا۔ ❷ ڈھال کی قیمت کے برابر پہنچ جائے الخ ڈھال کی قیمت نبی ﷺ کے دور میں تین درہم تھی' جمہور علماء سلف اور خلف اور اہل حدیث کا یہی قول ہے کہ چوری کا نصاب ربع دینار یعنی تین درہم ہیں۔ ❸ اعلان ایک سال تک کر الخ اور ابی رضی اللہ عنہ کی روایت سے جو بخاری میں ہے یہ ثابت ہوتا ہے کہ ایک سال کے بعد بھی پوچھنا ضروری ہے' اس میں ہے کہ میں نے ایک تھیلی پائی سو دینار کی تو میں نبی ﷺ کے پاس آیا آپ نے فرمایا ایک سال تک اس کو پوچھتا رہ' میں پوچھتا رہا لیکن کوئی اس کا مالک نہ ملا' پھر میں دوسری بار آپ کے پاس آیا آپ نے فرمایا ایک سال تک اس کو پوچھتا رہ میں نے کوئی اس کا مالک نہ پایا پھر آپ کے پاس تیسری بار آیا آپ نے فرمایا' اس کی تھیلی' شمار کر اور سر بندھن کو یاد رکھ اگر اس کا مالک آئے تو خیر' ورنہ اس سے فائدہ اٹھا' میں نے اس کو خرچ کیا' پھر اس کے مالک سے مکہ میں ملا' اب حدیث کے حفاظ کا اس روایت میں اختلاف ہے بعض نے کہا ایک سال پر جو زیادت اس میں مذکورہ ہے وہ راوی کی غلطی ہے' ابن حزم رحمہ اللہ نے ایسا ہی یقین کیا اور ابن جوزی رحمہ اللہ نے کہا سلمہ نے اس میں خطا کی اور بعض نے کہا ایک سال پر بڑھانا استحبابا ہے بطور ورع اور تقویٰ کے اور اگر لقطہ حقیر چیز ہو تو اس کا خرچ کر لینا بغیر پوچھے بھی درست ہے جیسے سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ کی آئندہ حدیث میں مذکور ہے۔

٣٠٣٧- (٥) وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ اَنَّ عَلِيَّ

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا علی بن ابی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



بْنَ اَبِیْ طَالِبٍ وَجَدَ دِیْنَارًا فَاَتٰی بِهٖ فَاطِمَةَ فَسَاَلَ عَنْهُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا رِزْقُ اللّٰهِ فَاَکَلَ مِنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَ اَکَلَ عَلِیٌّ وَ فَاطِمَةُ کَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ اَتَتِ امْرَاَةٌ تَنْشُدُ الدِّیْنَارَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَا عَلِیُّ اَدِّ الدِّیْنَارَ۔

(رواہ ابوداؤد) (ابوداؤد الحدیث رقم ۱۷۱٤)

طالب رضی اللہ عنہ نے ایک دینار پایا تو وہ اس کو فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس لائے پھر انہوں نے اس کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یہ اللہ کا رزق ہے'' پس اس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھایا ❶ اور علی اور فاطمہ رضی اللہ عنہما نے کھایا' کچھ مدت کے بعد ایک عورت دینار کو ڈھونڈھتی ہوئی آئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اے علی! دینار ادا کر۔'' (ابوداؤد)

**حکم الحدیث**: اس کی سند ضعیف ہے۔

**فوائد الحدیث**: ❶ پس اس سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھایا' اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حقیر چیز جیسے ایک دینار یا اس کی مثل کا مشہور کرنا ضروری نہیں ہے۔

۳۰۳۸- (٦) وَعَنِ الْجَارُوْدِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ضَالَّةُ الْمُسْلِمِ حَرَقُ النَّارِ۔

(رواہ الدارمی) (الترمذی الحدیث رقم ۱۸۸۱ والدارمی الحدیث رقم ۲٦۰۱ واحمد فی المسند ۵/ ۸۰)

سیدنا جارود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مسلمان کی گم شدہ چیز آگ کا شعلہ ہے۔'' ❶ (دارمی)

**فوائد الحدیث**: ❶ آگ کا الخ یعنی اس کے لئے جو اس کو بتلائے نہیں بلکہ اس کے ہضم کرنے کی نیت سے چھپا رکھے اور فصل اول میں مسلم کی روایت سے گزرا کہ جو کوئی گم شدہ چیز کو جگہ دے وہ گمراہ ہے جب تک اس کو بتلائے نہیں اگر بتلانے اور معلوم کرانے کی نیت سے گم شدہ چیز لے تو برا نہیں ہے' اہل حدیث کے نزدیک ہر ایک جانور گم شدہ لے لینا اور پکڑ لینا درست ہے سوا اونٹ کے کیونکہ اونٹ تلف نہیں ہو سکتا' وہ پھرتا رہتا ہے یہاں تک کہ اس کا مالک آئے وہ لے لے اور یہ مضمون سیدنا زید بن خالد رضی اللہ عنہ کی حدیث میں گزرا جو فصل اول کی پہلی حدیث ہے۔

۳۰۳۹- (۷) وَعَنْ عِیَاضِ بْنِ حِمَارٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ وَّجَدَ لُقْطَةً فَلْیُشْهِدْ ذَاعَدْلٍ اَوْذَوَیْ عَدْلٍ وَلَایَکْتُمْ وَلَایُغَیِّبْ فَاِنْ وَجَدَ صَاحِبَهَا فَلْیَرُدَّهَا عَلَیْهِ وَاِلَّا فَهُوَ مَالُ اللّٰهِ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَاءُ (رواہ احمد و ابوداؤد و الدارمی)

(ابوداؤد الحدیث رقم ۱۷۰۹ وابن ماجه الحدیث رقم ۲۵۰۵ واحمد فی المسند ٤/ ۱٦۱)

سیدنا عیاض بن حمار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص کہ لقطہ پائے تو اسے ❶ چاہیے کہ وہ صاحب عدل کو گواہ کرے یا کہا دو صاحب عدل کو اور لقطہ کو چھپائے نہ اس کو غائب کرے پھر اگر اس کے مالک کو پائے تو اس کو اسے لوٹا دے اور اگر مالک کو نہ پائے تو وہ اللہ کا مال ہے وہ دیتا ہے جسے چاہتا ہے۔'' (احمد' ابوداؤد' دارمی)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



**حکم الحدیث:** اس کی سند صحیح ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ تو اسے چاہیے کہ گواہ کرے الخ گواہ کرنے میں حکمت یہ ہے کہ مالک زیادہ دعوی نہ کر بیٹھے' دوسرا یہ کہ بغیر گواہ کرنے کے کبھی اپنا جی للچا سکتا ہے تو گواہ کرنے میں یہ طمع نہیں رہتا اور خواہ مخواہ دینا پڑتا ہے اور یہ جو فرمایا پس وہ مال ہے اللہ کا' تو اس سے غرض یہ ہے کہ ایک برس کے بعد اس کا صرف کرنا درست ہے یہ مطلب نہیں ہے کہ مالک کو واپس نہیں کر سکتا۔

٣٠٤٠- (٨) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ رَخَّصَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْعَصَا وَالسَّوْطِ وَالْحَبْلِ وَاَشْبَاهِهٖ يَلْتَقِطُهُ الرَّجُلُ يَنْتَفِعُ بِهٖ. (رواه ابوداؤد) وَذُكِرَ حَدِيْثُ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيْ كَرِبَ اَلَا لَا يَحِلُّ فِيْ بَابِ الْاِعْتِصَامِ. (ابوداؤد الحدیث رقم ١٧١٧)

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لاٹھی' کوڑے' رسی اور ان کی مانند میں رخصت دی اس کو آدمی اٹھا لے' اس سے فائدہ ❶ لے۔'' (ابوداؤد) اور سیدنا مقدام بن معدی کرب رضی اللہ عنہ کی حدیث الالا یحل فی باب الاعتصام بالکتاب و السنۃ میں اس کا ذکر ہو چکا ہے۔

**حکم الحدیث:** اس کی سند ضعیف ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ اس سے فائدہ لے الخ اس حدیث اور سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی گزشتہ حدیث سے معلوم ہوا کہ تھوڑے مال کا مشہور کرنا ضروری نہیں۔ قلیل کی حد میں علماء کا اختلاف ہے' جبکہ بات یہ ہے کہ دینار اور دینار سے کم قلیل ہے۔

# بَابُ الْفَرَآئِضِ

## فرائض کا بیان

### اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ (پہلی فصل)

٣٠٤١- (١) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَنَا اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ فَمَنْ مَاتَ وَ عَلَيْهِ دَيْنٌ وَلَمْ يَتْرُكْ وَفَآءً فَعَلَيَّ قَضَاؤُهٗ وَمَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِوَرَثَتِهٖ وَ فِيْ رِوَايَةٍ مَنْ تَرَكَ دَيْنًا اَوْضِيَاعًا فَلْيَاْتِنِيْ فَاَنَا مَوْلَاهُ وَ فِيْ رِوَايَةٍ مَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِوَرَثَتِهٖ وَ مَنْ تَرَكَ كَلًّا فَاِلَيْنَا. (متفق عليه)

(البخاری الحدیث رقم ٢٣٩٩ ومسلم الحدیث رقم (١٥-١٦١٩) وابوداؤد الحدیث رقم ٢٩٥٥ والنسائی الحدیث رقم ١٩٦٣ وابن ماجه الحدیث رقم ٢٤١٥ واحمد فی المسند ٢/ ٤٥٦)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ❶ ''میں مومنوں کے ساتھ ان کی جانوں سے نزدیک تر ہوں پس جو شخص مرے اور اس پر قرض ہو اور وہ اتنا مال نہ چھوڑ گیا ہو کہ اس کا قرض ادا ہو سکے تو اس کا قرض ادا کرنا مجھ پر ہے اور جو شخص کہ مال چھوڑ جائے تو وہ اس کے ورثا کے لئے ہے۔'' اور ایک روایت میں ہے: ''جو شخص قرض چھوڑ جائے یا عیال چھوڑ جائے تو وہ میرے پاس آئیں میں ان کا انتظام کروں گا'' اور ایک روایت میں ہے: ''جو شخص مال چھوڑ جائے تو وہ اس کے ورثا کے لئے ہے اور جو شخص کہ عیال چھوڑ جائے تو وہ میری طرف آئیں (بخاری' مسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ ابتداء اسلام میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم قرض دار کا جنازہ نہ پڑھتے' پھر جب اسلام کو فتح ہوئی اور بیت المال میں مال جمع ہوا' تو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اس وقت نبی ﷺ نے یہ حدیث فرمائی' قرض دار پر نبی ﷺ شاید اس لیے نماز نہ پڑھتے تھے کہ لوگ قرض سے ڈریں اور جو قرض دار ہوں وہ قرض ادا کرنے میں غفلت نہ کریں۔

٣٠٤٢- (٢) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْحِقُوا الْفَرَائِضَ بِاَهْلِهَا فَمَابَقِيَ فَهُوَلِاَوْلٰى رَجُلٍ ذَكَرٍ۔ (متفق عليه) (البخاری الحدیث رقم ٦٧٣٢ ومسلم الحدیث رقم (٢۔ ١٦١٥) وابوداؤد الحدیث رقم ٢٨٩٨ والترمذی الحدیث رقم ٢٠٩٨ والدارمی الحدیث رقم ٢٩٨٧)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میراث ❶ کے حصہ داروں کو ان کے حصے دو' پھر جو بچ جائے تو وہ اس شخص کے لئے ہے کہ جو میت کے بہت نزدیک ہو مردوں میں سے۔'' (بخاری' مسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ میراث کے حصے دوالخ میراث کے حصے ان کو کہتے ہیں جو قرآن میں مفصل مذکور ہیں جیسے آدھا حصہ لڑکی کا اور چھٹا حصہ ماں کا اور آٹھواں حصہ بیوی کا وغیرہ وغیرہ پس فرمایا کہ میت کے مال میں سے پہلے فرائض والوں کو دیجئے اور ان کو دینے کے بعد اگر کچھ بچ رہے تو اس کو عصبہ پائے گا اور عصبہ وہ قوی وارث ہے جس کا حصہ اللہ کی کتاب میں مقرر نہیں ہے لیکن حصہ والوں کو دے کر جو مال بچ رہے تو وہ سب اسی کا ہوتا ہے جیسے بیٹا یا باپ' جب میت کا بیٹا نہ ہو تو پھر چچا بھائی وغیرہ۔

٣٠٤٣- (٣) وَعَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَايَرِثُ الْمُسْلِمُ الْكَافِرَوَ لَا الْكَافِرُ الْمُسْلِمَ۔ (متفق عليه) (البخاری الحدیث رقم ٦٧٦٤ ومسلم الحدیث رقم (١/ ١٦١٤) وابوداؤد الحدیث رقم ٢٩٠٩ والترمذی الحدیث رقم ٢١٠٧ وابن ماجه الحدیث رقم ٢٧٢٩ والدارمی الحدیث رقم ٣٠٠٠ والموطا الحدیث رقم ١٠ من كتاب الفرائض واحمد فی المسند ٥/ ٢٠٩)

سیدنا اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مسلمان کافر کا وارث نہیں ہوتا اور نہ ہی کافر ❶ مسلمان کا (وارث ہوتا ہے)۔'' (بخاری' مسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ اور نہ ہی کافر مسلمان کاالخ یعنی کافر اور مسلمان میں وراثت نہیں ہے اگر باپ کافر ہو تو مسلمان بیٹا اس کا حصہ نہ لے اور نہ مسلمان باپ کا کافر بیٹا حصہ پائے اور یہی مذہب چاروں اماموں کا ہے۔

٣٠٤٤- (٤) وَعَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَوْلَى الْقَوْمِ مِنْ اَنْفُسِهِمْ۔ (رواه البخاری) (البخاری الحدیث رقم ٦٧٦١)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' نبی ﷺ نے فرمایا: ''قوم کا مولیٰ ❶ اس قوم میں سے ہے۔'' (بخاری)

**فوائد الحدیث:** ❶ قوم کا مولیٰ اس قوم میں سے ہےالخ ظاہر حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اگر کسی شخص کا کوئی وارث نہ ہو تو اس کی میراث کا حق دار وہ شخص ہے جس کو اس نے آزاد کیا لیکن جمہور اس کے خلاف ہیں' وہ کہتے ہیں کہ مولیٰ سے آزاد کنندہ مراد ہے اور ہم کہتے ہیں کہ جمہور کا یہ کہنا ٹھیک نہیں ہے کیونکہ نبی ﷺ نے خود غلام آزاد کو اس کے آزاد کنندہ کی میراث دلوائی چنانچہ اسی باب کی دوسری فصل کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



انیسویں حدیث میں بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہما ان شاء اللہ تعالیٰ یہ آئے گا کہ ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں مرگیا اور اس نے کوئی وارث نہ چھوڑا مگر ایک غلام کہ جس کو اس نے آزاد کیا تھا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی میراث اسی کو دلائی' اب ان دونوں احادیث سے صاف ثابت ہوا کہ آزاد کرنے والا مولیٰ کا وارث ہے گو جمہور اس کا خلاف کریں۔

٣٠٤٥- (٥) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِبْنُ اُخْتِ الْقَوْمِ مِنْهُمْ۔ (متفق عليه)

انہی (سیدنا انس رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "قوم کا بھانجا ❶ انہی میں سے ہے۔" (بخاری' مسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ بھانجا الخ یعنی جب کوئی قریبی وارث باقی نہ رہے تو بھانجا اپنے ماموں کا وارث ہوتا ہے اور ماموں اپنے بھانجے کا وارث ہے۔

وَذُكِرَ حَدِيْثُ عَائِشَةَ اِنَّمَا الْوَلَاءُ فِيْ بَابٍ قَبْلَ بَابِ السَّلَمِ وَسَنَذْكُرُ حَدِيْثَ الْبَرَاءِ الْخَالَةُ بِمَنْزِلَةِ الْاُمِّ فِيْ بَابِ بُلُوْغِ الصَّغِيْرِ وَ حَضَانَتِهٖ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ تَعَالٰى۔ (البخاری الحديث رقم ٦٧٦٢ ومسلم الحديث رقم (١٣٣ـ ١٠٥٩)

اور ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث انما الولاء باب السلم سے پہلے باب میں ذکر کی گئی ہے اور ہم سیدنا براء رضی اللہ عنہ کی حدیث الخالة بمنزلة الام بلوغ الصغیر و حضانة کے باب میں ذکر کریں گے اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا۔

## اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ (دوسری فصل)

٣٠٤٦- (٦) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَتَوَارَثُ اَهْلُ الْمِلَّتَيْنِ شَتّٰى (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ) (ابوداود الحديث رقم ٢٩١١ وابن ماجه الحديث رقم ٢٧٣١ واحمد فی المسند ٢/ ١٩٥)

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ❶ "دو مختلف دین والوں کے درمیان وراثت نہیں ہوتی۔" (ابوداؤد وابن ماجہ)

**حکم الحدیث:** اس کی سند حسن ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ دو مختلف دین والوں کے الخ یعنی کافر اور مسلمان کے۔

٣٠٤٧- (٧) وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ عَنْ جَابِرٍ۔ (فی السنن ٤/ ٣٧٠ الحديث رقم ٢١٠٨)

اور ترمذی نے جابر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا۔

٣٠٤٨- (٨) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْقَاتِلُ لَا يَرِثُ۔ (رواه الترمذی وابن ماجة) (الترمذی الحديث رقم ٢٠١٩ وابن ماجه الحديث رقم ٢٧٣٥)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "قتل کرنے والا وارث ❶ نہیں ہوتا۔" (ترمذی' ابن ماجہ)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



**حکم الحدیث:** اس کی سند سخت ضعیف ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ وارث نہیں ہوتا الخ یعنی اس کا جس کو قتل کرے۔

٣٠٤٩- (٩) وَعَنْ بُرَيْدَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ لِلْجَدَّةِ السُّدُسَ إِذَا لَمْ تَكُنْ دُوْنَهَا أُمٌّ۔ (رواه ابوداوٗد) (ابوداوٗد الحديث رقم ٢٨٩٥ والدار قطني الحديث رقم ٧٤ من كتاب الفرائض)

سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جدہ کے لئے چھٹا حصہ ٹھہرایا جس وقت ❶ کہ اس کو ماں حاجب نہ ہو۔ (ابوداؤد)

**فوائد الحدیث:** ❶ جس وقت کہ اس کو ماں حاجب نہ ہو الخ یعنی اگر میت کی ماں زندہ ہوگی تو وہ جدہ کو اس کے حصہ سے محروم کرے گی اور جدہ سے دادی ہو خواہ نانی' عام مراد ہے۔

٣٠٥٠- (١٠) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَهَلَّ الصَّبِيُّ صُلِّيَ عَلَيْهِ وَوُرِّثَ۔ (رواه ابن ماجة والدارمی) (ابن ماجه الحديث رقم ٢٧٥٠ والدارمی الحديث رقم ٣١٢٦)

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب بچہ (پیدائش کے وقت) آواز کرے تو اس پر نماز پڑھی جائے اور ❶ وارث بنایا جائے۔'' (ابن ماجہ' دارمی)

**حکم الحدیث:** اس کی سند معلول ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ یعنی اپنے مورث کا اور اس بچے کی میراث اس کے وارث پائیں لیکن اگر مردہ پیدا ہو تو وہ وارث نہ ہوگا نہ اس کا کوئی وارث ہوگا گویا وہ پیدا ہی نہیں ہوا اور یہ جو فرمایا کہ جس وقت آواز کرے تو آواز سے صرف چلانا ہی مراد نہیں ہے بلکہ ابن ماجہ کی دوسری روایت میں صاف آیا ہے کہ استہلال یہ ہے کے روئے یا چیخے یا چھینکے غرض کوئی ایسا کام کرے جس سے اس کا زندہ ہونا ثابت ہو۔

٣٠٥١- (١١) وَعَنْ كَثِيْرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَوْلَى الْقَوْمِ مِنْهُمْ وَحَلِيْفُ الْقَوْمِ مِنْهُمْ وَابْنُ أُخْتِ الْقَوْمِ مِنْهُمْ۔ (رواه الدارمی) (الدارمی الحديث رقم ٢٥٢٧)

کثیر بن عبداللہ نے اپنے باپ سے نقل کیا انہوں نے کثیر کے دادا رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قوم کا مولیٰ اس قوم میں سے ہے اور قوم کا حلیف ❶ اس قوم میں سے ہے اور قوم کا بھانجا اس قوم میں سے ہے۔'' (دارمی)

**فوائد الحدیث:** ❶ قوم کا حلیف الخ عرب کا دستور تھا کہ آپس میں قول و اقرار کرتے صلح و صفائی کا اور پھر ایک دوسرے کا وارث ہوتا' اسلام نے اس وراثت کو منسوخ کر ڈالا اور شاید مراد اس سے یہ ہو کہ جب اور کوئی قریبی وارث باقی نہ رہے تو حلیف وارث ہوگا۔

٣٠٥٢- (١٢) وَعَنِ الْمِقْدَامِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا أَوْلٰى بِكُلِّ مُؤْمِنٍ مِّنْ نَّفْسِهٖ فَمَنْ تَرَكَ دَيْنًا أَوْ ضَيْعَةً فَإِلَيْنَا وَمَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِوَرَثَتِهٖ وَأَنَا مَوْلٰى مَنْ لَّا مَوْلٰى لَهٗ أَرِثُ مَالَهٗ وَأَفُكُّ عَانَهٗ وَالْخَالُ وَارِثُ مَنْ لَّا وَارِثَ لَهٗ يَرِثُ مَالَهٗ وَيَفُكُّ عَانَهٗ

سیدنا مقدام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں ہر مومن کے لئے اس کی جان سے زیادہ عزیز ہوں' پس جو شخص اپنے ذمہ قرض چھوڑ جائے یا عیال تو میری طرف سے اس کا ادا کرنا ہے اور اس کا پرورش کرنا اور جو شخص مال چھوڑ جائے تو وہ اس کے ورثا کے لئے ہے اور میں اس شخص کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



وَفِیْ رِوَایَةٍ وَاَنَا وَارِثُ مَنْ لَّاوَارِثَ لَهٗ اَعْقِلُ عَنْهُ وَاَرِثُهٗ وَالْخَالُ وَارِثُ مَنْ لَّاوَارِثَ لَهٗ یَعْقِلُ عَنْهُ وَیَرِثُهٗ۔ (رواه ابوداؤد) (ابوداؤد الحدیث رقم ۲۹۰۰ وابن ماجه الحدیث رقم ۲۷۳۸)

انتظام کرنے والا ہوں جب کہ کوئی منتظم نہ ہو اور اس کے مال کا وارث ہوں ❶ اور چھڑاتا ہوں اس کی قید کو ❷ ماموں اس شخص کا وارث ہے کہ جس کا کوئی وارث نہ ہو وہ اس کے مال کا وارث ہے اور اس کی قید کو چھڑائے گا اور ایک روایت میں ہے: ''میں اس کا وارث ہوں کہ جس کا کوئی وارث نہ ہو میں اس کی طرف سے خون بہا ادا کروں گا اور اس کا وارث ہوں اور ماموں اس کا وارث ہے جس کا کوئی وارث نہ ہو وہ ادا کرے گا اس کی طرف سے خون بہا اور اس کا وارث ہوگا۔'' (ابوداؤد)

**فوائد الحدیث:** ❶ اس کے مال کا وارث ہوتا ہوں الخ یعنی اس کو بیت المال میں رکھتا ہوں۔
❷ اس کی قید کو الخ یعنی جو دیت وغیرہ اس کے ذمہ ہوتی ہے اس کو ادا کرتا ہوں۔

۳۰۵۳- (۱۳) وَعَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَحُوْزُ الْمَرْاَةُ ثَلَاثَ مَوَارِیْثَ عَتِیْقَهَا وَلَقِیْطَهَا وَوَلَدَهَا الَّذِیْ لَاعَنَتْ عَنْهُ۔ (رواه الترمذی و ابوداود و ابن ماجة) (ابوداؤد الحدیث رقم ۲۹۰٦ والترمذی الحدیث رقم ۲۱۱۵ وابن ماجه الحدیث رقم ۲۷٤۲ واحمد فی المسند ۳/ ٤۹۰)

سیدنا واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''عورت تین شخصوں کی میراث لیتی ہے اپنے آزاد کئے ہوئے کی ❶ اپنے پائے ہوئے کی ❷ اور اپنے بچے کی کہ اس پر لعان کرے۔'' ❸ (ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ)

**حکم الحدیث:** اس کی سند ضعیف ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ اپنے آزاد کئے ہوئے کی الخ بشرطیکہ اس کا کوئی عصبہ نسبی نہ ہو۔ ❷ اپنے پائے ہوئے کی الخ یعنی جس کو لاوارث پا کر پرورش کرے۔ ❸ کہ اس پر لعان کرے الخ یعنی اپنے خاوند سے اور خاوند اس بچہ کا وارث نہ ہوگا کیونکہ اس نے تو اس کو غیر کا بچہ ظاہر کیا اور اپنی بیوی کو زنا کی تہمت لگائی۔

۳۰۵٤- (۱٤) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَیُّمَا رَجُلٍ عَاهَرَ بِحُرَّةٍ اَوْ اَمَةٍ فَالْوَلَدُ وَلَدُ زِنًا لَا یَرِثُ وَلَا یُوْرَثُ۔ (رواه الترمذی) (الترمذی الحدیث رقم ۲۱۱۳ وابن ماجه الحدیث رقم ۲۷٤٥)

عمرو بن شعیب نے اپنے باپ سے نقل کیا اور شعیب نے ان کے دادا رضی اللہ عنہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص کہ آزاد عورت سے زنا کرے یا لونڈی سے تو پیدا ہونے والا بچہ ولد الزنا ہوتا ہے کہ نہ وہ وارث ہوتا ❶ ہے اور نہ ہی اس سے میراث لی جاتی ہے۔'' (ترمذی)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



**حکم الحدیث:** اس کی سند ضعیف ہے لیکن حدیث صحیح ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ وہ وارث ہوتا ہے نہ اس سے میراث لی جاتی ہے الخ یعنی مرد اس بچہ کا وارث ہوگا نہ وہ بچہ اس مرد کا وارث ہوگا کیونکہ جو بچہ زنا سے پیدا ہو وہ درحقیقت اس مرد سے کچھ علاقہ نہیں رکھتا جس نے زنا کیا' گو اس کا نطفہ ہی سہی مگر شریعت کی رو سے نہ وہ بچہ اس کا وارث ہوگا نہ وہ اس بچہ کا' اب اگر زانی مرجائے اور اس کا کوئی رشتہ دار بھی ہو تو کل میراث اس کو مل جائے گی۔

۳۰۵۵- (۱۵) وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ مَوْلًى لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاتَ وَتَرَكَ شَيْئًا وَلَمْ يَدَعْ حَمِيْمًا وَلَاوَلَدًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْطُوْا مِيْرَاثَهُ رَجُلًا مِّنْ اَهْلِ قَرْيَتِهٖ۔ (رواه ابوداؤد والترمذی) (ابوداؤد الحدیث رقم ۲۹۰۲ وابن ماجه الحدیث رقم ۲۷۳۳)

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا آزاد کیا ہوا غلام مر گیا اور چھوڑ گیا کچھ مال اور کوئی ناتے دار چھوڑا نہ کوئی فرزند تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس کی میراث ❶ ایک ایسے شخص کو دو جو اس کی بستی والوں میں سے ہو۔'' (ابوداؤد' ترمذی)

**حکم الحدیث:** اس کی سند جید ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ اس کی میراث دو الخ حالانکہ یہ میراث نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تھی مگر نبی کسی کے وارث ہوتے ہیں نہ ان کا کوئی وارث ہوتا ہے' اس لئے آپ نے یہ میراث نہ لی اور بیت المال میں ایسی میراث رکھنے کے لئے امام کو اختیار ہے' اس لیے آپ نے یہی مناسب خیال کیا کہ اس کی بستی والے اس کے مال سے فائدہ اٹھائیں۔

۳۰۵۶- (۱۶) وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ مَاتَ رَجُلٌ مِّنْ خُزَاعَةَ فَاُتِیَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِيْرَاثِهٖ فَقَالَ اِلْتَمِسُوْا لَهٗ وَارِثًا اَوْذَارَحِمٍ فَلَمْ يَجِدُوْا لَهٗ وَارِثًا وَلَاذَارَحِمٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْطُوْهُ الْكُبْرَ مِنْ خُزَاعَةَ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ) وَفِیْ رِوَايَةٍ لَّهٗ قَالَ انْظُرُوْا اَكْبَرَ رَجُلٍ مِّنْ خُزَاعَةَ۔ (ابوداؤد الحدیث رقم ۲۹۰۴ واحمد فی المسند ۵/ ۳۴۷)

سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ خزاعہ میں سے ایک شخص مر گیا' اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس کی میراث لائی گئی' تو آپ نے فرمایا: ''اس کے لیے وارث کو ذی رحم کو تلاش کرو'' پس اس کا کوئی وارث پایا نہ کوئی ذی رحم' تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس کی میراث خزاعہ میں سے بڑے کو دو۔'' ❶ (ابوداؤد) اور ابوداؤد کی ایک روایت میں اس طرح ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''خزاعہ میں سے بڑے شخص کو دیکھو۔''

**فوائد الحدیث:** ❶ اس کی میراث خزاعہ میں سے بڑے کو دو الخ پہلے گزر چکا ہے کہ میراث رکھنے کا بیت المال میں امام کو اختیار ہے لیکن نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہاں بھی اس قبیلہ کے بڑے آدمی کو دینا مناسب سمجھا۔

۳۰۵۷- (۱۷) وَعَنْ عَلِیٍّ قَالَ اِنَّكُمْ تَقْرَءُوْنَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ مِنْۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ تُوْصُوْنَ بِهَا اَوْدَيْنٍ وَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى بِالدَّيْنِ قَبْلَ الْوَصِيَّةِ وَاِنَّ اَعْيَانَ بَنِی الْاُمِّ يَتَوَارَثُوْنَ دُوْنَ بَنِی الْعَلَّاتِ اَلرَّجُلُ يَرِثُ اَخَاهُ لِاَبِيْهِ وَاُمِّهٖ دُوْنَ اَخِيْهِ لِاَبِيْهِ۔

سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا: تم اس آیت کو پڑھتے ہو ﴿من بعد وصية توصون بها او دين﴾ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وصیت سے پہلے قرض کے ادا کرنے کا حکم کیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا کہ حقیقی بھائی ❶ وارث ہوتے ہیں نہ کہ سوتیلے' آدمی اپنے سگے بھائی کا وارث ہوتا ہے نہ کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



(رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ) وَ فِي رِوَايَةِ الدَّارِمِيِّ: قَالَ الْإِخْوَةُ مِنَ الْأُمِّ يَتَوَارَثُوْنَ دُوْنَ بَنِي الْعَلَّاتِ ...... إِلَى آخِرِهِ۔" (الترمذی الحدیث رقم ٢٠٩٥ وابن ماجه الحدیث رقم ٢٧٣٩ والدارمی الحدیث رقم ٢٩٨٤ واحمد فی المسند ١/ ١٤)

سوتیلے بھائی کا۔" (ترمذی' ابن ماجہ) اور دارمی کی ایک روایت میں اس طرح ہے سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا سگے بھائی وارث ہوتے ہیں نہ کہ سوتیلے۔" تا آخر حدیث کی مذکور ہوئی۔

**حکم الحدیث**: اس کی سند ضعیف ہے۔

**فوائد الحدیث**: ❶ حقیقی بھائی وارث ہوتے ہیں نہ کہ سوتیلے الخ حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جب سگے اور سوتیلے دونوں طرح کے بھائی موجود ہوں تو سگے وارث ہوں گے اور سوتیلے محروم رہیں گے۔

٣٠٥٨- (١٨) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ جَآءَتْ اِمْرَأَةُ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيْعِ بِابْنَتَيْهَا مِنْ سَعْدِ ابْنِ الرَّبِيْعِ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَاتَانِ ابْنَتَا سَعْدِ بْنِ الرَّبِيْعِ قُتِلَ أَبُوْهُمَا مَعَكَ يَوْمَ أُحُدٍ شَهِيْدًا وَإِنَّ عَمَّهُمَا أَخَذَ مَالَهُمَا وَلَمْ يَدَعْ لَهُمَا مَالًا وَلَا تُنْكَحَانِ إِلَّا وَلَهُمَا مَالٌ قَالَ يَقْضِي اللّٰهُ فِي ذٰلِكَ فَنَزَلَتْ آيَةُ الْمِيْرَاثِ فَبَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى عَمِّهِمَا فَقَالَ أَعْطِ لِابْنَتَيْ سَعْدٍ الثُّلُثَيْنِ وَأَعْطِ أُمَّهُمَا الثُّمُنَ وَمَا بَقِيَ فَهُوَ لَكَ (رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ وَأَبُوْدَاوُدَ وَ ابْنُ مَاجَةَ) وَقَالَ التِّرْمَذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ۔ (ابوداؤد الحدیث رقم ٢٨٩٢ والترمذی الحدیث رقم ٢٠٩٢ وابن ماجه الحدیث رقم ٢٧٢٠ واحمد فی المسند ٣/ ٣٥٢)

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے سیدنا سعد بن ربیع رضی اللہ عنہ کی اہلیہ اپنی دونوں بیٹیوں کو' جو کہ سعد بن ربیع رضی اللہ عنہ سے تھیں' لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں اور کہا اے اللہ کے رسول! یہ دونوں بیٹیاں سعد بن ربیع کی ہیں ان کا باپ آپ کے ساتھ احد کے دن شہید کیا گیا ہے' ان کے چچا نے ان کا تمام مال لے لیا ہے اور ان کے لئے کوئی مال نہیں چھوڑا اور مال نہ ہونے کی وجہ ❶ سے ان سے کوئی بھی نکاح نہیں کرے گا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ ان کے بارہ میں کوئی حکم نازل کرے گا پس میراث کی آیت اتری تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کو ان کے چچا کے پاس بھیجا اور فرمایا سعد ❷ کی دونوں بیٹیوں کو دو تہائی دیدے اور لڑکیوں کی ماں کو آٹھواں حصہ دے اور جو کچھ باقی بچ رہے تو وہ تیرے لئے ہے۔" (احمد' ترمذی' ابوداؤد' ابن ماجہ) اور ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن غریب ہے۔

**حکم الحدیث**: اس کی سند ضعیف ہے۔

**فوائد الحدیث**: ❶ اور مال نہ ہونے کی وجہ سے الخ یعنی زیور وغیرہ کے لئے ورنہ اس کے نکاح میں لوگ رغبت نہیں کرتے اور آج کل بھی دنیاداروں کا یہی حال ہے۔ ❷ سیدنا سعد رضی اللہ عنہ کی دونوں بیٹیوں کو دو تہائی دے الخ یعنی تمام مال کے چوبیس حصے ہوں گے' سولہ دونوں بیٹیوں کے اور تین حصے اس کی بیوی کے اور پانچ تیرے۔

٣٠٥٩- (١٩) وَعَنْ هُزَيْلِ بْنِ شُرَحْبِيْلَ قَالَ سُئِلَ أَبُوْمُوْسٰى عَنِ ابْنَةٍ وَ بِنْتِ ابْنٍ وَأُخْتٍ فَقَالَ لِلْبِنْتِ

سیدنا ہزیل بن شرجیل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ ایک بیٹی ایک پوتی اور ایک بہن

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اَلنِّصْفُ وَلِلْاُخْتِ النِّصْفُ وَائْتِ ابْنَ مَسْعُوْدٍ فَسَيُتَابِعُنِيْ فَسُئِلَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ وَاُخْبِرَ بِقَوْلِ اَبِيْ مُوْسٰى فَقَالَ لَقَدْ ضَلَلْتُ اِذًا وَمَا اَنَا مِنَ الْمُهْتَدِيْنَ اَقْضِيْ فِيْهَا بِمَا قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْبِنْتِ النِّصْفُ وَلِابْنَةِ الْاِبْنِ السُّدُسُ تَكْمِلَةَ الثُّلُثَيْنِ وَمَا بَقِيَ فَلِلْاُخْتِ فَاَتَيْنَا اَبَا مُوْسٰى فَاَخْبَرْنَاهُ بِقَوْلِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ فَقَالَ لَا تَسْاَلُوْنِيْ مَادَامَ هٰذَا الْحِبْرُ فِيْكُمْ۔ (رواه البخاری) (البخاری الحدیث رقم ٦٧٣٦ والترمذی الحدیث رقم ٢٠٩٣ وابن ماجة الحدیث رقم ٢٧٢١ والدارمی الحدیث رقم ٢٨٩٠ واحمد فی المسند ١/ ٣٨٩)

کا ورثہ کس طرح تقسیم کیا جائے؟ تو ابوموسیٰ نے جواب دیا: بیٹی کو آدھا اور بہن کو آدھا اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس جاؤ وہ میری موافقت کریں گے پس ابن مسعود سوال کیے گئے اور خبر دیئے گئے ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کے جواب کے متعلق' تو انہوں نے کہا اگر میں اس فتویٰ سے موافقت کروں تو میں گمراہ سمجھا جاؤں گا اور میں اپنے آپ کو راہ ہدایت پر نہ پاؤں گا' میں تو وہ فیصلہ کروں گا جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اور وہ یہ ہے بیٹی کو آدھا' پوتی کو چھٹا دو تہائی کے پورا کرنے کے لئے اور جو باقی رہے تو وہ بہن کے لئے ❶ ہے پس ہم ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور ہم نے ان کو ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا فتویٰ بتایا تو انہوں نے کہا' مجھ سے نہ پوچھا کرو جب تک کہ تم میں یہ عالم موجود ہے۔ (بخاری)

**فوائد الحدیث:** ❶ تو وہ بہن کے لئے ہے الخ مطلب یہ ہے کہ میراث چھ حصہ پر تقسیم ہوگی تین حصے بیٹی کو اور ایک حصہ پوتی کو اور دو بہن کو ملیں گے' اس کی وجہ یہ ہے کہ جب ایک لڑکی کے ساتھ پوتیاں زیادہ ہوں یا ایک ہی پوتی ہو تو نصف بیٹی کو مل کر دو ثلث کا تکملہ پوتیوں پر برابر تقسیم ہو جائے گا اور بہنیں بیٹیوں کے ساتھ عصبہ ہو جاتی ہیں' یعنی بیٹیوں کے حصے سے جو بچ رہے وہ بہنوں کو مل جاتا ہے اور جمہور علماء اس فتویٰ میں سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہیں لیکن سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ کا یہ قول ہے کہ بیٹے کے ہوتے ہوئے بہن محروم ہو جاتی ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے "ان امرؤ هلك ليس له ولد وله اخت" اور ولد عام ہے بیٹا اور بیٹی دونوں کو شامل ہے تو معلوم ہوا کہ بہن دونوں سے محروم ہو جاتی ہے جبکہ جمہور یہ کہتے ہیں کہ ولد سے یہاں بیٹا مراد ہے اور اس کی دلیل یہ ہے کہ آگے یوں فرمایا "وهو يرثها ان لم يكن لها ولد" اور یہاں بالاجماع ولد سے بیٹا مراد ہے اس لئے کہ دختر بھائی کو محروم نہیں کر سکتی اجماعاً۔

٣٠٦٠- (٢٠) وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ ابْنَ ابْنِيْ مَاتَ فَمَالِيْ مِنْ مِيْرَاثِهٖ قَالَ لَكَ السُّدُسُ فَلَمَّا وَلّٰى دَعَاهُ قَالَ لَكَ سُدُسٌ اٰخَرُ فَلَمَّا وَلّٰى دَعَاهُ قَالَ اِنَّ السُّدُسَ الْاٰخَرَ طُعْمَةٌ لَكَ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ) وَ قَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔ (ابوداؤد الحدیث رقم ٢٨٩٦ والترمذی الحدیث رقم ٢٠٩٩)

سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہا کہ میرا پوتا مر گیا تو اس کی میراث سے میرا کتنا حصہ ہے؟ آپ نے فرمایا: ''تیرے لئے چھٹا حصہ ہے'' جب وہ واپس مڑا تو آپ نے اس کو بلایا اور فرمایا: ''تیرے لئے چھٹا حصہ اور ہے' پس جب پشت پھیری اس کو بلایا اور فرمایا کہ دوسرا چھٹا ❶ حصہ تیرے لئے رزق ہے۔'' (احمد' ترمذی' ابوداؤد) اور ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



**حکم الحدیث:** اس کی سند ضعیف ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ دوسرا چھٹا حصہ تیرے لئے رزق ہے الخ یعنی تیری اصل میراث صرف سدس ہے اور دوسرا سدس اس صورت خاص کی وجہ سے تجھ کو ملا ہے صورت مسئلہ یہ ہے کہ ایک شخص دو بیٹیاں اور ایک دادا چھوڑ کر مر گیا اب اس کے کل مال کے چھ حصے ہوں گے' چار حصے دونوں بیٹیوں کو ملیں گے اور دو حصے دادا کو' ایک حصہ اصل میراث میں اور ایک بطور عصبیت کے۔ دادا کے باب میں صحابہ رضی اللہ عنہم اور علماء ما بعد کا بہت اختلاف ہے' بعض نے دادا کو باپ کی مثل رکھا ہے اور کبھی اس کو ثلث دلایا ہے کبھی سدس اور کبھی عصبہ کیا ہے جبکہ بعض نے ہمیشہ اس کے لئے سدس رکھا ہے اسی طرح اختلاف ہے کہ دادا کے ہوتے ہوئے بھائی' بہن کو ترکہ ملے گا یا نہیں تو ایک جماعت صحابہ رضی اللہ عنہم جیسے علی' ابن مسعود اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہم کا یہ قول ہے کہ بھائیوں کے ساتھ مقاسمہ کرے گا اور بعض نے کہا بھائی' بہن دادا کی وجہ سے محروم ہوں گے جیسے باپ سے محروم ہوتے ہیں والتفصیل فی کتب الفرائض۔

۳۰۶۱- (۲۱) وَعَنْ قَبِيْصَةَ بْنِ ذُؤَيْبٍ قَالَ جَآءَتِ الْجَدَّةُ اِلٰى اَبِيْ بَكْرٍ تَسْأَلُهُ مِيْرَاثَهَا فَقَالَ لَهَا مَالَكِ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ شَيْءٌ وَمَالَكِ فِيْ سُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْءٌ فَارْجِعِيْ حَتّٰى اَسْأَلَ النَّاسَ فَسَأَلَ فَقَالَ الْمُغِيْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ حَضَرْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْطَاهَا السُّدُسَ فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ هَلْ مَعَكَ غَيْرُكَ فَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ مِثْلَ مَا قَالَ الْمُغِيْرَةُ فَاَنْفَذَهُ لَهَا اَبُوْبَكْرٍ ثُمَّ جَآءَتِ الْجَدَّةُ الْاُخْرٰى اِلٰى عُمَرَ تَسْأَلُهُ مِيْرَاثَهَا فَقَالَ هُوَ ذٰلِكَ السُّدُسُ فَاِنِ اجْتَمَعْتُمَا فَهُوَ بَيْنَكُمَا وَاَيَّتُكُمَا خَلَتْ بِهٖ فَهُوَ لَهَا۔ (رواه مالك واحمد والترمذي و ابوداؤد والدارمي و ابن ماجة)

(ابوداؤد الحديث رقم ٢٨٩٤ والترمذي الحديث رقم ٢١٠٠ وابن ماجه الحديث رقم ٢٧٢٤ والدارمي الحديث رقم ٢٩٣٩ والموطا الحديث رقم ٤ من كتاب الفرائض واحمد في المسند ٤/ ٢٢٥)

قبیصہ بن ذویب سے روایت ہے سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس ایک نانی اس حال میں آئی کہ ان سے اپنی میراث مانگتی تھی' انہوں نے اس سے کہا کہ تیرے لئے اللہ کی کتاب میں کچھ نہیں اور تیرے لئے سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں کچھ نہیں' پس تو چلی جا' یہاں تک کہ میں لوگوں سے پوچھوں' پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے پوچھا تو مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے کہا' میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر تھا آپ نے نانی کو چھٹا حصہ دلوایا تھا' تو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے مغیرہ رضی اللہ عنہ سے کہا کیا تیرے ❶ ساتھ تیرے سوا کوئی اور ہے؟ تو محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے اس طرح کہا جس طرح کہ مغیرہ رضی اللہ عنہ نے کہا تھا' پس اس حکم کو ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اس نانی کے لئے جاری کیا پھر ❷ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے پاس دادی اس حال میں آئی کہ ان سے طلب کرتی تھی اپنی میراث' تو انہوں نے کہا' وہی چھٹا حصہ ہے پس اگر تم دونوں جمع ہو تو وہ چھٹا حصہ تم دونوں کے درمیان ہے اور تم دونوں میں سے جو اس چھٹے حصہ کے ساتھ تنہا ہو' تو وہ حصہ اس کے لئے ہے۔ (ترمذی' ابوداؤد' دارمی' ابن ماجہ)

**حکم الحدیث:** اس کی سند ضعیف ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ تیرے ساتھ آیا ہے الخ یعنی جو اس معاملہ کو جانتا ہے۔ ❷ پھر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے پاس دادی آئی الخ یعنی اسی میت کی' ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس اس میت کی نانی آئی تھی' اس لئے آپ نے اس کو چھٹا حصہ دلایا اور جب سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں دادی نے بھی دعویٰ کیا تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو بھی حصہ مذکورہ میں شریک کر دیا۔ حافظ نے کہا' اس حدیث کی اسناد صحیح ہے کیونکہ اس کے راوی ثقہ ہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



مگر مرسل ہے اس لئے کہ قبیصہ کا سماع سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے صحیح نہیں ہے اور عبداللہ بن احمد نے مسند میں اور اس کے سوا دوسروں نے اپنی اپنی کتابوں میں سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دادی اور نانی دونوں کو ایک سدس دلایا' آدھوں آدھ اور یہ روایت بھی منقطع ہے اور ابوداؤد اور نسائی نے سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ سے نکالا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دادی اور نانی کو سدس دلایا' جب کہ ماں نہ ہو اور اس کو ابن السکن نے صحیح کہا' بحر میں ہے کہ دادیوں اور نانیوں کا حصہ سدس ہے اگر چہ زیادہ ہوں' جب درجہ میں برابر ہوں اور نانی اور دادی درجہ میں برابر ہیں اگر اختلاف ہو درجہ میں تو دور والی نزدیک والی سے محروم ہوگی اور ماں کی وجہ سے دادی اور نانی دونوں محروم ہوں گی اور باپ کی وجہ سے دادی محروم ہوگی نانی محروم نہ ہوگی۔

٣٠٦٢- (٢٢) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ فِي الْجَدَّةِ مَعَ ابْنِهَا اَنَّهَا اَوَّلُ جَدَّةٍ اَطْعَمَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُدُسًا مَعَ ابْنِهَا وَابْنُهَا حَيٌّ (رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ وَ الدَّارِمِيُّ) وَالتِّرْمَذِيُّ ضَعَّفَهُ۔ (الترمذی الحدیث رقم ٢١٠٢ والدارمی الحدیث رقم ٢٩٣٢)

سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے دادی کے بارہ میں اس کے بیٹے کی موجودگی میں' بتایا کہ وہ پہلی دادی تھی کہ اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چھٹا حصہ ❶ دلوایا تھا اس کے بیٹے کے ساتھ اور اس کا بیٹا زندہ تھا (ترمذی و دارمی) اور ترمذی نے اس حدیث کو ضعیف کہا ہے۔

**حکم الحدیث**: اس کی سند ضعیف ہے۔

**فوائد الحدیث**: ❶ چھٹا حصہ دلوایا تھا الخ یہ حدیث ضعیف ہے اس لئے علما کا عمل اس حدیث پر نہیں ہے۔

٣٠٦٣- (٢٣) وَعَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ سُفْيَانَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ اِلَيْهِ اَنْ وَرِّثِ امْرَاَةَ اَشْيَمَ الضِّبَابِيِّ مِنْ دِيَةِ زَوْجِهَا۔ (رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ وَ اَبُوْدَاوٗدَ) وَ قَالَ التِّرْمَذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔ (ابوداؤد الحدیث رقم ٢٩٢٧ والترمذی الحدیث رقم ٢١١٠ وابن ماجه الحدیث رقم ٢٦٤٢ والموطا الحدیث رقم ٩ من کتاب العقول واحمد فی المسند ٣/ ٤٥٢)

سیدنا ضحاک بن سفیان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے نام خط لکھا کہ اشیم ضبابی کی بیوی کو اس کے خاوند کے خون بہا کی دیت سے میراث دے۔ ❶ (ترمذی وابوداؤد) اور ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے

**حکم الحدیث**: اس کی سند ضعیف ہے۔

**فوائد الحدیث**: ❶ میراث دے اشیم ضبابی کی بیوی کو اس کے خاوند کی دیت سے الخ امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ کی یہ رائے تھی کہ عورت خاوند کی دیت سے ورثہ نہیں پاتی تو اسی لیے سیدنا ضحاک رضی اللہ عنہ نے ان کے سامنے یہ حدیث بیان کی۔

٣٠٦٤- (٢٤) وَعَنْ تَمِيْمِ الدَّارِيِّ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا السُّنَّةُ فِي الرَّجُلِ مِنْ اَهْلِ الشِّرْكِ يُسْلِمُ عَلٰى يَدَيْ رَجُلٍ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَقَالَ هُوَ اَوْلَى النَّاسِ بِمَحْيَاهُ وَمَمَاتِهِ۔

سیدنا تمیم داری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ مشرک شخص کے بارہ میں شرع کا کیا حکم ہے جو ایک مسلمان شخص کے ہاتھ پر اسلام لائے؟ آپ نے فرمایا: ''وہ شخص ❶ اس کی زندگی اور اس کے مرنے کے متعلق زیادہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



(رواه الترمذی و ابن ماجة والدارمی) (البخاری فی صحیحه ۱۲/ ٤٥ معلقا فی کتاب الفرائض باب اذا اسلم علی یدیه وابو داؤد الحدیث رقم ۲۹۱۸ والترمذی الحدیث رقم ۲۱۱۲ وابن ماجه الحدیث رقم ۲۷۵۲ والدارمی الحدیث رقم ۳۰۳۳ واحمد فی المسند ٤/ ۱۰۳)

حق دار ہے۔'' (ترمذی' ابن ماجہ' دارمی)

**حکم الحدیث**: اس کی سند ضعیف ہے۔

**فوائد الحدیث**: ❶ وہ شخص اس کی زندگی اور اس کے مرنے کے متعلق زیادہ حق دار ہے الخ ظاہر حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ اگر نومسلم کا کوئی وارث نہ ہو تو اس کی میراث کا حق دار وہ شخص ہے جس نے اس کو مسلمان کیا اور جمہور اس کے خلاف ہیں وہ کہتے ہیں یہ حکم ابتداء اسلام میں ہوگا پھر منسوخ ہو گیا' ہم کہتے ہیں کہ نسخ کی کوئی دلیل نہیں ہے۔ (اس لیے اس کو مسلمان کرنے والا ہی وارث ہوگا۔ واللہ اعلم بالصواب)

۳۰٦٥ - (۲۵) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَجُلًا مَاتَ وَلَمْ يَدَعْ وَارِثًا اِلَّا غُلَامًا كَانَ اَعْتَقَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ لَهُ اَحَدٌ؟ قَالُوْا لَا اِلَّا غُلَامٌ لَهُ كَانَ اَعْتَقَهُ فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِيْرَاثَهُ لَهُ۔ (رواه ابوداؤد و الترمذی وابن ماجة (ابوداؤد الحدیث رقم ۲۹۰۵ والترمذی الحدیث رقم ۲۱۰٦ وابن ماجه الحدیث رقم ۲۷٤۱ واحمد فی المسند ۱/ ۲۲۱)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے' ایک شخص مر گیا اور اس نے کوئی وارث نہ چھوڑا مگر ایک غلام کہ جس کو اس نے آزاد کیا تھا' پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا اس کا کوئی وارث ہے؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا' کوئی وارث نہیں مگر ایک غلام کہ جس کو اس نے آزاد کیا ہے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو اس کی میراث دلوائی۔'' (ابوداؤد' ترمذی' ابن ماجہ)

**حکم الحدیث**: اس کی سند ضعیف ہے۔

۳۰٦٦ - (۲٦) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَرِثُ الْوَلَاءَ مَنْ يَرِثُ الْمَالَ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) وَ قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ اِسْنَادُهٗ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ۔ (الترمذی الحدیث رقم ۲۱۱٤)

عمرو بن شعیب نے اپنے باپ سے نقل کیا اس نے اپنے دادا رضی اللہ عنہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ولاء کا وارث ❶ وہی ہوتا ہے جو مال کا وارث ہوتا ہے۔'' (ترمذی) اور کہا اس حدیث کی اسناد قوی نہیں۔

**حکم الحدیث**: اس کی سند ضعیف ہے۔

**فوائد الحدیث**: ❶ ولاء کا وارث وہی ہوتا ہے جو مال کا وارث ہوتا ہے الخ مطلب یہ ہے کہ عورت ولاء کی وارث نہیں ہوتی مگر جب کہ عورت خود کسی غلام کو آزاد کرے یا اس کا آزاد کیا ہوا کسی کو آزاد کرے تو ان کے ولاء کی وارث ہوتی ہے۔ اللھم اغفرلنا ونساء المومنین والمومنات۔ امین ثم امین

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



## اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ (تیسری فصل)

٣٠٦٧- (٢٧) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا كَانَ مِنْ مِّيْرَاثٍ قُسِمَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَهُوَ عَلٰى قِسْمَةِ الْجَاهِلِيَّةِ وَ مَاكَانَ مِنْ مِّيْرَاثٍ اَدْرَكَهُ الْاِسْلَامُ فَهُوَ عَلٰى قِسْمَةِ الْاِسْلَامِ۔

(رواه ابن ماجة) (ابن ماجه الحديث رقم ٢٧٤٩)

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو میراث جاہلیت میں تقسیم کی گئی پس ❶ وہ جاہلیت کی تقسیم پر ہے اور جو میراث کہ اس کو پایا اسلام نے تو وہ اسلام کی تقسیم پر ہے۔'' (ابن ماجہ)

**حکم الحدیث**: اس کی سند ضعیف ہے۔

**فوائد الحدیث**: ❶ پس وہ جاہلیت کی تقسیم پر ہے الخ یعنی اسلام کے زمانہ میں اس کو دوبارہ تقسیم نہ کریں گے کیونکہ اس میں حرج ہے' اس حدیث سے کیسا عمدہ مسئلہ حل ہوا کہ قانون پر عمل اس کے نفاذ کے بعد جو مقدمات پیدا ہوں ان پر ہوتا ہے اور جو مقدمے نفاذ قانون سے پہلے فیصل ہو چکے ہوں ان میں اس قانون کے نفاذ سے کوئی مداخلت نہیں کی جائے گی۔

٣٠٦٨- (٢٨) وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ حَزْمٍ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَاهُ كَثِيْرًا يَقُوْلُ كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ عَجَبًا لِلْعَمَّةِ تُوْرَثُ وَ لَا تَرِثُ۔ (رواه مالك)

(والموطا الحديث رقم ٩ من كتاب الفرائض)

محمد بن ابوبکر بن حزم سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے باپ سے سنا کہ اکثر کہتے تھے سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ پھوپھی کے لیے تعجب ہے کہ اس کا بھتیجا وارث ہوتا ہے اور وہ بھتیجے کی وارث ❶ نہیں ہوتی (مالک)

**حکم الحدیث**: اس کی سند صحیح ہے۔

**فوائد الحدیث**: ❶ اور وہ بھتیجے کی وارث نہیں ہوتی الخ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی رائے سے پھوپھی کے لیے میراث تجویز کی تھی' اس قیاس سے کہ پھوپھی کا بھتیجا وارث ہوتا ہے وہ بھی اس کی وارث ہوتی ہے' پھر مشورہ کے بعد معلوم ہوا کہ پھوپھی کو میراث نہیں ملتی تو اس وقت آپ نے یہ فرمایا۔

٣٠٦٩- (٢٩) وَعَنْ عُمَرَ قَالَ تَعَلَّمُوا الْفَرَائِضَ وَزَادَابْنُ مَسْعُوْدٍ وَالطَّلَاقَ وَالْحَجَّ قَالَا فَاِنَّهُ مِنْ دِيْنِكُمْ۔ (رواه الدارمي) (الدارمي الحديث رقم ٢٨٥١)

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرمایا فرائض کے احکام سیکھو ❶ اور ابن مسعود رضی اللہ عنہما نے زیادہ کیا کہ طلاق اور حج کے احکام سیکھو' سیدنا عمر اور سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہما نے کہا' اس لئے کہ یہ تمہارے دین سے ہے۔ (دارمی)

**حکم الحدیث**: اس کی سند حسن ہے۔

**فوائد الحدیث**: ❶ فرائض کے احکام سیکھو الخ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اس حدیث کو مرفوعاً روایت کیا اور زیادہ کیا' اس کو سکھلاؤ کہ وہ شریعت کے علم کا آدھا حصہ ہے (کیونکہ اس میں بہت سی تفصیل اور بہت سے مسائل ہیں اور اس میں ذہن ثاقب اور رائے صائب اور علم حساب کی حاجت ہے) اور وہ علم بھلا دیا جائے گا اور سب سے پہلے میری امت سے چھین لیا جائے گا یعنی قیامت سے پہلے جب لوگ دین کا علم حاصل کرنا چھوڑ دیں گے تو فرائض ہی کے علم میں سب سے پہلے ناواقف ہو جائیں گے پھر دوسرے علوم بھی ان سے جاتے رہیں گے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



# بَابُ الْوَصَايَا

## وصیتوں کا بیان

## اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ (پہلی فصل)

۳۰۷۰- (۱) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاحَقُّ امْرِءٍ مُّسْلِمٍ لَهُ شَيْءٌ يُوصِي فِيهِ يَبِيْتُ لَيْلَتَيْنِ اِلَّا وَوَصِيَّتُهُ مَكْتُوبَةٌ عِنْدَهُ.

**(متفق علیه)** (البخاری الحدیث رقم ۲۷۳۸ ومسلم الحدیث رقم (۱- ۱۶۲۷) وابوداؤد الحدیث رقم ۲۸۶۲ والترمذی الحدیث رقم ۲۱۱۸ والنسائی الحدیث رقم ۳۶۱۵ وابن ماجه الحدیث رقم ۲۷۰۲ والدارمی الحدیث رقم ۳۱۷۵ والموطا الحدیث رقم ۱ من کتاب الوصیة واحمد فی المسند ۲/ ٤)

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کسی مسلمان مرد کو یہ لائق نہیں ❶ اس کے لیے ایک ایسی چیز ہو کہ وہ اس کے متعلق وصیت کرنا چاہتا ہو کہ وہ دو راتیں گذارے مگر یہ کہ اس کی وصیت اس کے پاس لکھی ہو۔'' (بخاری، مسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ نہیں وارث الخ یعنی مسلمان مرد کو لائق نہیں ہے کہ اس پر وصیت کے بغیر تین راتیں گذریں یعنی جس پر لوگوں کا قرض ہو یا کسی کے پاس کوئی امانت ہو تو اس پر لازم ہے وہ کہ اپنے پاس اس کی وصیت لکھ رکھے تا کہ اس کے بعد اس کے وارث اس پر عمل کریں اس لیے کہ آدمی کو اپنی موت معلوم نہیں وصیت لکھ رکھنا اس صورت میں تو واجب ہے اور اگر کسی کا لینا دینا نہ ہو تو پھر وصیت کرنا واجب نہیں بلکہ مستحب ہے۔

۳۰۷۱- (۲) وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِي وَقَّاصٍ قَالَ مَرِضْتُ عَامَ الْفَتْحِ مَرَضًا اَشْفَيْتُ عَلَى الْمَوْتِ فَاَتَانِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُنِيْ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ لِيْ مَالًا كَثِيْرًا وَلَيْسَ يَرِثُنِيْ اِلَّا ابْنَتِيْ اَفَاُوْصِيْ بِمَالِيْ كُلِّهِ قَالَ لَا قُلْتُ فَثُلُثَيْ مَالِيْ قَالَ لَا قُلْتُ فَالشَّطْرُ قَالَ لَا قُلْتُ فَالثُّلُثُ قَالَ الثُّلُثُ وَالثُّلُثُ كَثِيْرٌ اِنَّكَ اَنْ تَذَرَ وَرَثَتَكَ اَغْنِيَاءَ خَيْرٌ مِّنْ اَنْ تَذَرَهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُوْنَ النَّاسَ وَاِنَّكَ لَنْ تُنْفِقَ نَفَقَةً تَبْتَغِيْ بِهَا وَجْهَ اللّٰهِ اِلَّا اُجِرْتَ بِهَا حَتّٰى

سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں اس سال بیمار ہوا کہ مکہ فتح ہوا' ایسا بیمار کہ میں موت کے کنارے پر پہنچا پس میرے پاس میری عیادت کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئے تو میں نے کہا' اے اللہ کے رسول! میرے پاس بہت سارا مال ہے اور میرا کوئی وارث نہیں ❶ مگر میری بیٹی' کیا میں اپنے تمام مال کے ساتھ اسے وصیت کروں؟ آپ نے فرمایا: ''نہیں'' میں نے کہا' دو تہائی اپنے مال سے میں وصیت کروں؟ آپ نے فرمایا: ''نہیں'' میں نے کہا' پس میں آدھے مال کی وصیت کروں؟ آپ نے فرمایا: ''نہیں'' میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اللُّقْمَةَ تَرْفَعُهَا اِلٰى فِيْ اِمْرَاَتِكَ۔ (متفق عليه)

(البخاری الحدیث رقم ۲۷۴۲ و مسلم الحدیث رقم ۵ / ۱۶۲۸ والترمذی الحدیث رقم ۲۱۱۶ والنسائی الحدیث رقم ۳۶۲۶ وابن ماجه الحدیث رقم ۲۷۰۸)

نے کہا' تہائی کی وصیت کروں؟ آپ نے فرمایا: تہائی اور تہائی بھی بہت ہے ❷ پس تو یہ کہ چھوڑ کر جائے اپنے وارثوں کو غنی اس سے بہتر ہے کہ ان کو مفلس چھوڑ کر جائے اس حال میں کہ وہ لوگوں کے آگے ہاتھ پھیلا دیں مانگنے کے لئے اور تو ہرگز کوئی مال نہ خرچ کرے گا طلب کرے تو اس خرچ کرنے کے ساتھ اللہ کی رضا مندی مگر یہ کہ تو اس کی وجہ سے ثواب دیا جائے گا یہاں تک کہ تو لقمہ اٹھائے اپنی بیوی کے منہ کی طرف۔'' (بخاری' مسلم)

**فوائد الحدیث:** ❶ اور میرا کوئی وارث نہیں مگر میری بیٹی الخ یعنی اصحاب فرائض میں سے صرف ایک بیٹی ہی وارث ہے اور یہ غرض نہیں کہ دوسرے عصبہ بھی نہیں ہیں۔ ❷ تو یہ کہ چھوڑ کر جائے اپنے وارثوں کو غنی اس سے بہتر ہے الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ورثا کا حق مقدم ہے اور تہائی سے زیادہ وصیت درست نہیں اور بیوی اور لڑکوں کو کھانا اور کپڑے دینے میں بھی ثواب ہے اگر اللہ کا حکم جان کر دے' معلوم ہوا کہ تہائی مال سے زیادہ میں وصیت نافذ نہ ہوگی اور دو تہائی ورثا کو ملے گا اگرچہ وصیت تہائی سے زیادہ یا کل مال کی کر جائے اور جمہور علماء کا بھی یہی قول ہے لیکن اگر وصیت کرنے والے کا کوئی وارث نہ ہو تو ثلث مال سے زیادہ کی وصیت درست ہے' حنفیہ اسحاق' شریک اور احمد کا ایک روایت میں یہی قول ہے اور سیدنا علی' سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے بھی ایسا ہی مروی ہے' احمد اور ابوداؤد رحمہما اللہ نے سیدنا ابوزید انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ ایک شخص نے مرتے وقت اپنے چھ غلاموں کو آزاد کر دیا اور ان کے سوا اور کوئی مال اس کے پاس نہ تھا' نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان غلاموں میں قرعہ ڈالا اور دو کو ان میں سے آزاد کر دیا اور چار کو غلام رکھا اور ابوداؤد کی ایک روایت میں ہے کہ اگر میں پہلے سے اس کے دفن کے وقت موجود ہوتا تو وہ مسلمانوں کے قبرستان میں دفن نہ کیا جاتا اور مسلم نے اس کو سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت کیا' اس میں یہ ہے کہ اس کے وارث نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور یہ حال بیان کیا' آپ نے فرمایا' کیا اس نے ایسا کیا' اگر ہم اس کا یہ حال جانتے تو اس پر نماز نہ پڑھتے' ان احادیث سے معلوم ہوا کہ ثلث مال سے زیادہ کی وصیت کرنا گناہ ہے کیونکہ اس میں ورثا کی حق تلفی ہے۔

## اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ (دوسری فصل)

۳۰۷۲ - (۳) عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ قَالَ عَادَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا مَرِيْضٌ فَقَالَ اَوْصَيْتَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ بِكَمْ قُلْتُ بِمَالِيْ كُلِّهٖ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَالَ فَمَا تَرَكْتَ لِوَلَدِكَ قُلْتُ هُمْ اَغْنِيَآءُ بِخَيْرٍ فَقَالَ اَوْصِ بِالْعُشْرِ فَمَازِلْتُ اُنَاقِصُهٗ حَتّٰى قَالَ اَوْصِ بِالثُّلُثِ وَالثُّلُثُ كَثِيْرٌ۔ (رواه الترمذی)

(الترمذی الحدیث رقم ۹۷۵ والنسائی الحدیث رقم

سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری عیادت کے لیے آئے جس وقت میں بیمار تھا تو آپ نے فرمایا: ''کیا تو نے وصیت کا کیا ارادہ کیا ہے؟'' میں نے کہا' جی ہاں آپ نے فرمایا: ''کس قدر؟'' میں نے کہا' اپنے سارے مال کی اللہ کی راہ میں وصیت کرنے کا ارادہ کیا ہے' آپ نے فرمایا کہ پھر تو نے اپنی اولاد کے لئے کیا چھوڑا؟ میں نے کہا وہ مال کے ساتھ غنی ہیں' آپ نے فرمایا: ''دسویں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



(۳۶۳۱)

حصہ کی وصیت کر" پس میں برابر اصرار کرتا رہا یہاں تک کہ آپ نے فرمایا: "تہائی کی وصیت کر اور تہائی بھی بہت زیادہ ہے۔" (ترمذی)

**حکم الحدیث**: اس کی سند ضعیف ہے۔

۳۰۷۳- (۴) وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ فِیْ خُطْبَتِهٖ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ اَعْطٰى كُلَّ ذِیْ حَقٍّ حَقَّهٗ فَلَا وَصِیَّةَ لِوَارِثٍ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَ ابْنُ مَاجَةَ) وَ زَادَ التِّرْمَذِیُّ اَلْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللّٰهِ۔ (ابو داؤد الحدیث رقم ۲۸۷۰ والترمذی الحدیث رقم ۲۱۲۰ وابن ماجه الحدیث رقم ۲۷۱۳ واخرجه احمد فی المسند ۵/ ۲۶۷)

سیدنا ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا' آپ حجۃ الوداع کے سال اپنے خطبہ میں فرماتے تھے: اللہ تعالیٰ نے ہر حق والے کو اس کا حق دیا ہے پس وارث کے لئے وصیت نہیں۔" (ابوداؤد' ابن ماجہ) اور ترمذی نے زیادہ کیا کہ: "بچہ بستر والے کے لئے ہے اور زنا کرنے والے کے لئے پتھر ہے اور ان کا حساب اللہ تعالیٰ پر ہے۔"

**حکم الحدیث**: اس کی سند حسن ہے۔

۳۰۷۴- (۵) وَیُرْوٰى عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ لَا وَصِیَّةَ لِوَارِثٍ اِلَّا اَنْ یَّشَآءَ الْوَرَثَةُ (مُنْقَطِعٌ هٰذَا لَفْظُ الْمَصَابِیْحِ) وَفِیْ رِوَایَةِ الدَّارَقُطْنِیِّ قَالَ لَا تَجُوْزُ وَصِیَّةٌ لِوَارِثٍ اِلَّا اَنْ یَشَآءَ الْوَرَثَةُ۔ (الدار قطنی الحدیث رقم ۸۹)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا گیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "وارث کے لئے وصیت نہیں مگر یہ کہ وارث چاہیں۔" یہ حدیث منقطع ہے اور یہ مصابیح کے الفاظ ہیں اور دارقطنی کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ آپ نے فرمایا: "وارث کے لیے وصیت جائز ❶ نہیں ہوتی ❷ مگر یہ کہ وارث چاہیں۔"

**حکم الحدیث**: اس کی سند ضعیف ہے۔

**فوائد الحدیث**: ❶ وصیت وارث کے لیے جائز نہیں ہوتی الخ شروع اسلام میں یہ حکم تھا کہ جب کوئی مرنے لگے اور اس کے پاس مال ہو تو وہ اپنے ماں باپ اور رشتہ داروں کے لئے وصیت کرے اور وصیت کے موافق اس کا مال تقسیم کیا جائے' پھر اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے میراث کی آیات اتاریں اور ہر ایک کا حصہ مقرر کر دیا' اب وارث کے لئے وصیت کرنا جائز نہیں رہا۔ ❷ مگر جب دوسرے وارث اس کو جائز رکھیں' تلخیص میں ہے کہ اس کی اسناد واہی ہے اور دارقطنی نے سیدنا جابر اور سیدنا علی رضی اللہ عنہما سے بھی ایسا ہی روایت کیا ہے۔ اور شافعی رحمہ اللہ نے کہا یہ حدیث متواتر ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جس سال مکہ فتح کیا یہ فرمایا تھا کہ وارث کے لئے وصیت نہیں ہے' اس کو بہت سے ائمہ اور اہل علم نے اہل مغازی وغیرہم سے نقل کیا ہے' تو یہ حدیث اس آیت کو خاص کر دے گی "من م بعد وصیة یوصی بها او دین" اور جمہور علماء کا یہی قول ہے اور موطا میں ہے کہ اس میں اختلاف نہیں ہے کہ وارث کے لئے وصیت درست نہیں مگر جب دوسرے وارث اس کو قبول کر لیں اور اہل علم کا یہی مذہب ہے۔

۳۰۷۵- (۶) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ وَالْمَرْأَةُ بِطَاعَةِ اللّٰهِ سِتِّيْنَ سَنَةً ثُمَّ يَحْضُرُهُمَا الْمَوْتُ فَيُضَارَّانِ فِي الْوَصِيَّةِ فَتَجِبُ لَهُمَا النَّارُ ثُمَّ قَرَأَ أَبُوْهُرَيْرَةَ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصٰى بِهَا أَوْدَيْنٍ غَيْرَ مُضَارٍّ إِلٰى قَوْلِهِ تَعَالٰى وَذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ۔ (رواه احمد و الترمذی و ابوداؤد و ابن ماجة) (ابوداؤد الحدیث رقم ۲۸٦۷ و الترمذی الحدیث رقم ۲۱۱۷ و ابن ماجه الحدیث رقم ۲۷۰٤)

''مرد اور عورت ساٹھ برس اللہ تعالیٰ کی بندگی کرتے ہیں پھر ان کو موت آتی ہے تو وہ ضرر پہنچاتے ہیں وصیت کرنے میں' تو ان کے لئے واجب ❶ ہوتی ہے دوزخ۔'' پھر ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ آیت پڑھی: ''وصیت کے بعد میراث لیں کہ اس کے ساتھ وصیت کیا جائے یا قرض کے بعد اس حال میں کہ نقصان پہنچانے والا نہ ہو' اس قول تک آیت پڑھی؟ ''یہ بڑی مراد پانا ہے۔'' (احمد' ترمذی' ابوداؤد' ابن ماجہ)

**حکم الحدیث:** اس کی سند ضعیف ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ پس ان کے لئے واجب ہوتی ہے الخ اس حدیث سے ثابت ہوا کہ وصیت میں کسی وارث کو نقصان پہنچانا کبیرہ گناہوں میں سے ہے بلکہ اہل حدیث کے نزدیک جس وصیت میں کسی وارث کا نقصان ہو وہ صحیح نہیں ہوتی۔

## اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ (تیسری فصل)

۳۰۷٦ - (۷) عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَّاتَ عَلٰى وَصِيَّةٍ مَاتَ عَلٰى سَبِيْلٍ وَ سُنَّةٍ وَمَاتَ عَلٰى تُقًى وَ شَهَادَةٍ وَمَاتَ مَغْفُوْرًا لَّهٗ۔ (رواه ابن ماجة) (ابن ماجه الحدیث رقم ۲۷۰۱)

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص وصیت پر مرا وہ طریق مستقیم' سنت' تقویٰ اور شہادت ❶ پر مرا اور اس حالت میں مرا کہ اس کے لئے بخشش کی گئی۔'' (ابن ماجہ)

**حکم الحدیث:** اس کی سند ضعیف ہے۔

**فوائد الحدیث:** ❶ اس حدیث کی اسناد ضعیف ہے اور شہادت سے یہ مراد ہے کہ اس کو شہید کا ثواب ملے گا یا شہادت سے مراد گواہی ہے یعنی ملائکہ اس کے ایمان اور تقویٰ کی گواہی دیں گے' دوسری روایت میں ہے کہ جو لوگ موت کے وقت وصیت کرتے ہیں وہ تو برزخ اور اموات کے ساتھ بات کرتے ہیں اور جو وصیت نہیں کرتے وہ بات نہیں کر سکتے۔

۳۰۷۷ - (۸) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ أَنَّ الْعَاصَ بْنَ وَائِلٍ أَوْصٰى أَنْ يُّعْتَقَ عَنْهُ مِائَةُ رَقَبَةٍ فَأَعْتَقَ ابْنُهٗ هِشَامٌ خَمْسِيْنَ رَقَبَةً فَأَرَادَ ابْنُهٗ عَمْرٌو أَنْ يُّعْتِقَ عَنْهُ الْخَمْسِيْنَ الْبَاقِيَةَ فَقَالَ حَتّٰى أَسْأَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ أَبِيْ

عمرو بن شعیب نے اپنے باپ سے اور شعیب نے اپنے دادا رضی اللہ عنہم سے نقل کیا کہ عاص بن وائل نے وصیت کی کہ میری طرف سے ایک سو غلام آزاد کئے جائیں تو اس کے بیٹے ہشام نے پچاس غلام آزاد کئے پھر اس کے بیٹے عمرو نے ارادہ کیا کہ اس کی طرف سے باقی پچاس غلام آزاد کرے عمرو نے کہا' میں آزاد نہیں کروں گا یہاں تک کہ رسول اللہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اَوْصٰی اَنْ یُّعْتَقَ عَنْهُ مِائَةُ رَقَبَةٍ وَ اِنَّ هِشَامًا اَعْتَقَ عَنْهُ خَمْسِیْنَ وَبَقِیَتْ عَلَیْهِ خَمْسُوْنَ رَقَبَةً اَفَاُعْتِقُ عَنْهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهُ لَوْ كَانَ مُسْلِمًا فَاَعْتَقْتُمْ عَنْهُ اَوْتَصَدَّقْتُمْ عَنْهُ اَوْحَجَجْتُمْ عَنْهُ بَلَغَهُ ذٰلِكَ۔ (رواه ابو داؤد) (ابو داؤد الحدیث رقم ۲۷۰۱)

ﷺ سے پوچھوں' پس وہ نبی ﷺ کے پاس آئے تو کہا' اے اللہ کے رسول! میرے باپ نے وصیت کی تھی کہ اس کی طرف سے سو غلام آزاد کئے جائیں' ہشام نے اس کی طرف سے پچاس غلام آزاد کئے اور باقی اس پر پچاس غلام رہے کیا میں اس کی طرف سے آزاد کروں؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''وہ اگر مسلمان ہوتا اور تم اس کی طرف سے آزاد کرتے یا اس کی طرف سے صدقہ دیتے یا اس کی طرف سے حج کرتے تو اس کو یہ پہنچتا۔'' ❶

**حکم الحدیث**: اس کی سند حسن ہے۔

**فوائد الحدیث**: ❶ اس کو یہ پہنچتا الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صدقہ وغیرہ کافر کے لئے مفید نہیں اور یہ ہشام عاص کا بیٹا اور عمرو بن عاص کا بھائی ہے۔ مشہور یہ ہے کہ ہشام' عمرو بن عاص سے چھوٹا تھا اور یہ ان لوگوں میں سے ہے جو پہلے پہلے مشرف بہ اسلام ہوئے اور عالم فاضل تھے اور یہ جو فرمایا پھر اس کے بیٹے عمرو نے ارادہ کیا یعنی عاص کے بیٹے نے جو ہشام سے بڑا تھا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صدقہ وغیرہ کا فائدہ کافر کو نہیں پہنچتا اور رہا مسلمان تو اس کو مالی اور بدنی دونوں عبادتیں پہنچتی ہیں لمعات۔

۳۰۷۸- (۹) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَطَعَ مِیْرَاثَ وَارِثِهٖ قَطَعَ اللّٰهُ مِیْرَاثَهٗ مِنَ الْجَنَّةِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ۔ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ) (ابن ماجه الحدیث رقم ۲۷۰۳)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص اپنے وارث کی میراث کاٹے ❶ تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کی میراث بہشت سے کاٹے گا۔'' (ابن ماجہ)

**حکم الحدیث**: اس کی سند ضعیف ہے۔

**فوائد الحدیث**: ❶ جو شخص اپنے وارث کی میراث کاٹے الخ مومنین جنت کے وارث یعنی مستحق ہیں اللہ تعالیٰ نے فرمایا اولئك هم الوارثون الذین یرثون الفردوس هم فیها خالدون طیبی نے کہا مناسبت کی وجہ یہ ہے کہ جیسے وارث میراث کے ملنے کا اپنے مورث سے امیدوار اور منتظر ہوتا ہے اور انجام میں وہ اس کو نا امید کر دیتا ہے اسی طرح اللہ تعالیٰ اس کو جنت سے محروم کر دے گا اس دن جس دن اس کو اس کے ملنے کی بڑی توقع ہوگی۔

۳۰۷۹- (۱۰) وَرَوَاهُ الْبَیْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ۔

اور بیہقی نے شعب الایمان میں سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

......تمت بالخیر......

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com




ترجمہ و فوائد الحدیث

**مولانا سید محمد عبد الاول الغزنوی رحمہ اللہ**

حکم الحدیث

**الشیخ علامہ محمد ناصر الدین البانی رحمہ اللہ**

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ!

''رسول اللہ ﷺ جو کچھ تم کو دیں اسکو پکڑ لو۔ یعنی اپنالو اور جس چیز سے تمھیں روک دیں اُس سے رُک جاؤ''۔ (القرآن)

اللہ تعالیٰ کی رسی یعنی قرآن کریم کے ساتھ انسان کا تعلق اس وقت تک مکمل نہیں ہوسکتا جب تک قرآن کریم کی تشریح و تفسیر رسول اکرم ﷺ کی سنت، یعنی آپ کے طریقہ کے مطابق نہ ہو، اور آپ کے طریقہ کے ساتھ وابستہ ہونا اس وقت تک ناممکن ہے جب تک اس علم پر عمل نہ کیا جائے جو رسول اللہ ﷺ کے مشکوٰۃ نبوت سے ظاہر ہوا ہو۔

تقریباً سات صدی قبل عربی زبان میں ترتیب دیا جانے والا احادیثِ نبوی ﷺ کا ایک اہم نسخہ (مشکوٰۃ المصابیح) کے نام سے جانا جاتا ہے، جس میں دینِ اسلام کے تقریباً ہر قسم کے مسائل درج ہیں جن کو آجکل کے دور میں سمجھنا اور ان پر عمل کرنا ہر مسلمان کا دینی فریضہ ہے۔ جس کی وجہ سے یہ نسخہ ہر مسلمان گھرانے کی اہم ضرورت ہے۔ اس اہمیت کے پیش نظر اس مجموعہ کو بیشتر مکاتبِ فکر کے دینی مدارس نے اپنے نصاب میں شامل کیا ہے۔ اور مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ لاکھوں کی تعداد میں شائع ہوتی رہی ہے۔

اُردو زبان میں مشکوٰۃ المصابیح کا پیشِ نظر اعلیٰ ایڈیشن مکتبہ محمدیہ نے بھی اپنی استطاعت کے مطابق اس میں اپنا حصہ ڈالنے کی سعی کی ہے تاکہ رب کریم، رسول اکرم ﷺ کے فدائین میں ہمارا نام بھی شامل فرما دے۔

**زیرِ نظر ایڈیشن درج ذیل امتیازی خصوصیات سے مزین ہے۔**

- ترجمہ و حواشی کے جو الفاظ پرانی اُردو میں تھے ان کو جدید اُردو کے الفاظ میں تبدیل کر کے نہایت آسان اور عام فہم کر دیا گیا ہے۔
- تفہیم حدیث کے لیے ہر حدیث کے ساتھ فوائد الحدیث کے نام سے حواشی لگائے گئے ہیں۔
- احادیث کی تخریج کے ساتھ ساتھ الشیخ علامہ محمد ناصر الدین البانی رحمہ اللہ کی طرف سے حکم الحدیث کے عنوان سے صحت و ضعف کا حکم لگا کر حدیث کی اہمیت کو واضح کیا گیا ہے۔

عصرِ حاضر میں امام ولی الدین ابی عبداللہ تبریزی رحمہ اللہ کی یہ گراں قدر تصنیف علمائے کرام اور طالب علموں کی سہولت کے ساتھ ساتھ عام پڑھے لکھے افراد کے لیے بھی مینارۂ نور ہے۔

اللہ تعالیٰ ہماری اس کاوش کو اپنی بارگاہ میں مقبول اور مسلمانوں کے علم و عمل کے لئے نافع بنائے۔ (آمین)

عبد الرحمٰن عابد

مدیر (مکتبہ محمدیہ) لاہور

قرآن و سنت کا داعی
مکتبہ محمدیہ
قذافی سٹریٹ الفضل مارکیٹ اُردو بازار لاہور
0300-4826023
E-mail:maktabah_muhammadia@yahoo.com & maktabah_m@hotmail.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ